मुहज़्ज़बुल्लुग़ात

Price Rs. 35-00

مُرتّبۂ

حضرت مُہذّب لکھنوی

عالیجناب فخرالدین علی احمد صاحب سابق صدر جمہوریہ ہند آنجہانی علم دوستی
اور ادب نوازی کے اظہار تشکر و امتنان کی یادگار میں میں مہذب اللغات کی گیارھویں
جلد کو معنون کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔

مہذب لکھنوی
۱۵ اکتوبر ۱۹۷۸ء

The photograph was taken on 7th November, 1976 when Mr. Muhazzab Lucknawi was called upon by the President of India, Mr. Fakhruddin Ali Ahmad at Raj Bhawan, Lucknow. The President is having a look of Muhazzab-ul-Lughat, a well known and voluminous Urdu Dictionary.

As a sign of gratitude and loving memory I have the honour of dedicating the eleventh volume of Muhazzab-ul-Lughat to late Fakhruddin Ali Ahmad Sahib, Ex-President of India for his patronage and grate interest in Urdu Litrature.

15th October 1978

Mohazzab Lucknawi

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق

حق مؤلف محفوظ

مہذب اللغات

جلد یازدہم ۱۱

گ — ل — م

مؤلفہ

بابائے ادب، ادیب اعظم، محقق عصر

حضرت مہذب لکھنوی

فاضل و ممتاز الافاضل و دبیر کامل

صدر انجمن محافظ اردو کل ہند، لکھنؤ

ناشر سید احمد میرزا مجرب لکھنوی

سکریٹری سید حسین میرزا مقرب لکھنوی

معتمد انجمن محافظ اردو: سید اعجاز حسن زیدی اعجاز لکھنوی

پتہ: منیجر محافظ اردو بکڈپو، نیا محل منصور نگر، لکھنؤ ۳

مطبوعہ

نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

قیمت مبلغ

۲۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

لغت کی گیارھویں جلد آج یہ کہتی ہوئی نکلی — قوی و ناتواں سب بندۂ درگاہ داور ہیں
ہمارا جوشِ خدمت جس نے پہچانا یہ کہہ اٹھا — کہ اِن جلدوں کے یہ گیارہ عدد حج کے برابر ہیں

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ وَ الصَّلوٰۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الاَنبِیَاءِ وَ المُرسَلِینَ
وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِینَ الطَّاھِرِینَ المَعصُومِینَ ہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر انسان کسی نیک عمل کے لیے اسکی تکمیل کا بیڑا اٹھائے تو خداوند عالم غیب سے اُسکی مدد کرتا ہے۔ میں نے جب مہذب اللغات کی ابتداء کی تھی تو یہ خیال بھی نہ تھا کہ میں گیارہ جلدیں منظر عام [illegible] سکوں گا۔ میں نے جتنی مصیبتیں اُٹھا کے تقریباً پینتالیس سال میں اس کام کو انجام دیا اُس کو میرا دل ہی جانتا ہے۔ میرا تعلق اتفاق سے اُس خانوادہ سے ہے جو مرثیہ گوئی اور غزل گوئی دونوں میں زبان و ادب کے لحاظ سے مرجع خلائق ہے۔ یعنی خاندان عشق و تعشق اس کی میں ایک فرد ہوں۔ میں نے اپنی زندگی میں تقریباً پچاسی مرثیے بھی کہے غزل گوئی کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ ان سب کے ساتھ ہمہ وقت یہی فکر تھی کہ مہذب اللغات مکمل طور سے جلدوں کی شکل میں دنیائے ادب کے سامنے پیش کر سکوں۔ خدا نے میری مُراد پُوری کی۔

میں شکر گزار ہوں اُن تمام اُمراء و رؤسا نیز ان تمام اہل دول کا اور خصوصاً حکومت ہند کی ان مقتدر اور علم دوست ہستیوں کا جن کی نظر عنایت و کرم کے بغیر اس بے مایہ کے لیے "مہذب اللغات" کی دس جلدوں کی طباعت ممکن نہ تھی۔ اگرچہ اس کارِ عظیم کی انجام دہی بطریق احسن ہوئی لیکن چونکہ ہنوز درِ مراد ہاتھ نہ آیا تھا یعنی "مہذب اللغات" کے پایہ تکمیل کو پہونچنے کے لیے چار جلدوں کی طباعت معرض وجود میں آنا باقی تھی لہٰذا اس ہیچمدان کو ہر وقت یہی فکر دامن گیر رہتی تھی اور سرمائے کی فراہمی کے لیے اسباب و ذرائع کی تلاش و جستجو میں سراسیمہ و پریشان رہتا تھا کہ حسن اتفاق سے ناچیز کو لکھنؤ گورنمنٹ ہاؤس میں ساتویں نومبر ۱۹۷۶ء کو عالیجناب فخر الدین علی احمد صاحب آنجہانی صدر جمہوریہ ہند کی خدمت میں حاضر ہونے اور "مہذب اللغات" بغرض ملاحظہ حاضر خدمت کرنے کا شرف حاصل ہوا اور اپنے اُن مشکلات کو جو اس ادبی خدمت یعنی تالیف لغت میں سدِّ راہ بنے ہوئے تھے، گوش گزار کرنے کا موقع ملا۔ موصوف مذکورہ بالا لغت دیر تک بغور ملاحظہ فرماتے رہے اور اس ناچیز کی محنت و کاوش کی تعریف بھی فرمائی جس کے میں قابل نہ تھا اور مزید ہمت افزائی

کے لیے اُتر پردیش حکومت کی طرف سے ایک معتدبہ رقم اس ادبی خدمت کے لیے بطور اعانت مرحمت فرمانے کا وعدہ فرمایا جو اس ناچیز کو حسبِ وعدہ نہایت ہی قلیل عرصہ میں عنایت بھی فرما دی گئی جس کے نتیجے میں تصنیف و تالیف کا کام حسبِ معمول برق رفتاری کے ساتھ پھر انجام دیا جانے لگا اور کم و بیش ایک ہی سال کے اندر جلد یازدہم بھی زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آگئی۔

آپ کی ذات والاصفات اگرچہ محتاجِ تعارف نہیں لیکن کمترین بربنائے خلوص آپ کے حالاتِ زندگی مختصراً ذیل میں سپردِ قلم کرنے کو اپنے لیے باعثِ فخر تصور کرتا ہے۔

آپ کی ولادت سنہ ۱۹۰۵ء میں مئی کی تیرھویں تاریخ دہلی میں ہوئی۔ ابتداءً اپنے وطن مالوف یعنی دہلی اور اس کے بعد گونڈے میں زیرِ تعلیم رہے۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں پنجاب یونیورسٹی کے ہائی اسکول کے امتحان میں کامیاب ہونے کے بعد سینٹ اسٹیفنس کالج میں تحصیلِ علم فرمائی اور ابھی مذکورہ بالا درسگاہ میں زیرِ تعلیم ہی تھے کہ انگلستان تشریف لے جانے کا خیال پیدا ہوا اور بہت جلد ہی بغرضِ حصولِ علم انگلستان تشریف لے گئے اور وہاں کیمبرج یونیورسٹی کے سینٹ کیتھرین کالج میں بصد ذوق و شوق اپنے تعلیمی سلسلے کا آغاز فرمایا۔ چونکہ آپ زمانہ طفولیت ہی سے نہایت ذہین و طباع تھے لہٰذا بہت جلد علم تاریخ میں ... اختصاص کے ساتھ بی۔ اے کی سند حاصل فرمائی اور لندن کی درسگاہ انرٹمپل سے بیرسٹری کے امتحان میں کامیابی حاصل فرما کے ہندوستان واپس تشریف لے آئے اور پنجاب ہائی کورٹ میں پیشہ وکالت کا آغاز فرمایا۔

چونکہ آپ میں عنفوانِ شباب ہی سے جذبۂ حب الوطنی بدرجہ اتم پایا جاتا تھا لہٰذا آپ زیادہ عرصے تک پیشہ وکالت کو جاری نہ رکھ سکے اور اُسے ترک فرما کے سیاسی سرگرمیوں میں منہمک ہو گئے۔

آپ نے سنہ ۱۹۳۱ء میں کانگرس کی رکنیت اختیار فرمائی جو اس وقت گاندھی جی کی قیادت میں آزادی کی جد و جہد میں سر بکف پیش پیش تھی۔ آپ پہلی مرتبہ سنہ ۱۹۳۸ء میں آسام کی مجلس وزراء میں شامل ہوئے اور آپ کو صیغہ مالیات سپرد ہوا جس میں آپ نے کاشتکاروں کا لحاظ فرماتے ہوئے قابلِ قدر اصلاحات فرمائے۔ سنہ ۱۹۳۹ء میں اعلانِ جنگ ہو جانے کی وجہ سے کانگرسی حکومت استعفےٰ دینے پر مجبور ہوئی لہٰذا آپ بھی اپنے عہدۂ وزارت سے مستعفی ہوئے۔

اس کے بعد آپ مختلف زمانوں میں بارہا عہدۂ وزارت پر فائز ہوئے اور آپ کو مختلف قلمدان وزارت سپرد کیے گئے۔ مثلاً سنہ ۱۹۶۶ء میں محکمۂ آبپاشی اور بعد میں محکمۂ تعلیم کے وزیر رہے۔ سنہ ۱۹۶۷ء میں وزیر صنعت اور سنہ ۱۹۷۰ء میں محکمۂ زراعت و غذا کے وزیر رہے۔ بہر حال جو قلمدان وزارت آپ کے سپرد ہوا اُس میں آپ نے اپنی ہوشمندی، فہم و فراست اور انتظامی صلاحیت کا پورا ثبوت دیا۔

آپ ہندوستان کے نمائندے کی حیثیت سے روس، امریکا، ملیشیا، آسٹریلیا، روم، مصر اور عراق وغیرہ تشریف لے گئے جہاں آپ نے اپنے تدبر اور بیدار مغزی سے ہندوستان کا وقار بڑھایا اور دوستانہ تعلقات قائم کیے۔

آپ کو صدر جمہوریہ ہونے کے بعد دوسرے ممالک سے دوستانہ اور خوشگوار تعلقات قائم رکھنے اور مزید تعلقات پیدا کرنے کے سلسلے میں خاص طور سے سفر کرنا پڑے۔ مثلاً سنہ ۱۹۷۵ء میں آپ انڈونیشیا، ہنگری، یوگوسلاویہ، مصر سوڈان تشریف لے گئے اور سنہ ۱۹۷۶ء میں ملیشیا اور ایران وغیرہ بھی تشریف لے جانے کا اتفاق ہوا اور ہر جگہ دوسروں کو اپنے کردار کی بلندی سے متاثر فرمایا۔

آپ سنہ ۱۹۷۴ء میں صدر جمہوریہ ہند کے جلیل القدر اور عظیم ترین عہدے پر فائز ہوئے اور جو کام آپ سے ہوئے وہ

ناجائز نہیں جائز ہوئے۔ آپ کے خدمات قابل قدر اور لائق ستائش و ہزار آفریں ہیں۔ آپ کے انکسار و تواضع نیز دیگر اوصاف حمیدہ و صفات پسندیدہ ہر کہ و مہ کے دل نشین ہیں۔ آپ منبع تہذیب تھے اسی سے ہر صاحب دل کے قریب تھے آپ ہر صفت میں طاق تھے اسی سے شہرۂ آفاق تھے۔ آپ نے جس کام کو اپنے ذمہ لیا اُسے بحسن و خوبی انجام دیا۔ آپ جن سے بھی ملتے تھے اُن کے غنچۂ دل آپ کی خوش گفتاری سے کھلتے تھے یہی وجہ ہے کہ آج اُن کے نہ ہونے سے ہر بشر افسردہ لگیں ہے اور اُن کا ذکر خیر کرنا اس کا فرض اولین ہو جس میں ذرا بھی عقل سلیم ہے اُسے ہماری ہر بات تسلیم ہے۔ لہٰذا بغرض اظہار تشکر و امتنان احقر مہذب اللغات کی گیارھویں جلد کو عالیجناب فخر الدین علی احمد صاحب آنجہانی سابق صدر جمہوریہ ہند کے نام نامی سے معنون کرنے کا شرف حاصل کرتا ہے۔

اس سلسلے میں میرا فرض یہ بھی ہے کہ میں جناب نرائن دت تیواری صاحب سابق چیف منسٹر اُترپردیش کا خاص طور سے شکریہ ادا کروں کہ اُنھوں نے میری مدد فرمانے میں انتہائی فراخدلی سے کام کیا اور جب میں لغت نذر کرنے کے لیے اُن کے دولتکدہ پر نومبر ۱۹۷۶ء کو گیا تو لغت دیکھ کے انتہائی خوش ہوئے اور میری بڑی ہمت افزائی فرمائی۔ اور فرمایا کہ میں اُردو داں نہیں ہوں یہ لغت کسی سرکاری لائبریری میں آپ دیدیں۔ اس وقت کمرہ میں کافی لوگ تھے اُٹھ کے سب سے فرمایا کہ وہ ہستی ہے کہ جس نے ہندوستان کی ادبی دنیا میں سب سے بڑا کام انجام دیا ہے اور یہ شخص قابل قدر ہے۔ یہ سُن کے سب لوگ تعریف کرنے لگے۔ سب سے فرمایا کہ ہم نے ان کے لغت کی کافی مدد کر دی ہے اور یہ اس کے مستحق بھی ہیں۔ میں لغت لیکے واپس چلا آیا۔ اس میں کلام نہیں کہ تیواری جی بالقابہ بڑے علم دوست ہیں جس کا ثبوت مہذب اللغات کی باقی شائع ہونے والی جلدیں دیتی رہیں گی۔ میں اور مہذب اللغت ممنونِ احسان ہے اور یہ احسان صرف مجھ ہی پر نہیں ہے بلکہ دنیائے ادب پر ہے۔

اسی کے ذیل میں میرا ایک یہ بھی فرض ہے کہ میں جناب عمار رضوی صاحب سابق وزیر تعلیمات کی ادب دوستی کا خاص طور سے تذکرہ کروں۔ آپ کا شمار دنیا کی قابل فردوں میں ہے۔ آپ نے مہذب اللغات کے لیے امداد کے سلسلے میں جس دلچسپی سے کام لیا ہے وہ بھلانے کے قابل نہیں ہے۔ میں عمر بھر احسان مند رہوں گا۔ آج یہ گیارھویں جلد جو منظر عام پر آئی ہے اُن کے زبان و ادب سے خلوص خاص کا نتیجہ ہے۔ اگر موصوف توجہ خاص سے کام نہ لیتے تو جو دشواریاں مہذب اللغات کے شائع ہونے میں تھیں وہ دور نہ ہوتیں۔ میں اُن کا شکریہ ادا کرنا فرض اولین سمجھتا ہوں۔

بحمد اللہ گیارہ جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں جس میں حرف گ۔ ل۔ اور تھوڑا سا حرف م ہے ۔۔۔ بارھویں جلد مرتب ہو گئی ہے جس کی کتابت شروع ہونے والی ہے۔ یہ بارھویں جلد حرف (م) پر ختم ہوگی۔ اب صرف دو جلدیں یعنی تیرھویں اور چودھویں شائع ہونے کو باقی رہ گئی ہیں جس میں صرف ن۔ و۔ ہ۔ ی باقی رہ گئے ہیں۔

انشاء اللہ تعالےٰ یہ تینوں جلدیں دو سال کے عرصے میں منظر عام پر آجائیں گی۔ ناظرین سے دعا کا اُمیدوار ہوں۔ فقط

خیر طلب

مہذب لکھنوی

۱۰ اکتوبر ۱۹۷۸ء

گھر کی سوبھا گھر والی کے سنگ:- (کہاوت) یعنی گھر کی رونق بیوی کے دم سے ہے گھر کی زیب و زینت صاحب خانہ سے ہوتی ہے (لغات النساء)

قول فیصل - یہ دہلی کی زبان ہے -

گھر کی طرح بیٹھنا:- ١ اگر کوئی اکڑوں بیٹھا ہوتا ہے تو کوئی بے تکلف شخص دھکا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ گھر کی طرح بیٹھ جس سے اس کے چوتڑ زمین سے لگ جاتے ہیں - اردو، صرف عوام کی زبان -

گھر کی طرح بیٹھنا:- آرام سے بیٹھنا، فراغت سے بیٹھنا، کھیل کر بیٹھنا - (نور اللغات)

قول فیصل - ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

گھر کی طرح رہنا:- بے تکلفی سے بسر کرنا، اپنا سا گھر سمجھ کر رہنا - اردو صرف، قلیل الاستعمال

ادھر ادھر پڑے پھرتے ہو کیا لنڈی کی طرح
جو آئے ہو تو رہو میرے گھر میں گھر کی طرح رشک

گھر کی کھانا:- گھر کی برداشت کرنا، گھر کی سننا اردو صرف، قلیل الاستعمال -

کس کو میں اپنا حال مصیبت سناؤں گی
فاقہ میں گھر کیاں میں لعینوں کی کھاؤں گی مرزا دبیر

گھر کی کھانڈ کرکری چوری کا گڑ میٹھا:- لوگ حلال کی طرف متوجہ نہیں ہوتے، حرام کی طرف زیادہ متوجہ ہوتے ہیں - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

گھر کی کھیتی:- ١ ذاتی کھیتی باڑی - اردو صرف رائج -

محل صرف - مجھے بازار سے ایک پیسے کا بھی غلہ نہیں لینا پڑتا کوئی پچاس بیگہ پختہ گھر کی کھیتی ہے

گھر کی کھیتی:- ٢ اپنا مال، موروثی مال - اردو صرف، عوام کی زبان -

ہو نہ دولت پر غرر ایماں پہ آئے زوال
گھر کی کھیتی جانتے ہیں مفت کا پایا ہے مال جان صاحب

گھر کی کھیتی:- ٣ (کنایۃً) ریش بروت، ڈاڑھی مونچھیں - اردو صرف، عوام کی زبان -

گھر کے گھر:- ١ گھر ہی میں، گھر کے اندر - (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گھر کے گھر:- ٢ برابر سرابر، نفع میں نہ نقصان میں - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

گھر کے گھر:- ٣ بہت سے گھر، کل گھر، سب گھر اردو صرف، فصیح، رائج -

گردش چشم ہے کیا گردش افلاک سے کم
گھر کے گھر کرتی ہے وہ نرگس شہلا خالی آتش

گھر کے گھر برباد ہو گئے:- کسی بیماری یا آفت کی شدت سے بہت گھر تباہ اور برباد ہو گئے تو کی جگہ - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے اس جگہ گھر کے گھر خالی ہونا یا گھر کے گھر صاف ہونا بولتے ہیں -

گھر کے گھر بیٹھ گئے:- بارش کی کثرت سے بہت سے مکانات گر گئے اردو صرف، دہلی کی زبان -

نہ پوچھو عشق کی سازش نے دنیا میں کیا کیا کیا
عجب طوفاں اٹھائے یہ کہ جس سے گھر کے گھر بیٹھے درد

گھر کے گھر تباہ کرنا:- متعدد گھر تباہ کرنا

اردو صرف، فصیح، رائج
شکوہ ہو ایک خانۂ دل ہو اگر تباہ
اس عشق فتنہ گر نے کئے گھر کے گھر تباہ　رشک
گھر کے گھر تباہ ہونا :- بہت سے گھر تباہ
ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
گھر کے گھر خالی کرنا :- بہت سے گھر
خالی کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال
گردش چشم نہیں گردش افلاک سے کم
گھر کے گھر کرتی ہے وہ نرگس شہلا خالی　آتش
گھر کے گھر رہنا :- برابر سرابر رہنا۔ جس
میں نہ نفع ہو نہ نقصان۔　(نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
گھر کے گھر صاف ہو جانا :- بہت سے
گھروں کا ویران اور تباہ و برباد ہو جانا۔ اردو
صرف، قلیل الاستعمال۔
بانکپن نے ترے عالم میں کیا کیا سنگراؤ
گھر کے گھر ہو گئے ظالم تری تلوار سے صاف　شرف
گھر کے گھر میں :- آپس میں، باہمی طور پر
اردو صرف، دہلی کی زبان
خدا کے واسطے کر لو معاملہ دل کا
کہ گھر کے گھر ہی میں ہو جائے فیصلہ دل کا　داغ
گھر کے لوگ :- گھر کے تمام رہنے والے،
اردو صرف، رائج۔
مجھے گھر کے لوگوں کا ڈر ہے کمال
کروں کس طرح میں ملاقات روز　رنگین دہلوی
قول فیصل۔ عوام زوجہ کو بھی گھر کے لوگ
کہہ دیتے ہیں۔
گھر کی لونڈی :- گھر کی کنیز۔ اردو صرف
رائج۔

غلمانِ جناں ہیں تیرے بندے
حوریں ترے گھر کی لونڈیاں ہیں　رشک
قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ گھر کی کنیز بولتا ہے
کہاں شریر نے جرأت ہے تیرے گھر کی کنیز
تیری دیری یہ کرتے ہیں حشن عشق اہل تمیز　آرزو
گھر کی لونڈی ہونا :- قابو میں ہونا، قبضہ میں
ہونا، پوری طرح تصرف حاصل ہونا۔ اردو صرف
رائج۔
محل صرف۔ ہندوستان کی مختلف زبانیں ان
کے گھر کی لونڈی ہیں۔ ابھی پنجاب میں کھڑے ہیں
ابھی پورب میں بیٹھے باتیں کرتے ہیں۔ ابھی برج
بھاشی ہیں، ابھی مرہٹی، ابھی کشمیری، ابھی افغانی
میز بانوں میں کچھ نہ کچھ کہا ہے۔
(حالات انشا از آب حیات)
گھر کی مرغی دال برابر :- کسی چیز کی قدر
نہ ہونے کے موقع پر۔ اردو صرف، عوام کی
زبان۔
نشو و نما پائی ہے دکن میں قدر ہماری کیونکر ہو گی
گھر کی مرغی دال برابر کس کو دکھائیں اپنا ہنر ہم
(ڈاکٹر احمد حسین خاں باقی۔ ہمعصر داغ)
قول فیصل۔ کسی کے ساتھ گھر کی مرغی ساگ
برابر بھی مستعمل ہے۔
گھر گرہست :- سلیقہ مند، گھر کا کام سلیقے سے
انجام دینے والی۔ اردو صرف، عورتوں
کی زبان۔
محل صرف۔ اگر آپ کا گلا آب خنجر کا شائق
ہے تو کسی سفاک بت بے پیر سے دل ملائیے۔۔
ہم گھر گرہست، شریف زادیاں ان باتوں سے
ہمیں کیا واسطہ۔　(فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اسی جگہ گھر گرہست بھی ہے۔
گھر گرستی :- گھر کا ساز و سامان، خانہ داری
کا اسباب۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
چوتھی چالوں سے جب ہوئی فرصت
آ گئی گھر گرستی کی نوبت　منیر
قول فیصل۔ اسی جگہ گھر گرہستی بھی ہے۔
گھر گنگا آئی :- بغیر محنت کے مطلب حاصل
ہو گیا۔　(فرہنگ اثر)
قول فیصل۔ فصحائے لکھنؤ نہیں بولتے۔ یہ
بالکل عوام کی زبان ہے۔
گھر گھاٹ :- چال ڈھال، رنگ ڈھنگ
طور طریق، طرز، وضع۔ اردو صرف، قریب
بہ متروک۔
تم دکھلائیں گے جلوہ اسد کردگار کا
گھر گھاٹ ان کی تیغ میں ہے ذوالفقار کا　انیس
گھر گھاٹ :- خصلت، عادت، طبیعت۔
اردو صرف، دہلی کی زبان۔
جو بھیجا ابر کو دریائے نادر پاٹ کا جوڑا
تو دامن بجلی نے طوفاں اور یہی گھر گھاٹ کا جوڑا　انشا
گھر گھاٹ :- نشان، پتا۔ اردو صرف،
قریب بہ متروک۔
پوچھا پاچھا کہا کہ پایا
گھر گھاٹ اسے ملنے کا بتایا　شوق
گھر گھاٹ :- مقام، ٹھکانا۔ اردو صرف
قریب بہ متروک۔
بحر گھر گھاٹ محبت کا نرالا دیکھا
عشق جس نے نہ کیا ہو وہ بشر کیا جانے　بحر
گھر گھالنا :- کسی کا گھر تاراج کرنا۔ اردو
صرف، عورتوں کی زبان، متروک۔

سیکڑوں گھر سرِان نے گھالے ہیں
اک بلا ہے وہ مردوا کیا ہے
(کاہنی از سرشار)

ابھی تو تم نے پردے ہی میں اک عالم کا گھر گھالا
مجھے یہ فکر ہے صورت دکھاؤ گے تو کیا ہوگا
جرأت

گھر گھر:— خانہ بخانہ، ہر ایک گھر میں، ہر ایک مکان میں، سب جگہ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ ایک فقیر صدا کہتا پھرتا تھا کچھ راہ خدا دے جا۔ جا تیرا بھلا ہوگا۔ حضور کو پسند آئی ان سے کہا۔ انھوں نے بارہ دوہرے اس پر لگا دیے مدتوں تک یہی گھر گھر سے گانے کی آواز آتی تھی اور گلی گلی ڈفہ گاتے پھرتے تھے۔ (مقدمہ دیوان ذوق)

گھر گھر:— گھر گھراہٹ، گھر گھر کی آواز جو چکی یا اور کسی قسم کی گاڑی سے نکلے۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اس کا استعمال زبانوں پر بہت کمی کے ساتھ ہے اسی جگہ گھر گھراہٹ بھی کمی کے ساتھ بول دیتے ہیں۔

گھر گھر پھرنا:— مارا مارا پھرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

پیالا ہے چشمِ شوق کا پتلی کے ہاتھ میں
مشتاقِ دید پھرتی ہے گھر گھر نگاہِ شوق نامعلوم

گھر گھر جھانکنا:— ہر گھر میں جانا عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) وہ در بدر پھرتی اور گھر گھر جھانکتی تو شام تک چار پانچ بج جاتے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھر گھر چراغ جلنا:— ہر گھر میں خوشی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کون سے دل میں داغ زلف نہیں
شب کو گھر گھر چراغ جلتے ہیں شاد

گھر گھر شادی رچی ہونا:— ہر طرف خوشحالی اور خوش وقتی ہونا۔

کیوں دخترِ رز بجی ہوئی ہے
گھر گھر شادی رچی ہوئی ہے (ہوشربا طلسم)
(فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل۔ زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

گھر گھر عید ہے:— (کنایۃً) عام خوشی ہے سب خوش و خرم ہیں، عالمگیر خوشی ہے۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

گھر گھر کے آنا:— (بکسر اول و چہارم) بادلوں کا چاروں طرف سے آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ آئے وہ ستم گر اور بہار اس طرح سے گذرے
تڑپ کر بے قرار رہ جائے گھر گھر کر سحاب آئے نظم طباطبائی

گھر گھر کے جا لے لینا:— بفتح اول و چہارم ہر ایک کو ٹوہتے پھرنا۔ ہر ایک کے گھر میں جانا عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

گھر گھر کے مزے چکھنا:— اس ملازمہ کی نسبت مستعمل ہے جو مختلف مقامات پر رہے اور کہیں نہ ٹکے۔

کچھ پیا خون جگر دل کا لہو کچھ چاٹا
چکھتی پھرتی ہیں نگاہیں تری گھر گھر کے مزے داغ
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ ملازمہ کی قید نہیں۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

گھر گھر کے مزے چکھنا:— ۲ (کنایۃً) تجربہ کار ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے اس جگہ گھاٹ گھاٹ کا پانی پیے ہوئے بولتے ہیں۔

گھر گھر مانگتے پھرنا:— در بدر بھیک مانگنا۔ اردو صرف، رائج۔

گھر گھسنا:— وہ مرد جو ہر وقت زنانخانے میں بیٹھا رہے۔ گھر سے بہت کم نکلنے والا مرد عورتوں میں بیٹھا رہنے والا شخص۔ اردو مذکر عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف۔ یہ بھی انھیں کی طرح سُسکی، ڈرپوک، پست حوصلہ، گھر گھسنے آرام طلب ہو گئے۔ (ابن الوقت)

قولِ فیصل۔ عوام اسی محل پر کمی کے ساتھ گھر گھسڑ بھی بول دیتے ہیں۔

گھر گھوڑا نخاس مول:— بے دیکھے کسی چیز کے تعریف کرنے کے موقع پر بولتے ہیں اردو مستعمل عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف۔ پہلے گھوڑا تو دیکھیں۔ گھر گھوڑا نخاس مول۔ واہ کیا کمانی دار ایکہ کھڑا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

گھر گئی:— خانہ خراب، لاوارثی، رانڈ، بیوہ۔ اردو صفت، مونث، دہلی کی عورتوں کی زبان۔

گھر گیا:— اجڑا، نگوڑا، خانہ خراب صفت، مذکر۔ عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

گھر گھیرنا :- گھر کا محاصرہ کرنا (کنایتہً) بار بار آنا - اردو صرف، عورتوں کی زبان -

کیا موئی کٹنیوں نے گھر گھیرا
ستیا ناس کر دیا میرا منیر

گُہَر گیر :- (بضم اول و فتح دوم) دریا سے موتی نکال لینے والا - فارسی صفت - تعلیم یافتہ طبقے کی زبان - قلیل الاستعمال -

عالم میں وہ اک تازہ مرذخار سخن تھا
مضمون گہر آپ تھا غواص گہر گیر
(رسالہ عبرۃ الغافلین)

گھر لٹانا :- اتنی داد و دہش کرنا کہ مکان کی حیثیت کسی اعتبار سے باہر اعتبار سے جاتی رہے - اردو صرف، فصیح، رائج -

تیر و پیکاں جتنے تھے دل میں دیے ہم نے نکال
اپنے ہاتھوں گھر لٹانا کوئی ہم سے سیکھ جائے (ذوق)

گھر لٹ جانا :- گھر کے تمام سامان و اسباب کا لٹ جانا - اردو صرف، فصیح، رائج -

محل صرف - کل بیچارے کے یہاں زبردست ڈاکہ پڑ گیا، غریب کا گھر لٹ گیا خدا معلوم مجرم پکڑے گئے یا نہیں -

گھر لٹ جانا :-۲ گھر کا تباہ ہو جانا کسی کی موت سے - (نور اللغات)

قول فیصل - بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے

گھر کا لگا ہونا :- گھر کا ملحق ہونا - اردو صرف، دہلی کی زبان -

محل صرف - اور خدا نخواستہ رخصت نہیں وداع نہیں، چار قدم پر گھر لگا ہے -
(مراۃ العروس)

گھر لگانا :- کنکوے کا خوبصورت پیچ لڑانا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - کنکوے بازوں کی اصطلاح ہے -

گھر لینا :- مکان مول لینا، مکان کرایہ پر لینا - اردو صرف، فصیح، رائج -

میں ناتوان تا نہ وہاں تک پہنچ سکوں
لیتا ہے گھر وہ اپنے لیے میرے گھر سے دور (ناسخ)

گھر لینا :-۲ گھر کرایہ پر لینا، رہنے کے لیے کرایہ پر مکان لینا - اردو صرف، رائج -

محل صرف - تم نے وعدہ کیا تھا کہ اسی محلے میں کوئی گھر لے لیں گے لیکن تم نے عیش باغ میں گھر لیا اور سو روپیہ ماہانہ کرایے پر -

گھر موسنا :- گھر لوٹنا، گھر لوٹ کر صفائی کر دینا، گھر میں چوری کرنا، گھر پر جھاڑو پھیرنا، گھر کا صفایا کرنا - اردو صرف، عورتوں کی زبان -

گھر مرا موسا گھر آبادی کا آباد کیا
اجڑے اس آل خصم نے کیا یاد تجھے (جان صاحب)

قول فیصل - لکھنؤ اور دہلی دونوں جگہ کی عورتیں بولتی ہیں -

گھر معمور ہونا :- گھر کا آباد ہونا (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں -

گھر میں :- زوجہ، بیوی، اہلیہ - اردو صرف، عوام کی زبان -

محل صرف - میں تو مکان بیچنے پر راضی ہوں مگر میرے گھر میں بالکل راضی نہیں ہیں لہذا میں فروخت نہیں کروں گا -

گھر میں اتارنا :- کرایہ دار کو گھر میں لانا، اردو صرف، عوام کی زبان -

گھر میں اجالا ہونا :- گھر میں اولاد ہونے سے روشنی ہونا - اردو صرف، فصیح، رائج -

شادی کے بعد ایک ایک کو تھی آرزو اولاد کی
تم پھنس گئیں جنجال میں خالق نے جب اولاد دی
میکے میں اور سسرال میں سب کے ہوئے دل باغ باغ
گھر میں اجالا تو ہوا پر تم پہ بپتا پڑ گئی (حالی)

قول فیصل - ان معنی میں تنہا نہیں بولتے بلکہ اولاد کا ذکر کر کے بولتے ہیں -

گھر میں آگ لگانا :- (کنایتہً) گھر کو تباہ کرنا - نیست و نابود کرنا - اردو صرف، عورتوں کی زبان -

میں جلی تو جلی تو لوٹے ذرا انگاروں پہ جب
اب نکل جاؤں گی میں آگ لگا کر گھر میں (جان صاحب)

گھر میں آگ لگنا :- گھر جلنا - اردو صرف، رائج -

نالۂ گرم سے شب آگ مرے گھر میں لگی
ہے محلے میں عبث مورد الزام چراغ (شعور)

گھر میں آنا :- مکان میں داخل ہونا - اردو صرف، رائج -

کچھ خوشی کچھ رنج کچھ امید تھی کچھ مجھ کو یاس
جب بلایا اس نے گھر میں آئے، پیدا ہو گیا (لطافت)

گھر میں آنا :-۱ کسی ستارے کا برج میں داخل ہونا - اردو صرف، نجومیوں کی اصطلاح

گھر میں آنا :-۲ چھپی کی گوٹ کا کسی خانے میں آنا - اردو صرف، شطرنج اور چھپی کھیلنے والوں کی اصطلاح -

گھر میں آنا :-۳ اپنے ہاتھ لگنا، اپنی ذات کو فائدہ پہنچنا - حاصل ہونا - (نور اللغات)

قول فیصل - دولت کے ساتھ اس کا استعمال ہے تنہا نہیں -

گھر میں بلوانا - اپنے گھر پر بلوانا - اردو صرف، فصیح، رائج -

جی جہاں چاہتا ہے آپ چلے جاتے ہیں
جس پہ دل آتا ہے گھر میں اسے بلواتے ہیں
(نواب مرزا شوق - داغ سوختہ)

گھر میں بھونی بھانگ نہیں :- گھر میں کچھ نہیں - گھر میں خاک اڑتی ہے - اردو صرف عورتوں کی زبان -

یہ افلاس اور سبز خطوں سے حسن پرستی سوجھی ہے
گھر میں بھونی بھانگ نہیں اور باہر مستی چھائی ہے
(شوق قدوائی)

گھر میں بھونی بھانگ نہیں اور باہر بھوتے سات :- اس شخص کے لیے مستعمل ہے جو باوجود افلاس اپنی حیثیت سے زیادہ عالی حوصلگی کرے - رشک (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

گھر میں بھیروں ناچ رہا ہے :- سونا پڑا ہے - (فرہنگ اثر)

قول فیصل - یہ عوام لکھنؤ کی زبان ہے یہ صرف اس لئے زبان زد ہو گیا کہ ایک بہت بڑا ناچنے والا اور زنیا بھیروں گذرا ہے جس وقت ناچتا تھا تو سب ساکت ہو کر دیکھنے لگتے تھے اور ایک سناٹا سا ہو جاتا تھا -

گھر میں بیٹھ رہنا :- گوشہ نشین ہو جانا گھر سے نہ نکلنا - اردو صرف، فصیح، رائج -

ع بیٹھ رہتے ہیں گھروں میں متوکل کیونکر
رشک

محل صرف - غرض بدستور اپنے گھر میں بیٹھے رہے اور فقر و فاقہ میں گزارہ کرتے رہے آخر سنہ ۱۲۲۵ھ میں فوت ہوئے -
(حالات میر - از آب حیات)

گھر میں بیٹھنا :- کسی کی زوجیت میں آجانا - اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان - قلیل الاستعمال

شیخ زاہد کی ذرا تاک تو لینا ساقی
دختِ رز گھر میں کسی کے تو نہیں بیٹھ گئی
شاد

قول فیصل - اس محل پر گھر بیٹھنا ہی استعمال میں ہے - اور خصوصیت سے پیشہ ور عورتوں کے لیے اس کا استعمال ہے -

گھر میں بیٹھنا :- گھر میں قیام کئے رہنا - اردو صرف، فصیح، رائج -

اٹھا ہے رشک شوخ کو ڈھونڈھنے چل
جسے گھر میں بیٹھا ہوا چاہتا ہے
رشک

گھر میں بیٹھے :- گھر میں بیٹھ کے - اردو صرف قریب بمتروک -

تماشا دیکھتا ہوں گھر میں بیٹھے صفِ کشتوں کا
بنایا ہے مرا دل توڑ کر جام جہاں میں نے
آتش

قول فیصل - اب اس محل پر گھر بیٹھے زبان پر ہے -

گھر میں بیٹھے ہونا :- گھر میں قیام کئے ہونا - اردو صرف، فصیح، رائج -

گھر میں بیٹھے ہیں نظارا ترا ہر پل ہے نصیب
آنکھ کی بند جو ہم نے تو ہوا تو پیدا
لطافت

گھر میں پاؤں رکھنا :- مکان میں داخل ہونا - اردو صرف، قلیل الاستعمال

مجال کیا کہ ترے گھر میں پاؤں میں رکھوں
یہ آرزو ہے مرا سر ہو تیری چوکھٹ ہو
ناسخ

گھر میں پڑنا :- کسی عورت کا کسی کی مدخولہ ہو کر رہنا - اردو صرف، عوام کی زبان -

اب آنکھ کیا ملائے گی ستوں سے دختِ رز
قاضی کے گھر میں پڑ کے بڑی پارسا ہوئی
امیر

گھر میں جورو کا نام بہو بیگم رکھ لینے سے کیا ہوتا ہے :- اپنی عزت اپنے منہ سے نہیں ہوا کرتی - مثل (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

گھر میں جھاڑو پھیر دینا :- سب مال اسباب تلف کر دینا - (فرہنگ اثر)

قول فیصل - یہ لکھنؤ کی عورتوں کی زبان ہے

گھر میں چراغ جلنا :- گھر میں چراغ روشن ہونا - اردو صرف، فصیح، رائج -

عشوۂ لب خوش رنگ سے روشن ہے مرا دل
اس گھر میں چراغ آج جلا لعل یمن کا
لطافت

گھر میں چوہے لوٹتے ہیں - گھر میں چوہے قلابازیاں کھاتے ہیں :- اس قدر مفلس ہے کہ گھر کے چوہے تک بھوک کے مارے بیتاب ہیں یعنی بہت ہی مفلس ہے (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

گھر میں خاک اڑا دینا :- گھر کو ویران کر دینا - گھر تباہ کر دینا - اردو صرف، فصیح رائج

گھر میں جنوں نے خاک اڑا دی دشت میں دل بہلانے دو
اجڑے گاؤں کا ناتا کیسا ذکر اس کا اب جانے دو
(شوق قدوائی)

گھر میں خاک اڑنا :- گھر میں کچھ نہ رہنا انتہائی مفلسی کے سبب گھر میں کسی شے کا نہ ہونا - اردو صرف، عوام کی زبان -

وہ محروم دولت ہوں برگشتہ قسمت
اڑے خاک گھر میں جو چھن برسے باہر
شاد

گھر میں دھان نہ پان بیٹی کو بڑا گمان :-

مفلسی میں گزر کرنے اور شیخی بگھارنے والے کی نسبت بولتی ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان اور قریب بہ متروک ہے۔

گھر میں ڈالنا:- زوجہ کی طرح رکھنا۔ دخول بنانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

فاحشہ خانہ برانداز تو ہے ہرجائی ہے
گھر بسا دنیا کو جو ڈالوں گا تو گھر کیا ہوگا　بحر

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت گھر میں ڈال لینا بھی زبان پر ہے جیسے ایک شہزادی مدت سے عاشق ہے۔ صبا رفتار اس کو بھی لانگی .... اور صبا رفتار کو بھی گھر میں ڈال لینگے (طلسم ہوشربا)

اسکا فرطلب ہے جو صورت کو گھر میں ڈال بیٹھے ستم گر
اسے گھر میں ڈالا ہوا شاد شاد
خدا کی طرف سے برآئی مراد　اختر

گھر میں رہنا:- گھر میں قیام کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

غیر کے گھر میں رہو گو کوئی دن ہو کے بہو
تمہیں تبلا کر مرے دل میں گماں ہو کہ نہو　نواب مرزا شوق

گھر میں شیر باہر بھیڑ:- اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو گھر والوں پر بے جا حکومت کرے اور باہر والوں سے دب جائے۔ اردو شلو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ میاں صاحبزادے گھر میں تو ہر ایک سے لڑاتے ہو باہر کسی سے نہیں بولتے تمہاری وہی مثل ہے کہ گھر میں شیر باہر بھیڑ۔

گھر میں فاقہ ہونا:- گھر والوں کو فاقہ ہونا گھر والوں کا بھوکا ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ گھر میں فاقہ ہے۔ رمضان شریف در پر کھڑے ہیں۔ ہر مہینے تُرچیر دن کی طرح اڑتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

گھر میں قدم جانا:- مکان میں داخل ہونا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

تیرے گھر میں جو نہیں جاتے قدم
کیا مرے تلوے جلا کرتے ہیں　ناسخ

گھر میں کائی چڑیا نہیں:- گھر میں کوئی موجود نہیں خالی پڑا ہے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ خاص عورتوں کی زبان ہے۔

گھر میں کتے لوٹتے ہیں:- ویران ہے (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے

گھر میں کودنا:- گھر میں چوری کی غرض سے دیوار پھاندنا۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ ڈر کا مارا ہو۔ چوری کی ہو کسی کے گھر میں کودے ہوں تو کچھ دے دلا کر سفارش پہنچا کر بچائے جا سکتے ہیں۔ (دایانی)

گھر میں گھر اچھا نہیں ہوتا:- گھر کے اندر دوسرا گھر بنانے کو منحوس سمجھتے ہیں۔

سند یہ ہے۔ مردم گھر میں گھر اچھا نہیں ہوتا
نہ رہنے پائے ہرگز غمزۂ غماز آنکھوں میں　شعور
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھر میں گھسنا:- گھر میں داخل ہونا، گھر میں چلا جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان

محل صرف۔ گھر میں گھسے تو دیکھتے کیا ہیں کہ نواب صاحب پلنگ پر سوتے ہیں۔ اور ان کی بیگم دوسرے پلنگ پر خواب ناز میں ہیں (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ مضمون اس محل پہ گھر میں داخل ہونا بولتے ہیں۔

گھر میں لگاؤ ہونا:- چوری ہونے یا سیندھ لگنے کا اندیشہ ہونا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے

گھر میں مہمان ہونا:- بطور مہمان کسی کے گھر میں قیام کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

ہمارے پاس تو آنا کجا نہیں ہے یہ شرم ہے
کہ عکس آئینے کے گھر میں مہمان نہ ہوا　لطافت

گھر میں نہ سمانا:- گھر میں نہ آسکنا، مکان کی گنجائش سے زیادہ ہو جانا۔ اردو صرف، رائج

محل صرف۔ نواب صاحب بہو بیاہ کر لائے تو جہیز کا اتنا سامان تھا کہ گھر میں نہ سما سکا۔ بہت سا بیاہ کا سامان محل کے باہر رکھا رہا۔

گھر میں نہیں دانے بی بی چلیں بھنانے:- مفلسی میں خیالی پلاؤ پکانا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ خاص عورتوں کی زبان ہے

گھرنا: ۱؎ محصور ہونا، دشمن کی فوج کے بیچ میں آ جانا، بند ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

ع سبط رسول لشکر اعدا میں گھر گئے　ادیب

گھرنا: ۲؎ جھومنا، چھانا، امنڈنا (ابر کے ساتھ) اردو صرف، فصیح، رائج۔

زلف کھولے جو یار آتا ہے
گھر کے ابر بہار آتا ہے　تعشق

گھرنا: ۳؎ درد رنج و غم کے ساتھ، مبتلائے مصیبت ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

آتا ہے خواب میں بھی تری زلف کا خیال
بے طرح گھر گئے ہیں پریشانیوں میں ہم　مومن

گھرنائی گھرنی :- ایک قسم کی ناؤ جو گھڑوں سے بناتے ہیں۔ اردو، مؤنث، قلیل الاستعمال

نصیب میں ہے تو کوثر کے گھاٹ اتریں گے
بنا کے چار عناصر کی ایک گھرنائی شاد

محل صرف۔ ایک مرتبہ مولوی سجاد حسین صاحب نے شیخ عابد علی سے کہا کہ آج کل دریا طغیانی پر ہے دل چاہتا ہے کہ سیر کریں۔ شیخ نے کہا کہ گؤگھاٹ چلئے چنانچہ گؤگھاٹ آئے۔ عابد علی نے چار گھڑوں کی ایک گھرنی بنائی (قدیم ہندو مہر منداں اودھ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔ لکھنؤ میں چھوٹی ناؤ کو گھرنی کہتے ہیں۔ یہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

گھرنہ بار میاں محلے دار :- بیجا شیخی بگھارنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔ مثل (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔ یہ مثل اس طرح بھی ہے "گھر نہ دوار میاں محلے دار" یہ عورتوں کی زبان ہے دونوں طرح سے بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

گھرنہ ہونا :- خانہ داری کا انتظام نہ ہونا۔ اردو، مصدر، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

آشیانہ خراب ہی اپنی مت کر
تجھ ہے یہ اس سے گھر نہ ہوگا میر

گھرنی :- (بکسر اول) چرخی، پتنگ یا گھنڈی کا آلہ۔ ہندی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر گھرنی ہے۔

گھرنی :- ۲ رسی بٹنے کی کل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھرنی :- ۳ (بکسر اول) سر کا چکر، دوران سر (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔ لکھنؤ میں اسے گھمنی کہتے ہیں۔ مؤلف تائید کرتا ہے لیکن اس اضافہ کے ساتھ کہ گھمنی بضم اول زبانوں پر ہے۔

گھرنی :- ۴ (بکسر اول) ایک آبی پرند کا نام۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھرنی :- ۵ (بکسر اول) لوٹن کبوتر (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

گھرنی کھانا :- گھومنا، چکر کھانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھروا :- (بفتح اول) گھر کی تصغیر بالتحقیر چھوٹا گھر۔ جھونپڑا۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے لکھنؤ کی عورتیں گھروا ہا بولتی ہیں۔

گھروار :- خاندان والا۔ مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھروالا :- ۱ مالک مکان، مرد جو صاحب خانہ ہو۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

گھروالا :- ۲ خاوند، شوہر (نور اللغات)

کنگھے موئے کو چھوڑ کے زردار کروں گی
گھر والے سے نبھتی نہیں میں یار کروں گی (جان صاحب)

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے عورت کے لئے تو گھر والی بول دیتے ہیں لیکن شوہر کے معنی میں گھر والا کوئی نہیں بولتا۔

گھر والی :- عورت، گھر کی مالکہ۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ میں جو گھر میں گئی تو سب مجھے دیکھ کر خوش ہونے لگے۔ خدا معلوم گھر والی کا منہ کیوں پھول گیا۔

گھر والی :- ۲ جورو۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

بجاتی جس کی گھر والی نے یہ دھوم
کہ لرزے ہے پڑا از شام تا روم سودا

گھر والے :- گھر کے لوگ، وہ لوگ جو مکان میں رہتے ہوں۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ جب یہ پیدا ہوئے تو حضرت (شاہ عبدالعزیز صاحب) ہی نے آکر کان میں اذان دی اور مومن خاں نام رکھا گھر والوں نے اس نام کو ناپسند کیا اور حبیب اللہ نام رکھنا چاہا لیکن شاہ صاحب ہی کے نام سے نام پایا۔ (از۔ آب حیات)

گھر والے کا ایک گھر بے گھرے سو گھر :- خانہ بدوش کہ جہاں رات ہوگئی وہیں بسرام کیا۔ وہی گھر ہو گیا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

گھرواہا :- گھر، مکان، رہنے کی جگہ

اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال
جو کہتے ہو سچ کہتے ہو ہاں میں تو ہلوں ایسی
گھروا ہے میں تو جا کے خبر لیجیے، بہن کیسے جان کا جب

گھروندا:- (بفتح اول مخلوط و فتح سوم و سکون واؤ بنون غنہ) مٹی کا چھوٹا سا گھر جو لڑکیاں گڑیاں کھیلنے کے لئے بناتی ہیں۔
اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔
ہیں وہ ابتر طفل جس کو جان کھونا کھیل ہو
کنج مرقد ہے گھروندا میری بازی گاہ کا آتش
قول فیصل۔ بچے کھیل میں مٹی کا چھوٹا سا مکان بناتے ہیں اس کو گھروندا کہتے ہیں۔ لغات النسائے میں لکھے ہیں بچوں کا گھر جو وہ گڑیاں کھیلنے کے واسطے بناتے ہیں۔ گڑیوں کا گھر، چھوٹا سا مٹی کا بنایا ہوا گھر وہ گھر جو بچے برسات کے دنوں میں پاؤں ریتے کے اندر بجائے قالب کے رکھ کر سوکھا بنا لیتے ہیں اور پھر اسے کھیل کر توڑ ڈالتے ہیں جیسے بچوں کا گھروندا نہیں کہ گھڑی بنایا گھڑی توڑا
(لغات النساء)

گھروندا:- بچوں کا کھیل جو ناپائیدار ہوتا ہے۔ اردو صرف، مذکر۔ عورتوں کی زبان
کریں نہ مجھ پہ وہ قرق آتا کچھ ان کے گھر میں پڑی نہیں ہوں
کردوں ایسے بگاڑ ڈالے گھروندے میں نے بنا بنا کر جان کا جب

گھروندا:- (کنایۃً) چھوٹا مکان جس پر رنگین دھبے پڑے ہوں۔ (نور اللغات)
ہم نے ٹکرا کر سر پر خوں گھروندا کر دیا
سو جگہ سے ہو گئی اس شوخ کی ملوار سوراخ قدر
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھروندا بگاڑنا:- بچوں کے بنائے ہوئے مکان کو بگاڑ دینا، تباہ کر دینا۔ اردو صرف

عوام اور عورتوں کی زبان۔
تنگ میں بازیچۂ ہستی سے ہم اے طفل اشک
اس گھروندے کو کسی صورت بگاڑا چاہیے صبا

گھر ویران ہونا:- گھر اجڑنا، گھر تباہ و برباد ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
غافلوں یہ جغد کے نالوں سے آتی ہے صدا
کل وہ گھر ویران ہونگے آج جو آباد ہیں صبا

گھر ویران ہونا:- (کنایۃً) بیوی کا مرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
مونس ہو خاوندوں کی تم غمخوار فرزندوں کی تم
تم بن ہے گھر ویران سب گھر بھر میں برکت تم سے ہو
(حالی۔ چپ کی داد)

گھر ویران ہونا:- میاں بیوی میں نا اتفاقی ہو جانا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھر ہو جانا:- قیام ہو جانا، جگہ ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محو خود بینی ہے وہ آنکھوں میں اللہ رے حسن
عکس روئے یار کا آئینے میں گھر ہو گیا لطافت

گھرّی:- ایڑی، (ہندی)، مؤنث، اہل ہنود عوام کی زبان (نور اللغات)
قول فیصل۔ تنہا عوام لکھنؤ نہیں بولتے۔ گھریاں جوتنا زبانوں پر ہے جو زیادہ تر عورتوں کی زبان ہے۔

گہری:- (بفتح اول) گہرا کی تانیث عمیق۔ اردو صفت، رائج۔
محل صرف۔ تم سے کہہ دیا تھا کہ حوض بھی گہرا ہے اس کی بہری گہری کھود دینا۔ تم نے ہمارے کہنے کے خلاف کیا۔

گہری:- مضبوط، پائدار۔ اردو صفت عوام کی زبان۔
محل صرف۔ تعجب ہے کہ تمہاری ان سے اتنی گہری دوستی تھی اور آج تم ان کے نام سے نفرت کرتے ہو بڑے تعجب کی بات ہے۔

گھریا:- (بفتح اول) کٹھالی۔ گھریا مٹی کی بنی ہوئی کٹھیا جس میں دھات چاندی سونا گلاتے ہیں اردو، مونث۔ سناروں کی اصطلاح۔
محل صرف۔ آگے بڑھے تو دیکھا کہ کندن سنار نے گھریا میں سہاگہ ڈالا، سونا گلایا اور کسی سیم تن کے لئے جھمکا تیار کیا۔ (فسانہ آزاد)

گھریا:- کمہاری کا مٹی کا گھر۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھرّیا چڑھانا:- (بضم اول و فتح سوم تشدید چہارم) پیٹھ پر لادنا، پیٹھ پر سوار کرنا۔ اردو مونث، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔
ابا بیچ گھرّے کیوں ہو پیروں پہ اپنے
انھیں جب کوئی خود چڑھا لے گھرّیا ظریف لکھنوی

گھریا میں گھرنا:- مصائب میں پھنسنا، تعلقات میں گرفتار ہونا، علائق دنیوی میں گرفتار ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

گھرّیاں جوتنا:- (بضم اول تشدید سوم) سخت سے سخت مصیبت برداشت کرنا، سخت تکلیفوں میں بسر کرنا، ایڑیاں رگڑنا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان
محل صرف۔ غریب کی بڑھاپے میں کیا گت بنی کیا معلوم تھا کہ اسی سال کی عمر میں گھرّیاں جوتنا پڑیں گی۔

گھڑیاں گھسنا :۔ ایڑیاں رگڑنا۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

گہری بات :۔ (بفتح اول) باریک خیال دقیق اور مشکل بات ۔ تہہ کی بات ۔ اردو صرف رائج ۔

محل صرف ۔ بڑے بڑے پڑھے لکھے بیٹھے تھے مگر ماشاء اللہ ایسی گہری بات کہی کہ ہر ایک کی نظر تہہ تک نہ پہنچ سکی ۔

گہری چھننا :۔ (۱) نہایت گاڑھی بھنگ چھننا
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گہری چھننا :۔ (۲) (کنایۃً) گاڑھی دوستی ہونا گہرے تعلقات ہونا ۔ کمال میل جول ، ربط ضبط ہونا ۔ اردو صرف ، عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ دیکھیں آج کیسی گذرتی ہے خدا نے چاہا تو گہری چھنے آج پو بارہ ہیں ۔
(فسانہ آزاد)

گہری چھننا :۔ (۳) بے حد لڑائی ہونا ، بڑی تکا فضیحتی ہونا ، مناظرہ ہونا ۔ (نور اللغات)

گل کی سبزی تھی جو اے رنگین غضب گہری چھنی
نشہ میں بیری اور اس کی غضب گہری چھنی

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آ. لکھتے ہیں (گہری چھننا میل جول ہے ۔ لڑائی ہونے کے لئے گاڑھی چھننا ہے ۔ جلال نے بھی یہی لکھا ہے ایک ہی محاورے کے دو متضاد معنی دنیا کی تک نہیں ، مؤلف تائید کرتا ہے ۔

گہری دوستی :۔ مضبوط اور پائدار دوستی اردو صرف ، عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ کل تک دونوں میں قیامت کی لڑائی تھی آج ایسی گہری دوستی ہے کہ قابل بیان نہیں ۔

گہری سانس لینا :۔ حسرت و افسوس کے ساتھ لمبی اور دیر پا سانس لینا ۔ اردو صرف عوام کی زبان ۔

قول فیصل ۔ حضرت آرزو لکھنوی نے گہری سانس کھینچنا بھی نظم کیا ہے جو عوام کی زبان ہے ۔

کالی گھٹائیں کوندا لپکا روکے جو کوئل کوک گئی
تبھی گہری سانس کھنچی تھی اتنی لمبی ہوک گئی
(آرزو لکھنوی)

حضرت انشا نے گہری سانس بھرنا نظم کیا ہے جو دہلی کی زبان ہے ۔

لی باد بہاری نے پھر بھری
سانس ایک بھری صبا نے گہری (انشا)

گہرے کرنا :۔ کمال نفع اٹھانا ۔ مال مارنا ۔ اردو صرف دہلی کی زبان ۔

کئے اے خضر تم نے خوب نقد عمر کے گہرے
خیال آیا نہ اے حضرت مگر آخر خسارے کا (داغ)

گہری گور :۔ عموماً جتنی قبر کھدتی ہے اس سے نیچی قبر ۔ اردو صرف ، رائج ۔

لاغر وہ ہوں ہلاک جو رفتار نے کیا
گہری سی گور یار کا نقش قدم ہوا (لطافت)

گہری گور میں توپوں :۔ ایک قسم کا کوسنا ۔ اردو صرف ، عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ تیری استانی کے منہ کو جھلسا اور تیرے استاد کو گہری گور میں توپوں (طلسم ہوشربا)

قول فیصل ۔ توپوں کی جگہ گاڑوں بھی ہے

طیش میں آ کے بولی وہ محزوں
لے اسے گہری گور میں گاڑوں (قلق)

گہری گور میں سونا :۔ ایک قسم کا کوسنا ۔ اردو صرف ، خاص عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ اے مردے کمبخت ہم کو عاجز کرنے والے گہری گور میں سو ۔

گہرے گھاٹ ڈوبنا :۔ وہ گھاٹ جس کے پانی میں گہرائی زیادہ ہو ۔ اردو صرف عوام کی زبان ۔

خواصیں دوڑ کر لائیں وہ اخبار (الف لیلہ نو منظوم)
کہ گہرے گھاٹ ڈوبے ہیں وہ اخبار (تاباں لکھنوی)

گھریلو :۔ (۱) گھر کی کوئی چیز ، گھر کی وہ چیز جو گھر میں بنائی جائے ۔ اردو صفت ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ حقیقت میں یہ انداز میر سوز سے لیا گر ان کے ہاں فقط باتیں ہی باتیں تھیں انھوں (میر تقی میر) نے اس میں مضمون داخل کیا اور گھریلو زبان کو متانت کا رنگ دے کر محفل کے قابل کیا ۔ (آب حیات)

گھریلو :۔ (۲) قرابتی ۔ اردو صرف ، عورتوں کی زبان ۔ متروک ۔

عصمت نہیں ملنے کی اگر لاکھ چھپے گی
کسی کی بہو او ہی گھریلو سے زیادہ (جان صاحب)

گھریلو :۔ (۳) ہر طائر عموماً اور کبوتر خصوصاً جو گھر میں پیدا ہوا ہو ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

گہری نیند سونا :۔ نہایت بے خبر اور غافل ہو کر سونا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ بچے عام طور سے امتحان کے

زمانے میں جاگتے ہیں اس کے بعد بہت گہری نیند سوتے ہیں۔

گھر کر ہونا:- خوب کمانا، کمال نفع اور فائدہ ہونا، خوب مال مارنا۔ اردو مصدر قریب بہ متروک۔

کہیں آج گھر سے تمہارے ہوئے ہیں
ہوئے ہیں بڑے وارے نیارے ہوئے ہیں داغ

محل صاف۔ شہزادہ۔ قبلہ وہ ادب شناس ہیں، مزاج داں ہیں کچھ بازاری عورتیں تھوڑا ہی ہیں تحریر سے شرافت برستی ہے۔
دوست۔ پھر اب پوچھتے کیا ہو گھر سے ہیں۔ ہمیں نہ بھولئے گا۔ (فسانہ آزاد)

گھر کر ہیں:- کمال نفع اور فائدہ ہے اردو صرف، قریب بہ متروک۔

گھرے ہیں رقیبوں کے تو کچھ غم نہیں ہم کو
نکلیں گے ریک ہو کے کوئی دن کی ہوا ہے داغ

گھڑ، گھوڑ:- (واؤ غیر ملفوظ) گھوڑا کا مخفف۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ گھڑ دوڑ۔ گھڑ تنہا کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

گھڑا:- فارسی میں گرہ بفتح اول و دوم ہے پانی رکھنے کا ظرف گل ہو یا مسی۔ ہندی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ مٹی کے پانی رکھنے کے بڑے ظرف کو گھڑا کہتے ہیں اور تانبے وغیرہ کے گھڑے کی شکل کے ظرف کو گگرا کہتے ہیں۔

گھڑانا:- گھڑوانا۔ ہندی، عوام کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آثر لکھتے ہیں۔ "لکھنؤ میں گڑھوانا کہتے ہیں۔ اس کی وہی صورت ہے جو پہنانا اور پنہانا کی ہے۔" مولف تائید کرتا ہے۔

گھڑاون:- گھڑنے کی اجرت۔ اردو مونث دلی کی عورتوں کی زبان۔

معروف سے کہہ دو وہ کہیں ہاتھ اٹھائے
سونے سے کہیں ہو نہ گھڑاون مہنگی رنگین دہلوی

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ اس جگہ گڑھائی بولتے ہیں جیسے سونے سے مہنگی گڑھائی۔

گھڑائی:- گھڑنے کی اجرت۔ بنانے کی مزدوری۔ ہندی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ گڑھائی بولتے ہیں۔

گھڑائی:- گھڑت، ساخت۔ بناوٹ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گھڑبہل گھوڑبہل، گھڑبہلی گھوڑبہلی ایک قسم کا رتھ جس کو گھوڑے کھینچتے تھے۔ مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھڑت:- ساخت، بناوٹ۔ ہندی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

گھڑنت:- بنائی ہوئی بات، جھوٹی بات، ایسی بات جس کی اصلیت نہ ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ گڑھنت بولتے ہیں وہ بھی تنہا نہیں بلکہ دمن (جی یا دل) کے ساتھ یعنی من گڑھنت۔

گھڑ چڑھا، گھوڑ چڑھا:- (واؤ غیر ملفوظ) گھوڑے پر چڑھا ہوا سوار۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھڑچڑھا، گھوڑچڑھا:- پکا سوار عمدہ سواری جاننے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی طرح نہیں بولتے۔

گھڑچڑھی، گھوڑچڑھی:- (واؤ غیر ملفوظ) بیاہ کے موقع پر دولہا کا گھوڑے پر سوار ہو کے دولھن کے گھر جانا۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دیہاتیوں کی اصطلاح ہے۔

گھڑچڑھی، گھوڑچڑھی:- ۲ ایک قسم کی چھوٹی سی توپ جسے گھوڑے پر رکھ کے ہر جگہ آسانی سے لے جا سکتے ہیں۔ (نور اللغات)

گھڑچڑھی توپیں ہیں سرکار کی کیا ٹوپی دار
توپوں پہ گھوڑے ہیں ہر گھوڑے پہ توپوں کا محل قدر

قول فیصل۔ اب قریب بہ متروک ہے۔

گھڑچڑھی، گھوڑچڑھی:- ۳ رسالہ سواروں کی فوج۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھڑ دوڑ:- گھوڑوں کی دوڑ، گھوڑوں کا باہم شرط بد کے دوڑانا، وہ میدان جہاں گھوڑوں کی دوڑ ہوتی ہے اردو مونث، راسخ

گھڑ دوڑ میں بڑھا جو ہر سُت شہسوار سے
کوڑے پڑیں گے ابلق لیل و نہار پر سپہر

قول فیصل۔ یہ اصل میں گھوڑ دوڑ تھا کثرت استعمال سے گھڑ دوڑ ہو گیا۔

گھڑ دوڑ، گھوڑدوڑ:- (کنایۃً) آدمیوں کا دوڑنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ عوام اور عورتوں کی زبان ہے

گھڑسال :- اصطبل، طویلہ - ہندی مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل - اردو زبان سے اس کا تعلق نہیں ہے۔

گھڑسنا :- کسی چیز کو کمر میں اٹکانا نیفے میں گھڑسنا - اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف - جو حلوائی بنا تھا تھال ہاتھ میں منڈھیا بغل میں دابے پٹکے کمر سے گھڑسے تھالی کے کنارے چراغ جلتا، ہر طرف پھرتا۔

(طلسم ہوش ربا)

قول فیصل - اس کی تکمیلی صورت گھڑس لینا بھی رائج ہے جیسے جھولی کمر سے باندھ کر بہت سے پھول بھر لئے اور کھرپی کمر میں گھڑس لی۔

(طلسم ہوش ربا)

گھڑکیاں دینا :- ہلکے انداز میں ڈانٹنا - اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف - اے چل موئے در گور جے دو۔ کبھی ہنس کر گھڑکیاں دینا۔ (فسانۂ آزاد)

گھڑگھڑانا :- بادلوں کے گڑگڑانے کی آواز رعد کی آواز - اردو عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

> بھرنے والے ہیں پل میں اب جل تھل
> گھڑگھڑاتے ہیں جو رخ پر بادل جوش ملیح آبادی

قول فیصل - گھوڑا گاڑی کے لئے بھی اس کا استعمال ہے۔

محل صرف - تھوڑی دیر کے بعد کوٹھی کے احاطے میں ایک فٹن گھڑگھڑاتی ہوئی آئی (فسانۂ آزاد)

گھڑگھڑاہٹ :- گھڑگھڑ کی آواز جو اکثر گاڑی یا چکی وغیرہ چلنے سے نکلتی ہے۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

محل صرف - معلوم ہوتا ہے کہ قریب کے مکان میں رات بھر چکی چلی گھڑگھڑاہٹ کی آواز سے مجھے نیند نہ آسکی۔ جاگتا رہا۔

قول فیصل - بادلوں کے لئے بھی اس کا صرف ہے

گھڑمکھی :- ایک قسم کی مکھی جو گھوڑے کو بہت تنگ کرتی ہے۔ ہندی مؤنث (نوراللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھڑمنہا :- وہ شخص جس کا منہ گھوڑے کے منہ سے ملتا جلتا ہو۔ لمبے منہ یا تھوتھنی والا - اردو، صفت، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف - مردے کی شامتیں آئی ہیں گھڑمنہے کی قطع ہے۔ میری حسین لڑکی کے ساتھ پیام دیا ہے میں قیامت تک شادی نہیں کروں گی عورت کے لئے گھڑمنہی زبانوں پر ہے۔

گھڑنا :- ڈھالنا، بنانا - اردو، دہلی کی زبان۔

> ادھر وحشت لئے جاتی ہے مجھکو
> ادھر حداد نے بیڑی گھڑی ہے داغ

قول فیصل - اہل لکھنؤ گڑھنا بولتے ہیں۔

گھڑنال :- توپ، رہکلا - ہندی، مؤنث (نوراللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھڑنس :- انسان کی ایڑی کے اوپر کی موٹی رگ - اردو، عوام کی زبان۔

گھڑوانا :- بنوانا، ڈھلوانا - اردو، متروک

> کیا ہو گئیں گھڑوائی جو تھیں سونے کی اینٹیں
> فاقوں میں بھی راجن وہ گڑا زر نہ نکالا جانصاحب

قول فیصل - جان صاحب نے دہلی سے متاثر ہو کر گھڑوانا نظم کر دیا ممکن ہے کہ اس دور میں کچھ لوگ گھڑوانا بھی بول دیتے ہوں لیکن اب گڑھوانا ہی عام طور سے زبانوں پر ہے۔

گھڑوں پانی پڑ جانا :- کمال شرمندہ ہونے کی جگہ، نہایت شرمندہ ہو جانا، شرم کے مارے پسینے میں ڈوب جانا، شرم سے پسینے پسینے ہو جانا - اردو صرف، خاص عورتوں کی زبان۔

> تم کو نہیں یوں بھی عبرت آتی
> پڑتا ہے گھڑوں تجھ ہی پہ پانی عاشق

قول فیصل - لکھنؤ اور دہلی میں اس کا استعمال برابر سے ہے۔

گھڑونچی :- (بنون غنہ) لکڑی کا چوکھٹا جس پر پانی کے گھڑے رکھے جاتے ہیں - اردو مؤنث رائج۔

محل صرف - تم سے کتنے دن سے کہہ رہی ہوں کہ گھڑونچی ٹوٹ گئی ہے گھڑے کس پر رکھوں تم کسی طرح نہیں بنوا دیتے۔

گھڑوں عرق آنا :- کثرت سے پسینہ آنا، پسینے میں ڈوب جانا، شرمندہ ہو جانا اردو صرف، عوام کی زبان۔

> پیا جو قطرۂ صہبا گھڑوں عرق آیا
> اب اس سے بڑھ کے بھلا انفعال کیا ہوگا جلال

گھڑی :- (بفتح اول) ایک گھنٹے کا ⅖ حصہ - ۶۰ پل یا چوبیس منٹ کا وقفہ رات دن کا ساٹھواں حصہ، دن کا تیسواں حصہ ۲۴ منٹ - اردو صرف، فصیح، رائج۔

> ضعف سے باقی نہیں اب مجھ میں تاب انتظار
> ہے ہر اک پل اک مہینہ اک گھڑی اک سال ہے

پیارے صاحب رشید

قول فیصل - بہت تھوڑے سے وقفے کے لئے بھی اس کا استعمال ہے - امیر مینائی نے کچی گھڑی نظم کیا ہے جو اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے

درازی سنتے تھے مدت سے ہم روز قیامت کی
سو اک کچی گھڑی نکلی ہمارے روز فرقت کی امیر

گھڑی: ہ۳ (بفتح اول) - وقت، زمانہ، سماں، ساعت - اردو، مونث فصیح، رائج

تصور حرش پر ہے اور سر ہے پائے ساقی پر
غرض کچھ اور دھن میں اس گھڑی میخوار بیٹھے ہیں انشا

قول فیصل - اچھی ساعت کے لئے اچھی گھڑی، نیک گھڑی اور بری ساعت کے لئے بری گھڑی کہتے ہیں جیسے خدا بری گھڑی سے بچائے بڑا بول نہ بولنا چاہیئے۔

گھڑی: ہ۴ (بفتح اول) وقت بتانے کا آلہ، واچ، کلاک - اردو، مونث، رائج

ہے بڑی اچھی مری چھوٹی گھڑی
چلتی رہتی ہے یہ کھٹ کھٹ ہر گھڑی وجاہت

گھڑی: ہ۵ (بفتح اول) گھڑیال کا کٹورا اردو صرف، متروک۔

جرس کوب کو وصل کی شب یہ کد تھی
گھڑی ڈوبتے ہی بجاتا گجر تھا۔ شاد

قول فیصل - پرانے زمانے میں رئیسوں کی ڈیوڑھی پر گھڑیال بجتا تھا گھڑی ایجاد نہیں ہوئی تھی - بڑے ظرف میں پانی بھر کے ایک کٹورا ڈال دیتے تھے جس میں سوراخ ہوتا تھا اس سوراخ کے ذریعے کٹورے میں ایک گھنٹہ میں پانی بھر جاتا تھا - کٹورا ڈوب جاتا تھا گھڑیال بجانے والا سمجھ جاتا تھا کہ گھنٹہ ہوگیا جو وقت ہوتا تھا وہ بجا دیتا تھا۔

گھڑیا: - (واؤ غیر ملفوظ) چھوٹے قد کی گھوڑی - اردو مونث، دیہاتیوں کی زبان۔ قول فیصل - گھوڑیا لکھتے ہیں اور گھڑیا بولتے ہیں۔

گھڑیال: ہ۱ (بفتح اول) وہ گھنٹہ جو امیروں کے دروازوں پر یا مندروں میں بجایا جاتا ہے - اردو، مذکر، قلیل الاستعمال

جو جو گھڑیال وہ بجاتا تھا
دل مرا سنسنایا جاتا تھا (زہر عشق)

قول فیصل - دہلی میں بصورت تانیث استعمال کرتے ہیں۔

ہر گھڑی ہے سینہ کوبی ہر گھڑی فریاد ہے
بولو جیسے گھڑیالی سے کیوں گھڑیال ہم سی ہوگئی
بہادر شاہ ظفر

گھڑیال: ہ۲ مگرمچھ، نہنگ، ایک آبی جانور - اردو، مذکر، رائج۔

سہا شب وصال صدا اس کے دل پر
گھڑیال اس کے واسطے گھڑیال ہوگیا امیر

گھڑیال بجنا: - گھنٹہ بجنا، پیتل کی پیٹی تکیہ پر وقت کی مناسبت سے موگریاں پڑنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال -

تھا یہی ذکر جو بجا گھڑیال
سنتے ہی اس کے ہوگئی بے حال (زہر عشق)

گھڑیال کا کٹورا: - ایک کٹورا جس کی پیندی میں سوراخ کر کے پانی بھری ہوئی ناند میں چھوڑ دیتے ہیں اور وہ کٹورا اتنا بڑا اور سوراخ اس انداز کا ہوتا ہے کہ ایک گھنٹہ میں کٹورا پانی سے لبریز ہو کر ناند میں غرق ہو جاتا ہے اس وقت گھڑیال بجایا جاتا ہے اردو صرف، قلیل الاستعمال

نہ کرتا ضبط میں گریہ تو اے ذوق اک گھڑی بھر میں
کٹورے کی طرح گھڑیال کے غرق آسماں ہوتا
ذوق دہلوی

گھڑیال گننا: - (کنایۃً) انتظار کرنا - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ اس محل پر گھڑیاں گننا بولتے ہیں۔

گھڑیالی: - گھڑیال بجانے والا، گھنٹہ بجانے والا - اردو، مذکر، متروک۔

نہ اذاں ہو نہ بجے صبح شب وصل گجر
سر موذن کا قلم ہاتھ ہو گھڑیالی کا لطافت

گھڑیاں گننا: - کنایہ ہے انتظار کرنے سے بے چینی سے انتظار کرنا - اردو صرف، فصیح، رائج

ہجر کی گھڑیاں گنا کرتے ہیں عاشق رات دن
یہ حسین معشوق بنتے بنتے گھنٹا گھر بنے ظریف لکھنوی

گھڑی بجنا: - شاہی زمانے میں ہر گھڑی پر گھنٹہ بجتا تھا - اردو صرف، قریب بمتروک۔

گھڑی بجی نہ شب وصل جب پہر کی طرح
تو کان خود مرے بجنے لگے گجر کی طرح شاد

قول فیصل - موجودہ دور میں کلاک وغیرہ کے لئے گھڑی بجنا بولتے ہیں حضرت امیر نے گھڑیاں بجانا بصورت جمع کہا ہے۔

وصل کی شب میں ذرا گھڑیاں بجائے دیر دیر
مہرباں اتنا بھی ہم پر کوئی گھڑیالی نہیں امیر

گھڑی بنانا: - گھڑی درست کرنا، گھڑی کی مرمت کرنا - اردو صرف، رائج۔

گھڑی بھاری ہونا: - گھڑی پہاڑ ہونا ایک ایک ساعت بھاری ہونا - اردو صرف،

عوام اور عورتوں کی زبان

ان کو وعدہ میں بھی دشواری ہے
مجھ کو ایک ایک گھڑی بھاری ہے — داغ

گھڑی بھر :- ایک گھڑی، ساعت بھر۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان

نہ کرتا ضبط میں گریہ تو اے ذوق اک گھڑی بھر میں
کٹورے کی طرح گھڑیال غرقِ آسماں ہوتا — ذوق دہلوی

گھڑی بھر :- لمحہ بھر، لحظہ بھر، ذرا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

مسافر سے جھگڑتے ہیں فرشتوں سے خدا سمجھے
گھڑی بھر چپ پڑا رہنے نہیں دیتے ہیں منزل پر — امیر

گھڑی بھر میں :- دم بھر میں، فوراً، ذرا سی دیر میں۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تمھارے بھائی بھی عجب طرح کے انسان ہیں گھڑی بھر میں کچھ، گھڑی بھر میں کچھ ایسے آدمی کس کام کے۔

گھڑے پانی کے پڑنا :- شرمندگی سے پسینہ میں نہا جانا۔ انتہائی شرمندگی۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

پسینا آگیا جمشید کو مجھ مست کے آگے
گھڑے پانی کے لاکھوں پڑ گئے جامِ جہاں بیں پر — امیر

گھڑی پر گھڑی :- ہر وقت، دم بدم، یکے بعد دیگرے، ایک کے بعد ایک۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ دو ماما ہیں ساتھ ایک کے ہاتھ میں خاصدان دوسری کے پان اور دم بہ دم پان اور گھڑی پہ گھڑی آئینہ۔

گھڑی پہاڑ ہونا :- گھڑی کا گزرنا نہایت شاق ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

جو گھڑی ہے نظر آتی ہے مجھے ایک پہاڑ
ہے غضب فرقتِ محبوب کی بھاری راتیں — ناسخ

گھڑی تولہ گھڑی ماشہ :- (کنایۃً) غیر مستقل مزاج (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ کہتے ہیں۔

گھڑی ٹالنا :- ساعت ٹالنا، وقت ٹالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دن قیامت کا گزارا دل گا الٰہی کیونکر
ہجر کی سخت گھڑی ایک بھی ٹالی نہ گئی — داغ

گھڑی ٹلنا :- ساعت ٹلنا، ساعت گزرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

زندگانی ہے مری مثلِ حباب
مغتنم ہے گھڑی جو کوئی ٹلے — رند

محل صرف۔ حیات مستعار باقی تھی، حضور کے قدم بوس ہونے کی مشتاق تھی کہ جان تو بچ گئی وہ گھڑی تو ٹل گئی مگر کوئی پہچانتا نہ تھا ایسی صورت بدل گئی۔ (انشائے سرور)

گھڑی ٹھیک کرنا :- گھڑی کا وقت درست کرنا، وقت صحیح کرنا۔ اردو صرف رائج۔

محل صرف۔ دیوار کی گھڑی جو بیس گھنٹے میں پندرہ منٹ تیز ہو جاتی ہے اسے تم آگئے ہو تو ٹھیک کر دو۔

گھڑی دو گھڑی :- تھوڑی دیر۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

تم دو گھڑی کے بجتے ہی جاتے ہو اپنے گھر
آتا ہے روزِ نحس گھڑی دو گھڑی کے بعد — منیر

گھڑی دو میں مرلیا باجے :- تھوڑی دیر میں رنگ دگرگوں ہو جائے گا (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھڑی ساز :- گھڑی کی درستی اور مرمت کرنے والا۔ اردو، صفت، رائج۔

محل صرف۔ تمھاری گھڑی بہت قیمتی ہے۔ کسی اچھے گھڑی ساز کو بنانے دینا ورنہ تباہ ہو جائے گی۔

گھڑی ساعت کا، گھڑی ساعت کا مہمان :- کوئی دم کا مہمان۔ اردو صرف عورتوں کی اصطلاح۔

ترے کوچے میں مدت سے ہے ہم پر نزع کا عالم
گھڑی ساعت کا نقشہ ہم نے دیکھا ہے یہی برسوں — نواب

محل صرف۔ ہمایوں دلی میں آرام اور ملک کے انتظام میں مصروف تھا کہ دفعتاً کتاب خانے کے کوٹھے پر سے نیچے گر پڑا جاننے والے جان گئے کہ گھڑی ساعت کا مہمان ہے نیم جان اٹھا کر محل میں لے گئے۔ (دربار اکبری)

گھڑی ساعت ہونا :- کوئی دم کا مہمان ہونا، قریب مرگ ہونا، جاں بلب ہونا، جانکنی کی حالت میں ہونا، دم توڑنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

آئی گھڑیالیوں پہ کیا آفت
کیا بھلا وہ بھی ہیں گھڑی ساعت — قلق

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ اس محل پر (گھڑی ساعت لگی ہے) بھی بولتے ہیں۔ مؤلف کے نزدیک عورتوں کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

گھڑی صاف کرنا:- گھڑی کے پرزوں کا میل کچیل صاف کرنا۔ اردو صرف، رائج۔

قول فیصل۔ گھڑی صفائی مانگتی ہے بھی بولتے ہیں جیسے تمہاری گھڑی چلتے چلتے رک جاتی ہے یہ صفائی مانگتی ہے۔

گھڑی کچی ہونا:- منحوس ساعت۔ اردو صرف، متروک۔

درازی سنتے تھے مدت سے ہم روز قیامت کی
سو اک کچی گھڑی نکلی ہماری روز فرقت کی (امیر)

گھڑی کوکنا:- گھڑی کو چابی دینا، گھڑی میں کوک بھرنا۔ اردو صرف، رائج۔

کہوں کیا شب دس گھڑیالیوں کی
گجر سے ملایا گھڑی کو جو کوکا (شاد)

گھڑی کوکی جانا:- گھڑی میں چابی دینا، کوک بھرنا۔ اردو، رائج۔

گھڑی گھڑی:- دمبدم، لحظہ بہ لحظہ، لمحہ بہ لمحہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ قفس میں اپنے مجھ کو تو اسیر کیجو صیاد
کہ گھڑی گھڑی وہ ہووے دم اضطراب الٹا (مصحفی)

قول فیصل۔ گھڑی گھڑی کے معنوں میں ہر گھڑی بھی بول دیتے ہیں۔

ہے بڑی اچھی نری چھوٹی گھڑی
چلتی رہتی ہے یہ کھٹ کھٹ ہر گھڑی (وجاہت)

گھڑی لانا:- وقت لانا، زمانہ۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

لائے گر عہد مبارک میں نحوست کی گھڑی
ہو زحل بر حملہ آور آفتاب و ماہتاب (داغ)

گھڑی لگانا:- ہاتھ میں گھڑی باندھنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ اس دن جو ہم گھڑی لگائے ہوئے تھے وہ کل کوئی چرا لے گیا۔ بہت دکھ ہوا ہمیں

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم بند گھڑی کو پھر سے کوک بھر کے چلانا بھی ہے۔ جیسے کل سے گھڑی بند ہے تم کو اتنی توفیق نہ ہوئی کہ گھڑی لگا دیتے۔

اس کا ایک مفہوم کسی معینہ و مقررہ وقت کے لئے گھڑی کے الارم کے بجنے کے لئے کوک بھرنا بھی ہے جیسے کل صبح تمہارا امتحان ہے۔ ۴ بجے پر گھڑی لگا کے سو جاؤ پھر اٹھ کے دو گھنٹے پڑھ لینا۔

گھڑے لنڈھانا:- گھڑوں کا پانی بہانا۔ اردو صرف۔ رائج۔

گھڑے لنڈھانا:- (خجالت، شرم وغیرہ کے لئے) افراط کرنا، کمال شرمندہ کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس طرح بول کے یہ معنی اب مراد نہیں لیتے اس کا لازم گھڑے لنڈھنا بھی بولتے ہیں۔

گھڑے لنڈھیں گے خجالت کے سیکڑوں ہم پر
ہمارے ساغر چشمان زچھلک دیکھیں (بحر)

گھڑی ملانا:- سست یا تیز چلتی ہوئی گھڑی کو دوسری صحیح کے وقت سے مطابق کرنا۔ اردو صرف، رائج۔

محل صرف۔ ارے بھئی آپ کی گھڑی میں کیا وقت ہے ہمیں اپنی گھڑی ملانا ہے۔ صحیح وقت بتائیے گا۔

گھڑی میں اولیا، گھڑی میں بھوت

ذرا سی بات میں خوش ذرا سی بات میں ناراض۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ پہلے نوٹ دینے کا اقرار کیا تھا کچھ دے دیئے اور کچھ آج مالامال کر دیا۔ تیرے قول و فعل کا اعتبار کیا۔ گھڑی میں اولیا گھڑی میں بھوت (سبیر کمہار)

گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ:- (کنایتہً) متلون مزاج، غیر مستقل مزاج۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ کمی کے ساتھ گھڑی میں ماشہ گھڑی میں تولہ بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے کہیے مزاج معلّی اجی ہمارے مزاج کی نہ پوچھو گھڑی میں ماشہ گھڑی میں تولہ ابھی شیطان انگلی دکھائے تو دلی ہو رہیں۔ (فسانہ آزاد)

گھڑی میں کچھ گھڑی میں کچھ:- غیر مستقل مزاج، ایک حالت پر قائم نہ رہنے والا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ انسان کی طبیعت کا بھی کچھ ٹھکانا نہیں ہے۔ گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے۔ ہم کو بھلا کبھی یقین نہ آتا کہ کلثوم النسا بیگم ایسی ہو جائیں گی۔ (سبیر کمہار)

گھڑی میں گھر جلے سو گھڑی کا بھدرا! گھڑی میں گاؤں جلے تو گھڑی کا بھدرا:- ایک آن نے تو کام تمام کر دیا اب آئندہ کی آفتوں کو کون جھیل سکے گا۔ مثل (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھڑی میں گھڑیال ہے:- انقلاب زمانہ، کچھ سے کچھ ہو جانا۔ (از دریائے لطافت)

بس اک گھڑی میں نہ دیکھے انھیں گھڑیال
وہ کیسے آہ کریں ساتوں آسماں فریاد (وزیر)
(فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ اب یہ صرف متروک ہے ۔

گھڑی میں گھڑیال :۔ ہندوؤں میں جب کوئی بڈھا مر جاتا ہے اس کی لاش مورچھل کرتے اور گھڑیال بجاتے جلانے کے لیئے لے جاتے ہیں ۔ اس طرح گھڑیال کی آواز سے پیار جاننے والوں کو ذرا سی دیر میں اس کی مرنے کی اطلاع ہو جاتی ہے) گھڑی میں کچھ ہے تو دم بھر میں کچھ ، یعنی زمانے کی حالت ہر ساعت بدلتی رہتی ہے ۔ مثل ۔

شب جوانی دشام وصلت ہر ایک مہماں ہے کوئی ساعت
گھڑی میں گھڑیال ہے زمانہ یہ بج کے دیتا صدا گجر ہے
شاد (نور اللغات)

قول فیصل ۔ موجودہ دور میں کوئی نہیں بولتا

گھڑیوں :۔ گھڑی کی جمع ۔ عرصہ تک ، دیر تک ۔ اردو قلیل الاستعمال ۔

گِھسّا :۔ (بکسر اول تشدید سوم) رگڑ ، رگڑا ۔ کسی کو رگڑنا (زمین پر ہو یا فرش پر) اردو ، مذکر ۔ عوام کی زبان ۔

کیسے ہفتے چڑھا دیئے گھسّے
اور کیا کیا کھولی کس سے سودا

گِھسّا :۔ رگڑ جو ایک پتنگ کی ڈور سے دوسری پتنگ کی ڈور پر پڑتی ہے ۔ اردو مونث ۔ کنکوے بازوں کی اصطلاح ۔

گِھسّا :۔ ذکر مرد کا فرج زن میں آنا جانا ۔ اردو ، بازاری زبان ۔

قول فیصل ۔ اسی محل پر رگڑے بھی بولتے ہیں ۔

گِھسّا :۔ گھوڑے کو بگھی وغیرہ میں جوتنے کے لئے سدھانے کی لکڑی ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گِھسّا :۔ چوٹ ، دھوکا ۔ اردو مذکر ، عوام کی زبان

قول فیصل ۔ اس کا صرف دینا کے ساتھ ہے جیسے یہ تم سارے زمانے کو گھسّا دیا کرتے ہو تو کیا سمجھتے ہو کہ ہم کبھی تمہارے گھسے میں آ جائیں گے تم ابھی میرے سامنے کے بچے ہو ۔ چوٹ کھا جانے دھوکا کھانے کی جگہ گھسا کھا جانا بھی مستعمل ہے ۔

گِھسا :۔ (بکسر اول) گھسا ہوا ، پرانا ، کہنہ ، فرسودہ ، مستعمل ۔ اردو صفت ، مذکر ، رائج ۔

قول فیصل ۔ مونث کے لئے گھسی بولتے ہیں ۔

گھسا دینا :۔ رگڑا دینا ۔
(فقرہ) اس نے پہلوان کو گرا کر گھسّا دیا ۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ پہلوان اپنے مد مقابل کو نیچے لا کر گھسا دیتے ہیں ۔ تا کہ چت کرنے میں سہولت ہو اور دوسرے معنی اس کے دھوکا دینا جیسے دینا کے ہیں جو عوام کی زبان ہے ۔

گِھسّا لگنا :۔ رگڑ آنا ، رگڑ لگنا ، گھسّے کا نشان پڑنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس محل پر رگڑ لگنا بولتے ہیں ۔

گھسانا :۔ (بضم اول) گُھسنا کا متعدی فصحا کی زبان پر گُھسوانا ہے ۔ ہندی (نور اللغات)

قول فیصل ۔ فصحاء نہ گھسانا بولتے ہیں نہ گھسوانا ۔

گِھساوٹ :۔ (بکسر اول) گھساؤ ، مونث (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

گِھساؤ :۔ رگڑ ، فرسودگی ۔ ہندی ، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گُھس آنا :۔ زبردستی یا بغیر اجازت اندر چلا آنا ، اندر چلا آنا ، اردو مصرف ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ آج بڑا غضب ہوا اللہ قرقی لے کے آگیا ۔ چپراسی بغیر آواز دیئے ہوئے گھر میں گھس آئے ۔ میں چیخنے لگی ۔

گُھس بیٹھنا :۔ (کنایۃً) چھپ جانا ، پاس پاس بیٹھنا ، ایک دوسرے سے لگ کر بیٹھنا (نور اللغات)

قول فیصل ۔ چھپ جانا کے معنی میں کوئی نہیں بولتا پاس پاس بیٹھنا یا ایک دوسرے سے لگ کر بیٹھنا عورتوں کی زبان ہے جو قلیل الاستعمال ہے زیادہ تر یوں بولتی ہیں کہ کہاں گھسے چلے آتے ہو الگ بیٹھو ۔

گُھس پڑنا :۔ بے فکر و اندیشہ کسی کام میں در آنا ، بے تامل کسی کام میں شریک و دخیل ہو جانا (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ عورتوں کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے ۔

گُھس پڑنا :۔ بے کھٹکے کسی مکان میں داخل ہونا اردو مصرف ، عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال

محل صرف ۔ یہ لوگ بڑے بدمعاش ہیں لڑائی کس سے ہوئی اور غصہ میں میرے مکان میں گھس پڑے وہ تو کہیے پولیس آگئی

گِھس پس کے :۔ بالکل ختم ہو جانا ۔ اردو مصرف عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ خان آرزو اردو کے شاعر نہ تھے نہ اس زمانے میں اسے کچھ خیال سمجھتے تھے البتہ متفرق اشعار کہے تھے وہ زمانہ کی گردشوں سے اس طرح گھس پس کر اڑ گئے کہ آج کل کے لوگوں کو خبر بھی نہیں ۔ (آب حیات)

گھس پس کے اترے یا اترنا، گھس پس کے پرانا ہو:۔ (بکسر اول و چہارم) لباس کے سزاوار اور مبارک ہونے کی دعا۔ یعنی زندگی اور تندرستی میں کپڑا استعمال ہو کر پھٹ جائے عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دعائیہ فقرہ گھس پس کے اترے ہے جو لکھنؤ کی زبان ہے۔ جب کوئی نیا کپڑا پہنتا ہے تو کہتی ہیں الٰہی گھس پس کے اترے۔ صاحب نور اللغات نے ایک حرف یہ بھی لکھا ہے کہ گھس پس کے پرانا ہو۔ یہ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

گھس پل جانا:۔ (بضم اول و کسر چہارم) جہاں جگہ نہ ہو وہاں بزور گھس جانا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تمہارا لڑکا بہت ہوشیار ہے ڈیوڑھی میں بڑا مجمع تھا وہ گھس پل کر پہونچ گیا حصہ تقسیم ہو رہا تھا لے لیا۔

قول فیصل۔ عام طور سے (کے) کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

گھس بیٹھ کر، گھس بیٹھ کے:۔ راہ رسم پیدا کر کے، کوشش کر کے۔ (نور اللغات)

جس طرح بزم میں دو چار حسین بیٹھے ہیں
ہم بھی گھس بیٹھ کے البتہ وہیں بیٹھے ہیں معروف

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھس بیٹھ:۔ دخل، رسائی، باریابی۔ اردو صرف متروک۔

محل صرف۔ مگر خلقت گھس بیٹھ کر دیکھ ہی آتی ہے ناک ٹوٹے یا سر پھوٹے۔ آغا باقر کا امام باڑہ ضرور دیکھیں گے (فسانہ آزاد)

رکھتے نہیں ہم صحبت اغیار میں گھس بیٹھ
وہ اور ہیں جو کرتے ہیں دو چار میں گھس بیٹھ ظفر

گھسٹ آنا:۔ کھنچ آنا۔

(فقرہ) چادر کے ساتھ دوپٹہ بھی گھسٹ آیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں (بفتح اول و کسر سوم) کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

گھسٹنا:۔ ہندی بکسر اول و فتح سوم ہے اردو میں بفتح اول و کسر سوم بھی بول چال میں ہے امیر مینائی نے بکسر اول و فتح سوم کہا ہے) کھنچنا، کھنچ کر آنا، ہندی لازم۔

زور ساز در ہو کچھ پاؤں میں اکے جوڑے
عرش آئے ابھی زنجیر کے ہمراہ گھسٹ امیر
(سر پٹ، پلٹ قافیے ہیں)

قول فیصل۔ مولف سرمایہ زبان اردو لکھتے ہیں کہ اس لفظ کو حروف اول کے کسرہ اور حرف سوم کے فتحہ کے ساتھ بولنا میرے نزدیک غیر فصیح ہے۔ مولف کے نزدیک کسی طرح بھی بولنا فصیح و صحیح نہیں ہے یہ زبان متروک ہو چکی۔

گھسٹنا:۔ (بکسر اول و فتح سوم) زمین سے رگڑتا ہوا چلنا۔ اردو متروک

سرکشی پہ جو وہ سرو ستم ایجاد آیا
پاس آرے کے گھسٹتا ہوا شمشاد آیا صبا

گھسٹے گھسٹے پھرنا:۔ جا بجا مارا مارا پھرنا دہلی کی زبان (نور اللغات)

گھس جانا:۔ (بکسر اول) رگڑ جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تم تو کہتے تھے کہ میرا مکان بالکل قریب ہے چلتے چلتے میرے پاؤں گھس گئے نہ مکان آج آتا ہے نہ کل۔

گھس جانا:۔ رگڑ کھا کر پس جانا۔ اردو صرف، رائج۔

محل صرف۔ اور دواؤں کو تو الگ رہنے دو صندل کو اچھی طرح گھس لو جب گھس جائے تو سب دواؤں کو ملا لو لیپ تیار ہو جائے گا۔

گھس چلنا:۔ رگڑ یا پرانے ہونے سے خفیف سی کمی ہو جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

عیاد اب تو کیجئے نفس سے ہمیں رہا
ظالم پھڑک پھڑک کے یہ و بال گھس چلے سودا

قول فیصل۔ یہ وبال کے ساتھ قریب بہ متروک ہے

گھس ڈالنا:۔ رگڑ ڈالنا۔ اردو صرف رائج۔

گھسڑ پھسر:۔ گھسر پھسر۔ ہندی، مونث دہلی کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے: "یہ لکھنا چاہیئے تھا کہ لکھنؤ میں گھسر پھسر ہے دوسرا فقرہ کانا پھوسی ہے"

مولف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے

گھسڑنا:۔ (بضم اول) گھس کر، داخل ہو کر اردو صرف، متروک۔

اب گیا زہد و تقوی دار ہو اور ہم ہیں
بنت العنب نے اپنا سب کچھ کیا گھسڑ کر میر

گھس کر بیٹھنا:۔ پاس مل کے بیٹھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے

گھس کر لگانے کو نہیں:۔ کسی چیز کے معدوم و مفقود ہونے کے لئے مستعمل ہے ذرا بھی متعلق نہیں، کمیاب ہے نایاب ہے ذرا نہیں بچا، سب صرف ہو گیا۔ عورتیں اس جگہ

گھس لگانے کو نہیں بولتی ہیں (نور اللغات)

تری ٹھوکر سے ہے برباد مٹی مرنے والوں کی
لحد میں گھس لگانے کو نہیں مردہ مسلماں کا اسخ

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آثر لکھتے ہیں۔
عورتوں کی بولی اور شعر آسخ کا عجب تماشا ہے
معلوم کے معنی میں گھس لگانے کو نہیں کیا صحیح روز
مرہ ہے۔ مولف کے نزدیک یہ صرف متروک
ہے اسے اس جگہ آنکھ میں لگانے کو نہیں ہے۔ بولتی ہیں۔

گھس کھدا: گھسیارہ۔ گھاس کھودنے والا۔ اردو، صفت، مذکر، دیہاتیوں کی زبان۔

گھس کھدا: (کنایۃً) نادان، احمق، ناکارہ آدمی۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔
محل صرف۔ تم نے اپنے لڑکے کو اچھی تعلیم دینے کی بہت کوشش کی لیکن بہماری بدنصیبی کہ وہ گھس کھدا ہی رہا تم کیا کرو۔

گھس گھس کرنا: کاناپھوسی کرنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھس گھس کرنا: (دیگر ادلی وچہارم) کسی کام کرنے میں دیر لگانا۔ اردو، صرف، عوام کی زبان۔
محل صرف۔ میاں بڑھئی میں دو گھنٹے کے بعد آیا آپ نے کام کچھ نہیں بنایا بلا وجہ کی گھس گھس کر رہے ہو۔

گھس گھس کے چلنا: کپڑے یا جوتی کا مدت تک چلنے اور مضبوط یا عمدہ ہونے کے لیے مستعمل ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھسلنا: گھسٹنا (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھسم گھسا: ایک کا دوسرے کو زمین پر رگڑے دینا۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔
محل صرف۔ دونوں بدمعاش دیر تک لڑتے رہے اور ایک دوسرے کو ٹیک سے گھسم گھسا کرتے رہے۔

گھسم گھسا: ایک پتنگ کی ڈور کا دوسرے پتنگ کی ڈور کو رگڑا دینا۔ اردو صرف۔ کنکوا اڑانے والوں کی اصطلاح۔

گھسم گھسا: مساحقہ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے اس محل پر چپٹی لڑانا زبانوں پر ہے۔

گھسن: رگڑنے کا فعل، سنسکرت، مونث عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

گھسنا: کسی چیز کو رگڑنا۔ اردو، عوام کی زبان۔
محل صرف۔ تم ننگے پاؤں ہو گئے۔ ایڑی میں ناسور ہو گیا جب تک زمین پر اچھی طرح نہیں گھسو گے چھوٹے گا نہیں۔

گھسنا: پتھر پر رگڑنا۔ اردو، عوام کی زبان۔
دردِ سر کے واسطے صندل لگانا ہے مفید
اس کا گھسنا اور لگانا دردِ سر یہ بھی تو ہے مشہور

گھسنا: لباس کا پرانا ہونا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔
قول فیصل۔ تنہا زبانوں پر کم ہے اس طرح زیادہ بولتی ہیں۔ دالی گھس پھٹ گئے (اترے)

گھسنا: کھپائی کرنا، کسی کو باتیں سنانا، ایسی باتیں کہنا کہ جس کا جواب نہ بن پڑے۔ اردو صرف عوام کی زبان۔
محل صرف۔ وہ بہت بڑے شاعر تھے آج موقع سے مل گئے گھنٹہ بھر ان کو گھسا ہے اور انھیں کچھ جواب دیتے نہ بن پڑا۔ سب استادی گھس گئی۔

گھسنا: کسی چیز کا رگڑ کھا کے پرانا ہونا۔ اردو صرف متروک۔

صیاد اب تو کر دے قفس سے ہمیں رہا
ظالم پھڑک پھڑک کے پر و بال گھس چلے سودا

گھسنا: وزن میں کم ہو جانا۔
معانی ۲ اور ۳ میں متعدی اور باقی میں لازم ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ جو چیز گھس جاتی ہے وہ وزن میں ضرور گھٹ جاتی ہے اصلی حالت میں باقی نہیں رہتی لیکن اس کے لئے گھسنا نہیں بولتے بلکہ گھس جانا بولتے ہیں جیسے فلاں شے گھستے گھستے یا اتنا گھس گئی کہ کم ہو گئی۔

گھسنا: (بضم اول) اندر جانا، داخل ہونا، عورت کی فرج میں داخل ہونا۔ مکان میں بے حکم و اجازت داخل ہونا، انگلی یا اور کسی چیز کا دوسری چیز میں داخل ہونا۔ اردو عوام کی زبان۔
محل صرف۔ چونکہ مکان سے خشت باری کا فی ہوئی تھی اس لئے پولیس آتے ہی مکان میں گھس گئی اور گرفتاری شروع کر دی۔

گھسنا پلنا: زبردستی کسی مجمع میں داخل ہونا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

وہ دیدار اے بت محشری میدان محشر میں
لگائیں لاکھ ٹھٹھ ہم تو تجھے دیکھیں گے گھس پل کے (شاد)

قول فیصل۔ زیادہ تر زبانوں پر (گھس پل کے) ہے۔

گھسن پٹی:۔ (بکسر اول) مار کٹائی۔ زد و کوب۔ اردو، مونث غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ چہرہ مارے غصے کے لال بھبھوکا، بدن میں رعشہ، مزاج کبھی تولہ کبھی ماشہ معلوم ہوتا ہوا کہ آج کو پچھاڑ کھائیں گے یا گھسن پٹی بتائیں گے (فسانۂ آزاد)

گھسوانا:۔ (بضم اول) گھسنا کا متعدی۔ اندر داخل کروانا۔ اردو، عوام کی زبان۔

گھسوانا:۔ (بکسر اول) گھسنا کا متعدی المتعدی۔ اردو، عوام کی زبان۔

گھسیارہ: ا۔ (اصل میں گھاس یارہ تھا) گھاس کھودنے والا۔ چرکٹا۔ ہندی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ لفظ اردو ہے۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی چرکٹا لکھے ہیں جو صحیح نہیں۔ چرکٹا اسے کہتے ہیں جو ہاتھی کے لئے چارہ مہیا کرتا ہے۔

گھسیارہ: ۲۔ گھاس بیچنے والا۔ اردو، مذکر رائج۔

گھسیارن:۔ گھاس کھودنے یا بیچنے والی عورت اردو، مونث۔

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ گھسیاری بھی بول دیتے ہیں

گھسیٹا:۔ ایک قسم کی گاڑی جس سے گھوڑے کو کھینچنے کی مشق کراتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھسیٹا گھساٹی:۔ اینچا تانی۔ کھینچا کھانچی (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھسیٹ دینا:۔ جلدی لکھ دینا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تم کیوں گھبراتے ہو یا چوڑا خط نہیں لکھو گا جلدی سے دو سطریں گھسیٹ دو میں خط بھیج دوں گا۔

گھسیٹم گھساٹا:۔ کھینچا تانی۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تم ہر وقت اٹھا پٹک پر آمادہ رہتے ہو۔ وہی ہوا نا کہ گھسیٹم گھساٹا میں سر اکر با پھٹ گیا

گھسیٹن:۔ گھسٹنے کا نشان۔ وہ نشان جو کسی چیز کے زمین پر کھینچنے سے بن جاتا ہے۔ ہندی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھسیٹنا: ۱۔ کھینچنا، زمین سے رگڑتے ہوئے لے جانا کھینچ کر لے چلنا کسی جانب۔ اردو غیر فصیح رائج۔

دیدۂ ذوق دل نے گھسیٹا مجھ کو کوئے یار میں
کھینچ کر مجھ کو فرشتے سوئے جنت لے گئے (آتش)

قول فیصل۔ موجودہ دور میں گھسیٹنا کی جگہ کھینچنا فصیح ہے۔

گھسیٹنا: ۲۔ (تلوار کے لئے) نیام سے نکالنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے اس محل پر کھینچنا فصیح ہے۔

گھسیٹنا: ۳۔ کوئی چیز زمین پر کھینچنا جلدی جلدی بے اسرا لکھ دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

گھسیٹنا: ۴۔ پکڑ دھکڑ بلانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھسیٹنا: ۵۔ (ساتھ کے ساتھ) لینا۔ (نور اللغات)

مجھ کو بھی ساتھ گھسیٹا طرف کوچۂ زلف
دل کو سمجھاؤ یہ کیا سوجھی ہے دیوانے کو (جلیل)

قول فیصل۔ یہ صرف غیر فصیح ہے۔

گھسیٹنا: ۶۔ دیکھو کانٹوں میں گھسیٹنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے کانٹوں میں گھسیٹنا بولتے ہیں۔

گھسے دینا:۔ ایک پتنگ کی ڈور کا دوسری پتنگ کی ڈور پر رگڑے دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھسیڑنا:۔ (بضم اول و یائے مجہول) اندر داخل کرنا، بھرنا، ٹھونسنا، ایک چیز کو دوسری چیز میں زور سے داخل کرنا۔ اردو عوام کی زبان۔

خشک تنکا نہیں سما دے جس جگہ
وال گھسیڑا فی چوب تو نلکا سودا

گھسیڑنا: ۲۔ ذکر کے فرج زن میں داخل کرنے کے لئے مخصوص ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ بازاری زبان ہے۔ فرج زن کی خصوصیت نہیں۔ اغلام کے لئے بھی بولتے ہیں۔

گھمک:۔ (بفتح اول و دوم) گانے میں تان لیتے وقت گلے کی خاص حرکت کا نام۔ اردو، گانے والوں کی اصطلاح۔ قریب بمتروک۔

تھی گمک تان کی وہ ہوش ربا
کھینچ لیتی تھی دل جو ہر اک کا (ہشت گلزار)

گہہ کر چھوٹنا:۔ چاند کا گہن میں آکر چھوٹنا

اردو صرف، قریب بہ متروک۔

محل صرف۔ حسن آرا بیگم کے گورے گورے پیارے پیارے مکھڑے کے گرد اگرد جب رشک رنگ دیکھ کر دھوکا ہوتا تھا کہ مہ انور گہہ کر چھوٹا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

گہک گہک کر:۔ (۱) بہک بہک کر، لہرا لہرا کر، موج میں آ آ کر، بہک بہک کر۔
(۲) خوشی میں زور زور سے باتیں کرنا۔
(لغات النساء)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

گہکنا:۔ تیز ہو کر بولنا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم دو گھنٹے سے کہاں غائب تھے تمہارے باپ کو غصہ پر غصہ آ رہا ہے وہ گہک رہے ہیں۔

گہہ کھانا:۔ دل میں برائی پیدا ہونا، رشک حسد کرنا۔ اردو صرف، مذکر، متروک۔

کیا ربط ہے سودا کے تجھے طرز سخن سے
گہہ کیا باعث تو نے یہ اے مردک بے پیر (دفتر فصاحت)

گہہ کے چھوٹنا:۔ گہن میں آ کر گہن سے چھوٹنا۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف۔ حسن آرا بیگم کے گورے گورے پیارے پیارے مکھڑے کے گرد اگرد جب خشک رنگ دیکھ کر دھوکا ہوتا ہے کہ مہ انور گہہ کے چھوٹا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

گھکوار:۔ ایک قسم کا پودا۔ ہندی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ اردو ہے اہل لکھنؤ گھیکوار بولتے ہیں۔

گُھگُّو:۔ (بضم اول و سوم مشدد) اُلّو، بوم، ایک قسم کا بڑا اُلّو۔ اردو، مذکر، رائج

محل صرف۔ آج کئی روز سے میں دیکھ رہی ہوں کہ نیم کے درخت پر روزانہ گھگو بولتا ہے۔ خدا ہی خیر کرے۔

گھگو:۔ مٹی کے ایک کھلونے کا نام جو کچھ رکنے سے بجتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھگو:۔ دخانی کارخانوں کے انجن کی آواز، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گہہ گہہ کر:۔ مضبوط پکڑنا، تلوار کے قبضے پر گھڑی گھڑی ہاتھ ڈالنا۔ اردو صرف، متروک

سپاہی مار کر مرتوں کو پیارے کب کہا دے گے
عبث گہہ دو ہو مجھکو قبضۂ شمشیر گہہ گہہ کر سودا

گُھگّی:۔ (بضم اول) فاختہ۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گِھگّی:۔ (بکسر اول و تشدید سوم) سانس کا رک رک کے نکلنا خوف، یا گھبراہٹ سے۔ اردو مونث، رائج۔

محل صرف۔ تمہیں نہیں معلوم تھا کہ بچہ تخت پر بیٹھا ہے تم نے بند کو کھول دیا لڑکے کی گھگی بندھ گئی۔ وہ تو کہو میں دوڑ پڑی۔

گھگیانا:۔ (بکسر اول) عاجزی کرنا، منت سماجت کرنا، گڑگڑانا، نہایت الحاح و زاری کرنا۔ اردو، رائج۔

گھگیا کے رات سے تیں با جیں تو ہٹ دگئیں
نا دانف قبول ہے لیکن دعا ہنوز میر

قول فیصل۔ گڑگڑا کے، بہت خوشامدانہ انداز میں کسی سے کچھ مانگنے یا کہنے کے محل پر گھگیا کے مانگنا یا گھگیا کے کہنا بھی رائج ہے۔

یوں کہا گھگیا کے اس نے کیا کروں مجبور ہوں
بس نہیں چلتا تو روتی ہوں برے کی جان کو (رنگین)

گھگی بندھ جانا:۔ روتے روتے سانس بند ہو جانا۔ روتے روتے آواز کا رک رک کے نکلنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ بلا اجازت غائب، گول گول دیدے جھکا کر اور تو ند مٹکا کر کچھ کہنے ہی کو تھے کہ وحشت نے کلا دبوچا، گھگی بندھ گئی۔ (فسانۂ آزاد)

گھگی بندھ جانا:۔ ڈر کے مارے بول نہ سکنا۔ ڈر کے مارے منہ سے صاف آواز نہ نکلنا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ وہ تو ایسا ڈر گئے کہ منہ سے آواز نہ نکلی گھگی بندھ گئی۔ میں لاکھ سمجھاتی رہی دیر تک ان کا یہی عالم رہا۔

گہہ گیر:۔ (گہہ = زیر جامہ) گھوڑا فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا تعلق نہیں۔

گُھلا:۔ (بضم اول) دبلا ہوا، لاغر ہوا۔ اردو مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بہن کیا بتاؤں ہمارے لڑکے کی شادی جہاں ٹھہری تھی وہاں نہیں ہوئی وہ غم جی لیا گھلا کہ سوکھ کر کانٹا ہو گیا۔

گھلا جانا:۔ دبلا ہوا جانا فکر اور رنج سے۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

ع۔ حضرت بھی گھلے جاتے ہیں تشویش سفر سے انیس

گھلا ملا :- بے تکلف، انتہائی میل جول۔ اردو صرف، عوام کی زبان

سدا انہا گو شریک، شادی و غم
تھے یہ چاروں گھلے ملے باہم — مثنوی گلزار

گھلا ملا :- ۲ خوب ملا ہوا، حل کیا ہوا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

گھلانا :- ۱ گھلنا کا متعدی، گداز کرنا، پگھلانا۔ اردو، رائج۔

گھلانا :- ۲ ملائم کرنا، اردو صرف، رائج۔
محل صرف۔ تم تخمی آم گھلا رہے ہو تم کو سب کو گھلانا پڑے گا بغیر اس کے کھا نہیں سکو گے۔

گھلانا :- ۳ دبلا کرنا، لاغر کرنا۔ اردو، فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت گھلا دینا بھی رائج ہے

دریائے اشک نے تن خاکی گھلا دیا
دامن ہوا نصیب تو جامہ اتر گیا — ناسخ

گھلانا :- ۴ کوئی چیز پانی میں گھسنا، جیسے افیون گھلانا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ افیون پانی میں گھسی نہیں بلکہ گھولی جاتی ہے گھولنا کسی منجمد چیز کو پانی میں تحلیل کرنا ہے جیسے۔ انھوں نے بہت سے الفاظ پرانے سمجھ کے چھوڑ دیئے اور بہت سی فارسی کی ترکیبیں جو مصری کی ڈلیوں کی طرح دودھ کے منھ میں آتی تھیں انھیں گھلا دیا۔ (آب حیات)

گھلانا :- لگانا کی جگہ۔
(نوٹ) گھلانا، گھلنا، دہلی میں سرمہ کے لئے اور لکھنؤ میں کاجل کے لئے مستعمل ہے
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا یہ صرف اب متروک ہے۔

گھلاوٹ :- ۱ ملائم ہونا، نرمی، گداز پن، پلپلاہٹ۔ اردو، مونث، رائج۔

گھلاوٹ :- ۲ وہ زیبائش جو اچھی طرح کاجل لگانے سے ہوتی ہے۔ اردو صرف، قریب بمتروک۔

کاجل کی وہ آنکھوں میں گھلاوٹ تھا
مستی کی لبوں پہ تھرتھراہٹ — شاہ اودھ اختر

گھلاوٹ کی آنکھ :- وہ نظر جو اپنی طرف مائل کرے، محبت کی نگاہ۔ اردو صرف، قریب بہ متروک

آنکھ ایک اک پہ گھلاوٹ کی
بات اک ایک سے لگاوٹ کی — شوق

گھلا ہوا :- پگھلا ہوا، گداز، پلپلا ملائم۔ اردو صرف، رائج۔
محل صرف۔ جتنے سخت آم ہیں ان کو الگ کر دو جتنے گھلے ہوئے ہیں ان کو الگ کر دو اب جب کھانا گھلا ہوا ہی آم کھانا۔

گھل جانا :- ۱ پگھل جانا۔ اردو صرف، رائج۔

گھل جانا :- ۲ پتلا ہو جانا، پانی ہو جانا، تحلیل ہو جانا، حل ہونا، بہہ جانا۔ اردو صرف، رائج۔

گھل جانا :- ۳ تھک جانا، مضمحل ہو جانا (نور اللغات)
قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھل جانا :- ۴ دبلا ہو جانا، لاغر ہو جانا، سوکھ جانا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

سرگرم سوز عشق رہے ہے یہ شکل شمع
تن گھل گیا ہے اور پگھلتی ہے زباں — میر حسن

گھل رہ جانا :- ۵ گھل کر رہ جانا۔ اچھی طرح تحلیل ہو جانا۔ اردو صرف، رائج

گھل کر بیٹھنا :- گھل مل کر بیٹھنا۔ دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

گھل گھل کر :- تحلیل ہو کر، دبلا ہو کر۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ اتنا بڑا ڈھٹو جوان ایک ہی بیٹا ہے، گھل گھل کر پلنگ سے لگ گیا (توبۃ النصوح)

گھل گھل کر تمام ہونا :- تحلیل ہو کر، رنج و غم یا بیماری یا عشق کی ایذا اٹھا کر تمام ہونا، دبلا اور لاغر ہو کر مر جانا، سوکھ سوکھ کر مر جانا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔
قول فیصل۔ غیر ذی روح وغیرہ کے لیے بھی اس کا استعمال ہے۔ جیسے رند نے شمع کے لئے کہا ہے۔

اف نہ کی اور ہو گئی جل جل کے گھل گھل کر تمام
غور سے دیکھا کیا میں سر سے تا پائے شمع — رند

گھل گھل کے باتیں کرنا :- آزادی سے بلا تکلف بات چیت کرنا۔ (فرہنگ اثر)
قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے اسی محل پر گھل مل کر بھی بولتی ہیں۔

گھل گھل کے کانٹا ہو جانا :-

معنی رونق، ہنگامہ، گرمیٔ بازار تحریر فرمائے
ہیں حالانکہ لکھنؤ میں گہا گہمی کے سوا گھما گھم بولنے
میں نے کسی کو نہیں سنا۔ کتابت میں ہائے ملفوظ و
ہائے مخلوط کے التباس کا شبہ ہو نہیں سکتا کیونکہ
سرمایہ زبان اردو میں اندراج ماقبل گھمنا
ملنا اور اندراج مابعد گھمسان کی لڑائی ہے
یہی تسامح حضرت جلال سے لفظ پھپٹ کے
متعلق ہوا کہ اسے پھپّٹ بڑھاپے کی ردیف
(ملاحظہ ہو) شرف کا شعر لفظ گہا گہمی کی تائید
میں تھا۔ مؤلف نور اللغات نے اپنی من گڑھت
سے بہ تشدید میم گھما گھمی پڑھا۔
پلیٹس میں گہما گہم اور گھما گھم دونوں درج
ہیں، فیلن میں صرف گہا گہم ہے۔
حسن اتفاق سے مجھے فرہنگ آصفیہ بھی
دیکھنے کو مل گئی اس میں بخلاف ادعائے
نور اللغات کہ دلی میں گھما گھم اور گھما گھمی
ہیں صرف گہا گہم اور گہا گہمی کا اندراج
ہے (ہائے ملفوظ) فرہنگ آصفیہ میں
ہائے ملفوظ و مخلوط کا فرق ملحوظ
رکھا گیا ہے پوری عبارت نقل کی جاتی ہے
گہا گہم۔ چہل پہل، رمل چول، آبادی
گرمیٔ بازاری، رونق، دھوم دھام، جیسے
جب بہو آتی ہے تو اس کے دم سے سارے گھر
میں گہا گہم ہو جاتی ہے۔
گہا گہمی۔ دیکھو گہا گہم۔
شرف کے شعر کے علاوہ جو لکھنؤ میں گہا گہم
کی تائید میں تھا اور جس کو مسخ کرنے کی کوشش
کی گئی۔ اودھ پنچ کی یہ عبارت بھی حاضر ہے۔
"گہا گہمی۔ چہل پہل پر اوس پڑ جائے گی"
(طلسم فصاحت)

گہا گہم ہر طرف۔
میرا خیال ہے کہ یہ امر پایۂ ثبوت کو
پہنچ گیا کہ دہلی اور لکھنؤ دونوں شہروں میں
گہا گہمی زبان زد ہے۔ گھما گھمی نہ یہاں کی زبان
ہے نہ وہاں کی۔ جو ایسا کہتا ہے جیسا ہو لی
کہ مؤلف نور اللغات غلط کہتا ہے۔ گھما گھم کے دوسرے
معنی جو نور اللغات میں درج ہیں وہ بھی غلط ہیں
اسے جھما جھم کہتے ہیں نہ کہ گھما گھم ایک ٹھمری
کے بول یاد آگئے "جھما جھم پانی بھرے رے کوئی
البیلے کی نار"
پانی بھی جھما جھم برستا ہے نہ کہ گھما گھم۔
گھما گھم بظاہر عوام یا تعصبات کی زبان ہے
مؤلف تائید کرتا ہے۔
گھما گھم:۔ اس آواز کو بھی کہتے ہیں
جو کنوئیں میں ڈول کے جنبش دینے سے پیدا
ہوتی ہے۔ اردو، مونث۔ قلیل الاستعمال
محل صرف۔ ہر سمت گہا گہم، مردان لشکر
خوش و خرم۔ (طلسم ہوش ربا)
گہا گہمی:۔ چہل پہل، رونق، دھوم
دھام۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان
خانۂ دل میں جو ہے حسن کی گہا گہمی
جلوہ گر کون ہے اس گھر میں یہ گھر ہے کس کا شرف
محل صرف۔ لشکر میں گہا گہمی ہو رہی تھی
لقا اپنی بارگاہ میں ناچ دیکھتا تھا۔
(طلسم ہوش ربا)
گھُمانا:۔ (بضم اول) (گھومنا کا متعدی)
پھرانا، چکر دینا۔ کسی کو پھرا کر حیران اور
سرگشتہ کرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔
مستی جھٹی لیوں کی جھک دور تک گئی

کنگن گھما دیا تو کلائی دمک گئی جوش ملیح آبادی
کعبے کے گرد ایک کرن گھومنے لگی
روح محمدؐ عربی جھومنے لگی جوش
گھُمانا:۲ (بضم اول) سیر کرانا، گشت کرانا
اردو، عوام کی زبان۔
محل صرف۔ آپ بہت دنوں کے بعد حیدرآباد
سے تشریف لائے ہیں چلیے آج میں آپ کو
لکھنؤ میں گھما لاؤں۔
گھُمانا:۳ (بضم اول) چرانا، غائب
کر دینا۔ اردو، عوام کی زبان۔
محل صرف۔ میری چھتری کئی روز سے کونے
میں کھڑی تھی کسی صاحب نے گھما دی مجھے
بہت تکلیف ہے۔
قول فیصل۔ اصل میں یہ لفظ گمانا ہے۔
لکھنؤ میں ھ اضافہ کر کے بولتے ہیں۔
گھُماؤ:۱ (بضم اول) پھیر، پیچ۔ اردو
مذکر، عوام کی زبان۔
محل صرف۔ "تانگہ والا اسٹیشن سے عیش باغ
ہوتا ہوا یہاں تک آپ کو لایا بڑے گھماؤ
سے اس نے آپ کو پہنچایا۔
گھُماؤ:۲ (بضم اول) زمین کی وہ
مقدار جسے بیلوں کی ایک جوٹ دن بھر
میں جوت ڈالتی ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ دیہاتیوں کی زبان ہے
اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
گھمبیر:۔ متحمل۔ ہندی صفت۔ اہل ہنود
کی زبان۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں
بولتے۔ کی کہ راقم گھمبیر زبانوں پر ہے۔

گھڑ گھڑ :- چکی چلنے کی آواز، ہندی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے بضم اول و سوم لکھا ہے۔ لکھنؤ میں بضم اول و فتح سوم ہے نہ معلوم دماغ کے کس گوشہ سے یہ نقرہ ابھر آیا۔ چکیا گھر گھر آٹا کتنا پیسا۔ مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

گھڑیاں لینا :- چکر کھانا، گرد پھرنا (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے "لکھنؤ میں گھنی کھانا کہتے ہیں۔ جھولے کی رسی کو کئی کئی بل دے کر پیڑے پر جھولا جھولنے والیاں بیٹھ جاتی ہیں۔ بل نکلنے میں جھولا گھومتا ہے اسے گھنی کھانا کہتے ہیں۔ نیز چکر گھنی کھانا ہے۔" مؤلف کے نزدیک گھنی کھانا اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ چکر گھنی کھانا کوئی نہیں بولتا صرف چکر گھنی زبانوں پر ہے۔

گھمس :- (بضم اول و فتح سوم) حبس، سخت گرمی اور ہوا کا بند ہونا۔ بول چال میں بیشتر اس معنی میں گھمسی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ گھمس اور گھمسی کوئی نہیں بولتا اس محل پر اہل لکھنؤ گھُمّی گرمی بولتے ہیں اور گھُمّی گرمی بھی کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے برسات میں پانی برسنے سے قبل ہوا کا بند ہونا اور سخت گرمی ہونا امس ہے۔

گھمسان :- لڑائی، رن، جنگ، رزم، ہندی مذکر - (نور اللغات)

قول فیصل - ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے جیسا کہ جناب امانت کے شعر سے ظاہر ہے۔ بلکہ گھمسان کی لڑائی یعنی بہت زبردست جنگ کے معنی میں زبانوں پر ہے -

طبل وغا کے بجتے ہی گھمسان ہو گیا
دونوں طرف لڑائی کا سامان ہو گیا — امانت

گھمسان :- (بفتح اول) قتل عام، خونریزی سخت جنگ ہونا، کثرت سے خونریزی ہونا - اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

وہ صفدری وہ شان وہ حملے وہ ان کے وار
گھمسان تھا سپاہ میں وہ وقت کارزار — مونس

گھمسان :- لاشوں کے انبار، کشتوں کے پشتے، مقتولوں کا ڈھیر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گھمسان :- انبوہ، بھیڑ، ہجوم - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

گھمسان :- (بفتح اول) تباہی، بربادی ویرانی۔ اردو صرف، مذکر قریب بہ متروک

جس صف پہ چمک کر گری گھمسان کر آئی
جمعیت اعدا کو پریشان کر آئی — انیس

گھمسان :- زیر و زبر، اوپر تلے - (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

گھمسان پڑنا :- کشت و خون ہونا - اردو صرف، متروک۔

مارے گئے اتنے کہ ہوئے لاشوں کے تودے
گھمسان پڑا عشق کے میدان میں دیکھا — مصحفی

گھمسان کرنا :- خونریزی کرنا، کشت و خون کرنا - اردو صرف، دہلی کی زبان۔

تیغ پکڑ ہاتھ میں سب سے ملاتا ہے آنکھ
آج کرے گا یہاں پھر کہیں گھمسان تو ظفر

گھمسان کرنا :- جان توڑ کر لڑنا - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھمسان کی :- بڑے معرکے کی - اردو صرف قلیل الاستعمال۔

سر کٹ گئے اک الفت کا کل میں ہزاروں
وہ رات تو گھمسان کی تلوار چلی ہے — شاد

گھمسان کی کارزار ہونا :- زبردست جنگ ہونا، دونوں فوجوں کا سخت مقابلہ ہونا - اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ دونوں لشکر باہم جنگ آور ہوئے سحر ملنے لگے - کلوا بھیر دن کی پکار رہی، گھمسان کی کارزار ہوئی (طلسم ہوش ربا)

گھمسان کی لڑائی :- کشمکش اور انبوہ کی لڑائی، زبردست جنگ، جنگ مغلوبہ - اردو صرف - قلیل الاستعمال۔

لڑائی وہ گھمسان کی الحذر
بکبر دوزان کی صدا سر بسر (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ گھمسان کی لڑائی ہونا بھی مستعمل ہے۔ شعر ہوسکتی ہے بلند ہوا اور صدا آئی کہ مار لو اور نام میرا نشان باد تھا اس کے سنتے ہی یا تو سارا لشکر مغلوب تھا اب غالب ہو کر ملازمان حیرت کو قتل کرنے لگا - گھمسان کی لڑائی ہونے لگی - (طلسم ہوش ربا)

گھمسان کا رن پڑنا بھی مستعمل ہے۔

گھمسان کی مار ہونا :- زبردست جنگ ہونا، قیامت کی لڑائی ہونا - اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محاورہ ۔ سرداران اسلام نے پائے شجاعت گاڑ کر وہاں پہنچ کر پیچھے ہٹ ننگ و عار سمجھے ۔ گھماں کی مار ہونے لگی ۔ (طلسم ہوش ربا)

گھماں ہو جانا :۔ کشتوں کے پشتے لگ جانا ، مقتولوں کا ڈھیر لگ جانا ۔ اردو صرف ، مذکر ، غریب ، بہتر و کسا ۔

لیلیٰ وفا کے بجتے ہی گھماں ہو گیا
دونوں طرف لڑائی کا ساماں ہو گیا (امانت)

گھماں ہو جانا :۔ فوج کا ہجوم ہو جانا ، لشکر اکٹھا ہو جانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

گھمسی :۔ ہوا کا بند ہونا ۔ ہندی مونث (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

گھمک :۔ (بفتح اول) دسی ضرب جس میں آواز نکلے ۔ اردو مونث ، متروک ۔

جڑی لات وعزیٰ کے وہ لات سر پر
کہ سکتا نہ ہو رعد کا اس گھمک کا

گھمکّا :۔ (بضم اول ، فتح سوم و تشدید چہارم) گھونسا ۔ اردو ، مذکر ، عورتوں کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

محل صرف ۔ تم نے لڑکے کے اتنی زور سے گھمکّا مارا کہ وہ بلبلا اٹھا ۔

گھم گھم :۔ (بالضم) ڈھولی یا پینس کے کہاروں کی وہ آواز جو چلتے وقت دم بھرنے کے واسطے نکالتے ہیں ۔ ہندی مونث ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں گھم گھم (کاف عربی) بولتے ہیں جیسے — (گھم گھم ڈولی ہو پالکی)

گھم گھم :۔ رتھ کے چلنے کی آواز (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

گھم گھم :۔ (بالفتح) گول بات ۔ ہندی صفت (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں ۔ ”لکھنؤ میں گھم “ کہتے ہیں (بضم اول و کاف مشددہ) میرا شعر ہے ۔

بتیاں ہے ، بے خوابی ہے یاد ہیں ایسی راتیں بھی
نیند سے بھاری آنکھیں کسی کی گھم گھم باتیں بھی

مؤلف تائید کرتا ہے گھم کا لفظ عوام کی زبان ہے ، فصحا استعمال نہیں کرتے ۔

گھملا :۔ گملا ۔ ہندی ، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ پھولوں کے نادے کو گملا کہتے ہیں ۔

گھمنڈ :۔ (بفتح اول) غرور ، تکبر ، پندار ، تمکنت ۔ اردو ، مذکر ، عورتوں اور عوام کی زبان ۔

دانے بکھریں گے اگر رشتۂ دولت ٹوٹا
نہ کرو موتیوں کے ہار پہ زہرا گھمنڈ (بحر)

قول فیصل ۔ شاد لکھنوی نے مونث بھی نظم کیا ہے ۔ جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

دل سے کے جیسے اس بت ترسانی کی گھمنڈ
دشمن بھی یوں کرے نہ الٰہی کوئی گھمنڈ (شاد لکھنوی)

گھمنڈ :۔ فخر ، ناز ۔ اردو ، مذکر ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

عشاق پہ ہو ناز جو تم کو عجب نہیں
گھمنڈ ہوتا ہے سب کو اپنے خریدار کا گھمنڈ (جلیل)

گھمنڈ :۔ (بضم اول) بادلوں کا گھر آنا یا چھا جانا ، ابر کا ہجوم ۔ اردو ، متروک ۔

گھمنڈ آیا ہے ابر از غرب تا شرق
مجھے بے کشتی تو ہرگز نہ کر غرق (سودا)

گھمنڈ رکھنا :۔ غرور کرنا ، تکبر کرنا ۔ اردو صرف ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

رکھتا ہے یار ابروئے خمدار پہ گھمنڈ
اس ترک تیغ زن کو ہے تلوار پہ گھمنڈ (آتش)

گھمنڈ کرنا :۔ غرور کرنا ، تکبر کرنا ۔ اردو صرف ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

کو دل مزاج بہت خوش ہیں پیر خوش نہ کر
غافل نہ کر گھمنڈ جوانی کے زور پہ صبا

دو چار روز لالہ و گل کی بہار ہے
کیجئے فنا پہ اور نہ دستار پہ گھمنڈ (آتش)

گھمنڈ مٹانا :۔ (بفتح اول) کسی کے غرور کو شکست دینا ۔ اردو صرف ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

سب گھمنڈ اپنے رقیبوں کے مٹا دیتا ہیں
پاس ہوتا نہ اگر یار کی رسوائی کا (قلق)

گھمنڈنا :۔ (بضم اول) گھرنا ، بادل یا دھوئیں کا ۔ ہندی (نور اللغات)

گھر ہے جیہ بابل سے فرحت تو شب غم میں
گھمنڈا ہوا ایسا میری آنکھوں کا دھواں بھی (صبا)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں فعلوں میں بھی درج ہے ۔ اب سننے میں نہیں آتا ۔ دھوئیں کے لئے گھٹنا کہتے ہیں اور بادل کے امنڈنا ۔

مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے

گھمنڈ نکال دینا :۔ (بفتح اول) شیخی جھاڑ دینا ، نیچا دکھا دینا ، بل نکال دینا ، غرور ڈھا دینا ، شیخی کرکری کر دینا ۔ اردو صرف ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

زلف جاناں سے کہہ رہی ہے کیوں اتنی کج ہے

شانہ دے گا سب نکال اس کج ادائی کا گھمنڈ ظفر

گھمنڈ نکل جانا:- غرور دور ہو جانا۔ اردو مصدر۔ عوام اور عورتوں کی زبان

آخر ستم رسیدۂ ہجراں نکل گیا
سارا گھمنڈ اے بت ناداں نکل گیا سحر

قول فیصل۔ شیخی نکل جانا نیچا دیکھنا کے محل پر بھی بولتے ہیں۔

سر نہ چڑھ نالہ کشور کے دیکھیں ضرور کھینچے
سب نکل جائے گا اے چرخ ستمگار گھمنڈ ہجر

گھمنڈ ہونا:- (بفتح اول) غرور ہونا، فخر ہونا، تکبر ہونا، ناز ہونا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

جوش انھیں ہے ابھی جوانی کا
ہے گھمنڈ اپنی تیغ رانی کا قلق

گھمنڈی:- متکبر، خود پسند، مغرور، اترانے والا۔ اردو صفت۔ عوام اور عورتوں کی زبان

رندوں سے دانشمندی نہ کریں پر کسی گھمنڈ
گراں گھمنڈ پہ اپنے کریں ہم ذری گھمنڈ شاد

گھمنی:- (بضم اول) سر کا گھومنا، چکر۔ اردو مونث۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ خدا معلوم کس قسم کا بخار آیا تھا کہ سر میں گھمنی سی ہوا کرتی ہے۔

قول فیصل۔ اسی محل پر گھومنی بھی بولتے ہیں جو قابل الاستعمال ہے۔

گھمیر، گھمیری:- چکر، دوران سر، درد سر۔ ہندی مونث۔

(نقش) اگر سر نے تو وہ گھمیری لی کہ خدا کی پناہ۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

گھن:- ۱ (بفتح اول) بہت بڑا ہتھوڑا، لوہا پیٹنے کا بڑا ہتھوڑا۔ اردو، مذکر، رائج۔

ہجر میں یہ ہوائیں ساون کی
شیشۂ دل پہ چوٹ ہیں گھن کی منیر

قول فیصل۔ اس کا ایک صرف گھن پڑنا ہے
ع شیشۂ دل پہ برابر سے پڑا گھن کیسا صبا

پہلوان مانتے ہیں دب کے تمہارا لوہا
ہاتھ تلوار کا پڑتا ہے کہ گھن پڑتا ہے۔ اسیر

گھن:- ۲ (بفتح اول) سکۂ رائج، ٹکسال کا۔ اردو مونث، متروک

چولھی کو تو صورت ہیں ذرا دکھوں دلہن کی
بندھوا کے اٹھنی مجھے لا دوا جی گھن کی جان صاحب

گھن:- ۳ گھنٹہ، گھڑیال (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھن:- ۴ ایک قسم کا رقص (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گھن:- ۵ موٹا، گاڑھا، دبیز، بھاری، ٹھوس، وزنی، سخت، گڑا، بھرا ہوا، معمور پر، بہت کثیر، گنجان، گھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھن:- ۶ آڑی رقم، مذکر (نور اللغات)

اس جلن سے دھن نہ جڑ جائیگا کھوی بات ہے
بے گھن اے اشرفی خانم دیا جائیگا عبث جان صاحب

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

گھن:- ۷ برائے اظہار کثرت، بھرا، پر معمور، ہجوم، انبوہ۔ اردو، دہلی کی زبان۔
محل صرف۔ درختوں کے جھنڈ چھائے ہیں گھن کے گھنے ہیں ان کی گہری گہری چھاؤں ہے۔ جامن کی ٹہنیاں اور آم کے پتوں میں کھچڑی ہو رہی ہیں

قول فیصل۔ دہلی میں اس کے کئی صرف ہیں جیسے گھن کے بال، گھن کے جنگل، گھن کی چھاؤں وغیرہ

گہن:- (بفتح اول و دوم) گرفتگی ماہ و خورشید، کسوف، خسوف، چاند یا سورج یا اور کسی روشن اجرام کی روشنی کا کسی اور اجرام یا اجسام کے حائل یا مقابل ہو جانے سے رک جانا۔ اردو، مذکر فصیح، رائج۔

مہر و مہ کا گہن یہ کیسا ہے
آسماں پر چمن یہ کیسا ہے نظم طباطبائی

قول فیصل۔ جب چاند گہن ہوتا ہے تو اس بیچ چاند زمین کے سائے کے قریب سے گزرتا ہے اور جب سورج گہن ہوتا ہے تو چاند سورج اور زمین کے درمیان سے ہو کر گزرتا ہے۔
عوام کی زبان پر بفتح اول و کسر دوم ہے۔

گہن:- ۲ (مجازاً) داغ، عیب، کلنک۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھن:- (بکسر اول) کراہت، نفرت، اکراہ، تنفر۔ اردو مونث، غیر فصیح، رائج۔

گھن آئے کتوں لوڈں کو جن گالیوں سے جی
سمرکو سنائیں سوت وہ بن کر تمہارے پاس جان صاحب

گھن:- (بضم اول) ایک قسم کے کیڑے کا نام جو اکثر لکڑی کو کھا کر آٹا کر دیتا ہے۔ اردو مذکر، رائج۔
محل صرف۔ حویلی کی وہ شوکت اس کی وہ شان پھونس سڑا، تنکا تنکا ثابت نہیں، گلے بانس کی ہر گرہ خالی، پور پور میں گھن۔
(انشائے سرور)

گھُن :۔ (بضم اول) وہ کیڑا جو غلے میں لگ جاتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

محلِ صرف۔ ہم نے تم سے کہا تھا کہ سودا دیکھ کر خریدنا۔ تم سب گھن لگی دالیں اٹھا لائے وہاں جا کر واپس کر آؤ۔

گھُن :۔ (کنایۃً) وہ پرانا مرض جو گھن کی طرح اندر ہی اندر جسم کو کھا جاتا ہے۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے یوں بولتے ہیں کہ بخار نے ایسا گھیرا کہ غریب سوکھ کر لاغر ہو گیا گویا گھن لگ گیا۔

گھُن :۔ (مجازاً) غم، فکر، دلی رنج، عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

گھُنا :۔ (بضم اول) گھنا ہوا، گھن کھایا ہوا، اردو صفت، رائج۔

محلِ صرف۔ تم جس قدر اناج لائے ہو سب گھنا ہوا ہے تم سے کہہ دیا تھا کہ چاہے دام زیادہ ہوں اچھا لانا۔

قولِ فیصل۔ مونث کے لئے گھنی بولتے ہیں جیسے: دیواروں میں دراڑیں چھت کی دھنی کوئی ابھی نہیں سب میں اڑواڑیں ایک گھنی تو دوسری ٹوٹی دروں کی کہگل بھول بھول کے جھڑتی۔

انشائے سرور

گھَنا :۔ (بفتح اول) گنجان چیزوں کا پاس پاس ہونا کہ بیچ میں دوسری چیز کی گنجائش نہ ہو۔ اردو صفت، رائج۔

محلِ صرف۔ نہر کے اردگرد کچھ فاصلے پر بنسواڑی گھنی اس درجہ گھنی کہ گولہ وقت سے اس پار جائے بہار رفاکے بعد ببول کے درخت یہ بھی گھنے (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ مونث کے لئے گھنی بولتے ہیں جیسے گھنی ڈاڑھی وغیرہ

گھَنا :۔ وہ درخت جو پاس پاس ہوں، وہ درخت جس میں پاس پاس بہت سی شاخیں ہوں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ مونث کے لئے گھنی بولتے ہیں۔

بیٹھ جاتا ہوں جہاں چھاؤں گھنی ہوتی ہے
ہائے کیا چیز غریب الوطنی ہوتی ہے — آتش

گہنا :۔ (بفتح اول) زیور، سونے چاندی کے بنے ہوئے زیور، نتھ، ٹیکا، کنگن، گلوبند، بندے، جھمکیاں وغیرہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

گہنا امام زادیوں کا اتر بد گماں
بچوں کی ہچکلیں کہ جل جن سے کہکشاں — میر عشق

قولِ فیصل۔ پھولوں کا بنا ہوا زیور، سہرا، بدھی، طرہ، ہار، گجرا، طوق وغیرہ کو بھی کہتے ہیں۔

اب جو وہ بنوائیں گہنا یادر کھنا گل فروش
پھول بچ جائیں تو میری قبر کی چادر بنے — رشید لکھنوی

عام طور سے عورتیں پھولوں کا گہنا ہی بولتی ہیں

جب سے انہیں عشاق نے دل گوندھ دیے جاہ
گہنا کبھی پھولوں کا اترتا ہی نہیں ہے — جاہ

شیعوں کی اصطلاح میں مردے کے خاک پاک کے زیور کو بھی گہنا کہتے ہیں جس میں خاک کربلا کی انگوٹھیاں، کنٹھا یا تسبیح، بازوبند، ہیکل اور صرۂ خاک شفا وغیرہ ہوتے ہیں اس عمل کو شیعہ حضرات مردے کی بخشش کا سبب اور عذاب سے بچنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

گہنا :۔[۲] گہن لگنا، کسوف یا خسوف ہونا اس معنی میں عوام کی زبان ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گہنا :۔[۳] رخنہ بندی کرنا، روئی یا لتے سے ناؤ کے رخنہ کو بند کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گہنا :۔[۴] ہاتھ سے پکڑنا، اہل ہنود عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اردو لغت سے اس کا تعلق نہیں۔

گہنا :۔[۵] زور شور سے کوئی کام کرنا، عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) وہ خوب گہہ کے گرجے۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

گُھنّا :۔ (بضم اول و تشدید نون) کینہ پرور دل میں بات رکھنے والا ایک قسم کا ترکیبیا۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

بچپنے سے اس نے سیکھا پکنیا
بھولا بھولا ہو کے گھنا ہو گیا — رشک

قولِ فیصل۔ مونث کے لئے گھنی بولتے ہیں کبھی کبھی بچوں کے علاوہ بھی اس کا استعمال کر دیتی ہیں۔ گھنا مزاج اور گھنے مزاج کا بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے وہ بہت گھنے مزاج کا ہے اس سے زیادہ مذاق نہ کیا کرو۔

گہنا بڑھانا :۔ (بفتح اول) زیور اتارنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سر قبر آتے ہو تم جو بڑھا کے اپنا گہنا
کوئی پھول چھین لیتا جو گلے میں ہار ہوتا — امیر

گہنا پاتا :۔ گہنا وغیرہ۔ اردو مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف۔ امیروں میں بس یہ ظاہر ہے کہ

گھنے پاتے، کپڑے لتے کو دیکھ لو دلوں کا خدا مالک ہے۔ (ابا ملی)

گھُنّاپن:- (بضم اول تشدید سوم) مکر اپنے دل میں بات رکھنا (ہ) صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ ہم پہلے تم سے کہتے تھے کہ لڑکا بڑا چار سو بیسیا ہے گھنّاپن اس کے چہرے سے ظاہر ہوتا ہے۔

گھنا جنگل:- وہ جنگل جہاں بڑے بڑے درخت ہوں اور قریب قریب ہوں۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ آزاد نے کہا:- میں جاتا ہوں جیسں سوار لے کر گئے اور فوراً واپس آئے۔
افسر کہاں تک دیکھ آئے۔ ہے اچھا مقام؟
آزاد۔ بڑا گھنا جنگل ہے اور فوج بآرام رات کو رہ سکتی ہے۔ (فسانہ آزاد)

گھٹانا:- چاند یا سورج کی روشنی کا گہن لگنے سے کم یا ماند ہوجانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کیا فلاکت میں بھلا انسان کا جوبن رہے
حبیر ہوجاتا ہے گھٹانے سے حال آفتاب بجر

گھٹانا:- کسی عضو کا بدقطع ہوجانا، ناقص ہوجانا، ٹیڑھا ہوجانا۔ اردو، رائج۔

محل صرف۔ تمہارے بچے کا پیر گھٹا یا ہوا ہے کیا یہ جب پیٹ میں تھا تو گہن پڑا تھا۔

گِھناُنا:- (بکسر اول) گھن آنا، نفرت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ، اثر لکھتے ہیں۔ لکھنؤ میں گھنیانا ہے۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

گِھناؤنا:- نفرت دلانے والا جس سے کراہت آئے بہت گندہ۔ اردو صفت، مذکر، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ اب لکھنؤ کے عوام اور عورتیں گھنونا بھی زیادہ بولتے ہیں۔

گھِن آنا:- کراہت آنا، نفرت پیدا ہونا گندگی کے سبب کراہت آنا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

گھن آئے کتنے کوؤں کو جن گالیوں سے جی
سرکھ سنائیں سوت وہ بن کر تمہارے پاس جا کے

گہن بھاری ہونا:- گہن کا منحوس ہونا اردو صرف، قریب بمتروک۔

عشاق پر کمال ہی بھاری ہے یہ گہن
اے ماہ رو عذار پہ آنے نہ پائے زلف بحر

گھن پڑنا:- بڑے ہتھوڑے کی چوٹ کسی چیز پر پڑنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

طلب جام پہ ساقی نے دیا سخت جواب
شیشہ (دل) پہ برابر سے پڑا گھن گویا صبا

گھن پڑنا:- کنایہ ہے کسی کو کوئی صدمہ دلی اور تکلیف روحانی پہنچنے سے کبھی کسی کے سخن درشت کہہ بیٹھنے سے (نور اللغات)

قبول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔

گہن پڑنا:- (بفتح اول) کسوف یا خسوف ہونا۔ چاند یا سورج کا گہن میں آنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

چاند سا رخ ہے تنہ زلف تو بوسہ بہ عطا
کیجئے صدقے کی تدبیر گہن پڑتا ہے اسیر

گھنٹ:- وہ گھنٹہ جو ہاتھی کے سینے پر لٹکایا جاتا ہے۔ سنسکرت، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا تعلق نہیں ہے۔

گھنٹال:- گھنٹا۔ وہ گھنٹا جو بجایا جاتا ہے اردو، مذکر، متروک۔

رفعت و شان بزرگی ہیں کہوں کیا اس کی
مرتفع جس کے رہ دہر سے ہو دیں گھنٹال سودا

گھنٹوں:- دیر تک، کئی گھنٹے تک۔ اردو غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خوب نیک میاں آزاد سچ کہنا۔ اس جانب کو دیکھتے ہی کھل گئیں نا۔ واہ رے ہم۔ جو عورت دیکھتی ہے گھنٹوں گھورا کرتی ہے۔ (فسانہ آزاد)

گھنٹا:- گھڑیال۔ وہ لوہے یا پیتل کی چکتی جس پر موگری مارتے ہیں۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے گھنٹا الف کے ساتھ بھی لکھا ہے اور ہائے ہوز کے ساتھ بھی لکھا ہے عام طور سے اس کا رسم الخط ہائے ہوز سے ہے اردو کے اصول سے اس کو الف کے ساتھ لکھنا چاہیئے لیکن رسم الخط کی مجبوری کی وجہ سے ہائے ہوز کے ساتھ ہی لکھتے ہیں۔

گھنٹہ:-[1] جرس۔ درا، حیوانات کے گلے میں چھوٹی گھنٹی لٹکاتے ہیں تاکہ حرکت کرنے میں آواز دے۔ اردو، مذکر، (نور اللغات)

قول فیصل۔ جرس اور درا کے معنوں میں گھنٹہ کہتے ہیں چھوٹی گھنٹی کو گھنٹہ نہیں کہتے گھنٹہ اپنی جگہ گھنٹہ ہے اور گھنٹی، گھنٹی ہے۔

گھنٹہ:-[2] وقت بتانے کا بڑا آلہ۔ بڑی گھڑی جو میناروں میں لگائی جاتی ہے۔ اردو، مذکر، رائج

گھنٹہ:-[3] ساٹھ منٹ کا وقت۔ اردو مذکر، رائج

محل صرف۔ تم بڑے بدشوق ہو امتحان کا زمانہ ہے تمہیں کم سے کم پڑرے ایک گھنٹہ ہندی پڑھنا چاہیے تھا۔

گھنٹہ بجانا:۔ گھنٹے پر چوٹ لگانا، گھڑیال بجانا، گھنٹہ پر موگری مارنا۔ اردو صرف، رائج

گھنٹہ بجانا: ۲ گھڑی کے گھنٹہ کا آواز دینا (نقصاہ) یہ ٹائم پیس گھنٹہ بجاتی ہے۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ صرف قلیل الاستعمال ہے

گھنٹہ بھر:۔ ایک گھنٹہ، ایک گھنٹے تک۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

محل صرف۔ کل ہم نے تمہارا کوئی گھنٹہ بھر انتظار کیا لیکن تم نہ آنا تھے نہ آئے۔

قول فیصل۔ گھنٹہ بھر تک اور گھنٹہ بھر سے بھی زبانوں پر ہے۔

گھنٹہ گھر:۔ وہ اونچا مینار جس پر کلاک کی بڑی بڑی سوئیاں دور سے وقت بتاتی ہیں اردو، مذکر، رائج۔

گھنٹہ ہلانا:۔ گھنٹہ ہلا کر پوجا پاٹ کرنا۔ اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ حضرات اہل ہنود کا قاعدہ ہے کہ جب مندر میں جاتے ہیں تو داخل ہوتے ہی مندر میں لٹکے ہوئے گھنٹے کو ہلاتے ہیں: گھنٹہ ہلا کر پوجا پاٹ کرنا" معنی صحیح نہیں ہیں۔

گھنٹہ ہلانا: ۲ کنایۃً، وقت گذاری کرنا بے فائدہ کام کرنا، مندروں میں پجاریوں کو گھنٹہ ہلانے کے سوا کچھ اور کام نہیں ہوتا اس وجہ سے کنایۃً اس معنی میں مستعمل ہوا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھنٹی:۔ چھوٹا گھنٹہ۔ گھنٹہ کی تانیث۔ اردو مونث، رائج۔

گھنٹی: ۲ دھات کا چھوٹا ظرف۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گھنٹے مورچھل سے اٹھانا:۔ بوڑھے آدمی کا جنازہ بڑی دھوم دھام اور باجے گاجے کے ساتھ مرگھٹ لے جانا۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھن جانا:۔ (بضم اول) گھن لگ جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

پھولوں پھلوں میں کیا چمن روزگار میں
میں وہ نہال سبز ہوا گھن جس کی جڑ گئی — شاد لکھنوی

گھن جھڑنا:۔ (بضم اول) کرم خوردہ لکڑی کا میدہ سا ہو کر جھڑنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھن چکر:۔ (بفتح اول) گردش، چکر مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گھن چکرہ: ۲ (بفتح اول) آوارہ گرد، بہت زیادہ پھرنے والا۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ ایک بنبر اول کے جانگڈ باز، دوسرے زبان دراز ہیں وہ فراٹے بھریں کہ بھلا چنگا آدمی گھن چکر ہو جائے۔

(فسانۂ آزاد)

گھن چکر: ۳ (بفتح اول) مورکھ، بے وقوف کم عقل، نادان۔ اردو مذکر۔ عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تم سے کہا تھا کہ تم وہاں نہ جانا وہی ہوا تم گئے اور پٹ کر آئے۔ آدمی ہو کہ گھن چکر۔

گھن چکر: ۴ (بفتح اول) آتشبازی کا چکر جو آگ دینے سے خوب گردش کرتا ہے۔ اردو مذکر، رائج۔

کیوں پھیروں دن رات گرد اس طفل آتشباز کے
ہم جہاں پیدا مثال چرخ گھن چکر نہیں — شاد لکھنوی

گھن چکرہ: ۵ سورج مکھی کا پھول۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھن چکر میں آنا:۔ مصیبت میں پھنسنا، گردش میں آنا، گھبرا جانا، سٹپٹا جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گہن چھٹنا:۔ (بفتح اول و دوم) گہن کا اثر کم ہونا چاند یا سورج میں گہن کے بعد روشنی آنے لگنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بتاؤں تو ٹکا وہ چھوڑ دیں رنڈی کو خود لھبیا
تو اپنی بانہیں لٹ چھٹنے لگے جس دم گہن دھوتا جالفا — حب

گہن چھوٹنا:۔ (بفتح اول و دوم) چاند سورج کا گہن سے نکلنا۔ اردو صرف، رائج۔

حیرت ہے پیرہن اختر بخت سیاہ کو
کیونکر گہن سے چاند نکلتا ہے چھوٹ کر — جلال

گھنڈی:۔ (بضم اول) وہ تہ دو جیب جو کرتوں یا انگرکھوں کے تکمے میں لگا لیتے ہیں۔ اردو مونث، رائج۔

محل صرف۔ رات کو سر شام سے اتو چلاتے تھے۔ دروازوں میں بازو نہ چوکھٹ پٹوں میں

پٹے بازی، ہر دم کی کھٹ پٹ زنجیر پا بزنجیر
کنڈی گھس کے گھنڈی ہو گئے، قفل کے طالع سو
گئے، کنجی کھو گئی۔ (دلشاد سرور)

گھنڈی :۔ دھان کی دوبارہ پھوٹی ہوئی
جڑ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھنڈی :۔ پہنچی کا وہ حصہ جو گھنڈی کے
مثل ہوتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھنڈی :۔ (بضم اول) سر پستان کا
وہ حصہ جس سے بچہ دودھ پیتا ہے۔ کچ۔ اردو
عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عام طور سے گھنڈی کہتے ہیں۔

جوبن تھے بٹنیوں میں غضب کے بھنچے ہوئے
رکھتے قاسے اناردوں کے اوپر دھرے ہوئے

گھنڈی لگانا :۔ (بضم اول) گھنڈی کو تکمہ میں
لگانا۔ اردو، رائج۔

محل صرف۔ اگر کہا ہے کے چار ہے ہو بند باندھ
لے گھنڈی لگا تم بھول گئے۔ یہ ہر بات میں جلدی
کا نتیجہ ہے۔

گھنڈی والے :۔ خاص قسم کی پلٹن خاص
قسم کی فوج۔ اردو صرف، متروک۔

وہاں گھنڈی والوں کی پلٹن جو تھی
وہ سلطان کی شفقت سے اس کو ملی اختر

گھن سیام :۔ (س گھن۔ بادل۔ سیام
تاریک) ابر سیاہ، کالی گھٹا، مذکر، اہل ہنود
کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا تعلق
نہیں ہے۔

گھن سیام :۔ شری کرشن جی کا لقب۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ حضرات اہل ہنود کی زبان
ہے اور عام طور سے زبانوں پر گھنشیام ہے۔

گھن سیام :۔ سیاہ فام۔ کالے رنگ کا
صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گہن سے چھوٹنا :۔ گہن کا اثر دور ہونا
چاند سورج کا گہن سے نکلنا۔ اردو صرف، رائج

ہوتا ہے وہ خط عذارین
تمہیں گہن سے چھوٹتے ہیں لا اعلم

گہن سے نکلنا :۔ (بفتح اول و دوم) گہن
سے چھوٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

حیرت ہے میرے اختر بخت سیاہ کو
کیونکر گہن سے چاند نکلتا ہے چھوٹ کر بلالی

گھن کا :۔ گھنیان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے

گھن کا :۔ شاخ در شاخ اور سایہ دار درخت

ہے جوش پارہ پارہ دل ہر مژہ پہ یوں
لائے نکال کونپلیں جس طرح گھن کی شاخ ذوق
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے
یہ خالص دہلی کی زبان ہے۔

گھن کا سکہ :۔ (بفتح اول) سکہ رائج۔
اردو صرف، متروک۔

گھن کا سکہ ہے خط تقدیر رندوں کا مگر
نہ اور دانہ کہ جو نفرت ہے چلن کے نام سے رشک

گھن کا کھانا :۔ (بضم اول) گھن لگ جانا
اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

گو سلامت ہوں جب ظاہر ہیں یہ دل کے خطرات
رات دن گھن کی طرح میرے تئیں کھاتے ہیں درد

گھن کرنا :۔ (بکسر اول) نفرت کرنا، کراہت
کرنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ ہر انسان کے لئے دنیا میں کھانے
کی کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن سے فطرۃً طبیعت
گھن کرنے لگتی ہے۔

قول فیصل۔ گھن آنا زبانوں پر زیادہ ہے اسی
جگہ گھن کے ساتھ گھن کھانا بھی عورتیں بول
دیتی ہیں۔

گھن کی چوٹ :۔ بھاری ضرب، ضرب
شدید، سخت چوٹ، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھن کے روپے :۔ وہ روپے جو سکہ رائج
کے ہوں۔

ٹکسال والی اشرفی خانم کے سو روپے
گھن کے لگے ہیں تانبے کی بی پاندان میں جا لگا [?]
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس طرح نہیں بولتے بلکہ گھن کے
ساتھ نیے گھن کے زبانوں پر ہے۔

گھنگچی :۔ (بضم اول) سرخ رتی۔ ایک
قسم کا سرخ دانہ جس کا منہ سیاہ ہوتا ہے۔ پ، اسم
اردو مونث، قلیل الاستعمال۔

داغ رسوائی عذار یار سے لالہ ہوا
اس لالہ چمن کے سامنے گھنگچی کا منہ کالا ہوا مجرم [?]

گھنگرالے :۔ گھونگھر والے بال،
بل کھائے ہوئے بال۔ ہندی صفت دہلی کی
زبان (نور اللغات)

گھنگرج :۔ (بفتح اول) بجلی کی کڑک

زور کی کڑک) زور کا، وہ آواز جس میں شور و
غل ہو، بلند اور مہیب ۔ اردو عوام کی زبان
قلیل الاستعمال ۔

؎ نہ دے ساقی تو ایسے گھنگرج نالے کروں
چرخ مینائی زمیں پر گر کے چکنا چور ہو صبا

گھن گرج :۔ (بفتح اول) وزنی، بھاری
جیسے گھنگرج اعتراض ۔ اردو عوام کی زبان
قلیل الاستعمال ۔

؎ بلا تند گھنگرج پر شور
جس کے پینے سے نشہ ہو گھنگھور نظم طباطبائی

گھنگرو :۔ (بضم اول ضم پنجم واو معروف)
ایک قسم کے بجنے والے زیور کا نام اردو مذکر
رائج ۔
محل صرف ۔ چلنے میں شور خلخال بلند ہوتا،
ہر ایک گھنگرو سچائی کا دم بھرتا ۔
(طلسم ہوش ربا)

؎ پری زاد جو تو رقص کرے مستی میں
دانہ تاک ہر اک پاؤں میں گھنگرو ہو جائے تسلیم

گھنگرو :۔ (بالضم) چھوٹی گول بجنے والی
گھنٹیاں جو ناچنے کے وقت پاؤں میں باندھ لیتے
ہیں ۔ اردو مذکر قلیل الاستعمال ۔

؎ جان قالب میں نہ ٹھہری رقص جاناں دیکھ کر
مجھکو گھنگھرو اس کی سازش کا ہرا ہو گیا بحر

قول فیصل ۔ اس کی جمع گھنگھروؤں ہے ۔

؎ حاصل ہو لطف رقص بھی ہر چوکڑی کے ساتھ
سونے کے گھنگروؤں کے ہیں قابل ہرن کے پاؤں آتش

گھنگرو :۔ (بالضم) گلے کی وہ آواز جو جانکنی کے
وقت سانس کے اٹک کر نکلنے یا بلغم کے پھنس جانے
سے نکلتی ہے ۔ اردو، مذکر، رائج ۔

؎ جانکنی کے وقت مجھ کو دیکھنے آیا جو تو
شور گھنگرو سے ہوا پیدا مبارکباد کا بحر

قول فیصل ۔ قدیم زمانے میں گھنگرو بجنا بولتے تھے
جو اب متروک ہے ۔ اب گھنگرو بول رہا ہے بولتے
ہیں ۔

؎ امیدوار تھے فرصت نصیب اسی دن کے
بجایا موت نے گھنگرو تو شادیانہ ہوئے بحر

گھنگرو :۔ (بالضم) بچوں کے پاؤں کے
ایک زیور کا نام ۔ اردو مذکر، رائج ۔

؎ تیرے نقش کف پا گل نظر آتے ہیں مجھے
نغمہ بلبل کا کریں پاؤں کے گھنگرو پیدا بحر

گھنگھرو باندھنا :۔ (بالضم) ناچنے کی
تیاری کرنا، پاؤں میں گھنگرو باندھنا ۔ اردو، مذکر
رائج ۔

گھنگرو باندھنا :۔ ناچنے میں شاگرد ہونا
رقاصوں کی اصطلاح ۔ (نوراللغات)
قول فیصل ۔ گھنگرو بندھوانا اس محل پر بولتے
ہیں ۔

گھنگرو بجنا :۔ گھنگرو بولنا، جانکنی کے وقت
سانس کے اٹک کے نکلنے کی وجہ سے ایک خاص قسم
کی آواز پیدا ہونا ۔ اردو صرف، رائج ۔

؎ اے بحر قطع زیست ہوئی رنج کٹ گیا
گھنگرو بجا خدا نے سنائی صدائے عیش بحر

گھنگرو بند بھائی، گھنگر بند بھائی :۔
کنچن بچہ ناچنے گانے والے ایک دوسرے کو
آپس میں کہتے ہیں ۔ مذکر (نوراللغات)
قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر
نہیں ہے ۔

گھنگرو بولنا :۔ گھنگروؤں کا چھن چھن بولنا
اردو صرف، رائج ۔
قول فیصل ۔ صاحب سرمایہ زبان اردو حضرت
جلال کی تحقیق یہ ہے ۔
" یہی گھنگرو کا رقاصوں کے پاؤں میں ناچنے
کے وقت یا عورتوں کے خلخال یا جھانجن میں یا بچوں
کے پاؤں کے زیور میں چلنے کے وقت آواز دینا "
اس کی تائید فسانہ آزاد کی عبارت سے ہوتی ہے
" سفر کا حال سن کر گھنگرو بولے چھن، دل خراش
سینہ پاش پاش، زرد نیل کی روانی بھری
برسات میں طغیانی " (فسانہ آزاد)

گھنگرو بولنا :۔ (بالضم) جانکنی کے
وقت انسان کے گلے سے خاص آواز نکلنا، گھرا
لگنا ۔ اردو صرف، رائج ۔

؎ جانکنی کے وقت مجھ کو دیکھنے آیا جو تو
شور گھنگرو سے ہوا پیدا مبارکباد کا بحر

؎ گھنگرو دم نزع بولتا ہے
آواز جرس نے دی ہوا کوچ شاد

قول فیصل ۔ صاحب لغات النساء نے واو کے
اضافہ کے ساتھ یعنی گھونگرو بولنا لکھا ہے جو
دہلی کی زبان ہے " موت کے وقت خراٹے آنا
سانس اٹک اٹک کر نکلنا، بلغم کا حلق میں
بولنا "

گھنگرو سالدا ہونا :۔ سر سے پیر تک لدا
ہونا ۔ کثرت سے ہونا ۔ اردو صرف ۔ عوام اور
عورتوں کی زبان ۔

؎ یہ سوختہ آبلوں سے دیکھو
گھنگرو سا لدا ہوا کھڑا ہے لاعلم

قول فیصل ۔ اسی محل پر پر اثمار درخت کے
لئے گھنگروؤں کی طرح لدا ہونا بھی بولتے ہیں

جو قلیل الاستعمال ہے۔

لدے گھنگرووں کی طرح سے شجر
جھکے بار اثمار سے سر بسر (دلشم ہوشربا)

گھنگرو لگنا:- گھنگرو بولنا، نزع کے وقت گلے سے آواز پیدا ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

ناچ میں توڑا لیا تم نے تو دم ٹوٹا مرا
موت کا گھنگرو لگا پازیب کی چھم چھم کے ساتھ (قلق)

گھنگرو ہونا:- درخت یا شاخ کا پھلوں سے گھنگرو کی طرح لدا ہونا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

مژہ تر پہ یہ لخت جگری کی ہے بہار
پھولتی شاخ ہے جیسے کوئی گھنگرو ہو کر (شاد)

گھنگریا:- (سنسکرت میں گھگری۔ بالکسر و سکون نون غنہ و فتح چہارم و سکون پنجم) ایک قسم کا چھوٹا لہنگا جو بچے پہنتے ہیں۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بالفتح گھنگریا بولتے ہیں جو دیہاتیوں کی زبان ہے اور بچے نہیں پہنتے بلکہ لڑکیاں پہنتی ہیں۔

گھنگنی:- (بالضم اول) ابالا ہوا غلہ (بیشتر جیسے مٹر اور گیہوں کے لئے مستعمل ہے) جس کو پانی میں جوش دے کر نمک ملا کر کھاتے ہیں۔ ہندی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے گھنگنیاں جمع کے ساتھ بولتے ہیں جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

گھنگنیاں منہ میں بھر کر بیٹھنا:- (بالضم اول) خاموشی اختیار کرنا، چپ سادھنا۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

گھنگنیاں منہ میں بھرے بیٹھے ہو گونگے نہ بنو
رنج معلوم تو ہو اچھی بری بولو تو عاشق

قول فیصل۔ اب اس محل پر گم صم کے لڈو کھانا، زیادہ ہے۔

گھنگلنا:- دھویا جانا۔ صاف ہونا۔ اردو صرف متروک۔

گہنہ دھوتے ہیں آنسو شرم عصیاں سے جو روتا ہوں
کٹورے آنکھ کے رشک ندامت سے گھنگلتے ہیں (شاد لکھنوی)

گھنگور گھٹا:- بفتح اول و ضم چہارم (واؤ مجہول) گہرا بادل، ڈراؤنی اور نہایت گہری گھٹا۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ ساون کے مہینے میں جب گھنگور گھٹا چھاتی ہے اور موسلا دھار پانی برستا ہے تو زندگی کا لطف آجاتا ہے۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر گھنگھور ہے۔

گھنگولنا:- ۱ (بفتح اول و واؤ مجہول) کسی رقیق چیز یا پانی میں ہاتھ ڈال کر ہلانا، گدلا کرنا۔ اردو عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ پتیلے میں پانی بھرا تھا تمہارے لڑکے نے ہاتھ ڈال کر گھنگول دیا۔ تمام پانی نجس ہو گیا۔

گھنگولنا:- ۲ گھولنا، خوب ہلانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھنگولنا:- ۳ (بفتح اول) چھری چاقو وغیرہ پیٹ میں مار کے ہاتھ کو گھما دینا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ کل رات کو ایک بدمعاش نے ہمارے صاحب کے پیٹ میں چاقو گھنگول دیا۔

گھنگولنا:- ۴ (کنایۃً) الٹ پلٹ کرنا، سامان بے ترتیب کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ کیسی بدسلیقہ لڑکی ہے جب سے آئی ہے میری ایک ایک ہنڈیا کو گھنگولا کرتی ہے۔ سارا سامان الٹ پلٹ کر دیتی ہے۔

گھنگھنانا:- وہ آواز دینا جو پہیے یا چرخی چلنے یا چکر کھانے سے ہوتی ہے ہندی (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھنگور اندھیرا:- بہت زیادہ تاریکی، بہت گہرا اندھیرا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہم نے گھنگور اندھیروں میں گزاری ہے حیات
ہم بھی اب حسرت دیدار سحر رکھتے ہیں (اعظم)

گھنگور گھٹا:- نہایت گہری گھٹا، کالی اور مہیب گھٹا، بہت چھائی ہوئی گھٹا۔ ابر مطیر، بہت برسنے والی گھٹا۔ اردو صرف۔ غیر فصیح، رائج۔

آگ برسے تو نہیں جائے عجب فرقت میں
ہے یہ دود دل سوزاں نہیں گھنگور گھٹا (ناسخ)

قول فیصل۔ بصورت جمع گھنگور گھٹائیں بھی مستعمل ہے۔

اف یہ گھنگور گھٹائیں یہ امنگیں دل کی
ہائے یہ جوش جوانی یہ تقاضائے بہار (ناصری / مہدی حسین)

گھنگور گھٹا آنا:- نہایت گہری گھٹا آنا۔ خوب گھٹا چھانا، گھر کے بادل آنا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

کیا بلا جھوم کے گھنگور گھٹا آئی ہے
ہائے اس وقت مرا گیسوؤں والا نہ ہوا (امیر مینائی)

قول فیصل۔ بصورت جمع گھنگور گھٹائیں آنا بھی رائج و مستعمل ہے۔

سیکڑوں مژدہ کہ گھنگھور گھٹائیں آئیں
ہم پہ رحمت ہوئی توبہ پہ بلائیں آئیں   داغ

گھنگھور گھٹا چھانا :۔ خوب گھر کے بادل آنا
گہرے بادل چھانا، خوب گھٹا چھانا۔ اردو صرف
غیر فصیح، رائج۔

اے فلک پھر میں گھنگھور گھٹا چھائی ہے
دامن ابر بھی میرا ہی گریباں ہوتا   داغ

گھنگھور لڑائی :۔ محاربۂ عظیم، بڑی
بھاری لڑائی۔ جیسے بڑی گھنگھور لڑائی ہوئی
صفوں کی صفائی ہوئی، لکھنؤ کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھنگھور نشہ :۔ (بفتح اول) تیز نشہ
بھرا نشہ، اردو صرف قریب بمتروک۔

مے پا تعد کن گرچہ پر تشدد ہے
جن کے پینے سے نشہ ہو گھنگھور   نظم طباطبائی

گھن لگنا :۔ ۱۔ (بضم اول) لکڑی یا غلے میں گھن
پیدا ہو جانا۔ گھن کا لکڑی یا غلے کو کھا جانا۔ اردو
عوام کی زبان

گھن لگا اس کو کچھ ایسا کہ طرح لے کے ہوا
اندر اندر ہے مرا نخل تمنا خالی   مصحفی

گھن لگنا :۔ ۲۔ (بضم اول) کنایۃً فکر اور غم جانی
سی آدمی کو لاحق ہو جانا۔ روگ لگ جانا۔ اردو
محاورہ قلیل الاستعمال۔

سراپا غم سے چھلنی ہو رہا ہوں
غضب کا گھن لگا ہے استخواں میں   شاد لکھنوی

گہن لگنا :۔ (بفتح اول و دوم) کسوف یا خسوف
ہونا۔ چاند سورج کا گہن میں آنا۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔

خط رخ پہ تیرے آنے لگا ظہر گھبدن لگا
ہوں کیوں نہ خورد دانۂ مہ کو گہن لگا   ظفر

قول فیصل۔ عام طور سے جب سورج یا چاند گہن
میں ہوتا ہے تو کھانا پینا ترک کر دیتے ہیں۔ اور
اپنے اپنے مذہب کے طریقے سے خدا کو یاد کرنے
لگتے ہیں۔

گہن لگنا :۔ (کنایۃً) عیب لگنا۔ دھبا لگنا
بدنام ہونا، رسوائی ہونا۔ اردو صرف متروک۔

یا فلک میں لگ چلا ہے چاند کی صورت گہن
یا زحل کے شکل کالا ہو چلا ہے آسماں
قلق

گھن مارنا :۔ (بفتح اول) ضرب لگانا، اردو
صرف قریب بمتروک۔

حسن کے بیٹھے ہوئے ہیں فضل خدا سے اپنے
سر اٹھنے دیا دشمن کا وہ گھن مارے رہے
رند

گھن مارنا :۔ بڑی رقم مارنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گہن میں آنا :۔ ۱۔ کسوف یا خسوف میں آنا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

کبھی اس چاند سے چہرے پہ نہ ہو خط کی نمود
یا الٰہی نہ گہن میں مہ کامل آئے
امیر مینائی

گہن میں آنا :۔ ۲۔ آدمی یا حیوان کے
کسی عضو کا ٹیڑھا یا ناقص پیدا ہونا
عوام کا خیال ہے کہ پیدائش کے وقت یا
ایام حمل میں گہن پڑے اور اس کا اثر اگر
زچہ پہ ہو تو بچے کے کسی نہ کسی عضو میں فرق
آجاتا ہے۔   (نور اللغات)

قول فیصل۔ ایسے عضو کے لئے گہن میں آنا
نہیں بولتے بلکہ گہنانا بولتے ہیں۔

گھنونا :۔ بکسر اول فتح سوم جس سے کراہت
آئے، میلا، کثیف۔ اردو، عورتوں کی زبان
محل صرف۔ میں نے بارہا دیکھا کہ تمہارا لڑکا
پیشاب کر کے اپنے ہاتھ پیشاب میں بھر لیتا
ہے اور کپڑوں میں لگا لیتا ہے بڑا گھنونا لڑکا
ہے۔

قول فیصل۔ لڑکی کے لئے گھنونی بولتے ہیں۔

گھنوناپن :۔ مکروہ باتیں کرنا، گھن والی باتیں کرنا
اردو صرف عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ اس کی کوشش کرو کہ تمہارے لڑکے
میں گھنونے پن کی جو عادت ہے جاتی رہے۔

قول فیصل۔ اسی محل پہ گھنونا پن بھی بولتی
ہیں۔

گھنونا کرنا :۔ کسی چیز کو مکروہ کر دینا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس طرح عام طور سے زبانوں
پر نہیں ہے۔

گو نہیں چھپی بھی :۔ ایک مثل ہے مشہور
کہ کسی کی ذلت قابل اور رسوائی خفیف کے
محل پر اسے بولتے ہیں۔ (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پہ
"گو نہیں، چھپی چھپی ہے۔"

گھنی :۔ (بفتح اول) وہ داڑھی جس میں
قریب قریب اور کثرت سے بال ہوں، اردو
مؤنث، رائج۔
محل صرف۔ ایک صاحب وضع دنیا سے نرالے
پتلون خاکی جاکٹ کالی کوٹ پیلا ڈیں گرتا

ڈھیلا گھنی ڈاڑھی خرگوش کی جھاڑی ہاف بوٹ پہنے کھٹ پٹ کرتے چلے جاتے ہیں (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ بالوں کے لئے گھنے بال زبانوں پر ہے۔ گھنی گھنا کی تانیث ہے۔

گہنے :- (بفتح اول) بہت سے زیور، زیورات۔ اردو، مذکر، رائج۔

گہنی :- وہ گائے جو چاند گہن کے وقت پیدا ہو اور اس کے بدن میں کوئی نقص ہو۔ ہندی، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گھنیانا :- (بکسر اول) کسی کریہ چیز سے طبیعت کا گھن کھانا، گندی چیز سے نفرت کرنا، کراہت کرنا۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

گھنیائی :- وہ چیز جس سے گھن معلوم ہو۔ صفت، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گہنے پاتے سے درست ہونا :- کافی زیور پاس ہونا۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ یعنی نام تھا۔ گہنے پاتے سے درست تھی۔ (امراؤ جان ادا)

گھنی چھاؤں :- گنجان سایہ جس میں دھوپ نہ چھنے، گہرا سایہ۔ اردو مونث رائج

بیٹھ جاتا ہوں جہاں چھاؤں گھنی ہوتی ہے
ہائے کیا چیز غریب الوطنی ہوتی ہے (آتش)

گھنیرا :- گھنا، چھتنار، بہت گھنا درخت۔ اردو مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ مونث کے لئے گھنیری بہت کم سے ساتھ زبانوں پر ہے۔

وال یہ گلرو ہو جہاں چھاؤں گھنیری ہووے
عمر بھر گر انھیں دیکھیں تو نہ سیری ہووے
(میر انیس)

گھنی سادھنا :- جان کر خاموش ہو جانا دیدہ و دانستہ جواب نہ دینا۔ مکاری کرنا۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گہنے کا تار باقی نہیں :- کسی قسم کا کوئی زیور باقی نہیں۔ اردو مقولہ۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ رہنے کی محلسرا تک گروی پڑی ہے بیگم صاحبہ کے پاس گہنے کا تار باقی نہیں۔

گھنی گھسی :- میگری عورت، کپڑے رکھنے والی۔ ہندی صفت مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں لیتیں۔

گہنے میں لدا ہونا :- کثرت سے زیور پہنے ہوئے ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان

محل صرف۔ کئی سو پریزاد قامت ان کے باغ دلبری کے شمشاد لباس جواہر دوز زیب تن کئے جواہر کے دریا میں غوطہ مارے گہنے میں لدی حسن میں بہ از ماہ و مشتری۔ (طلسم ہوشربا)

گھنی ہونا :- (بضم اول) جس میں گھن لگا ہو۔ گھن لگی ہونا۔ اردو مونث، رائج

جو سمیتی تھے متاع خوبی وہ مرتے پر ہوئے یہ مٹی
نہ کوئی عضو بدن ہے باقی نہ کوئی ہڈی سڑی گھنی ہے
(شاد)

گہوا :- موچنا چمٹا۔ ہندی مذکر۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گہوارہ :- (بفتح اول) ہنڈولا، بچوں کے سلانے یا بہلانے کا جھولا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

مگر وہ آنسوؤں کے قطرے گردش جیا ہے گردوں
مری ہر آنکھ گہوارہ بنی طفلان توام کا
(ببر)

قول فیصل۔ اس معنی میں گاہوارہ بھی ہے یہ بھی فصیح ہے۔

گرے تڑپ کے تو سمجھی میں اس اشارے سے
پلے وداع یہ آئے ہیں گاہوارے سے
(اوج)

گہوارہ :- (مجازاً) وہ چارپائی جس پر محراب نما لکڑیاں باندھ کر عورتوں کا جنازہ لے جاتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ اہل سنت کی اصطلاح ہے اہل لکھنؤ اس محل پر تابوت ہی بولتے ہیں

دیکھ طفلی میں بھی گہوارہ تو کر تابوت یاد
چاہیے آغاز میں رکھنا خیال انجام کا
(وزیر)

گہواں رنگ :- گندمی رنگ۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تمہاری شادی جہاں ہو رہی ہے میں نے اس لڑکی کو دیکھا ہے۔ قبول صورت ہے گہواں رنگ ہے تمہارا جوڑ ٹھیک ہے کر لو۔

گھوا :- ایک کیڑے کا نام جو پانی کے کنارے رہتا ہے۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گھوا :- پھوئی، سرکنڈے کے اوپر کا پھول جو روئی کے مانند ہوتا ہے۔ گل مدار گل سینبل میں بھی گھوا ہوتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گھوپا مارنا :- ڈوپٹہ یا چادر سے سر اور منہ کو ڈھانک لینا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

گھوپنا :- بھونکنا۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

کر کے مژگاں چشم ستمگر آکے جگر میں گھوپ چلی
آہ کی ہمدم سالقہ ادھر سے جگہ کو اپنے دھوپ چلی
حافظ غلام رسول شوق

گھوٹ :- گھوٹنے کا فعل، گھوٹنا، پالش ہندی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو لغت سے اس کا تعلق نہیں ہے۔

گھوٹا :- کاغذ گھوٹنے کا مہرا، صاف یا چمکیلا بنانے کا اوزار۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھوٹنا :- استرے سے سر یا ڈاڑھی کی صفائی چار ابرو کا صفایا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گھونٹ حلق میں اٹکنا :- پانی یا شراب وغیرہ کا گھونٹ حلق میں رک کر اترنا۔ اردو صرف، غیر فصیح رائج۔

گریبوں کا فرقت ساقی میں میں بھولے سے شراب
گھونٹ اگر ... اٹکا جائے گا

گھوٹنا :- (بضم اول واو مجہول) حل کرنا، باریک کرنا، اردو، رائج۔

محل صرف۔ تم نے بڑا غضب کیا کھڑی سور کی دال دم کھا گئی تھی تم نے گھوٹی نہیں بگھار دی

گھوٹنا :-٢ (بضم اول واو مجہول) کسی چیز سے رگڑ کے چکنا کرنا۔ اردو، رائج

محل صرف۔ نہیں چاہیے تھا کہ کوڑی سے کاغذ کو اچھی طرح گھوٹ کو پھر لکھائی لکھو تم نے ایسا نہیں کیا غلطی کی۔

گھوٹنا :-٣ رٹنا، بار بار پڑھنا اردو عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تمہارا ذہن خراب ہے۔ جب تک کہ کلام پاک کے سورتوں کو گھوٹو گے نہیں یاد نہیں ہوں گے۔

گھونٹنا :-٤ (بضم اول واو معروف) دبانا گلا گھونٹنا۔ اردو، رائج۔

محل صرف۔ غریب کا ڈاکو نے اس زور سے گلا گھونٹا کہ آنکھیں نکل پڑیں غریب مر گیا۔

گھور :- غلاظت، میل، چرک سنسکرت مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا تعلق نہیں۔

گھور :- بھیانک، خوفناک، ڈراونا صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھور :-٣ گہرا رنگ، بیشتر گھوڑے

اور کبھی کبھی کے رنگ کے لئے مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے

گھورنا :- (بضم اول واؤ معروف) غور کی نظر سے دیکھنا۔ اردو، متروک۔

میں تو دیکھوں ہوں تمہارے منہ کو تم غصہ کی لیا
تم کبھی رہتے ہو اکثر محلوں میں گھور کیا

قول فیصل۔ تنہا گھور نہیں بولتے، گھورنا یا گھور کے دیکھنا زبانوں پر ہے۔

گھورا :-١ (بالفتح) وہ سایہ دار مقام جو چرنے والے جانوروں کے واسطے بناتے ہیں ہندی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھورا :- (بضم اول واؤ معروف) وہ جگہ جہاں کوڑا کرکٹ پھینکا جائے کھتا گوبر کا ڈھیر۔ خشک اپلوں کے انبار کو بھی گھورا کہتے ہیں۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ گوبر کے ڈھیر اور خشک اپلوں کے انبار کو اہل لکھنؤ گھورا نہیں کہتے جہاں کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا ہے اسے عوام گھورا کہتے ہیں۔ یہ لفظ غیر فصیح ہے۔

خط نکلنے سے بھی رخسار جاناں کی صفا
تختۂ گلزار جنت میں بھی گھورا ہو گیا جان

گھورا :-٢ میلا، چرک، گوہ وغیرہ جو خاکروب صاف کرتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گھورا :-٣ کوڑا (نور اللغات)

قول فیصل۔ کوڑے کو گھورا نہیں کہتے جہاں کوڑا جمع ہوتا ہے اس کو عوام گھورا کہتے ہیں۔

گھورا گھاری:- دید بازی، نظر بازی، ایک کا دوسرے کو محبت کی نظر سے دیکھنا۔ اردو مونث، عورتوں کی زبان۔

گھورا گھاری کی نہیں یاں تو فرشتوں کو خبر
رکھتا ہے دیدہ و دانستہ بھی تہمت مجھ پہ امانت

گھور اندھیرا:- رات کی تاریکی۔
(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ ممکن ہے قدیم زمانے میں یہ بولتے ہوں موجودہ دور میں یہ صرف متروک ہے۔

گھور کے دیکھنا:- (بضم اول واؤ معروف) غور کی نظر سے دیکھنا، گہری نظر سے دیکھنا۔ اردو صرف غیر فصیح رائج۔

محل صرف۔ منشا نے خوجی کا ہاتھ چوم لیا اللہ اللہ اب کیا پوچھنا ہے اب تو دماغ عرش بریں پر ہے۔ مزاج ہی نہیں ملتا کھلے جاتے ہیں۔ اکڑے اور آزاد کی طرف گھور کے دیکھا کیا کہوں استاد سچ کہتا ہوں کیسے جوان رعنا ہیں
(فسانہ آزاد)

گھورا گھاری:- بغور دیکھنا، ٹکٹکی باندھ کے دیکھنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

آنکھوں کی راہ آج وہ دل میں سماتے ہیں
دل کھول کر تو قدر انھیں گھورا گھاری قدر

گھور گھور کر دیکھنا:- نظر تند سے دیکھنا غور سے دیکھنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان

محل صرف۔ کل مشاعرہ میں ایک شخص بجائے غزل پڑھنے کے تالیاں بجانے لگا۔ تمام شاعر کے لوگ اسے گھور گھور کے دیکھنے لگے۔

قول فیصل۔ زیادہ تر اس محل پر صرف گھور کے دیکھنا بولتے ہیں۔

گھورم گھارا:- (بضم واؤ معروف) گھورا گھاری، بہت غور سے دیکھنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

گھورنا:- تاکنا، ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا تیز نگاہ سے کسی کو دیکھنا بہ نظر فساد و جنگ یا بہ نظر محبت۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

وہ قہر کی نگہ سے جب ہم کو گھورتے ہیں
لے لے کے ہچکیاں ہم کیا کیا بسورتے ہیں داغ

محل صرف۔ اور میر انشاء اللہ خاں بچارے میر ماشاء اللہ خاں کے بیٹے آگے پرے زادے تھے ہم بھی گھورنے کو جاتے تھے اب چند روز سے شاعر بن گئے ہیں۔ (دریائے لطافت)

گھورہی:- آگھوری۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

گھورے کے دن پھرنا:- برے دن جاکے اچھے دن آنا۔ اردو مثل۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

پھرتے ہیں گھورے کے دن بھی یہ مثل جھوٹ نہیں
وہ ٹھکانے لگے جن کو نہ ٹھکانا تھا کہیں
سعادت خاں ناصر

قول فیصل۔ کبھی گھورے کے بھی دن پھرتے ہیں۔ بھی زبانوں پر ہے۔

جانے میخانہ ہی ہے مسجد
کبھی گھورے کے بھی دن پھرتے ہیں امیر مینائی

گھوڑا:- (بضم اول واؤ مجہول) اسپ سمند، مرکب، اردو، مذکر فصیح، رائج۔

پانی پیے کس طرح علمدار کا گھوڑا
پیاسا ہے ابھی سید ابرار کا گھوڑا انیس

گھوڑا:-۲ (بضم اول واؤ مجہول) شطرنج کے ایک مہرے کا نام۔ اردو مذکر، شطرنج کھیلنے والوں کی اصطلاح۔

گھوڑا:-۳ (بضم اول واؤ مجہول) بندوق کا کتا وہ چھٹی یا بندوق کی وہ کل جس کے دبانے سے بندوق چلتی ہے۔ بندوق کا توتا۔ اردو مذکر رائج۔

چڑھوا رہے ہیں چاہ میں چپکے ہیں دل کے داغ
یارب چراغ پا نہ ہو گھوڑا تفنگ کا رشک

گھوڑا اٹھانا:- گھوڑا دوڑانا، گھوڑا بھگانا اردو صرف قلیل الاستعمال

خامہ سے کام لیجئے ہنگام فکر شعر
میدان کارزار میں گھوڑا اٹھائیے آتش

گھوڑا اڑانا:- گھوڑے کو سرپٹ دوڑانا اردو صرف، قلیل الاستعمال

دو کی تمام فوج نے اک تشنہ لب کی راہ
گھوڑا اڑا کے بیچ میں آیا وہ رشک ماہ انیس

گھوڑا اڑنا:- گھوڑے کا جگہ سے نہ سرکنا اور سرکشی کرنا۔ اردو صرف، رائج۔

محل صرف۔ تم نے امیر خسرو کا یہ دو سخنہ سنا ہے۔ پان سڑا کیوں، گھوڑا اڑا کیوں۔ جواب، پھیرا نہ تھا۔

گھوڑا اکلانگنا:- نئے گھوڑے پر پہلی مرتبہ سواری کرنا۔ دلی کی زبان۔ (نور اللغات)

گھوڑا الٹنا:- گھوڑے کا الف ہو کر پلٹ جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہجر میں ابلق ایام بھی کاوش پہ سوار
بارہا میری سواری میں یہ گھوڑا الٹا رشک

گھوڑا بڑھانا:- گھوڑا اٹھانا، گھوڑے کو آگے کی طرف بڑھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ایک پرخون دلاور نے اٹھایا گھوڑا
ایک شاہی پہ محمد نے بڑھایا گھوڑا　　انیسؔ

گھوڑا بڑھ جانا:- گھوڑے کا سبقت لیجانا اردو۔ قلیل الاستعمال۔

ع ابلق ایام سے قاتل کا گھوڑا بڑھ گیا رشکؔ

گھوڑا بکھر جانا:- گھوڑے کا بند بند تھک کر جکڑ جانا۔ (چابک سواروں کی اصطلاح)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھوڑا پالانا:- گھوڑے پر کاٹھی یا زین وغیرہ رکھنا۔ دہلی کی زبان۔　　(نور اللغات)

گھوڑا پاٹے پر چڑھانا:- بندوق کے گھنے کو پٹاخے پر زور ڈالنے کے لئے اٹھانا۔ ٹوپی پر ڈالنا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھوڑا پھیرنا:- گھوڑے کو دوسری طرف موڑنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سوار نے گھوڑا پھیرا اور دوسری گردش میں جاکر پھر یہی سوال کیا۔　　(فسانہ آزاد)

گھوڑا پھینکنا:- گھوڑے کو کسی چیز کے پیچھے دوڑانا، گھوڑا ڈالنا۔ اردو صرف، متروک۔

ع پھینکے ہوئے گھوڑوں کو چلے آتے ہیں اسوار انیسؔ

محل صرف۔ ایک جوان سے پرکیا دیکھتے ہیں ایک جوان لمبا نازنین گھوڑا پھینکتا چلا آتا ہے۔
(فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں اس کا صرف تھا فصحا اس وقت بھی اس کے استعمال سے احتیاط کرتے تھے اس دور میں بھی کوئی نہیں بولتا۔

گھوڑا چراغ پا ہونا:- گھوڑے کا بگڑنا۔ اردو صرف، متروک

چڑھ ہوا رہے ہیں چاپ چکتے ہیں دل کے داغ
یارب چراغ پا نہ ہو گھوڑا تفنگ کا　　نسیمؔ

گھوڑا چڑھانا:- بندوق کی چاپ کو ٹوپی پر بندوق داغنے کے لئے چڑھانا۔ اردو صرف، رائج۔

گھوڑا چمکانا:- گھوڑے کو تیز دوڑانا اردو صرف، متروک۔

چمکاتے ہی جاتا ہے زمیں سے جو فلک پر
سب کہتے ہیں خورشید درخشاں ہے یہ گھوڑا　ناسخؔ

قول فیصل۔ گھوڑے کا چمکنا زبانوں پر ہے لیکن گھوڑے کے لئے عیب سمجھا جاتا ہے۔

گھوڑا چھوڑنا:- ۱۔ گھوڑے کو گھوڑی پر بچہ کشی کے لئے چھوڑنا۔　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

گھوڑا چھوڑنا:- ۲۔ گھوڑا دوڑانا
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھوڑا چھوڑنا:- ۳۔ گھوڑے کو اس کی مرضی پر چھوڑنا۔　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھوڑا چھوڑنا:- ۴۔ جتے ہوئے گھوڑے کو گاڑی سے نکالنا۔　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھوڑا چھوڑنا:- گھوڑے کو چرنے کے لئے کھلا چھوڑنا۔　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ گھوڑا چھوڑنا بول کے یہ معنی کوئی مراد نہیں لیتا۔

گھوڑا چھیڑنا:- گھوڑے کو ایڑ دینا گھوڑے کو ایڑ دے کر بڑھانا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

گھوڑا داغ ہونا:- زمانہ شاہی میں جو زمرۂ سواران میں نوکر ہوتا تھا اس کے گھوڑے کو داغ دیتے تھے لہذا مراد ہے سواروں میں نوکری پاتے ہیں۔

چہرے کو اپنے سواروں میں لکھا چکے ہیں
سالہا داغ ابلق ایام سا توسن رہا آتشؔ
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

گھوڑا دانے یا گھاس سے آشنائی کرے گا تو کھائے گا کیا:-　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ جب کوئی شخص کام کرتا ہے یا محنت مزدوری کرتا ہے اور اجرت لینا پسند نہیں کرتا ہے تو کہتے ہیں میاں اجرت لے لو۔ گھوڑا گھاس سے آشنائی کرے گا تو کھائے گا کیا۔ عام طور سے اہل لکھنؤ دانہ گھاس نہیں بولتے بلکہ گھوڑا گھاس سے بولتے ہیں۔

گھوڑا دوڑانا:- گھوڑے کو بہت دوڑانا۔ تیز چلانا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شیخ مرحوم اتحاد طبعی کے سبب سے اکثر ساتھ رہتے تھے اور مشق کے میدان میں ساتھ ہی گھوڑے دوڑاتے تھے۔
(مقدمہ دیوان ذوقؔ)

گھوڑا دینا:- اسپ نر کو مادیان پر چھوڑنا۔　　(نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

گھوڑا ڈالنا :- گھوڑے کو سرپٹ دوڑانا، گھوڑے کو اس کی مرضی پر چھوڑ دینا اردو صرف، فصیح، رائج -

رخش اڑاتا ہوا ٹاپوں سے غبار آتا ہے
دو میں ڈالے ہوئے گھوڑے کو سوار آتا ہے تعشق

گھوڑا ڈالنا :- گھوڑے کو کسی کے پیچھے دوڑانا - اردو صرف، قلیل الاستعمال

گھوڑا ران کے نیچے ہونا :- گھوڑے کی سواری ہونا - اردو صرف، فصیح، رائج -

رکھتا ہے قدم عجز سے اب چرخ بریں پر
سلطان جہاں کے جو تہ ران ہے گھوڑا ناسخ

گھوڑا کدانا :- گھوڑے کو اس طرح چلانا کہ وہ اچھلتا ہوا چلے - اردو، صرف، قلیل الاستعمال -

وہ سامنے سے جو گھوڑا کداتے آتے ہیں
ہمارا مزرع ہستی نہ پائمال کریں صبا

گھوڑا کڑکڑانا :- گھوڑے کو بہت تیز بھگانا - اردو صرف، متروک -

محل صرف - ہم نے اسی درجہ طوطا چشمی کی کہ پشت زین پہ بمدد احباب آئے اور گھوڑے کو کڑکڑا دیا - (طلسم ہوشربا)

گھوڑا کسنا :- گھوڑے کو زین اور لگام سے آراستہ کرنا - (نور اللغات)

قول فیصل - اب یہ صرف قریب بمتروک ہے -

محل صرف - انھوں نے گھوڑا کسا اور سب اسپکٹر کے ساتھ تھانے چلے - (فسانہ آزاد)

گھوڑا گدگدانا :- گھوڑے کو ایڑ لگا کر تیز دوڑانا اردو صرف، گھوڑے سواروں کی اصطلاح -

گھوڑا گھاس سے آشنائی کرے تو کھائے کیا / کھو کا مرے :- مبالغے کی جگہ مروت برتنے سے نفع نہیں ہوتا کوئی شخص اگر اپنے کام کے نفع کی کچھ پرواہ نہ کرے تو گزارہ ناممکن ہو - مثل (نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ میں اس محل پر کہتے ہیں گھوڑا گھاس سے آشنائی کرے تو کھائے کیا - اور یوں بھی کہتے ہیں گھوڑا گھاس سے آشنائی کرے گا تو کھائے گا کیا -

گھوڑا گھر سال ہی میں قیمت پاتا ہے :- ہر چیز اپنی ہی جگہ قابل قدر ہوتی ہے - (نور اللغات)

قول فیصل - [illegible] نہیں بولتے -

گھوڑا مارنا :- گھوڑا بھگانا، گھوڑے کو ایڑ لگانا - اردو صرف، دہلی کی زبان -

محل صرف - گھوڑا مارے چلا جاتا تھا جو کھونڈ (ٹھوکر) کی باڑھ سامنے آئی گھوڑا جھجکا - (دربار اکبری)

گھوڑا نکالنا :- گھوڑے کو گاڑی کے واسطے سدھانا - گھوڑے کو سواری کے قابل بنانا - اردو صرف، سلوتریوں کی اصطلاح

گھوڑا نکالنا :- گھوڑے کو آگے بڑھانا گھوڑا بڑھانا - اردو صرف، رائج -

گھوڑا نکالنا :- ایام محرم میں اہل تشیع کا دلدل نکالنا - (نور اللغات)

قول فیصل - شیعہ گھوڑا نکالنا کی جگہ دلدل نکالنا ہی بولتے ہیں -

گھوڑ چڑھا :- (واؤ غیر ملفوظ کے ساتھ) جو گھوڑے پر خوب بیٹھتا ہو - (از سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل - اب کوئی نہیں بولتا -

گھوڑ چڑھی :- وہ تفنگ جس کو گھوڑے پر سوار ہو کر چھوڑیں اور وہ توپ جسکو گھوڑے گاڑی پر چڑھا کر میدان جنگ میں لے جائیں - (سرمایہ زبان اردو)

قول فیصل - اب یہ بھی متروک ہے -

گھوڑ دوڑ :- (واو اول غیر ملفوظ) گھوڑوں کی دوڑ، ریس - اردو صرف، عوام کی زبان -

قول فیصل - دو آدمیوں کا دو گھوڑے دوڑانا، شرط باندھ کر یعنی بازی بد کر جس کا گھوڑا (پیش قدمی کر کے آگے نکل جاتا ہے وہی جیتتا ہے اور اس مقام کو بھی کہتے ہیں جہاں گھوڑوں کو بازی بد کر دوڑاتے ہیں

گھوڑ دوڑ میں بڑھا جو مرے شہسوار سے
کوڑیں پڑیں گے ابلق لیل و نہار پر منیر

محل صرف - کل دوستوں کے کہنے سے گھوڑ دوڑ گیا اور ایک گھوڑے پر پانچ سو روپیہ لگائے - ہر گیا سر پیٹتا ہوا چلا آیا -

گھوڑوں راج بیل اناج :- فوج سے حکومت قائم رہتی ہے اور کھیتی سے اناج پیدا ہوتا ہے اور رعایا کی پرورش ہوتی ہے - (فرہنگ اثر)

قول فیصل - اب شاید ہی کوئی بولتا ہو -

گھوڑوں کو گھر کتنی دور :- گھوڑوں کے آگے مسافت اور فاصلہ کچھ چیز نہیں، کام کرنے والے کے لیے سب آسان ہے مثل (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے

گھوڑی :- گھوڑے کا مونث، مادہ اسپ اردو، مونث، رائج -

گھوڑی :- سوئیاں بنانے کا آلہ (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

گھوڑی :- وہ لکڑی جو تارکش گوسنے تار تنے رہنے کے لئے تار کے نیچے کھڑی کر دیتے ہیں - (نور اللغات)

قول فیصل - یہ تارکشوں کی خاص اصطلاح ہے -

گھوڑی: (ہ) کپڑا ڈالنے کی چوبی تپائی۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھوڑی (ہ) بچوں کے ایک کھیل کا نام۔ یعنی جس کی پیٹھ پر چڑھ لیں اسے گھوڑی کہتے ہیں۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب شاید ہی بچے یہ کھیل کھیلتے ہوں۔

گھوڑی (ہ) بانس کی بیچ سے چری ہوئی لکڑی جس سے ختنے کے وقت آگے کی کھال کھینچ کر اس سے دبا کر کاٹتے ہیں۔ اردو، مونث۔ حجاموں اور ختنہ کرنے والوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اس کا صرف چڑھانا کے ساتھ ہے۔

گھوڑے: — گھوڑا کی جمع — اردو، فصیح، رائج۔

ع گھوڑے باگوں پہ جو چھٹتے تھے تو گر پڑتے تھے
تعشق

گھوڑیا (ہ، غیر مذ) گھوڑے کی مادہ۔ چھوٹے قد کی گھوڑی۔ اردو دیہاتیوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ الو کی دم فاختہ حواس باختہ ٹینی مرغی کے برابر گھوڑیا سوار میٹھی پوئی جاتے تھے
(فسانۂ آزاد)

گھوڑیاں (ا) ایک قسم کا گیت جو عورتیں شادی بیاہ میں گایا کرتی ہیں۔ اردو۔ متروک۔

ادھر کا تو یہ رنگ تھا اور راگ
محل میں ادھر گھوڑیاں اور سہاگ — میر حسن

قول فیصل۔ مولف سرمایۂ زبان اردو نے بصورت واحد اس کا استعمال لکھا ہے جو اب کوئی نہیں بولتا۔

گھوڑے بیچ کر سونا: — بالکل فارغ، بے پروا اور مطمئن ہو کر سونا۔ بے فکری سے سونا۔ پاؤں پھیلا کر سونا۔ چین سے سونا۔ اردو، مثل، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ میاں آزاد نے کہا حضرت الیاس شل ہو گیا تھا کہ گھوڑے بیچ کر سویا اور اب تک سوتا ہی رہا۔ خیر بارے آپ اٹھے تو۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ حضرت بحر لکھنوی نے ذرا تغیر سے اس مثل کو نظم کیا ہے جو رائج نہیں۔

جب تھکی اس کی سواری دوڑ کر یوں سوئے ہم
جیسے سوداگر کو گھوڑے بیچ کر آتی ہے نیند
بحر

چونکہ گھوڑے کے تاجر کو گھوڑوں کی نگرانی میں دن رات پریشان رہنا پڑتا ہے اس لئے جب سب گھوڑے بک جاتے ہیں تو سکون ہو جاتا ہے اور چین سے نیند آتی ہے اسی مناسبت سے یہ مثل بولی جانے لگی۔

گھوڑے جوڑے کی خیر: — میاں بیوی اور سواری کا گھوڑا سلامت رہے۔ دعا۔ اردو، صرف دہلی کی زبان۔

جو چاہے تو مجھ سے ہنسوڑے کی خیر
تو لیوں دیکھ اس گھوڑے جوڑے کی خیر — الف [illegible]

گھوڑے چڑھائی: — بچوں کو ختنہ کے بعد جب صحت یاب ہو جاتے ہیں تو مسجد یا اور کسی متبرک مقام پر گھوڑے پر بٹھا کر لے جاتے ہیں۔ یہی لفظ ایک رسم کی صورت اختیار کر لی ہے۔ اردو، صرف مونث، رائج۔

قول فیصل۔ اب بچہ چاہے گھوڑے سے جائے یا کسی دوسری سواری سے یا پیدل گھوڑے چڑھائی ہی کہتے ہیں۔ قدیم زمانے میں چونکہ گھوڑے کا استعمال بہت تھا گھوڑے ہی سب بچے کو لے جاتے تھے اس لئے اس رسم کا یہی نام پڑا۔ دہلی میں اس جگہ گھوڑی چڑھنا مستعمل ہے۔

گھوڑی چڑھانا (ہ) بانس کی چری ہوئی کھپچی سے ختنے کے وقت آگے کی کھال کھینچ کر دبانا۔ اردو، صرف حجاموں کی اصطلاح۔

گھوڑی چڑھنا (ہ) مختون کا تندرست ہو کر کسی متبرک جگہ پر دھوم دھام سے شکریہ ادا کرنے جانا۔ سنت کی رسم ادا ہونا۔ دہلی کی عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اسے گھوڑے چڑھائی کہتے ہیں۔

گھوڑی چڑھنا (ہ) دولہا بننا۔ دولہا کا دلہن کے مکان پر جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں لکھنؤ میں گھوڑی چڑھنا نہیں گھوڑے چڑھنا کہتے ہیں۔ (یائے مجہول) یہ رسم مخصوص ہے ختنہ کے بعد لڑکے کے صحتیاب ہو کر مسجد یا درگاہ سلام کرنے جانے تک۔ رسم ختنہ کو لڑکی شادی کہتے ہیں۔ مولف تائید کرتا ہے۔

گھوڑے دوڑانا: — (کنایۃً) سعی بلیغ کرنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے
اقبال

گھوڑے سوار: — اسپ سوار۔ راکب۔ اردو صفت عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ صرف سوار بولا گیے گھوڑے سوار کبھی مراد لیتے ہیں۔

گھوڑے سوار:۔ کنایۃً جلد باز۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے البتہ اہل لکھنؤ بجائے گھوڑے پر سوار بولتے ہیں۔

گھوڑے سواری:۔ ران سواری، گھوڑے پر بیٹھنا۔ اردو مونث، عوام کی زبان

محل صرف۔ ہم کو نہیں معلوم تھا کہ آپ اتنی عمدہ گھوڑے سواری بھی کر لیتے ہیں اتنے شریر و سرکش گھوڑے کو قابو میں کرنا آپ ہی کا کام ہے۔

گھوڑے کو رویں ڈالنا:۔ گھوڑے کو مناسب رفتار سے جس میں کسی قدر تیزی شامل ہو منزل کی طرف لے جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

رخش اڑاتا ہوا ٹاپوں سے غبار آتا ہے
رو میں ڈالے ہوئے گھوڑے کو سوار آتا ہے (نفتوں)

گھوڑے کو لات اور آدمی کو بات
گھوڑے کو تنگ اور مرد کو بات
گھوڑے کو ٹانگ مرد کو بانگ

نادان کو مار پیٹ مگر سمجھدار کو اشارہ ہی کافی ہے جیسے چالاک بنانے کے واسطے عاقل کو ایک اشارہ ہی کافی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بھلے گھوڑے کو ایک چابک شریف آدمی کو ایک بات کافی ہوتی ہے یہ عام طور سے زبانوں پر ہے۔ کسی کے ساتھ بھلے گھوڑے کو لات شریف کو بات بھی بولتے ہیں۔ گھوڑے کو تنگ اور مرد کو تنگ یا گھوڑے کو ٹانگ مرد کو بانگ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھوڑے کے پیٹ کی آواز:۔ وہ آواز جو گھوڑے کی رفتار میں اس کے پیٹ سے نکلتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص محاورہ نہیں ہے

گھوڑے کے دانت کی سیاہی:۔ دانتوں کی سیاہی جس سے گھوڑے کی عمر کی شناخت کرتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھوڑے کی دم بڑھے گی تو اپنی ہی مکھی اڑائے گا:۔ ہر شخص اپنی ترقی سے خود ہی فائدہ اٹھاتا ہے ہر ایک اپنا ہی بھلا چاہتا ہے۔ مثل (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھوڑے کی شادی کرنا:۔ گھوڑے کو بیچنا۔ چونکہ گھوڑے کی نسبت بیچنے کا لفظ برا سمجھتے ہیں اس وجہ سے شادی کرنا کہتے ہیں (چابک سواروں کی اصطلاح)

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھوڑے کی گردنی:۔ بالاپوش اسپ کو کہتے ہیں۔

وہ ماہ ہے تو کہ چاندنی سی
تیرے گھوڑے کی گردنی ہے ناسخ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ گردنی خود ایک مخصوص لغت ہے جس کے معنی گھوڑے کی گردنی کے ہوتے ہیں۔

گھوڑے گھوڑے لڑیں موچی کا زین ٹوٹے:۔ کرے کوئی بھرے کوئی زبردستوں کے جھگڑوں میں کمزور کا ناحق نقصان ہوتا ہے۔ اردو مثل، رائج۔

محل صرف۔ میں سچ کہوں جس وقت نواب نے حقہ مانگا اور گھورنے لگے میرا کلیجا دھک دھک کرنے لگا کہ ہے ہے اب کیا کروں۔ دو خوف تھے ایک یہ کہ اگر بیگم صاحب کو ذرا بھی شک ہوا تو کھرڑے کھرڑے نکلوا دینگی۔ دوسرا ڈر یہ تھا کہ مبادا نواب صاحب ہاتھ ڈال بیٹھے تو نواب اور بیگم میں ٹھن جائے گی اور گھوڑے گھوڑے لڑیں زین ٹوٹے موچی کا یہی مثل ہو۔ بیچ میں شامت میری آ جائے!

(سیر کہسار)

گھوڑے گئے گدھے کا راج آیا:۔ شریف گئے بے وقوف ان کی جگہ قائم مقام ہے مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھوس:۔ (بواو معروف) ایک قسم کا چوہے کی طرح کا جانور۔ اردو مونث، رائج

قول فیصل۔ زیادہ تر بنون غنہ گھونس زبان پر ہے۔

گھوس:۔ رشوت۔ اردو مونث، عوام کی زبان۔

چھپے شوق تمنا کے ہیں جاسوس
کھلائی ہم نے ہر کار دن کو گھوس (الف لیلیٰ منظوم)

قول فیصل۔ رشوت لینے کے معنوں میں کسی کے ساتھ گھوس خوری بھی زبانوں پر ہے اور گھوس کھانا بھی اسی جگہ مستعمل ہے گھوس لینا گھوس دینا اس کے صرف ہیں۔

گھوس دان:۔ وہ دان جس سے ...

پکارتے ہیں۔ مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گھوسن :- (بواؤ مجہول و فتح چہارم)
مسلمان گوالن، مسلمان دودھ بیچنے والی عورت
مسلمان دودھ والی - اردو، مونث - عوام
کی زبان۔

محل صرف۔ سوال۔ عقل بڑی کہ بھینس
مولوی صاحب۔ ان دونوں سے گھوسن بڑی
جو دودھ دیتی ہے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ گھوسی کی بیوی کو بھی کہتے
ہیں چونکہ قوم ہے اس لئے ہر اس قوم کی
عورت کو بھی گھوسن کہتے ہیں۔

گھوسی :- مسلمان گوالا۔ گائے بھینس رکھنے
چرانے اور ان کا دودھ بیچنے والا۔ اردو مذکر،
عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ دودھ بیچنے والے ہندوؤں
کی قوم کو اہیر کہتے ہیں۔

گھولا :- (بواؤ مجہول) پانی میں حل کی ہوئی افیون
اردو مذکر، قریب بہ متروک۔

نقیر مست ہیں ہر وقت کیفیت میں رہتے ہیں
کبھی طرّہ ہے سبزی کا کبھی گھولا ہے افیوں کا صبا

گھولا :- ایک قسم کی مچھلی، مونث،
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھول کے پلانا :- تعویذ گھول کے پلاتے ہیں

تمہارے آتے ہی درد جگر بدا نہ ہوا
کسی نے گھول کے گویا پلا دیا تعویذ جلیل
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ خالی گھول کے پلانا نہیں ہے
تعویذ گھول کے پلانا ہے۔

گھول کے پلانا :- (کنایتہً) کسی کو بآسانی
اور بعجلت تعلیم دینا جیسے کچھ سکھانا یا پڑھانا ہو۔
اردو مصرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ حکیم سے آغا صاحب آفتاب اتنے
باکمال تھے کہ اپنے ایک شاگرد کو علم عروض گویا گھول
کے پلا دیا۔

گھول کے پی جانا :- (کنایتہً) کسی کو ہیچ
اور بے وقعت سمجھ کے نیست و نابود کر دینا۔ اردو
مصرف، عوام کی زبان۔

تشنۂ دید کو ہزار مرقع دکھلا
گھول کر پی نہیں جائیگا وہ تصویر کوئی بحر

گھول گھال کے :- گھول کے، اچھی طرح
گھول کے۔ اردو مصرف، عوام کی زبان

نہ بوسہ دے شکرلب کا تلخ کاموں کو
نظر گذر کا تو شربت ہی گھول گھال کے پھینک ناآد

گھولم گھالا :- گھولی ہوئی افیون، مذکر، اہل
لکھنؤ کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

گھولم گھالا :- کسی مشکل میں پھنس جانا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھول میل :- ربط ضبط، میل ملاپ،
تال میل۔ اردو مذکر، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال

گھولنا :- پانی یا کسی رقیق چیز میں کوئی
چیز حل کرنا، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بزرگوار۔ اور کیا چانڈو پئیں
سبزی اڑائیں، افیون گھولیں، تاڑی نشہ پئیں
دس پانچ ہم سن بیٹھے خوش گپی ہونے لگی۔
یاران چوری نہ پیران دغابازی (فسانہ آزاد)

گھولوا :- پانی میں حل کی ہوئی افیون۔ ہندی
مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

گھولوا :- مٹی کا ظرف جس میں پانی پیتے
ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھولوا :- کسی دوا کا عرق، عوام کی زبان
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھولوا :- شوربا، پیچھ، عوام کی زبان
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھولوا :- بار بار کسی بات کا ذکر کرنا،
عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) جب سنو وہی کہانی، جب دیکھو
وہی کھسر پھسر ایک بات کا جھیڑا گھولوا
رہتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ گھولوا گھولنا، عورتوں کی زبانوں
پر ہے گھولوا رہنا نہیں بولتیں۔

گھولوا اکھٹا :- کسی کام میں دقت پیش آنا، عورتوں
کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی عورتوں کی زبان نہیں ہے

گھولوا گھولنا :- رقیق بنانا، گھول کر پتلا
بنانا، عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتوں کی زبان نہیں۔

گھولوا گھولنا :- افیون کو پانی میں حل کرنا
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھولوا گھولنا:- کسی معاملے میں دیر لگانا، ڈھیل کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں بھی عام طور سے نہیں بولتے۔

گھولے میں پڑنا:- (کنایۃً) بکھیڑے میں پڑ جانا، کسی ایسے کام میں مصروف ہونا کہ وہ کام تمام نہ ہو۔ اردو مصرف، قریب المتروک۔

گھولے میں ڈالنا:- ٹال مٹول کرنا۔ وعدے کر کے کسی کو دوڑانا۔ دقت میں ڈالنا۔ بکھیڑے میں ڈالنا۔ لکھنؤ کی عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر کہتے ہیں کہ دلکھنؤ میں بات گھولوں میں ڈالنا (یائے مجہول) کہتے ہیں گو حضرت جلال نے بھی گھولے میں ڈالنا لکھا ہے۔ اب شاید ہی کوئی عورت بولتی ہو۔

گھوم:- (واؤ معروف) چکر۔ ہندی مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا اس لفظ کا استعمال ان معنی میں نہیں ہے۔

گھوم:- ایک قسم کا لڑکوں کا کھیل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھوما نا:- (واؤ غیر ملفوظ) پھرانا۔ کسی کو حیران و سرگشتہ کرنا۔ راہ گم کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کا املا عام طور سے گھمانا ہے

گھومتا گھامتا:- پھرتا پھراتا۔ گھوم پھر کے اردو صفت، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ مونث کے لئے گھومتی گھامتی زبانوں پر ہے۔ جیسے۔ جب زمین گھومتی گھامتی سورج اور چاند کے بیچ میں آ پڑے گی چاند گہن ہوگا (بنات النعش)

گھوم جانا:- چوری جانا۔ لکھنؤ کی زبان (فقرہ) اس کا مال گھوم گیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے بلکہ اس جگہ چوری کر لینا، غائب کر دینا کے معنوں میں گھما دینا زبانوں پر ہے جیسے پتہ نہیں ہماری اتنی قیمتی گھڑی کس نے گھما دی کہ پتہ ہی نہیں چلا نہ کوئی آیا نہ گیا۔

گھوم گھام:- بیہودہ اور بے فائدہ پھرنا ہندی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس طرح نہیں بولتے "کے" کے اضافے کے ساتھ عوام کی زبان پر ہے۔ جیسے میں شہر بھر میں گھوم گھام کے آپ کے کہنے کے بموجب وقت پر پہونچ جاؤں گا۔

گھوم گھام:- وہ راہ جس میں پھیر ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھومنا:- پھرنا، چکر لگانا۔ گرد پھرنا۔ اردو مصرف۔ عوام کی زبان۔

جو دن کو نکلو تو خورشید گرد سر گھومے
چلو جو شب کو تو قدموں پہ ماہتاب گرے۔ نسیم لکھنؤی

کعبے کے گرد ایک کرن گھومنے لگی۔
روح محمد عربی جھومنے لگی جوش

گھومنا:- چکرانا۔ دوران سر ہونا اردو مصرف۔ غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا اس کا استعمال نہیں ہے سر کے ساتھ ہی بولتے ہیں۔ جیسے تیز دھوپ میں صرف نخاس تک گئے اور آئے لیکن سر گھومنے لگا۔

گھومنا:- مارا مارا پھرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر ان معنوں میں کم ہے۔ ٹہلنا اور سیر و تفریح، چہل قدمی کرنا کے معنوں میں بھی زبانوں پر ہے جیسے میں حضرت گنج، زہی، لال باغ وغیرہ گھومتا ہوا قریب چار بجے امین آباد پہونچ گیا۔

گھومنا:- واپس پلٹنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھومنا گھامنا:- چکر لگانا۔ دورہ کرنا۔ سیر و تفریح کے لئے ٹہلنا۔ اردو مصرف عوام کی زبان محل طرح۔ صاحبزادے پڑھتے ہیں نہ لکھتے ہیں رات دن دوستوں کے ساتھ صرف گھومنے گھامنے کے اور کوئی کام نہیں۔

گھومنی:- دوران سر۔ ہندی، مونث۔ لکھنؤ کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس لفظ کا تلفظ واؤ غیر ملفوظ سے ہوتا ہے۔ اور یہ عورتوں کی زبان ہے

گھونپنا:- (بنون غنہ) بری طرح سینا۔ اردو مونث، عورتوں کی زبان۔

گھونپنا:- گھسیڑنا، کوئی دھار دار آلہ مارنا، اردو مصرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بھونکنا ہے

گھونٹ:- جرعہ۔ پانی یا کسی رقیق چیز کی وہ مقدار جو ایک دفعہ حلق سے اترے۔ اردو مذکر فصیح، رائج۔

کی جو تعریف خا ہنر تو بولے وہ آئیرہ زہر کا گھونٹ گلے سے نہ اترا
امیر

گھونٹ :- حقہ کا دم، کش، اردو صرف رائج ۔

محل صرف :- ابھی نہ جائیے حقہ دم کھا رہا ہے
دم کھا لے تو دو گھونٹ پی کے جائیے گا ۔

گھونٹ اتارنا :- گھونٹ حلق کے نیچے لے جانا
ایک ایک جرعہ حلق سے نیچے اتارنا ۔ اردو صرف
فصیح، رائج ۔

ہچکی لگی ہے دھیان میں اک آفتاب کے
کیونکر گلے سے گھونٹ اتاریں شراب کے صبا

گھونٹ پی کر رہ جانا :- غصہ ضبط کرنا
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ خون کے گھونٹ پیکر رہ جانا ۔
یا خون کے گھونٹ پینا عام طور سے زبانوں پر
ہے تنہا نہیں بولتے ۔

گھونٹ پینا :- جرعہ جرعہ پینا، رقیق شے
کا تھوڑا تھوڑا کر کے پینا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج

فراق یار میں ذکر مے کا کیا ہے اے ساقی
جلن تیزاب کی ہوتی جو پیتا گھونٹ پانی کا رند

قول فیصل ۔ لطافت نے گھونٹ حلق تک پہنچنا
بھی کہا ہے ۔

بھول کر فرقت ساقی میں پیا ہے جو شراب
حلق تک گھونٹ جو پہنچے تو ہو اچھو پیدا لطافت

گھونٹ پینا :- ۲ حقہ کا کش لینا ۔ اردو
صرف، رائج

گھونٹ گھونٹ پینا :- جرعہ جرعہ پینا
تھوڑا تھوڑا کر کے پینا ۔ اردو صرف،
قلیل الاستعمال ۔

قول فیصل ۔ گھونٹ گھونٹ کر کے پینا عام
طور سے زبانوں پر زیادہ ہے ۔

گھونٹ گھونٹ کر رکھنا :- مجبور
کرنا ۔ زبردستی روک کے رکھنا ۔ مجبور کر کے رکھنا
اردو صرف، عورتوں کی زبان ۔

جو گھونٹ گھونٹ کے رکھا تو دل کا کیا رکھا
مصیبت اتنی نہ تھی روک تھام سے پہلے
داغ

گھونٹ گھونٹ کر کے اتارنا،
گھونٹ گھونٹ کر کے پینا :-
ذرا ذرا پینا ۔ تھوڑا تھوڑا کر کے پینا ۔ اردو
صرف فصیح، رائج ۔

گھونٹ گھونٹ کر مارنا :- رنج
دے کر مارنا ۔ جلا جلا کر مارنا ۔ اردو صرف ۔ عورتوں
کی زبان ۔

محل صرف ۔ مر دہ بڑی خوشی سے بیاہ کے تو لے گیا
لیکن زندگی بھر بیوی کو کہیں نکلنے نہیں دیا گھونٹ
گھونٹ کر مارا ۔

گھونٹ گھونٹ کے جان دینا :- رنج
و غم اٹھا کر قریب ہلاکت پہنچنا ۔ اردو صرف ۔ عورتوں
کی زبان ۔ قلیل الاستعمال

دل میں کڑھنا نہ مجھ سے چھوٹ کے تم
جان دینا نہ گھونٹ گھونٹ کے تم شوق

گھونٹ گلے سے اترنا :- رقیق شے کا
حلق کے نیچے اترنا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

کی جو تعریف خط سبز تو بولے وہ اسیر
زہر کا گھونٹ گلے سے ترے کیونکر اترا اسیر

گھونٹ لگانا :- حقہ کا دم لگانا ۔
(فقرہ) ٹھیرو بھائی دو گھونٹ ہم بھی لگا لیں
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ :-
"لکھنؤ میں حقے پر دم لگانا کہتے ہیں اور گھونٹ
کے ساتھ پینا لاتے ہیں نہ کہ لگانا ۔ مثلاً دو گھونٹ
حقہ پی لو پھر چلے جانا ۔"

مؤلف تائید کرتا ہے ۔

گھونٹ لینا :- پانی کے گھونٹ پینا ۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔ اس جگہ پینا
عام طور سے زبانوں پر ہے ۔

گھونٹ لینا :- ۲ حقہ کا دم لینا ۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس محل پر بھی پینا
ہی بولتے ہیں ۔

گھونٹنا :- (واؤ معروف) گلا دبانا ۔ کسی کے
گلے کو ہاتھوں یا اور کسی چیز سے خوب دبانا ۔
اردو صرف، رائج

قول فیصل ۔ اس کا تنہا استعمال نہیں ہے گلے
کے ساتھ ہی بولتے ہیں ۔ بعض شعرا نے بغیر نون
غنہ بھی کہا ہے ۔

وہ کیا ہیں خفا کہ طوق گردن
بولوں تو گلے کو گھوٹتے ہیں شاد لکھنوی
(قوافی ۔ لوٹتے ۔ کوٹتے)

لیکن اب عام طور سے بنون غنہ ہی بولتے لکھتے اور
نظم کرتے ہیں ۔

گھونٹنا :- ۲ تنگ کرنا ۔ بند کرنا ۔ دق کرنا ۔
دیکھو دم گھونٹنا عورتوں کی زبان ۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ ان معنوں میں اس طرح سے
اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

گھونٹنا :- ۳ حلق کے نیچے اترنا ۔ جیسے ال

گھونٹنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھونٹنا: ل۔ (بواؤ مجہول) رگڑنا، حل کرنا

گھونٹنا۔ اردو صرف، رائج۔

گھونٹنا: ل۔ کوڑی وغیرہ سے رگڑ کے کاغذ کو چکنا کرنا اردو صرف، رائج۔

گھونٹنا: ل۔ کسی چیز کو اوکھلی یا کسی اور ظرف میں ڈال کر دستہ یا کسی لکڑی سے گھسنا۔ اردو صرف، رائج۔

قول فیصل۔ دال، کھیر وغیرہ کے لئے عام طور سے اس کا صرف ہے۔

گھونٹنا: ل۔ بار بار رٹنا، خوب یاد کرنا، بہت پڑھنا۔ اردو صرف عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

گھونٹوانا: ۔ (بواؤ غیر ملفوظ) استرے سے ڈاڑھی اس طرح منڈوانا کہ بال کی کھونٹی کا نشان بھی باقی نہ رہے۔ اردو، عوام کی زبان

قول فیصل۔ گھونٹوانا، گھونٹنا کا متعدی المتعدی بھی ہے اور رائج بھی ہے۔ جیسے اگر تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ہاتھ میں درد ہے تو خود نہ کھیر گھونٹو کسی دوسرے سے گھونٹوا لو ورنہ اچھی نہ پکے گی۔

گھونسا: ل۔ (بواؤ معروف وبنون غنہ) کسی کے مارنے کے واسطے انگلیوں کو کف دست سے ملانا، مکا۔ اردو مذکر، رائج۔

تقصیر شب وصل کچھ ایسی ہوئی ہم سے
گھونسے سے نہ ایمن نہ رہے لات سے محفوظ — بحر

گھونسا: ل۔ (کنایۃً) اچانک صدمہ، بہت زیادہ صدمہ۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ عام طور سے کلیجے پر یا چھاتی پر گھونسا پڑتا ہے اسی جگہ کلیجہ یا چھاتی پر گھونسا لگنا بھی زبانوں پر ہے۔

آیا کسی اترے ہوئے جوبن کا تصور
گھونسا مری چھاتی پہ لگا دل پہ لگی چوٹ — امیر

گھونسا چلانا: ۔ مکا مارنا، گھونسا مارنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس جگہ گھونسا مارنا زبانوں پر ہے۔

گھونسا لگانا: گھونسا مارنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھونسا لگانا: ل۔ کسی کے حلق میں نوالہ اٹکتا ہے تو بھی گھونسا مارتے ہیں۔

ساقی اگر پیار سے گھونسا لگائے گا
اترے گا میرے حلق سے پھنس کر کباب کیا — شعور

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہاں پر اہل لکھنؤ گھونسا مارنا بولتے ہیں۔

گھونسا لگنا: ۔ (کنایۃً) اچانک صدمہ ہونا اسجگہ بغیر گھونسا سا لگنا مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بغیر سا کے بھی زبانوں پر ہے۔

گھونسا مارنا: ۔ کسی کے مکا مارنا۔ گھونسوں کی مار دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ شہزادے نے بھی گھونسے اور لاتیں ماریں۔ (طلسم ہوش ربا)

گھونسلا: ۔ (بنون غنہ) پرندوں کا گھر، آشیانہ، نشیمن، جھونجھ۔ اردو مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف ۱؎ چڑیاں سائبان میں تنکے رکھ کر گھونسلا بنا رہی تھیں۔ (مقدمہ دیوان ذوق)

(۲) جو گھونسلے کے نیچے کی شاخوں پر تھے وہ شعلوں کی گرمی سے جل بھن کر خاک سیاہ ہو گئے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ اس کا صرف بنانا کے ساتھ ہے جیسے چڑیاں سائبان میں تنکے رکھ کر گھونسلا بنا رہی تھیں (مقدمہ دیوان ذوق)

گھونسلا: ۔ (کنایۃً) چھوٹا سا گھر، جھونپڑا (تحقیر سے) (نور اللغات)

قول فیصل۔ مزاحاً کہدیں گے لیکن تحقیراً زبانوں پر نہیں ہے۔

گھونسلا نوچنا: ۔ آشیانے کو ویران کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھونسم گھانسا: ۔ (بواؤ معروف بہر دو نون غنہ) وہ لڑائی جو گھونسوں سے ہو۔ اردو، مونث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ دونوں بھائیوں میں دو گھنٹے تک ایسی گھونسم گھانسا ہوئی کہ ایک کی پسلی ٹوٹ گئی اور دوسرے کا کلہ سوج گیا۔

گھونگا، گھونگھا: ۔ (بنون غنہ) ایک دریائی جانور جو خشک ہو جاتا ہے اور اس کو پھونک کر بھونپو بناتے ہیں۔ اردو، مذکر، رائج۔

زندگی ہے دلیل بینی دگوش
ہیں یہ گھونگھے کی طرح خانہ بدوش
نظم طباطبائی

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی بے وقوف کے بھی ہیں۔ جیسے ؎
"تم آدمی ہو کہ گھونگھا جو بات کرتے ہو وہ عقل کے خلاف ہے۔"

زبانوں پر گھونگا زیادہ اور گھونگھا کم ہے۔ اسی جگہ عورتیں گھگھا بھی بول دیتی ہیں اور تانیث کے لئے گھگھی ہے۔

گھونگا، گھونگھا: (۱) سنکھ، خرمہرہ، بڑی کوڑی۔ اردو۔ مذکر، رائج۔

اس قدر پھیلا دہن تیرا کہ گھونگھا بن گیا
اس قدر سمٹیں تری آنکھیں کہ سیپیاں بن گئیں

گھونگا، گھونگھا: کان کا وہ حصہ جو گھونگے کے مشابہ ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے بغیر ہائے آخر یعنی گھونگا زبانوں پر ہے۔

گھونگھٹ (۱) (بواو معروف و نون غنہ) چادر کا منہ پہ پڑا ہوا کپڑا، چادر کا کنارہ جس کو عورتیں اپنے منہ پر ڈال لیتی ہے۔ عورتیں دوپٹے کو حجاب کیلئے سر پر سے آگے جھکا لیتی ہیں تاکہ منہ نہ دکھائی دے۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ایک کمسن برہمنی جو حسن و جمال میں اپنی آپ نظیر تھی۔ کنوئیں پر کلسا لے کر آئی۔ بے نقاب، گھونگھٹ بھی نہ تھا۔ (فسانہ آزاد)

کفن سے منہ کو چھپائے ہے اس لئے عاشق
کہ قبر میں بھی تصور ہے تیرے گھونگھٹ کا (اسیر)

گھونگھٹ: (۲) دروازے کی اندرونی دیوار۔ اردو قریب بمتروک۔

محل صرف۔ اس نے وہاں جا کر دیکھا تو گھونگھٹ زنانی ڈیوڑھی کے پردے کے پاس عقب میں بنا ہے (طلسم ہوشربا)

گھونگھٹ: (۳) ایک قسم کا ڈیوٹ۔ اردو مذکر، متروک۔

یہ آئینہ ہے وہ فانوس باجی کب دیتی
چراغ دان ہوتے دیا نہ گھونگھٹ کا جاتا جب

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں ڈیوٹ کا رواج تھا۔ مختلف قسم کے ڈیوٹ ہوتے تھے۔ ان کے الگ الگ نام ہوتے تھے۔ ایک کا نام ہو، ایک کا نام دلہن، ایک کا نام گھونگھٹ۔ گھونگھٹ اور دلہن اس طرح بنایا جاتا تھا کہ اگر تیز آندھی بھی آ جائے تو اس کا چراغ نہ بجھے۔

گھونگھٹ: (۴) (کنایۃً) شرم، لحاظ، حیا، اردو، مذکر قلیل الاستعمال۔

مانگنے نکلے تو لنگاوٹ ہی کیا
ناچنے جب نکلے تو گھونگھٹ ہی کیا (قدر)

گھونگھٹ اٹھانا: دلھن کا رفتہ رفتہ کچھ دن گزرنے کے بعد گھونگھٹ نہ رکھنا، پردہ دور کرنا، گھونگھٹ اونچا کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مشتاق بیقرار ہیں دیدار کے لئے
گھونگھٹ تو اپنے مکھڑے سے ظالم ذرا اٹھا (فسانہ آزاد)

اٹھایا بے تکلف ہو کے منہ اس ماہ طلعت نے
اٹھا گھونگھٹ کہ دروازہ کھلا گلزار رضواں کا (ذریہ)

قول فیصل۔ گھونگھٹ اٹھنا بھی رائج و مستعمل ہے

گھونگھٹ اٹھا تو اٹھ گئے لاکھوں جہاں سے (تعشق)

گھونگھٹ الٹنا: گھونگھٹ ہٹا دینا۔ گھونگھٹ الٹ دینا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

جی میں آتا ہے کہ روپوش کفن سے ہو جائیں
شرم کے مارے الٹتا نہیں گھونگھٹ کوئی (اعلم)

گھونگھٹ بڑھنا: گھونگھٹ اٹھنا، گھونگھٹ ختم ہو جانا۔ اردو مصدر قریب بمتروک۔

بکتا پھرے دس جلوے میں راحت کے دن گئی
گھونگھٹ بڑھا نہ تھا کہ رہ ار چھن گئی (عشق)

گھونگھٹ دور ہونا: گھونگھٹ نہ رہنا۔ گھونگھٹ الگ ہو جانا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

وہ منہ چھپاتے ہیں جب تک حجاب ہے شب کا
غبار صبح سے شب کا نہ دور گھونگھٹ ہوا (ناسخ)

گھونگھٹ کا چراغ دان: ایک قسم کا چراغ دان۔ ایک قسم کا ڈیوٹ۔ اردو مذکر متروک۔

یہ آئینہ ہے وہ فانوس باجی کب دیتی
چراغ دان ہوتے دیا نہ گھونگھٹ کا جاتا جب

گھونگھٹ کاڑھنا: گھونگھٹ نکالنا۔ اردو مصدر عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ کوئی گھونگھٹ کاڑھ کر گھڑا لئے آتی ہے۔ کسی کی کمر ہر اک جگہ سے بل کھاتی ہے۔ (فسانہ آزاد)

گھونگھٹ کرنا: (۱) پردہ کرنا۔ دوپٹہ سے منہ چھپانا۔ لحاظ کرنا۔ شرم کرنا۔ اردو مصدر قریب بمتروک۔

کیا ہے شمع نے گھونگھٹ یہ تم سے شرما کر
وگرنہ شکل کہاں تھی نقاب کے قابل (جلیل)

کیونکر براتیوں سے نہ گھونگھٹ کرے دلہن
ساری سہاگ ہے تمہارے بناؤ پر (بحر)

گھونگھٹ کرنا: (۲) گھوڑے کا اپنی گردن پیچھے کی طرف موڑنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر کنھا بولتے ہیں

گھونگھٹ کرنا: (۳) فوج کا پسپا ہونا۔ اردو مصدر قریب بمتروک۔

محل صرف۔ پرانے خیال کی نا آزمودہ کار پلٹنیں اب رک نہیں سکتیں اور اس طرح پسپا ہو رہی ہیں جیسے اہل ہنود کے عقائد کے بموجب سری رام چندر کے بان کے مقابل میں راون کی سپاہ تتر بتر ہو جاتی اور گھونگھٹ کرتی تھی (فسانہ آزاد)

گھونگھٹ کھانا:- فوج کا میدان جنگ سے بھاگ کے آڑ آڑ سے منھ پھیرنا۔ فوج کا پسپا ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

شعر: جو بل زلف سیاہ فام نے کھایا
سو بر تبہ گھونگھٹ سپہ شام نے کھایا ۔ برق

قول فیصل۔ دہلی میں گھونگھٹ کھانا تاثیر سے سنا گیا ہے

اسی کی خونریزی سے یوں فوج نے کھائی گھونگھٹ
جیسے اُترے سے محرم کے پلٹتا ہے سالی۔ سودا

گھونگھٹ کی آڑ میں شکار کھیلنا:- بظاہر نیک و باعصمت مگر درپردہ بدکار عورت کے متعلق کہتے ہیں۔ جیسے یہ وہ کھلاڑی ہیں کہ گھونگھٹ کی آڑ میں شکار کھیلیں (فسانۂ آزاد) (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھونگھٹ کی دیوار:- وہ دیوار جو باغ یا مکان کے آمد و رفت کے دروازے کے مقابل کھینچ دیتے ہیں۔ اردو مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گھونگھٹ لینا:- گھونگھٹ نکالنا، گھونگھٹ سے منھ چھپانا۔ اردو مصدر۔ دہلی کی زبان۔

پھر کس لئے گھونگھٹ رخ روشن پہ لیا ہے
پھر کیوں نہ سر سے وہی بے حیا ہے۔ مومن

گھونگھٹ نکالنا:- عروس یا عورت کا دوپٹہ یا ساری کے پلے کو منھ پر حجاب کے لئے ڈالنا تاکہ منھ دکھائی نہ دے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مجلس جادو تخت پر ہے، گھر وندا آراستہ، گڑیاں مٹی کے کھلونے رکھے ہوئے ہیں۔ ایک گڑیا دلھن بنی بیٹھی ہوئی ہے۔ گھونگھٹ نکالے۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ اس کا لازم گھونگھٹ نکلنا بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے جہاں کہیں زہرہ درختوں کا تقا عروس گلشن کا گھونگھٹ نکالتا تھا۔ (طلسم ہوش ربا)

گھونگھر:- (بواؤ معروف و نون غنہ) بالوں کا قدرتی طور پر پیچیدہ ہونا۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

حسن والوں کے بگڑنے پہ تصدق سو بناؤ
پڑ گیا جو پیچ گیسو میں وہ گھونگھر ہو گیا۔ جلیل

گھونگھر والے بال:- گھونگھر دار پیچ پڑے ہوئے بال، قدرتی طور پر خم کھائے ہوئے بال۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

یعنی دل جب سے جا کر ان کے گھونگھر والے بالوں میں
بسر ہوتی ہے پیچ و تاب سے شب بھر ملالوں میں
ہوا

محل صرف۔ روح افزا کے گھونگھر والے بال نوجوانوں کے مزاج کی طرح بل کھاتے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ پہلے گھنگھریالے بال بھی بولتے تھے جو اب نہیں بولتے۔ جیسے بھئی جو تمہارے گھنگھریالے بال ایک دفعہ بھی اس کی زبان سے سن لو تو تم عمر بھونڈو (فسانۂ آزاد)

گھونگھی:- مٹی کا پکایا ہوا گھونگے کی شکل کا ٹکڑا جس کو کھپروں کے بیچ میں کھپریل میں رخنہ بندی کرنے کیلئے رکھتے ہیں، ہندی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ چھپر بندوں کی اصطلاح ہے عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

گھونگھی: ایک دریائی کیڑے کا نام۔ اردو، مونث، رائج۔

گھوئیاں:- (واؤ غیر ملفوظ) ایک قسم کی ترکاری، اروی۔ اردو مونث، دیہاتیوں کی زبان۔

قول فیصل۔ عام طور سے اس کا املا گھئیاں ہے۔ اہل لکھنؤ زیادہ تر اروی ہی بولتے ہیں۔

گھے:- کبھی کبھی، گاہے کا مخفف۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گھے خون جگر گھے اشک گاہے لخت دل یارو
کسی نے بھی کہیں دیکھا ہے یہ بستار رونے کا۔ میر تقی

گھی:- روغن زرد۔ دہی سے متھنے کے بعد نکلی ہوئی شے۔ اردو مذکر، رائج۔

محل صرف۔ غازی الدین حیدر کھانوں کے بہت شوقین تھے ان کا باورچی جو پلاؤ روزانہ ان کے لئے پکاتا تھا اس میں پچیس سیر گھی لیا کرتا تھا۔ (قدیم شہر و شہر مندان اودھ)

قول فیصل۔ موجودہ دور میں ترکاریوں کے تیل سے بھی گھی بنتا ہے جو بناسپتی کہلاتا ہے۔

سبزی گھی سے بنتی تھی اب گھی سبزی سے بنتا ہے۔ یہ
پہلے عورت جنتی تھی اب سارا عالم جنتا ہے۔ ذکی

گھی:- نرم، ملائم (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھیا:- کدو، ایک قسم کی ترکاری کا نام۔ ہندی مونث، اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھیاڑی:- تری کی ایک قسم۔ اردو مونث، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال

گھی اٹھانا:- گھی جذب کرنا، گھی پی لینا۔ اردو مصدر عوام اور باورچیوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ میاں اپنے چاول تو یہ گنج سے اٹھا لائے آدھ پاؤ فی سیر کے حساب سے بھی یہ چاول گھی نہیں اٹھائے گا پرانے سے پرانا چاول لائیے۔

گھیا کش:- کدو کش (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس کو کدو کش کہتے ہیں۔

گھیاؔل ۹۔ ایک قسم کی ترکاری۔ اردو۔ اردو مونث دیہاتیوں کی زبان۔

گھیاں پھیلانا ۱۔ بیکار کام کرنا تضیع اوقات کرنا۔ اردو محاورہ۔ عوام کی زبان

گھیپنا ۲۔ خوب ملانا۔ آمیز کرنا۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ انڈے میں بھنا بیسن ڈال کے خوب گھیپو بہت عمدہ خاگینہ تیار ہو جائے گا

گھیتلا ۱۔ ایک قسم کا جوتا جو آگے سے بہت مڑا ہوا ہوتا ہے اور جس میں نعل نہیں ہوتے اردو، مذکر عوام کی زبان۔

محل صرف۔ میاں آزاد تو مرد کشتی پر ادھار کھائے ہی بیٹھے تھے جب راضی ہو گئے ایک پاؤں میں ادھوڑی اسر کا گنوار جوتا۔ دوسرے میں سلیم گھیتلا۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں اس کا خاص رواج تھا۔ یہ زیادہ تر زرد مخمل کے ہوتے تھے اور کارچوبی بھی ہوتے تھے۔ شرفا و روسا لکھنؤ سادے گھیتلے کے جوتے پہنتے تھے۔ اور دولہنیں زیادہ تر سرخ مخمل کا کارچوبی پہنتی تھیں۔ آج سے پچاس سال قبل تک پرانے گھروں میں اس قسم کے جوتے عام طور سے پائے جاتے تھے۔

گھی چپڑنا ۱۔ روٹی وغیرہ پر گھی لگانا۔ اردو مصدر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

گھی داغ کرنا ۱۔ گھی کڑکڑانا۔ گھی کو دیر تک آگ پر رکھنا کہ اس میں سے کڑکڑ کی آواز آنے لگے۔ اردو مصدر۔ عوام اور عورتوں کی زبان

محل صرف۔ تمہیں تیز نزلہ ہے کچا گھی کھچڑی میں نہ کھاؤ گھی داغ کر کے استعمال کرو تاکہ نقصان نہ کرے۔

گھیر ؛ بمعنی دریا کا جول، محیط، دور، گردہ، گھیر، چکر۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

اشک نے میرے ملائے کتنے ہی دریا کے پاٹ
دامن صحرا میں ورنہ اس قدر کب گھیر تھا
خواجہ درد

گھیر ۱۔ حلقہ، دائرہ، احاطہ، اردو مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

سپاہ پھیل گئی چھاونی کا گھیر بڑھا
صف قتال میں غصہ سے آگے شیر بڑھا اوج

قول فیصل۔ اس جگہ گھیرا زیادہ ہے۔

گھیر ۲۔ عموماً ہر چیز کے گرداگرد کو کہتے ہیں۔ اور انگرکھے، پاجامے، پیشواز وغیرہ کے گھیر کو خصوصاً۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

اونچے کرتے کو جانتے ہیں ننگ
پائے جامے کا گھیر بھی نہیں تنگ میر

محل صرف۔ ان (میر تقی میر) کی وضع قدیمانہ تھی، کھڑکی دار پگڑی، پچاس گز کے گھیر کا پاجامہ، ایک پورا تھان پستولئے کا کمر سے باندھا (آب حیات)

گھیرا ۱۔ گردہ، حلقہ، دائرہ، احاطہ۔ اردو مذکر۔ عوام کی زبان۔

اگر گھیرے کے اندر وہ نہ آتی
نکل کر گھر سے بس صحرا میں جاتی (زلیخائے اردو)

گھیرا ۲۔ کونڈا، کگر۔ حلقہ جیسے ہانڈی کا گھیرا۔ چھلنی کا گھیرا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے چھلنی کا گھیرا وغیرہ کی ترکیب ہی سے ہے۔

گھیر کر ۳۔ نرغہ۔ محاصرہ۔ اردو عوام کی زبان۔

گھیرا ۱۔ پلنگ جو بنا ہوا نہ ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں

گھیرا ۵ (کنایتہ) جنجال، دقت۔

غم کے گھیر دل میں ہیں تکیوں میں ہے اپنا گھیرا
صف ماتم ہے اب اپنے لئے بستر اپنا
بحر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف قصبہ جات تک ہے

گھیرا ۱۔ پلنگ کی نواڑ کھول کر اوپر سے کوئی فرش بچھا دیتے ہیں اس پر جو کوئی دھوکا کھا کر بیٹھ جاتا ہے گر پڑتا ہے۔ (قصبات اودھ کی زبان) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

گھیرا ۱۔ ایک چھوٹے سے زہریلے کیڑے کا نام جو مٹیالے رنگ کا ہوتا ہے اور اکثر جنگلوں یا کھنڈر میں بل بنا کر رہتا ہے۔ ہندی۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گھیرا ۱۔ ایک قسم کے زہریلے گرگٹ کا نام۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گھیردار ۹۔ دور دار، فراخ، کشادہ۔ ڈھیلا ڈھالا۔ اردو صفت، رائج۔

محل صرف۔ کمترین تخلص، میر خان نام تھا۔ وضع بھی دنیا سے نرالی رکھی تھی ایک بڑی سی گھیر دار پگڑی سر پر باندھتے تھے۔ (آب حیات)

قول فیصل۔ پاجامہ وغیرہ کے لئے اس کا استعمال زیادہ ہے۔

گھیر ڈالنا:۔ لباس کے ڈھیلا کرنے کے لئے
گھیر ڈالتے ہیں۔ (نور اللغات)
قول فیصل - اب یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

گھیر گھار: ۱؎ لباس کی چوڑائی اور ڈھیلا
پن - ہندی، مذکر (نور اللغات)
قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر صرف
گھیر ہے۔

گھیر گھار: ۲؎ روک ٹوک - مونث -
(نور اللغات)
قول فیصل - ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں
بولتے۔

گھیر گھار: ۳؎ محاصرہ (نور اللغات)
قول فیصل - تنہا عام طور سے زبانوں پر
نہیں ہے۔

گھیر گھار کر:۔ گھیر کر، پھانس کر، ترکیب سے
چاروں طرف سے اکٹھا کر کے، ہر طرف سے
سمیٹ سماٹ کر۔ اردو صرف، عوام کی زبان
لئے دغا طمع رو الھار کو لائی
جری کے آگے اجل گھیر گھار کر لائی (اوج)

گھیر گھار کرنا:۔ روک ٹوک کرنا، محاصرہ
کرنا، مجبور کرنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل - یہ عام طور سے زبانوں
پر نہیں ہے۔

گھیرنا: ۱؎ منع کرنا، راہ روکنا - اردو
صرف، قلیل الاستعمال
برق رفتار ہوں مشرق ہے مرے زیر قدم
ابر گھیرے مجھے ہر چند کہ بارانی رو کے (آتش)
قول فیصل - ایک اور کے معنی گرد جمع ہونا
بھی ہیں۔
داغوں کو بہرے درہم و دینار جان کر
کیا کیا فقیر گھیرتے ہیں مجھ کو راہ میں (اسیر)
اسی جگہ گھیر لینا بھی ہے۔

گھیرنا: ۲؎ چار دیواری بنانا، جنگلہ لگانا،
باڑ لگانا، اردو صرف، عوام کی زبان۔
محل صرف - برسوں سے زمین خالی پڑی ہوئی
ہے اس کو گھیر لو ورنہ کوئی قبضہ کرے گا۔
اور پھر برسوں مقدمہ لڑو۔
قول فیصل - اسی جگہ گھیر لینا بھی ہے۔

گھیرنا: ۳؎ احاطہ کرنا، محاصرہ کرنا، چاروں
طرف سے حراست میں لینا۔ اردو صرف،
فصیح، رائج۔
شوق میں وصل نے ہر سمت سے یوں گھیرا ہے
کہ نکلنے کی نہیں جا ہوس دل کے لئے (پیارے رشید)
قول فیصل - اسی جگہ گھیر لینا بھی ہے۔ جیسے
.. اور صاحب کمشنر کو حکم ہوا کہ خود جاکے انتظام
کریں۔ انھوں نے ان کو بندوبست کیا اور کل شہر
کو گھیر لیا۔ (فسانہ آزاد)

گھیرنا: ۴؎ پکڑنا، جکڑنا۔
گھیرے ہوئے تھی تھکن جو سب کو
ستائے ہر رنگ مہر شب کو (شوق قدوائی)
(نور اللغات)
قول فیصل - ان معنی میں عام طور سے زبانوں
پر نہیں ہے۔

گھیرنا: ۵؎ (کنایۃً) مجبور کرنا، پیچھے پڑنا
اردو صرف، عوام کی زبان۔
محل صرف - میاں نے ان کو دو دن تک
برابر گھیرا اور اس کی کوشش کی کہ میری
طرف سے گواہی دیں۔ لیکن وہ کسی طرح
راضی نہ ہوئے۔
قول فیصل - اسی جگہ گھیر لینا بھی ہے۔

گھیرنا: ۶؎ کنایہ ہے کسی کے گرویدہ
ہونے سے بھی۔ (سرمایۂ زبان اردو)
قول فیصل - ممکن ہے قدیم زمانے میں ہو
اب نہیں بولتے۔

گھیرے گھیرے منانا:۔ گھیر گھار کے
منانا، کسی نہ کسی طرح راضی کرنا، اردو صرف
متروک۔
خدا کے لئے اے مرے ہم نشینو
وہ بانکا جو جاتا ہے اسکو بلالو
نہ آوے اگر وہ تمہارے کہے سے
تو منت کر کے گھیرے گھیرے منالو (میر سوز)

گھی سنوارے سالنا بڑی بہو کا نام:۔ یعنی لذت گھی سے درست ہوتی
ہے اور نام پکانے والی کا ہوتا ہے کہاوت
(لغات النساء)
قول فیصل - لکھنؤ کی عورتیں، گھی بنائے
سالنا بڑی بہو کا نام بولتی ہیں اور معنی ہوتے
ہیں کام کوئی اور کرے نام کسی دوسرے
کا ہو - صاحب فرہنگ آثر نے لکھا ہے
"گھی سنوارے سالن کو بڑی بہو کا نام"
مگر لکھنؤ کی عورتیں اس صورت سے نہیں
بولتیں۔

گھی کا کپا لنڈھنا:۔ کسی بڑے رئیس
یا حاکم کا مرجانا (مہاجنوں کی اصطلاح)
(نور اللغات)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ بلکہ
سخاوت، شاہ خرچی کے محل پر عوام کی زبان

پر گھی کے کُپّے لنڈھتا ہے جیسے جب سے باپ مرے ہیں دولت ہاتھ آئی ہے۔ گھر میں گھی کے کُپّے لنڈھ رہے ہیں دن عید رات شب برات ہے۔

گھی کڑکڑانا:۔ گھی داغ کرنا۔ گھی کو آگ پر دیر تک رکھنا کہ اس کا کچاپن دور ہو جائے۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

گھی کہاں گیا کھچڑی میں:۔ اس محل پر بولتے ہیں جب اپنا مال اپنے ہی عزیز و اقارب میں خرچ ہو یا ایسا نقصان ہو جس سے اپنے یگانوں کو فائدہ پہونچے۔ پوری مثل یہ ہے گھی کہاں گیا کھچڑی میں کھچڑی کہاں گئی پیاروں کے پیٹ میں۔ مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

گھی کھچڑی:۔ (کنایۃً) شیر و شکر، نہایت گہرے دوست کھلے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گھی کھچڑی:۔ چھٹی میں گھی کھچڑی ننہیال سے آتی ہے۔

فاتحہ مست عدد کے بدالیا ہی چھٹی کا رتجاہے
نانی جس کی آئی چھٹی جب دھوم سے لیکر گھی کھچڑی
(حافظ غلام رسول شوق (نور اللغات))

قول فیصل۔ لکھنؤ میں یہ رسم نہیں ہے۔

گھی کھچڑی:۔ (کنایۃً) شیر شکر ہونا۔ گھل مل جانا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

گھی کے چراغ جلانا:۔ کسی ارمان یا مراد کے پورے ہونے پر کمال خوشی منانا نہایت خوشی کرنا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان

وہ آئیں گے شب وعدہ یقین نہیں دلکو
چراغ گھی کے جلاؤں یہ ایسی شام نہیں (داغ)

محل صرف۔ بیگم صاحب نے یہ منت مانی تھی کہ یہ بلا خیر و عافیت سے ٹل جائے تو گھی کے چراغ جلائیں۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ طنزاً بھی بول چال میں ہے۔

مجھے شہید کیا میرے شمع رو نے آج
کہو رقیب سے گھی کے جلائے دل میں چراغ (بحر)

چونکہ اس زمانہ میں عام طور سے تیل کے چراغ جلتے تھے جو کم قیمت ہوتا گھی بہ نسبت اس کے زیادہ قیمت کا ہوتا تھا اس لئے گھی کے چراغ جلائے جاتے تھے۔

گھی کے چراغ جلنا:۔ (۱) دل کی مراد پوری ہونا، نہایت خوشی حاصل ہونا، خوشیاں ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان

یہ میری چرب زبانی سے لوگ جلتے ہیں
کہ میرے مرنے سے گھی کے جلے وطن میں چراغ (رشک)

گھی گر پڑا مجھے روکھی بھاتی ہے:۔ اپنی مجبوری اور شرمندگی چھپانے کے موقع پر بولتی ہیں جیسے آخ تھو کھٹے ہوتے ہیں۔ مثل عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اب اس محل پر اہل لکھنؤ "کھسیانے کا گھی گرا اس نے کہا مجھے ابالی بھاتی ہے۔" بولتے ہیں

گھیل:۔ لغو اور مہمل آدمی اور خراب اور ناکارہ چیز۔ (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ صرف گندے کثیف میلے اور نجاست سے پرہیز نہ کرنے والے اور پلیچ کے معنوں میں بولتے ہیں۔

گھینٹا:۔ (بنون غنہ) سُور کا بچہ۔ ہندی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

گھینگھا:۔ (بنون غنہ) گلے کے ایک مرض کا نام جس میں ہمیشہ کے لئے گلا پھول جاتا۔ اردو مذکر، رائج۔

محل صرف۔ حضور اول تو جو وہاں رہا گھینگھا ضرور ہوگا، یہ تو وہاں کا تحفہ ہے اور ہندو لوگ اس کو پرشاد کہتے ہیں۔ (سیر کہسار)

قول فیصل۔ اسی کو گھینگھے کی بیماری بھی کہتے ہیں جیسے "اچھا صاحب تو آپ کو دخل در معقولات دینے سے کیا واسطہ ہے خواہ مخواہ ایک شخص کے پیچھے پڑ گئے اور یہ ہم سے کہا ہی نہیں کہ وہاں گھینگھے کی بیماری بہت ہے۔ (سیر کہسار)

گھینگھا نکل آنا:۔ گھینگھے کی بیماری ہو جانا اردو صرف، رائج۔

محل صرف۔ نواب صاحب کو یہ خوف تھا کہ اگر وہاں گئے اور اتفاق وقت سے گھینگھا نکل آیا تو اول تو بیگم صاحب کو دلی رنج ہوگا۔ دوسرے کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہیں گے (سیر کہسار)

گھینگھا ہو جانا:۔ گھینگھے کا مرض ہو جانا گلا پھول جانا۔ اردو صرف، رائج۔

محل صرف۔ بڑے صاحب نے جو نینی تال کی تعریف کی تو قسم کھائی کہ چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے پہاڑ کا سفر ضرور کریں گے اور اب جو ممن کے یار مولوی صاحب نے

کا نقرہ چیست کیا تو ڈر گئے اور اپنے عزم بالجزم کو فسخ کر دیا۔ خوف پیدا ہوا کہ مبادا ہو پہاڑ کا پاؤں لگے اور گھینگا ہو جائے (سیر کہسار)

قول فیصل۔ گھینگا بھی زبانوں پر ہے۔

گھی والا :- گھی بیچنے والا۔ اردو، مذکر، رائج

قول فیصل۔ تانیث کے لیے گھی والی بولتے ہیں۔

گھیور :- ایک قسم کی مٹھائی کا نام جو میدے اور گھی کی آمیزش سے تل کر بنائی جاتی ہے۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گئو :- گائے۔ ہندی۔ مونث۔ دیہاتیوں کی زبان۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ گئو دان، گئو ماتا، گئو ہتھیا وغیرہ ان ترکیبوں سے رائج ہے

گئو دان :- گائے کو خیرات کرنا۔ گائے کو راہ خدا میں آزاد کرنا۔ ہندی، مذکر۔ اہل ہنود کی زبان۔

گئو رس :- دودھ، دہی، چھاچھ وغیرہ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گئو سال، گئو شالہ :- گایوں کے رہنے کی جگہ۔ ہندی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ گئو سالہ بولتے ہیں۔

گئو گھاٹ :- دریا تالاب کا وہ مقام جو مویشیوں کے پانی پینے کے واسطے بنایا جاتا ہے۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گئو ماتا :- گائے، ہندی، مونث، اہل ہنود کی زبان۔

قول فیصل۔ اہل ہنود حضرات تعظیماً گائے کو کہتے ہیں جس کے معنی ہوئے گائے ماں۔

گئو مکھی :- بانات وغیرہ کی وہ تھیلی جس میں ہندو مالا ڈال کر جپ کرتے ہیں۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ اہل ہنود حضرات کی خاص زبان ہے۔

گئو مکھی :- ہمالیہ پہاڑ کی ایک چوٹی کا نام جس سے گنگا نکلتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گئو ہتھیا :- گائے کے ذبح کرنے یا مارنے کا پاپ۔ ہندی، مونث، اہل ہنود کی زبان۔

گئی کی :- گذری ہوئی، وہ جو گذر چکی ہو، گئی ہوئی اردو، قلیل الاستعمال۔

چمنستاں سے گئی کی نشو ونما پھرتی ہے
رت بدلی ہے کوئی دن میں ہوا پھرتی ہے آتش

گئی اور آئی :- بہت تیزی کے محل پر جانا۔ فوراً آنا۔ بہت جلدی آنا۔ اردو مونث عورتوں کی زبان۔

بس بلا لوں۔ گئی میں اور آئی
ابھی لائی ابھی ابھی لائی منیر

گئے درجے :- آخر کار، کم سے کم۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

گئی کرنا :- چشم پوشی کرنا، کمی کرنا، کوتاہی کرنا، چوکنا، دانستہ کسی کام کا نہ کرنا، کسی امر میں تغافل کرنا۔ اردو مصدر، متعدی۔

عشق کیا صبر وتحمل کی اگر بات گئی
ظلم میں تو کبھی نہ کرا دب بمروت گئی رشک

نہ آئے اگر یار سیمیں شکن
اجل تو نہ آنے میں کرتا گئی امیر

قول فیصل۔ صاحب لغات النساء نے اس کے ایک معنی درگزر کرنا، ٹالنا بھی لکھے ہیں جیسے "بوا بہتیری گئی کی مگر چھوٹی ماما اپنے کرتوتوں سے باز نہ آئی" مگر ان معنوں میں بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے

گئی گذری :- حقیر، بے وقعت۔ اردو صفت، مونث، عوام کی زبان۔

نہ اٹھے گرد بھی ٹھوکر سے یہ آفت کیا ہے
آخر ایسی گئی گذری مری تربت کیا ہے ریاض خیرآبادی

گئی گذری :- پرانی بات، گذری ہوئی بات، یاد ماضی۔ اردو صفت، مونث، قلیل الاستعمال

شکایت جور کی کیا ہے جفاؤں کا گلہ کیوں ہے
گئی گذری ہوئی باتوں کا ناحق تذکرہ کیوں ہے احسن

گئے گذرے :- بدتر، ناکارہ، بیکار (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اب کوئی نہیں بولتا۔

گئے گذرے :- چلے گئے، ختم ہو گئے، ہمیشہ کو چلے گئے۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

نہ کر اپنے محو دل کا ہرگز سراغ
گئے گذرے بس اب خبر کچھ نہیں میر

گئے گذرے :- گذرے ہوئے، گئے ہوئے کو باقی نہ رہنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

گئے گذرے ہوئے عالم پہ کبھی ہوگی جو عالم
سیکڑوں مرتبہ ان کی بات پہ بات کرے نواب مرزا شوق
سیکڑوں چاہتے ہیں ہم سے ملاقات کرے

گئے گزرے:۔ حقیر، ذلیل، بے وقعت، بے غیرت۔ اردو حرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

تیرے کوچے سے اب نہ گزریں گے
ہم بھی ایسے نہیں گئے گزرے — امیر مینائی

گئے نماز بخشوانے روزے گلے پڑے:۔ ایک آفت سے بچنے کی تدبیر کی دوسری آفت اس سے زیادہ سر پڑی۔ الٹے لینے کے دینے پڑ گئے۔ مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے گئے نماز بخشوانے الٹے روزے گلے پڑے، عوام لکھنؤ بولتے ہیں۔

گئے وقت میں:۔ برے وقت میں، بد اقبالی کے زمانے میں۔ اردو حرف۔ عوام کی زبان قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عام طور سے اس کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں۔ جیسے اس گئے وقت میں ہمارے سرکار کے در دولت کی زیارت کیجئے۔

گئے ہوتے:۔ جاتے۔ چلے جاتے۔ جانا چاہیئے تھا۔ جاتے تو۔ پہنچ جاتے۔ اردو حرف فصیح رائج۔

کسی کے ساتھ سے اس در پہ گیا تھا نالوں کو
اثر نہ تھا تو نہ تھا بے اثر گئے ہوتے
سمجھ کے مستعد جنگ قتل کرتے ہیں
رشید باندھ کے تیغ و سپر گئے ہوتے
پیارے صاحب رشید

گئے ہوئے:۔ (کسی مدت کے ساتھ) گئے کو روانہ ہوئے۔ اردو حرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ بڑے بھائی صاحب کو آگرے گئے ہوئے پورے تین ماہ گزر گئے ابھی تک خیریت کا ایک خط بھی نہیں بھیجا۔

گی:۔ حاصل مصدر کی علامت۔ فارسی تعمیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ آزردگی، بیچارگی، آسودگی: غیرہ کی ترکیب کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

گیا:۔ گزشتہ، اگلا، رفتہ، ماضی، سابق، اردو صفت۔ فصیح، رائج۔

ع گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں — مشہور

گیا:۔ (جانا کا ماضی) چلا گیا، اردو، فصیح، رائج۔

کسی کے ساتھ سے اس در پہ گیا تھا نالوں کو
اثر نہ تھا تو نہ تھا بے اثر گئے ہوتے — رشید

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم مر جانا، ختم ہو جانا بھی ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

بنائیں اٹھ گئیں یار و غزل کے خوب کہنے کی
گیا مضمون دنیا سے رہا سودا سو مشتاق — سودا

گیا:۔ گزرا۔ جاتا رہا۔ چلا گیا۔ اردو فصیح رائج۔

خیال زلف دوتا میں نصیر پیٹا کر
گیا ہے سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر — شاہ نصیر

گیا:۔ تباہ ہوا۔ برباد ہوا۔

چھٹے جیتے جی کیا گرفتار عشق
پھنسا اس میں جو عمر بھر کو گیا — شاد

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ شعر میں گیا کا مفہوم تباہ یا برباد ہونا نہیں بلکہ عمر بھر اسیر رہنا ہے۔ مثلاً وہ دس برس کو گیا کا مطلب ہے اسے دس برس قید کی سزا ملی ہے۔ مؤلف تائید کرتا ہے

گیا:۔ ہندوؤں کی ایک مشہور تیرتھ گاہ کا نام جو صوبہ بہار میں واقع ہے۔ ہندی، مونث۔

قول فیصل۔ اہل ہنود حضرات اس کو گیا جی بھی کہتے ہیں۔

گیا:۔ گائے دودھ دینے والے چوپائے کا نام۔ اردو، عوام اور دیہاتیوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اہل ہنود حضرات اس کو بہت محترم مانتے اور ماں کی جگہ سمجھتے ہیں۔

چراگاہ کونسل کی رونق بڑھا دو لوں
میاں کی بھیڑیں، کنہیا کی گیائیں — ظریف لکھنوی

گیا اور آیا:۔ فوراً واپسی کی جگہ کہتے ہیں۔ اردو حرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ حضور نسخہ مجھے دیدیں عطار ہی کے یہاں جو دیر ہوگی وہ ہوگی باقی سمجھ لیجئے میں گیا اور آیا۔

گیا بیتا:۔ گزرا ہوا۔ پچھلا۔ صفت۔ مذکر عوام اور عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے

گیا بیتا:۔ نکما۔ ناقابل استعمال۔ بیکار، خراب، برا۔ مونث کے لئے گئی بیتی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گیارہ:۔ دس اور ایک کا مجموعی عدد ۱۱ لغت اردو صفت، رائج۔

محل صرف۔ یوں خدا نے دینے کو تو مجھ کو گیارہ اولادیں دیں لیکن اس کی مصلحت کہ اب تین بچے زندہ ہیں اور سب کو اس نے اٹھا لیا۔

گیارھواں:۔ یازدہم۔ گیارہ سے منسوب اردو صفت۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خدا کے فضل و کرم سے آج ہمارا گیارھواں روزہ ہے تقریباً آدھا رمضان تو گزار لائے آدھے سے کچھ زائد اور باقی ہے

گیارھویں:۔ گیارہ سے منسوب اردو مونث

فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ جب میں ہر ماہ کی گیارھویں تاریخ کو آپ کا کرایہ دیتا ہوں تو آج آپ نویں تاریخ کو کیسے آگئے۔ یہ سوال ہی آپ اُٹھیا تو بہتر ہے۔

قولِ فیصل۔ عوام ایسے محل پر بھی گیارھویں کے بجائے صرف گیارہ بھی بول دیتے ہیں۔ یہ قاعدۃً صحیح نہیں ہے۔ یہی صورت دوسرے اعداد جمع کے لئے بھی ہے۔ صحیح اس لئے نہیں ہے کہ عدد اور معدود میں فرق ہے عدد جیسے گیارہ امرود۔ بارہ آم یہ زبانوں پر ہے۔ معدود جیسے تیرھویں، پندرھویں سولھویں وغیرہ۔

گیارھویں: ۲ حضرت غوث الاعظم کی نیاز جو گیارھویں ربیع الثانی کو ہوتی ہے اور بعض لوگ ہر قمری مہینے کی گیارھویں تاریخ کرتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ یہ اہلسنت حضرات کی اصطلاح ہے اور عام طور سے گیارھویں شریف زبانوں پر ہے۔

ہر ماہ کی گیارھویں تاریخ کے لئے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گیا گزرا: ۱ گزرا ہوا، بھلایا ہوا۔ اردو صفت، مذکر قلیل الاستعمال۔

اب تو آیا رلبس خدا کو مان
پچھلا شکوہ تھا سو گیا گزرا   میر سوز

قولِ فیصل۔ تانیث کے لئے گئی گزری ہے

گیا گزرا: ۲ نکما، بیکار، ناقص، خراب اردو صفت، عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ ایک دفعہ خوجی نے کہا۔ میں خون پی کے رہ گیا۔ اب پھر دہرایا، خدا جانے کب کا دیا اس گاڑھے وقت آڑے آتا ہے ورنہ واللہ مارے قرولیوں کے بھٹا سا سر اڑا دیتا۔ لاکھ گیا گزرا ہوں تو کیا۔ (فسانۂ آزاد)

گیا گزرا: ۳ ناقابل استعمال۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گیا گزرا: ۴ کم حوصلہ، کمزور۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گیا گزرا: ۵ ناچیز، حقیر، کم وقعت کمزور۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال،

سوز کے قتل پر کمر مت باندھ
ایسا جانا ہے کیا گیا گزرا؟   میر سوز

گیا گزرا: ۶ بے حیا، بے غیرت۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان۔

تیرے کوچے سے اب نہ گزریں گے
ہم بھی ایسے نہیں گئے گزرے   داغ

قولِ فیصل۔ تانیث کے محل پر گئی گزری زبانوں پر ہے۔

گیا گزرا: مفلس، غریب۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گیا گزرا: ۸ ناقابل وصول۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گیا گزرا: ۹ نالائق (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گیا گزرا: ۱۰ (ماضی کا صیغہ) بیکار ہوگیا، کسی کام کا نہیں رہا۔

جلاد، دل آگیا ان دلرباؤں پہ گیا گزرا
کہ اپنا ہو کے بیگانہ پھر اپنا ہو نہیں سکتا   جلال

مونث کے لئے گئی گذری۔

اب بھی سنبھلو بری ہے بیباکی
گئی گذری حیا نہیں آتی   داغ

(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔

گیا گزرا ہوا:۔ رائیگاں گیا۔ دہلی کی زبان۔ لکھنؤ میں گیا گزرا (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گیا گزرا ہونا: ۱ بیکار ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ گرا پڑا۔ نالتو بیکار کم وقعت اور بے غیرت کے معنوں میں بولتے ہیں۔ جیسے میں ایسا کہاں کا گیا گزرا ہوں کہ وہ مجھے شادی میں نہ بلائیں اور میں بغیر بلائے چلا جاؤں۔

گیا گزرا ہونا: ۲ ناطاقت ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گیا گزرا ہونا:۔ رقم ڈوب جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گیا گوایا :- گزرا اور بیتا ہوا، جو گزر چکا ہو
صفت، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

گیان :- علم، واقفیت، دانش۔
ہندی، مذکر، اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)
قول فیصل۔ اردو سے اس کا تعلق نہیں۔

گیان :- ۲ عقل، فہم، دانائی، سمجھ۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں

گیان :- علم الٰہی۔ علم معرفت، عرفان
اردو مذکر، متروک۔
عام علم ہی ایک تھے ہم دلے جیسے سے ان کو گیان تھا
اب سکھے ہیں خلط کیا جان نہیں پہچان نہیں۔ میر

گیاں :- (دو تشدید یا) سہیلی۔ ہمدم
ہم نشیں، دوست۔ اردو مؤنث، عورتوں
کی زبان، قلیل الاستعمال
محل صرف۔ تم اتنی دیر سے کہاں غائب
تھیں تمہاری دو گیاں کئی مرتبہ پوچھتی ہوئی
آ چکی ہیں پھر آنے کو کہا ہے۔

گیان چوسر :- ایک قسم کی چوسر جو کاغذ
پر چھپی ہوئی ہوتی ہے اور پانچ یا سات کوڑیوں
سے کھیلی جاتی ہے۔ ہندی، مؤنث (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گیانی :- عقیل، عالم، عارف، ہوشیار
چالاک۔ ہندی صفت اہل ہنود کی زبان۔
(نور اللغات)
آدمی بوجھ بوجھ ساری رانی
جو بوجھے سو بڑا گیانی ستوا

قول فیصل۔ سودا نے نظم کر دیا ہے لیکن یہ لفظ
اردو میں داخل نہیں۔

گیا وقت :- گزرا ہوا زمانہ، وہ وقت جو
گزر چکا ہو۔ اردو، مذکر۔ عوام کی زبان۔
پھر اسے کوئی لائے گا کہ نہیں
یہ گیا وقت آئے گا کہ نہیں داغ
بقول حسن کوئی پاتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں میر حسن

گیاہ :- ہری گھاس۔ فارسی، مؤنث، تعلیم
یافتہ طبقے کی زبان
خیال سبز خطوں کا ہے بعد مردن بھی
ہری ہری جو لحد پر گیاہ ہے تعشق
قول فیصل۔ عوام کی زبانوں پر گھاس ہے۔

گیاہ جمنا :- گھاس اگنا۔ گھاس نکلنا۔
اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔
برسا ہماری خاک سے مینہ ٹیکے ہم تو
برسوں گیاہ اپنی لحد پر جمی نہیں جلال
قول فیصل عام طور سے زبانوں پر گھاس جمنا
ہے۔

گیپا :- ایک قسم کا پلاؤ۔ فارسی، مذکر۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آثر لکھتے ہیں کہ
لکھنؤ میں گیپا کو گیپا کہتے ہیں جو ایک قسم کی چاٹی
ہے نہ کہ پلاؤ۔ مؤلف تائید کرتا ہے اور یہ
عوام کی زبان ہے۔

گیپائی :- گیپا پکنے والا۔ فارسی، مذکر۔
(نور اللغات)
قول فیصل اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گیت :- (بہائے معروف) سرود، راگ،
گانا، نغمہ، اردو، مذکر۔ رائج۔
لب لکھنؤ زن بہارت بہر لطیف نواز پر
مکرر بے وہ گیت بج نہیں سکتے بہا پر جوش
محل صرف۔ حضور نے سنا ایک دو مصرعے اس
پر لگا کر استاد کو بھیج دیے گا لفظوں نے دس دو مصرعے
لگا دیے حضور میں تحفیاں ملازم تھیں انھوں نے
یاد کر لئے دوسرے دن بچہ بچہ کی زبان پر یہی گیت
تھا۔ (مقدمہ دیوان ذوق)

گیتا :- ہندوؤں کی ایک مذہبی کتاب
کا نام جس میں معرفت الٰہی کے مضامین ہیں
اور اس کے مصنف کرشن جی ہیں۔ ہندی مؤنث

گیت بنانا :- گانا لکھنا، گیت نظم کرنا،
اردو مصدر۔ عوام کی زبان قلیل الاستعمال۔
محل صرف: بنانے والوں نے ہزاروں گیت
بنائے اور گانے والوں نے گائے، آج
ہر کے کل بھول گئے، سو برس گزرے
یہ آج تک ہیں اور ہر برسات میں ویسا ہی
رنگ دکھاتے ہیں۔ (آب حیات)

گیت سنانا :- گانا گانا، نغمہ سرائی کرنا۔
اردو مصدر۔ عوام کی زبان۔
ٹھنڈی ہوا دلوں کو جگاتی ہوئی چلی
پچھلے پہر کو گیت سناتی ہوئی چلی جوش ملیح آبادی

گیت گانا :- (کنایۃ) تعریف کرنا، گن
گانا، مدح سرائی کرنا۔ اردو مصدر عوام
اور عورتوں کی زبان۔
نانک نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا
چشتی نے جس زمیں پہ پیغام حق سنایا۔ اقبال
قول فیصل۔ اب عام طور سے گن گانا بولتے
ہیں۔ راگ الاپنا، نغمہ سرا ہونا کے معنوں میں

بھی بولتے ہیں جیسے سنا ہے کہ حیدر جان اتنی خوش گلو تھی کہ جس وقت کوئی گیت گاتی تھی راستے میں اتنا مجمع لگ جاتا تھا کہ آنا جانا بند ہو جاتا تھا۔

گیتی :- (بیائے مجہول) دنیا، عالم۔ فارسی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع: امام خسرو گیتی پناہ ظل اللہ — عشق

جب جھومتے تھے خاک پہ بیٹھے ہوئے حسینؑ
گیتی کو زلزلہ تھا لرزتے تھے مشرقین — انجم آفندی

گیتی پہ ماہ علم دہر جگمگا اٹھا
گردوں پہ مہر لقد نظر جگمگا اٹھا — جوش ملیح آبادی

گاؤ زمیں جدا تھی ہراساں سمک جدا
گیتی جدا لرزتی تھی ساتوں فلک جدا — میر انیس

گیتی :- زمین، ارض۔ فارسی مؤنث فصیح، رائج۔

گاؤ زمیں جدا تھی ہراساں سمک جدا
گیتی جدا لرزتی تھی ساتوں فلک جدا — میر انیس

جب جھومتے تھے خاک پہ بیٹھے ہوئے حسینؑ
گیتی کو زلزلہ تھا لرزتے تھے مشرقین — انجم آفندی

گیتی افروز۔ گیتی فروز :- آفتاب، جہاں کو روشن کرنے والا۔ صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔ اس جگہ عالم افروز کی ترکیب زبانوں پر زیادہ ہے۔

گیتی افروز۔ گیتی فروز :- آفتاب، سورج مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گیتی آرا :- دنیا کو آراستہ کرنے والا (کنایۃً) بادشاہ۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صرف ناموں میں اس کا استعمال ہے یوں کوئی نہیں بولتا۔

گیتی آفریں :- عالم کا پیدا کرنے والا خدا تعالیٰ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ خدائے تعالیٰ گیتی آفریں ضرور ہے لیکن عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گیتی بان :- دنیا کا محافظ، ہفت اقلیم کا بادشاہ۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گیتی پناہ :- (کنایۃً) بادشاہ۔ فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

امام خسرو گیتی پناہ ظل اللہ
جلائے آئینہ لا الہ الا اللہ — بحر عشق

گیتی نورد :- سیر کرنے والا تمام جہان کا پھرنے والا۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اسی جگہ رہ نورد گیتی اور رہ نوردان گیتی بھی زبانوں پر ہے۔

گیٹس :- (بیائے مجہول) موٹے کپڑے یا چمڑے کی پٹی جسے اکثر سوار پنڈلیوں پر ٹخنوں یا بندوں سے کس لیتے ہیں۔ انگریزی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

گیٹس :- بڑے ربڑ یا سوت کا غلاف جو موزوں پر چڑھا دیا جاتا ہے تاکہ وہ نیچے کو نہ کھسکیں انگریزی، رائج۔

گیدڑ :- ایک درندے کا نام جو کتے سے چھوٹا ہوتا ہے۔ سیار، شغال، لکھنؤ میں اس کا تلفظ دال ہندی اور فارسی سے ہے۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں بھی رائے ہندی و دال ابجد سے گیدڑ بولتے ہیں۔ جب سے نجوزہ لکھنوی تلفظ سے ادا کرنا چاہا تو زبان بگڑنے لگی۔

لطف یہ ہے کہ لکھنؤ میں تلفظ گیدڑ قرار دینے کے بعد ناسخ کا شعر جو لکھتے ہیں اسے دال ابجد رائے ہندی ہی سے لکھتے ہیں اور گیدڑ بھبکی لکھ کر ناسخ کے شعر میں بھبکی بہر دو بائے موحدہ یعنی ببھکی لکھتے ہیں۔ ناسخ

تا کجا اعدا کی گیدڑ بھبکیاں
الغیاث اے فخر یزدال الغیاث

یہ لغت نگاری تو ہوئی نہیں اور جو کچھ ہو۔ بعد ازاں گیدڑ بھبکی لکھ کر عاشق کا شعر پیش کرتے ہیں۔

گیدڑ بھبکی دکھاتے ہیں خوب
اعدا کے مقابل آتے ہیں خوب

الغرض میری تحقیق یہ ہے کہ لکھنؤ میں گیدڑ کہتے ہیں نہ کہ گیدڑ اور بھبکی کہتے ہیں نہ کہ ببھکی مگر صاحب نور اللغات بھی کیا کریں جب حضرت جلال کی بھبکی بہر دو بائے موحدہ کو پہلی دبائے دوم ہندی) لکھیں مگر انھوں نے بھی گیدڑ لکھا ہے نہ کہ گیدڑ۔ جس سے لکھنؤ متہم کیا جاتا ہے۔ فیلن اور پلیٹس دونوں میں گیدڑ بھبکی درج ہے اور یہی لکھنؤ میں بولا ہے۔"

مؤلف تائید کرتا ہے مگر قدرے اختلاف کے ساتھ کہ لکھنؤ میں بھبکی اور ببھکی دونوں طرح مستعمل ہے جو عوام کی زبان ہے۔

گیدڑ بولنا :- گیدڑوں کا اکٹھا ہو کر بولنا

چنبھنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ پتے ہوا سے کھڑکتے ہیں۔ ہوا کا سناٹا، پانی کا شور، الو کی ہوک، گیدڑوں کا بولنا کتوں کا رونا یہ ایسی وحشت ہے کہ پہلے ڈر بھی بھول جاتے ہیں۔ (آبحیات)

قول فیصل۔ عورتیں اور عوام اس کے بولنے کو منحوس سمجھتی ہیں۔

گیدڑ بولنا: ۲ (کنایتہً) اجڑنا، ویران ہونا غیر آباد ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں اس محل پر الو بولنا کہتی ہیں۔

گیدڑ بھبکی:۔ گیدڑ کی طرح غرا کر حملہ کرنے کی گھڑکی (کنایتہً) غصہ کا وہ جوش جس کو مخالف لغو سمجھے۔ خالی خولی دھمکی۔ اردو مونث عوام کی زبان۔

تاکجا اعدا کی گیدڑ بھبکیاں
الغیاث اے شیر یزداں الغیاث — ناسخ

گیدڑ بھبکی بتانا:۔ خالی خولی دھمکی دینا، جھوٹا غصہ دکھانا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بھئی کیا نقشہ بیک پلم میں اچھا روپ بدلا۔ شاہ جی کو وہ گیدڑ بھبکی بتائی کہ آئے حواس غائب ہو گئے۔ (فسانہ آزاد)

گیدڑ بھبکی دکھانا:۔ جھوٹ موٹ ڈرانا، خالی خولی دھمکی دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

گیدڑ بھبکی دکھاتے ہیں خوب
اعدا کے مقابل آتے ہیں خوب — عاشق

گیدڑ کو ہکاسی لگنا:۔ گیدڑ کا اپنی بولی بولنا۔ کنایتہً دوست کے ساتھ دغا کرنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گیدھنا:۔ چسکا پڑ جانا۔ حریص ہو جانا۔ ہندی۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

گیدی:۔ بے عزت، بے غیرت، لالچی، فارسی صفت۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ اچھا بچہ، ٹھہر جاؤ، اترا چپیتا یا ہو کہ یاد ہی تو کرے مردک ہم جو پیٹھ کی طرف منہ اور منہ کے رخ دم کئے بھاگے جاتے تھے تو گیدی نے اچھی گھات بتائی ایک بتخی چلتے چلتے تباہی دی۔ (فسانہ آزاد)

گیدی: ۲ منسوب بہ گید (چیل) جس کی نسبت لوگوں کا یہ خیال ہے کہ وہ چھ مہینے مادہ چھ مہینے نر رہتی ہے۔ فارسی صفت۔ قلیل الاستعمال

گر تجھ پہ سودا کے اسے رغبت ہے
ہونے دو کہ گیدی کی طرح رغبت ہے — سودا

گیدی خر:۔ بہت بڑا بیوقوف، نہایت بے غیرت، الو گدھا، فارسی۔ مذکر، قلیل الاستعمال

تو ہی اب دلی میں اپنے کر انصاف
میں ہوں احمق کہ تو ہے گیدی خر — سودا

گیر:۔ (بیائے معروف) لینے والا، پکڑنے والا، چھا جانے والا، قبضہ کرنے والا۔ فارسی۔ اسم فاعل۔

قول فیصل۔ مرکبات میں اس کا استعمال ہے جیسے۔ جہاں گیر، عالمگیر، گلوگیر، وغیرہ۔

گیرائی: ۱ گرفتگی، پکڑ۔ فارسی، مونث۔ نیمیانہ، بیچے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

رہا عقدہ یہ لاینحل جو چاہا کب دست قضا بارے
کسی کے ناخن ادراک نے کچھ کام گیرائی
نظم طباطبائی۔

گیرائی: ۲ محکمہ ڈکیتی، خفیہ پولیس کا محکمہ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

گیرو:۔ (بیائے مجہول) گلی، اوری مٹی۔ ایک قسم کی لال مٹی۔ اردو، مذکر، رائج۔

ملتے ہیں وہ بجائے پوڈر کے
اپنے گالوں پہ آج کل گیرو — اثر

گیروا:۔ لال رنگ کا، گیرو کے رنگ کا گہرا، گلابی۔ اردو صفت، رائج۔

لباس گیروا خاکی ہے آنکھ آبی ہے
جو دیکھنے وہی کہدے فنا شرابی ہے — فنا بنارسی

رنگا گیروا اپنا سارا لباس
مہیا کیا فقر کا سب اساس — شوق

گیروا:۔ وہ لباس جس کو گیرو میں رنگا ہو اردو، مذکر، رائج۔

گیروا دیجیو کفن مجھ کو
کسی گلشن میں دفن کر دیجیو — نواب شوق

گیروا رنگنا:۔ گیرو کے رنگ کا رنگنا۔ اردو صرف رائج۔

رنگا گیروا اپنا سارا لباس
مہیا کیا فقر کا سب اساس — شوق

گیروا لباس:۔ گیرو کے رنگ کا لباس۔ اردو مذکر، رائج۔

محل صرف۔ سرو یا شمشاد کے عشق میں قمری کا گیروا لباس ہے اس کے نالوں کا اثر دل کو چھیدتا ہے۔ (آبحیات)

قول فیصل۔ مسلمان، فقرا، صوفی، درویش اور
سادھو حضرات عام طور سے یہ لباس پہنتے ہیں۔

گبرو دار :- دار وگیر، جنگ، لڑائی۔ فارسی
مؤنث، فصیح، رائج۔

ہنگامہ گرم رکھتا ہے کیوں حسرتوں کا تو
ایمان کا زیاں نہ ہو اس گیرودار میں نظم طباطبائی

گبرُدی :- (بیائے مجہول و کسر چہارم)
(کپڑوں کے لئے) گبرو کے رنگ کی۔ اردو مؤنث
قلیل الاستعمال۔

گلے میں گبرُدی کفنی ہے اے میر
تمہاری میرزائی ہوچکی ہے میر

گبرُدی کوئی پہنے ہے پوشاک
کوئی برسوں سے ہے گریباں چاک شوق

محل صرف۔ ایک چادر گبردی سر پر پڑی ہے
ماتھے پر تصویر سور کی بنی ہے۔ گدنا گدا ہے۔
(طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ موجودہ دور میں عام طور سے
گبرُدی بکسر اول و فتح چہارم و باضافہ ہمزہ ہی

گبیٹری :- (بیائے مجہول) وہ لکڑی جس سے
لڑکے اس طرح کھیلتے ہیں کہ ایک لکیر کھینچ کر اس
سے تھوڑے فاصلے پر لکڑی رکھتے اور دوسرا
لڑکا اس پر اپنی لکڑی کی چوٹ لگا کر لکیر سے
پار کر دینے کی صورت میں جیت لیتا ہے۔ ہندی
مؤنث، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ دہلی کی قید نہیں۔ آج سے پچاس
سال قبل لکھنؤ میں بھی عام طور سے اس کھیل کا
رواج پست طبقہ کے لوگوں میں تھا۔ بجائے
واحد کے جمع کے ساتھ اس کا استعمال تھا یعنی
گبیٹریاں۔

گبیٹریاں :- گبیٹری کی جمع۔ کھیلنے کی بہت
سی لکڑیاں، لکھنؤ میں اس جگہ گلی ڈنڈا ہے
دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ گبیٹریاں اور گلی ڈنڈے میں
فرق ہے۔ گبیٹریاں کھیلنے کو اہل لکھنؤ گلی ڈنڈا
نہیں کہتے اور ہمیشہ اس کا استعمال جمع کے ساتھ
ہی ہے۔

گبیٹریاں کھیلنا :- (کنایۃً) نادان اور
بے ہنر ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ جب کوئی لڑکا پڑھنے لکھنے سے
بھاگتا ہے تو باپ کہتا ہے کم بخت ہمیشہ گبیٹریاں
کھیلے گا اور کیا کرے گا۔ اسی جگہ گلی ڈنڈا
بھی کہہ دیتے ہیں۔

گیس :- (بفتح اول) ریاح، ابخرات، انگریزی
مذکر، رائج۔

محل صرف۔ بھائی کیا بتائیں جب سے ورزش
چھوڑ دی گیس کے مرض میں ایسا پھنسے ہیں کہ نہ
دن چین ہے نہ رات بہت علاج کیا مگر کوئی
فائدہ نہیں ہوا۔

قول فیصل۔ زیادہ تر جمع کے ساتھ گیسز زبانوں
پر ہے جیسے جب گیسز دماغ کی طرف جاتے ہیں
تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ بھیجا پھٹا جاتا ہے۔
انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ اس کو گیسٹرک
ٹربل کو معدہ کی ریاحی تکلیف بولتا ہے۔

گیسُو :- (بیائے مجہول و واو معروف) لمبے بال جو
سر کے دونوں طرف کندھوں پر ہوتے ہیں، فارسی
مذکر۔ فصیح، رائج۔

خط بڑھا، کاکل بڑھے زلفیں بڑھیں گیسو بڑھے
حسن کی سرکار میں جتنے بڑھے ہندو بڑھے ذوق

قول فیصل۔ بعض شعراء نے بصورت واحد بھی نظم کیا
ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

تم کو آشفتہ مزاجوں کی خبر سے کیا کام
تم سنوارا کرو بیٹھے ہوئے گیسو اپنا داغ

رخ پہ گیسو کی لہر آفت تھی
جو ادا اس کی تھی قیامت تھی (زہر عشق)

ہے سیاہی سے عجب عالم مرے مکتوب کا
داغ عاشق ہے یا گیسو کسی محبوب کا اسیر لکھنوی

قول فیصل۔ اس کی جمع گیسوؤں ہے۔

مری جوانی کے گرم لمحوں پہ ڈال دے گیسوؤں کا سایہ
یہ دوپہر کچھ تو معتدل ہو تمام ماحول جل رہا ہے
عبدالحمید عدم

گیسو بریدہ :- (کنایۃً) بے حیا عورت، زن فاحشہ
فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گیسو بکھرنا :- گیسو پریشان ہونا۔ زلفوں کا
بکھرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

جستجو دل کی سکھاتی ہے کہ اس سے رکھو
دیکھیں عارض پہ بکھر جاتے ہیں گیسو کیونکر جلال

گیسو پریشان ہونا :- گیسو بکھرنا۔ بال پراگندہ
ہونا۔ اردو۔ مصدر۔ فصیح، رائج۔

جو ہو معشوق کا گیسو پریشان
تو ہو عاشق پریشاں خاطر اس آن (زلیخائے اردو)

گیسو چھٹنا :- زلفوں کا بکھر کر شانے پر
لہرانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

چھٹے ہیں حلقہ گیسو جب اس رخسار روشن پر
بغل میں ظلمت شب نے کیا ہے نور کا تڑکا
آتش

گیسو دار :- گیسو والا۔ مجازاً پیرزادہ

فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

گیسو سنوارنا:۔ کنگھی کرنا، زلفیں بنانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کس پیار سے کہا ہے مکرر تمہیں پیارے
تم دو دو پہر گیسو یہ ہیں کس کے سنوارے — میر تقی

ان کی آرائش بھی ہوتی ہے موافق وقت کے
دن کو منہ دھو دیا گیسو سنوارے رات کو — پیارے صاحب رشید

گیسو کھلنا:۔ بال منتشر ہونا، بال کھلنا، گیسو بکھرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ابروئے خم گشتہ کشتی پر ہے دریائے حسن
کھل گیا جب گیسوئے پرپیچ لنگر ہو گیا — وزیر

گیسو کھولنا:۔ زلفیں بکھرانا، بال پریشان کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

شرم آئے گی تجھے لوگ سمجھ جائیں گے
تم نے گیسو مرے لاشے پہ اگر کھول دیے — رشید

گیسو لہرانا:۔ بالوں کا ہوا سے ہلنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

چہرۂ محبوب پر گیسو نہیں لہرا رہے
بت کے آگے کرتے ہیں کفار ناقوس جام رقص — آتش

گیسوؤں والا:۔ زلفوں والا، معشوق، محبوب۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کیا بلا جھوم کے گھنگھور گھٹا آئی ہے
ہائے اس وقت مرا گیسوؤں والا ہوتا — امیر مینائی

گیسوئے پرپیچ:۔ گھونگھر والی زلفیں، خم در خم گیسو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ابروئے خم گشتہ کشتی پر ہے دریائے حسن
کھل گیا جب گیسوئے پرپیچ لنگر ہو گیا — وزیر

گیسوئے پرتاب:۔ چمکتے ہوئے گیسو، بہت روشن زلفیں۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

دیکھا تھا یہ خواب اس کی نگہ نے کیا زخمی
اور حلقہ ہوا گیسوئے پرتاب کا پھاہا — وزیر

گیسوئے پرشکن:۔ پرپیچ زلفیں، خم در خم گیسو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بل کھا رہے ہیں چہرہ پہ گیسوئے پرشکن
مار سیاہ کھیل رہے ہیں چراغ سے — لا اعلم

گیسوئے تابدار:۔ چمکدار گیسو، بہت سیاہ اور چمکدار بال۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ خون میں رنگے ہوئے گیسوئے تابدار
وہ خاک میں اٹا ہوا زہرا کا گلعذار — نجم آفندی

گیسوئے رسا:۔ بڑے گیسو، لمبے گیسو، لمبے بال۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے صنم ان کو کمر کی بھی خبر پہنچا دے
دوش تک تو ترے گیسوئے رسا پہنچے ہیں — خواجہ آتش

گیسوئے سنبل:۔ یعنی سنبلی، بالچھڑ، سنبل کے بال کی طرح زلف معشوق۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

اس ہوا میں آج بوئے گل بھی ہے
پیچ و تاب گیسوئے سنبل بھی ہے — نظم طباطبائی

گیسوئے شبگوں:۔ سیاہ فام بال، بہت کالے بال۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہی الجھنے لگا آنکھوں میں اندھیرا چھایا
جب تصور ترا اے گیسوئے شبگوں باندھا — آتش لکھنوی

گیسوئے شمع:۔ شمع کا دھواں۔ فارسی ترکیب (نور اللغات)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

گیسوئے عنبر فام:۔ خوشبودار سیاہ بال۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال ہے۔

بگڑ نا ان حسینان جہاں کا اک بناؤ
پیچ و تاب دور ہے گیسوئے عنبر فام سے — نذیر

گیسوئے عنبر فشاں:۔ بہت زیادہ معطر اور خوشبودار بال، ایسے گیسو جن سے عنبر کی خوشبو آئے۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قسم اس گیسوئے عنبر فشاں کی
قسم اس ابروئے جادو کماں کی — ازلیخائے اردو

گیسوئے عنبریں:۔ خوشبودار سیاہ رنگ کے بال یا زلفیں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

عیش جیبھ اتر رہے گیسوئے عنبریں کا سانپ
ہوا ہے پاؤں مرا پیری آستیں کا سانپ — وزیر

گیسوئے مشکبو:۔ ایسے گیسو جن سے مشک کی خوشبو آئے، خوشبودار زلفیں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ترے کوچے سے پیچ اٹھا کے چلے
گیسوئے مشکبو نفس ادا نشاط — وزیر

گیسوئے مشکیں:۔ خوشبودار زلفیں، مشک کی خوشبو دینے والے گیسو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

دیکھیو گردن کہیں ہے سر ہے کہیں
بکھرے جاتے رہیں گیسوئے مشکیں — نظم طباطبائی

گیسوئے یار:۔ معشوق کی زلفیں، گیسوئے معشوق۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

چوری کہیں کھلے نہ نسیم بہار کی
خوشبو اڑا کے لائی ہے گیسوئے یار کی (آغا حشر کاشمیری)

قول فیصل - اسی جگہ گیسوئے دست بھی کہتے ہیں۔

کس نزاکت سے وہ تلواریں لگاتے ہیں مجھے
متصل شانہ دباتے جاتے ہیں گیسوئے دست (نسیم)

ہجر کی شب ہو چکی روز قیامت سے دراز
دوش سے نیچے نہیں اترے ابھی گیسوئے دست (آتش)

گیگلا :- (بہ یائے مجہول و سکون سوم) سادہ لوح ، احمق ، بھولا ، بدسلیقہ مرد - اردو صفت - عوام اور عورتوں کی زبان -

محل صرف - تمہارا لڑکا کچھ ایسی ایسی باتیں دریافت کیا کرتا ہے جس پر بے تحاشا ہنسی آجاتی ہے - عجب گیگلا لڑکا ہے -

گیگلی :- سادہ لوح ، بھولی ، احمق ، بللی ، پھوہڑ عورت - اردو صفت ، مونث عورتوں کی زبان -

محل صرف - تو اس پر فریفتہ ہو کر آئی ہے اور ڈھگڑے کی طرف سے سفارش کرتی ہے مجھ کو بھی کوئی گیگلی تو نے مقرر کیا ہے جا دور - (طلسم ہوشربا)

گیگلا پن :- بھولا پن ، سادہ لوحی ، حماقت - اردو صفت ، عوام اور عورتوں کی زبان -

گیل :- کیلے کی پھلیوں کا گچھا - ہندی مونث ، دہلی کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں اسے گَوَد (بالفتح) کہتے ہیں - مؤلف تائید کرتا ہے -

گیل :- ۲ کھجوروں کا خوشہ یا گچھا - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

گیلا :- سوکھا کی ضد ، تر ، نم ، بھیگا ہوا اردو ، صفت ، مذکر ، غیر فصیح ، رائج

محل صرف - تم نے کہا تھا کہ یہاں فرش بچھے گا تم نے پانی بہا کے پورے صحن کو گیلا کر دیا اب کیسے بچھونا بچھے -

گیلا :- وہ لڑکا جو جلدی بدفعلی کرانے پر راضی ہو جائے - وہ کہ جسے بدافعل کرانے کا شوق ہو ، گانڈو - اردو صفت ، بازاری زبان -

گیلا پن :- گیلا ہونا ، ہلکی سی تری ، ہلکی سی نمی - اردو ، مذکر ، رائج -

گیلا سیلا :- سیل کی وجہ سے نم - مونث کے لئے گیلی سیلی - صفت ، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل - یہ زبان کا کوئی خاص صرف نہیں ہے

گیلان :- نام ایک مقام کا جو بغداد کے پاس ہے - شیخ عبد القادر گیلانی قادریہ سلسلہ کے رہنما اسی ملک کے ساتھ منسوب ہیں - فارسی مذکر ، قلیل الاستعمال -

قول فیصل - جیلان اس کا معرب ہے جو زبانوں پر ہے -

گیلری :- کسی مکان میں بیٹھنے یا گزرنے کی جگہ - انگریزی مونث ، رائج -

گیلڑ :- پہلے خاوند کا وہ بچہ جسے عورت اپنے ساتھ دوسرے خاوند کے یہاں لائی ہو - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ ایسے بچے کو " مادر جلو " کہتے ہیں - گیلڑ کوئی نہیں بولتا -

گیلن :- (بالفتح اول و فتح سوم) سیال یا رقیق اشیاء کے ناپنے کا آلہ جو دو سیر دس چھٹانک کا ہوتا ہے - انگریزی مذکر - رائج -

گیلے سوکھے دونوں جلتے ہیں :- اندھیر ہونا کی جگہ -

گیلے سوکھے دونوں جلتے ہیں جو اس سرکار میں
چاندنی خانم عجب انداز ہے سرکار میں (جان صاحب)
(نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ جان صاحب کے شعر میں چلتے ہیں (جیم فارسی) ہے نہ کہ جیم ابجد سے گیلے سوکھے ، کھوٹے کھرے کا مرادف ہے یعنی دونوں میں کوئی امتیاز نہیں اسی کو اندھیر سے تعبیر کیا ہے شعر جس طرح درج ہے اس میں قافیہ غائب ہے صحیح صورت یہ ہے -

گیلے سوکھے دونوں چلتے ہیں جو اس سرکار میں
بی بی اچھائی رہا اندھیر اس دربار میں (جان صاحب)

مؤلف تائید کرتا ہے اس اضافہ کے ساتھ کہ اب یہ زبان قریب بہ متروک ہے -

گیم :- (بیائے مجہول) کھیل ، بازی - انگریزی مذکر ، رائج -

قول فیصل - کیرم وغیرہ کھیلنے میں اس طرح بھی بول دیتے ہیں کہ آؤ ایک گیم کھیل لیں یعنی ایک مرتبہ کھیل لیں - یا آؤ ایک گیم ہو جائے کیرم کے علاوہ تاشوں کے لئے بھی اس کا استعمال ہے

گیں :- (بیائے معروف) فارسی اسماء کے بعد مرکب ہو کر آتا ہے ، بھرا پرا - بھرا ہوا - فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

ع تھیں سرگیں سو خاک ان آنکھوں میں بھر گئی (قدر)

قول فیصل ۔ غمگیں ۔ اندوہ گیں ۔ وغیرہ کی ترکیبوں کے ساتھ بھی استعمال ہے ۔

گینا :۔ چھوٹے قد کا بیل ۔ ہندی ۔ مذکر ۔ اہل ہنود کی زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اصل میں یہ دیہاتیوں کی زبان ہے

گینتی :۔ (بالفتح و نون غنہ) زمین کھودنے کے ایک نوکدار آہنی اوزار کا نام ۔ کدال ۔ ہندی، مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر کدال ہی ہے ۔

گینجنا :۔ (بنون غنہ) ہاتھ سے مل دل ڈالنا ۔ مل دل کے خراب کر دینا ۔ ہندی ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر گنجولنا بولتی ہیں ۔ جیسے تمہاری لڑکی نے پیٹی کھول کے سارا سامان ادھر ادھر کر دیا اور سارے کپڑے گنجول کر رکھ دیے ۔

گیند :۔ چمڑے ، کپڑے ، یا ربڑ کا وہ گولہ جس سے لڑکے کھیلتے ہیں ۔ اردو ۔ مذکر رائج ۔

ابھرے ہوئے جوبن پہ نہ دل لوٹ ہو کیونکر
یہ گیند جوانی نے اچھالے ہیں غضب کے
(جاہ)

قول فیصل ۔ دہلی میں گیند مؤنث ہے ۔ جیسے وہی پھول عطر میں بسائیں گے کبھی ہار بنائیں گے کبھی طرّے سجائیں گے کبھی انہیں کو پھولوں کی گیندیں بنا لائیں گے اور گلبازی کریں گے ۔ (آب حیات)

شانہ لگی مجھ کو جب اس یار طرحدار کی گیند اُف

گیند :۔ ۲ وہ گیند جس کو میدان جنگ میں روشن کرتے ہیں ۔

غیروں سے تمہیں پیچ لڑائے پتنگ کے
شعلے ہماری آہوں کے ہیں گیند جنگ کے
(شوق)
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب ان معنوں میں متروک ہے ۔

گیند :۔ ۳ قالب ۔ ایک مدوّر چیز جس پر دستار لپیٹ کر درست کرتے ہیں ۔ لکھنؤ کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب سرمایۂ زبان اردو لکھتے ہیں کہ " وہ گیند جس پر پگڑی سر سے اتار کر رکھ دیتے ہیں تاکہ پگڑی درست رہے " اب شاید ہی کوئی ان معنوں میں بولتا ہو ۔ چونکہ شیعہ ٹوپی وغیرہ کیلئے قالب کا لفظ عام تھا اور اب بھی بولتے ہیں

گیند :۔ ۴ وہ گولا جو مشعل میں لگاتے اور اس پر تیل ڈال کر روشن کرتے ہیں ۔ اردو ۔ مذکر ۔ قلیل الاستعمال ۔

گیندا :۔ گل صد برگ ۔ ایک قسم کے زرد پھول اور اسکے پودے کا نام ۔ اردو ۔ مذکر ۔ رائج ۔

گل بہار بنفشہ و سوسن
گیندا ، بیل کوئی غنچہ دہن (دشت گلزار)

دل خوں ہے مرا برنگ لالہ
گیندے کے روش سے ہو بدن زرد (ناسخ)

قول فیصل ۔ اہل ہنود حضرات میں اس پھول کا استعمال زیادہ ہے ۔

گیند اکھیلنا :۔ گیندے کے پھول کا ایک دوسرے کی طرف پھینکنا ۔ کم عمر لڑکے لڑکیوں کا کھیل ہے ۔ اردو ۔ صرف ، رائج ۔

کس گھڑی سے او ہی گیندے کھیلتی پھرتی ہو تم
شل نہ ہو جائیں کہیں باجی تمہارے ہاتھ پاؤں
(جان صاحب)

گیند بلّا :۔ CRICKET کرکٹ ، مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ کرکٹ کے کھیل میں گیند اور بلّے دونوں کا استعمال ہوتا ہے ۔ لیکن گیند بلّا بولں کے کرکٹ مراد نہیں لیتے ۔

بلّا (بفتح اول و تشدید دوم) ہندی کا لفظ ہے جو خاص کرکٹ کھیلنے والوں کی اصطلاح ہے بلے کی جگہ عام طور سے اہل لکھنؤ تھاپی بولتے تھے جسکا استعمال امتداد زمانہ سے رفتہ رفتہ کم ہو گیا ورنہ متقدمین بلے کی جگہ تھاپی ہی بولتے تھے اور عام طور سے زبانوں پر یہی تھا ۔

گیند تڑی ، گیند دھڑکا :۔ (اول مؤنث ، دوم مذکر) ایک کا دوسرے کی طرف گیند پھینکنا ۔ لڑکوں کے ایک کھیل کا نام ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ گیند تڑی کوئی نہیں بولتا ۔ گیند دھڑکا بھی مذکورۂ بالا معنوں میں نہیں بولتے ۔ اس کا صرف کر دینا کے ساتھ زبانوں پر ہے یعنی کسی کو گیند کی طرح قلا بازیاں کھلانا ٹھوکریں مار کے ادھر سے ادھر کرنا ۔

جیسے ـــــ طہماس ایسے جوان کو گیند دھڑکا کر دیا تو طہماس کے بھی ہم برد نہیں ہو ۔ (طلسم ہوش ربا)

اس جگہ گیند دھڑکا بنانا بھی ہے جو قلیل الاستعمال ہے

دے اچھالے گل بازی کے زقّیاد مجھے
نہ بنا گیند دھڑکا ستم ایجاد مجھے (شاد لکھنوی)

اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہے جو قلیل الاستعمال ہے جیسے زہے ہمارے تمہارے گیند دھڑکا نہیں ہوا

کامنی (مسکرا کر) کیا اب کوئی نئی لڑائی
مول لینے کو جی چاہتا ہے۔ ابھی پیٹ نہیں
بھرا۔ (کامنی۔ ازسرشار)

گیندئی :۔ (بیائے مجہول و فتح چہارم)
زرد رنگ کا، گیندے کے رنگ کا۔ اردو
صفت، راسخ۔

ہوگیا زرد دیکھ کر رنگیں
گیندئی رنگ تیری محرم کا — رنگین

گینڈا :۔ (بفتح اول و نون غنہ)
ہاتھی سے کچھ چھوٹے قد کے ایک بڑے
قوی جانور کا نام جس کی پیشانی پر ایک
سینگ ہوتا ہے اور اس کی کھال سے
سپر بناتے تھے۔ کرگدن۔ اردو، مذکر
راسخ۔

موذی کو بعد مرگ بھی آرام ہے محال
کس طرح زیر تیغ نہ گینڈے کی ڈھال ہے — ناسخ

کہیں کھیت کھڈے کہیں تھے نتھال (?)
کہیں گینڈے جن کی بناتے ہیں ڈھال — شوق

قول فیصل۔ ایسے جوان کو بھی کہتے ہیں
جس کے غیر معمولی ہاتھ پاؤں ہوں۔ یعنی
کافی تن درست اور موٹا تازہ ہو اس کو
بھی مجازاً کہہ دیتے ہیں جیسے :۔
"حضرت میری اٹھتی جوانی اور گینڈا
بنا ہوا اور بھئی اللہ گواہ ہے کہ میں اپنی
طاقت آزمائی بھی کس چکا تھا" (فسانۂ آزاد)
صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ :۔
"یہ چوپایہ دودھ پلانے والے حیوانات
میں سے ہے۔ اہل لغات نے لکھا ہے کہ اس
کا بچہ پانچ برس تک ماں کے پیٹ میں
رہتا ہے مگر ایک برس بعد سر نکال لیتا
ہے اور گھاس کھانی شروع کر دیتا ہے جب
اس طرح چار برس گزر جاتے ہیں تو ایک
دفعہ ہی نکل پڑتا ہے اور بھاگ جاتا ہے
چار برس تک پیٹ میں رہنے میں یہ حکمت
ہے کہ اس کی ماں جس کی زبان نہایت سخت
ہوتی ہے وہ اسے چاٹ نہیں سکتی کیونکہ
اس بچے کی کھال نہایت ملائم ہوتی ہے
جو اس کے چاٹنے کی تاب نہیں لا سکتی ورنہ
تمام کھال جگہ جگہ سے پھٹ کر خون خون
ہو جاتی ہے۔"

گینگٹا :۔ (بنون غنہ) کیکڑا، سرطان
ہندی، اہل لکھنؤ کی زبان (نوراللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے
ہیں۔ "ہرگز نہیں کیکڑا کہتے ہیں۔"
راقم مؤلف تائید کرتا ہے۔

گینی :۔ (بفتح اول) چھوٹے قد کی گائے
ہندی، مونث۔ (نوراللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں
پر نہیں ہے۔

گیو :۔ (بروزن دیو) ایک پہلوان کا نام
فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

طاقت میں ہے پشن کی حقیقت نہ گیو کی
انگلی سے پھیرتا ہوں کلائی میں دیو کی — اوج

گیہاں :۔ زمانہ، روزگار، جہاں
فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قلیل الاستعمال۔

قرباں شاہزادۂ گیہاں خدیو کے
آتا جو دل ہے توڑ کے سینے کو دیو کے — اوج

گیہاں خدیو :۔ (بہ اضافت مقلوب
خدیو گیہاں) خداوند جہاں کا بادشاہ
فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قلیل الاستعمال۔

قرباں شاہزادۂ گیہاں خدیو کے
آتا جو دل ہے توڑ کے سینے کو دیو کے — اوج

گیہواں :۔ (بیائے غیر ملفوظ) گیہوں
کے رنگ کا، گندمی، اردو صفت، راسخ
قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے رنگ کے
ساتھ ملا کے عام طور سے زبانوں پر ہے
یعنی گیہواں رنگ جیسے "جس کا تم انتظار
کرتے کرتے چلے گئے تھے وہ تھوڑی دیر کے
بعد آیا، اس کا حلیہ یہ تھا۔ پستہ قد،
تنگ پیشانی، گیہواں رنگ، آنکھیں
گول، ناک ستواں۔"

گیہوں :۔ (بیائے مجہول و واو معروف)
گندم، حنطہ، ایک مشہور غلے کا نام
اردو، مذکر، راسخ۔

لایا جو دانیال کل گیہوں
سیر بھر یا دو سیر کم نکلے — جان صاحب

گیہوں کی بالی :۔ خوشۂ گندم۔ اردو
مونث، راسخ۔

گیہوں کی بالی نہیں دیکھی :۔
نہایت ناتجربہ کار اور نادان ہے۔ گھر
سے باہر قدم نہیں نکالا۔ یہ بھی معلوم
نہیں کہ گیہوں کا پیڑ اور اس کی بالی کیسی
ہوتی ہے۔ (نوراللغات)
قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے
چنانچہ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی اسی
طرح لکھا ہے اور مثال میں حکمت دہلوی (?)

کا شعر دیا ہے۔

ہوا فریفتۂ حسن گندمی کیونکر
کہ طفلِ اشک نے دیکھی گیہوں کی بالیں ہیں — نکہت

گیہوں کے ساتھ گھن پس گیا: — زبردست کے ساتھ کمزور بھی مارا گیا۔ مثل (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس مثل کو اس طرح بولتے ہیں۔

"گیہوں کے ساتھ گھن بھی پستے ہیں"

گیہوں کی ہضم نہیں ہوتی: — دماغ اونچا ہونا۔ حد سے تجاوز کرنا، دولت یا کسی قسم کی ترقی ہو جانے پر مزاج کا بدل جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

مثال نثر۔ یہ کہو کہ قسمت اچھی ہے کہ ہیڈ کلرک ہوگئے اب کسی سے سیدھے منھ بات نہیں کرتے ہر ایک سے تڑاتے جھلاتے ہیں۔ گیہوں کی ہضم نہیں ہوتی۔

قول فیصل۔ زیادہ تر اب کے اضافہ کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

تمت بالخیر

ل :- ۱ حساب جمل میں اس کے تیس عدد مانے گئے ہیں۔ فارسی شعرا، معشوق کی زلف کو لام سے تشبیہ دیتے ہیں۔

شکل عجب انداز سے ہے رخ پہ تری زلف
ایسا خط تعلیق میں بھی لام نہ پایا ظفر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں اس کا استعمال تھا اب یہ تشبیہ نہیں دی جاتی۔

ل :- ۲ یہ حرف مصادر اردو کے درمیان تعدیہ کے واسطے آتا ہے جیسے پینا سے پلانا جبنا سے جلانا۔ لگنا سے لگانا۔ اردو، فصیح، رائج

یہ ساقیا غم مئے ہم اٹھائے بیٹھے ہیں
نظر فلک پہ ہے چلو لگائے بیٹھے ہیں مؤلف

ل :- ۳ کبھی قبل الف تعدیہ کے فائدہ تعدیہ کی تاکید کا دیتا ہے جیسے دکھانا سے دکھلانا، بتانا سے بتلانا، بٹھانا سے بٹھلانا، سکھانا سے سکھلانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ محتاط اساتذہ اس طرح استعمال کرنے سے احتیاط کرتے ہیں اور غیر فصیح سمجھتے ہیں۔

ل :- ۴ الفاظ کے آخر میں آکر مصدریت کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے دیکھ بھال، بول چال اردو، فصیح، رائج۔

دو چار ہم غریبوں کے بس آشیاں جلائے
گلشن میں بجلیاں بھی گریں دیکھ بھال کے مؤلف

قول فیصل۔ کبھی نسبت کے واسطے بھی آتا ہے جیسے بوجھل، تُشل وغیرہ۔

لا :- نہیں، نعم کا نقیض، نہ، نا عربی فصیح، رائج۔

دولت لازوال پائی ہے
خوب سر کا ہاتھ آئی ہے عشق

لا :- LAW قانون، ضابطہ، دستور، انگریزی رائج۔

لَااُبالی :- میں پرواہ نہیں کرتا، فارسی میں بمعنی مطلق بے پروا بیباک مستعمل ہے اس کا املا لاؤبالی غلط ہے۔ نڈر، دلیر، بے فکرا، بے پروا عربی صفت۔

قصد تھا بحر کا بتخانے سے کعبہ کی طرف
لاابالی ہے خدا جانے گیا یا نہ گیا بحر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "باب مفاعلہ مبالات کے مضارع کا صیغہ واحد متکلم (اُبالی) ہے اس لاابالی کے معنی ہیں (مجھے خوف نہیں) فارسی اردو میں بے باک، بے خوف نڈر، بے فکر، غافل، بے پروا، بے رحم، سنگدل، آزاد منش، رند مشرب، دین و دنیا سے آزاد، لامذہب، منکر خدا و رسول، شوخ گستاخ، بے شرم، چالاک۔

واعظا ہو نہ در پے ناسخ
عاشق و رند لاابالی ہے ناسخ

اس نے غمزہ سے جب نکالی آنکھ
دیکھ لی ہم نے لاابالی آنکھ ظفر

نیز اردو میں اسم مونث بے باکی، بے پروائی، آزادی، آزاد منشی، بے رحمی، سنگدلی، شوخی کے معنوں میں۔

رحم آیا نہ خستہ حالی پہ
ضد رہی اپنی لاابالی پہ مومن

کلاہ کج ہے ہر غنچہ کا پیدا ہے گلستاں میں
کہ کیا کیا اس چمن میں دلبروں کی لاابالی تھی میر

لاوبالی (واؤ) کے ساتھ لکھنا یا کہنا غلط ہے۔ (قاموس الاغلاط) (فرہنگ آصفیہ)

عورتیں اور عوام لکھنؤ عرضنا بے پروا اور آزاد منش کے معنوں میں الف کی جگہ حرف واؤ کے ساتھ لاؤبالی بولتے ہیں جو اردو ہے اور غیر فصیح ہے۔ ناسخ نے جو الف کے ساتھ ان معنوں میں استعمال کیا ہے وہ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے نہ شعراء استعمال کرتے ہیں۔

عوام اور عورتیں بے پروائی کے معنوں میں لاؤبالی پن بھی بولتی ہیں جیسے ان کے لاؤبالی پن کا نتیجہ ہے کہ اتنی بڑی جائداد ہاتھ سے نکل گئی اور بعد میں وہ ادرے کرکے رہ گئے۔

لاابالی کارخانہ :- کمال بدانتظامی کی جگہ مستعمل ہے۔

پھراتا ہے عبث داغ سراپنا پھر کے رندوں سے
تکلف برطرف یاں لاابالی کارخانہ ہے
آتش

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں الف سے لکھ کے لاابالی بول دیتے تھے موجودہ دور میں عوام لاؤبالی بھی بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔

لا اتارنا :- داخل کرنا۔ گھر میں لانا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

پوشیدہ مکاں میں ستے خفیہ
اس رشک قمر کو لا اتارا　عاشق

لااحصی :- اشارہ ہے حدیث نبوی صلعم کا۔ لَا اُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔

دیا تیرے صفات شمار نہیں کرسکتا تجھ میں دو سب صفات موجود ہیں جو تو نے خود اپنی نسبت بیان کئے ہیں۔　(نوراللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا تعلق نہیں۔

لاادری ، لااعلم :- (۱) لغوی معنی۔ مجھے معلوم نہیں (۲) (اصطلاحی) جب کسی شاعر کا تخلص معلوم نہیں ہوتا اور اس کا شعر لکھتے ہیں تو نام کی جگہ لااعلم یا لاادری لکھدیتے ہیں یعنی معلوم نہیں شعر کس کا ہے　(نوراللغات)

قول فیصل۔ معنی ۲ میں لاادری تو نہیں مستعمل ہے لیکن لااعلم تعلیم یافتہ طبقے میں مستعمل ہے۔ معنی ۱ میں بھی بہت کمی کے ساتھ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

بعض کا قول ہے یہ "لااعلم"
ظاہر ہے یہ طریقہ سلم　(مرزا رسوا)

لاالہ :- (لاالہ الااللہ کا مخفف) اردو میں معاذ اللہ تو بہ ہے کہ جگہ مستعمل ہے۔ عربی۔

فرزند نوح کجردشی کی چلا جو راہ
طوفاں میں اس نے کھائے وہ غوطے کہ لاالہ　امیر
(نوراللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں قدیم زمانے میں بھی کمی کے ساتھ مستعمل تھا۔

لاالہ الااللہ :- کلمۂ توحید۔ خدا کے سوا کوئی معبود (قابل پرستش) نہیں مسلمانوں کے نزدیک جس کی زبان سے مرتے وقت یہ کلمہ نکلتا ہے وہ بلاشبہ بخشا جاتا ہے۔ پس اسی وجہ سے اہل اسلام مرتے وقت یہ کلمہ اکثر زبان پہ لاتے اور اگر حالت نزع میں بیہوش ہوجاتے ہیں تو آس پاس کے لوگ یہ کلمہ پکار پکار کر پڑھتے ہیں تاکہ مرنے والے کو اس کی خبر ہوجائے اور وہ بھی اپنی زبان سے نکال کر نجات پائے۔

ے مثا لاالہ الااللہ
ہو کے ہیت تیری جابجا صدقے　میر سوز
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کلمہ توحید کے بطور مستعمل ہے۔

جلائے آئینہ لاالہ الااللہ
امید حکیم طلب ہے خضر بسم اللہ　عشق

لیکن مرنے کے سلسلہ میں جو طریقہ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے تو اس کے جزو اول کا تعلق تو عام مسلمانوں سے ہے لیکن آخری حصہ کو مرنے والے کے بجائے دوسرے حضرات کہتے ہیں یہ طریقہ اہل سنت حضرات کا ہے لاالہ الااللہ کی جگہ صرف لاالہ بھی استعمال کرتے ہیں جیسا کہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمہ نے اپنی مشہور رباعی میں نظم فرمایا ہے۔

شاہ است حسینؑ ، بادشاہ است حسینؑ
دیں است حسینؑ دیں پناہ است حسینؑ
سرداد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لاالہ است حسینؑ

لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ :- کلمہ طیبہ خدا کے سوا کوئی پرستش کے قابل نہیں اور محمد صلعم اس کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ عربی۔ مذکر۔　(نوراللغات)

قول فیصل۔ صاحب نوراللغات نے جو کلمۂ طیبہ لکھا ہے وہ اہلسنت حضرات کا ہے حضرات شیعہ کا کلمہ مندرجہ ذیل ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَافَصْلٍ۔

لاآلی :- (بفتح اول) لؤلؤ کی جمع۔ بہت سے موتی، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

لاباس بہ :- کچھ مضائقہ نہیں، کوئی برائی

نہیں اس میں۔ اس میں کوئی ڈر خوف نہیں۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مثال مصنف۔ کلیم میں ان کی خدمت میں جا سکتا ہوں، مولوی صاحب لا بأس بہ۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل۔ اسی محل پر تعلیم یافتہ طبقہ لا بأس فیہ بھی بول دیتا ہے۔

لابُد :- یقیناً، بیشک یقیناً، بالضرور، ناگزیر عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رہتا ہے جو جان سے خفا دل
لابُد ہے کسی کا مبتلا دل منیر

لابُدی :- ضروری، یقینی، لازمی، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثال مصنف۔ بڑے بڑے اجتماع کو دیکھا گیا ہے کہ موت کے ہاتھوں افتراق کے گھاٹ اترنا لابدی ہو جاتا ہے۔

لابھ :- فائدہ، نفع، ہندی، مذکر۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

لابھ اس کا تمہیں ملے گا ضرور
ہوگا حاصل تمہیں نشاط و سرور حریف
(قران السعدین)

قول فیصل۔ یہ لفظ اردو میں داخل نہیں ہے۔

لابھ :- حصول، تحصیل، بالائی آمدنی، رشوت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

لابھ :- نجوم کا گیارھواں گھر۔ چاند کا گیارہ گھر یا نچھتر۔ یازدہم۔ منزل قمر۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ نجومیوں کی اصطلاح ہے عام طور سے مستعمل نہیں۔

لابھ :- لالچ، طمع، حرص۔ اردو، متروک

اپنی چالوں میں لائیے اس کو
جس کو یہ لابھ لو بھاتا ہو جانصاحب

لابھ اٹھانا :- فائدہ اٹھانا، نفع حاصل کرنا، کمانا دھانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لابھ بنا ہر کے :- خدا کو بھی لالچ کے سوا کوئی نہیں پوچھتا، خدا کی امداد کے سوا کوئی کام بذات خود فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ (فیروز اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے یہ مثل اس صورت سے لکھی ہے۔ "لابھ بنا نہیں ہر کے"، عام طور سے زبانوں پہ نہیں ہے۔

لاپتا :- وہ جس کا پتہ نہ ہو، گم شدہ اردو صفت، عوام کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے اور اس کا املا لاپتہ ہے۔ فصحائے لکھنؤ اس کے استعمال سے گریز کرتے ہیں اس لئے کہ پتہ اردو، لا عربی ہے۔ ترکیب صحیح نہیں ہے۔

لاپروا :- بے پروا، پروا نہ کرنے والا۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل فصحائے لکھنؤ اس جگہ بے پروا بولتے ہیں اس لئے کہ لا عربی ہے اور پروا فارسی۔ لا کے ساتھ فارسی کی ترکیب درست نہیں ہے۔

لاپروائی :- بے پروائی، غفلت۔ اردو مونث، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ لاپروائی بھی غلط ہے اس جگہ بے پروائی بولنا صحیح ہے۔

لات :- عرب کے تین مشہور بتوں یعنی منات و عزیٰ میں سے تیسرے بت کا نام جسے شعیب علیہ السلام کی قوم پوجتی تھی اور زمانہ جاہلیت تک اس کی پرستش جاری تھی۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع عزیٰ کہاں ہے لات دہبل آج ہیں کدھر انیس

لات :- ضرب، ٹھوکر، پاؤں کی ضرب۔ اردو مونث، غیر فصیح، رائج۔

ٹھکرا کے وہ بت اور بگاڑے مری تقدیر
کافی سر افتادہ کو اک لات نہ ہوگی جلال

قول فیصل۔ اس کی جمع لاتیں اور لاتوں ہے جیسے لاتوں کا آدمی باتوں سے نہیں مانتا۔

لات جانا :- گائے بھینس کا دودھ سے ہٹ جانا، بے شیر ہو جانا گائے بھینس وغیرہ کا اور دودھ دوہنے کے وقت لاتیں مارنے لگنا۔

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں "چونکہ جب دودھ کم ہو جاتا ہے تو یہ جانور دودھ نکالنے والے کو لات مار کر اپنے پاس سے ہٹاتے ہیں اس وجہ سے یہ محاورہ ہو گیا"۔

دہلی کے ایک قدیم لغت میں معنی لکھے ہیں گائے کا دودھ دینے سے ہٹ جانا۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ :-

"فیلن سے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا بغیر سوچے ہوئے کہ اردو میں مستعمل بھی ہے۔ اردو میں جانور کا لات مارنا یا لات چلانا ہے وجہ کوئی ہو مؤلف تائید کرتا ہے۔

لات چلانا :- لات سے مارنا، لات مارنا

ٹھوکر مارنا۔
ہاتھ اٹھایا وصل میں مجھ پر چلائی لات بھی
رفتہ رفتہ اب نکالے تم نے بارے ہاتھ پاؤں ناسخ
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ موجودہ دور میں لاتیں چلانا زیادہ بولتے ہیں۔

لاتحصیٰ :۔ بے شمار، بے حساب، بے حد، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کہا امام نے واجب ہے صبر لاتحصیٰ
یہ زخم کا ہے اثر وجہ بے رونق سیما
نماز ہوگئی محراب تیغ میں بھی ادا
مقام سجدہ ہو سبحان ربی الاعلیٰ عشق

لات دینا :۔ لات سے مارنا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

لات دی میں نے ہنسی سے تو یہ اس بت نے کہا
ایڑی چوٹی پہ ترے صدقے اتارے تلوے
امانت

لات دینا :۔ لات مارنا۔ بیٹر بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ پرسوں نواب صاحب کے یہاں بیٹروں کی پالی ہے ہفتوں سے بیٹر تیار کئے ہیں دو پہنچے تو کسالیں ادھر یا ادھر دیکھئے تو میری ٹوری کتنی بڑھ بڑھ کے لات دیتی ہے کہ اچھے اچھے بیٹر ایک ہی منہ میں نوک دم بھاگیں۔ (فسانۂ آزاد)

لاتعد :۔ بے شمار، بے حساب جس کی تعداد مقرر نہ ہو۔ لاتعداد۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پیاسے پہ آئے تیر ادھر سے جو لاتعد
قبضہ پہ ہاتھ رکھ کے کہا یا علی مدد انیس

لاتعداد :۔ بے شمار۔ بے حد بے حساب۔ عربی صفت۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کل امین آباد پارک میں اندراجی کی تقریر تھی میں نے اتنے آدمی ایک جگہ پر کبھی نہیں دیکھے لاتعداد مجمع تھا۔

لاتعد و لاتحصیٰ :۔ جس کی تعداد نہ مقرر ہو۔ شمار و حساب سے باہر، بے شمار۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

لات کا آدمی بات سے نہیں مانتا۔ شریر آدمی بغیر مار پیٹ کے نہیں درست ہوتا ہے۔ یعنی بغیر مار کھائے اپنی شرارت سے باز نہیں آتا (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ "توں کا آدمی باتوں سے نہیں مانتا" بھی عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

لات لگانا :۔ ٹھوکر مارنا ٹھکرانا اردو صرف دہلی کی زبان

ٹک سمجھ کر تو لگا لات اس بہر خدا
یہ کفن ڈول ہو دیکھو آپ بتاں بہر خدا نصیر دہلوی

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں محل پر لات مارنا یا لات دینا بولتے ہیں

لات مار کر کھڑا ہونا :۔ جن کر تندرستی کے ساتھ اٹھنا جننے سے بخیریت فراغت پانا

اصل میں پلنگ کو لات مار کر کھڑا ہونا تھا۔
(نفقہ) خدا نے یہ طاقت گنواریوں ہی کو دی ہے کہ ادھر جنا ادھر پلنگ کو لات مار کر کھڑی ہوگئیں۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لات مارنا :۔ ۱ پاؤں سے ٹھوکر مارنا، ٹھکرانا، انسان چوپایہ یا پرند کا کسی کو ٹھکرانا اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ غریب بیٹھا ہوا گلاس مانگ رہا تھا کہ نواب صاحب نے ڈیوڑھی سے نکلتے ہی ایک لات جو ماری بے چارہ قلابازی کھا گیا۔

قول فیصل ۔ بصورت جمع لاتیں مارنا بھی مستعمل زبان ہے۔

لات مارنا :۔ ۲ ترک کر دینا، دست بردار ہونا، چھوڑ دینا۔ (پر کے ساتھ) اردو صرف عوام کی زبان۔

لے جو خدمت آئینہ داری خوباں
تو لات ماردوں میں دولت سکندر پر امیر

لات مارنا :۔ ۳ کمال بیزار ہونا، نفرت ظاہر کرنا، اظہار تنفر کرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان

مع قارون زمیں میں دھنس گیا گنج زر قارون
کسی نے دولت دنیا پہ ایسی لات ماری ہے جلال

لات مارنا :۔ ۴ بے ادبی کرنا، گستاخی کرنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

لات مکی :۔ لات گھونسے کی لڑائی جو باہم لوگوں سے ہوتی ہے۔ لاتوں اور مکوں سے مارنے کی لڑائی۔ اردو مونث، عوام اور عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

دست و پا ہم نے کو جو دکھائے وہ بت
لات کی بھی چلنے لگے بت خانوں میں رشک

بیٹھے اٹھتے لات مکی تھی
چلنے اور پھرنے لپاڈگی تھی (بہت گلزار)

لاتوں کے دیو باتوں سے نہیں مانتے :۔ اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جس کی شرارت اور سرکشی لطف و مدارات سے نہ جائے تاوقتیکہ سختی سے اس کے ساتھ

پیش نہ آئیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب سرمایۂ زبان اردو نے صرف لاتوں کے دیو باتوں سے نہیں مانتے لکھا ہے

دہلی کے ایک قدیم لغت میں لاتوں کا دیو باتوں سے نہیں مانتا لکھا ہے۔

صاحب محاورات ہندوستان نے لاتوں کا دیو باتوں سے نہیں مانتا لکھا ہے۔

نیر و نور اللغات و فرہنگ آصفیہ میں لاتوں کا بھوت یا دیو باتوں سے نہیں مانتا ہے لکھا ہے۔

نواب مرزا شوق نے

"لاتوں کا دیو باتوں سے کیا مانے" نظم کیا ہے۔

تو تو عادی ہے اور باتوں کا

بات کیا مانے دیو لاتوں کا — شوق

صاحب فرہنگ اثر نے لاتوں کا آدمی باتوں سے نہیں مانتا لکھا ہے۔ یعنی سرکش آدمی بغیر پیٹے ٹھیک نہیں ہو سکتا۔

مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے موجودہ دور میں اسی صورت سے رائج و مستعمل ہے۔

لاتیں چلانا :- لاتوں سے مارنا، دولتیاں مارنا، ٹھوکریں لگانا، پاؤں چلانا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

لاتیں چلنا :- ٹھوکریں پڑنا، لاتیں پڑنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال

لاتیں چلیں گی سینے پہ اپنے شب وصال

کیا کیا نہ غل مچائے گی خلخال پائے دوست — آتش

لاتیں کھانا :- لاتوں سے مارا جانا، لاتوں سے پٹنا، ٹھکرایا جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

وصل کا لطف اٹھاتے ہیں بغل کے تکیے

لاتیں کھاتے ہیں پڑے پائنتی سونے والے — منیر

لاٹ :- انگریزی لارڈ LORD سے بگڑا ہوا) حاکم اعلیٰ، گورنر، صوبہ کا حاکم۔ مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ (۱) خداوند، صاحب، مالک، آقا، جوابدہ، ذمہ دار، کفیل، امیر، مخدوم، سرتاج (۲) عالی، حاکم ملک، جلیل القدر حاکموں کا لقب (۳) ایک قسم کا اعزازی خطاب۔ رائے، راؤ، نواب، خان (۴) نواب زادہ، رئیس زادہ (۵) وہ لقب جو پارلیمنٹ کا ممبر ہو (۶) شوہر، میاں، خصم، پتی، سوامی (۷) خداتعالیٰ (۸) ہندوستان کا صوبہ دار یعنی لیفٹننٹ گورنر، گورنر، گورنر جنرل (جب ملکی لاٹ یا بڑا لاٹ کہیں گے تو وہاں وائسرائے یعنی نائب السلطنت یا گورنر جنرل سے مراد ہوگی اور جنگی لاٹ کہیں گے تو وہاں کمانڈر انچیف یعنی سپہ سالار ہند سے اور جب چھوٹا لاٹ کہیں گے تو لیفٹننٹ گورنر یعنی ہندوستان کے کسی احاطے یا صوبے کے حاکم اعلیٰ سے مراد ہوگی) لکھنؤ کی عورتیں اور عوام صرف گورنر یا وائسرے کے لئے بولتے ہیں جیسے میں آپ کا حکم کیوں مانوں کیا آپ لاٹ صاحب کے بچے ہیں۔

لاٹ :- پتھر یا اینٹوں سے بنا ہوا بہت اونچا ستون۔ جیسے قطب صاحب کی لاٹ۔ کلن کی لاٹ وغیرہ۔

ایک قسم کا بلند ستون جو کسی متوفی شخص کی یادگار کے لئے بناتے ہیں۔ اردو، قلیل الاستعمال

بیٹھا ہے جیسے کوئی لاٹ پہ

چڑھے جس طرح بانس پر بازی گر — (طلسم ہوش ربا)

لاٹ :- مختلف چیزوں کا ڈھیر۔ نیلام کی بولی۔ کل جائداد کا وہ حصہ جو الگ کر کے نیلام کیا جائے۔ اردو مونث، عوام کی زبان۔

لاٹ بندی :- ہر انبار کا الگ الگ کر دینا، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لاٹری :- ایک قسم کی قرعہ اندازی، انگریزی مونث، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ جب سے لاٹری کا رواج عام ہو گیا ہے سیکڑوں غریب آدمی لاٹری نکلنے کی وجہ سے مالدار ہو گئے ہیں۔

قول فیصل۔ اس کا صرف ڈالنا، پڑنا، نکلنا کے ساتھ ہے۔

لاٹ صاحب :- (طنزاً) گورنر صاحب، وائسرائے۔ وہ آدمی جو اپنے کو بہت بڑا سمجھے اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ اب تو وہ اپنے کو لاٹ صاحب سمجھنے لگے ہیں کسی چھوٹے آدمی سے منہ دے کے بات بھی نہیں کرتے اسی لئے میں نے بھی ملنا چھوڑ دیا۔

لاٹھ :- ستون، کھمبا، منڈی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی لکھے ہیں۔

مینار، کیلی، پتھر یا لوہے خواہ اینٹوں کا بنا ہوا یادگاری ستون (۲) لاٹھی، باڑی، لٹھ، بیساکھی، چوبدستی، عصا، جریب (۳) چرخی کا

(۲) مجور، دھری (۵) دیکھو لاٹ بمعنی خداوند جو انگریزی لارڈ سے بگڑا ہے) تنبیہاً طویل القامت ہو۔ دراز قد۔ "سرانیچے کا بانس"۔ لیکن عام طور سے کسی معنی میں بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاٹھ :۔ کولھو کی موٹی اور لمبی لکڑی جس کے دباؤ سے تیل نکلتا ہے کولھو کا سٹھا۔ جیسے تیلی کے تینوں مریں اوپر سے لوٹے لاٹھ ۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لاٹھ :۔ موسل ۔ موسلی ۔ دستہ، موگری ۔ دستہ ہاون ۔ (نوراللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لاٹھ :۔ چرخی کی سب سے لمبی اور بیچ کی کھونٹی (نوراللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لاٹھی :۔ حفاظت یا سہارے کے لئے ہاتھ میں رکھنے کی لکڑی ۔ موٹی اور لمبی لکڑی ۔ اردو مونث، رائج ۔

ہوتی ہے دنیا میں جو کچھ تحفہ چیز
سب سے ہے سودا کو یہ لاٹھی عزیز — سودا

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں پولیس یا دیہاتی زیادہ استعمال کرتے ہیں ۔

لاٹھی پاٹھی :۔ (پاٹھی تابع مہمل ہے) مارپیٹ، زدوکوب کو کہتے ہیں ۔ اردو حرف ۔ متروک ۔

نہیں ڈرتا وہ لاٹھی پاٹھی سے
ڈھ کیا کرے لاٹھی اس کی لاٹھی سے — سودا

لاٹھی پونگا :۔ (بواو مجہول و نون غنہ)

لاٹھی اور سونٹا ۔ مذکر ۔ لٹھ اور بانس ۔ لاٹھی لٹھول باندی بٹڈل ۔ لٹھم لٹھا ۔ لاٹھیوں اور بانڈیوں سے لڑنا ۔ جیسے بنگالیوں کی نسبت مشہور ہے کہ جب محلے میں کسی سے لڑائی ہوتی ہے تو وہ لڑنے مرنے کے بجائے یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں: "سرکار لڑو، اور یار لڑو، لاٹھی پونگے سے کیا لڑنا"
(نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اس مفہوم کے ساتھ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لاٹھی پونگا :۔ زدوکوب ۔ لاٹھی سے مارپیٹ کرنا ۔ اردو حرف ۔ عوام اور عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ تم لاکھ سمجھاؤ وہ ماننے کا نہیں لاٹھی پونگے کا عادی ہے ہمیشہ لڑتا ہی رہے گا ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے ۔ جیسے وہاں تو آئے دن آپس میں لاٹھی پونگا ہوا کرتا ہے ۔

لاٹھی ٹوٹے نہ باسن پھوٹے :۔ یعنی کام اس طرح کرنا چاہیئے کہ کام ہو جائے اور نقصان نہ ہو ۔ نرمی سے کام کرنا ۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لاٹھی ٹیک کے چلنا :۔ لاٹھی کے سہارے چلنا ۔ لکڑی پکڑ کے چلنا ۔ لکڑی کے سہارے سے رفتار کرنا ۔ اردو حرف ۔ عوام کی زبان ۔

لاٹھی چلانا :۔ کسی جوش یا غصے کی حالت میں بے تکے لاٹھیاں مارنا ۔ لاٹھی سے لڑنا ۔ اردو حرف ۔ عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ پھکانے دیہاتیوں پر ایسی لاٹھی چلائی کہ سب بھاگ گئے ۔

لاٹھی چلنا :۔ لاٹھی سے لڑائی ہونا ۔ فوجداری ہونا ۔ دو پارٹیوں میں لاٹھیوں سے مارپیٹ ہونا ۔ اردو حرف ۔ عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ رات کو شہدوں میں ڈاکوؤں اور گاؤں والوں میں خوب لاٹھی چلی جب کہیں آئے ڈاکو بھاگ گئے تھے ۔

قول فیصل لاٹھی چلانا بھی زبانوں پر ہے ۔

لاٹھی کٹار سے بہیٹ نہیں چھوٹول باپ رے باپ :۔ ناحق کی واویلا ۔ مثل (ذخیرۂ اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لاٹھی کے ہاتھ مال گذاری بیباق :۔ مارپیٹ اور سختی سے کام جلد نکل جاتا ہے ۔ اردو مثل ۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لاٹھی لٹھول :۔ مارپیٹ ۔ ہندی مونث (فرہنگ آصفیہ)
(ذخیرۂ اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ۔

لاٹھی مارے یا مارنے سے پانی جدا نہیں ہوتا :۔ اس جگہ کہتے ہیں جب کوئی آدمی دو قریبی عزیزوں میں افتراق اور رنجش پیدا کرنے کا قصد کرے ۔ قریبی عزیزوں میں فرق ڈلوانے سے فرق نہیں پڑتا کسی کے بہکانے یا سکھانے سے قرابت یا رشتہ نہیں ٹوٹ جاتا اردو مثل ۔ عوام اور عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ وہ جو مثل کہتے ہیں لاٹھی مارے پانی جدا نہیں ہوتا ۔ میں نے چاہا ایک نظر تجھ کو دیکھ لوں ۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل ۔ حضرت ناسخ نے تھوڑا تصرف
کر کے کہا ہے لیکن اس صورت سے رائج
نہیں ہے

کسی بلا میں نہیں چھوٹتے جو ہیں بے جنس
کہ چوب مارنے سے ہوا نہیں ہے آب جدا ۔ ناسخ

لاٹھی میں آواز نہیں :۔ دیکھو اس کی
لاٹھی میں آواز نہیں ۔ خدا کا قہر ناگہانی ہوتا
ہے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ
پورا محاورہ ہے "خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی"
محض لاٹھی میں آواز نہیں مہمل و بے معنی فقرہ ہے"
مؤلف تائید کرتا ہے مگر اس اضافہ کے ساتھ کہ
کبھی خدا کے بجائے "اس کی" بھی عورتیں اور عوام
بولتے ہیں یعنی اس کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی

جو اسکی لاٹھی میں آواز ہے تو پاؤں گی
سوا خدا کے کروں کس سے میں کہاں فریاد ۔ جان صاحب

لیکن زیادہ تر اس کا استعمال نفی کے ساتھ ہے۔

لاٹھی والا :۔ لاٹھی باندھے ہوئے ۔ صفت مذکر (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لاٹھی ہاتھ کی بھائی ساتھ کا :۔ جو ساتھ ہو
اسی کا بھروسہ ہوتا ہے اردو مثل ۔
(گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لاثانی :۔ بے مثل ۔ بے نظیر ، جس کا کوئی مثل
نہ ہو ۔ یکتائے زمانہ ۔ فرد فرید ۔ عربی صفت ،
فصیح ، رائج ۔

سر گندھا اس کا بس کفر میں لاثانی ہے
مانگ جو اس پہ ہے زنار سلیمانی ہے ۔ مصحفی

لاج :۱ شرم ، حیا ، لحاظ ۔ اردو مؤنث
عوام اور عورتوں کی زبان ۔

یہ چاہت ہوئی ایک کو ایک کی
جو آئے لگی لاج کو بھی ہنسی ۔ انشا

لاج :۲ عزت ، آبرو ، حرمت ۔ اردو مؤنث
عوام اور عورتوں کی زبان ۔

لاج اس کی ہے تجھی کو اے مرے رب کریم
غیر کا محتاج ہے بندہ تری درگاہ کا
امیر

لاج :۳ مکان ، بنگلہ ، انگریزی ، مذکر
قلیل الاستعمال ۔

چلئے ہم آپ کو دکھاتے ہیں آج
ان کا یاں سے قریب ہے اک لاج (مصحفی)

لاجالوجی :۔ خوشامد ۔ للّو پتّو ۔ مونث
عورتوں کی زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لاج آنا :۔ شرم آنا ۔ لحاظ آنا ۔ غیرت آنا
شرم ہونا شرم لگنا ۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لاجرعہ :۔ ایک بار میں کسی رقیق شے کا پی
جانا ۔ ڈگ ڈگا کے پی جانا عربی صفت تعلیمیافتہ
طبقے کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ۔

قول فیصل ۔ بحر نے بحذف "ہا" "لاجرع"
نظم کیا ہے ۔

وہ دن گئے کہ چڑھاتے تھے بوتلیں لاجرع
گلے میں آج تو پانی کی بوند اٹکتی ہے ۔ بحر

لاج رکھنا :۔ عزت رکھنا ۔ آبرو نہ
جانے دینا ۔ عزت بچانا ۔ اردو مصدر عوام اور
عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ خدا نیک سمجھ دے ۔ بھلے
ہوئے زمانے میں اپنے بزرگوں کے نقش قدم
پر چل کے اپنے بزرگوں کی لاج رکھ لی ۔

لاجرم :۔ (بفتح سوم و چہارم) بیشک
یقیناً ۔ لازمی ، ضروری ۔ لابد ۔ ناگزیر ۔ عربی
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

لاج سے مرنا :۔ دیکھو لاجوں سے مرنا ۔
عورتوں کی زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں
پر نہیں ہے ۔

لاجک :۔ (Logic) (بکسر سوم)
منطق ۔ علم منطق ۔ انگریزی ، مونث
رائج ۔

محل صرف ۔ آپ ایک گھنٹے سے بحث کر رہے
ہیں اور اسکی کوشش کر رہے ہیں کہ قائل
کر دوں لیکن آپ کی یہ لاجک میری سمجھ سے
باہر ہے ۔

لاج کرنا :۔ شرم کرنا ۔ لحاظ کرنا ۔
اردو مصدر ۔ عوام اور عورتوں کی زبان

چارہ گر چپ ہیں کیوں علاج کریں
کچھ تو اپنے کیے کی لاج کریں ۔ عزیز لکھنوی

لاج کھانا :۔ شرم کھانا ۔ عورتوں کی
زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لاج کھانا ، لاج گنوانا :۔ بے حیا ہو جانا
بے شرم ہو جانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

لاج کی آنکھ جہاز سے بھاری :۔
یعنی جہاز اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے مگر لحاظ
والی آنکھ سے بے شرمی نہیں اٹھائی جاتی

عشق اور شرم کے مارے بدلحاظی نہ کرنے کے موقع پر بولتے ہیں ۔ شرم والے کی شکل سے شرمائے ہر طرح سے نقصان اٹھاتا ہے ۔ مثل ۔
(فرہنگ آصفیہ ، نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لاج کے مارے :۔ شرم یا غیرت کے سبب ۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ یہ عوام کی زبان ہے ۔

لاج بچانا :۔ شرمانا ۔ عورتوں کی زبان ۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں ۔

لاج لگنا :۔ شرم لگنا ۔ عورتوں کی زبان ۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتوں کی زبان نہیں ہے

لاجنب :۔ جو جنبش نہ کر سکے ، غیر متحرک ، ثابت قائم ۔ اردو ، متروک ۔

محل صرف ۔ اختر ۔ بادل اور آسمان کو یہ لوگ ایک سمجھتے ہیں ۔

ثمن ۔ بادل اور آسمان ایک نہیں ہے بادل تو چلتے پھرتے ہیں اور آسمان لاجنب ہے ۔
(سیر کہسار)

لاجواب ۱ :۔ خاموش ، جواب سے معذور ، عاجز ، قائل ، چپ ، عربی صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

دشنام تھا جواب غرض ہر سوال کا
جب لاجواب وہ مری تقریر سے ہوا — رند

لاجواب ۲ :۔ بے نظیر ، بے مثل ، یکتا ، جس کا جواب نہ ہو ، جس کا ثانی نہ ہو ، اپنی نظیر آپ ، یگانہ ، فرد ۔ عربی ، صفت ، فصیح ، رائج ۔

قدر ہوتی ہو شاعروں کی شفیق ، سخن لاجواب کے باعث
— منصور صاحب شفیق

لاجواب کر دینا :۔ لاجواب کرنا ، چپ کر دینا ، ہرانا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ جو کچھ کہوں اس کو صحیح مان لوں ۔ میں نے جواب میں ایسی دلیل پیش کی کہ لاجواب کر دیا چپکے اٹھ چلے گئے ۔

لاجورد :۔ نیلے رنگ کا ایک قسم کا چمکدار قیمتی پتھر جس کے نگینے بناتے ہیں ۔ فارسی مذکر فصیح ، رائج ۔

قول فیصل ۔ مصور اس کو پیس کر تصویروں پر رنگ دیتے ہیں اور جدول کرتے ہیں ۔

کرتے مقصود اس کو تصویر خضر ہیں صرف
ہوتا جو تیرے خط کا کچھ لاجورد پایا — آتش

یہ جس قدر دھویا جاتا ہے اسی قدر نکھرتا اور خوشنما ہوتا ہے ۔ آسمان ، فلک اور چرخ کی صفت کی حیثیت سے اس کا استعمال ہوتا ہے ۔

لاجوردی ۱ :۔ لاجورد کے رنگ کا ، نیلا ۔ فارسی صفت ، رائج ۔

لاجوردی ۲ :۔ ایک قسم کا رنگ ۔ وہ رنگ جو برادہ مس ، عرق لیمو و جعفرات سے تیار کیا جاتا ہے فارسی ، صفت ، رائج ۔

محل صرف ۔ نارنجی ، چمپئی ، کاکریزی ، لاجوردی جتنے رنگ تھے سب ایک سرے سے اڑ گئے ۔

لاج ونت یا لاج ونتا :۔ حیامند ، شرم و لحاظ والا ۔ ہندی مذکر ۔ اہل ہنود کی زبان
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لاجونتی ۱ :۔ چھوئی موئی کا درخت ، ہندی مونث ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لاجونتی ۲ :۔ شرم والی ۔ پاک دامن ، غیرت مند ۔ نیک بخت ۔ ہندی مونث ، اہل ہنود کی زبان ۔
(فیروز اللغات) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لاجوں مرنا :۔ شرم کے مارے زمین میں گڑ جانا ۔ نہایت شرم و لحاظ کرنا ۔ نہایت شرمندہ ہونا ۔ اردو مصدر دہلی کی زبان ۔

ران کی چٹکی دکھا دیں کس کو وہ ہیں فی المثل
یعنی لاجوں آپ مریئے کھول اپنی ران کو — ظفر

لاچار :۔ بے بس ، لاعلاج ، مجبور ، عاجز ، معذور ۔ اردو صفت ۔ غیر فصیح ، رائج ۔

چال رسوائی کی لوگوں پہ ہے اکثر چلتا
دل سے لاچار ہوں کچھ بس نہیں اس پر چلتا — جان صاحب

قول فیصل ۔ صاحب قاموس الالفاظ لکھتے ہیں کہ چونکہ چار فارسی لفظ ہے اس لئے عربی لائے نافیہ کے ساتھ اس کی ترکیب ناجائز ہے لیکن اردو شعرا کے کلام میں برابر پایا جاتا ہے اس لئے ہم نے اس کو سند قرار دیا

قسمت ہی سے لاچار ہوں اے ذوق وگرنہ
سب فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا — ذوق

دل جو اک پردہ نشیں پر مبتلا ہے کیا کریں
دیکھ مضطر ایسے ہیں ہم شرمندہ لاچار سے — جرأت

مولف مہذب اللغات کے نزدیک اس جگہ لاچار کا استعمال صحیح و فصیح ہے محتاط اساتذہ لکھنؤ لاچار کی ترکیب کو غلط سمجھتے ہیں اس کا استعمال حرام سمجھتے ہیں چنانچہ حضرت عشق کے متروکات میں اس کا تذکرہ بھی ہے ۔ خاندان عشق و تعشق

ہیں۔ آج تک کسی نے اس لفظ کو نہ استعمال کیا نہ صحیح سمجھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ "ناچار" کے ہوتے ہوئے لاچار بولنا اور لکھنا کہاں تک درست و جائز ہے۔

لاچار کرنا :- فعل متعدی۔ مجبور کرنا، بے بس کرنا، عاجز کرنا، تھکانا (۲) اپاہج کرنا، محتاج کرنا، معذور کرنا، کام کا نہ رکھنا، نکما کرنا (۳) مفلس بنانا، تنگدست کرنا، اردو، عوام کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ محتاط اساتذۂ لکھنؤ معنی ۱ میں تو ناچار بولتے ہیں۔ بقیہ معنوں میں نہیں بولتے۔

لاچارگی :- ناچاری، مجبوری، درماندگی، بے بسی، بےکسی، بدنصیبی، محتاجی، غریبی، مفلسی، بے سروسامانی۔ اردو، اسم مونث، عوام کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ محتاط حضرات لکھنؤ اس جگہ ناچارگی بولتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔

لاچار ہونا :- (۱) لاعلاج ہونا (۲) مجبور ہونا، بے بس ہونا (۳) عاجز ہونا، مغلوب ہونا، تھکنا، ہارنا (۴) اپاہج ہونا، محتاج ہونا، نکما ہونا، معطل ہونا، بیکار ہونا، معذور ہونا۔ (۵) مفلس اور کنگال ہونا، تنگدست ہونا، اردو، فعل لازم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ معنی ۲ اور ۳ میں ناچار ہونا فصیح ہے بقیہ معانی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاچاری :- ناچاری، مجبوری، بے بسی، اردو مونث، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس محل پر فصحائے لکھنؤ ناچاری بولتے ہیں۔

لاچاری پربت سے بھاری :- بے سہارے ہونا بڑی مصیبت ہے۔

"مجبوری آدمی کو ایسا دبا دیتی ہے کہ وہ کام کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔" (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

لاچاری درجہ :- مجبوری کی حالت میں (گنجینۂ اقوال و امثال)

"ٹکا پاس نہ تھا لاچاری درجہ کیا کرتے۔" (فسانۂ آزاد) (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

لاحاصل :- ۱ فضول، بیکار، بے نتیجہ، بے فائدہ۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

نگاہ یاس سے ثابت ہے یہ سعی لاحاصل
خدا کا ذکر تو کیا بندۂ خدا نہ ملا (یاس یگانہ چنگیزی)

لاحاصل :- ۲ وہ آراضی جس سے کوئی آمدنی نہ ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاحق :- (بکسر سوم) پہنچنے والا۔ پیچھے سے آکر ملنے والا، بعد میں شریک ہونے والا، پیوستہ، چسپاں، ملا ہوا، وابستہ۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عوام اسی کو (بفتح سوم) لاحق بولتے ہیں اس کے ایک معنی "چاہیئے" بھی ہیں جیسے تم کو یہ لاحق تھا کہ جب وہاں شادی میں گئے تھے تو کچھ دے کے آتے۔

لاحقہ :- ملحقہ، پیچھے لگا ہوا، چپٹا ہوا، وابستہ، موجودہ جیسے مرض لاحقہ۔ عربی صفت مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا اس کا استعمال نہیں ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے جیسے مرض لاحقہ لکھ کے مثال دی ہے یہ اصولاً غلط ہے جمع کے ساتھ لاحقہ کی صفت کی صورت میں لاتے ہیں جیسے امور لاحقہ، مرض لاحقہ کی جگہ انھیں امراض لاحقہ لکھنا چاہیئے تھا بہرحال یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

لاحقہ :- ۲ وہ ٹکڑا جو لفظوں کے آخر میں اضافہ کرنے سے نئے الفاظ بناتا ہے جیسے لفظ سنج سے سخن سنج، نوا سنج، بذلہ سنج وغیرہ لاحقہ انگریزی (سفکس Suffix) کا ترجمہ ہے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے عام طور سے مستعمل نہیں۔

لاحق ہونا :- لپٹنا، وابستہ ہونا، ملنا۔ اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ جیسے غریب کو فالج کا مرض لاحق ہوا ہے اٹھنے بیٹھنے سے مجبور ہے اور بات کرنے میں بھی تکلف ہوتا ہے۔

لاحل :- جو حل نہ ہو سکے، مشکل، دشوار، دقیق، عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی محل پر تعلیم یافتہ طبقہ لاینحل بھی بول دیتا ہے جیسے عقدۂ لاینحل۔ عقدۂ لاحل بھی کسی کے ساتھ بول دیتے ہیں۔

لاحول :- اظہار نفرت و حقارت کا کلمہ، عربی مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ابھی تو آپ ہم پر آوازے کس رہے، سیکڑوں ہی پھبتیاں کہہ ڈالیں یا اب اپنے اوپر آپ ہی لاحول پڑھنے لگے۔ (فسانۂ آزاد)

لاحول: ۱۔ شیطان کے بھگانے اور بھوت پریت دفع کرنے کا کلمہ۔ عربی، رائج۔

محل صرف۔ تمہارے دل میں شیطان نے سیکڑوں وسوسے پیدا کر دیے ہیں۔ تم کم سے کم سو بار دن میں لاحول بھیجا کرو۔

قول فیصل۔ یہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم کا مخفف ہے۔

لاحول: ۲۔ بری بات پر تاسف ظاہر کرنے کے لئے بھی مستعمل ہے۔ عربی کلمہ، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ زیادہ تر لاحول ولا قوۃ زبانوں پر ہے جیسے میں ان کے کہنے سے تاڑی خانے چلا گیا مجھے جانا نہ چاہیئے تھا جب نکل رہا تھا بہت سے لوگوں نے دیکھا۔ لاحول ولا قوۃ۔

لاحول بھیجنا: ۱۔ شیطان سے بچانے کی خدا سے دعا کرنا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لاحول بھیجنا: ۲۔ لعنت کرنا، اظہار نفرت کرنا، اظہار تاسف کرنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اجی ایک روز میں چلا جاتا تھا سامنے سے ایک شتربان آتا تھا۔ باتوں باتوں میں بگڑ گیا۔ میں نے کہا مارے قرولیوں کے چوندھیا دوں گا۔ اس نے ہنس کر کہا بیدھا تو نہیں ہے بس وہ بیکا۔ اب لاکھ لاکھ تدبیر کرتا ہوں اس تک ہاتھ نہیں پہنچتا تب سے میں نے اس جانور پر لاحول بھیجا۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ فسانہ آزاد میں بصورت تذکیر صرف ہوا ہے۔ موجودہ دور میں کمی کے ساتھ بصورت تانیث بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔

لاحول پڑھنا: ۱۔ شیطان یا بھوت پریت دفع کرنے اور برے وسوسوں کے دفع کرنے کے لئے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "شیطان کے دور کرنے کے واسطے زبان سے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا کیونکہ اہل اسلام کے اعتقاد کے موافق بھوت پریت اور شیطان اس کلمے سے بھاگتا اور نیز اسے اذیت پہنچتی ہے پس حالت غیظ و غضب میں اکثر اس کلمہ کو پڑھنے کی ہدایت کیا کرتے ہیں تاکہ غصہ جو ایک جن یا دیو سے کم نہیں ہے دفع ہو اور چھیڑ کے جاتے رہنے پر بھی۔"

لاحول پڑھنا: ۲۔ (کنایۃً) نفرت اور کراہت ظاہر کرنے کے لئے مستعمل ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ابھی تو آپ ہم پر آوازے کس رہے تھے سیکڑوں ہی پھبتیاں کہہ ڈالیں یا اب اپنے اوپر آپ ہی لاحول پڑھنے لگے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ اہل دہلی عام طور سے مونث ہی بولتے ہیں۔

دل میں واعظ نے پڑھی لاحول اور سمجھا کہ میں
چھیڑ کر اک بے ادب کو مفت میں رسوا ہوا حالی

لاحول ولا: ۔ لاحول ولا قوۃ کی جگہ۔ عربی کلمہ۔ قلیل الاستعمال

واعظوں کی کوئی لاحول ولا سنتا ہے
کہ فرشتے کی بھی سنتا نہیں دیوانۂ عشق صبا

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ: ۔ اظہار نفرت و بیزاری کے موقع پر بولتے ہیں۔ عربی جملہ، فصیح، رائج۔

میخانے میں مولانا لاحول ولا قوۃ
پیمانے پہ پیمانا لاحول ولا قوۃ
میں نے در جنت پر رضواں کو پکارا تھا
اندر آ گئی وہ ضوانا لاحول ولا قوۃ ناچیز لکھنوی

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ: ۔ شیطان یا بھوت پریت جن و پری یا دیو بھگانے یا وہم و وسواس دور کرنے کا جملہ۔ عربی جملہ، فصیح، رائج۔

پڑھ تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ
گھیرے ہمزاد کی صورت ہے یہ شیطان عبث حالی صاحب

قول فیصل۔ جب کوئی چیز کھو جاتی ہے تو عوام اور عورتیں جلدی جلدی یہ جملہ زبان پر لاتی ہیں اور ان کا خیال یہ ہوتا ہے کہ ہماری چیز مل جائے گی۔ اس جملے کے لفظی معنی یہ ہیں "کسی کو کوئی قدرت و طاقت حاصل نہیں سوائے خدائے بزرگ و برتر کے"

لاحول ولا قوۃ الا باللہ: ۲۔ دھوکے یا غلطی ہونے پر اظہار افسوس اور ندامت کے محل پہ عربی جملہ، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بھائی لڑکا ایسا نکلا تمہاری قسمت میں نے نیک سمجھ کے تمہاری لڑکی کی شادی ٹھہرائی تھی کیا معلوم تھا کہ وہ ایسا بدکردار نکلے گا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ: ۳۔ ایسا نہیں ہو سکتا، ناممکن اور محال کے اظہار کے محل پر۔ عربی جملہ، فصیح، رائج۔

ہے دست الٰہ تیرا یا شاہ، اب غیر کے حال پر نہ دکھیو نگاہ
تیرا ہو غلام غیر کا دست نگر، لاحول ولا قوۃ الا باللہ
رشک

لاحول ولا قوۃ الا باللہ :- اظہار نفرت و کراہت کے محل پر۔ عربی جملہ، فصیح، رائج۔

رکھتے ہیں طرفدار جو اکثر ہمراہ
روتا ہے کوئی یا کوئی کہتا ہے واہ
یہ عشق فقط وسوسۂ شیطاں ہے
لاحول ولا قوۃ الا باللہ — عشق

لاخراج :- وہ زمین جس پر سرکاری محصول نہ ہو، معافی۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

زمیں ہو گئی قطعۂ لاخراج
ہما کیا اڑا اڑ گئے تخت و تاج — محسن کاکوروی

لاخراجدار :- وہ شخص جو معافی کا قابض ہو۔ صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لاد :- بار، بوجھ اس معنی میں لادن مستعمل ہے۔ ہندی مونث۔ (نور اللغات)

وہ دونوں کے سر سے اتارے گا لاد
دیا بس وہیں اپنے گھوڑے پہ لاد — نعیم
(قران السعدین)

گدھے یا خچر وغیرہ کا بھار، گھاس لدا ہوا بوجھ جیسے لادھے اپلوں کی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا تعلق نہیں

لادا :- (ہندی میں لاڈا) نیل کے درخت جن کی پتیاں اچھی طرح پختہ نہ ہوئی ہوں (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاد پھاند :- اسباب کا باندھنا اور بار کرنا۔ ہندی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاد پھاندکے :- اسباب ساتھ لئے ہوئے (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ لد پھند کے یا لدے پھندے یعنی بہت سا ساز و سامان ساتھ لئے ہوئے یا لادے ہوئے کے معنوں میں بولتے ہیں۔

لاد چلنا :- کوچ کرنا، بوریا بستر سمیٹ کر رخصت ہونا۔ اردو صرف، قریب بمتروک۔

ٹک حرص و ہوا کو چھوڑ میاں مت دیس بدیس پھرے مارا
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارا
نظیر اکبرآبادی

لادے لدا دے لادنے والے کا ساتھ دے :- کسی پر پورا بوجھ یا ذمہ داری ڈالنے کے محل پر۔ اردو مثل عوام اور عورتوں کی زبان

قول فیصل۔ صاحب محاورات ہندوستان نے "لادے لدا دے لادن والا ساتھ دے" لکھا ہے۔ صاحب گنجینۂ اقوال و امثال نے "لادے لدا دے لادنے والا ساتھ دے" لکھا ہے اور معنی لکھے ہیں چیز بھی دے اور پھر اس کے ساتھ مزدور بھی کر دے اور ایک آدمی کو اور بھی ساتھ کر دے جو وہاں جا کر اتروائے اور رکھوائے۔ مطلب یہ کہ ہم سے کچھ نہ ہوگا جو کچھ کرو تم خود کرو یہ مثل اس شخص کی نسبت کہا کرتے ہیں جو اپنا پورا بوجھ دوسرے پر ڈال دیا کرتا ہے۔

صاحب نور اللغات نے "لادے لدا دے لدانے والے کا ساتھ دے" لکھا ہے۔ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی نے ابن الوقت میں "لاد دو لدا دو لادنے والا ساتھ دو" استعمال کیا ہے جیسے "مگر ہندوستانی اس درجہ کے جاہل اور کاہل ہیں کہ ان میں اپنی حالت کے درست کرنے کی کوئی گدگدی خدا نے پیدا ہی نہیں کی یہ تو گورنمنٹ سے چاہتے ہیں۔ لاد دو لدا دو لادنے والا ساتھ دو۔" صاحب خزینۃ الامثال نے "لادے لدا دے ہانکن والا ساتھ دے" لکھا ہے۔

لادعویٰ :- دست برداری، فارغخطی۔ بے تعلق ہونے کی سند۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ دست برداری زیادہ ہے

لادعویٰ دینا، لادعویٰ لکھنا :- کسی حق کو چھوڑ دینا، کسی دعوے کو چھوڑ دینا۔ دست بردار ہو جانا، دعویٰ سے ہاتھ اٹھا لینا۔ دست برداری اور عدم دعویٰ کی دستاویز لکھ دینا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لادنا :- اسباب کا تلے اوپر رکھنا، بوجھ رکھنا، بار کرنا، کسی کے سر پہ بوجھ رکھنا۔ گاڑی یا چھکڑے وغیرہ پہ سامان رکھنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ کسی پہ بلا وجہ کوئی ذمہ داری عائد کرنا یا کوئی خاص کام سپرد کرنا جو ناقابل برداشت ہونے کے معنی میں عوام کہتے ہیں جیسے تم بلا وجہ کسی کے سر پہ بوجھ لاد رہے ہو۔

لادنا پھاندنا :- اسباب کو بار کرنا۔ رخت سفر باندھنا، سافرت کا قصد کرنا، استر بستر اٹھانا، بدھنا بوریا سنبھالنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں لدے پھندے زبانوں پر ہے جو عوام کی زبان ہے،

لادو :- وہ حیوان جس پر بوجھ لادتے ہیں ہندی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لادو :- بوجھ لادنے کے قابل جیسے لادو ٹٹو

ان معانی میں بیشتر لدّو مستعمل ہے۔ صفت۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ لدّو کے جو معنی صاحب نور اللغات نے لکھے ہیں وہ بھی صحیح نہیں اہل لکھنؤ لدّو، سُست اور کاہل آدمی کے لئے بولتے ہیں۔

لادوا:۔ لاعلاج، جس کی دوا نہ ہو سکے جو علاج پذیر نہ ہو۔ عربی الفاظ۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

سچ ہے کہ یہ عشق بد بلا ہے
یہ ہے کہ مرض یہ لادوا ہے اختر شاہ اودھ

قول فیصل۔ درد لادوا کی ترکیب سب کی زبانوں پر ہے۔

مسیحا بھی نہ آیا حال کس سے میں کہوں اپنا
رہے گا یوں ہی درد لادوا پوشیدہ پوشیدہ شفیق

لادی:۔ دھوبیوں کی میلے کپڑوں کی گٹھری دھوبیوں کا پشتارہ، پشتارۂ گاذراں، اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ کچھ کپڑے اجلے، کچھ میلے لبطور لادی کے کاندھے پر ڈال اٹھلاتا ہوا ناز و کرشمہ دکھاتا ہوا چلا۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ عورتیں بڑی گٹھری یا گٹھڑ کو بھی لادی کی لادی کہدیتی ہیں۔

لادی کا بیل:۔ وہ شخص جس سے ہر وقت زیادہ سے زیادہ محنت لی جائے۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

لاڈ:۔ حد سے زیادہ پیار، اخلاص، محبت، بیجا ناز برداری۔ اردو مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

تمہارا لاڈ ہی اس پر ہے بیجا
کہ اس سے اور بھی بگڑے گا بچا شرف

(زعفران السوزین)

لاڈ اٹھانا:۔ بیجا ناز برداری کرنا، بے محل محبت و اخلاص برتنا، حد سے زیادہ ناز برداری کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

میں نہیں ایسے لاڈ اٹھانے کی
آبرو کھوئے گی گھرانے کی قلق

لاڈ پیار:۔ پیار، اخلاص، بیجا ناز برداری، اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ میرے ہی نامعقول لاڈ پیار نے ان کے مزاجوں کو گندہ ان کی طبیعتوں کو بے قابو بنا دیا (توبۃ النصوح)

پاؤں پڑ جائے نہ ان کا بیچ اور پیچ
لڑکیوں سے لاڈ پیار اچھا نہیں جان صاحب

لاڈ کرنا:۔ ناز کرنا، بیجا ضد میں کرنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ اپنے ماں باپ سے سارے بچے ہی لاڈ کرتے ہیں وہ کر رہا ہے تو کیا گناہ ہے۔

قول فیصل۔ ماں باپ بھی بچے سے لاڈ کرتے ہیں لیکن اس کے معنی ہیں بیجا ناز برداری محبت، پیار۔

لاڈلا:۔ پیارا، دلارا، ناز پروردہ، چہیتا عزیز از جان، وہ بچہ جسے ماں باپ نے نہایت محنت اور محبت سے ناز و نعم سے پرورش کیا ہو۔ اردو صفت۔ مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

بسکہ میں لاڈلا پدر کا ہوں
چاہوں زر جسقدر میں صرف کروں دہشت گلزار
ناز پروردہ باپ ماں کے ہیں
لاڈلے سارے خاندان کے ہیں قلق

لاڈلا:۔ اکثر نام یا لقب کا بھی جز ہوتا ہے جیسے لاڈلے مرزا، لاڈلے نواب، لاڈلے صاحب اردو مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ مونث کے لئے لاڈلی ہے۔ جیسے لاڈلی بیگم، لاڈلی خانم۔

ع۔ جب گھر سے چلا ڈولا بی لاڈلی خانم کا لاؤ

لاڈلا پوت گھوڑے موت:۔ لاڈ پیار سے بچہ اکثر خراب اور بدتمیز ہو جاتا ہے یعنی زیادہ پیار محبت سے اولاد بے تمیز ہو جاتی ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ یہ خاص عورتوں کی زبان ہے۔

لاڈلی:۔ بہت پیاری، ناز و نعمت سے پالی ہوئی لڑکی۔ اردو صفت عوام اور عورتوں کی زبان۔

تھا ہرا یہ ہم اپنے گھر میں بھی
لاڈلی مادر و پدر کی تھی دہشت گلزار

لاڈو:۔ لاڈلی۔ ہندی مونث۔

ع لاڈو یہ جی میں آتا ہے دیدے نکال لوں جان صاحب

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ نام کے بطور اس کا استعمال ہے۔ جیسے لاڈو خانم وغیرہ۔

لاڈو:۔ ۲ دلہن، عروس (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاڈو:۔ ۳ پیار سے لڑکیوں کو کہتی ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لادو:۔ ۴ عزیزہ پیاری (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لار ۱: سلسلہ، قطار۔ جیسے اونٹوں کی لار (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے اونٹوں کی قطار ہی بولتے ہیں۔

لار ۲: منھ کی رال، لعاب دہن، تھوک۔ پورب کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

لارا لیہری: حیلہ حوالہ، ٹال مٹول، ہونٹ دکرنا لگانا کے ساتھ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

لارا لیہری کا یار کبھی نہ اترے پار۔ حیلے حوالے کرنے والے دوست کا اعتبار نہ کرنا چاہیے۔ (مثل) (فرہنگ امثال)

حیلہ حوالہ ٹال مٹول کرنے والے کے بھروسے پہ رہتا ہے وہ ہمیشہ نقصان اٹھاتا ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ ممکن ہے کہ پہلے بولتے ہوں اب کوئی نہیں بولتا۔

لارڈ۔ حاکم، مالک، بادشاہ، شریف۔ (انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی بہت آزاد دل والے۔ من موجی کے بھی ہیں۔ جیسے ان کا تو کہنا ہی کیا وہ بہت لارڈ آدمی ہیں تم ان سے مل کے جو دل چاہے کام لینا کرو جی

لاریب: بفتح سوم، یقیناً، بیشک، بلاشبہ، بتحقیق۔ عربی، فصیح، رائج۔

لاریب ترے رزق کا انجام فنا ہے
پیوستہ اسی راہ میں ہر جادۂ عدم کی حسرت
ع لاریب ترے نام پہ ہر سکۂ نقش ہے۔ انیس

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ اسی جگہ لاریب فیہ بھی کہہ دیتا ہے۔

لاڑھیا ۱: بری چیزوں کو اچھا کر کے بیچنے والا۔ اردو صفت۔ عوام کی زبان۔

لاڑھیا ۲: مکار، فریبی، دغاباز، دھوکے باز۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔ اور عوام کی زبان ہے۔

لاڑھیا ۳: کبوتروں کا لمبا بڑا پنجرہ لیکے کبوتروں کے بازار میں بیٹھنے والا جس کا کام کبوتروں کی خرید فروخت ہے۔ اردو عوام کی زبان۔

لاڑھیاپن: بیچنے والے سے ساز باز کر کے خراب مال کی تعریف کرنا تاکہ دوسرا شخص فریب میں آکر مال خرید لے۔ اردو مذکر عوام کی زبان۔

لاڑھیاپنا: دھوکے بازی۔ مکاری، چالبازی، دغابازی، چالاکی، ہوشیاری، عیاری۔ لکھنؤ کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عوام لکھنؤ کی زبان ہے فصحا نہیں بولتے۔ اسی جگہ عوام لاڑھیاپنا بھی بولتے ہیں جیسے ہم سے لاڑھیاپنا نہ کیا کرو۔

لازب ۱: چپکنے والا۔ عربی صفت مذکر

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لازبا ۲: (چوٹ کیلئے) وہ چوٹ جس کا نشان اچھا ہو جانے کے بعد باقی رہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لازم ۱: لازم ہے اسم فاعل، چپٹا ہوا، وابستہ، ملحق۔ جو جدا نہ ہوسکے۔ وہ چیز جو ہمیشہ کسی دوسری چیز کے ساتھ ہو۔ عربی صفت فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ ضروری، قدیمی کی طرح لازمی کہنا غلط ہے۔ کیونکہ لازم میں یائے نسبتی کی ضرورت نہیں۔

لازم ۲: ضرور، واجب، فرض، سزاوار۔ عربی۔ فصیح، رائج۔

کان دیتا گل کو بھی بلبل کو گر نالہ دیا
تھا یہ لازم نخل بند گلشن ایجاد کو۔ ناسخ

لازم ۳: صرف ونحو میں وہ فعل جو فاعل ہی پر ختم ہو جائے اور مفعول کو نہ چاہے۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سعدی نہ ہونا لازم ہے
کہ یہ تعریف داخل جازم ہے۔ ہشت گلزار

قول فیصل۔ عام طور سے فعل لازم کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

لازم ۴: سو، ذمہ، تعلق، جیسے نیکی بدی کرنا لازم۔ اردو (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں صرف اسی شق کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

لازم الاحترام: عزت کرنے کے قابل لائق احترام۔ عربی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ تو نے ہمارے فرمان واجب کی بے حرمتی اور احکام لازم الاحترام کی بے عزتی کی۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل۔ اس محل پر تعلیم یافتہ طبقہ واجب الاحترام بولتا ہے۔

لازم آنا: ۔ ضروری ہونا۔ یقینی نتیجہ نکلنا۔ بطور فرض ہو جانا۔ واجب ہونا۔ اردو حرف۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ اب یہ دریافت کرنا لازم آیا کہ یہ کس شے سے بنے ہوتے ہیں سنا ہے پہاڑوں پر درخت ابھی ہوتے ہیں تو اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ مٹی کا میل ضرور ہے۔ (سیر کہسار)

لازم پڑنا: ۔ ضروری ہونا۔ مجبوری سے۔ کسی کام پر مجبور رہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لازم جاننا: ۔ فرض جاننا۔ ضروری سمجھنا۔ واجب خیال کرنا۔ اردو فعل متعدی۔ اردو حرف۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس محل پر واجب جاننا زبانوں پر ہے۔ جیسے میں نے جو کچھ تم کو خط میں لکھا ہے اس کو واجب جان کر عمل کرو۔ یہی میرا حکم ہے۔ کمی کے شانہ اس کا صرف سمجھنا کے ساتھ بھی ہے۔ یعنی لازم سمجھنا۔

لازم ملزوم: ۔ ایک دوسرے کے متعلق، ایک دوسرے سے وابستہ۔ ایک دوسرے پر موقوف۔ وہ دو چیزیں جن میں ایک دوسرے کی جدائی ناممکن ہو۔ جیسے سورج اور دھوپ، آدمی اور پرچھائیں۔ اردو۔ رائج۔

اس طرح سمجھو اب اس کا مفہوم
جس و مس دونوں ہیں لازم ملزوم — مرزا رسوا

قول فیصل۔ عام طور سے تعلیم یافتہ طبقہ لازم و ملزوم بولتا ہے۔

لازم ملزوم: ۔ واجب، ضروری۔ اردو، قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ داغ عاطفہ کے ساتھ لازم و ملزوم زبانوں پر زیادہ ہے۔

کچھ لطف و کرم لازم و ملزوم نہیں ہیں
اک یہ بھی تمنا کی نہ ہو شعبدہ بازی — حسرت موہانی

لازم نہ ہونا: ۔ ضروری نہ ہونا، واجب نہ ہونا، چاہیئے نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

میری خطا یہ آپ کو لازم نہیں نظر
یہ دیکھیئے مناسب شان عطا ہے کیا — حسرت موہانی

لازمہ: ۔ مختلف قسم کے دیگر مصالحہ جات یعنی اوپر کا صرف، بالائی مصارف۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ آپ نے حکم تو دیا ہے کہ شش رنگا تیار کرو لیکن سرکار اس گرانی کے زمانے میں چونکہ اس کا لازمہ بہت ہے پیسہ بہت خرچ ہو جائے گا۔

لازمہ: ۔ جوڑ میل، سامان، ضروری اسباب جو آدمی کو چاہیئے۔ مناسبات۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

لازمہ ہے زندگی کا سلسلہ تدبیر کا
مردہ دیوانہ کو زنجیر کی حاجت نہیں — شک

محل صرف۔ اصغری نے کہا۔ بیاہ تو فضول نہیں مگر اس کے لازمے البتہ ناحق کے ڈھکوسلے ہیں (مراۃ العروس)

لازم ہونا: ۔ ضروری ہونا، چاہیئے ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

جان دینا کسو پہ لازم تھا
زندگی یوں بسر نہیں ہوتی — مرزا رسوا

لازمی: ۔ ضروری، لابدی، واجب، اردو صفت غیر فصیح، رائج۔

سزائیں تو ہر حال میں لازمی تھیں
خطائیں نہ کرکے پشیمانیاں ہیں — آزاد انصاری

لازوال: ۔ جس کو زوال نہ ہو ہمیشہ رہنے والا۔ غیر فانی، ابدی۔ ازلی۔ قدیم۔ عربی صفت فصیح، رائج۔

کافی ہے اہل درد کو حسرت دوائے غم
اور کیوں نہ ہو کہ غم ہے غم لازوال دوست — حسرت

دولت لازوال پائی ہے
خوب سرکار ہاتھ آئی ہے — عشق

لاسا: ۔ ایک لسدار مادے کا نام جو پودوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ وہ لعابدار شے جس سے چڑیا، چڑیاں پکڑتے ہیں۔ اردو۔ مذکر، رائج۔

نہ ہاتھ آئے گی اس انگیا کی چڑیا بحر معنے
مزہ کھائے، لاسا ہوا تو ہو نہیں سکتا — بحر

لاسا: ۔ (کنایۃً) چسکا، عادت، جھگڑا

ہزاروں مرغ زیرک اس بلا میں مبتلا دیکھے
لپٹ کر پھر نہیں چھٹتا عجب لاسا ہے انیوں کا — بحر

(لگانا، لگنا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب قریب بمتروک ہے۔

لاسا: ۔ تبت کا پایۂ تخت۔ (فیروز اللغات)

لاسا لگا رہنا: ۔ (کنایۃً) اشتیاق رہنا۔ خواہش رہنا۔ اردو صرف، متروک

مرغان باغ ہیبت صیاد سے اڑے
پر موسم بہار کا لاسا لگا رہا — رشک

لاسا لگانا: ۔ بیری کی پتلی ٹہنی پر چڑیوں

دغیرہ کے پکڑنے کے واسطے بنے ہوئے لاسے کا لگانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

دے کر صیاد نے دلاسا
چاہا کہ پھیر لگائے لاسا (گلزار نسیم)

لاسا لگانا:- کسی کے پیچھے کوئی جھگڑا یا بلا لگا دینا (۲) لالچ دینا، امید دلانا۔

(دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاسا لگانا:- دو شخصوں کو بھڑوانا، فساد کا تخم بونا۔ (۵) پھانسنا، چپکانا، پھنسانا، پھندے میں لانا، دام میں لانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

لاسا لگنا:- لاسا چپکنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

الفت بڑی بلا ہے صیاد سے سفر کیا
لاسا لگا ہوا ہے بلبل کے بال و پر میں (بحر)

لاسا لگنا:- آم کے درخت میں بور آنے پر جو ایک مادہ پیدا ہو کے بور کو بیکار کر دیتا ہے اس کو کہتے ہیں۔ اردو صرف، دیہاتیوں کی زبان

لاسا ہو جانا:- (کنایۃً) چپک جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر کہتے ہیں کہ "صحیح مفہوم ایسا شخص ہے جس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو" اب عام طور سے اس محل پر عورتیں لسّو بولتی ہیں۔

لاسخن:- (۱) خاموش، بے زبان، چپکا، بدزبانی، گستاخی، گالی کی جگہ مستعمل ہے ناملائم بات، نامناسب بات، بیجا بات، نازیبا کلام، گالی گلوج، ابے تبے، تو تڑاق تو تکار، غیر مہذب کلام۔

لاسخن کہہ رہے ہیں لڑتے ہیں
واہ کیا منہ سے پھول جھڑتے ہیں (شاد)

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب یہ حرف متروک ہے۔

لاسخن کہنا، لاسخن نکالنا:- برا کہنا بدزبانی کرنا۔ بری بات کہنا۔ نامناسب بات کہنا (نور اللغات) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاسے پر لگانا:- (کنایۃً) مانوس کرنا ہلانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاسے پر لگانا:- گرویدہ بنانا۔ یار بنانا۔ جال میں پھنسا لینا۔ فریفتہ کر لینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاسے پر لگ جانا:- گرویدہ ہو جانا، فریفتہ ہو جانا۔ جال میں پھنس جانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

سچ ہے لاسے پہ لگ گیا وہ پری
خوب کیا حضور نے مارا (ناسخ)

لاش:- تن مردہ، مردہ جسم۔ انسان کی میت۔ اردو مؤنث۔ فصیح، رائج۔

زلف اور لاش پر سوگواری ہو
واہ کیا شان سوگواری ہے (عزیز لکھنوی)

آتش حسن سے جل بھن کے مواجد عاشق
لاش اس کی تہ مدفن بھی جلتی ہو گی (رند)

قول فیصل۔ انسان کے علاوہ بعض شعراء نے جانوروں کے لئے بھی استعمال کیا ہے جو قلیل الاستعمال ہے

لاش جب گلشن سے نکلی بلبل ناشاد کی
اسقدر رویا کہ ہچکی بندھ گئی صیاد کی (مشہور)

بعض اساتذہ نے اس کو ترکیب کے ساتھ بھی نظم کیا ہے جو اصولاً صحیح نہیں۔

مر کے بھی اسباب دنیا سے مفر ہوتی نہیں
بے کفن زیر لحد لاش بسر ہوتی نہیں (تسلیم)

روئیں گے خون دیدۂ تر دو گھڑی کے بعد
نکلے گی لاش لخت جگر دو گھڑی کے بعد (تسلیم)

وہ اٹھا شور ماتم آخری دیدار میت کا
اب اٹھا چاہتی ہے لاش فانی دیکھتے جاؤ (فانی)

حضرت عشق رحمۃ اللہ علیہ لکھنوی جو لکھنؤ کے مستند استاد اور محقق سمجھے جاتے تھے ان کی تحقیق یہ ہے کہ یہ لفظ اردو ہے لاشہ انھیں معنوں میں فارسی ہے۔ چنانچہ انھوں نے اس کا تذکرہ اپنے ایک قلمی برا شتہ رسالے۔ "متروکات عشق" میں کیا ہے اور خاص طور سے اس لفظ سے بھی بحث کی ہے۔ ان کے خاندان میں تعشق، عاشق، صبر، صابر، رشید، حمید جلید، شدید، مجید، سعید، فہیم، ادیب مؤدب اور مؤلف مہذب اللغات مہذب اور محمد لائق جناب اللغات مہذب نے آج تک ترکیب کے ساتھ اس لفظ کو نظم نہیں کیا ہے بعض لغات نے بھی نفاذ کو ترکیب کے

چند پروانوں کی لاشیں شمع کشتہ کے قریب (اجلال)
یہ بہت ہے عبرت ارباب محفل کے لئے
لاشوں سے دو زمگہ کے گڑھے پٹتے جاتے ہیں
دیکھو پرش کو تار نظر کٹتے جاتے ہیں
(مؤدب لکھنوی)

لاش :- جنازہ، میت، نعش - اردو فصیح، رائج -

ع بیٹھے تھے جن کے حکم نہ اٹھی انھیں کی لاش — تعشق

لاش اٹھانا :- جنازہ اٹھانا، میت اٹھانا - اردو صرف، فصیح، رائج -

یہ سچ ہے کوئی بُرے وقت کا شریک نہیں
اٹھا رہا ہوں میں خود لاش قلب مضطر کی — شفیق

قول فیصل - اس کی جمع لاشیں اٹھانا بھی فصیح رائج ہے -

لاشیں اٹھا رہے ہیں سحر پڑے ہیں تیر
اٹھا ہے وہ بنا کے ابھی تربت صغیر — تعشق

لاش اٹھنا :- میت اٹھنا، جنازہ اٹھنا گھر سے نعش برآمد ہونا - اردو صرف فصیح، رائج

اب خبر لیجئے لاش اٹھتی ہے مجبور ہوں میں
سب مجھے آپ کے کوچے سے لیے جاتے ہیں — تعشق

وہ اٹھا شورِ ماتم آخری دیدار میت کا
اب اٹھا چاہتی ہے لاش فانی دیکھتے جاؤ — فانی بدایونی

قول فیصل - میت اٹھانا کے معنوں میں لاش اٹھوانا بھی مستعمل و فصیح ہے -

مر گیا وہ عشق میں اس کے اسے لازم ہے یہ
آ کے اٹھوائے خیالِ یار میرے دل کی لاش — شفیق

میت نہ اٹھانے کے معنوں میں لاش نہ اٹھنا بھی فصیح و رائج ہے -

بساطِ بزم اٹھی، شمع اٹھی جام مے اٹھا
مگر سیماب اب تک لاش پروانہ نہیں اٹھی — سیماب اکبرآبادی

لاش بھاری ہونا :- میت بھاری ہونا میت وزنی ہونا - اردو صرف خبر، فصیح، رائج

اٹھانے والو یہ کس شخص کی لاش بھاری ہے
مرے پہ آپ یہ گٹھر بنا دو شالوں کا — جلال

لاش پٹی :- خون یا سبب موت کی اطلاعی رپورٹ - اردو مونث، قانون دانوں کی اصطلاح (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

لاش پہ آنا :- پرسے کے لئے میت پر آنا اردو صرف، فصیح، رائج -

ع میری جانب سے کہا لاش پہ آئیں سجاد — انیس

لاش پر بھی آئے منہ ڈھانپے ہوئے
بدگمانی آپ کی جاتی نہیں — تعشق

لاش پڑنا :- مارا جانا، خون ہونا، ہلاک ہونا - دہلی کا ایک قدیم لفظ غیر فصیح (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

لاش پڑی رہنا :- میت نہ اٹھنا بے گور و کفن رہنا - اردو صرف، فصیح و رائج -

محل صرف - افسوس ہے کہ ایک لاوارث کی لاش ۲۴ گھنٹے پڑی رہی - اہل محلہ کو اتنی توفیق نہ ہوئی کہ اٹھوا دیتے -

لاش پڑی ہونا :- میت پڑی ہونا اردو صرف فصیح، رائج -

ٹھوکریں کھاتی ہے ہر رہرو کی، اک بسمل کی لاش
آپ کے در پر پڑی ہے آپ کے گھائل کی لاش — شفو صاحب شفیق

لاش ڈالنا :- قتل کرنا، مار ڈالنا مار کر ڈھیر کرنا - اردو فعل متعدی -
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں -

لاشریک :- جس کا کوئی شریک نہیں، خدا کی صفت، عربی صفت، فصیح، رائج -

لاشریک اس کو جو کہئے تو اسے ہے زیبا
شان وحدت ہے جو اس کی صفت ذاتی ہے — شرف

لاش گاڑنا :- میت دفن کرنا - اردو صرف قلیل الاستعمال -

فرمائے یہ گلے سے لگائی پسر کی لاش
گاڑی نہ اپنے ہاتھ سے بیٹا میں کی لاش — عشق

قول فیصل - اس جگہ لاش گڑنا، میت دفن ہونا کے معنوں میں کسی کے ساتھ بولتے ہیں -

لاشیں جو اس کے کشتوں کی اب تک گڑی نہیں
شاید کہ جائے دفن بھی زیر زمیں نہیں — مصحفی

لاش گڑوانا بھی زبانوں پر کسی کے ساتھ ہے

لاش دیوانہ گیسو کی یوہیں گڑوا دو
کنگھی چوٹی سے تمہیں کام ہے کو فرصت ہوگی — امیر

لاش گلیوں میں کھنچوانا :- تشہیر اور ذلت کے لئے ایسا کرتے ہیں -

لاش بھی گلیوں میں کھنچوا کر کیا ہے قتل یاد
طول ہی دینا مزہ ہے قصۂ کوتاہ کا — آتش
(نور اللغات)

قول فیصل - اب یہ صرف قلیل الاستعمال ہے

لاش لحد میں اتارنا :- دفن کرنا میت کو دفن کرنے کے لئے قبر میں اتارنا - اردو صرف فصیح، رائج -

ع آتا ہوں ننھی لاش لحد میں اتار کر — انیس

لاش نکلنا :- دفن کے لئے گھر سے میت کا برآمد ہونا، میت اٹھنا - اردو صرف فصیح، رائج -

روئیں گے خون دیدۂ تر دو گھڑی کے بعد
نکلے گی لاش لخت جگر دو گھڑی کے بعد — شرف

لاشوں کے پشتے لگنا :- لاشوں کا ڈھیر

ہو جانا، بہت سے لاشے پڑے ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کشتوں پہ تڑپ رہے تھے کشتے
لاشوں کے لگے ہوئے تھے پشتے　شاہ اختر

لاشہ:۔ لاش، تن مردہ، جسم مردہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

مختصر تھا اس قدر لاشہ ترے رنجور کا
گنبد مدفن نظر آتا ہے بیضہ مور کا　دیا شنکر نسیم

لاشہ اٹھانا:۔ میت اٹھانا، دفن کے لئے مردے کا گھر سے یا کسی جگہ سے لیجانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لاشہ اٹھایا، دفن کیا، فاتحہ پڑھا
جب جان لے چکے تو بڑے باوفا ہوئے　بلیغ

قول فیصل۔ میت اٹھانا کے معنوں میں لاشہ اٹھانا بھی رائج ہے۔

ہوا ہے خون کی چھینٹوں سے پیرہن گلزار
ترے شہید کا لاشہ بہار سے اٹھا　داسخ

میت نہ اٹھنے کے معنوں میں لاشہ نہ اٹھنا بھی زبانوں پر ہے۔

اک تشنہ کام ادا سے جا نشانہ اٹھ سکا
اتنا وفا کا وزن تھا لاشہ نہ اٹھ سکا　نوق

لاشہ لانا:۔ میت لانا، میت اٹھا کے لانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آئے جو گھر میں رو کے سب دیں پکار کے
جس وقت لائے گھوڑے سے لاشہ اتار کے　عشق

لاشئے:۔ (ع۔ معدوم، ہیچ، بے وقعت، کچھ نہ ہونا کی جگہ۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کہ ہر چند دنیا میں لاشئے میں ہوں
مجھے کہتے ہیں کچھ نہیں ہے میں ہوں　بیبنر
بعض کہتے ہیں کہ وہ ہے لاشئے
فی الحقیقت ہے بشر بھی کیا شئے　مرزا رسوا

لاشی پاشی:۔ مفلس، کم استطاعت، کمزور، اردو صرف، متروک۔

محل صرف۔ لاشی پاشی آدمیوں پر تخفیف کی جھاڑو پھیر کر ان کی خوراک سے جو کچھ بچے گا وہ بڑے بڑے افسروں کے کام آئیگا (اودھ پنچ)

اس نے نعرہ مارا کہ کیا تم لوگ لاشی پاشی میرے سامنے آتے ہو کسی کو وہ پیکر شکر گراں کو بھیجو۔ (طلسم ہوشربا)

لاطائل:۔ بیہودہ، فضول گفتگو دلیل، وجہ وغیرہ کی صفت میں مستعمل ہے عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ان کی تعریف ہے وہ لاطائل
جس سے رکتا ہے دوسروں کا دل　مرزا رسوا

لاطینی:۔ وہ زبان جو روم کے لوگ بولتے تھے اور جس میں یونانی زبان ملی ہوئی تھی۔ فارسی، مونث، رائج۔

قول فیصل۔ لاطین انگریزی لفظ (LATIN) لیٹن کا معرب ہے۔ عام طور سے لاطینی زبان بولتے ہیں۔

لاعلاج:۔ لا دوا جس کا علاج نہ ہو سکے جو علاج پذیر نہ ہو۔ عربی صفت فصیح، رائج۔

ہے درد دل شہید محبت کا لاعلاج
لالے کا داغ کب کسی مرہم نے کھو دیا　امیر

لاعلاج:۔ ناچار، ناگزیر۔ عربی صفت قلیل الاستعمال۔

کیوں ہاتھ زندگی سے نہ دھوئے وہ لاعلاج
کرتی ہو جس مریض قضا کا بلا علاج　منیر

لاعلم:۔ بے علم، جس کو معلوم نہ ہو کسی بات کا نہ جاننے والا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

کیوں عشق عاشقی کا سبق میں کسی سے لوں
لاعلم میں نہیں مجھے استاد سے غرض　شرف

یارب قبول کرنا صدقہ میں پنجتن کے
لاعلم ہوں الٰہی ہے مختصر فسانہ　منشی صاحب شفیق

لاعلمی:۔ کوئی بات معلوم نہ ہونا، بےخبری کسی بات کا علم نہ ہونا۔ فارسی مونث فصیح، رائج۔

محل صرف۔ نرت جسے بھاؤ بتانا کہتے ہیں یہ فن بھی علم موسیقی کا ایک جزو ہے اور انگریزی میں اس کو موشن کہتے ہیں۔ تمام اسپیکروں وغیرہ میں یہ پایا جاتا ہے اسی طرح سے داری بھی اس کی ایک نوع ہے جس کا کمال واجد علی شاہ میں تھا مگر لاعلمی کی وجہ سے یہ معلومات کا کمال ان کے بدی کا باعث آج ٹھہرایا جاتا ہے (قدیم نثر و نظر مصنفان اودھ)

لاغر:۔ (بفتح سوم) دبلا پتلا نحیف، ضعیف، کمزور۔ فارسی صفت فصیح، رائج۔

جو عشق کے رستے میں جیا وہ بیٹھ گیا پھر منشی صاحب
تا حشر کبھی وہ ترا لاغر نہ اٹھے گا　شفیق

لاغر ہونا:- کمزور ہونا، ضعیف ہونا، دبلا ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

یہ آرزو تھی کہ ہم لاغر اس قدر ہوتے
جگر میں داغ جو تھا آشکار ہو جاتا — شرف

لاغری:- دبلاپن، کمزوری، ناطاقتی، ناتوانی۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

وہ تھا لاغر ہائے میری لاغری اس سے سوا
تیس کی تصویر کو مجھ سے ملا کر دیکھ لو — منشی عشق

لاف:- شیخی، بڑائی، ڈینگ، خودستائی، گھمنڈ، تعلی۔ فارسی مذکر، متروک۔

پری نے کہیں طیش کھا لاف میں
دیا ہونٹ ٹیکنے اس کو گہنا دئیں — میر حسن

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کو مونث لکھا ہے اگلی فارسی جمع لافہا ہے۔

ہائے وہ لافہائے خود کامی
غیر ہر کام میں خجیل ہوا — مومن

لَا فتیٰ اِلّا علی لَا سیف اِلّا ذو الفقار:- کوئی بہادر نہیں ہے سوا علیؑ کے اور کوئی تلوار نہیں ہے سوا ذوالفقار کے) حضرت علیؑ کی شان میں یہ حدیث ہے۔ عربی، مذکر۔

لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار
وقت مشکل میں یہی مصرع ہے ورد شیعہ و شبر — (نور اللغات)

قول فیصل۔ حضرت علیؑ کی شان لافتی اعلی لکھتے ہیں۔

لاف زن:- شیخی باز، ڈینگیا۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

لاف زناں ہونا:- ڈینگیں مارنا بیجا اپنی تعریف کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

جا کے لاف زناں باندھے ہوئے تیغ و سپر کو — انیس

لاف زنی:- شیخی، خودستائی، تعلی۔ فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غیروں کو تم نے محبت کے ٹھیک گئے
ہم سے انھوں کے لاف زنی ریک گئے — سودا

لاف زنی کرنا:- شیخی بگھارنا، اترانا، ڈینگ مارنا۔ اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کی لاف زنی تو نے جو بے ہودہ یہ سنکر
دانا تجھے دشنام دے کرتے ہیں یہ تقریر
(رسالہ عبرۃ الغافلین)

لاف مارنا:- لاف اور گزاف کرنا۔

دسرمایۂ زبان اردو و فیروز اللغات)

قول فیصل۔ اب اس محل پر ڈینگ مارنا، ڈینگ ہانکنا کہتے ہیں۔

لاف و گزاف:- بیہودہ سرائی، ہرزہ سرائی، شیخی و تعلی۔ فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

طبع اقدس پہ ہے کیوں یا حضرت آتش ملال
شاعری کا رند نے کس دن کیا لاف و گزاف — رند

لاف و گزاف کرنا:- بیہودہ گوئی کرنا، شیخی ہانکنا، تعلی کرنا۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بد سحر کرنے سرداروں کے اس نے بہت کچھ لاف و گزاف کیا۔ (طلسم ہوش ربا)

لاکٹ:- (انگریزی میں بکسر سوم تھا اردو میں بفتح سوم ہو گیا) گھنڈی، تکمہ، ٹپک (۲) نقرئی یا طلائی خانہ جس میں اکثر اپنے دوست کے بال یا تصویر بطور یادداشت رکھتے ہیں۔
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لاکٹ:- ۲ تعویذ، ڈھولنا، کیری اب بطور زیور کے کام میں آتا ہے (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صرف ایک قسم کے ہار کے معنوں میں زبانوں پر ہے۔

لاکلام:- بلاشبہ، لاریب، وہ بات جس میں کچھ جائے گفتگو نہ ہو، یقیناً، ضرور، بیشک۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گھوڑے کا تنگ حور کا آغوش لاکلام
سینے پہ ایک حفظ کا تعویذ تھا — سلام عشق

قول فیصل۔ ایک معنی اس کے البتہ بھی ہیں۔

ہنیوں صورت قرآں سے ہم نہیں واقف
تمہارا مصحف رخ لاکلام دیکھے ہیں — امانت

لاکلامی:- ۱ بات نہ کرنا، چپ رہنا۔ فارسی۔ مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کیا کہوں غنچۂ گل میم دہاں ہے کچھ اور
لاکلامی ہے دہاں بات بیاں کچھ اور — شاد

لاکلامی:- ۲ یقینی جس میں شبہ نہ ہو۔ فارسی صفت۔ قریب بہ متروک۔

تمہارے غم میں لبوں پہ دم آ گیا تو کیا کر بیٹھے
رہے گی یاد ان کی خوش کلامی مرا سخن ہو یہ لاکلامی — شریف

لاکھ:- ۱ سو ہزار کی تعداد، لک، صد ہزار۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

تم کو تو حشر کے دن لاکھ میں پہچان لیا
میں بھلا کون ہوں یہ سمجھا تو بتا دو مجھ کو — داغ

لاکھ:- ۲ برائے اظہار کثرت، ازحد بہت، بہتیرے، بہت سے۔ اردو صفت۔

فصیح، رائج۔

کیا غرض لاکھ خدائی میں ہوں دولت والے
ان کا بندہ ہوں جو بندے ہیں محبت والے — ذوق

لاکھ: (س) درختوں کا گوند۔ اردو مونث، رائج

دب گئے غیر اس کو خط مرا پڑھ کر
لاکھ مہریں ہوں لاکھ کی اس پر — منیر

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ اپنی تحقیق میں لکھتے ہیں کہ :—

"ایک قسم کا سرخ رنگ اور کیڑا جو قرمز کی مانند ہوتا ہے اور نیز وہ دانہ دار صمغی مادہ جو اکثر بیریوں اور پیپل کے درختوں پر ٹہنیوں کی جڑوں میں بڑیوں کی شکل کا بزرنگ سیاہ جمع ہو جاتا ہے۔ بعض کے نزدیک وہ ایک قسم کی شبنم ہے جو برودت ہوا کے باعث درختوں کی شاخوں پر جم جاتی ہے اسے کوٹ کر پکاتے صاف کرتے اور بتیاں یا پتریاں بنا کر کام میں لاتے ہیں مگر یہ درحقیقت اس کیڑے کا گھر ہوتا ہے۔ ہم لوگ اکثر اس کو بیری کا سیل بھی کہتے ہیں اس سے نری، ریشم وغیرہ سرخ رنگتے چوڑیاں بناتے دستے جوڑتے، وارنش تیار کراتے اور بہت سے کام لیتے ہیں۔ علم کیمیا میں بھی اس سے کام پڑتا ہے۔ غازہ بھی بنتا ہے نقاشی اور مصوری میں بھی اس کا رنگ کام دیتا ہے" ایک اور محقق اس طرح لکھتا ہے :—

لاکھ جس کی تجارت ہندوستان میں بکثرت ہوتی ہے۔ درختوں کا لعاب نکالا ہوا ایک کیڑے کا جو لکس لاکھا مشہور ہے وجہ تسمیہ اس کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ سنسکرت میں لکش بمعنی لاکھ کے ہے اور چونکہ لاکھوں کیڑے اس کے پیدا ہونے کے باعث ہوتے ہیں اس وجہ سے اس کو لاکھ کہتے ہیں۔

دراصل کیفیت اس کی یہ ہوتی ہے کہ وہ کیڑے کے پیڑوں کی نرم و نازک ٹہنیوں میں چھوٹے چھوٹے سوراخ کرتے ہیں اور اس وجہ سے ان درختوں سے جو لعاب نکلتا ہے وہ لاکھ ہوتا ہے۔ لاکھ پیپل، بیر، برگد، انگوشم وغیرہ کے درختوں سے نکلتی ہے اور اس ملک میں مدت سے مشہور ہے۔ اصل پیداوار اس کی ہندوستان میں برہما اور سیام اور آسام سے ہے ولایت میں اس کی بہت قیمت ہوتی ہے مسٹر اسٹرٹیل صاحب ڈپٹی کنزرویٹر جنگلات ملک برہما کے جو کہ عرصے سے ان اطراف میں رہتے ہیں۔ جہاں لاکھ بکثرت ہوتی ہے یہ لکھتے ہیں کہ ان کیڑوں میں پانچ ہزار مادہ میں ایک نر ہوتا ہے یہ جانور جمع ہو کر نئی نئی شاخ پر بیٹھتے ہیں اور درخت کے لعاب اور کیڑوں کے اثر سے اس لکڑی پر لاکھ کی جلد چڑھ جاتی ہے کہ جس میں بہت سے باریک باریک خانے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک خانہ نئے کیڑوں کی پرورش اور پرانے کیڑوں کے مر کر رہ جانے کی جگہ ہوتا ہے کبھی لاکھ کی لکڑیاں جو مشہور ہیں وہ یہی ہیں اور یہ رنگت جو لاکھ میں سے نکلتی ہے کیڑوں کے پوست کی ہوتی ہے جو خانوں کے اندر بھرے ہوئے ہوتے ہیں جب ان کے انڈے پھوٹ جاتے ہیں تو بچے سوراخوں سے نکل کر بھاگ جاتے ہیں اور شاخوں پر لپٹ جاتے ہیں اور غور سے دیکھا جائے تو ہزاروں لاکھوں کیڑوں کا مجموعہ معلوم ہوتا ہے جس لاکھ کی تجارت ہوتی ہے وہ پانچ قسم کی ہوتی ہے۔

ایک لکڑی کی لاکھ دوسرے دانہ دار لاکھ، تیسرے گٹھیلی لاکھ، چوتھے چپڑا لاکھ، پانچویں گھنڈی دار لاکھ۔

پہلی قسم وہ ہے جو لاکھ کا کیڑا درختوں کے لعاب سے بناتا ہے جس کا ابھی بیان ہو چکا اور اس کی صورت ہونگے کی پتلی شاخ کی مشابہ ہوتی ہے اور تقریباً بیدرہ ہیں سے ایک شاخ نکلتی ہے۔

دانہ دار لاکھ بھی ابتدائی بناوٹ کی ہوتی ہے مگر وہ دانہ دار ہوتی ہے اور اس میں رنگت نہیں ہوتی۔ درحقیقت یہ لاکھ وہ ہے جس کو کیڑے بنا کر چھوڑ جاتے ہیں اس کے خانوں کے اندر ان کا جسم مردہ نہیں ہوتا لاکھ کو لکڑی میں سے اس طریق سے چھڑاتے ہیں کہ شاخوں کے اوپر جلد جلد بیلن گھماتے ہیں اس طریق سے لاکھ جدا ہو جاتی ہے۔ پھر اس کو صاف کرتے ہیں اور پھر تھوڑا کچل کر سرد پانی میں دھوتے ہیں اور پھر گرم پانی میں ڈبوتے ہیں تاکہ اس کے کیڑے مر جائیں اور جو رنگت نکلتی ہے وہ چھان کر علیحدہ رکھ لیتے ہیں اور وہ جو دانے دانے رہ جاتے ہیں ان کو سکھا لیتے ہیں۔ گٹھیلی لاکھ وہ ہوتی ہے کہ دانہ دار لاکھ جم کر اکٹھی ہو جاتی ہے وہ گٹھیلی لاکھ کہلاتی ہے۔ چپڑا لاکھ اس طرح سے بنتی ہے کہ دانہ دار لاکھ کو موٹے کپڑے کی تھیلیوں میں رکھ کر کوئلے کی آنچ دیتے ہیں اور جو لاکھ نکلتی ہے اس کو جما لیتے ہیں وہ چوڑی چوڑی ٹکیاں ہو جاتی ہیں اس میں جو موٹی اور گول ٹکیا ہوتی ہے وہ گھنڈی کی لاکھ کہلاتی ہے جب کہ دانہ دار لاکھ بطریق مذکور بالا بناتے ہیں تو پھٹکری اور ایک قسم کا نمک ڈال کر اس میں سے رنگت نکالتے ہیں اور اس کو درست کر کے نیل کی سی ٹکیاں بنا لیتے ہیں۔

حضرت موسیٰ نے جو توریت میں طولا کا ذکر لکھا ہے جس سے یہودیوں کے امام کی پوشاک رنگی جاتی تھی وہ درحقیقت لاکھ ہی ہے۔ ڈاکٹر برڈوڈ صاحب لکھتے ہیں کہ شہر سارڈس کی قرمزی لیچی

لاکھی رنگت بہت عمدہ ہوتی ہے۔ ہیرو دلیطوس یونانی حکیم کی پوشاک جو بہت شوخ ناری رنگت کی تھی وہ بھی درحقیقت لاکھ ہی کی رنگت کی تھی ایوس قوری دیس نامی حکیم لکھتا ہے کہ لاکھ دانہ دار پھل ہے جو السیا اور آرمینیا وغیرہ میں پیدا ہوتا ہے جہاں عورتیں اس کو اپنے منہ سے جمع کرتی ہیں اور اس کو کس کہتے ہیں بلینیاس لکھتا ہے کہ لاکھ افریقہ، عفیقہ اور لوسی طانیا میں پیدا ہوتی ہے۔ عربی میں اس جانور کو قرمز کہتے ہیں اس وجہ سے اس کی رنگت کو قرمزی رنگت کہتے ہیں۔ ہندوستان میں لاکھ بہت کام آتی ہے اس کی چوڑیاں اور کرن پھول اور مالا اور کنٹھے وغیرہ بنتے ہیں اور سیاہی بھی اس سے بنتی ہے اور جوڑنے میں بھی کام آتی ہے۔ سنہری زیوروں کے اندر بھری جاتی ہے۔ لاکھی برتن بھی اسی سے بنتے ہیں اور برتنوں پر لک بھی اسی کا ہوتا ہے بہا سے جوہری لوگ سونے پر لاکھ کی رنگت چڑھاتے ہیں۔

لاکھ:۔ کتنا ہی، ہر چند، بہتیرا۔ اردو صفت فصیح، رائج۔

لاکھ روکیں وہ الفت کے بھلانے والے
جاتے ہیں کوچۂ محبوب میں جانے والے — نسیم

لاکھا:۔ پان کا سرخ رنگ جو عورتیں خوبصورتی کے لئے ہونٹوں پر جماتی ہیں۔ اردو مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

لب لعلیں پہ اس کے یہ نہیں ہے پان کا لاکھا
نکل آیا ہے کھا کر جوش خون بدخشاں کا — [illegible]

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "لاکھ کا سرخ رنگ جسے عورتیں اپنے ہونٹوں پر خوبصورتی کے واسطے لگا لیتی ہیں بلکہ اب تو شہاب یا پان ہی سے لاکھا جمانے لگی ہیں۔

لاکھا:۔ لاکھی رنگ کا گھوڑا۔ پنجاب کی زبان۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

لاکھا:۔ ایک جنگلی قسم کا مرغ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اصیل مرغ کی ایک قسم کو کہتے ہیں جس کا رنگ لاکھ کے رنگ کا ایسا ہوتا ہے۔

لاکھا جمانا:۔ مسی کی دھڑی لگا کر اس کے اوپر پان کی سرخی جمانا، ہونٹوں پر شہاب یا پان کی لالی کا منجمد کرنا۔ پان کی سرخی کو ہونٹ پر خشک ہو جانے دینا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

دیکھنا اے ذوق ہونٹ گئے آج پھر لاکھ کے خون
پھر جمایا اس نے لعل لب پہ لاکھا پان کا — ذوق دہلوی

نہ مہندی ملیں اور نہ لاکھا جمائیں
وہاں رنگ جمتا نہیں ہے کسی کا — امیر

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لاکھا لگانا بھی لکھا ہے مگر عام طور سے زبانوں پر لاکھا جمانا ہی ہے۔

لاکھ احسان ہونا:۔ بکثرت احسان ہونا، بے شمار احسان ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لاکھ احسان جانتے یہ گراں باری کے
وہ قدم کو جسم محبوب سے چلنے نہ دیا — جلال

لاکھا لاکھ:۔ بے شمار، بکثرت، بہت زیادہ لاکھوں کی تعداد میں۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ عزیزہ نے لاکھا لاکھ روپیہ اسی خیال سے صرف کر دیا کہ میں کسی طرح الیکشن میں جیت جاؤں اور ممبر ہو جاؤں، کامیاب نہ ہو سکا۔

قول فیصل۔ اسی محل پر کمی کے ساتھ لاکھوں لاکھ بھی بول دیتی ہیں۔

لاکھ بات کی ایک بات:۔ مختصر، پتے کی بات۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

نثار تھی دو زبان پر ہر ایک موج فرات
خدا کی شان تھی ہے لاکھ بات کی اک بات — اوج

لاکھ باتیں:۔ مختلف قسم کے امور کے لئے مستعمل ہے۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔

گالیاں دیں رقیب کو تو کیا
لاکھ باتیں ہیں اپنا گھر ہی تو ہے — قدر

لاکھ بار تصدق ہونا:۔ بار بار قربان ہونا، صدقے ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کنگھی پہ لاکھ بار تصدق ہما کے پر — انیس

لاکھ بار کہنا:۔ متواتر کہنا، بار بار کہنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اس جگہ ہزار بار ہزار مرتبہ کہنا یا منع کرنا یا کھانا وغیرہ بھی زبانوں پر ہے

لاکھ بسوے:۔ اول معلوم دوم ضرور بالضرور یقیناً، بالتحقیق۔ (کنایتہً) یقیناً، ضرور، بشرطیکہ

ہر قدم پہ پیش قدمی دل جو اب کرنے لگا
لاکھ بسوے یہ اسی کے گھر کو رستہ جائے ہے — سرور دہلوی

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لاکھ بسوے اور ہزار بسوے پشت طلعہ

کی عورتیں اب بھی کبھی کبھی بول دیتی ہیں۔ اس جگہ عام طور سے عورتیں ہزار ہا لاکھ کہتی ہیں۔ جیسے ہزار ہا لاکھ ہمارا خیال ہے کہ ماموں جان بھی اس سازش میں شامل ہیں۔

لاکھ پہ بھاری ہونا:۔ ہزاروں پر غالب ہونا، لاکھوں پہ بھاری ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

اگرچہ ہے فکر سخن خاطر ناسخ پہ گراں
لاکھ پہ تو بھی ہے وہ شاعر کامل بھاری ناسخ

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "لاکھ پہ بھاری ہے" محاورہ قائم کیا ہے معنی ہیں سب پہ وزنی ہے سب پر غالب ہے، بے نظیر، یکتا اور مثال میں ناسخ ہی کا شعر پیش کیا ہے۔

اور نکہت کا شعر

اگرچہ خود عیب غضب بت بھید یہ
سبک ہے آنکھ میں تیری پہ لاکھ پہ بھاری نکہت دہلوی

ایسی جگہ لاکھوں پہ بھاری ہونا زبانوں پر زیادہ ہے۔

ہمراہ مرے رہتی ہے ہردم مدد غیر
لاکھوں پہ ہوں بھاری مجھے تنہا نہ سمجھنا دفا

لاکھ پردوں میں چھپید کرنا:۔ (کنایتہ) عورت کا آوارہ ہونا۔

کچھ ہم پہ سن وجہ سے اس کا بھید
کرتی ہیں وہ بھی لاکھ پردوں میں چھید سحر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف قریب قریب متروک ہے۔

لاکھ جان سے قربان جانا:۔ کمال محبت کا کنایہ ہے۔ از حد شیفتہ کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

حال علیمہ یہ کہ نہ کچھ سے سماتی تھی
ہر وقت لاکھ جان سے قربان جاتی تھی اکبر

لاکھ جان سے نثار ہونا:۔ کمال محبت کرنا۔ بے حد چاہنا۔ صدقے ہونا، قربان ہونا فدا ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج

یہ بات سچ ہے جس سے پیار ہوتا ہے
وہ لاکھ جان سے اس پہ نثار ہوتا ہے جانثار

لاکھ جوبن ہونا:۔ (اظہار کثرت حسن کے محل پر) حد سے زیادہ حسن ہونا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

خود سوز آگے آگے روشن تھے
مر گئے پر بھی لاکھ جوبن تھے شوق

لاکھ جی سے:۔ بدل و جان، ہزار جان سے بڑے شوق سے بطیب خاطر، بڑی امنگ سے اردو صرف قلیل الاستعمال

کوئی لاکھ جی سے ہو تجھ پہ فدا
جب تجھ پہ رف را ہوں سے اس نے کیا میر حسن

لاکھ چوہے کھا کر بلی حج کو چلی:۔ بے شمار گناہ کر کے توبہ کا ارادہ کیا۔ اردو۔ (فیروز اللغات)

سر دفتر یہ جاننا ہے کعبہ جا کر
حج کر کے یہاں کہاں سے حاجی آ کر
یہ قطعہ اس کا رنگین نے کہا
بلی چلی حج کو لاکھ چوہے کھا کر رنگین دہلوی

قول فیصل۔ صاحب نکتہ نو سو چوہے کھا کر بلی حج کو چلی کہتے ہیں۔

لاکھ دو لاکھ:۔ بکثرت، بہت زیادہ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اے نور نظر نقد دیے بغداد و کشمیر ۔۔۔ ہیں۔ لاکھ دو لاکھ کی کیا حقیقت، جانتے ہیں صدہا دیو زاد ان کے ہاتھ سے مارے گئے ہیں۔ (طلسم خیال سکندری)

لاکھ دو لاکھ میں ایک:۔ منتخب روزگار لاکھوں میں ایک۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

حور سے بحث نہیں ہاں یہ بتا اے زاہد
لاکھ دو لاکھ میں ہو ایک وہ صورت کیسی داغ

لاکھ رنگ سے چلنا:۔ (تلوار کے لیے) نئے نئے ڈھنگ سے کاٹنا۔ مختلف طریقوں سے چلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہ چلتی تھی ایک تیغ علیؑ لاکھ رنگ سے انیس

لاکھ روپے کی بات:۔ بہت قیمتی بات، بہت عمدہ بات، مطلب کی بات۔ بہت لاجواب بات اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم نے اس وقت لاکھ روپے کی بات کہی واقعی کم عقلی کے خلاف ہے۔
(کامنی از مشتاق)

قول فیصل۔ لاکھ روپے کی بات ہے یا لاکھ روپے کی بات کہی کی ترکیب سے زیادہ بولتے ہیں۔

لاکھ سر کا ہو جانا:۔ (کنایۃ) ہٹ کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر ہے۔

لاکھ سر کا ہو جانا:۔ کسی کے کہنے کو خیال میں نہ لانا۔ ڈھیٹ ہو جانا۔ ایک نہ ماننا ایک نہ سننا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر ہے۔

لاکھ سر کا ہو جانا:۔ بہت زبردست

اور سر پر آ درد ہونا۔
سودائے دل نہ کیجیے گو لاکھ سر کا ہو
جب تک نہ خوب پائے خریدار توڑ لیے آتش
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اب یہ صرف قریب بہ ترک ہے۔
لاکھ طور سے :- ہزاروں طریقوں سے
ہزاروں طرح۔ اردو صرف، عوام اور
عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ باجی میں چاہتی تھی کہ تمہارے
لڑکے کے ساتھ نسبت طے ہو جائے لاکھ
طور سے سمجھایا لیکن لڑکی والے راضی
نہ ہوئے۔
لاکھ صورت سے :- ہزار طریقوں سے
لاکھ لاکھ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال
لاکھ صورت سے کوئی بگڑ کائے
دخل کیا ہے جو وہ رچ جائے گلشن عشق
لاکھ کا گھر خاک کر دینا :- تمام دولت
و عزت برباد کر دینا، بالکل تباہ و برباد ہو جانا
بڑا بھاری نقصان اٹھانا۔ اردو صرف،
عوام اور عورتوں کی زبان۔
خصم کا مال تو سبھی یار کو کھلا ڈالا
یہیں تو لاکھ کا گھر خاک کر نہیں آتا جان صاحب
لاکھ کا گھر خاک میں مل جانا :- تباہ و
برباد ہو جانا، دولت و عزت برباد ہو جانا
اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔
سامنے اس شوخ کے جاتے ہی منہ کھل جائیگا
انتہا کا ضبط سے عاشق کا دل ہل جائیگا
کیا خبر تھی ہوگا یہ انجام اس آغاز کا
دم کے دم میں لاکھ کا گھر خاک میں مل جائیگا
رئیس الشعرا اصغر شاہجہانپوری

لاکھ کا گھر خاک ہو جانا :- بالکل
تباہ و برباد ہو جانا، محنت رائگاں ہونا
مال تلف ہو جانا، بگڑ جانا، برباد ہو جانا
نہایت مفلس اور کنگال ہو جانا۔ اردو صرف
عوام اور عورتوں کی زبان۔
ہاتھوں سے ان کے لاکھ کا گھر خاک ہو گیا
کنگلی بنا دیا ہے مجھے مار مار کے
جان صاحب
قول فیصل۔ اس جگہ لاکھ کا گھر خاک ہو کر
رہ جانا بھی مستعمل ہے۔
حسرتوں کو دل کی بربادی کا غم کیونکر نہ ہو
دم کے دم میں لاکھ کا گھر خاک ہو کر رہ گیا
ہجر
لاکھ کا گھر لٹانا :- لاکھ کا گھر خاک
کر دینا۔
لے گئی دل وہ چشم غارت گر
لاکھ کا گھر لٹائے بیٹھے ہیں راسخ
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اس طرح عام طور سے
زبانوں پر نہیں ہے۔
لاکھ کو خاک سمجھنا :- کنایہ ہے کمال
دیانتداری کا۔
مایا اتنی بڑی ایماندار ہے تو غریب
مگر لاکھ کو خاک سمجھتی ہے۔ (بنات النعش)
(نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں
لاکھ کوئی کہے :- ہر چند کوئی کہے
بارہا کوئی کہے۔ اردو صرف، عورتوں
کی زبان۔

لاکھ کوئی کہے روزہ نہ ہزاری رکھنا
اس میں نکلے گا مزہ بات ہماری رکھنا شعور
لاکھ کہنا :- بار بار کہنا، کئی بار کہنا۔ اردو
صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔
لاکھی چوڑیاں :- وہ چوڑیاں جو لاکھ
کو پگھلا کر بنائی جاتی ہیں۔ عورتیں ان چوڑیوں
کو سہاگ کی علامت سمجھتی ہیں۔ اردو مخصوص
رائج۔
لاکھ لاکھ :- بے حد، حد سے زیادہ۔ اردو
صرف، فصیح، رائج۔
ہے لاکھ لاکھ شکر خدائے جلیل کا
جب سے فن سخن ہے بھرا منہ جلیل کا جلیل
لاکھ لاکھ :- ہر چند، بہتیرا، بہت زیادہ
اردو صرف، فصیح، رائج۔
یاں لب پہ لاکھ لاکھ سخن اضطراب میں
واں ایک خامشی مری سب کے جواب میں ذوق
لاکھ لاکھ بناؤ دینا :- نہایت زیب دینا
نہایت بھلا لگنا، نہایت پھبنا جیسے اسے ایک
پان لاکھ لاکھ بناؤ دیتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں کسی کے ساتھ
بدل دیتی ہیں۔
لاکھ لاکھ کوس :- لاکھ کوس کی تاکید
میلوں تک، دور دور تک۔ اردو صرف
قریب بہ متروک۔
وحشت وہ اب نہیں ہے کہیں لاکھ لاکھ کوس
اشکوں سے پڑ گئی گل داغ جنوں پہ اوس سحر
لاکھ من کا احسان :- (کنایۃً) بڑا بھاری
احسان، احسان عظیم، اردو صرف، عورتوں
کی زبان قلیل الاستعمال۔

تعویذ کرکے ڈالوں بچوں کے سب گلے میں
احسان ہوگا تیرا بندی یہ لاکھ من کا جانتا

لاکھ من کا ہونا، لاکھوں من کا ہونا :- بہت بھاری اور بوجھل ہونا، نہایت وزنی ہونا (کنایۃً) بات میں استقلال ہونا۔ صاحب عزت و وقار ہونا، بھاری بھرکم ہونا جیسے اپنی جگہ پتھر بھی لاکھ من کا ہے۔

ہے فیض سے وقار کہ میری نگاہ میں
جس شاخ میں گہر ہے وہ ہے لاکھ من کی شاخ — ذوق

کوئے بتاں میں جانا یوں بار بار کیا ہے
اپنی جگہ پہ سالک پتھر ہے لاکھ من کا — سالک دہلوی

سبک ہو جائیں گے گر جائیں گے وہ بزم دشمن میں
کہ جب تک گھر میں بیٹھے ہیں وہ لاکھوں من کے بیٹھے ہیں — داغ

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

لاکھ میں :- ہزاروں یا سیکڑوں میں

تم کو تو حشر کے دن لاکھ میں پہچان لیا
میں بھلا کون ہوں میرا تو پتا دو مجھ کو — داغ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ زیادہ تر اس محل پر "لاکھوں میں" بولتے ہیں۔

دنیا کے پاؤں پڑ کے ہوئے سب کے سب مرید
لاکھوں میں اٹھ کھڑے ہوئے تم ہاتھ جھاڑ کے — منیر

لاکھ میں :- ضرور بالضرور، بیشک، یقیناً اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ وہ مقدمہ جیتیں گے اور لاکھ میں جیتیں گے۔ یہ مانا کہ بے ایمانوں سے مقابلہ ہے لیکن یہ حق پر ہیں۔

لاکھ میں ایک :- چھٹا ہوا، منتخب چوٹی کا۔ صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ "لاکھوں میں ایک" بولتے ہیں۔

لاکھ میں کہنا :- علی الاعلان کہنا۔

تم نے تو مارے ہیں لاکھوں جان سے
لاکھ میں کہہ دیں گے ہم ایمان سے — راسخ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر "لاکھوں" زبانوں پر زیادہ ہے۔

لاکھواں :- لاکھ سے نسبت رکھنے والا
ع لاکھواں حصہ لکھوں تم کو جو شوق وصل کا رشک

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لاکھواں کے معنی ہیں لاکھ حصوں میں کا ایک حصہ (بہت قلیل) نہ کہ لاکھ سے نسبت رکھنے والا لاکھ سے نسبت تو (۹۹۹۹۹) کو بھی ہے" مؤلف تائید کرتا ہے۔ رشک کے مصرع سے بھی یہی معنی نکلتے ہیں۔

لاکھوری :- لاکھ کے رنگ کا، ہندی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاکھوں :- لاکھ کی جمع ہزاروں، بہت بے شمار، سیکڑوں، بکثرت۔ اردو، صفت فصیح رائج۔

کیوں نہ لوں وصل کی شب تیری بلائیں لاکھوں
میں نے تیرے لئے مانگی ہیں دعائیں لاکھوں — مصحفی

لکھنؤ تیرے در دولت سے لاکھوں بن گئے
دوستوں کا ذکر ہی کیا بہرہ ور دشمن گئے — صفی

لاکھوں پر بند نہ ہونا :- عورت کا آزاد ہونا بہت سے لوگوں کے مقابلے میں عاجز نہ ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاکھوں پر بھاری ہونا :- سلا کھوں پر غالب ہونا، لاکھوں پر زور ہونا، بہت طاقتور ہونا اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ہمراہ مرے رہتی ہے ہر دم مدد غیب
مجھے تنہا نہ سمجھا لاکھوں پہ ہوں بھاری — رند

لاکھوں جتن کرنا :- لاکھوں تدبیریں کرنا، ہزاروں کوششیں کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

مارے کو تیری زلف کے لاکھوں جتن کئے
لیکن دماہ کا لے نے جس کو وہ کیا جیئے — سودا

لاکھوں جوتیاں پڑنا :- نہایت ذلیل و رسوا ہونا، نہایت شرمندہ و منفعل ہونا۔ ہندی فعل لازم، عورتوں کی زبان۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ اردو صرف ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔ اس جگہ لاکھوں جوتے پڑنا بھی زبانوں پر ہے۔

لاکھوں کوس :- بہت دور، بہت زیادہ مسافت ظاہر کرنے کے محل پر۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس جگہ عورتوں کی زبانوں پر کالے کوس اور کالے کوسوں بھی ہے جیسے آپ کے یہاں کون جائے کالے کوسوں پر گھر لیا ہے۔

لاکھوں گھڑے پانی پڑنا :- (کنایۃً) نہایت خفیف ہونا، از حد شرمندہ ہونا

اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

ذرد سے ہم اک ذرا بھی اشکباری کر پڑے
اس پہ بھی لاکھوں گھڑے پانی کے بادل پر پڑے شوق قدوائی

لاکھوں میں: ۱ شرطیہ، دعوے سے ضرور بالضرور، یقیناً، بالتحقیق۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

لاکھوں میں: ۲ ہزاروں میں، سیکڑوں میں، سر بازار، سب کے سامنے، علانیہ۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

دل اور دلفریب دل آزار و دلستاں
لاکھوں میں ہم کہینگے کہ ہاں ایک تمہیں تو ہو داغ

لاکھ ہاتھی لٹ گیا پھر بھی سوا لاکھ ٹکے کا ہے: بڑی سے بڑی ہستی مٹ جائے پر بھی کچھ نہ کچھ رہتی ہے۔ امیر آدمی لاکھ غریب ہو جائے پھر بھی غریبوں کے مقابلے میں مالدار ہوگا۔ اردو مثل۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ہاتھی لاکھ لٹے پھر بھی سوا لاکھ ٹکے کا، بولتے ہیں۔

صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:-

"لغت کا پیٹ بھرنے کو الفاظ مقدم و موخر کر دیے ورنہ صحیح مثل اس طرح ہے۔ "ہاتھی لاکھ لٹے گا پھر بھی سوا لاکھ ٹکے کا"۔ (فرہنگ اثر)

مگر اس طرح کم ہے۔

صاحب گنجینۂ اقوال و امثال نے یہ مثل اس طرح لکھی ہے۔

"لاکھ ہاتھی لٹے گا پھر بھی سوا لاکھ کا رہے گا"۔ معنی امیر آدمی لاکھ غریب ہو جائے پھر بھی غریبوں سے تو زیادہ ہی مالدار ہوگا۔

لاکھی: ۱ لاکھ کے رنگ کا سرخ گھوڑے کا ایک رنگ۔ ہندی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے صرف لاکھ کے رنگ کے لئے لاکھی رنگ زبانوں پر ہے۔

لاکھی: ۲ لاکھ کا بنا ہوا۔ صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لاکھی طباق: لاکھ کا طباق۔ دلی کی زبان۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں "لکھنؤ میں بھی برابر بولتے ہیں۔ اس کا منشا یہ ہوتا ہے کہ گھی پلاؤ وغیرہ کا مٹی کے طباق میں جذب نہ ہو۔ لاکھی برتن بھی کہتے ہیں ایسے برتن جن پر لاکھ پھرا ہو۔"

مؤلف تائید کرتا ہے۔

لاگ: ۱ مدد، امداد۔ اردو، مونث۔ قریب بہ متروک۔

اچھی رفل کی گولی کا ہے توڑ تل میں بھی
ہر کان یار میں ہے اگر لاگ تیر کی رشک

لاگ: ۲ سازش، آنٹ سانٹ، ساز باز، ملی بھگت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لاگ: ۳ پہنچ، دسترس، رسائی، دخل (۴) دوا دارو جیسے لاگ کھلانا (۵) گائے کے تھن کا وہ مادہ جو ٹیکا لگانے والے ٹیکے کے زخم پر لگاتے ہیں۔ چیچک کے آبلے کا چیپ (۶) مار چوٹ، ضرب، صدمہ (۷) کشتہ ماری ہوئی دھات پھونکی ہوئی دھات۔ پنجاب کی زبان (۸) انعام وحق اتفاقی جو کمین وغیرہ کو حسب معمول دیا جاتا ہے جیسے نائی کے چار لاگ کہار کے دو۔

(۹) مانند، مثل، جوں، صفت

جیسے سرتا کسی صیدی کا کبوتر ہر دم
لاگ پہ دانہ کی سو بار اٹھے اور بیٹھے نصیر

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے

لاگ: ۴ تعلق، علاقہ، نسبت، وابستگی لگاؤ، تعلق خاطر۔ اردو مونث، عوام کی زبان

اے روسیہ رقیب تو ڈر میری آہ سے
بجلی کو لاگ ہوتی ہے رنگ سیاہ سے ناسخ

ازل کے روز سے اک لاگ حسن و عشق میں ہے
نہ ہے قصور ہمارا نہ ہے خطا ان کی
آصف جاہ اعلیٰ حضرت

لاگ: ۵ انس، محبت، لگن، عشق۔ اردو مونث، قریب بہ متروک۔

ہر دشنوں کی لاگ سے دل کو
گرم رکھیے اک آگ سے دل کو مومن

لاگ: ۶ مزہ، چسکا، شوق، رغبت

جام وہ دے دل سے جس کو لاگ ہو
جام وہ دے عقل میری آگ ہو قدر

جام کوثر کو بھی وہ منہ نہ لگا دے ساقی ظفر
جس کے ہو لب کو لگی جام مئے ناب سے لاگ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاگ: ۷ بغض، کینہ، عداوت، دشمنی، بیر اردو مونث۔ عوام کی زبان۔

دو پھول گر کسی نے چڑھائے اٹھا لیے
باد صبا کو گور غریباں سے لاگ ہے امداد علی

سر دل سوختہ جب دیکھتا ہوں قطع کرتا ہوں

تجھے کیا لاگ زم شمع سے گلگیر ہوتی ہے ۔ تبسم

لاگ (ہ) مؤنث کرتب، شعبدہ، طلسم، وہ چیز جس کو مشّاق جے بنائیں اور اس سے کچھ اور عجیب باتیں ظہور میں لائیں ۔ اور حقیقت اس کی عقل میں نہ آئے ۔

کیمیائی عمل کا اثر، حیرت انگیز بات، جیسے سارا لاگ کا کھیل ہے بھانمتی منہ میں ناگ رکھ کر آگ کھالیتا ہے ۔ اردو مونث، قلیل الاستعمال

پانی کبھی ہوئی تو کبھی آگ ہوگئی
اے رشک واہ دل کی لگی لاگ ہوگئی رشک

لاگ (ہ) مؤنث نفرت، وحشت، رمیدگی، گریز

آنکھ کس طرح لگے بیری کہ تجھ جو غضب
خواب کو چشم سے ہے چشم کو ہے خواب سے لاگ ظفر
(فرہنگ آصفیہ)

قبول فیصل ۔ ان معنوں میں عام طور سے نہیں ہے ۔

لاگ (ہ) مؤنث وہ چیز جس سے کوئی قابو میں آجائے

دو بال دے کو لومڑی لاگ
جب وقت پڑے دکھائیو آگ (گلزار نسیم)
(نور اللغات)

قبول فیصل ۔ اب ان معنوں میں متروک ہے ۔

لاگ (ہ) مؤنث ایک مکان سے دوسرے مکان کا ایسا متصل ہونا کہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں بے تکلف جا سکیں ۔ (نور اللغات)

قبول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لاگ (ہ) مؤنث رشک، حسد، جلن ۔ اردو صرف دہلی کی زبان ۔

گر غلط سمجھ اس کو نہیں تھی کچھ لاگ
پھر بھلا تیر جی یہ زہر کا کھانا کیا تھا میر

آتش رشک عدو خاک کرے گی ہم کو
لاگ کی آگ بری ہوتی ہے جلنے کے لئے داغ

لاگ (ہ) مؤنث توجہ، دھیان، لو جیسے ۔ جب تک دل کی لاگ نہ ہو کام نہیں آتا ۔

کام مسجد سے مجھے کیا گر اس ابرو نے
شوق میں اپنے لگا دی مری محراب سے لاگ ظفر
(فرہنگ آصفیہ)

قبول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لاگا :۔ لگا، شروع، ابتدا ۔ اردو، دیہاتیوں کی زبان ۔

پہلے فرزند اولیں کو بولا
کہنے لاگا کہ سنئے ہو بابا ہشت گلزار

لاگ باندھنا :۔ بیر باندھنا، عداوت یا دشمنی کرنا، ضد باندھنا، بغض رکھنا، حریف ہونا، ضد اور مخالفت کو اپنا شعار کرنا ۔ اردو صرف، دہلی کی زبان ۔

سو دیکھ عاشقوں کے مقابل ہو زنگ میں
باندھے ہو مجھ سے کس لئے تو لاگ اے بسنت انشا

لاگ پر :۔ مقابلے پر، چوٹ پر، مقابلہ کرنے کے لئے ۔ اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال

دم آرائش آئینہ جو دیکھا ناز سے بولے
ادھر یہ کون میری لاگ پر بیٹھے سنور تم میں آبرو

لاگ پیدا کرنا :۔ عداوت کرنا ۔

لاگ پیدا کر کے اب جلا دے
جان کوئی اے دل نے کیا کیا رند
(نور اللغات)

قبول فیصل ۔ یہ عوام کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے ۔

لاگت :۔ خرچ، صرف، وہ صرف جو کسی چیز کی درستی اور تیاری میں آئے ۔ اردو مونث غیر فصیح، رائج ۔

کہا دل کو پھیر دو تو بولے نہ دوں گا
وہ لے لو جو ہوا اس میں لاگت تمہاری [illegible]

لاگت آنا :۔ خرچ ہونا، صرفہ ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج ۔

اک چھلے کے گل پہ دل پر داغ نہ دیں گے
یہ باغ نہ بیچیں گے کہ لاگت نہیں آتی [illegible]

قبول فیصل ۔ اسی جگہ لاگت بیٹھنا بھی زبانوں پر ہے جو عوام کی زبان ہے جیسے آصف الدولہ کے امام باڑے میں نہیں نہیں کر کے ایک کروڑ روپے کی لاگت بیٹھی ہوگی ۔

لاگت لگانا :۔ رقم خرچ کرنا کھلانا پلانا کسی غرض یا خوشامد میں کسی پر رقم خرچ کرنا ۔ اردو صرف، عوام کی زبان ۔

مثل صرف ۔ کہو بھئی آخر کیا بات ہے آج کل ان پر بہت لاگت لگا رہے ہو خوب خاطر مدارات ہو رہی ہے ۔

لاگت لگنا :۔ خرچ ہونا، مصارف ہونا، کسی چیز کی تیاری میں خرچ ہونا ۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج ۔

مثل صرف ۔ دیکھو ہم تم کو منع کرتے تھے کہ میز بنواؤ اس میں کافی لاگت لگے گی اور تمہارے دام نہ آئیں گے ۔

لاگ جانا :۔ لگ جانا، عشق ہو جانا، لگن لگ جانا، دل بستگی و تعلق خاطر ہو جانا ۔ اردو صرف، دیہاتیوں کی زبان

ضد کو بجوم ناز و زاری خسب کو دو آہ و فغاں ہے

فائدہ کیا اس پند سے ناصح لاگ لگی تب لاج کہاں ہے
نسیم دہلوی

لاگ دار:۔ رشتہ دار، عزیز، ناتہ دار۔ اردو اسم مذکر۔
(۲) سنبندھی (۳) دوست یار آشنا (فرہنگ آصفیہ)
(فیروز اللغات)

قول فیصل۔ یہ اہل لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

لاگ ڈانٹ:۔ (کنایۃً) باطنی نزاع۔ آن بان عداوت۔ اردو مونث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ اثنائے راہ میں میاں خلیفہ جی ملے، لاگ ڈانٹ تو تھی ہی انہوں نے ان کو للکارا، انہوں نے ان کو ڈانٹ بتائی۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ عداوت کی وجہ سے ایک قسم کی ضد م ضدا ہونا اور اس کی کوشش کہ کسی بات معاملہ میں ایک دوسرے کو نیچا دکھائے۔ کے معنوں میں بھی لاگ ڈانٹ مستعمل ہے۔

لاگ ڈانٹ چلنا:۔ باہم ضدم ضدا رہنا اور عداوت رہنا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

کیا کرتے ہیں دونوں کاٹ اور چھانٹ
چلا کرتی ہے باہم لاگ اور ڈانٹ نوح

لاگ ڈانٹ ہونا:۔ باہم عداوت ہونا۔ ضدم ضدا ہونا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

آئینہ دیکھ کر نظر ان کی بدل گئی
دونوں میں لاگ ڈانٹ تھی دونوں میں چل گئی نوح

لاگ رکھنا:۔ کینہ، حسد یا بغض رکھنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

کیا تاب دل جلوں سے جو برق لاگ رکھے
دوزخ بھی ہو تو ان کی جھپٹوں میں آگ رکھے ذوق

لاگ رہنا:۔ باہمی عداوت ہونا۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

طاعت میں تا رہے نہ مے و انگبیں کی لاگ،
دوزخ میں ڈال دو کوئی لیکر بہشت کو غالب

لاگ سے:۔ مدد سے، سہارے سے، اشتعال سے۔

بے تکی مولوی نے فضیلت کی لاگ سے
دق ہو کے مدرسے سے الف خاں نکل گیا جان صاحب
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ قریب بمتروک ہے۔

لاگ لگی تب لاج کہاں:۔ جب دل کسی پر آجاتا ہے تو شرم و حیا کا لحاظ کم رہتا ہے
(گنجینۂ اقوال و امثال فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ عورتیں بول دیتی ہیں۔

لاگ لپیٹ:۔ (۱) طرفداری، پاسداری، پکچ، حمایت، اردو مونث، متروک۔

لاکھ میں کہدوں یہ برا ہے پیٹ
مجھکو آتی نہیں ہے لاگ لپیٹ جان صاحب

قول فیصل۔ اب اس جگہ عورتیں لگی لپٹی بولتی ہیں۔

لاگ لپیٹ:۔ (۲) دغا، مکر، فریب، دھوکا، چھل، ٹھا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں لگی لپٹی بات کہتے ہیں۔

لاگ لگنا:۔ (۱) عشق ہونا، لگن ہونا، محبت ہونا، دل بستگی ہونا، لگن لگنا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

اس لب لعل سے اب لاگ لگی ہے دل کو
چشمۂ خضر سے اب آگ لگی ہے دل کو مجبور

لاگ لگنا:۔ (۲) شوق ہونا، امنگ ہونا۔ (فقرہ) انہیں تو گھر جانے کی لاگ لگی ہے
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاگ لگنا:۔ نیا رستہ پڑنا، نیا رستہ نکلنا یا نکلنا، کوئی نئی لیک بندھنا، کوئی نیا ٹیکس مقرر ہونا، ٹیکس لگنا۔ جیسے دینے دلانے کا ڈر نہیں مگر ہمیشہ کو لاگ لگتی ہے۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاگن:۔ لاگو۔ ہندی صفت۔

مرا بخت سیہ مار سیہ ہے سر بسر مولا
یہ لاگن سانپ پیچھے پڑ گیا ہے ہاتھ دھو کر مولا قدر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لاگن۔ لاگو کی تانیث ہے۔ سانپ مذکر لاگو ہوگا نہ کہ لاگن غلط کتابت کی بنا پر لاگن لاگو کا مرادف ہوگیا اور فرق تذکیر و تانیث مٹ گیا۔ کسی نے بھی لاگو سانپ کے سوا لاگن سانپ سنا ہے"
مؤلف تائید کرتا ہے۔

لاگو:۔ (۱) ساتھی، یار، ساتھ دینے والا خبر گیر، شریک حال۔ اردو، مذکر۔ متروک

کھیل دینی بھائی سے کبھی نہ مجھ کو ملا بہار
دنیا میں کوئی اپنا نہ لاگو نظر پڑا
جان صاحب

لاگو: ۲ وہ جو کسی کے درپے رہے، دشمن ہو، پیچھے لگنے والا۔ اردو، ناگر، متروک محل صرف۔ کبھی ہاں تعجب کہیں لینے جاتا ہے۔

کیا بہرہ پیا کبھی جہاز پر سوار ہو گیا ہے۔ بڑا لاگو ہے بھئی۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:۔ "آدمی پر منحصر نہیں جانور بھی لاگو ہوجاتا ہے مثلاً کتا، شیر، بھیڑیا۔ لاگو بمعنی پرسان حال لکھنؤ میں رائج نہیں یہ ہمیشہ ایذا رسانی کا مفہوم ادا کرتا ہے۔ اب قانون بھی لاگو ہوتا ہے یعنی نافذ ہوتا ہے"

مؤلف کے نزدیک آدمی کے لئے اب لکھنؤ کی زبان نہیں۔ صرف جانوروں کے لئے بولتے ہیں۔ قانون لاگو ہونا جدید اصطلاح ہے جو غیر فصیح ہے۔

لاگو: ۳ غرض سے ساتھ دینے والا۔

(فقرہ) چار پیسے کے سب لاگو ہیں۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاگو: ۴ آرزومند، مشتاق، ہواخواہ، خواہش مند۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاگو: ۵ وہ جانور جس کو خون کا چسکا پڑ گیا ہو جیسے لاگو شیر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ خون کی قید نہیں ہر جانور کو اس کی عادت اور غذا کے اعتبار سے چسکا پڑتا ہے جس کو لاگو کہتے ہیں۔ شیر کو خون کے ساتھ، بلی کو دودھ کے ساتھ، بندر کو کھانے کے ساتھ، سانپ کو کاٹنے کے ساتھ وغیرہ

لاگو: ۶ کسی خاص مقام پر چوٹ کرنے کی تاک میں بیٹھنے والا (ہونا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاگو ہونا: ۱ قانون کا پاس ہونا، قانون کا نافذ ہونا، جاری ہونا۔ اردو صرف جدید اصطلاح

قول فیصل۔ فصحائے لکھنؤ نافذ ہونا بولتے ہیں

لاگو ہونا: ۲ لپٹنا، چمٹنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

اگر اب بھی لاگو ہوا اس کے کبھی
تو پھر پھونک دیجو مجھے تم تبھی میر حسن

لاگو ہونا: ۳ ہواخواہ ہونا، خواہشمند ہونا، چاہنا، خواہاں ہونا، خواہش رکھنا۔ ہندی فعل لازم۔

جسے کچھ کسی نے چھوا ہی نہ ہو
کوئی لاگو اس کا ہوا ہی نہ ہو انشا

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

لاگو ہونا: ۴ خریدار ہونا، گاہک ہونا۔ اردو صرف متروک

تو لاگو نہیں جی کا تو لاچار ہیں ورنہ
اس جنس گرانمایہ سے گزرے نہیں کم ہم میر

لاگ ہونا: ۱ دشمنی ہونا۔ بیر ہونا۔ عداوت ہونا۔ ضد ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

دو ظالموں میں لاگ ہوئی ہے مرے واسطے
نامہرباں وہ ہے تو فلک مہرباں ہے آج داغ

غضب کی لاگ تھی کمبخت برق کو مجھ سے
چمن کو پھونک دیا ایک آشیاں کیلئے امیر

لاگ ہونا: ۲ تعلق ہونا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

عشق کو کس کے دل سے لاگ نہیں
کون سا گھر ہے جس میں آگ نہیں ناسخ

لال: ۱ سرخ رنگ، فارسی۔ فصیح، رائج۔

وہ لال لال بھبھوکا سے ارغوانی پھول
نظر کا زور بڑھاتے تھے آسمانی پھول قدیم

قول فیصل۔ باوجود اس کے کہ یہ لفظ فارسی ہے اور ترکی بھی ہے لیکن اساتذہ نے اسکی ترکیب کے ساتھ نظم نہیں کیا ہے۔

اس لفظ پر اردو کا بھی اطلاق ہوسکتا ہے

لال: ۲ ایک قسم کا بیش قیمت معدنی جوہر

ہنوز پہ ہیں خط و رنگ پان سے عارض و لب
نہیں تو کچھ یہ زمرد نہیں وہ لعل نہیں رشک

(کال، خال، قوافی) (نور اللغات)

قول فیصل۔ فارسی والوں نے "لال" کو معرب مان لیا ہے جیسا کہ صاحب بہار عجم لکھتے ہیں۔

لال۔ نام گوہر معروف قیمتی و آنرا لعل نیز گویند۔

لیکن عام طور سے اس کا اصل لعل ہے فارسی والے بھی ان معنی میں لعل ہی لکھتے ہیں اور یہ لعل معرب لال ہے۔ اہل ہنود نے بھی ان معنی میں ترکیب کے ساتھ ہی نظم کیا ہے۔ جیسے لعل بدخشاں، لعل شب چراغ وغیرہ۔ لال کی جمع لالوں ہے۔

مثالی موتیوں کی آب اس کے دانتوں نے
اڑا دیا لب رنگیں نے رنگ لالوں کا بحر

(قوافی۔ بالوں، سالوں)

صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ ایک قسم کا بڑا یاقوت، یاقوت رمّانی، مانک۔ ایک بیش قیمت کانی جوہر کا نام جو کئی رنگ کا ہوتا ہے مگر سرخ سب سے زیادہ قیمتی اور عمدہ مانا جاتا ہے لعل اسی کا معرب ہے بدخشانی لعل عمدہ ہوتا ہے۔ ابو ریحان کا

بیان ہے کہ پہلے یہ جوہر نہیں تھا۔ ایک دفعہ ملک بدخشاں میں بڑا بھاری زلزلہ آیا تو وہاں کا ایک پہاڑ شق ہوگیا اور اس میں سے بہت سے گول بیضۂ مرغ سے بڑے کچھ پتھر نکل پڑے جب ان میں سے ایک کو تراشا تو لعل نمایاں ہوا اس فن کے استاد اس کی جلا کرنے سے عاجز آگئے۔ بہت سے تجربے کے بعد ایک ایسا پتھر ملا کہ اس سے اس کی جلا ہوگئی بادشاہ وقت نے اس کی چمک اور رنگ پر فریفتہ ہو کر تمام لعلوں کو ترشوا ڈالا جن میں سے کوئی سبز کوئی زرد کوئی بنفشی کوئی پیازی کوئی سرخ نکلا اور یہ اخیر رنگ سب سے بہتر اور عمدہ ثابت ہوا اگرچہ ریحان کا یہ بیان بالکل ٹھیک ہے مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس سے پیشتر دنیا کے پردے پر لعل نکلا ہی نہیں تھا۔ اگر یہ بات درست ہوتی تو اس کا نام اور ملکوں میں نہ سنا جاتا۔ سنسکرت میں اس کے لئے لفظ مانک موجود ہے۔ فرانسیسی میں Rubeas روبس پرتگال میں Rubem روبن ہسپانیہ میں Rubi روبی۔ اٹلی میں (Rubino) روبنو لاطینی میں (Rubinuus) روبنیس۔ جرمن اور اسکاٹ لینڈ میں Rubin وغیرہ جس کا مادہ Ruble بمعنی سرخ ہے۔

لال: ؛ سرخ، احمر، سورج کی گرمی سے ہو یا آگ کی گرمی سے۔ اردو صفت رائج۔

مصحفیؔ۔ تم نے غضب کر دیا دست نباہ انگلی میں ڈال دیا اب جو نکالی جب تو دل ہوا لال

لال: ؛ گونگا جو بول نہ سکے گونگا، گنگ، صم، زبان گرفتہ، وہ شخص جو منہ سے بولنے اور کان سے سننے کی قوت نہ رکھتا ہو۔ صفت۔

جو دل میں نہاں ہے نہ کھلی ہے نہ کھلے گی
یاں لال زباں ہے نہ کھلی ہے نہ کھلے گی ناسخ

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اب قلیل الاستعمال ہے۔

لال: ؛ پیار سے بچے کو کہتے ہیں۔ اردو مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

سر کھیڑے کے لہو کی بہاؤں گی ندیاں
گر بال بیکا ہوگا ابھی میرے لال کا جانتا ہے

لال: ؛ بیٹا، فرزند، نازپروردہ، لاڈلا اردو مذکر فصیح رائج۔

اور آگے گھر آکے ہوا شاہ خوش اقبال
رو کر یہ دعا کرنے لگا فاطمہ کا لال حبیب
دو دن کی بھوک پیاس میں کیا ہی میرا لال سوئے
دین کشندۂ در خیبر کا لال ہوں ہوں

لال: ؛ ایک چھوٹے سے خوش آواز پرند کا نام جس کا رنگ سرخ اور پروں پر سفید و سیاہ چتیاں ہوتی ہیں۔ اردو۔ مذکر رائج۔

رنگین لب لعل کی صدا ہے
کیا خوب یہ لال بولتا ہے ذوق

لال اگیا کہ نہیں جڑیا قفس میں ڈال ہو بقا

قول فیصل۔ فارسی زبان میں اس کو سرخ ہندی میں منیا اور ایک چھوٹی کہتے ہیں لال اس کی آواز سے اچھی شمشم کو گھی نصف ڈالا جیوں۔ کو تلفظ اور ہونا خیال کرتے ہیں بہت میں اس

کی سرخی نہایت تیزی پر ہو جاتی ہے بعض لوگ بیٹروں کی طرح ان کو بھی لڑاتے ہیں۔

وہ دکھاتا ہے حسن کھوٹ کاتے ہیں دل عشاق کے
لال کب رہتے نہیں کس دن وہاں پالے نہیں شعور

اس کی جمع لالوں ہے۔

صیاد کیا ہی رنگ حنا کا اثر ہے واہ
لالوں سے کم نہیں ہے عصافیر لا لایا ناسخ

لال: ؛ لب دہن، آب دہن، رال۔ عوام کی زبان۔ مونث۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لال: ؛ دہکتا ہوا۔ اردو صفت فصیح رائج

ہزار لال ہوئے انگاروں سے داغ جنوں
ہنوز پختہ ہی سودائے خام ہوتا ہے آتش

لال: ؛ گلی ڈنڈے میں پانچ ڈنڈے کے فاصلے کا ایک لال اور بیس لال کا ایک فنڈ شمار ہوتا ہے۔ مگر پنجاب میں بارہ بیچے کا ایک لال مشہور ہے۔ جو چڑی کھیپ یعنی بڑا سر لینے کے کھیل میں مروج ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بھی لالوں کے شمار پر کھیل کی ہار جیت ہوتی ہے۔

لال: ؛ ہندوؤں کے نام کا جزو ہوتا ہے جیسے رام لال، جواہر لال۔ اردو رائج۔

قول فیصل۔ سنسکرت میں اس کے معنی تمنا رکھنے والا ہیں۔

لال: ؛ دکھانا، غصہ میں بھرا ہوا، غضبناک اردو صفت، قلیل الاستعمال

غصے سے وہ گل جو لال ہوگا
ہو جائے گی ساری انجمن زرد ناسخ

قول فیصل۔ عام طور سے چہرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے یعنی چہرہ لال ہو گیا یا چہرہ سرخ ہو گیا۔

لالا:۔ (بروزن کالا) بندہ، خادم۔ فارسی (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا تعلق نہیں۔

لالا:۔ وہ شخص جو ہمیشہ بزرگوں کی اولاد کی خدمت کرے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لالا شاہی:۔ پینے کا تمباکو جو قند سیاہ کے شیر میں پکا کر بناتے ہیں۔ مذکر لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لالا کے:۔ یکے بعد دیگرے لا کر۔ ایک کے بعد ایک لا کر، تھوڑا تھوڑا کرکے لا کر۔ اردو، فصیح، رائج۔

رکھا تنکا ببل نے لالا کے اک اک
بنا ہی لیا آشیاں رفتہ رفتہ شفق صاحب شفیق

لال اگلنا:۔ سخن ہائے عجیب و غریب کا زبان سے سرزد ہونا، خوش کلام و خوش گفتار ہونا، منہ سے موتی جھڑنا۔ ۲ فحش کلامی کرنا گالی گلوچ بکنا۔ بد زبانی کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ دونوں معنی میں اہل لکھنؤ پھول جھڑنا ہی بولتے ہیں۔ معنی ۲ میں طنزاً اس کا استعمال ہے اور یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔ جیسے تمہاری گالیاں بکنے کی عادت ابھی تک نہیں چھوٹی جب بھی تمہیں غصہ آتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ جیسے منہ سے پھول جھڑ رہے ہیں۔

لال انگارا:۔ سرخ دہکتا ہوا انگارا۔ اردو مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اگر کوئی شے تپ کے بہت سرخ ہو جائے تو اس کو لال انگارا کہتے ہیں خود انگارے کے لئے بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

لال انگارا:۔ نہایت سرخ، انگارا سا لال۔ اردو صفت۔ عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ اس جگہ سرخ انگارا بھی عورتوں کی زبان ہے۔

لال انگارا:۔ غصے میں بھرا ہوا۔ صفت
اس کے سنتے ہی غضب ہو کے وہ لال انگارا
کھینچ مارا مرے سینے پہ اٹھا کر تر بوز ظہیر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر چہرے یا منہ کے ساتھ ہے۔

لال بجھکڑ:۔ اعلیٰ درجے کا بے وقوف۔ وہ احمق جسے اپنی عقل پر بڑا گھمنڈ ہو۔ وہ آدمی جو حقیقت میں بیوقوف ہو اور اپنے تئیں بڑا عقلمند سمجھے۔ اردو صفت۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

لال بجھکڑ:۔ ایک اگلے زمانے کے فرضی عقلمند کا نام جو بے وقوفوں کی ہر ایک بات کا خلاف عقل جواب دے کر اپنے آپ کو عاقل یگانہ اور فرزانۂ زمانہ کہا کرتا تھا اس زمانے کے مورکھ ہر ایک مشکل بات کو اسی سے پوچھنے جایا کرتے تھے چنانچہ مشہور ہے کہ ایک دفعہ کسی گاؤں سے کوئی ہاتھی نکل گیا وہاں کے باشندوں نے چونکہ وہ گاؤں کے رہنے والے تھے ہاتھی خواب میں بھی نہیں دیکھا تھا صبح کو اس کے پاؤں کے چوڑے چوڑے نشان دیکھ کر حیران ہوئے کہ اتنے بڑے پاؤں کس کے تھے سب نے عقل لڑائی جب بات کو نہ پہنچے تو میاں لال بجھکڑ کو بلا کر دریافت کیا آپ نے دیکھتے ہی فرمایا کہ:۔

یہ تو بوجھے لال بجھکڑ اور نہ بوجھے کوئے
پیرن چکی باندھ کے کہیں ہرنا کودا ہوئے

یعنی یہ مشکل بات اور عقدۂ لاینحل تو ہمارا لال بجھکڑ ہی حل کر سکتا ہے اور کوئی اتنی عقل نہیں رکھتا یہ تو ہو نہ ہو ہرن پیروں میں چکی باندھ کے کودا ہو۔

اسی طرح ایک دفعہ کوئی لڑکا گھر کے کھم کی کوے میں بھرے کھڑا تھا اس کا باپ باہر سے چنے لئے ہوئے آیا بچے نے اسی حالت میں اس سے چنے مانگے باپ نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں میں دے دیئے۔ جب وہ لے چکا تو حیران ہوا کہ ہاتھ نکالوں کیونکر باپ کے سامنے رونے لگا کہ ہاتھ نہیں نکلتا وہ بھی حیران ہوا کہ کھم توڑے بغیر کیونکر نکل سکتا ہے دوڑا دوڑا جا کر لال بجھکڑ کو بلا لایا۔ اس نے دریافت کیا تو اس نے یہ رائے دی

لال بجھکڑ بوجھیاں اور نہ بوجھا کو
کرکی تڑ نگا تا لڑکے اوپر ہی کو لو

یعنی بات تو لال بجھکڑ ہی سمجھا اور کسی کی بھی سمجھ میں نہیں آئی اس کی ترکیب یہ ہے کہ چھت کی کڑیاں ادھیڑ کے اوپر سے لڑکے کو نکال لو۔

پس اس وجہ سے بے وقوفوں کے سردار اور اس شخص پر اس کا اطلاق ہونے لگا جو اپنے آپ کو باوجود نادانی سب سے زیادہ سمجھدار سمجھتا ہو مثلاً طنزاً کہتے ہیں کہ یہ بھی اپنے زمانے کے لال بجھکڑ ہیں۔ یعنی عقل خاک نہیں

مگر دعوائے دانش مندی سب سے بڑھا ہوا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے کرسی ضلع بارہ بنکی کے لئے مشہور ہے کہ وہاں بکثرت بے وقوف تھے۔

لال بخار: ایک قسم کا بخار۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

لال بھبوکا: سرخ و سفید، نہایت سرخ۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہو جائیں خوب لال بھبوکا سے ہاتھ پاؤں
مہندی لگا کے باندھئے پتے چنار کے — ناسخ

لال بھبوکا: ۲ سرخ چہرہ جو غصہ کی وجہ سے ہو۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ عید میں روپیہ نہ دینے پر صاحبزادے باپ پر غصہ کرنے لگے مارے غصے کے چہرہ لال بھبوکا ہو گیا۔

لال بیگ: خاکروبوں کے پیشوا کا نام مہتروں کے سردار کا نام۔ اردو، مذکر۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ۔ خاکروبوں کے پیغمبر کا نام جو معراج کے حاجب وہ گشن بال میک جی کے قائمقام اس پیراہن سے پیدا ہوئے جو قدرت کاملہ نے ان کے بوڑھے ہو جانے کے سبب عطا فرمایا تھا یہ غزنی میں پیدا ہوئے تھے مفصل کیفیت فقرائے ہند میں دیکھو وہاں لکھی گئی ہے (ذاہر) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی غزنی کا مغل جو تعلیمیافتہ اور خواندہ آدمی تھا کسی خاص وجہ سے جیسے عشق یا ضد وغیرہ کے سبب خاکروب ہو گیا ہو اور اس نے اپنی عزت اور تعظیم کے واسطے اپنے کو ان کا پیغمبر مشہور کیا ہو کیونکہ کتب تواریخ سے اس کا پتہ کہیں نہیں چلتا۔"

لال بیگ: ۲ ایک پردار کیڑا، ایک سرخ رنگ کیڑے کا نام (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس کیڑے کو لال بیگیا کہتے ہیں۔

لال بیگی، لال بیگیا: لال بیگ کا معتقد، پیرو، مہتر، خاکروب، بھنگی، حلال خور۔ ہندی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر لال بیگیا ہے۔

لال پانی: (کنایۃً) سرخ رنگ کی شراب (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پہ نہیں ہے۔

لال پانی: ۲ حیض کا خون (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

لال پردہ: وہ سرخ رنگ کا پردہ جو سلاطین اور امرا کے در دولت پہ آویزاں رہتا ہے۔ اردو متروک۔

بادشاہ وقت ہے حسن جوانی نے کیا
لال پردہ ہے لٹکتا اس کے در پہ اے دل — آتش

بہ شرف ہیں در دولت سے فزدل گردوں سے
لال پردے سے ہویدا شفق گلگوں ہے
نکہت دہلوی

لال پری: ۱ پری زاد سرخ پوشاک، سرخ پوشاک پہننے والی پری۔ اردو مونث فریب بمتروک۔

ہے زنانخی مری وہ لال پری
ہے جسے دیکھ کر نڈھال پری — زنگبین

لال پری: ۲ کنایہ ہے شراب سرخ رنگ سے سرخ رنگ کی شراب۔ اردو صفت، مونث، دہلی کی زبان۔

ساقیا بند تھی جو لال پری شیشے میں
آج گیا آج اسے رند قدح گیر اڑا — ظہیر دہلوی

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عوام کی زبان پر شراب کے معنوں میں عام طور سے نہیں ہے۔

شیشے سے آئے بزم میں باہر شراب کب
دیکھیں تو ہو گی لال پری بے حجاب کب — شعور

لال پری کی بیٹھک: ایک قسم کی نیاز، عورتیں بالوں سے زمین جھاڑ کر نیاز دیتی ہیں تاکہ شوہر اور اولاد زندہ رہے۔ عورتوں کی زبان

کوکھ اور مانگ سے وہ ٹھنڈی ہے جو دیتی ہے
جھاڑ بالوں سے زمیں لال پری کی بیٹھک — رنگین

(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتوں میں اس کا رواج نہیں ہے۔

لال پڑجانا: سرخ ہونا (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ حرف بالکل غیر فصیح ہے۔ عوام کی زبانوں پر ہے۔

لال پڑجانا: غضبناک ہونا۔ اردو مصدر غیر فصیح، رائج۔

لال پڑجانا: ۳ پختگی پر آنا، پک جانا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

لال پڑیا: سرخ پڑیا جس میں مہندی رکھتی ہیں۔

کیوں نہ مہندی کے طلب گار ہوں سیمیں اندام
لال پڑیا میں یہ اکسیر لئے پھرتے ہیں — جنبر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

لال پدکا:- ایک قسم کے کبوتر کا نام جس کا رنگ سرخ اور پوٹا، اور دم اور بازو سفید ہوتے ہیں۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لال پیارا تو اس کا خیال بھی پیارا:- جو دل کو پسند ہوتا ہے اس کی ہر بات پسند آتی ہے۔ اپنوں کے عیب بھی گوارا ہو جاتے ہیں۔ دوست یا محب یا اقارب کا عیب بھی ہنر شمار ہوتا ہے۔ اگر دوست پیارا ہے تو اس کی سب باتیں قابل پسند اور لائق تعریف ہیں۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لال پیلا ہونا:- نہایت خفا ہونا۔ غصے میں بھرنا۔ غضبناک ہونا۔ اردو مصدر متروک۔

محل صرف۔ کوئی ناگفتنی جلی کٹی بات اس نے اٹھا نہیں رکھی بہت لال پیلا ہو کر خاموش ہو رہا۔ (توبۃ النصوح)

یار غصہ سے گل رعنا بنا
بوسہ مانگا لال پیلا ہو گیا　　قدر

قول فیصل۔ عورتیں اس جگہ نیلی پیلی آنکھیں کرنا بولتی ہیں۔

لال پیلی آنکھیں کرنا، لال پیلی آنکھیں نکالنا، لال پیلے دیدے نکالنا:- غصہ کی نگاہ سے دیکھنا، کمال ناراض ہونا۔ خفا ہونا۔

لال پیلے مجھے غصہ سے دکھا کر دیدے
کھانا پینا مرا کیوں آپ لہو کرتے ہیں جان جب
(نور اللغات)

قول فیصل۔ موجودہ دور میں عورتیں نیلی پیلی آنکھیں کرنا، دکھانا، نکالنا، نیلے پیلے دیدے دکھانا، نکالنا کہتی ہیں۔

لالٹین:- وہ فانوس جس میں شیشے لگے ہوں۔ شیشے کی قندیل۔ اردو مونث، رائج۔

صحن میں لالٹینیں روشن تھیں
تیل پانی کے تھے گلاس کہیں　　(گلشن عشق)

کافی ہے جھاڑ کا یہ تمہارا ازار بند
چلئے نہ لالٹین کو جلوا کے سامنے　　سحر

قول فیصل۔ یہ انگریزی لفظ لینٹرن کا بگڑا ہوا ہے۔ لالٹین کی اردو جمع لالٹینیں ہے۔

لالٹینیں ہزارہا روشن
مشعل ماہ بھی جب آ روشن　　تلق

لال جوڑا:- سرخ رنگ کی پوشاک، لباس، ارغوانی۔ (۲) بادشاہوں کے عتاب کی پوشاک۔ وہ سرخ پوشاک جسے اگلے بادشاہ پہن کر حکم قتل سنایا کرتے تھے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب یہ صرف قریب بمتروک ہے

لَالَچ:- (بفتح اول) حرص، طمع۔ اردو مذکر فصیح، رائج۔

حسن بھی کیا چیز ہے زاہد ذرا انصاف کر
اپنے بندوں کو خدا دیتا ہے لالچ حور کا　　ناسخ

محل صرف۔ مال و دولت ملنے کا جو لالچ تجھے ہے میں باہر طلسم کے سونے اور جواہر کے گھر تجھ کو بنا دوں گی۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ تقریباً پچاس سال سے عوام اور عورتیں لکی کے ساتھ بصورت تانیث بھی بولنے لگی ہیں۔ ترجیح تذکیر ہی کو ہے۔

لالچ ہے:- ترغیب، پھسلاوا، بہلاوا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں بصورت تانیث زبانوں پر زیادہ ہے۔

لالچ بری بلا ہے:- حرص سے بڑھ کر کوئی آفت نہیں۔ لالچ بہت بری چیز ہے۔ اردو مثل، رائج۔

محل صرف۔ ہم کہتے تھے کہ مقدمہ بازی نہ کرو جتنا پیسہ تھا سب صرف کر دیا، جائداد بھی نہ ملی سچ ہے کہ لالچ بری بلا ہے۔

لالچ خورا:- لالچی، لالچ کرنے والا۔ اردو صفت، مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ ہمارے چھوٹے بھائی صاحب کو ہر وقت یہی فکر رہتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح پیسے والا ہو جاؤں۔ بہت بڑے لالچ خورے ہیں۔

قول فیصل۔ تانیث کے محل پہ لالچ خوری زبانوں پہ ہے۔

لالچ دینا:- طمع دینا، پھسلانا، ترغیب دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اور لالچ بھی کچھ دیا ان کو
راضی اس بات پر کیا ان کو　　تلق

لالچ کا پیٹ نہیں بھرتا:- طمع بڑھتی ہی جاتی ہے، لالچی آدمی کی لالچ میں کمی نہیں آتی۔ اردو مقولہ، قلیل الاستعمال۔

بھر نہیں سکتا کبھی لالچ کا پیٹ
دھنستا رہتا ہے گڑھا پاٹا ہوا　آرزو لکھنؤی

لالچ کرنا:- حرص کرنا، طمع کرنا، للچانا، حریص ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہم نے تم کو ہزار مرتبہ سمجھایا کہ لالچ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں جو قسمت میں لکھا ہے وہ اڑ کے ملے گا۔

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہے جیسے انسان کو اپنی قسمت پر راضی رہنا چاہیے لالچ ہونا کوئی اچھی بات نہیں ہے بعض اوقات بہت ذلت اٹھانا پڑتی ہے۔

لالچ میں آنا:۔ دام حرص میں پھنسنا، طمع میں پھنسنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع لالچ میں آئے سن کے یہ باتیں وہ زیر دست — امیر

لالچپن:۔ لالچ خوری، لالچی ہونا، لالچ کرنے والی۔ اردو مونث، قلیل الاستعمال۔

محل صاف۔ خواجہ نے قران کو حکم دیا کہ ان کی رقم دے دو۔ یہ رنڈی کی بے صبری اور لالچپن معلوم ہوتی ہے۔ (طلسم خیال سکندری)

لالچی:۔ (بسکون سوم) حریص، طامع، لالچ کرنے والا۔ اردو صفت عوام کی زبان۔

آخر ہو تم مہاجن کے کہاں یہ لالچی
زر کی خواہش ان حسینوں کو ہے زیادہ عرض — آتش

لالچی بندہ:۔ (کنایۃً) خود غرض، مطلبی اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

لالچی بندہ ہے الفت کو بھلا کیا جانے
رکھ دیا ہاتھ یہ جس نے ہوا اسکا عاشق — جان صاحب

لال چیونٹی:۔ سرخ چیونٹی، لال رنگ کی چیونٹی۔ اردو، رائج۔

لال خاں کا لکڑا:۔ مجرم کو سزا دینے کا ایک بڑا بھاری شہتیر جو بیچ میں سے چرا ہوا اور سوراخ دار ہوتا ہے اس میں مجرم کے پاؤں رکھ کر دونوں ٹکڑے ملا دیتے ہیں اور قفل کو جڑ دیتے ہیں جس کے سبب سے مجرم بھاگ نہیں سکتا چونکہ اس کو ایک شخص لال خاں نامی ملازم پولیس نے ایجاد کیا تھا جا کر اسی نام کے ساتھ مشہور ہو گیا تھا۔ مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ اب قریب متروک ہے۔

لال خاں کے لکڑے سے باندھنا:۔ (کنایۃً) خوب کوڑے لگانا، سزا دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ جن لوگوں نے ایک رنگین اور چیر دار لکڑی لکھ کر اس کے معنی خوب سزا دینا خوب کوڑے لگانا لکھے ہیں۔ ان کو ذرا تحقیق بھی کر لینا واجب تھا کہ وہ کیا چیز ہے کیونکہ ہمت کے معنی محاورہ دانی نہیں ہیں"

اب نہ یہ سزا دی جاتی ہے نہ کوئی بولتا ہے۔

لال ڈورے:۔ لال لال رگیں، وہ سرخ مہین رگیں جو آنکھوں میں دکھائی دیتی ہیں۔ اردو، فصیح، رائج۔

لال ڈوروں سے اس کی اور بھی
ہے قیامت بہار آنکھوں میں — مصحفی

لال رکابی:۔ صحنک، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نیاز۔ جیسے خدا تمہیں لال رکابی کا شریک رکھے یعنی باعصمت بنی رہو۔ اردو مونث، عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

لال روٹی:۔ وہ روٹی جو پک کر سرخ ہو گئی ہو۔ خیال کے لئے دیکھو لب چبانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص زبان نہیں ہے لال کوئی چیز ہو سکتی ہے۔

لال رہو:۔ سرخ و سفید رہو، خوش و خرم رہو۔ پھلے پھولے رہو۔ (آزاد فقیروں کی دعا) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لالسٹری:۔ چھوٹا لال، یاقوت، ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لالڑی میں یائے تصغیر نہیں بلکہ یاقوت کی ایک قسم ہے جس کا رنگ یاقوت سے ہلکا ہوتا ہے" لیکن مولف کے نزدیک عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لالڑی:۔ پیلا نامرد۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لال سرا:۔ ایک قسم کا کبوتر جس کا تمام رنگ سفید سر لال ہوتا اور بہت کم پایا جاتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لال سوداگر:۔ ٹٹ پونجیا سوداگر۔ وہ کم مایہ سوداگر جو ادھر مال لے اور ادھر جھٹ تھوڑے سے منافع پر بیچ ڈالے۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لال سی جان:۔ چھوٹی سی جان۔ پیاری جان عزیز جان۔ اردو صفت۔ عورتوں کی زبان

زلیست سے ہم تو ہاتھ دھو بیٹھے
لال سی جان اپنی کھو بیٹھے — گلشن عشق

لال قند:۔ ایک سرخ کپڑے کا نام۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لال کتاب:۔ وہ کتاب جس میں

جاہلوں کے نزدیک تمام باتوں کا جواب حسب مرضی یا حسب سوال مل جائے۔ مونث۔

(فقرہ) اپنی لال کتاب، نئے ایمان کی طرح بغل میں دبا کر چل کھڑے ہوئے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

لال کتاب۲ :۔ لال بجھکڑ کی وہ کتاب جس میں اس نے اپنا نامہ اعمال اور دیگر یادداشتیں لکھ رکھی تھیں، جس کے وسیلے سے وہ ہر ایک بات جاہلوں کو دیکھ کر بتاتا اور انھیں سمجھاتا تھا کہ یہ تو کتاب کی بات ہے جو کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ ۳ وہ بیاض جس میں یادداشت لکھ رکھی ہو۔ کھکول۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی طرح نہیں بولتے۔

لال کتابیں :۔ ہند و لبیت کی کتاب، پٹواریوں یا قانون گوئیوں کی سرکاری کتاب کا نام۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کتاب لال جلد کی ضرور ہوتی ہے لیکن اس کا نام لال کتاب نہیں ہے۔

لال کرتی :۔ گوروں کی پلٹن جو سرخ وردی پہنتی ہے۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ انگریزوں کے زمانے میں بولتے تھے اب کوئی نہیں بولتا۔

لال کرتی :۲ اس مقام کو بھی کہتے ہیں جہاں یہ پلٹن رہتی ہے۔

بنیں لالہ صحرا میں چمکتا ہے گلاب
لال کرتی میں قواعد ہوئی چلتا ہے دسنی منیر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

لال کر دینا :۔ مالا مال کر دینا۔ اردو میں نہ سرخ کر

گلشن آرا نہال کر دے گی
لعل و زر سے وہ لال کر دے گی قلق

قول فیصل۔ اس جگہ لال کرنا بھی کہتے ہیں۔

لال کر دینا، لال کرنا :۔ لوہے کو آگ میں ڈال کر سرخ کرنا۔

پیاسو ہاد رہا شمشیر قاتل کی تمنا میں
پیا پانی بجھایا لال کر کے جب کہ آہن کو آتش
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان اور رائج ہے۔

لال گودڑ میں نہیں چھپتا :۔ اچھی چیز چھپائے نہیں چھپتی۔ اچھی چیز بری جگہ رکھ کر لوگوں کی نظر سے مخفی کی جائے تاہم اس کی خوبی ظاہر ہوتی ہے۔ مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ گودڑ میں لال نہیں چھپا بولتے ہیں۔

لال گولا :۔ ایک قسم کی سرخ رتیلی زمین (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لال لال :۔ سرخ۔ بہت سرخ۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ حضور ایسی افیون پلاؤں کہ قیامت تک پینک رہے۔ کمال یہ ہے کہ دیکھتے دیکھتے آنکھیں سرخا سرخ ہو جائیں لال لال ڈورے رنگ جائیں۔ (فسانۂ آزاد)

لال لگنا :۔ کوئی انوکھی اور عجیب بات ہونا سرخاب کا پر لگنا۔ شارح زعفران سمجھنا۔ اردو حرف، عوام کی زبان۔

یہ لال ہو تو لال لگیں تیرے حسن کو
دل کا نگیں بھی کوئی ترے نور تن میں ہو داغ

قول فیصل۔ اس کا املا لعل لکھنا ہونا چاہیے۔

لال لنگوٹ والا :۔ ہنومان جی کا لقب۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے اہل ہنود حضرات لال لنگوٹے والے کی جے کہتے ہیں۔

لال لنگوٹ والا :۲ مذاق سے بندر کو بھی کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لال مرچ :۔ سرخ مرچ (فلفل دراز)۔ اردو مونث، رائج۔

قول فیصل۔ اس جگہ صرف مرچ کہہ کے بھی لال مرچ ہی مراد لیتے ہیں۔

لالوں کا لال :۔ سرخ و سفید رنگ روغن والا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے ان معنی میں عورتیں نہیں بولتی ہیں۔

لالوں کا لال :۲ نہایت پیارا، لاڈلا۔ نہایت عزیز۔ اردو صفت۔ عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف دعا کے ساتھ ہے جیسے اگر وہ میرے گھر پر چڑھا اور رنڈی بازی کو آگ لگاتا تو ایسا چین کراتی وہ بھی یا دی تو کرتا لالوں کا لال رہتا اس کو کس بات کی کمی رہتی۔ (طلسم ہوشربا)

تانیث کے لئے بھی کہتے ہیں۔ جیسے جہاں بیٹھی گی لالوں کی لال رہے گی۔ میں کیوں کسی مال زادی کو سوت بنا دوں۔ (طلسم ہوشربا)

لالوں لال :۔ مالا مال۔ صفت۔

دولت وصل سے ہوں لالوں لال
لال کرتی ہے کیمیا مس کو رشک
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ۔ لالوں لال کے معنی لالا لال ہرگز نہیں۔ بلکہ چہرہ خوشی سے سرخ ہوجانا ہے۔

مؤلف اس اختلاف کے ساتھ تائید کرتا ہے کہ چہرہ خوشی سے سرخ ہوجانا کے معنوں میں لالوں لال نہیں بولتے۔

لالوں لال :۔ نہایت سرخ، بہت سرخ بالکل لال ۔ اردو صفت، مذکر۔

کہاں ہے داغ غم خون گشتہ کا کیا حال ہو
صبح دیکھو مطلع خورشید لالوں لال ہے　منیر

کچھ یہ کھٹمل پڑے ہیں اب کے سال
کہ زمیں سب ہوئی ہے لالوں لال　انشا

لالہ :۔ ایک قسم کے سرخ پھول کا نام جس کے اندر سیاہ داغ ہوتا ہے۔ فارسی مذکر فصیح رائج

ہے داغ جراغ کہ گشتۂ الفت
پھولا ہے یہ لالہ تربت بیداد گری کا　اسیر

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ پوست کا لال پھول، گل کوکنار، شقایق، گل نازاں ہر قسم کے سرخ خودرو پھول، مطلق پھول وہ پھول جس کے اندر داغ ہوتا ہے۔ واقعات بابری میں لکھا ہے کہ زواج کابل میں پچاس طرح کا لالہ نظر سے گزرا ہے۔

لالہ :۔ شمع جو مشاعرے میں شعراء کے سامنے رکھی جاتی ہے۔ (اہل لکھنؤ کی زبان) (نور اللغات)

قول فیصل ۔ تنہا شمع نہیں ہوتی ہے بلکہ گلدستہ نما ایک فرنہ ہوتا ہے جس میں شمع لگی ہوتی ہے اور جو شمع جلتی جاتی ہے شمع اونچی ہوتی جاتی ہے اسلئے کہ اس ظرف میں نیچے اسپرنگ لگا ہوتا ہے اس کا رواج شاعروں میں تھا جس شاعر کے سامنے لالہ رکھا جاتا وہ غزل پڑھتا تھا۔ اب اس کا رواج ختم ہوگیا۔

لالہ :۔ جناب، صاحب، معزز کاستوں کا خطاب، ہندوؤں میں عزت کا خطاب؛ اردو مذکر، رائج۔

مثال صرف۔ منشی مہراج بلی صاحب اپنے دل میں بڑے خوش تھے کہ زلبستہ میں رفوچکر نگر کا پتہ چل جائے گا ـــ مگر رفوچکر نگر سن کر اپنے اپنے دل میں سب سمجھ گئے کہ یہ سیدھے اور گول آدمی ہیں ـــ ایک لالہ نے ان کو بلایا اور کہا آپ کس کی تلاش میں ہیں۔ (سیر کہسار)

قول فیصل ۔ صاحب نور اللغات نے اس کا املا الف کے ساتھ بھی لکھا ہے یعنی لالا لیکن عام طور سے لالہ ہی لکھا جاتا ہے۔

لالہ :۔ بنیا، ساہوکار، مہاجن۔ اردو مذکر رائج۔

مت دے غرض پیسے اڑا کر ہوا رو پوش
گھر جاکے پکارے جو کوئی لالہ کہاں ہے　سودا

قول فیصل۔ عورت کو للائن کہتے ہیں۔

لالہ، لالا :۔ والد کا خطاب، ابا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل ہنود کے بچے اپنے باپ کو تعظیماً لالہ کہہ دیتے ہیں۔

لالہ، لالا :۔ عزیز، پیارا (نور اللغات)

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ اہل ہنود حضرات اپنے بچے کو کہہ دیتے ہیں۔

لالہ، لالا :۔ خسر، سسرا۔ اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لالہ با غبار عنبناک :۔ جب کوئی شخص دوسرے کے بھروسے پر رہتا ہو اور خود کچھ نہ کرتا ہو اس کی نسبت یہ مثل کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لالہ بھائی :۔ عموماً ہر ہندو اور خصوصاً ہر ایک رئیس کو کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ بیچارے صاحب ہر ایک رئیس بلا استثنا لالہ بھائی ہوگیا۔ یہاں مؤلف نور اللغات نے فیلن کو بھی شکست دی ہے اس نے صرف اتنا لکھا تھا کہ بنیے اس طرح پکارے جاتے ہیں۔

Banniyas so called

لالہ بھائی :۔ ذی عزت، شریف آدمی، بھلا مانس۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ ہر ذی عزت، شریف آدمی یا بھلے مانس کے لئے نہیں بولتے صرف اہل ہنود حضرات کے لئے اس کا استعمال ہے۔

لالہ بھائی :۔ (طنزاً)، کفایت شعار، چالاک والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ عوام کی زبان ہے اور تلبیس الاستعمال ہے۔

لالہ بھائی :۔ (تحقیر سے)، کمزور، بودا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ اہل ہنود کے لئے ہی بولتے ہیں۔

لالہ بھائی یا لالہ بھیا کرنا :۔ پیار یا محبت سے بات چیت کرنا۔ عزت کے الفاظ سے مخاطب کرنا، جیسے ہم تو

لالہ بھائی لالہ بھیا کہتے جاتے ہیں اور وہ سر پر چڑھتا چلا آتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لالہ پھولنا:۔ لالہ کے درخت میں پھول آنا۔ لالہ کا پھول کھلنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

ہے داغ چراغ لحد کشتۂ الفت
پھولا ہے یہ لالہ تری بیدادگری کا — اسیر

لالۂ پیکانی:۔ گل پیکانی۔ لالہ کی ایک خاص قسم۔ فارسی۔ مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

از نقطۂ برگ سمن تیغ صفاہانی ہے
تیرے پیکاں سے ہر اک لالۂ پیکانی ہے — ناظم

لالہ جی:۔ ہندو کو تعظیم سے کہتے ہیں۔ دوکان دار بنیوں کا اعزازی لقب۔ اردو مذکر، عوام کی زبان۔

لالہ رو:۔ سرخ چہرے والا، معشوق، محبوب، دلبر، دلربا۔ فارسی صفت۔ فصیح رائج۔

محل صرف:۔ اب تو یہ دھن ہے کہ سینے کو چمن بنائیں۔ لالہ رو کے داغ حسرت میں گل کھائیں۔ ہائے وہ خال عنبریں وہ گیسوئے مشکیں وہ لالہ رو نگاریں چشم سحر نگیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اس لفظ لالہ رخ، لالہ عذار بھی زبانوں پر ہے۔ کسی کے ساتھ لالہ رخسار بھی بول دیتے ہیں

لالہ زار:۔ وہ کھیت جس میں لالے کے پھول کثرت سے ہوں۔ (کنایۃً) باغ، گلزار، چمن۔ فارسی، مذکر۔ فصیح، رائج۔

سر کو اپنے پھوڑ کر کرکے رنگے ہیں خون میں
ابکی سودائی نے دیکھا لالہ زار اچھی طرح — منشی صاحب شفیق

لالہ صاحب:۔ لالہ جی۔ تعظیماً معزز ہنود حضرات کو کہتے ہیں۔ اردو مذکر قلیل الاستعمال

محل صرف۔ راوی۔ لالہ صاحب سمجھ گئے کہ یہ کوئی پاگل آدمی ہیں۔ عقل سے ان کو بہرہ نہیں ہے۔ خواجہ کمند ہوا کا دیوان اور رنگو جھکڑ (سیر کہسار)

قول فیصل۔ اب اس محل پر لالہ جی زبانوں پر زیادہ ہے۔

لالۂ صحرائی:۔ جنگلی لالہ۔ لالہ کی ایک قسم جو جنگلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

دل پہ داغ کا ہم حال کہیں کیا تم سے
پھول دیکھا ہے کبھی لالۂ صحرائی کا — شفق

قول فیصل۔ یہ پھول بہت سرخ ہوتا ہے اور جب اس کے درخت میں پھول آتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آگ لگی ہوئی ہے۔

لالۂ طور:۔ کنایہ ہے آتش طور سے۔ فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لالۂ عباسی:۔ گل عباسی، فارسی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں

لالہ فام:۔ لال۔ سرخ۔ سرخ رنگ کا۔ مجازاً محبوب، یا دلدار۔ فارسی، صفت فصیح، رائج۔

آمادہ جہاد ہوا شاہ کا لالہ فام
حوریں جو صبح تا شفق سے پریاں چلیں تمام — مؤدب

لالہ کے ذکر میں بھاڑ کے نوکر نہیں۔

آدمی کے کلام کی تائید اور فرماں برداری مقدم ہے۔ (عام بازاری زبان)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لالہ گوں:۔ لالہ کے رنگ کا، سرخ رنگ، فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

اے ساقی جم حشم، دل آرام
دے بادۂ لالہ گوں کا اک جام — اختر شاہ اودھ

لالہ و گل:۔ گل لالہ و گلاب۔ مجازاً عام پھول۔ فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج۔

ہم اور سیر لالہ و گل ہجر یار میں
کیسی بہار، آگ لگا دو بہار میں — رشک لکھنوی

لال ہونا:۔ غضبناک ہونا۔ خشمناک ہونا۔ غصہ میں بھرنا۔ خفا ہونا۔ آزردہ ہونا۔ غصہ سے چہرہ سرخ ہونا۔ اردو مصدر۔ قریب بہ متروک۔

مینہ کے کھلنے کی علامت ہے شفق کا پھولنا
لال وہ مجھ پہ ہوا رونا بھی کم ہو جائے گا — ناسخ

بوسہ جو سل لب کا کل اس نے طلب کیا
کیا کیا ظفر نہ مجھ پہ ہوئے انجمن میں لال — ظفر

قول فیصل۔ اب اس کا صرف غصہ کے اضافہ کے ساتھ اور چہرے کے ساتھ ہے یعنی غصہ سے چہرہ لال ہونا۔

لال ہونا:۔ بھبھوکا ہونا، سرخ ہونا، اردو مصدر فصیح، رائج۔

ع خون جگر سے پھول سا تن لال ہو گیا — ادیب

لال ہونا:۔ کسی پھل کا پختگی پر آنا پختہ

ہونا، پھل پکنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لالی :- سرخی۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

کیا ترے چہرۂ گلگوں کو کہوں صورتِ ماہ
پھیکے شلغم کی طرح نام نہیں لالی کا نگوڑا

قول فیصل۔ اس محل پہ سرخی زبانوں پر زیادہ ہے۔

لالی :- شہاب کا جوڑا جو عورتیں ہونٹوں پر جماتی ہیں (جمانا، لگانا کے ساتھ)

شام کا رنگ جو مسّی کی اداہٹ میں تھا
اس پہ لالی جو لگائی تو شفق پھول گیا امانت

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ مسّی پر عورتیں پان کا لاکھا زبان کی لالی جماتی ہیں نہ کہ شہاب کا جوڑا۔ شہاب میں جوڑا کہاں سے آیا وہ تو کسم کا ٹپکا ہوا رنگ ہے۔" مولف تائید کرتا ہے۔

لالی :- آبرو، عزت، سرخروئی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لالی :- پیاری، عزیزہ۔ اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لالے :- آرزو، اشتیاق، تمنا، ارمان جیسے آج کے دن کے تو لالے تھے خدا نے یہ دن کیا کہ میری بچی کو کھانے پکانے کا شعور ہوا۔ (دیگر ناشنیلی)

قول فیصل۔ یہ اہل دہلی کی زبان ہے۔

لالے :- کسی چیز سے ناامید ہونا، کمال مایوسی، نہایت ناامیدی۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان

شام ہوئی تو صبح کے لالے
صبح ہوئی تو شام نہیں رشک

لالے پڑنا :- کمال آرزو ہونا، ارمان ہونا۔

جیسے یعقوب کو یوسف کے پڑے تھے لالے
اسطرح دل مرا اب اس کے پڑا ہے پالے جان صاحب
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس شعر سے مذکورۂ بالا معنی نہیں نکلتے بلکہ ناامیدی اور مایوسی ہی کے معنی نکلتے ہیں آرزو ہونا، ارمان ہونا کے معنوں میں بولتے بھی نہیں۔

لالے پڑنا :- اس کام کے لیے مستعمل ہے جس سے ناامیدی اور مایوسی ہو۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

شباب آنے نہ پایا کہ عشق نے مارا
یہاں بہار کے لالے پڑے خزاں کیسی داغ

قول فیصل۔ زیادہ تر جان کے لالے پڑنا یا جینے کے لالے پڑنا زبانوں پر ہے۔

اس اسیری کے نہ کوئی اے صبا پالے پڑے
اک نظر گل دیکھنے کے بھی ہیں لالے پڑے امیر

کیا اور لب لعل کی تعریف کروں کیا
وہ لعل کہ دیکھے سے پڑیں جان کے لالے آتش

کیے قید قفس میں یاد گل کی
پڑے ہیں اب تو جینے ہی کے لالے میر تقی میر

لالے ہونا :- کسی امر کا مشکل ہوجانا، ناامیدی ہونا۔ مایوسی ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

پھٹتے تھے سواروں کے عقب برچھیوں والے
تھے جان بچانے کے کئی نزار دل کو لالے انیس

قول فیصل۔ موجودہ دور میں عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

لام :- فوج یا پلٹن کا مجموعہ۔ بریگیڈ۔ فوج کا دستہ، انگریزی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لام انگریزی نہیں بلکہ بقول پلیٹس فرانسیسی [illegible] کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ مستعمل اطلاقی Infantry Brigade سے بھی مناسب ہے۔ مگر لائن کی ہند صورت لین ہے نہ کہ لام۔

قلق اور امیر نے لام کو مذکر نظم کیا ہے۔

عشق رخ ہیں کرتے ہیں یاد خط گیسوئے یار
باندھتے ہیں فوج زنگی ہیں حلب کا لام ہم قلق

چڑھائی ہے ختن پر یا خطا پر دیکھیے کیا ہو
کئی دن سے بندھا ہے لام اس زلف پریشاں کا امیر

مگر زبانوں پر بصیغۂ تانیث ہے۔ لام بندھی ہے نہ کہ بندھا ہے۔ پلیٹس نے بھی اسے مونث لکھا ہے۔ مولف تائید کرتا ہے اس اضافے کے ساتھ کہ اب متروک ہے۔

لام :- ایک حرف کا نام۔ عربی، مذکر۔ رائج۔

رخ ترا کس طرح میں دیکھ سکوں
زلف ہے لام لن ترانی کا امیر

لاما :- بودھ مذہب والے اپنے گرو اور پیشوائے مذہب کو لاما کہتے ہیں۔ ہندی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

لاماگرو :- تبت والوں کا پیشوا جس کی نسبت ان لوگوں کا اعتقاد ہے کہ وہ مرتا نہیں صرف چولا بدلتا اور سارے گزشتہ حالات بتاتا ہے۔ ہندی۔ مذکر۔

(جام جہاں نما میں لکھا ہے کہ بودھ مذہب
والے اپنے گرو اور پیشوائے مذہب کو لاما کہتے
ہیں اور سب سے بڑا لاما شہر لاسا دار الحکومت ملک
بتت میں رہتا ہے اور بتت و چین کے وہ لوگ
جو بودھ مذہب رکھتے ہیں۔ لاسہ کے بڑے لاما
کو مجسم بدھ جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ
حیات ابدی رکھتا ہے۔ اور جب کبر سن کے باعث
اس کا جسم بوسیدہ ہو جاتا ہے تب نئے قالب
میں چلا جاتا ہے۔ لیکن یورپین سیاح اسکی
نسبت یہ خیال کرتے ہیں کہ جب لاما مر جاتا ہے
تو اس کے کارپرداز مخفی طور سے کسی ترت
کے پیدا ہوئے لڑکے کو لاکر لاما کی مسند پر بیٹھا
دیتے ہیں اور اسے ایسے طور پر پالتے پوستے
اور سکھاتے پڑھاتے ہیں کہ وہ تمام باتیں پہلے
لاماؤں کے وقت کی بتانے لگتا ہے۔ اور
اس کے ناواقف و جاہل پیرو اسے لاما کے
کشف و کرامات کا کرشمہ سمجھ کر یقین کر لیتے
ہیں۔ لاما جب قالب تبدیل کرتا ہے تو اس
کے مردہ جسم کو سکھا کر اور چاندی سے منڈھ کر
مندر میں پرستش کے واسطے رکھ دیتے ہیں۔
(فرہنگ آصفیہ)

لام الف: ۔ عربی کا انتیسواں حرف
جو لام اور الف سے بدیں وجہ مرکب ہو کر بنایا
گیا کہ کلام عرب میں چونکہ ابتدا بالسکون محال
ہے اور الف ہمیشہ ساکن مانا گیا ہے
علیحدہ نہیں لکھا جا سکتا تھا پس اس کے واسطے
یہ شکل مقرر کر کے لا لام الف ایک ہی حرف
قرار دے لیا۔ عربی حروف تہجی میں جو
اول حرف ہے اسکو اسی واسطے عرب والے
ہمزہ کہتے ہیں کیونکہ وہ بذاتہ متحرک ہے جن
لوگوں نے اس میں انکار کیا ان کو رسول مقبول
نے مردود کہا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

لام الف لکھنا: ۔ ابتدائی منزل طے
کرنا، مبتدی ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال
فا تعلیم درس بیخودی ہوں اس زمانے سے
کہ مجنوں لام الف لکھتا تھا دیوار دبستاں پر غالب
قول فیصل۔ زیادہ تر اس جگہ الف بے
لکھنا ہے۔

لام باندھنا: ۱ چاروں طرف سے لشکر
جمع کرنا، لڑائی کا سامان کرنا، چڑھائی کے
واسطے فوج جمع کرنا۔ اردو صرف، متروک۔
جانتا ہوں کھٹکنے گیسو کے ہیں اے جنگجو
لام باندھا ہے جو اس نے ہو چڑھائی شام پر اسیر
باندھا وہ قضا نے لعن کا لام
ابلیس کی فوج میں تھا کہرام محسن

لام باندھنا: ۲ مسلسل اور طویل گفتگو
کرنا، تانتا باندھنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال

لام بندھنا: ۔ فوج اور سپاہ کا جمع ہونا
ایک جگہ پر دشمن سے لڑنے کے لئے۔
چڑھائی ہے ختن پر یا خطا پر دیکھئے کیا ہو
کئی دن سے بندھا ہے لام اس زلف پریشاں کا اسیر
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

لام بندی کرنا: ۔ فوج کشی کرنا، کنایۃً
تعلّی کی باتیں کرنا۔ اردو صرف، قریب بمتروک

لام پر جانا: ۔ جنگ پر جانا، لڑائی پر جانا
اردو صرف قریب بمتروک۔
محل صرف۔ کیا بتائیں جب سے ہمارے چچا لام پر
گئے آج تک ایک خط نہ بھیجا باجی دل پریشان
رہتا ہے۔

لامتناہی: ۔ جس کی کوئی انتہا نہ ہو، بے انتہا
عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
حاصل ہے اوج لامتناہی مرے لئے
معراج کی ہے رات سیاہی مرے لئے تعشق

لامثال: ۔ بے مثال، جس کی مثال نہ ہو
لاجواب، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، متروک
محل صرف۔ رخسار نازک کو کس سے مثال دوں
لازم ہے کہ اس کو لاثانی کہوں۔ (طلسم ہوشربا)
قول فیصل۔ اس محل پر اب بے مثال زبانوں
پر ہے۔

لامحال: ۔ یقیناً
ع دل میں ہوائے صحبت جاناں ہو لامحال رشک
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اس محل پر لامحالہ زبانوں پر ہے
لامحال اب قریب بمتروک ہے۔

لامحالہ: ۔ (محالہ۔ بفتح میم بمعنی چارہ و
گزیر) کلمہ تحقیق و یقین، یقیناً، بالضرور
(فصیحہ) وہ سرکاری حکم سے طلب ہے تو
لامحالہ حاضر ہوگا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے
ہیں "لا" نہیں محالہ بفتح میم۔ چارہ، گزیر،
ناچار، ناگزیر۔ بضم میم لامحالہ کہنا غلطی ہے
مؤلف تائید کرتا ہے۔

لامذہب: ۔ (بفتح سوم و پنجم) جس
کا کوئی مذہب نہ ہو۔ بے دین۔ ملحد
ناستک، دہریہ۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، ارتج

قدر کا تو حال ظاہر ہے کہ لامذہب تھا وہ
پھر نہیں معلوم اس کا خاتمہ کیوں کر ہوا۔ قدر

محلِ صرف۔ ہمارے ہمراہ ایک عاشق تن صنم پرست، رند مشرب، لامذہب، آزاد منش بیباک روش دوست بھی تھے عاشق تخلص کرتے تھے۔ (سیر کہسار)

لامس:۔ چھونے والا، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

لامسہ:۔ چھونے یا مس کرنے والی قوت جس سے انسان کو نرمی، سختی، گرمی، سردی کا احساس ہوتا ہے۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لامسہ کے وہ اثر ہیں ظاہر
چاہیئے دونوں سے ہو تو قاہر مرزا ہوا

قولِ فیصل۔ زیادہ تر زبانوں پر قوتِ لامسہ ہے۔

لامع:۔ روشن، درخشاں، چمکنے والا عربی صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ عام طور سے تعلیم یافتہ طبقہ برق لامع کی ترکیب سے بولتا ہے مونث کے لئے لامعہ ہے۔

لام کاف:۔ کنایہ ہے دشنام و سخن ناملائم، گالی گفتار، واہی تباہی باتیں کسی پر لعنت کرنا اور اسے کافر کہنا۔

کب وہ گزرتے ہیں سر لاف وگزاف سے
جن کی کو آشنا ہے زباں لام کاف سے ذوق
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

لام کاف بکنا:۔ گالی گلوج بکنا۔ واہی تباہی بولنا۔ بدزبانی کرنا فحش بکنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

لام کاف کرنا:۔ گالی گلوج کرنا۔ گالی گفتار کرنا۔ مادر خواہی کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

لام کاف کہنا:۔ برا بھلا کہنا لعنت ملامت کرنا۔ گالی گلوج دینا۔

لام و کاف اب جو تم لگا کہنے
تجھ کو ایسا پڑھا دیا کس نے معروف
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

لامکاں:۔ وہ مقام جس میں مکانیت کی تشخیص نہ ہو، عالم قدس، عالم الہیٰ جو مکان اور جہات سے مبرا ہو، خداوند عالم کی ایک صفت کا نام۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب فصیح اور رائج۔

دکھائی ترک تعلق نے نشان بیرنگی
بڑھے مکان سے آگے تو لامکاں دیکھا امیر

پتہ یوں تو بتاتے ہیں وہ سب کو لامکاں اپنا
مگر معلوم ہے رہتے ہیں وہ ٹوٹے ہوئے دل میں
انیس دادو نگری
(گلستان ہزار رنگ)

لامکاں پرواز، لامکاں سیر:۔ عالم بالا تک پہنچنے والا، فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لامکاں پروازی:۔ عالم قدس تک پہنچنا، فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

حد کیا لامکاں پروازی فکر کا محسن کا
کسی دن معرکہ ہوگا عطارد میں سخنوروں کا کوچہ محسن

لانا:۔ ۱ے آنا، ایک جگہ سے دوسری جگہ لانا اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تم کو اتنی بڑی میز لانے میں بہت دشواری ہوئی ہوگی۔ بہتر یہ تھا کوئی مزدور کر لیتے

لانا:۔ ۲ے حاضر کرنا، پیش کرنا، سامنے کرنا موجود کرنا۔

ع یار آنے ہیں نہ لائے حیلۂ طوفاں کہیں رشک
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اب ان معنوں میں قریب بمتروک ہے۔

لانا:۔ ۳ے اٹھانا، برپا کرنا۔

تپ الفت کا حرارہ جو مسیحا لائے
تاب نظارۂ خورشید نہ حربا لائے صبا (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

لانا:۔ ۴ے مول لینا، خریدنا۔

(فقرہ) پانچ روپئے سیر لائے اور چھ روپیہ سیر بیچ دیا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لانا کے معنی سے کے آنا ہی ہیں نہ یہ کہ مول لے کے۔

لانا:۔ ۵ے ملانا۔ اردو فعل، عوام کی زبان۔

مہندی کل کے ہے جوٹ مرجاں پر
ہاتھ لانا نگار کیا کہنا صبا

قولِ فیصل۔ اس کا صرف ہاتھ ہی کے ساتھ ہے جب کوئی اچھی سے اچھی بات کہتا ہے کوئی عمدہ بات کہتا ہے تو عوام کہتے ہیں اور ہاتھ ملاتے ہیں

لانا: ۷ برداشت کرنا۔
آنکھوں سے حسن یار کا دیکھا نہ جائے گا
برداشت لا سکیں گے نہ اس کے جمال کی
شرف (نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ شرف کے شعر میں جس طرح برداشت لانا نظم ہے یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے تاب لانا یعنی برداشت کرنا زبانوں پر ہے بصورت نفی تاب نہ لانا بھی بولتے ہیں۔

لانا: ۸ دکھانا۔ اردو فعل۔ فصیح، رائج۔
دید گیسوئے بتاں میں خطر سودا ہے
اور کچھ سوا ننگ نہ اے دل یہ تماشا لائے صبا

لانا: ۹ پیدا کرنا۔ اردو، فصیح، رائج۔
پئے شیخ گرا ر غوانی شراب
نئے سر سے لائے جوانی شراب رائج

لانا: ۱۰ آنے دینا، دکھانا۔ اردو، فصیح رائج۔
وہ دن فراق کا کہ نہ لائے خدا جسے
اس عشق میں بدا ہے بہر طور دیکھا
شوق قدوائی

لانا: ۱۱ لے کر پیدا ہونا، ساتھ لانا۔ اردو، فصیح، رائج۔
اور کیا ہے تیرے مفلس چاہنے والوں کے پاس
تجھ کو دیدیتے ہیں جتنی زندگی لاتے ہیں لوگ
شوق قدوائی

لانا: ۱۱ شامل کرنا۔
(فقرہ) تم یہ ورق کیوں اس جگہ لائے۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اس جگہ لگانا، شامل کرنا، زبانوں پر ہے۔ لانا قلیل الاستعمال ہے۔

لانا: ۱۲ جھگڑا کھڑا کرنا جیسے فیل لانا۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لانا: ۱۳ پکڑنا، دکھانا۔ اردو، فصیح، رائج
قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن غالب

لانا: ۱۴ کٹنا یا کرنا۔
(فقرہ) وہ اس کے واسطے عورتیں لاتا ہے۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ کوئی خاص زبان نہیں ہے۔

لانبا:۔ (بنون غنہ) لمبا، طویل، دراز، اردو، صفت، مذکر، غیر فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ اس جگہ لمبا زبانوں پر زیادہ ہے۔

لانڈی نہ موڑا کیا لے گا نیوتا چوراہ۔
گھر میں جب کچھ ہے ہی نہیں تو چور کیا لے گا
(عام بازاری زبان)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لانسلم:۔ (عربی میں آخر حرف پر پیش تھا فارسی میں ساکن کر کے مستعمل ہے) ہم نہیں مانتے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا تعلق نہیں۔

لانک:۔ (بنون غنہ) کٹے ہوئے اناج کا ڈھیر، کھلیان خرمن، نیل کی وہ سبز شاخیں اور پتیاں جن سے نیل کا رنگ بناتے ہیں۔ ہندی مونث۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

لانک: ۲ بھس، بھوسا، چوکر، بھوسی، سبوس (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

لانک: ۳ کمر، صلب، لنک، میان۔ پورب کی زبان
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے جہاں جہاں بھی پورب کی زبان لکھا ہے وہاں وہاں انھوں نے لکھنؤ اور اطراف لکھنؤ کی زبان مراد لی ہے اور لغت میں دہلی کی زبان سے متاثر ہو کے دہلی کی پوری زبان جمع کرنے کی کوشش کی ہے اور بغیر تحقیق یہ لکھ دیا کہ یہ زبان پورب کی ہے یعنی لکھنؤ کی جیسا کہ لفظ لانک کے معنی کمر، صلب، لنک اور میان لکھ کے اس کو پورب کی زبان قرار دیا حالانکہ اہل لکھنؤ نہ بولتے تھے نہ بولتے ہیں۔ اہل لکھنؤ عام طور سے جب کبھی پورب کی زبان لکھتے ہیں تو اس سے مراد صوبۂ بہار کی زبان ہوتی ہے۔

لانک: ۴ چپ، لزوجیت، لیس، الاسامہ مقدار اندازہ، تعداد۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

لانگ:۔ لنگی کا وہ حصہ جو آگے لٹکتا رہتا ہے اور جس کو پیچھے کی طرف گھرس لیتے ہیں۔ اردو۔ مونث عوام کی زبان قلیل الاستعمال۔

لانگنا، لانگھنا:۔ پھاندنا، چھلانگ مارنا۔ کودنا۔ ہندی، عورتوں کی زبان۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں نانگنا پھلانگنا ہے" مؤلف تائید کرتا ہے۔ لیکن اس اختلاف کے ساتھ کہ نانگنا

تو عام طور سے زبانوں پر ہے لیکن پھلانگنا کی جگہ پھلانگ مارنا ہے اور اسی جگہ پھلانگ مارنا بھی ہے۔

لانگنا:۔ عبور کرنا، اوپر سے گزر جانا۔ اوپر سے جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ اہل لکھنؤ نانگنا ہی بولتے ہیں۔ مصحفی نے لانگھنا بھی نظم کیا ہے جواب نہیں بولتے۔

اے شوق یہ خون مصحفی ہے
چل بچ کے نہ آتے جاتے تو لانگھ مصحفی

لانگن، لانگھنا:۔ گھوڑے پر بیلے پیل سواری کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لانگن میں آنا:۔ الانگا جانا، الانگنے میں آنا، جیسے دیکھو بچے کو اٹھا لو لانگن میں آتا ہے۔ لانگن میں آئی چیز نہ کھاؤ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ نانگن میں آنا بولتی ہیں۔

لاوا:۔ بھنی ہوئی جوار۔ اردو، دیہاتیوں کی زبان۔

لاوا:۲ پگھلے ہوئے پتھر، آتش فشاں پہاڑ کا پگھلا ہوا پتھر یا وہ رقیق مادہ جو جم کے پتھر ہو جائے۔ اردو مذکر، قلیل الاستعمال۔

یہ آنسوؤں کا بہتا لاوا زائیدہ سوز فرقت ہے
جو آگ پگھل کے بنے پانی اس آگ کا ٹھکانا کون کرے
آرزو لکھنوی

لاوارث:۔ وہ شخص جس کا کوئی وارث نہ ہو وہ شخص جس کی جائداد کا اس کے بعد کوئی وارث نہ ہو۔ نگوڑا ناٹھا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بڑا افسوس ہے آج ایک ایسا لاوارث مصیبت کا مارا دنیا سے اٹھ گیا کہ جس کا متروکہ پانے والا دنیا میں کوئی نہیں۔

لاوارثا:۔ جس کا کوئی وارث نہ ہو جس کا کوئی پرسان حال نہ ہو، بے یار و مددگار۔ اردو مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ آج تمہاری بہن نے بن برا کیا میرے لڑکے کو بے خطا مارا اس سے کہہ دیا کہ کیا اس نے اس کو لاوارثا سمجھا ہے۔

لاوارثی:۔ وہ شے جس کا کوئی مالک یا حقدار نہ ہو، وہ مال جس پر کوئی دعویٰ نہ کر سکے۔ اردو، صفت، مونث قلیل الاستعمال

محل صرف۔ میت کی لاوارثی دیکھ کر انتہائی صدمہ ہوا، سڑک پر لاش پڑی ہوئی تھی اور کوئی پرسان حال نہ تھا۔

لاوارثی چٹھی، لاوارثی خط:۔ وہ خط جو مکتوب الیہ کا پتہ نہ ملنے کی وجہ سے کہیں نہ جا سکے اور واپس آئے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لاوارثی مال:۔ وہ مال جس کا کوئی والی وارث اور دعویدار نہ ہو۔ مذکر (قانونی اصطلاح) اردو اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لاوا سلگنا:۔ لاوا سلگنا، نفرت کی آگ بھڑکنا، اردو صرف قلیل الاستعمال،

محل صرف۔ داراکے کردار میں بڑی جذباتیت پائی جاتی ہے اس کے اندر نفرت کا ایک لاوا سلگ رہا ہے اور نگ زیب سے دو دو ہاتھ کرنے کو بےچین ہے (خانہ جنگی از پروفیسر محمد مجیب)

لا واللہ:۔ خدا کی قسم ایسا نہیں ہے بخدا ایسا نہیں ہے۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ آپ کا یہ خیال ہے کہ میں نے شادی کو اجاڑا، لا واللہ مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ کہاں ٹھہری تھی۔

لاولد:۔ بے اولاد، جس کے کوئی اولاد نہ ہو عربی صفت، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اے شیر بیشۂ جرأت داے یکہ تاز میدان جلالت غلام کی دوکان بے مالک ہے اور غلام لاولد ہے۔ چل کر دوکان کی حکومت سنبھالیے

لاون:۔ وہ چیز جس سے روٹی لگا کر کھائیں جیسے دال، سالن ترکاری وغیرہ کے دامن، ذیل دیہات کی زبان) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے

لا و نعم:۔ ہاں نہیں۔ غیر یقینی، امید و بیم عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

لاہ:۔ کوپل کا پتا جب بڑا ہو لیکن مضبوط نہ ہو اس کو لاہ کہتے ہیں ہندی مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لا ہاتھ:۔ کسی کام کی داد لینے کے واسطے زبان پر لاتے ہیں یعنی اس خوشی میں ہاتھ ملا اور پوری داد دے، کیا کہنا ہے، واہ واہ سبحان اللہ۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

دیکھ عقد ثریا ہمیں انگور کی سوجھی
لا ہاتھ ادھر دے کہ بہت دور کی سوجھی نظیر اکبرآبادی

لاہن:۔ شراب کا خمیر جو بیری، پیپل اور بڑ کے درختوں کی چھال سے اٹھایا جاتا ہے وہ

خمیر جو دیسی شراب کے لئے اٹھایا جائے۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لاہوت:- عالم ذات الٰہی جس میں سالک کو مقام فنا فی اللہ حاصل ہوتا ہے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

لاہوت فعلوت کے وزن پر مصدر اور لفظ لاہ سے مشتق ہے جیسے رغبوت و رحموت مگر لاہ اصل میں لفظ اللہ ہے جو لفظ لیہ بمعنی پوشیدن و درپردہ رفتن سے ماخوذ ہے۔ بعض کے نزدیک لاہو الاہو درست ہے اور تا اس کے آخیر میں زائد۔ کیونکہ اہل عرب کا دستور ہے کہ جب کلمات متعلقہ زبان پر لاتے ہیں تو ان میں کبھی کچھ بڑھا دیتے ہیں اور کبھی گھٹا دیتے ہیں تاکہ نامحرم اس کی حقیقت سے محروم رہیں پس لاہو بھی اسی قسم کی نفی ہے یعنی نہیں ہے تجلی۔ صفات طائفہ افراد کے لئے مگر تجلی ذات (واللہ اعلم بالصواب)

لاہور:- ملک پاکستان کے ایک مشہور شہر کا نام۔ اردو مذکر، رائج۔

لاہوری نمک:- ایک قسم کا نمک، اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ اس کو نمک لاہوری بھی کہتے ہیں

لاہوریہ:- ایک قسم کا کبوتر۔ مذکر۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاہی: ایک قسم کے پودے کا نام۔ ہندی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لاہی: ایک قسم کی سرسوں۔ اردو مونث عوام اور دیہاتیوں کی زبان۔

لاہی: ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔ اردو مذکر متروک۔

مسکی ہوئی مسالے کی باریک کرتیاں
لاہی کے محرموں میں جو کچھ تھا نہاں نہ تھا — میر

لاہی: سرخ رنگ جس میں سیاہی غالب ہو۔ اردو، قریب بہ متروک۔

تنگ انگیا اور کس کو کہتے ہیں
چھاتیوں کی جلد لاہی ہوگئی — رشک

لائبریری:- Library کتب خانہ، کتاب گھر، انگریزی، مونث، رائج۔

محل صرف۔ تم نے بہت سی لائبریریاں جا کے دیکھیں اور نہیں گئے تو ناصریہ لائبریری کہ جو اس وقت سارے ایشیا میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔

لائٹ:- (Light) بجلی، روشنی، انگریزی مونث، رائج۔

محل صرف۔ دو دن سے سخت پریشانی ہے گھڑی گھڑی لائٹ چلی جاتی ہے دنیا کا کوئی کام نہیں کر سکتے۔

قول فیصل۔ اس جگہ بجلی بھی زبانوں پر ہے جیسے کل رات سے بجلی گئی ہوئی ہے ابھی تک نہیں آئی۔

لائٹ ہاؤس:- ایک مینار جو سمندر میں چٹان کے اوپر اس لئے بنایا جاتا ہے کہ جہاز والے اس کے ذریعہ سے روشنی دیکھ کر عمیق پانی یا چٹان کے خطرہ سے بچنے کے لئے جہاز کو اس کے پاس نہ لائیں۔ انگریزی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لائح:- ظاہر، کھلا ہوا، چمکنے والا۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

محل صرف۔ منقبت حیدر کرار غالب کل غالب اخی رسول، زوج بتول کرنا واجب ہے منکر ان کا کاذب ہے... جس کا مداح خود حاکم آفرینش ہو، بمعنی اہل اتی احتشم صاحب بصارت میں واضح و لائح ہے۔ (طلسم فصاحت)

لائق:- (بکسر سوم) قابل، قابلیت رکھنے والا۔ عربی صفت۔ فصیح، رائج۔

امتحاں کیلئے ہے مرا میں کسی لائق ہی نہیں
خوب تم کو تو ہے بندے کی حقیقت معلوم
نظام رامپوری

لائق: موزوں۔ زیبا۔ مناسب۔ عربی صفت۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ چھمی جان۔ کیوں حضرت یہ شعر کس دھن میں ہے واللہ گانے کے لائق ہے۔ (فسانۂ آزاد)

لائق: شایان شان، ٹھیک۔ بجا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ جس جگہ کے لئے کوشش کر رہے تھے وہ بالکل مناسب نہ تھی اب جو جگہ آپ کو مل رہی ہے وہ آپ کے لائق ہے۔

قول فیصل۔ بصورت نفی بھی زبانوں پر ہے جیسے جہاں آپ لڑکے کی بات چیت کر رہے ہیں وہ گھرانہ آپ کے لائق نہیں ہے۔

لائق: کافی، رنگتی، بس، جتنا

چاہیئے۔ حسب منزلت۔ جیسے بچے کے لائق کھانا کھاؤ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لائق:۔ ہنرمند، ہوشیار (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

لائق فرزند باشد ہر کسے:۔ یعنی ہر شخص اس کا اہل نہیں ہوتا۔ اس کو بڑے سے بڑا مرتبہ دے دیا جائے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

لائق دید:۔ دیکھنے کے قابل، قابل دید فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

لائق دید سہی ان کی چمک
رقابل سیر سہی ان کی دمک مرزا رسوا

لائق فائق:۔ لیاقت میں فوقیت رکھنے والا، بڑا لائق عربی الفاظ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ اگر تم کو ایسا ہی خیال ہے تو لائق فائق تربیت یافتہ آدمی ہو اخباروں کے لئے مضمون لکھ کر تنخواہ سے زیادہ پا سکتے ہو پھر کیوں جاؤ۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ اس جگہ لائق دفائق بھی زبانوں پر ہے جیسے تم جیسے لائق دفائق لڑکے سے ہم کو اس کی بالکل امید نہ تھی کہ تم مجھے اپنی بہن کی شادی میں نہ بلاؤ گے۔ طنزاً بھی عورتیں بولتی ہیں جیسے آپ ہیں ہی بڑے لائق دفائق جو آپ کی شادی ڈپٹی صاحب کی لڑکی سے ہو جائے گی

لائق کرنا:۔ قابل بنانا، تیار کرنا، ہوشیار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ الحمد للہ کہ آپ نے اپنے لڑکے کو اس لائق کر دیا کہ وہ آپ کی جانشینی صحیح طور پر کر سکے گا۔

قول فیصل۔ لائق ہونا بھی زبانوں پر ہے جیسے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے بھتیجے تجارت کے باعث اس لائق ہو گئے ہیں کہ سارے گھر کو سنبھال بھی لیں لائق سے پہلے اس بڑھا کے بھی بولتے ہیں جیسے کیا میں اس لائق نہ تھا کہ بھائی صاحب مجھ سے بھی لڑکی کی شادی میں مشورہ کرتے۔

اسی جگہ اس کے بجائے کس کا اضافہ کر کے بھی بولتے ہیں جیسے میں کس لائق ہوں کہ جو آپ مجھے اتنا بڑا کام سونپ رہے ہیں

لائق محفل نہ باشد ہر کہ خندد بے محل:۔ جو بے موقع ہنستا ہے وہ محفل کے قابل نہیں ہے۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی ساتھ بول دیتا ہے۔

لائق مند:۔ لائق۔ صفت، عوام کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ لیاقت مند زبانوں پر زیادہ ہے۔

لائق مندی:۔ لیاقت، لائق ہونا۔ اردو صفت، مؤنث۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس محل پر لیاقت مندی زبانوں پر ہے۔ جیسے یہ ان کی لیاقت مندی ہے کہ جو بزرگ ہونے کی حیثیت سے سلام کر لیتے ہیں حالانکہ میں ان کے گھر کا نمک خوار ہوں

لائق ہونا:۔ قابل ہونا، سزاوار ہونا، مستحق ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لائقی:۔ لیاقت، عربی، مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے صرف نالائقی کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

لائم:۔ ملامت کرنے والا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ لوم لائم، لومہ لائم کی ترکیب کے ساتھ عربی تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

لائن:۔[1] LINE لکیر، خط۔ انگریزی مؤنث رائج۔

محل صرف۔ جب کاپی میں لائنیں کھنچی ہوئی ہیں تو لائن ہی پر لکھو لائنیں ٹیڑھی کیوں ہو رہی ہیں۔

قول فیصل۔ اردو میں اس کی جمع لائنوں اور لائنیں ہے۔

لائن:۔[2] ریل کی لوہے کی پٹری۔ انگریزی مؤنث، رائج۔

قول فیصل۔ زیادہ تر ریلوے لائن کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

لائن:۔[3] ڈوری، رسی (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے ان معنوں میں مستعمل نہیں ہے۔

لائن:۔[4] وضع، انداز، ڈھنگ۔ اردو مؤنث عوام کی زبان۔

محل صرف۔ جتنا ممکن ہو آپ نگرانی کیجیے آپ کے صاحبزادے کے رنگ اچھے نہیں ہیں ان کی لائن خراب ہے۔

قول فیصل۔ اس جگہ لین بھی زبانوں پر ہے

لاؤ:۔[1] (لانا سے امر کا صیغہ) یہاں لاؤ۔ دو، مجھ کو دو کی جگہ۔ اردو، فصیح، رائج۔

لاؤ تو قتل نامہ ذرا میں بھی دیکھ لوں

کس کس کی نہ سے سر محضر لگی ہوئی۔ واجد علی شاہ اختر

لاؤ: ۲ے آؤ، لے کر آؤ۔ اردو، فصیح، رائج
محل صرف۔ بس نصیب حکم دے رہا ہوں جا کے
فوراً کتاب لاؤ۔ راستے میں کہیں رکنا نہیں۔

لاؤ: ۳ے ساتھ لاؤ کی جگہ۔ اردو، فصیح، رائج
محل صرف۔ ان کی بھی عجیب ضد ہے ہم نے
سوچا کہ ان کو کتاب بھجوا دیں وہ کہتے ہیں کہ
نہیں جب بھی آؤ خود ہی لاؤ۔

لاؤ: ۴ے زائد حسن کلام کے لئے۔ اردو، عوام
اور عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ ایک دن میں نے کہا لاؤ۔ دیکھوں
تو یہ سچ کہتی ہے یا مجھے احمق بناتی ہے۔

لاؤ: ۵ے چرس کھینچنے کی موٹی رسی۔ موٹا رسا
ہندی، مونث۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاؤ: ۶ے اس قدر زمین جو ایک دن میں ایک
لاؤ کے ذریعے سے بھری جائے جس کی تعداد
۱۵، ایکڑ ہوتی ہے۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاؤ: ۷ے مانگ، مطالبہ، طلب، جیسے تمہاری لاؤ
لاؤ نے تو ناک میں دم کر دیا۔
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اس طرح عام طور سے زبانوں
پر نہیں ہے۔

لاؤ: ۸ے سفیدی جس سے گھر کی دیوار میں
سفیدی کی جائے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اس کو چونا یا بری سفیدی
کہتے ہیں۔

لاؤ: ۹ے خوشامد (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاؤ: ۱۰ے قرض جو بے ضمانت لیا جائے۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لاؤبالی :- بے پروا، بے حس۔ اردو صفت
غیر فصیح، رائج۔
یہ وضع لاؤبالی رکھتا ہے وہ کہ جس کا
اشعار میں غزل کے ممکن نہیں بیاں ہو سودا

لاؤبالی پن :- الھڑپن، بے پروائی۔ اردو
مذکر، غیر فصیح، رائج۔
تمہارا لاؤبالی پن تمہارا حسن ہے گویا
پری کیونکر کہیں تم کو جو تم میں آدمیت ہو میرزا فا

لاؤلپیٹ کی باتیں :- ظاہر داری کی
باتیں، گول گول باتیں، عورتوں کی زبان۔
(فقرہ) صاف صاف کہتی ہوں۔ لاؤلپیٹ کی
باتیں تو مجھے آتی نہیں۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اس جگہ لگی لپٹی باتیں بولتی ہیں۔

لاؤلشکر :- لشکر اور متعلقات لشکر۔ اردو
مذکر، قلیل الاستعمال
لاؤلشکر تھا اس کا حد سے فزوں
اور خزائن شمار سے بیروں دہشت گلزار
قول فیصل۔ اب عام طور سے عورتیں سامان
کی زیادتی مزید کے متعلق بولتی ہیں۔
تھا جوش تعلق سے دل جو مضطر
چھوڑا وہیں سب وہ لاؤلشکر عاشق

لاؤں لاؤں :- کسی چیز کے لانے کا قصد ظاہر
کرنے کے لئے تاکید کے ساتھ لے آؤں کی جگہ
عورتوں کی زبان۔
بیگم آپ ہی میاں سے بولیں یا اس کی سیم کو اکثر
لاؤں لاؤں کہا کرتے تھے اور تم نے اس کاموں میں
اس کی تعبیر بھی کی ہے دیکھو اگر ہو سکے تو اس
کو لاؤ (دایمی) (نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے۔ لاؤ
تنہا بھی بول دیں گے۔ ضرورتاً تکرار کے ساتھ بھی

لاؤنی: ۱ے دس۔ لو۔ کاٹنا، لادا۔ مزدور
جو فصل کاٹتا ہے) ایک قسم کا گیت جس کو ہرسی
بھی کہتے ہیں۔ ہندی، مونث (نور اللغات)
قول فیصل۔ اس کا اردو لغت سے کوئی
تعلق نہیں۔

لاؤنی: ۲ے فصل کاٹنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ دیہات کی زبان ہے اہل لکھنؤ
نہیں بولتے۔

لاؤنی: ۳ے فصل کاٹنے کی مزدوری، وہ
غلہ جو فصل کاٹنے کی مزدوری میں دیا جاتا ہے
(نور اللغات) (اعظم اللغات)
قول فیصل۔ یہ دیہات کی زبان ہے۔

لاؤنی کرنا :- فصل کاٹنا۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ دیہات کی زبان ہے۔

لائے :- تلچھٹ شراب وغیرہ کی بناری
مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال
لطف کیوں دے نہ مجھے الفت دیرینہ مدام
کہنگی سے نہ ہو کم لائے کہن سال کا مول
شاد لکھنوی۔

لائے ۲ے ایک قسم کا ریشمی بافتہ بھی
ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لائی :- فصل کاٹنا ۔ ہندی ۔ مونث
(نور اللغات)
قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لائی :- خودرو چاول ۔ جنگلی چاول
(نور اللغات)
قول فیصل ۔ کوئی نہیں بولتا ۔

لائی :- بھنا ہوا اناج ، مُرمُرے ، بھنے ہوئے چاول ۔ (نور اللغات)
قول فیصل ۔ یہ دیہاتیوں کی زبان ہے ۔

لائی :- ایک کلمہ ہے کہ آخر کلمات میں آکر مزدوری اور اجرت کے معنی کا فائدہ دیتا ہے ۔ جیسے دھلائی ۔ کپڑوں کے دھونے کی اجرت ، سلائی ، سینے کی اجرت ، (نور اللغات)
قول فیصل ۔ تنہا صرف نہیں ہے ۔

لائے گا دادا تو کھائے گی دادی :- میاں کمائیں گے تب تو بیوی اڑائیں گی ۔
(گنجینۂ اقوال و امثال)
قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لائی ، لوجی :- خوشامد ۔ لکھنؤ کی عورتوں کی زبان ۔ (نور اللغات)
قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں ۔

لایا :- بھون کر کھیل کیا ہوا جوار کا دانا ۔ ٹھیکری کا بھنا ہوا ٹکڑا ۔ ہندی ، مذکر ۔
(نور اللغات)
قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لایجوز :- جائز نہیں ہے ۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

لاتحصیٰ :- بے حد ۔ بے شمار ۔ جس کا احصا ممکن نہ ہو ۔ عربی صفت ۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ۔

لایزال :- ہمیشہ رہنے والا ۔ قدیم ، دائمی ۔ خدا تعالیٰ کی صفت ۔ عربی الفاظ ، فارسی ترکیب صفت ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

لایعقل :- عقل نہ رکھنے والا ۔ بے عقل ۔ بیوقوف ۔ عربی الفاظ ۔ فارسی ترکیب ۔ صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

بشر پہ ہو فرشتے کا گماں اس کی کرامت سے
زنان مصر کیا کر دے یہ انداز کو لایعقل
محشر لکھنوی

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں صیغہ مضارع نفی جو استمرار کے واسطے آتا اور حیوانوں کی بے عقلی و نادانی کے سبب ان کی صفت واقع ہوتا ہے ۔ مجازاً ہر ایک بے وقوف و نادان کے لئے بھی آجاتا ہے ۔

لایعلم :- بے وقوف ۔ بے علم ۔ جاہل ۔ عربی الفاظ ، فارسی ترکیب صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ۔

ع لایعلم و لاعلم کی کیا سحر بیانی انہیں

قول فیصل ۔ لایعلم زبانوں پر کمی کے ساتھ ہے اس جگہ لاعلم ہی ہے ۔

لایعنی :- بیہودہ ۔ بے فائدہ ، بے نتیجہ لاحاصل ۔ فضول ۔ عربی صفت ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

حرف میرا نہیں ہے لایعنی
فہم کے معترض ہیں یہ معنی
سودا

لایموت :- نہ مرنے والا ، غیر فانی ۔ عربی الفاظ ، فارسی ترکیب صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

لایموت :- وہ خوراک جو زندگی قائم رکھنے کے لئے کافی ہو جیسے قوت لایموت ، وہ خوراک جو جسم اور روح دونوں کے قائم رکھنے کے واسطے مکتفی ہو ۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ صرف لایموت سے یہ مراد نہیں لیتے بلکہ قوت لایموت ہی زبانوں پر ہے ۔

لُب :- خلاصہ ، مغز ۔ عربی مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔
قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے ۔ لُبِّ لُباب کی ترکیب سے زبانوں پر ہے ۔

لَب :- (بفتح اول) ہونٹ ، فارسی مذکر ، فصیح ، رائج ۔

سرمہ سے چشم یار ہی مفسدوں کی جڑ ہے
لب رنگ پان سے ظلم کی بنیاد ہو گیا
آتش

قول فیصل ۔ اس کی فارسی جمع لبہا ہے جیسے لبہائے ناز ۔

نزدیک ہے کہ شوق سے مژدۂ وصال
لبہائے ناز یار ہیں لرزاں مرے لئے
حسرت موہانی

اور اس کی اردو جمع وں کے ساتھ لبوں ہے

گلشن میں ترے لبوں نے گویا
رس چوس لیا کلی کلی کا
داغ

لب :- پیالے گلاس یا اور کسی ظرف کا کنارہ ۔ فارسی مذکر ، فصیح ، رائج ۔

منہ میں ٹپکیا خم صہبا کے بھر آیا پانی
تیرے لب سے جو لب ساغر سرشار لگا — مومن

لب ۲: — طرف، کنارہ، جانب۔ فارسی مذکر۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ لب دریا، لب ساحل، لب کوثر اور لب فرات، لب نہر۔ وغیرہ کی ترکیبوں کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

کھینچے ہوئے سیف وہ ذوالفقار آگئے شبیرؑ
سر کاٹ کے سبھوں کو لب نہر دیا گئے شبیرؑ — عشق

لب فرات جو لڑنے کو آپ جائیے گا
ہمارے واسطے پانی ضرور لائیے گا — مونس

گھبرائی ہوئی فوج دغا جھوم رہی تھی
تھی دھوم لب نہر گھٹا جھوم رہی تھی — عشق

لب ۳: — حاشیہ، دھار۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لب ۴: — منڈیر، کگر، چھجا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ لب بام کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

مانگے ہے پھر کسی کو لب بام پر ہوس
زلف سیاہ رخ پہ پریشاں کیے ہوئے — غالب

لب ۵: — تھوک، لعاب دہن۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "یہ مفہوم لب لگانا سے ادا ہوتا ہے خالی لب سے نہیں۔"

مؤلف تائید کرتا ہے اور یہ اردو ہے۔

لب ۶: — ہونٹوں کے اوپر کے بال۔ (نور اللغات)

تنہا نہیں بولتے مونچھوں کے بالوں کے لیے جمع کے ساتھ لبیں زبانوں پر ہے اور یہ مونث ہے۔

لبیں بڑھ رہی ہوں نہ ڈاڑھی چڑھی ہو
ازار اپنی حد سے نہ آگے بڑھی ہو — حالی

لب ۷: — عورت کے مقام مخصوص کے دونوں کناروں کو بھی لب کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لبادہ: — ایک قسم کا لباس، روئی دار دگلا، روئی دار جبہ، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

ہیں پاؤں تک جو بال مرے سر کے اے جنوں
جاڑے میں ہو گیا ہے لبادہ سمور کا — ناسخ

لباڑیا: — (بفتح اول) جھوٹا، گپی، بد دیانت اردو مذکر، عوام کی زبان۔ قریب بہ متروک۔

ع۔ واعظ جہان بھر کا جھوٹا لباڑیا ہے — شاد

قول فیصل۔ اس محل پر عوام لپاڑیا بولتے ہیں

لباس: — پوشاک، جامہ، کپڑے۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ غضنفر کو لباس پہنایا لا کر مسند پر بٹھایا، جب غضنفر مسند پر آکے بیٹھے دربار بصد دل سلطان ہوئی کنیزوں نے بھی اطاعت کی۔ (طلسم خیال سکندری)

لَبالَب: — (بفتح اول و چہارم) لبریز، پُر، کسی ظرف کا کنارہ تک بھرا ہونا، کسی ظرف کا نیچے سے لے کے اوپر تک بھرا ہونا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

پُر آب چھاگلیں ہیں لبالب ہر اک سبو
ممکن نہیں حسینؑ کو پانی پیے وضو — تعشق

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

امیر ایسے روتے ہیں ہم میکدے میں
لہو سے لبالب پیالے ہوئے ہیں — امیر مینائی

لب اودے ہونا: — ہونٹ نیلے ہوجانا گرمی کی زیادتی کے سبب ہونٹ جامنی رنگ کے ہوجاتے ہیں، ہونٹوں پہ خشکی آجانا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

ع اودے تھے لب زبان میں کانٹے گرمی خم — انیس

لب آب: — دریا، ندی، حوض وغیرہ کا کنارہ۔ فارسی مذکر۔ قلیل الاستعمال

بے حجابانہ اگر وہ لب آب آتے ہیں
شوق دیدار میں آنکھوں سے حباب آتے ہیں — امیر

لب بام: — بالاخانہ کا کنارہ، کوٹھے کا مقام جہاں سے ایک قدم آگے بڑھائیں تو نیچے گر پڑیں، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

میں نہ مانوں گا لب بام نہیں ہے کوئی
جب میں روتا ہوں تو ہنسنے کی صدا آتی ہے — جاوید

لب بستگی: — ہونٹ بند ہونا، نہ بولنا، خاموشی، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

آداب جنوں میں مجھے لب بستگی رہی
نکلی نہ بات بھی دم پرسش حجاب سے — تسنیم

لب بند کرنا: — بولنے نہ دینا، خاموش کردینا۔ ایسی بات کہنا کہ فریق مخالف جواب نہ دے سکے۔ منہ بند کرنا۔ اردو مصدر فصیح رائج۔

تقریر سے ناصح کی ہو دل خاک شگفتہ
کرتا نہیں کمبخت لب بستہ سرا بند — داغ

قول فیصل۔ اس جگہ منہ بند کرنا بھی زبانوں پر ہے۔

لب بندھنا:- مٹھاس کی زیادتی سے ہونٹوں کا چپک جانا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

تیر کھایا ہے جو عشق دہن شیریں میں
فرط شیرینیٔ خوں سے لب سوفار بندھے — شعور

قول فیصل۔ عوام اس محل پر لبیں بندھنا بولتے ہیں یعنی مزہ آ گیا۔

لب بند ہونا:- مٹھاس کی شدت سے لب بندھنا۔ زیادہ میٹھی چیز کے کھانے سے دونوں ہونٹوں کا باہم چسپیدہ ہو جانا ہونٹ چپک جانا، ہونٹوں کا جڑ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیونکہ پوچھے حال تلخی عاشق دلگیر سے
ہو گئے ہیں بند لب شیرینیٔ تقریر سے — مومن

لب بند ہونا:- منہ بند ہونا، خاموش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ظاہر ہے یہ اے یار تری کم سخنی سے
لب بند ہوئے جاتے ہیں شیریں دہنی سے — آتش

لب بہ لب:- لب سے لب ملائے ہوئے ہونٹ سے ہونٹ ملائے ہوئے۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

شیشہ بغل میں، دوش پہ خم، ہاتھ میں سبو
اے قدر لب بہ لب ہے لب جام آجکل — قدر

لب بہ لب:- (کنایتہ) مقابلہ کرنے والا فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

سب اس سپر میں غازیوں کی چال ڈھال ہو
تیغوں سے لب بہ لب دم جنگ دم دال ہے — تعشق

لب پر آنا:- کچھ کہا جانا، کہنا، بیان کرنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوش اڑ جائیں گے اے زلف پریشاں تیرے
لب پہ آیا جو مرے حال پریشانی کا — مصحفی

لب پر آہ ہونا:- (کنایتہ) ظلم کا گلہ شکوہ کیا جانا، جور و جفا کا شکوہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوئی ہے مجھکو جرس سے یہ بات اب ثابت
شکستہ دل جو ہوا اس کے لب پہ آہ نہیں — ناسخ

لب پر بکنا:- سامنے بکنا، منہ پر بیہودہ بکنا۔ اردو صرف، متروک۔

ہتھیاروں کو تھوا نس کے اکبر یہ پکارے
کیا بکتے ہو بیہودہ سخن لب پہ ہمارے — انیس

لب پہ دم آنا:- حال بلب ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

شکوہ کرتا ہے زبان حال سے بیداد کا
کھنچ کے لب پر آگیا دم خنجر جلاد کا — ناسخ

قول فیصل۔ اس جگہ لبوں پہ دم آنا عام طور سے زبانوں پر ہے

آ بیٹھے اب دم لبوں پہ آ گیا
کب تک آخر بندہ پرور انتظار — لا اعلم

اس جگہ لبوں پہ دم پہنچنا بھی ہے۔

چلاتے تھے کہ جان برادر بس اب پھر آؤ
پہنچا ہے دم لبوں پہ کہیں آ کے دیکھ جاؤ — میر انیس

لب پہ رکھا ہونا:- کنایہ ہے پہلے سے کچھ کہنے پر آمادگی اور تیاری کا۔

ذرا دم لو کہیں گے حال سب بھی
ہمارے لب پہ رکھا ہے گلہ کیا — داغ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ زبان اور منہ کے ساتھ بولتے ہیں۔

لب پہ لانا:- کہنا۔ تذکرہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اب لب پہ لائیں کیا ارنی صورت کلیم
محشر کے روز وعدۂ دیدار ہو چکا — امیر

لب پہ مہر کرنا، لب پر مہر لگانا:- (کنایتہ) سکوت کرنا، خاموش ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ لبوں پہ مہر لگنا یا لگانا زبانوں پر ہے۔

ع لبوں پر مہر خاموشی لگی ہے — لا اعلم

لب پہ آنا:- زبان پر نام آنا، کسی کا نام لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اگر مرتے ہوئے لب پر نہ تیرا نام آئے گا
تو میں مرنے سے باز آیا ہر کس کام آئے گا — شاد عظیم آبادی

قول فیصل۔ اسی جگہ زبان پر نام آنا بھی زبانوں پر ہے۔

زباں پہ بار الٰہا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لئے — غالب

لب پہ نام ہونا:- زبان پر نام آنا، برابر یاد کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع لب پر گھڑی گھڑی علی اکبر کا نام ہے — انیس

لب پہ ہونا:- زبان پہ ہونا کہنا بیان کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع کس حسن سے لب پہ ستائش اب دہر کی — انیس

لب تر:- خشک ہونٹوں کی ضد، تر ہونٹ ہونٹوں کی صفت ہیں، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قیامت خیز ہے سرخی یہ پانوں کی لب تر میں

خدا جانے یہ دونوں تھے کس کے مقدر میں سجاد

لب تر کرنا :- (کنایۃً) تھوڑا سا پانی پینا، ہونٹوں تک پانی لے جانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پیاسے تھے بے کر فرات سے لب تر کیا نہیں
عون کی قسم میں کھاتا ہوں پانی پیا نہیں اوج

لب تشنہ :- پیاسا، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

لب تشنہ تین دن سے تھے اور تھی فرات پاس
چاہیں اگر تو ہاتھ بڑھا کر بجھالیں پیاس انیس

قول فیصل۔ زیادہ تر اس محل پر تشنہ لب زبان پر ہے۔

تڑپا کیے رہ گئیں موجیں جب بیٹھے
فرس بھی، آپ بھی، دریا تشنہ لب بیٹھے

لب تشنہ کی جمع لب تشنگاں ہے جو کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

حسرت کشان دردھی لب تشنگان عاشقی
سیراب ہم کر دے کہیں پیر مغان عاشقی
حسرت موہانی

لب تشنہ ہے (کنایۃً) آرزو مند۔

اللہ کردہ خدا کا آرزومند
لب تشنۂ شربت شکر خند محسن

(نوراللغات)

قول فیصل۔ یہ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔

لب تقریر :- (کنایۃً) تقریر بیان، فارسی ترکیب، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

اے مصحفی جب ایسی غزل تو نے کہی ہے
کیونکر نہ فصاحت لب تقریر سے ٹپکے مصحفی

لب تیغ :- (کنایۃً) تلوار کی دھار، فارسی ترکیب، مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

زخم پر چھڑکے نمک جو نمکیں ہو قسمت
لب نان وہ کہ لب تیغ کی ہو جس یہ صفت امیر

لب جام :- جام کا کنارہ۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

لب جاں بخش :- زندگی بخشنے والے ہونٹ۔ مجازاً معشوق کے ہونٹ، فارسی ترکیب، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مر گئے سیکڑوں بیمار تری آنکھوں کے
لب جاں بخش کسی کے بھی نہ کچھ کام آیا جلال

لب جو :- نہر کا کنارہ، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

لب چاٹنا :- حیرت میں رہ جانا، عاجز و مجبور ہونا، تاسف کرنا، متعجب ہونا، محاورہ

اے ظفر بزم سخنداں میں تو سن سن اشعار
اپنے لب کیونکہ نہ ہر ایک سخنور چاٹے ظفر

(گلدستۂ محاورات اردو، دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل۔ یہ دہلی کا خاص صرف ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لب چبانا :- حسرت و افسوس کا کنایہ ہے

مفلسی میں جب چبائے میں نے لب
لال روٹی کا کنارہ مل گیا (نوراللغات) راسخ

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں۔
"دہلی شہر میں بنائے محاورہ رکھنا شعر میں ہونٹ چبانا کہیں گے نہ کہ لب چبانا۔" مولف تائید کرتا ہے۔

لب چوسنا :- ہونٹ چوسنا، بربنائے محبت ہونٹوں کو چوسنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مذاق اس کو ہے جو چوسے لب شیریں جاناں کو
دماغ اس کا ہے جو سونگھے کسی سیب زنخداں کو آتش

لبچا :- چنچل چھبیلا، واہی تباہی پھرنے والا صفت، مذکر۔

آوارہ اور بد وضع آدمی، فارسی میں لوالوا
(نوراللغات - سرمایہ زبان اردو)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ لبچا (لب خا یعنی ہونٹ چبانے والا، لفظی معنی) اردو تو کیا فارسی میں بھی تنہا مستعمل نہیں۔ حیرت ہے کہ حضرت جلال نے بھی اسے سرمایۂ زبان اردو میں جگہ دی ہے یعنی آوارہ اور بد وضع تاہم کسی صاحب نے اس کے استعمال کی مثال پیش نہیں کی۔ ایسے الفاظ کو اردو میں داخل کرنے سے فائدہ؟ مولف تائید کرتا ہے۔

لب خشک ہونا :- پیاس کا غلبہ ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پھر گئیں آنکھیں روتی ہے ناچ اپنی افسوس ہے
آہ ہم تر ہوں، لب آل پیمبر خشک ہوں

لب خشک ہونا :- (کنایۃً) بے حد تعریف کرنے کے لئے مستعمل ہے (نوراللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ منہ یا زبان کے ساتھ زبانوں پر ہے۔ جیسے تمہاری تعریف کرتے ہوئے اس کا منہ خشک ہوتا ہے اور تم اس سے ملنا بھی پسند نہیں کرتے۔

لب دریا :- دریا کا کنارا۔ ساحل۔ فارسی۔ مذکر۔ فصیح، رائج

کھنچے ہوئے سیف دو زباں آ گئے شبیر

سہاگ کے سبھوں کو لٹ دیا گئے شبیرؔ عشق

لبدھڑ:- غلیظ۔ گاڑھا۔ ہندی۔ صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عوام اور عورتیں اس محل پر لبدھڑا بولتی ہیں۔ بغیر تیرے کے سالن کے لئے بھی زبانوں پر ہے

لبدی: ۱؎ پکے ہوئے چاولوں میں شیرہ اور تخم کوٹ چھان کر ملاتے ہیں اور گول گول بنا لیتے ہیں۔ اس سے ڈور پر مانجھا اور ریل سوتتے ہیں۔ اردو۔ مؤنث۔ ڈور سوتنے والوں کی اصطلاح۔

لبدی: ۲؎ کسی گیلی پسی ہوئی چیز کی گولی۔ اردو مؤنث عوام اور عورتوں کی زبان۔

لبدی: ۳؎ گدی، پٹری، تھگلی بنگ، بلیش جیسے جھنگ کی لبدی۔ ہندی مؤنث، اہل لکھنؤ کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

لبدی: ۴؎ کتے کا گو۔ دیکھو لگدی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لبدی کے یہ معنی بجز نور اللغات اور کہیں میری نظر سے نہیں گزرے لگدی کا حوالہ دیتے ہیں اور اس کے معنی لکھتے ہیں گیلی پسی ہوئی چیز اس سے بیان کردہ معنی کی تصدیق کیونکر ہوتی ہے ان کے برخلاف پلیٹس نے لبدی کو لبڑی سے وابستہ کیا ہے اور مختلف معنی درج کئے ہیں "لڑکے کا گو"۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

لب دیوار:- دیوار کا کنارہ۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لب دیوار کوئی نہیں بولتا کسی کے ساتھ سر دیوار زبانوں پر ہے۔

یوں مجھ کو تیرے گھر میں پھندا تا ہے جذب شوق
لگتا نہیں کبھی سر دیوار پاؤں میں
ناسخؔ

لبرٹی:- آزادی۔ حریت۔ انگریزی مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

لبرل:- (LIBERAL) آزاد، خودمختار، مطلق العنان، انگریزی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

لبریز:- بھرا ہوا، پُر، لبالب۔ فارسی صفت۔ فصیح، رائج۔

ظاہر اثر کا رہے باطن میں ہے لبریز عشق
دل ہے مخمور سے گنگا دل، خمار آنکھوں میں ہے
ساغرؔ

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔

اتفاقاً میں شریک بزم ہوں
ساقیا لبریز میرا جام کر
منشی حیاؔ شفیق

کیا کیا زبان تیغ نے بخشیں حلاوتیں
لبریز ہے دہان جراحت لعاب سے
نسیمؔ

لبڑ:- (سنسکرت میں لب = بیہودہ بکنا) جھوٹا۔ بے ہودہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لبڑا: ۱؎ سدرو غو، مؤنث کے لئے لبڑی۔

ہندی صفت مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل، عوام کبھی کے ساتھ بول دیتے ہیں اس کے معنی جھوٹے کے علاوہ چار سو بیسیے بھی ہیں۔

لبڑا: ۲؎ وہ شخص جو بائیں ہاتھ سے کام کرے اس معنی میں لبڑ ہتھا بھی بول چال میں ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں ہتھا کہتے ہیں ایک سلسلے میں پنجابی مرادف بھی اختیار کر لیا ہے۔ کھبے مرزا" مؤلف تائید کرتا ہے۔

بَیا ہتھا عوام کی زبان ہے اور کھبے مرزا عورتوں کی زبان ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

لبڑا: ۳؎ وہ شخص جو کھانے پینے کی چیزوں کا حریص ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لبڑ چٹائی کرنا:- ذلیل ہاتھ جوڑنا، خوشامد درآمد کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لبڑ خنڈا:- بیہودہ گو، جھوٹا لپاٹیا۔ مؤنث کے لئے لبڑ خنڈی، صفت مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

لبڑ خنڈی:- بیہودہ عورت، پھوہڑ عورت، نابکار عورت، للو پتو کرنے والی عورت، خوشامد گو۔ جیسے

جن لبڑ خنڈیوں کو تم نے منہ لگا رکھا ہے
ان کا چاٹا ہوا درخت کبھی ہرا نہیں ہوتا (نصیر بیلی)
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

لبڑ دھول دھول :- (بہر دو بنون غنہ) غل شور، ہنگامہ، تکرار، جھنجھٹ، مونث -

(نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

لبڑ دھول دھول :- بے ایمانی -

(نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

لبڑ دھول دھول :- بد انتظامی، ناپرسان حالی، بدنظمی - اردو مونث، عورتوں کی زبان -

لبڑ دھول دھول یہاں کیسی مچی ہے
نرالی کیسی یاں شادی رچی ہے عاقل

(قران السعدین)

لبڑ سبڑ :- (بفتح اول و دوم و چہارم و پنجم) بیہودہ، غیر متعلق کلام یا گفتگو، بے سلیقگی پھوہڑپن - اردو مونث، عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال -

لب سڑک :- سڑک کے کنارے سرراہ، اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج -

حشو صرف - کشمیری محلہ میں لب سڑک ایک مکان بک رہا ہے، پختہ بنا ہوا ہے اگر تم خریدنا چاہو تو خرید لو ہم سستے داموں دلا دینگے

قول فیصل - اس میں کسرۂ اضافی درست نہیں - اس لئے کہ لب فارسی لفظ ہے اور سڑک، اردو، لب بام کے طریقہ پر لب سڑک بنایا، مگر غلط بنایا اس جگہ سر راہ فصیح و صحیح ہے - لب سڑک کی ترکیب درست نہیں ہے -

لب سوفار :- وہاں تیر کا کنارہ، فارسی، مذکر، فصیح، رائج -

کس قدر ہے آپ کے دست حنائی کا اثر
لیتے ہی چٹکی میں رنگ آیا لب سوفار پر ناسخ

لب سوکھے ہونا :- ہونٹ خشک ہونا، گرمی یا شدت عطش کے سبب ہونٹ سوکھے ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج -

ع خود نہر علقمہ کے بھی سوکھے ہوئے تھے لب انیس

لب سے لگانا :- کسی قدر پینا، شراب یا پانی وغیرہ پینے کے واسطے کسی ظرف کا منھ سے چھوانا -

جام مئے لب سے لوں گا اپنے لگا
چھوڑو شرم و حجاب کی باتیں ذوق

(نور اللغات)

قول فیصل - اس جگہ منہ سے لگانا زبانوں پر زیادہ ہے -

لب سینا :- کنایۃً زبان بند کرنا، بولنے نہ دینا - اردو صرف، قلیل الاستعمال -

یہ سحر چہرہ فروزی سے کیا کیا گل نے
کہ سی دیا لب غنچہ بیان بلبل کو مصحفی

قول فیصل - اب اس جگہ ہونٹ سینا یا منہ سینا زیادہ بولتے ہیں -

لب سینا :- لازم، خاموشی اختیار کرنا، (نور اللغات)

قول فیصل - اس جگہ ہونٹ سی لینا زبانوں پر زیادہ ہے -

لب شیریں :- (باضافت) میٹھے ہونٹ (کنایۃً) معشوق کے ہونٹ - فارسی مذکر، فصیح رائج -

کچھ تو مل جائے لب شیریں سے
زہر کھانے کی اجازت ہی سہی آرزو لکھنوی

لب شیریں :- (باضافت) کنایۃً شیریں بیانی، خوش بیانی - فارسی ترکیب صفت فصیح، رائج -

نکیر حشر نکیر کئے یوں لب شیریں سے کلام
آج خود آب و غذا کو میں سمجھتا ہوں حرام تشنق

لب فرش :- (باضافت) فرش کے کنارے، سر فرش - فارسی مذکر، فصیح، رائج

لب فریاد :- (باضافت) فریاد کے لب کنایۃً فریاد کرنا - فارسی مذکر فصیح، رائج -

ان کے آگے لب فریاد بھی گویا نہ ہوئے
چپ رہے ہم جو لب شکوہ گزاری آیا حسرت موہانی

لبکا :- عادت، خو، ڈھب، علت، لت، خوئے بد - ہندی مذکر -

دھیان اس بوسہ لب کا نہ گیا
لب پہ جان آ گئی یہ لبکا نہ گیا نصیر دہلوی

بے حبیہ ذبح کردہ دکھاتا نہیں ہے گوشت
لبکا ہے اس کے سگ کو بھی رزق حلال کا مصحفی

یہ لفظ آج کل بائے فارسی سے بولا جاتا ہے قدیم شعرا نے بے کے ساتھ اس کا قافیہ باندھا ہے -

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ بائے فارسی سے لپکا ہی بولتے ہیں اور یہ عورتوں کی زبان ہے

لب کھلنا :- لب وا ہونا، بات کرنا، گویا ہونا اردو صرف، فصیح، رائج -

وہ لب کھلیں تو بکھر جائیں نغمہ ہائے ارم
وہ آنکھ اٹھے تو برس جائے کیف مینا نہ روشن صدیقی

لب کھولنا :- (کنایۃً) بولنا، بات کرنا

بات چیت کرنا - اردو صرف، فصیح، رائج
لب عاشق بیمار پہ کھولا نہیں جاتا
دم ہے مسیحا کا پہ بولا نہیں جاتا — داغ
قول فیصل۔ بصورت نفی لب نہ کھولنا بھی زبانوں پہ ہے۔
کم بولنا ادا ہے ہر چند پر نہ اتنا
بند جائے چشم عاشق تو بھی وہ لب کو — سودا

لبِ گور :- (باضافت) قبر کے کنارے (کنایتہ) مرنے کے قریب۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج
ع بچا ہاں کوئی سرکش، کوئی بد کیش لب گور — انیس

لب گور پہونچانا :- مرنے کے قریب پہونچانا، اس منزل پر پہونچانا کہ جو مرنے کے قریب ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج —
یہ وہ لب ہے کہ لب گور تلک پہونچا سکے
یہ نہ دندان ہے کہ سر رشتہ جاں کٹ جائے — امانت

لب گور پہونچنا :- مرنے کے قریب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لبِ گور ہونا :- مرنے کے قریب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
لب گور اب ہیں اے یارو کبھی وہ بھی زمانہ تھا
توانا تھا جوانی تھی، مزہ تھا زندگانی کا — مشرف

لبِ گویا :- بولنے والا لب، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔
کہے کیا ہائے زخم دل ہمارا
دہن پایا لب گویا نہ پایا — ذوق۔

لبلب :- کم عقل، بے وقوف، ہندی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ بہت کمی کے ساتھ لبلب بول دیتے ہیں۔

لبلبا :- لسدار چکنے والا۔ ہندی صفت مذکر، مونث کے لئے لبلبی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "بالفتح، لکھا ہے لکھنؤ میں بالکسر بولتے ہیں البتہ لبلبی دبندوق کا گھوڑا، بالفتح ہے پلیٹس میں بھی لبلبا بالکسر درج ہے نہ کہ بالفتح" مولف تائید کرتا ہے۔

لُبِّ لُباب :- خلاصہ، حاصل ماحصل خلاصہ در خلاصہ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
اللہ رے حسن عشق کہ عشق خدا لیا
لب لباب چشمہ آب بقا لیا — مرزا دبیر
میں نے بھی اپنا اصل حال خراب
اس سے سب کہہ سنایا لب لباب — (شوق الفت)

لبلباہٹ :- (بکسر اول و سوم) لسدار ہونا، لزوجت، چپچپاہٹ۔ اردو مونث، عوام کی زبان۔

لبلبی :- (بفتح اول و سوم) بندوق اور پستول کا وہ پرزہ جس کے دبانے سے گھوڑا گرتا ہے اور گولی چلتی ہے۔ اردو مونث، رائج

لبِ لعل :- سرخ لب کنایتہ معشوق کا لب۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔
ہر سبزہ رنگ لب لعل پہ بھولا کا بھی
حسین غنچہ دہن دہان پان کھاتا ہے — رشک
قول فیصل۔ اسی جگہ لب لعلیں بھی مستعمل ہے۔

آئی ہوا یہ کس لب لعلیں کی اے امیر
ہے لعل شب چراغ کے جوہر چراغ میں — امیر

لب لعل گہربار :- لعل جیسے وہ لب جن سے گفتگو کے وقت موتی جھڑیں کنایتہً پیاری گفتگو کرنے والا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
ع بے آب سے اودے تھے لب لعل گہربار — انیس

لب لگانا :- تھوک لگانا، لعاب دہن لگانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لب لوس :- کودن، بے وقوف، بیحیا ننگا، ہندی صفت۔
شاد آئے ہے اسے بھی بوسہ لب کی ہوس
بوالہوس بھی اے فلک لب لوس ہی لب لوس ہے — شاد
(دوس، کوس، قوس قافیہ ہیں) زبانوں پر سین منقوطہ سے ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لبِ معشوق :- حقّہ، فارسی ترکیب، مذکر، متروک۔
محل صرف۔ شاہان اودھ بھی بڑے ادب نواز تھے۔ غازی الدین حیدر نے حقہ کا نام حسن محفل، حشرات کا نام دبیا اور بالائی کا نام بالائی رکھا۔ اسی طرح واجد علی شاہ نے صدہا چیزوں کو ناموں کے خلعت دیئے جو آج اردو کی زینت کا سبب ہیں۔ جیسے شراب کو آب حرام، عضو تناسل کو عضو مخصوص، رضائی کو شب خوابی۔۔۔ حقہ کو لب معشوق۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)
قول فیصل۔ یہ نام واجد علی شاہ آخری تاجدار اودھ نے رکھا تھا۔

لبِ معشوق ہونا :- (کنایتہً) سوفار تک تیر کا نشانے کے اندر پہنچ جانا۔

کھینچنے دو دل کا کلیجے سے ذرا اس ناوک کو
لبِ معشوق ہوا ہے یہ کسی تیر کے بعد شرف

(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے معنی لکھے ہیں کہ (تیر کا نشانہ پر جا کر سوفار تک دھنس جانا۔ سارا تیر گڑ جانا، مع سوفار کے گھس جانا، پورا تیر بیٹھنا لکھنؤ کی زبان) ہم نہیں جانتے جن لوگوں نے اس کے معنی تیر کا سوفار تک پہنچنا لکھے ہیں انھوں نے کیا مفہوم رکھا ہے۔ اب کوئی نہیں بولتا، یہ متروک ہے۔

لبِ گوں :- شراب کے رنگ کے سے ہونٹ (کنایتہً) سرخی مائل ہونٹ۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

ہم کیا پادری بولے لبِ میگوں بغیر دم — امیر

لَبَن (بفتح اول و دوم) پینے کا دودھ، دودھ۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

اس قدر با مزہ لبن وہ تھا
کہ نہیں سکتا جس کی وصف ثنا — ہستی

قولِ فیصل۔ صاحب نور اللغات نے نہ معلوم کیا سمجھ کے اس کو فارسی لکھ دیا ہے حالانکہ یہ خالص عربی لفظ ہے۔

لبِ نازک :- (بالفتح) نازک ہونٹ، نازک لب۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ذوق جلدی سے گر نگہ سے بھر ساغرِ مل
لبِ نازک کو ہے اس کے ہوس جامِ شراب — ذوق

لبِ نان :- روٹی کا کنارہ، فارسی مذکر (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

لب نہ ہلانا :- زبان نہ ہلانا، چپ رہنا، خاموش رہنا، خاموشی اختیار کرنا، بات نہ کرنا، اف نہ نکالنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بھرے ہیں دل میں شکوے سیکڑوں پر دبدبہ تیرے
کبھی لب بھی نہیں ہم اے بت پرفن ہلاتے ہیں — ظفر

لبنی (بفتح اول) مٹی کی چھوٹی سی ٹھلیا جس میں کھجور یا تاڑ کا عرق لیتے ہیں۔ اردو مؤنث، عوام کی زبان۔

چڑھائے نشہ ہیں نیزوں پر اپنے عاشقوں کے سر
نئی صورت کی تم نے لبنیاں باندھی ہیں تاڑوں میں — منیر

لُبوب :- (بضم اول) لُب بمعنی مغز کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

لب و لہجہ :- تلفظ، گفتگو کا طرز، الفاظ کے بولنے کا ڈھنگ۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

حوریں کیونکر تری زباں سیکھیں
لب و لہجہ کہیں بدلتا ہے — امیر

باد صبا نے اہلِ چمن میں اس حیرے کی چلائی بات
اس لب و لہجہ پہ بلبل کو اس کے آگے نہ آئی بات — بحر

لبوں پر جان آنا :- دم واپسیں ہونا، جانکنی کا وقت ہونا، لبوں پر دم آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لبوں پر جان اٹکنا :- (کنایتہً) جان بلب ہونا۔ قریب مرگ ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

لبوں پر جان اٹکی ہے تمہاری ترش روئی سے
کھٹائی میں پڑے رہتے ہیں جیتے ہیں نہ مرتے ہیں — عاشق

قولِ فیصل۔ اسی جگہ لبوں پر دم اٹکنا بھی ہے اور یہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

آگے سینے سے لبوں پر دم اٹکتا ہے عبث
ٹھہرنا اچھا نہیں جب ہو ارادہ دور کا — آتش

لبوں پر جان ہونا :- جانکنی کا عالم ہونا، مرنے کے قریب ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

منہ سے نکلی پڑتی تھی ہر اک بیچ کی زباں
ہم میں تھے سب نہنگ مگر تھی لبوں پہ جاں — انیس

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسی جگہ لبوں پر دم پہنچنا بھی لکھا ہے۔

پیام جلد صبا وصل یار کا پہنچا
کہ دم لبوں پہ ہے اس بیقرار کا پہنچا — جرأت

مگر لکھنؤ والے کسی کے ساتھ بولتے ہیں۔ لبوں پر دم ہونا بھی زبانوں پر ہے۔

لبوں پر جان ہونا، لبوں پر دم ہونا

لبوں پر معاملہ ہونا :- (کنایتہً) کمال عاجز ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لبوں پر حمد ہونا :- زبان پر خدا کی تعریف ہونا، ثنائے الٰہی ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سوکھے لبوں پہ حمد الٰہی رخوں پہ نور — انیس

لبوں پر سرخی آجانا :- خوش ہو جانا، مسرور ہو جانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

سرخی لبوں پہ آگئی پایا گل مراد — انیس

لبوں پر لاکھا ہونا :- ہونٹوں پر مسّی کی دھڑی یا پان کی تہ جمنا۔ اردو صرف ، رائج۔

وہاں ہے آنکھ میں سرو بیاں پہ خاک بھی ملنا
وہاں لاکھا لبوں پر ہے یہاں جینے کے لالے ہیں
داغ دہلوی

لبوں پر مسّی لگانا :- ہونٹوں پر مسّی لگانا۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال۔

ع آنکھوں میں سرمہ دیدہ دل لبوں پر مسّی لگا کر
انیس

قول فیصل۔ ہونٹوں پر مسّی لگانا زبانوں پر زیادہ ہے۔

لبوں پر ہنسی آنا :- ہونٹوں پر ہنسی آنا۔ ہنسنا۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج۔

لبوں تک آنا :- دم کا لبوں تک آنا یعنی نزع کی حالت ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا زبانوں پر نہیں ہے۔

لبوں تک آنا :- گلہ شکوہ زبان پر آنا۔

تم نے نگاہ لطف سے رکھی ادب کی شرم
ورنہ لبوں تک آ ہی چکا تھا گلا ابھی
شوق (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا لبوں تک آنا سے یہ معنی نہیں نکلتے

لبوں کو چبا کے بات کرنا :- ہونٹوں کو دانتوں کے نیچے دبا کے بات کرنا۔ ایک خاص انداز سے بات کرنا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان

پھر لبوں کو چبا کے بات کرو
پھر ذرا مسکرا کے بات کرو شوق

لبھانا :- (بضم اول) ، لالچ دینا، ترغیب دینا۔ ابھارنا۔ اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج۔

تم نے لبھا کے آرزو بھری یہ مجھ سے آنکھ یوں
جیسے کوئی چھڑک کے تیل آگ لگا کے چھوڑ دے
آرزو لکھنوی

لبھانا :- مائل کرنا۔ کسی کو فریفتہ کرنا اپنی طرف راغب کرنا۔ اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج۔

لبھاتا ہے نہایت دل کو خط رخسار جاناں کا
کھٹکتے گا مجھے کانٹوں میں سبزہ اس گلستاں کا
آتش

محل صرف۔ مشتاقان رہے مجبوبہ قصہ کو اس کی کرشمہ سنجی پر لبھائے۔ (طلسم ہوشربا)

لبھانا :- پھسلانا ، بہکانا ، ورغلانا۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال۔

لبھانا :- پسند آنا۔ عورتوں کی زبان (فقرہ) تمہارا قلمدان مجھے لبھاتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

لب ہلانا :- کچھ کہنا۔ اشارہ کرنا۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج۔

محل صرف۔ اشارے کی دیر ہے ، ذرا لب ہلاؤ تو ہاتھ بتاؤں ، قسم جو ایک قطرہ بھی پیوں ، گویا پیاس کی شدت سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ دم نکلا جاتا ہے۔ (فسانہ آزاد)

لب ہلانا :- شکوہ کرنا ، گلہ کرنا۔ اردو صرف فصیح ، رائج۔

ضبط فریاد کا احسان رہا قاتل پر
لب ہلاتے جو ذرا ہم تو جگر ہل جاتا جلیل

لب ہلنا :- ہونٹ ہلنا۔ کنایتہً گلہ ہونا شکوہ ہونا۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج۔

باتوں میں لب جو ہلتے ہیں اس خوشخصال کے
ہیروں کی چھوٹ پڑتی ہے ٹکڑوں پہ لال کے
انیس

پھر ہوا ضبط فغاں دشوار اے ناسخ مجھے
پھر قیامت زا ہوا ہلنا لب خاموش کا ناسخ

لبی :- گنّے کا اہلا ہوا رس جس سے گڑ شکر وغیرہ بناتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لبے آ جانا :- تالو میں ورم آ جانا۔ (فقرہ) لبے آ گئے ہیں غذا حلق سے اتارنا دشوار ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لبیب :- عقلمند ، دانا ، عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ حبیب لبیب کی ترکیب سے زبانوں پر ہے جیسے اور ہمارے حبیب لبیب دقیقہ رس صبح نفس جو سر شام سے لمبی تانے میٹھی نیند سو رہے تھے۔ یہ آواز خوشنما پسند سنتے ہی کلبلا کر اٹھ بیٹھے۔ (فسانہ آزاد)

لبید :- عرب کے مشہور شاعر کا نام عربی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لبیدا :- موٹی لکڑی کا ڈنڈا جو عصا سے چھوٹا ہوتا ہے۔ ہندی ، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لبیرہ :- دھجی۔ اردو مونث ، عوام اور

عورتوں کی زبان، تفضیل الاستعمال

محل استعمال۔ سر پر گھنڈی کھلی ہوئی، دھجی

چاک لبیر اڑی ہوئی (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ عام طور سے جمع کے ساتھ اس

کا صرف ہے جیسے "۔ کیا کہیں سے کشتی

لڑ کے آرہی ہو۔ نیا کرتا پہن کے گئے تھے لبیریں

اڑا کے چلے آئے"۔

لبیرا:۔ دھجی، چیتھڑا، لبیر۔ ہندی۔ مذکر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ لبیر بولتے ہیں۔

لبیری:۔ چھوٹی دھجی۔ مونث۔

(شعر) ماں باپ نے لبیریاں لگا کے

اور لتیھڑے پہنے لیکن ان معصوموں کو اچھا

ہی پہنایا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لبیرے لگنا:۔ چیتھڑے لگنا، دھجیاں

لگنا، کپڑوں کا لبیر لبیر ہو جانا جیسے نئے نئے

کپڑوں کے لبیرے لگ جائیں دھجیاں ہو جائیں

کیا مقدور جو ٹانکا کبھی لگ جائے دگر کہیں (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

لبیک[۱]:۔ جی، موجود ہوں، حاضر ہوں

عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ع لبیک سب سے پہلے کہا ذو الجلال نے (عشق)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ۔

لفظی معنی تیری فرمانبرداری کو حاضر ہوں عرب

میں پکارنے کے جواب میں اس جگہ بولتے ہیں

جہاں اردو میں جی مستعمل ہے حاجی مقام عرفات

میں بار بار یہ کلمہ کہتے ہیں"۔

موجودہ دور میں بصورت تانیث زیادہ ہے۔

لبیک[۲]:۔ نقیب کبھی لبیک کہتے ہیں۔

نقیب نے کہی لبیک خیبر خدا ہی سے

نگریاں ہوئے یونس دہان ماہی سے (دبیر)

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب عام طور سے اس

طرح زبانوں پر نہیں ہے۔

لبیک[۳]:۔ محبت، للک، تلاش، جستجو

اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ وہ اپنے میاں کو بہت چاہتی

ہیں اپنے میاں کی ایسی لبیک ہے کہ سگے

عزیزوں کی نہ ہوگی۔

لبیں:۔ مونچھوں کے وہ بال جو ہونٹ تک

بڑھ آتے ہیں۔ اردو، مونث، عوام کی زبان

محل صرف۔ میاں اکمل تم نے پٹے کاٹے، خط

بنایا لیکن مونچھوں کی لبیں کاٹنا بھول گئے ہو تم

سے کام کیا کرو۔

قول فیصل۔ اس کا صرف بڑھنا کے

ساتھ ہے۔

لبیں بڑھ رہی ہوں نہ ڈاڑھی چڑھتی ہو

ازار اپنی ٹخنے نہ آگے بڑھی ہو (حالی)

لبیں لینا:۔ مونچھیں کترنا یا مونڈنا،

ہونٹوں کے کناروں پر سے مونچھوں کے بال

مونڈنا۔ (نور اللغات۔ وہ بھی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لپ:۔ (فارسی میں بمعنی لقمہ کلاں) مٹھی بھر

ایک مٹھی کی مقدار کسی جنس کی۔ دونوں ہتھیلیاں

ملائی جائیں اور جو مقدار ان دونوں ہتھیلیوں

میں آئے اس کو لپ کہتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لپ:۔ مٹھی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے

لپّا:۔ تھپڑ، لپڑ، چانٹا۔ ہندی۔ مذکر۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا ان معنوں میں نہیں بولتے

لپاڈگی کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

لپّا:۔ ایک قسم کا رنگ جو شمشیر

وغیرہ کے چرمی غلاف پر کرتے ہیں اہل لکھنؤ

کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے اہل لکھنؤ کی زبان

پر نہیں ہے۔

لپّا:۔ گوٹا کناری۔ لپا۔ پورب کی زبان

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لپاٹن:۔ جھوٹی باتیں کرنے والی جھوٹ

بولنے والی۔ اردو صفت، مونث۔ عوام

اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم اتنے سمجھدار ہو کے اس کی

باتوں میں آئے ہو وہ بڑی لپاٹن ہے۔ آج

تک اس نے جتنی باتیں کہیں سب جھوٹ

نکلیں۔

لپاڑ:۔ کاذب جھوٹا کا مترادف۔ زرد نگھ

گپی اردو صفت مذکر عوام کی زبان۔

کس کا ہے کوئی عاشق، جھوٹے ہیں لپاڑ سب

کہتے ہو یہ تم صاحب بندے کے سنانے کو

(جرأت)

قول فیصل۔ اب اس جگہ زبانوں پر زیادہ

تر لپاڑیا ہی ہے۔

لپاڈگی:۔ نوچ کھسوٹ گھونسوں اور

پھر دن کی لڑائی مارپیٹ، گھونسم گھونسا
اردو، مونث، فصیح، رائج۔
محلِ صرف۔ شام سے آدھی رات تک
یہاں جمتے ہیں۔ چوسر۔ شطرنج۔ گنجفہ۔
چہول، مذاق، پاڈگی، یہی عیش زندگی ہے
(فسانۂ آزاد)
قولِ فیصل۔ صاحب نور اللغات نے کانپنا تاری
سے لپاڈگی لکھا ہے مگر اہلِ لکھنؤ اس طرح
نہیں بولتے۔

لپالپ:۔ یعنی جلدی جلدی۔ جلد جلد۔
جا بجا۔ تیز تیز۔ اردو، صرف عورتوں
کی زبان۔

لپانا:۔ لپنا کا متعدی اس جگہ لپوانا فصیح
ہے۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل۔ لپانا کوئی نہیں بولتا، لپوانا
ہی زبانوں پر ہے۔

لپا ہونا:۔ کسی چیز سے برابر ہونا کسی مقام
یا سکہ کا۔ اردو، صرف۔ عورتوں
کی زبان۔

سارا صدا ہمت صادق کی ہے گلہ
بھر دیتے ہیں جب لپی ہوئی اپنی سبیل تمام آتش

لپائی:۔ کہگل، پلاسٹر، لیپنے کا کام۔ اردو
مونث، قلیل الاستعمال۔

لپائی:۔ لیپنے کی اجرت۔ اردو، مونث
عوام کی زبان، قلیل الاستعمال

لپائی پتائی:۔ کہگل کرنا، اور اس پر سفیدی
کرنا۔ اردو، صرف، مونث، عوام کی زبان۔
محلِ صرف ہمارا خاص دستور ہے کہ ہر سال
بھر میں ایک مرتبہ اپنے مکانوں کی لپائی پتائی

کرتے ہیں۔

لپٹ:۔ (بفتح اول و دوم۔ لپٹیں بالفتح
جمع) شعلہ، لو، آنچ۔ گرمی (لگنا کے ساتھ)
ہندی، مونث۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

لپٹ:۔ مہک، خوشبو وہ بو جو ہوا کے
جھونکے کے ساتھ آتی ہے۔ اردو، صفت، مونث
قریب متروک۔

گر پڑے جان پہ زیور کی چمک سے بجلی
کھینچ لے دل کو وہ پوشاک میں خوشبو کی لپٹ امیر
نہیں ہوا میں یہ بو نافۂ ختن کی سی
لپٹ ہے یہ تو کسی زلف پرشکن کی سی نظیر

محلِ صرف۔ (آنا کے ساتھ) بادِ مسرت انگیز
روشوں کے طرۂ تابدار کے طفیل میں غالیہ لئے
تھی ۔۔۔ جو لپٹ آتی تھی وہ روضۂ رضوان
کی خبر لاتی تھی۔ (فسانۂ آزاد)

لپٹ:۔ لو، گرم ہوا
(فقرہ) آج کس غضب کی لپٹ چل رہی ہے
(لگ جانا کے ساتھ مستعمل ہے (نور اللغات)
قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔ گرم
ہوا کے لئے اہلِ لکھنؤ لو بولتے ہیں۔

لپٹا:۔ (بالفتح) موٹے موٹے آٹے کا حلوا۔
اردو، مذکر، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

لپٹا:۔ راب، پتلا شیرا، غیر منجمد گڑ جو
پینے کی تمباکو میں ڈالتے ہیں۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لپٹا:۔ ایک قسم کی گھاس (نور اللغات)
قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

لپٹا جانا:۔ زبردستی کسی سے گتھا جانا۔ اردو، صرف

فصیح، رائج۔

لپٹے جاتے ہیں ہم ان سے ہم سے ہیں وہ بھاگتے
اس طرف سے ہے نیاز اور اس طرف سے ناز ہے آتش

لپٹا حریرہ:۔ بہت پتلا، سخت کی ضد۔
اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
محلِ صرف۔ تم سے کہہ دیا تھا کہ پوریاں
پکیں گی آٹا سخت گوندھنا۔ تم نے پانی زیادہ
ڈال کے لپٹا حریرہ کر دیا اب پوریاں کیسے
پکیں گی۔
قولِ فیصل۔ اس طرح بھی بولتی ہیں کہ تمہارے
بچے کو برسوں کے بعد میں نے دیکھا اب تو بڑھاپے
کی وجہ سے لپٹا حریرہ ہو گئے۔

لپٹا لینا:۔ لگا لینا، چمٹا لینا۔ اردو، صرف
فصیح، رائج۔

خنجر کچھ اس ادا سے کھنچا قتل گاہ میں
لپٹا لیا گلے سے ترے اشتباہ میں امیر

لپٹا لینا:۔ کٹے ہوئے کنکوے یا کنکیا کی
ڈور کو اڑتے ہوئے کنکوے میں الجھا لینا
اردو، صرف، کنکوے بازوں کی اصطلاح

لپٹانا:۔ چمٹانا، گلے لگانا، پیار کرنا۔
گلے سے چمٹانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

خنجر کچھ اس ادا سے کھنچا قتل گاہ میں
لپٹا لیا گلے سے ترے اشتباہ میں امیر

لپٹانا:۔ ساتھ لگانا۔ اردو، صرف،
عوام اور عورتوں کی زبان۔

لپٹانا:۔ پیچھے لگانا، بکھیڑا، (نور اللغات)
قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر
نہیں ہے۔

لپٹانا:۔ کٹے ہوئے کنکوے کی ڈور

کو اڑتے ہوئے کنکوے سے الجھا لینا۔ اردو صرف، کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ بڑے ذاکر جن کو جھگلے ذاکر بھی کہتے تھے کنکوا لپٹانے میں ایسا مشاق تھا کہ جن کا جواب نہ تھا قریب قریب ان کی روزی بھی اسی پر تھی۔

لپٹ پڑنا: گتھ جانا، لڑنے لگنا اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ طہماس پلٹ کے لپٹ پڑا اور لے پر لاد کے دے مارا۔ (طلسم ہوشربا)

لپٹ جانا: [1] چمٹ جانا، گلے سے لگ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لپٹ جاتے ہیں وہ بجلی کے ڈر سے
الٰہی یہ گھٹا دو دن تو برسے — امیر

لپٹ جانا: [2] بجند ہونا، پیچھا نہ چھوڑنا پیچھے پڑنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان

محل صرف۔ کمبخت تین دن سے میری جان کے ایسا لپٹ گیا ہے کہ جان چھڑانا دشوار ہے کیا کروں کو اس بلا سے مجھے نجات ملے۔

لپٹ کر: ہم بغل ہو کر، چمٹ کر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سو رہا جو لپٹ کے وہ گل تر
دل ہوا آج باغ باغ اپنا — لاعلم

رو دیا لپٹ کے میرے تو لگا کہنے سن کے یار
مانند ابر برق ہے تیرے کنار میں — ناسخ

لپٹ کے ہاتھ مارنا: قریب سے تلوار کا وار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ لپٹ کے ہاتھ مارا... سپر کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ (فسانہ آزاد)

لپٹنا: [1] چمٹنا، گلے یا چھاتی سے لگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب گئی وہ تو یہ لپٹی آ کر
کھل گئی آنکھ مری گھبرا کر — مرزا رسوا

لپٹنا: [2] منع کرنا، روکنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

نہ روکے سے رکا آخر گیا داغ ان کے کوچے میں
نہ مانا ایک کا کہنا بہت خلق خدا لپٹی — داغ

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ پیچھے لپٹنا عام طور سے بولتی ہیں۔

لپٹنا: [3] عاشق ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا۔

لپٹنا: [4] دوستی ہونا، لپٹنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لپٹنا: [5] بھڑنا، گتھنا، آپس میں مل جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

زلفیں اگر لپٹ کے بھی تحریر چھوڑ دیں
دو سطروں میں نہ دفتر سودا تمام ہو — نصیر

لپٹنا: [6] مبتلا ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لپٹنا: [7] مصروف ہونا، اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

محل صرف۔ تم بھی بڑے ضدی انسان ہو جس کام کے پیچھے لپٹتے ہو اسے کر کے ہی چھوڑتے ہو چاہے کوئی عالم ہو۔

لپٹنا: [8] کشتی لڑنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لپٹنا: [9] بل کھانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لپٹنا: [10] کٹے ہوئے کنکوے کی ڈور کا اس کنکوے کی ڈور سے الجھ جانا جو لپٹانے کیلئے اڑایا گیا ہو۔ اردو صرف، کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

لپٹنا: [11] بند ہونا، ملفوف ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لپٹنا: [12] کنایہ ہے کسی سے کسی کے گرویدہ ہونے سے بھی۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم تو کبھی زیادہ منہ بھی نہیں لگاتے پھر بھی وہ تم سے اس قدر کیوں لپٹتا ہے

لپٹنا: [13] تہہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مہمانوں کے چلے جانے کے بعد سب بستروں کا لپٹنا ضروری تھا جن کو تم نے نظر انداز کر دیا، جلدی سے لپٹوا دو۔

لپٹنا: [14] کسی بات پر اصرار کرنا۔ پیچھے پڑنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ ایک بات کہنے کی انتہا ہوتی ہے تم کو آج آٹھ روز ہو گئے ہیں ایک بات کے لئے بری طرح پیچھے لپٹ گئے ہو تم مانتے ہی نہیں۔

لپٹنت: بغلگیری، ہم آغوشی۔ اردو صرف، متروک۔

زمانہ نواب آصف الدولہ

دل ہے تیری خوشی کو نت لپٹنت — سودا

لپٹنت: بالکسر کشتی، لڑنت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لپٹی:۔ (بفتح اول) آٹے میں شکر ملا کے پکاتے ہیں۔ ہندی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں اسے لپسی (بفتح اول) کہتے ہیں۔ لپسی لپٹیں میں بھی درج ہے اسی معنی میں" مولف تائید کرتا ہے۔

لپٹیں:۔ خوشبودار ہوائیں، اردو مونث، عورتوں کی زبان، قریب بہ متروک۔

محل صرف۔ نسیم سحری شاد عنبر سے بسی ہوئی بہشت کی لپٹیں لانے لگی۔ (فسانہ آزاد)

لپ جھپ: بالکسر (بفتح اول و سوم) زود افتادی، پھرتی، تیزی، جلدی۔ اردو مونث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

یاد اب تک ہے وہ چوری کی ملاقات اُن کی
پیاری پیاری وہ ادا اور وہ لپ جھپ آنا

لپ جھپ: بالکسر فریب، مکاری، چالاکی، عیاری۔ اردو مونث، غیر فصیح، رائج۔

ہر امر میں دنیا کے موجود جہاں دیکھو
آدم کو کیا حیراں شیطاں کی لپ جھپ نے — انشا

لپ جھپ: بالکسر ہاتھ کی چالاکی، چوری، اردو مونث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف — مغلانیاں اپنی لپ جھپ سے باز نہیں آتیں۔ ماں کے کفن سے بھی کپڑا چرا لیتی ہیں۔ (گھر کی سہیلی)

لپ جھپ: بالکسر فوراً، فی الفور، جھٹ پٹ۔ اردو مونث، متروک۔

محل صرف۔ یہ خط لپ جھپ لکھ کر میاں آزاد نے دل بہار کو دیا۔ (فسانہ آزاد)

لپ جھپ چال:۔ تیز، بے ڈھنگی چال۔ عورتوں کی زبان، مونث۔

(رفتہ گا) وہ ایسی لپ جھپ چال چلتا ہے کہ ایک نہ ایک چیز گر پڑتی ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لپ چھنی:۔ بیہودہ گو، خوشامد کرنے والی، بیہودہ، خوشامدی جیسے چار لپ چھنیاں ناک کا بال بنی ہوئی۔ عورتوں کی زبان، مونث۔

"دو چار لپ چھنیاں خوشامد چوٹیاں ناک کا بال بنی ہوئی ہیں۔" (دختر سہیلی)

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

لپیڑا:۔ (بفتح اول و دوم) تھپڑ، طمانچہ، بہت زور کا طمانچہ کھلی ہوئی ہتھیلی منہ پہ مارنا۔ اردو مذکر، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف لگانا، دینا، کھانا، مارنا کے ساتھ ہے۔

لب ہلانے پہ لگنا تھا لپیڑا
منہ پھیرنے کے ساتھ تھا تھپڑ دہشت گزار

کل وہ پھبتی جو لگے کہنے دوگانہ ہے مری
میں نے لپیڑ دیا اور پوچھا کہ منہ کی کھائی
(جان صاحب)

لپڑ شپڑ:۔ گھبراہٹ کا کام۔ ہندی مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بجائے ہائے ہندی ہائے ابجد سے اور بجائے شین کے سین کے ساتھ لبڑ سبڑ ہے۔

لپڑ شپڑ:۔ اس طرح جلدی جلدی بولنا کہ کچھ نہ سمجھ میں آئے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لپڑ سپڑ:۔ غلط سلط، اگلا پچھلا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لپڑ چپڑ:۔ بے ڈھنگے پن کے لئے مستعمل ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ لبڑ سبڑ (با ہوز) بولتے ہیں جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے

لپڑ لپڑ:۔ (بفتح اول و دوم و چہارم و پنجم) بے ڈھنگے پن سے کھانے پینے کی آواز۔ اردو مونث۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

لپڑ شپڑ کرنا:۔ بیہودہ بکنا، بکواس کرنا، گالی کھانا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

لپڑی:۔ (بالضم) لیپ، پلٹس، ضماد۔ دوا لگانا کے ساتھ، ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لپڑی:۔ بالکسر میدہ وغیرہ کی پوٹلی جس سے ٹکور یا سینک کرتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لپڑی:۔ بالکسر (تحقیر سے) سر کی پگڑی، دستار۔ اردو مونث، متروک۔

محل صرف۔ میاں خلیفہ کی لپڑی اتار کر نمک کی چیت گاہ پر رکھی۔ (فسانہ آزاد)

لپڑی: میل دور کرنے کو بچے کے منہ پہ پھیرنا پیڑا (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

لپٹری :- ۱۔ (دھجی، ادنیٰ کپڑا، بستر۔ ہندی مونث
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لپٹری :- ۲۔ چھاپڑ اتا صافا ۔ پگڑی ۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لپسی :- (लपसी) آٹے اور شکر کو پانی میں ملا کر گھی میں بھون لیتے ہیں اردو مونث، قلیل الاستعمال،

لپسی :- ۲۔ نہایت بوڑھا جس کا گوشت بڑھاپے کے سبب لٹک گیا ہو، بوڑھا کھوسٹ، پیر فرتوت ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اس جگہ لپسا زبانوں پر ہے ۔

لپسی :- ۳۔ لسی ۔ اردو مونث، عوام اور عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال ۔

لپّے اِدھر لپّے اُدھر :- جلدی سے ادھر جلدی سے ادھر، ابھی یہاں ابھی وہاں اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان ۔

لپک :- ۱۔ (بفتح اول و دوم) کوندا، لہر، چمک اردو مونث، فصیح، رائج ۔

لپک :- ۲۔ لو، شعلہ، لپٹ، شعلۂ آتش کی گرمی جو دور سے اثر کرتی ہے ۔ اردو مونث فصیح، رائج ۔

آہ عشاق میں شعلہ کی لپک ہوتی ہے
دل سے کھنچتے ہی جگر سوز نکہ ہوتی ہے — جلال

لپک :- ۳۔ تڑپ ۔ اردو مونث، فصیح رائج ۔

دیکھ کر اس کی لپک بجلی تڑپ کر گر پڑی
کیا چمکتی وہ بھلا شمشیر قاتل کی طرح — شرف

لپک :- ۴۔ جھپٹ، چھلانگ، دوڑ ۔ اردو مونث، عوام کی زبان ۔

چلنے سے کچھ کبوتری سے مناسبت
صورت نہیں اگرچہ میاں پہ لپک تو ہے — نظیر

لپک :- ۵۔ ٹیس، زخم کی سوزش ۔
(نور اللغات)

قول فیصل اس جگہ زیادہ تر ٹپک یا ٹیکن زبانوں پر ہے ۔

لپک :- ۶۔ دم دار ہونا کسی تکلیف دہ چیز کا ۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لپکا :- ۱۔ بری عادت، بد دستور، خوشامد ۔ اردو مذکر، عورتوں کی زبان ۔

لپکا :- ۲۔ لت، عادت، خو، اردو مذکر، قلیل الاستعمال ۔

چشم پوشی کا مری جان تمہیں لپکا ہے
کھاتے ہو دیدہ و دانستہ قسم کاہے کو — نیر

جان جب تک ہے یہ لپکا ہے نظر بازی کا
کہ رگ جاں ہے جسے تار نظر کہتے ہیں — ناسخ

قول فیصل ۔ اب زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں ۔

لپکا :- ۳۔ مزہ، چسکا، چاٹ ۔ اردو مذکر، عورتوں کی زبان ۔

بوسہ لب شیریں کا مزا جس نے لیا ہے
کھانے کا اسے قند کا لپکا نہیں ہوتا — نیک دہلوی

رہا شباب تلک تاک جھانک کا لپکا
وہی ہیں آنکھیں ولیکن وہ دیکھ بھال نہیں — رند

لپکا پڑنا :- مزہ پڑنا، چسکا پڑنا، بری عادت پڑنا، خوگر ہونا، عادی ہو جانا ۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان ۔

ہے عین وصل میں بھی مری آنکھ سوئے در
لپکا جو پڑ گیا ہے مجھے انتظار کا — ذوق

تاراج کیا کشور دل ترک نگہ نے
لپکا نہ سپاہی کو پڑے راہزنی کا — رند

لپکا جانا :- عادت ترک ہونا، اردو صرف عورتوں کی زبان ۔

لپکا گیا نہ کوچہ دلبر کی سیر کا
میں خاک ہو کے صورت ریگ رواں گیا — بحر

قول فیصل ۔ اسی جگہ لپکا چھٹنا بھی زبانوں پر ہے اور یہ بھی عورتوں کی زبان ہے ۔

دیدہ بازی کا لطافت نہیں چھٹتا لپکا
اچھی صورت یہ نہ آ جائے مرا دل کیونکر — لطافت

لپکا لگنا :- لپکا پڑنا ۔ عورتوں کی زبان ۔

اکثر تری تلاش نے دوڑایا دھوپ میں
یہ دوڑ دھوپ کا مجھے لپکا لگا رہا — رشک
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس جگہ موجودہ دور میں لپکا پڑنا ہی زبانوں پر ہے ۔ لپکا لگنا قریب بہ متروک ہے ۔

لپکانا :- بھگانا، تیز دوڑانا آدمی یا گھوڑے کا، ہندی ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ گھوڑے کے لئے نہیں آدمی کے لئے بولتے ہیں ۔

لپکانا :- ۲۔ کتے کو شکار پر دوڑانا، کوئی چیز لینے کے لئے ہاتھ بڑھانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ ہاتھ بڑھانا کے معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لپکا نہ چھوٹنا :- عادت نہ جانا، عادت نہ چھوٹنا اردو صرف، عورتوں کی زبان ۔

سوال وصل کا لپکا کبھی نہ چھوٹے گا
مزا پڑا ہے مجھے بھیک کے نوالوں کا — شاد

کاندھا یا کندھا بمعنی ہرگز نہیں جو اشعار مؤلف نے پیش کئے ہیں کاندھا کے ساتھ ان سب میں کوندا یا کوندھا ہونا چاہیئے

تیغ اسلام تری تیغ دو دم سے چمکا
یا اٹھا قبلے سے دتیا ہوا کاندھا بادل محسن کاکوروی

ہم ادھر بیتاب ادھر وہ برق وش بیتاب ہے
کوندھتی بجلی کسی جانب لپکیت کاندھا ہے (شاد)

دونوں شعروں میں بجائے کاندھا کوندھا چاہیئے۔
جلال نے کاندھا اور کندھا کے معنی بجز دوش اور کچھ نہیں لکھے کوندا کے معنی لکھے ہیں اکثر مانند بجلی کے آسمان پر چمکتا ہے اور اس میں آواز نہیں ہوتی۔

پکارتے ہے کہ وہ کوندا لگا وہ مینہ آیا
پڑی ہے دھوم مری آہ کی رسائی پہ بحر

پلیٹس میں بھی کاندھا بمعنی شانہ (SHOULDER) ہے اور کوندا یا کوندھا بمعنی بجلی۔"

مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

لپکی: ۱۔ ٹانکا، سیون، شلنگا، کچی سلائی۔ ہندی، مونث، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

لپکی: ۲۔ گوٹ، کنارہ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لپکی بھرنا: کچی سلائی کرنا۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لپکی مارنا: ٹانکا لگانا، کچی سلائی کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں شلنگا ڈالنا کہتے ہیں۔"

مؤلف تائید کرتا ہے۔

لپکیں: (بالفتح و فتح سوم) شعلۂ آتش کی گرمی۔ لپک کی جمع ہے۔ ہندی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ بفتح اول و کسر سوم لپکیں لکھنؤ کی عورتیں بول دیتی ہیں۔

لپ لپ: ۱۔ کسی ملائم چیز کے بند ہونے اور کھلنے کی آواز جھپکنے کی آواز، مقعد کے بند ہونے اور کھلنے کی آواز (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں گھڑی گھڑی کسی جانور کے چھید کے نکلنے اور چلے جانے پر بھی کے ساتھ بولتی ہیں جیسے چوہا ان کے نیچے بلوں سے نکلتے تھے اور لپ لپ چلے جاتے تھے۔

لپ لپ: ۲۔ (بالفتح) کتے کے کھانے پینے کی آواز، فارسی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "زبان سے چاٹنے یا پوپلے منہ سے کھانے کی آواز، بغیر چبائے نگلنے کی آواز جیسے لپ لپ لپ کھائے منہ ڈھکے نہ جب پرائے"

اہل لکھنؤ اس جگہ پٹر پٹر بول دیتے ہیں۔

لپ لپ: ۳۔ چراغ کی لو کا سنسنا کر بھڑکنا، زخم یا کسی عضو میں شدت کا درد یا ٹیک اٹھنا، مرہم بہت درد ہے کنپٹیاں لپ لپ کر رہی ہیں (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے اب بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

لپ لپ کرنا: کھانے میں کتے کی طرح آواز نکالنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لپ لپ کرنا: (بضم اول و سوم) (کنایۃً) خوف کے مارے کانپنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں کانپنا یا کپکپانا کہتے ہیں"

مؤلف تائید کرتا ہے۔

لپ لپ کھانا: (بالفتح اول و سوم) کتے کی طرح کھانا، جلد جلد کھانا، کچھ چبانا اور کچھ نہ چبانا، یوہیں نگل جانا بغیر چبائے اندھے نگلے کی طرح نگلے جانا جیسے بھینس چر چری بھول پر لپ لپ کر کھائے (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں چپڑ چپڑ کرنا کہتے ہیں (بالفتح)"

مؤلف تائید کرتا ہے۔

لپنا: ۱۔ استرکاری ہونا، سفیدی پھرنا، کہگل ہونا۔ ہندی، لازم (نور اللغات)

قول فیصل۔ جو معنی صاحب نور اللغات نے لکھے ہیں ان معنی میں لپنا اہل لکھنؤ نہیں بولتے زمین وغیرہ کو مٹی میں بھوسا ملا کر لیپنے کے معنی میں لپنا زبانوں پر ہے۔

لپنا: (کنایۃً) صادق آجانا، اس معنی میں لپ جانا مستعمل ہے۔

(ضمنا کا) ایک تعریف تمہاری اور کسی کی تھی سچ ہو یا جھوٹ مگر اب تو لپ گئی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لپو: خراب اور نکمی دستار، پگڑی۔ ہندی، مونث، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

لپوانا: لپنا کا متعدی استرکاری کرانا، پلستر کرانا، ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ پلاسٹر اور استر کاری کے لئے لپوانا نہیں بولتے۔ مٹی سے جو چیز لیپی جائے اس کو لپوانا کہتے ہیں۔

لپوال کام :۔ زردوزی وغیرہ کا کام جو بہت گھنا، قریب قریب ہو۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی خاص زبان ہے۔

لپوائی :۔ لپائی کی اجرت کہگل کرنے کی مزدوری۔ اردو، مونث عوام کی زبان۔

لپوٹا :۔ (بفتح اول وضم دوم مجہول) تھپڑ، طمانچہ، لپڑ۔ اردو مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ چپٹ جاؤں تو چیٹے اور لپوٹے کا حال بتا دوں (فسانۂ آزاد)

لپیٹ :۔ ۱ (بیائے مجہول) پیچ، بل تہہ لپٹنے کا انداز یا طریقہ۔ اردو مونث قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ تنہا زبانوں پر نہیں ہے لپیٹ لینا، وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔

لپیٹ :۔ مکر، فریب، حیلہ، دغا، دم، جھانسا، چھل۔ بتا، جل، اردو مونث قریب بمتروک۔

وصل کی شب نہیں عاشق سے سزاوار لپیٹ
نیند کا حیلہ نہ کر منھ کو نہ اے یار لپیٹ
آتش

جوڑے کو یہ لپیٹی نہ آئی تھی جان جاں
زلف دوتا کو پیچ میں لانے کا ڈھب نہ تھا ہجر

لپیٹ :۔ گھیرا، گردہ، دور، محیط، چکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لپیٹ :۔ الجھیڑا، جنجال، مصیبت، آفت۔ اردو، مونث عوام کی زبان۔

کیا مفت کی لپیٹ میں عشاق آگئے
باندھی جو تو نے اے بت بیداد گر کمر صبا

لپیٹ :۔ ضمن، شمول کی جگہ۔ اردو مونث عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تو عذاب نازل کرتے وقت ہم میں اور ان نافرمان لوگوں میں امتیاز کیجیو کہیں ہم ان کی لپیٹ میں نہ آجائیں۔
(ترجمۃ القرآن ڈپٹی نذیر احمد)

لپیٹ کی باتیں :۔ چالاکی اور فریب کی باتیں۔

باتیں ایسی لپیٹ کی وہ جانتے نہیں
سیدھی ہر دو شہ گیسوؤں میں پیچ و خم کہاں منیر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ پیچ کی باتیں کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

لپیٹ لپاٹ کر :۔ باندھ کے، تہہ کرکے۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ بڑے میاں اپنا بچھونا لپیٹ لپاٹ کر گھر جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔
(محفاۃ)

لپیٹ لینا :۔ ۱ تہہ کر لینا، بچھونا کر لینا۔ اردو صرف رائج۔

محل صرف۔ تم چین سے آرام کرو ہم جاگ رہے ہیں جب جاگتا تو ہمارا اور اپنا بستر لپیٹ لینا۔

لپیٹ لینا :۔ ۲ الجھا لینا، اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

لپیٹ لینا :۔ ۳ شامل کر لینا، ملا لینا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

لپیٹ لینا :۔ ۴ کسی مصیبت میں پھنسا دینا۔ کسی مسئلہ میں کسی کو زبردستی پھنسا دینا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

جان بر بنتی ہے ہو جاتا ہے اک سو دا نیا
دیکھ لیتے ہیں ترک گیسوئے خمدار لپیٹ لالہ تمام

لپیٹ میں آجانا :۔ پھنس جانا۔ مصیبت میں شامل ہو جانا۔ زد میں آجانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ ہزار ہا نا کردہ گناہ بغاوت کی لپیٹ میں آگئے۔ (ابن الوقت)

کیا مفت کی لپیٹ میں عشاق آگئے
باندھی جو تو نے اے بت بیداد گر کمر صبا

لپیٹن :۔ چرخ۔ بیلن جس پر جولاہے کپڑا لپیٹتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ جولاہوں کی خاص اصطلاح ہے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لپیٹنا :۔ ۱ سانا، آلودہ کرنا، ملوث کرنا، تھیڑنا۔ اردو صرف۔ قریب بمتروک۔

کافی ابرو کا اشارہ ہے مجھے اے قاتل
خون ناحق میں مرے اپنی نہ تلوار لپیٹ آتش

لپیٹنا :۔ ۲ تہہ کرنا، سمیٹنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

بھاگا جو ہر تو کا بستر لپیٹ کے
رستے سے دھوپ ہٹ گئی دامن سمیٹ کے شوقیہ

قول فیصل۔ اس کا صرف بچھونا فرش بستر وغیرہ کے ساتھ نہیں ہے۔

لپٹنا: ص۳ آمادہ کرنا، راضی کرنا۔

شان مریخ بھی دکھلاتے قاتل تجھ کو
اس خوشی اندام کو اے دایہ گلگوں لپیٹے آتش

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لپیٹنا: ص۳ پھانسنا، شامل کرنا، گھیرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

یہ جانتے تو مخمصے ہم نہ باندھتے دیتے
کرکے ساتھ لپیٹے گا نافہ کو پیکا آتش

لپیٹنا: ص۴ پیچیدہ کرنا، ڈھانکنا، چھپانا، کسی کپڑے میں کوئی شے پوشیدہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آہ آدمی اطبا کے جو سنتے ہیں خبر
منہ کو لیتے ہیں کفن سے ترے بیمار لپیٹ آتش

لپیٹنا: ص۵ پیچیدن کا ترجمہ، باندھنا، کسنا -- اردو صرف، قلیل الاستعمال

قتل پر بیڑا اٹھایا ہے جو بیڑا تو نے
خوب کس کر کمر اے ترک جفا کار لپیٹ آتش

لپیٹنا: ص۶ گرفتار کرنا، مبتلا کرنا، موہ لینا، عاشق بنانا، فریفتہ کرنا، مائل کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

چاند سے منہ پہ رکھا ابر سیہ زلفوں کا
کیا کس دل افسردہ کو بھی اپنی طرف یار لپیٹ آتش

لپیٹنا: ص۷ الزام میں شامل کرنا، الزام دینا، اردو صرف، عوام کی زبان۔

سب کو نظروں میں کیوں لپیٹا ہے
پھر ایک ایک کا کیوں سمیٹا ہے شوق

لپٹنا: ص۹ ساتھ لینا، الجھنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

داغ عشق آپ ہی کیا اسکو دکھاؤں ناشاد
ساتھ اپنے نہ مگر وہ کبھی دل زار لپیٹے آتش

لپیٹوالی: ص۱ پیچیدہ، ملفوفہ، ہندی صفت، عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتوں کی یہ زبان نہیں۔

لپیٹوالی: ص۲ ملا ہوا، شامل (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لپیٹوالی: ص۳ درپردہ، پوشیدہ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لپیٹوالی: ص۴ بل دار، پیچیدہ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

لپیٹوالی بات: گول مول بات (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لپیٹوالی بات کہنا: گول گول یا پیچیدہ بات کہنا، صاف بات نہ کہنا، ہندی فعل متعدی۔

(دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لپیٹے: ایک خاص قسم کی چپنی کی سوٹی جو بانی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لپیٹ جھپیٹ میں آجانا: بھوت پریت کا سایہ ہو جانا، بھوت پریت کا اثر ہو جانا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان

لپیٹیں یاد ہونا: فریب کی باتیں یاد ہونا، مکر و فریب کا مشاق ہونا - اردو صرف، متروک۔

شانہ سا دل کس کس طرح پھانسا دل صد چاک کو
زلف پیچاں کو تری کیا کیا لپیٹیں یاد ہیں ناسخ

لت: ص۱ لات کا مخفف، لات، ٹھوکر، پتی (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا زبانوں پر نہیں ہے لت خوری وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔

لت: ص۲ (لفظ اردو) بری عادت، بری خصلت، اردو مؤنث، عوام کی زبان

شریفوں کی اولاد بے تربیت ہے
تباہ ان کی حالت بری ان کی گت ہے
کسی کو کبوتر اڑانے کی لت ہے
کسی کو بٹیریں لڑانے کی دھت ہے
چرس اور گانجے پہ شیدا ہے کوئی
مدک اور چنڈو کا رسیا ہے کوئی حالی

لت: ص۳ خو، خصلت، علت، عادت۔ اردو مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

ع رفتہ رفتہ اس طرف جانے کی مجھکو لت ہوئی تیر

طمع کی لت مرے پر بھی نہیں جاتی حریصوں سے
کفن کھسوٹ اکثر میں جا کے قاروں کی لحد میں ہے امیر

لت: ص۴ ٹالا جلا، صفت (کرنا ہونا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے، لت کرنا، لت ہونا کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

لت: ص۵ مارنا پیٹنا، فارسی، مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لتا: گودڑ، چیتھڑا۔ اردو مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مفلسی سے اب تو یہ پہنچا ہے حال
سب لباس جسم لتا ہو گیا اکبر

لتا: ص۲ پارچہ، کپڑا

(مختصر) مجلس کے لئے کپڑا لتا تیار کرو۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے ۔ کپڑا لتا کی ترکیب سے عورتوں کی خاص زبان ہے ۔ بصورت جمع کپڑے لتے بھی زبانوں پر ہیں ۔

لتا :- وہ کپڑا جو ایام حیض میں عورتیں استعمال کرتی ہیں ۔ اردو ۔ عوام اور عورتوں کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اس کا املا عام طور سے ہائے ہوز سے لتہ ہے اور لتہ حیض کی ترکیب زبانوں پر ہے ۔

لتاپتا :- (بفتح اول و چہارم و تشدید) زار و نزار آدمی ۔ دبلا پتلا ، انتہائی کمزور ، اردو صفت ۔ عوام اور عورتوں کی زبان ۔

لتاڑ (بفتح اول) ملامت ۔ سرزنش ، ڈانٹ ڈپٹ ۔ اردو مونث ۔ غیر فصیح الخ

سہوں کب تک میں مار دھاڑ ان کی
رات دن مجھ پہ ہے لتاڑ ان کی — مہر

لتاڑ :- دکھ ، مصیبت ، ناگہانی مصیبت ، آفت ۔

آہ و شد رہی نہ آشنا جو گلی میں اس کی اب
خوب ہوا کہ بچ گئے روز کی لتاڑ سے
آشنا (نور اللغات ، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لتاڑ :- کام کاج کی زیادتی ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ۔

لتاڑ :- دوڑ دھوپ ، تھکا دینے والی محنت ۔ لادباؤ ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لتاڑا چاہیے :- لتاڑنا چاہیے ۔ سرزنش اور ملامت کرنا چاہیے اردو فقرہ عوام کی زبان ۔

ان بتوں کو جذبۂ دل سے لتاڑا چاہیے
کافروں کو بیچ میں لا کر پچھاڑا چاہیے — صبا

قول فیصل ۔ اب اس جگہ لتاڑنا چاہیے زبانوں پر زیادہ ہے ۔

لتاڑ پڑنا :- ملامت ہونا ۔ خفگی پڑنا ۔ برا بھلا سننا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ عوام کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے ۔

لتاڑ ڈالنا :- سخت تنبیہ کرنا ، سرزنش کرنا ۔ اردو مصدر ۔ عوام کی زبان ۔

لتاڑ ڈالوں گا میں ٹھوکروں میں اسکی طرح
چلا ہے فتنۂ محشر کہاں جگا کے مجھے
داغ

لتاڑ میں آنا :- مصیبت اور بلا میں مبتلا ہونا ۔ چکر میں آنا ، گردش میں آنا ، دیوڑی کے پھیر میں آنا ۔ مصدر ، فعل لازم ۔

ذکر اپنی جان کو ٹھکرا ، ارے آشنا ان سے لگا دل
تو وگرنہ ہوئے کا منفعل کہیں آ گیا جو لتاڑ میں
آشنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ۔

لتاڑ میں رہنا :- زیر مشق رہنا ۔ زیر استعمال رہنا ۔ روندن میں رہنا ۔ پامالی میں رہنا ۔ کام کاج کی لے دے میں رہنا

کریں رقم ہم اگر حال پائمالی دل
رہے ہمیشہ قلم کی لتاڑ میں کاغذ — ظفر دہلوی
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے ۔

لتاڑنا :- لاتیں مارنا ۔ روندنا ۔ پامال کرنا ، خراب کرنا ۔ اردو مصدر ۔ قریب متروک

گیا میں عالم وحشت میں جب بیاباں کو
لتاڑا شیر قالیں کی طرح شیر نیستاں کو — ناسخ

کہاں اس میں تیری سی محشر خرامی
لتاڑا ہوا ہے کلک ورق ہم — داغ

لتاڑنا :- دھتکارنا ۔ ملامت کرنا ۔ ذلیل کرنا ، رسوا کرنا ۔ سرزنش کرنا ۔ اردو مصدر ۔ عوام کی زبان ۔

خاک پائے قیس سمجھیں دیکھنے والے ہمیں
اے جنوں ایسی تو لیلیٰ ہی لتاڑا چاہیے — صبا

لت پت :- بھرا ہوا ، آلودہ ، لتھڑا ہوا ، بھیگا ہوا ۔ اردو صفت عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ جب صاحب کو لاشوں سے اٹھا کر لائے تو ان کے تمام کپڑے خون میں لت پت تھے ۔ (ابن الوقت)

قول فیصل ۔ صاحب نور اللغات نے اسی جگہ لت پتھ بھی لکھا ہے ۔

لت پتا :- صاحب فراش ، ایسا بیمار جو اٹھ نہ سکے ۔

(فقرہ) مجھے کھٹکا ہے ان کے دشمن کہیں لت پت نہ ہو جائیں ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لت پتا :- تباہ اور خستہ حال ۔ صفت ، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ۔

لت پت کرنا :- تر کر دینا ۔ شرابور کر دینا ۔

بارش ابر کرم نے اور لت پت کر دیا جب عرق ہم کیا سمجھا دامن رشیشے
ریاض خیر آبادی (نور اللغات)

قول فیصل۔ آلودہ کر دینا، سانا۔ بھرنا کے معنوں میں اہل لکھنؤ بولتے ہیں۔ جیسے۔ جب معلوم تھا کہ یہاں کیچڑ ہے تم نے اس کو ڈھکیل سب کیچڑ میں لت پت کر دیا کیا فائدہ ہوا۔

لت پت ہونا، لتھڑ پتھڑ ہونا:۔ بھر جانا۔ سن جانا۔ رنگ کیچڑ وغیرہ میں بہت آلودہ ہو جانا۔ عورتوں کی زبان۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ لت پت ہونا تو عام طور سے زبانوں پر ہے لتھڑ پتھڑ ہونا کسی کے ساتھ عورتیں بول دیتی ہیں۔

لت پت ہونا، لتھڑ پتھڑ ہونا:۔ کنایہ کسی کی خراب حالت سے بھی۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لت پڑنا:۔ عادت پڑنا۔ بری عادت پڑنا۔ چسکا پڑنا۔ اردو مصرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

جوے کی جس دن سے لت پڑی ان کو کیا کہوں تجھ سے حال فرشتہ
جو چاندی سونا تھی لائی میکے سے لیگئے وہ ذرا ذرا کر
جان صاحب

لت پیچھے لگانا:۔ خوگر ہونا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ عوام اس طرح بول دیتے ہیں۔ اس کا لازم لت پیچھے لگنا بھی کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔ لت اپنے پیچھے لگانا بھی عوام کسی کے ساتھ بول دیتے ہیں

لت خورا:۔ تختہ جو دروازے کی لکڑی کے نیچے رکھتے ہیں۔ مذکر۔ لکھنؤ کی زبان۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "پلیٹس میں یہ معنی لکھے ضرور ہیں مگر یہ لکھنؤ کی ملکیت کیونکر ہو گئے میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔ چونکہ فیلن میں بھی بمعنی دہلیز درج ہے ممکن ہے کہ دہلی میں اس معنی میں استعمال ہوتا ہو۔"

مولف تائید کرتا ہے

لت خورا:۔ ذلیل، کمینہ، صفت، مذکر۔ مونث کے لئے لت خوری۔　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لت خورا:۔ لاتیں کھانے والا۔ جوتی خورا۔ حقیر (۲) غلام، بندہ، بردہ، آستانہ، دہلیز، سنگ آستان (۳) پا انداز، کمل، نمدہ (۴) پائخانی۔ اسم مونث۔ لکھنؤ کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لت ڈالنا:۔ بری بات کا خوگر ہونا۔ کوئی بری عادت ڈالنا۔ اردو مصرف، عوام کی زبان۔ محل صرف۔ اسی دن کے لئے کہتے ہیں کہ آدمی بری لت نہ ڈالے اور عادت کو بگڑنے نہ دے۔
(مخزن لغات)

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی عادی بنانا بھی ہیں جیسے "تم نہ کبھی سگریٹ پیتے تھے نہ پان کھاتے تھے یہ لت کس نے ڈال دی کہ اب دونوں چیزیں تم استعمال کرنے لگے"

اسی جگہ لت ڈلوانا بھی ہے جیسے "تم کو تمباکو کھانے کی لت کس نے ڈلوا دی"

لترا:۔ (بضم اول) نمام، غماز، چغل خور، ادھر کی ادھر لگانے والا۔ ادھر کی ادھر کہنے والا۔ چغل خور جو کسی کی راز کی بات سن کر اوروں سے کہدے۔ اردو، صفت، مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ تانیث کیلئے زبانوں پر لتری ہے

لترا آیا بات چھپاؤ، چوٹا آیا چیز چھپاؤ:۔ جب کوئی لترا پے میں مشہور ہوتا ہے یا عام طور سے لترایا کرتا ہو اور وہ آجاتے تو اس کو دیکھ کے کہتی ہیں اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ بصورت تانیث بھی زبانوں پر ہے یعنی لتری آئی بات چھپاؤ چوٹی آئی چیز چھپاؤ

لترایا:۔ بات کا ادھر سے ادھر جا کے لگانا۔ اردو، صفت مذکر، عورتوں کی زبان

قول فیصل۔ اسی جگہ لتراپن اور لتراپنا بھی زبانوں پر ہے۔

بس اب جانے دو جو ہوا سو ہوا
یہ لتراپن اچھا نہیں ہے بوا　شوق

لت رو ندن:۔ (بضم اول، نون غنہ) پامالی لکھنؤ کی عورتوں کی زبان، مونث۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں صرف روندن کہتے ہیں نہ کہ لت روندن مثلاً فلاں چیز کنارے کر دو روندن میں نہ آجائے (پہلا نون غنہ) مگر حضرت جلال نے بھی لت روندن لکھا ہے۔"

مؤلف کے نزدیک لت روندن عورتوں کی خاص زبان ہے۔

لترہ:۔ پرانا، پھٹا ہوا۔ فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لسترہ :۔ بہت موٹا اور کاہل آدمی (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ۔

لستری :۔ (بالضم) وہ عورت جو ادھر کی ادھر اور ادھر کی ادھر باتیں لگائے چغل خور۔ اردو صفت ، مونث ۔ عوام اور عورتوں کی زبان

محل صرف ۔ کسی کی بات کو دہرا دو گی تو کہیں گے کیا لستری ہے کیا پیٹ کی ہلکی ہے ۔ ذرا سی بات پیٹ میں نہیں پچتی ۔ (دیگر زبان)

لستری کان کتری :۔ (محاورہ) وہ عورت جو اپنے لتر اپنے کے سبب کان کاٹ دینے کے لائق ہو یا جس کے کان کاٹ دئے گئے ہوں ۔ بوچی غماز (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبان پر نہیں ہے ۔

لت کرنا :۔ کوئی چیز پانی یا گھی وغیرہ میں اتنا گھینا کہ وہ مل جائے ۔ آلودہ کرنا ۔ اردو صرف ۔ فصیح ، رائج ۔

لت لگانا :۔ عادت ڈالنا ۔ خوگر ہونا ۔ اردو صرف عوام کی زبان ۔

مجھے منظور ہے کیا زلف و خال و خط خوبان سے
خدا نے دیکھنے کی لت ہی آنکھوں کو لگا دی ہے
میر تقی میر

لت نہ جانا :۔ عادت نہ جانا ۔ عادت نہ چھوٹنا ۔ خو نہ جانا ۔ اردو صرف عوام کی زبان ۔

طمع کی لت مرے پڑھی نہیں جاتی مرا جوگی
کر تحت الثری میں جا لگے تاروں کی ٹولی سے امیر

لتہ ۔ چیتھڑا ۔ گودڑ ۔ فارسی ۔ مذکر ۔ عورتوں کی زبان

لتھرہ :۔ حیض کی گدی ۔ چیتھڑا یا گدی جو ایام حیض میں عورتیں استعمال کرتی ہیں ۔ فارسی مذکر ۔ رائج

لتھیا :۔ (بہ وزن ہرنیا) لاتیں مارنے والا گھوڑا ۔ صفت ، مذکر ۔ مونث کے لئے لتھی ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں لتیل کہتے ہیں" ۔

مولف کے نزدیک کسی کے ساتھ عوام کہتا بالفتح دل و دم بھی بول دیتے ہیں ۔

لتھاؤ :۔ کسی کے لاتیں مارنا ۔ باہم ایک دوسرے کے لاتیں مارنا ۔ ہندی ۔ مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں لتیاؤ کہتے ہیں" ۔

مولف تائید کرتا ہے ۔

لتھڑا ہونا :۔ (بکسر اول) آلودہ ہونا ۔ اردو صرف ۔ عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ خون میں لتھڑے ہونے کی وجہ سے اس وقت معلوم نہ ہو سکا کہ کہاں کہاں زخم ہیں (ابن الوقت)

لتھڑ پتھڑ :۔ (بالفتح اول و ثیم) وہ شخص جس کے کیچڑ یا مٹی بھر گئی ہو ۔ صفت ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں لت پت کہتے ہیں" ۔

مولف کے نزدیک لتھڑ پتھڑ کسی کے ساتھ عوام بولتے ہیں ۔

لتھڑ پتھڑ :۔ وہ شخص جو سبب

مثلاً پیر کے چلنے سے عاجز ہو ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لتھڑنا :۔ (بکسر اول و فتح دوم) آلودہ ہونا ۔ بھرنا ۔ اردو صرف ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ تم سے منع کیا تھا کہ چھپر کے نیچے میں نہ جاؤ کائی جمی ہوئی ہے دیکھا ہوا کہ تم گرے اور کپڑے کیچڑ میں لتھڑ گئے ۔

لت ہونا :۔ گڈمڈ ہونا ۔ دو چیزوں کا بخوبی ملجانا ۔ اردو صرف ۔ قلیل الاستعمال ۔

انگشت آرزو سے دوا آج لت ہوئی
بارے مراہم عشق میں اتنی سکت ہوئی رشک

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کو لت ہونا لکھا ہے ۔

لت ہونا :۔ عادت ہونا ۔ خو ہونا ۔ بری عادت ہونا ۔ اردو صرف ۔ عوام کی زبان ۔

پاؤں میرا کلبۂ احزاں میں ! اب رہتا نہیں
رفتہ رفتہ اس طرف جانے کی مجھ کو لت ہوئی میر

عدم میں ہم کو یہ غم رہے گا کہ اور وں پر اب ستم رہے گا
تمہیں تو لت ہے ستانے ہی کی کسی پر آخر جفا کرو گے میر

لتھیڑنا :۔ (بالفتح اول) کیچڑ یا کسی گاڑھی چیز میں آمیز کرنا ۔ آلودہ کرنا ۔ سانٹا ۔ کسی چیز سے آلودہ کر کے خراب کرنا ۔ اردو صرف ۔ عوام اور عورتوں کی زبان ۔

اس صید مضطرب کو تامل سے ذبح کر
دامان و آستیں نہ ہوں لتھیڑ تو ذوق

لتھیڑنا :۔ ٹاٹمبڑا لیپ لگانا ، لکھنؤ کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ۔
یہ لتھیڑنا نہیں لتھوڑنا ہے۔ لتھیڑنا عیب یا اور
کوئی چیز اس بدسلیقگی سے لگانا ہے کہ جس حصہ جسم
پر لگانے کی ضرورت نہ تھی وہ بھی آلودہ ہوجائے"
مؤلف تائید کرتا ہے۔ لیکن یہ عورتوں کی
زبان ہے۔

لتّی :۔ (بفتح اول وتشدید دوم) لٹو کی ڈوری
وہ ڈوری جس کے ذریعے سے لٹو نچاتے ہیں۔ اردو
مؤنث، عوام کی زبان۔

لتّی ۲ پگڑی، دستار۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لتّی ۳ وہ کپڑا جو بانس کی کھپچ پر کبوتروں
کے بلانے کو لگایا جاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

لتّی ۴ موباف، سربند، چوٹی بند، سر کا
ڈورا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لتّی ۵ لیری، وہ لمبی دھجی جو کنکوے کے
پیچھے باندھ دیتے ہیں۔ پورب کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

لتّی ۶ پیرنے میں لاتیں چلانا، لکھنؤ کی زبان
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لتّی ۷ منسوب بہ لات، جیسے دولتی
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ تنہا نہیں دولتی کی ترکیب
ہی سے زبانوں پر ہے۔

لتیا :۔ خوگر کسی چیز کا، بری عادت والا
عادی، خوگر۔ اردو صفت، مذکر، عوام کی زبان
قول فیصل۔ اس کی جمع لتیے ہے جیسے جوانوں
کے دم پھر رہے ہیں ساقن سے نگاہیں لڑا کر کڑ
رہے ہیں۔ لتیے ایک جانب بیٹھے ہیں پینے والے
نے جب حقہ بڑھایا ان کا ہاتھ پڑا، صد ہا دم
لگائے نشہ نہیں ہوتا۔ (طلسم ہوشربا)

لتیانا :۔ لاتیں مارنا، لاتوں سے خبر لینا، لاتوں
سے مارنا۔ اردو، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال
قول فیصل۔ اس جگہ لتیاڑ زبانوں پر زیادہ
ہے۔

لتیا بہج :۔ آپس کی لڑائی۔ ہندی، مذکر۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لتے پونجی :۔ جا جتھا، متاع خانہ۔ اردو
صرف، عورتوں کی زبان، متروک۔
سب لتے پونجی کھا گیا تیرا دبنگ یار
مجھ سے نہ اٹھ زناخی تو اس سے چپک گئی جان تھا صاحب

لتے لگانا :۔ پھٹا ہوا لباس پہننا ایسا لباس
جو جگہ جگہ سے پھٹا ہوا ہو۔ اردو صرف،
عورتوں کی زبان۔
قول فیصل۔ اس جگہ لتے لگنا بھی زبانوں
پر ہے جیسے۔ صاحبزادے نے باپ کی ساری
دولت اڑادی اب لتے لگ گئے سارے
شہر میں یوں ہی گھوم رہے ہیں۔

لتے لینا :۔ دھجیاں اڑانا، ادھیڑ ڈالنا
اردو صرف، قریب بہ متروک۔
آفریں صد آفریں دست جنوں
خوب ہی لتے لئے پوشاک کے — آتش

لتے لینا ۲ (کنایۃً) آڑے ہاتھوں لینا
لتاڑنا، فضیحت کرنا، کسی پر سرزنش اور ملامت
کرنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان
زخمی وہ ہوں جو ٹانکا ٹیک دل وجگر کو
ناخن خراشیوں نے لتے لئے رفو کے — شاد
کس شوخ بدمزاج سے وصلت ہوئی نصیب
لتے لئے جو بستر اوڑھ دیا مسک گیا — بحر
قول فیصل۔ اس جگہ لتے ڈالنا بھی
زبانوں پر ہے۔
نامہ بر کے لتے ڈالے مرا پڑھتے ہی نام
جامے سے باہر ہوا خط کا لفافہ دیکھ کر — رشک

لٹ :۔ (بالفتح) بالوں کی لٹ۔ منجملہ بہت سے
بالوں کے چند بالوں کا مجموعہ جن کو عورتیں گوندھتی
ہیں اردو مؤنث، عورتوں کی زبان۔
لٹک کر آئی جو بازو پہ کوئی لٹ زلف جاناں کی
کیا سونا سگندہ اس نے ترے سونے کے جوشن کو — ناسخ
قول فیصل۔ اس کی جمع لٹوں اور لٹیں ہے
دل اڑا لیتے ہیں وہ کھول کے زلفوں کی لٹیں
دیکھو دن پھرتے ہیں چوروں کے اندھیری راتوں میں — ابیر

لٹ ۲ رسی ڈوری وغیرہ کی وہ ہر ایک
لڑی جس کو دوسری لڑی سے ملا کر رسی اور ڈوری
بناتے ہیں۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اس جگہ لڑ بھی بولتے ہیں۔

لٹ ۳ وہ دھوئیں کا سلسلہ جو مسلسل
دھاری کی صورت میں نکلے۔ اردو مؤنث، قریب بہ
متروک۔
جیسے زلف پری دم پرواز
لٹ دھوئیں کی ہوا میں یوں بناری — منیر

لٹا پٹا :۔ (طلسم الفت چہارم) لٹا ہوا، خراب
حال۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مجھ کو لحد میں رکھ کے ہیں یوں دوست منتشر
جیسے لٹا ہو کوئی کارواں خراب قدر

لٹادھاری (بفتح اول) :- جٹادھاری ، جوگی لمبے لمبے بالوں والا فقیر ، وہ ہندو فقیر جو بڑے بڑے بال لٹکائے رہتے ہیں - اردو مذکر ، عوام کی زبان -

قول فیصل - صاحب محاورات ہندوستانی نے اسکو بضم اول لکھا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

لٹاک کر مارنا :- زمین پر گرا گرا کے مارنا ، خوب زدوکوب کرنا ، بری طرح مارنا ، اردو مصدر عوام اور عورتوں کی زبان -

نخچیر کہہ ہیں تجھ سے جو نیم کشتہ چھوٹا
حسرت نے اس کو آخر مارا لٹا لٹا کر میر

لٹال دینا :- (بکسر اول) لٹانا ، فرش پلنگ یا زمین وغیرہ پر چت پٹ یا کروٹ کے بل ڈال دینا ، اردو مصدر ، غیر فصیح ، رائج -

محل صرف - بچے کو گھنٹہ بھر سے ٹہلا رہے ہو اگر تھک گئے ہو تو پلنگ پر لٹال دو سو جائے گا -

لٹانا :- (بکسر اول) لیٹنا کا متعدی ، فرش پلنگ یا زمین وغیرہ پر چت پٹ یا کروٹ کے بل ڈال دینا - اردو ، فصیح ، رائج -

قول فیصل - اسی محل پر لٹا دینا بھی زبانوں پر ہے جیسے " ریحانہ نے کہا کہ صاحب بیٹی کو لٹا دو ، ایک طرف تم لیٹو اور ایک طرف میں یہ صلاح کر کے ایک طرف باپ لیٹا اور ایک طرف ماں لیٹی ۔ (طلسم خیال سکندری)

لٹانا :- ۲ بچوں کو سلانا - بچوں کو آرام کرانا اردو مصدر ، عورتوں کی زبان -

لٹانا :- ۳ مردے کو قبر میں رکھنا - (نور اللغات)

قول فیصل - خالی لٹانا بولکے مردے کو قبر میں رکھنا عام طور سے مراد نہیں لیتے -

لٹانا :- ۴ پچھاڑنا ، چت کرنا - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے

لٹانا :- ۵ کھڑی ہوئی چیز کو سیدھا کر کے زمین پر ڈالنا ، دراز کرنا ، بچھانا - اردو مصدر ، عوام کی زبان -

محل صرف - سیڑھی یہ تنگ جگہ کھڑی ہے کسی بچے پر گر پڑے گی اس کو زمین پر لٹا دو -

لُٹانا :- ۱ (بضم اول) روپیہ برباد کرنا ، دولت اڑانا ، مال و اسباب ضائع کرنا ، غارت کرنا ، برباد کرنا - اردو مصدر ، فصیح ، رائج -

قول فیصل - اس کا ایک مفہوم فضول خرچی کرنا بھی ہے -

لٹانا :- ۲ تڑپانا ، بے قرار کرنا ، مضطرب کرنا ، بیتاب کرنا ، اردو مصدر قلیل الاستعمال -

قاتل نے خنجر کے اور بھی مجھ کو لٹا دیا
چھیڑ کا نمک تو زخم نے کیا کیا مزہ دیا جلیل

کمائی ہے وعدۂ فردا پہ قسم کیا جھٹ پٹ
آج اس حرف تسلی نے لٹا رکھا ہے داغ

لٹانا :- ۳ نچھاور کرنا ، روپیہ پیسہ وغیرہ کسی پر سے صدقہ کر کے اچھالنا تاکہ غریب لوٹ لیں - اردو مصدر ، فصیح ، رائج -

محل صرف - اندر پرشاد نے اپنے باپ کی ارتھی پر گھاٹ تک جتنے پیسے لٹائے اس کی مثال تا ابد نہ مل سکے -

لٹانا :- ۴ (کنایۃً) مبتلا کرنا ، فریفتہ کرنا

تیرے ناوک تری شوخی کا پتہ دیتے ہیں
چٹکیاں لے کے کلیجے میں لٹا دیتے ہیں جلیل
(نور اللغات)

قول فیصل - یہ صرف بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے -

لٹانا :- ۵ بے دھڑک خرچ کرنا ، صرف کر دینا ، خدا کی راہ میں دے دینا - اردو مصدر ، فصیح ، رائج -

راہ خدا میں تشنہ نے بھرا گھر لٹا دیا ناظم

لٹانا :- ۶ بانٹ دینا ، کثرت کے ساتھ بانٹنا - اردو مصدر ، فصیح ، رائج -

لعل و زر و سیم سب منگایا
بانٹا بخشا ، دیا ، لٹایا شوق قدوائی

لٹانا :- ۷ پھڑکانا ، ہنسی کے مارے پیٹ میں بل ڈالنا ، خوب ہنسانا - اردو مصدر عوام اور شہدوں کی زبان -

کیا کیا لٹاتی ہیں مجھے ساقی کی شوخیاں
پھینکے زمین پہ مری نیت کے گھونٹ ہیں مخمور

لٹانا :- ۸ لوٹنا کا متعدی ، زمین پر غلطاں کرنا ، اردو مصدر ، فصیح ، رائج -

لٹا ہاتھی بھڑار سا :- امیر تباہی اور خرابی کی حالت میں بھی بہت کچھ سہارا رکھتا ہے کہاوت - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لٹا ہاتھی سوا لاکھ ٹکے کا :- گیا گزرا امیر بھی غریب سے بہتر ہے - ہندی کہاوت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ ہاتھی لاکھ لٹے پھر بھی سوا لاکھ کا بولتے ہیں

لٹاؤ :- (بواو معروف) فضول خرچ ، اڑاؤ کھاؤ ، مسرف ، اردو صفت ، عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال -

لٹائی :- (بفتح اول) چھوٹی چرخی جس پر پتنگ کی ڈور لپیٹتے ہیں ۔ ہندی ۔ مونث (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لٹایا مال لگانا بندی کا دل دہیا ہے :- پرائے مال سے خیرات کرنے والی عورت کی نسبت طنز سے کہتی ہیں ۔ اردو مثل عورات دہلی کی زبان ۔ (دہلی کا ایک قدیم لفظ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں

لٹ بھر :- اسباب ، سامان جو کسی کے ہمراہ ہو ۔ لکھنؤ کی زبان ۔ مونث ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ موجودہ دور میں شاید ہی کوئی عورت بولتی ہو ۔

لٹ بھیرا :- (کنایۃ) دنیا کے تعلقات ، کام اور ضرورتیں ۔

(مستعمل) وہ یار دوستوں کی لٹ بھیر میں لگے لپٹے رہتے ہیں ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لٹ پٹا :- رنگیلا ، بانکا ، چھیل چھبیلا ۔ ہندی ۔ صفت ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لٹ پٹ :- سب کا داتا ۔ سری لگا ہوا ۔ [illegible] جلد ۔ الٹ پلٹ ۔ [illegible] ڈگمگاتا ہوا ۔ لڑکھڑاتا ہوا ۔ تتلاتا ہوا ۔ خوف کے باعث زبان کا لڑکھڑانا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے ۔

لٹ پٹ :- نشیلا ، متوالا ، سرمست

جیسے لٹ پٹ پنچھی چتر سجان ۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں

لٹ پٹ :- الٹ پلٹ ۔

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لٹ پٹا :- البیلا ، رنگیلا ، چھیلا چھبیلا ۔ خوش مزاج ، خوش طبع ، ظریف ، ٹھٹھول ۔ بہ چٹخارہ ، بہ مزہ ، خوب نمک مرچ پڑا ، اچھا چٹ پٹا ۔ بہ کھلا ، کاڑھا ۔ بہ ہکلا ، توتلا ، الکن ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ معنی ۱ ، ۲ ، ۳ میں کوئی نہیں بولتا ۔ معنی ۴ میں اہل لکھنؤ چٹ پٹا بولتے اور بقیہ کسی معنی میں بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لٹ پٹا :- قلیہ جس میں شوربا نہ ہو ۔ لکھنؤ کی زبان ، مذ ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ شاید میری طرح بے شوربے کا قلیہ نہ دیکھا ہو ۔ پلیٹس میں لٹ پٹا کے کئی معنی درج ہیں مگر اس میں بھی یہ الفاظ مفہوم درج نہیں ۔

مولف صاحب فرہنگ اثر کی مکمل تائید کرتا ہے ۔

لٹ پٹا :- آڑا ترچھا ، بے ترتیب ۔ ہر طرف لٹکتا ہوا ، پیچ ڈھیلا ، کھلا ہوا ۔ اردو صرف قریب بمتروک ۔

لپٹے گا سے باندھے گا کسو کو
تری دستار کا یہ لٹ پٹا پیچ — درد

کسی اغیار نے شاید دیا پیچ
تری دستار کا ہے لٹ پٹا پیچ — عاشق

لٹ پٹانا :- نقصان کرنا ۔ ہلانا ۔ لڑکھڑانا ، ڈگمگانا ۔ لرزنا ۔ کانپنا ۔ خراماں خراماں چلنا ، خرام کرنا ۔ اردو فعل ۔ لازم ۔ متروک (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لٹ پٹانا :- دیر کرنا ، ٹالنا ، ڈھیل کرنا ، ہکلانا ، لکنت کرنا ، تتلانا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لٹ پٹی پگڑی :- وہ پگڑی جو ٹیڑھی بندھی ہو اور جس کے پیچ کے دونوں سرے کھلے ہوئے ہوں ۔ بے قرینہ بندھی ہوئی پگڑی ، پیچ کشادہ پگڑی ۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

لٹ پٹی پگڑی سے اس قاتل کو کیا تشبیہ دوں
داغ کا دھبہ لگا ہے اپنی دستار میں — آتش

پاتے ہیں تری لٹ پٹی پگڑی میں نئے پیچ
یہ جال تو زلفوں سے بھی طرہ نکل آیا — بحر

قول فیصل ۔ اسی جگہ لٹ پٹی دستار بھی زبانوں پر کمی کے ساتھ ہے ۔

کھل گیا جب دم نظر کج کلاہ یار پر
لگ بہت پھبتا تھا اپنی لٹ پٹی دستار پر — شاد

اس کا صرف باندھنا کے ساتھ ہے ۔

ترے ہاتھوں کے صدقے اے جنوں ہر تار دامن سے
سر پر خار باندھی لٹ پٹی دستار کیسی ہے — داغ

لٹ پٹے دن :- مصیبت کے دن ، آفت کا زمانہ ۔ دکھانا ، کٹنا کے ساتھ (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لٹ جانا :— (بضم اول) لوٹ لیا جانا، از حد نقصان ہونا، کمال نقصان ہونا - اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لٹ جائے نہ رخت صبر اے دل
اس خال سیاہ سے خبردار حسرت موہانی

نہیں پہچانتے اپنے تئیں ہم
زیادہ اس سے کیا کوئی لٹے گا جرأت

لَٹ جانا :— (بفتح اول) کمزور دبلا لاغر ہو جانا، دبلا ہو جانا - اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

لٹ گئے پھر بھی حوصلہ ہے وہی
ناز تیرے اٹھائے جاتے ہیں جلیل

شب تیرے بلے ہم اک وہم رہ گیا ہے
اس کے خیال میں ہے اب تو گیا بہت لٹ ببر

لٹ دھلائی :— وہ نیگ جو دولھا کی بہن کو لٹ دھلانے کی بابت چھٹی کی تقریب میں دیا جاتا ہے - اردو مصدر، مونث، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل - چاند میں جب بال پڑتا ہے اس موقع پر بن بیاہی لڑکیوں کی لٹ دھلائی جاتی ہے اور اس کو جلد شادی ہونے کے لئے ٹوٹکا سمجھا جاتا ہے۔

مانجھے میں بھی اگر لڑکی بیاہ سے تو صرف لٹ دھلا کر بٹھایا جاتا ہے اس کو بھی لٹ دھلائی کہتے ہیں۔ لٹ دھلائی کا مفہوم پورے طور سے نہانا بھی لیا جاتا ہے۔

لٹ دھونا :— بالوں کی لٹ کو پانی سے صاف کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - یہ کوئی خاص صرف نہیں، لٹ بھی دھوئی جاتی ہے بال بھی دھلتے ہیں

لٹ دھونا :— شادی اور ختنے کی رسم جس میں دودھ سے لٹ دھوئی جاتی ہے اور اس کا نیگ حقدار اس کو ملتا ہے - عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لُٹَّر :— (بفتحتین) (بروزن نظر) بد وضع اور بیہودہ مرد۔ لکھنؤ کی زبان (نور اللغات) مرد بیہودہ، لغو، اسم مذکر لکھنؤ کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "حضرت جلال کی سرمایۂ زبان اردو سے مستعار ہے۔ میرے کان اس سے آشنا نہیں لفظ لچر سے یہی مطلب ادا ہوتا ہے"

لیٹر :— LETTER (بکسر اول و فتح دوم) خط، انگریزی مذکر، رائج۔

لٹریچر :— علم ادب، کسی بھی زبان کا نثری یا شعری سرمایہ - انگریزی مذکر، رائج۔

بزم حافظ ہے نہ میدان ہے فردوسی کا
قوم کو کام ہے بس لیگ کے لٹریچر سے اکبر الٰہ آبادی

لٹ زیرا :— ایک دوا کا نام اردو مذکر رائج۔

لُٹَّس :— (بضم اول و تشدید دوم مفتوح) لوٹ مار، لوٹ کھسوٹ، غارت گری - اردو مونث، عورتوں کی زبان۔

لُٹَّس :—[2] لوٹ، غنیمت، چھینا جھپٹی، اردو مونث، عورتوں کی زبان۔

لٹس پڑنا :—[2] لوٹ ہونا، لوٹ کھسوٹ ہونا، اردو صرف عورتوں کی زبان۔

دیکھ پایا تجھ کو سب دل بیچ
کوچۂ جاناں میں لٹس پڑ گئی میر

لٹس ڈالنا :— لوٹ مچانا، لوٹ کھسوٹ کرنا اردو مصدر، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

لٹس کرنا :— لوٹ مار کرنا، غارت کرنا لوٹ مچانا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

خوب ہی پھر تو اس نے لٹس کی
ہو گئی خوب ان کی بربادی ناز

لٹس مچانا :— لوٹ مچانا، لوٹ لینا، چھینا جھپٹی کرنا، غارت گری کرنا، غدر مچانا - اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صاف۔ میں کیا جانتی تھی کہ سسرال والے آ کے اس بری طرح لٹس مچائیں گے کہ سب انتظام بگڑ جائے گا۔

قول فیصل - لٹس مچانا بھی اپنے محل پر زبانوں پر ہے

لٹس ہونا :— لوٹ ہونا، لوٹ مچنا اردو صرف عورتوں کی زبان

لٹک :— (بفتحتین) لٹکاؤ، آویزش، کسی چیز کا لٹکنا - اردو مونث قلیل الاستعمال

اس کان کے جھمکے کی لٹک دیکھئے شاید
ہر خوشہ اسی تاک میں رہتا ہے عنب کا
نظیر اکبر آبادی

لٹک :—[2] جھالر (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لٹک :—[3] لہر، موج، ترنگ۔ اردو صفت

دہلی کی زبان۔

عجب ترنگ ہیں تھا ہائے رے لٹاک اس کی
ملے تھے راہ میں کل داغ بادہ خوار سے ہم داغ

لٹکک :۔ نازو ادا، آن بان، زیبائش وضع طرح ۔ اردو مؤنث، قریب بمتروک

نا گنی پیچ میں آ اس کے نہ مانگے پانی
کھیل جائے وہیں کالا جو ڈسے اس کی ٹنک سودا

گیا شباب مگر زلف کی ٹنک نہ گئی
ابھی ہے حسن دل آویز مو بمو باقی بحر

لٹاک :۔ آسیب، سایہ، بھوت پریت وغیرہ کا اثر، اثر جن پری کا، دیوانگی یا جنون کا اثر، سودائی پن کی علامت ۔ اثر، اردو مؤنث، دہلی کی زبان۔

بگڑی کالٹ اس کی زلف کی جب نہ تو یہ کہا
دیوانگی سے آپ میں بھی اک لٹک تو ہے عروج دہلوی

باقی رہے زلفوں کی لٹک دل سے ہمارے
افسوس کچھ ایسا ہمیں لٹکا نہیں آتا ذوق

لٹکک :۔ عشق محبت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لمٹک :۔ بے پروائی (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

لٹکا :۔ سحر، جادو، منتر، افسوں، ٹوٹکا، گنڈا، تعویذ ۔ اردو مذکر، قریب بہ متروک۔

لٹکے کیا کیا نہ کئے سحر کے اور افسوں کے
نقش تعویذ بہت بن نہ جائے پھونکے رند

دو اس کی زلف مسلسل کو یاد ہے لٹکا
پھنسا جو دام محبت میں عمر بھر اٹکا شاد

قول فیصل۔ اکثر جمع لٹکے ہے جیسے "موذی کے پنجے میں پھنس کر حضیکا را سلام ایسے اچھے لٹکے یاد ہیں جب ادھر دال نہ گلی تو امان جان سے لٹکا لگایا

(فسانہ آزاد)

لٹکا :۔ کرشمہ، کرتب، عیاری، چالاکی ۔ اردو مذکر عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

ہمارے ڈسنے کو مار سیاہ بنتی ہے
تمہاری زلف کا ادنیٰ یہ ایک لٹکا ہے صبا

لٹکا :۔ چٹکلا، گن، ہنر ۔ اردو مذکر دہلی کی زبان

ساحری سیکھی بہت وہ فسوں ساز آکے
چٹکلے سیکڑوں یاد اسکو ہیں لٹکے لاکھوں ظفر

لٹکا :۔ طور طریقہ، تدبیر، داؤں پیچ، ڈھنگ، فن ۔ اردو مذکر، عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

کیا تازہ لٹکا عصیاں ہے مگر
کہ ہاتھ اس کا اور اسکے تلے ہے سر اختر

دل تجھے یار کی کیوں زلف کا سودا ہوتا
تو اگر آج کو سیکھا کوئی لٹکا ہوتا نصیر دہلوی

لٹکا :۔ شغل، مشغلہ، دھندا، کھیل ۔ اردو مذکر عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

اے جنوں گیسوئے شبرنگ کا سودا لٹکا
ہاتھ آیا ترے دیوانے کو اچھا لٹکا اسیر

زلف کا کیا اس کی جھٹکا لگ گیا
زور دل کے ہاتھ لٹکا لگ گیا نصیر دہلوی

لٹکا :۔ چلتا ہوا نسخہ، مجرب ہدف دوا، اکسیر ۔ اردو مذکر عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

باقی رہے زلفوں کی لٹک دل سے ہمارے
افسوس کچھ ایسا ہمیں لٹکا نہیں آتا ذوق

لٹکا :۔ غیر معمولی خرچہ، بہت زیادہ صرف ۔ اردو مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف ۔ میں سمجھتی تھی کہ دس پانچ روپے میں کام چل جائے گا۔ مردے نے سو روپے کا لٹکا بتایا ہے جو میرے مان کے باہر ہے۔

لٹکا چل جانا :۔ لٹکے کا کارگر ہونا، افسوں کا اثر کر جانا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

دیکھتے رہ جاؤ گے گر کوئی لٹکا چل گیا
جو تمہاری آنکھ میں ہیں یاں وہ افسوں لا میں ہیں داغ

لٹکا دینا :۔ جھلا دینا، بیماری میں طول دے دینا، نحیف و زار کر دینا، اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

واہ تار زلف میں باندھا دل زار آپ نے
ہو کے عیسیٰ اور بھی لٹکا دیا بیمار کو اسیر

لٹکا رکھنا :۔ آویزاں رکھنا، ٹانگے رہنا اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف ۔ دو برس پہلے کا کلنڈر جو تم نے لٹکا رکھا ہے اس کو اتار کے پھینکو نیا لاکے لٹکا دو۔

لٹکا رکھنا :۔ شش و پنج میں رکھنا، حیلہ حوالہ کر کے امیدوار رکھنا اور مایوس ہونے دینا اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

کرتے ہو حریفانہ دوا ے دل پر درد
بیمار کو اس طرح سے لٹکا نہیں رکھتے شعور

لٹکانا :۔ ٹانگنا، معلق کرنا، آویزاں کرنا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہیں لٹکایا تاسخ شملہ یہ اسد بکر خوبی نے
ہماری کشتی عمر رواں میں بادباں باندھا ناسخ

لٹکانا :۔ پھانسی دینا، سولی چڑھانا گلے میں پھندا ڈالکر کھینچ لینا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

لٹکانا :۔ اٹکائے رکھنا، الجھانا، جھلانا اردو صرف عوام کی زبان

لٹکانا :۔ امید میں رکھنا، انتظار میں رکھنا، منتظر رکھنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ کوشش کرنا ہے تو کوشش کرو
اس کو ذکر رکھوا دو۔ سال بھر سے دوڑا
رہے ہو بلا وجہ لٹکائے ہو۔

لٹکانا: ۲؎ مقدمہ کا ملتوی رکھنا۔ جھلانا
طول دینا۔ اردو۔ حرف۔ عوام کی زبان۔

لٹکانا: ۳؎ کھڑا رکھنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لٹکا ہاتھ آنا:۔ آسان تدبیر سمجھ میں
آنا۔ کوئی تدبیر سمجھ میں آنا۔ اردو۔ حرف۔ عورتوں
کی زبان۔

قدم بوسی کا حیلہ کر کے ہم لوٹیں گے قدموں پر
یہ لٹکا ہاتھ آیا ہے تری زلف پریشاں سے
جلیل

لٹکا یاد ہونا:۔ منتر یا چٹکلے معلوم
ہونا۔ آسان تدبیر معلوم ہونا۔ اردو۔ حرف
عوام اور عورتوں کی زبان۔

وہ اس کی زلف مسلسل کو یاد ہے لٹکا
پھنسا جو دام محبت میں عمر بھر اٹکا شاد

قول فیصل۔ بصورت جمع لٹکے یاد ہونا بھی
زبانوں پر ہے۔

شاخ کے دوش پہ بنیں کے وہ گیسو لٹکے
دلربائی کے جسے یاد ہزاروں لٹکے آرزو

لٹک آنا: ۱؎ آویزاں ہو کر نیچے کی طرف
جھک آنا۔ اردو۔ حرف۔ رائج۔

محل صرف۔ دو دھنیاں تمہاری چھت کی لٹک
آئی ہیں۔ برسات قریب ہے ان کو بدلوا دو۔

لٹک آنا: ۲؎ آفتاب کا غروب کے قریب
آنا۔ اردو۔ حرف۔ دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ میں کوئی ڈیڑھ کوس آگے نکل آیا
تھا کہ آفتاب نیچے لٹک آیا۔ مگر چاندنی رات
کے خیال سے لوٹنے کو دل نہ چاہا۔ (ابن الوقت)

لٹ کترنا:۔ بانجھ عورتیں کمسن بچے کی لٹ
کتر کے کھاتی ہیں اور حمل نہ رہنے کا علاج سمجھتی
ہیں۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے
زبانوں پر نہیں ہے۔

لٹک کر چلنا:۔ مستانہ رفتار سے
چلنا۔ جھوم کر چلنا۔ ناز و نخرے سے قدم اٹھانا۔
معشوقانہ انداز سے چلنا۔ اردو۔ صرف۔ متروک

سرو تدرو دونوں پھر آپ میں نہ آئے
گلزار میں چلا تھا وہ شوخ لٹک لٹک کر میر

قول فیصل۔ اب اس جگہ لٹک کر چلنا زبانوں
پر ہے۔

لٹک کی چال:۔ ناز و ادا کی چال
مستانہ چال۔ اردو۔ حرف۔ قریب متروک

جوبن سے ڈھل چکے ہیں کہاں اب لٹک کی چالیں
وہ پیچ ان کے موئے کمر سے نکل گیا
حبیب

لٹکن: ۱؎ (بفتح اول و سوم) ناک کے ایک
زیور کا نام جس کو عورتیں نتھ میں ڈالتی ہیں۔
ہندی۔ مونث۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب سرمایۂ زبان اردو نے
مندرجہ صورت سے معنی کی وضاحت کی ہے
"عورتوں کے ناک کی نتھ میں جو کچھ آویزاں ہوتا
ہے"۔

صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے
معنی لکھے ہیں "ناک کے ایک زیور کا نام جو نتھ
میں ڈال کر پہنا جاتا ہے بلاق، بندا، جھمکا
کان کے ایک زیور کا نام۔ کرن پھول۔
آویزہ"۔
اسے شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

لٹکن: ۲؎ ایک قسم کا چار پایوں کا ظرف
جس پر گھڑا یا صراحی رکھتے ہیں۔ چھوٹی گھڑونچی
اردو۔ مونث۔ رائج۔

محل صرف۔ کوری کوری جھجریاں اور صراحیاں
کاغذی آبخورے چھوٹے چھوٹے لٹکنوں پر رکھی
ہیں۔ (بزم آخر)

لٹکن: ۳؎ گھڑی کا پنڈولم۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لٹکن: ۴؎ لٹکنے والا لیمپ۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لٹکن: ۵؎ وہ قمقمہ جو شیشے کے جھاڑ میں
لٹکایا جاتا ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لٹکن: ۶؎ وہ آنکڑا جس میں گھنٹہ لٹکاتے ہیں
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لٹکن: ۷؎ ہر لٹکنے والی چیز کے لیے مستعمل
ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ ہر لٹکنے والی چیز کے لیے اہل لکھنؤ
نہیں بولتے۔

لٹکنا:۔ آویزاں ہونا۔ معلق ہونا۔ ٹنگنا۔
اردو۔ رائج۔

جہاں ہے خانۂ عشرت جبھی ہوا اس کا فروغ
کہ لٹکے اس میں سر غیر وہ کی تندیل ذوق

لٹکنا: ۲ رکنا، اٹکنا، التوا میں رہنا، جھولنا
الجھنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

میر ہیں شاید اس کی زلف سے کام
برسوں سے تو لٹک رہے ہیں ہم — میر

لٹکنا: ۳ منتظر رہنا، امیدوار رہنا
ادا اٹکنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

برسوں سے پڑے ہم تو اے میر لٹکتے ہیں۔ — میر

لٹکنا: — مدتوں بیمار رہنا، بیماری میں الجھا
رہنا، اردو صرف، عوام کی زبان۔

مریض زلف نہیں یوں پڑا لٹکتا ہے — شاد

لٹکنا: ۵ لاغر ہونا، دبلا ہونا، جھک
جانا۔ اس معنی میں لٹک جانا مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے اور اسی
جگہ جھک جانا بھی عوام کی زبان پر ہے۔

لٹکنا: ۶ آگے نہ بڑھنا، پیچھے رہنا
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لٹکنا: ۷ پھانسی لگنا، دار پر کھینچنا
سولی پر چڑھنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ انگریزوں کے دور میں صرف بغاوت
کرنے پر سیکڑوں آدمی پھانسی پر لٹک گئے۔

لٹکنا: ۸ آفتاب کا غروب کے قریب
آنا۔ اردو صرف، دلی کی زبان۔

لٹکنا: ۹ (لازم) ڈالا جانا، پڑا ہونا،
اردو صرف، رائج۔

محل صرف۔ تم تلاش کر رہے ہو تمہارا رومال
بڑے دالان میں سنیچی کی طرف کھونٹی پر لٹکا
ہے۔

لٹکے آنا: — قریب آنا، قریب بے وقت
ہونا، اردو صرف، عورتوں کی زبان،
قلیل الاستعمال۔

عبث دے رہے ہو یہ جھٹکے مجھے
بہت آتے ہیں ایسے لٹکے مجھے — شوق قدوائی

لٹکے بتانا: — ترکیبیں بتا دینا، آسان
نسخے بتا دینا، اردو صرف، عورتوں کی زبان
قلیل الاستعمال۔

دو چار دوا ہمیں نے تو لٹکے بتا دیے
مشہور تم جہاں میں ہوئے جس کمال سے — داغ

لٹکی ہوئی چال: — معشوقانہ چال۔ اردو
صرف، متروک۔

نکھر کر اس لیے لٹکی ہوئی وہ چال چلتے ہیں
کہ آ جاتے ہیں گیسوئے معنبر یاروں کے نیچے

لٹا: — (بالفتح) دبلا ہونا، لاغر ہونا
کمزور ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں
کی زبان۔

ع کالا سواد شب کا لٹا زلف یار سے — رشک

قول فیصل۔ اسی جگہ لٹ جانا بھی زبانوں پر ہے

نہیں پہچانتے اپنے تئیں آپ
زیادہ کوئی کیا اس سے لٹے گا — جرأت

لٹنا: — (بالضم) تباہ ہو جانا، برباد ہونا
خاک میں ملنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ گھر نہیں ہے جو ترے پیچھے لٹا نہیں
وہ دل نہیں ہے جو ترے غم سے لہو نہ ہو — عارف

قول فیصل۔ اسی جگہ لٹ جانا بھی فصیح و رائج
ہے۔

لٹنا: — ٹھگ جانا، خرید فروخت میں نقصان
اٹھانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

لٹنا: — لوٹا جانا، لوٹ مار ہونا،
مال و اسباب چھینا جانا۔ اردو صرف،
فصیح، رائج۔

کاڑیں میاں صحن لعینوں نے برچھیاں
لٹنے لگے خیام شہنشاہ انس و جاں — تعشق

لٹنا، لٹ جانا: — گھر اجڑنا، ویران ہونا
(نور اللغات)

قول فیصل۔ زیادہ تر گھر کے ساتھ ملا کر
بولتے ہیں۔

لٹو: — ایک گول کھلونے کا نام جو لتی کے ذریعہ
پھرانے سے دیر تک گھومتا رہتا ہے۔ اردو، مذکر
رائج۔

دختر رز وہ حسینہ ہے جو دیکھے اے شاد
گرد اس کے دل زاہد بھی پھرے لٹو ہو کر — شاد

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ معنی لکھتے
ہیں کہ وہ بنگی، پھرکی ہاتھی دانت یا سینگ
یا لکڑی کے ایک گول کھلونے کا نام جو پھرانے
سے دیر تک پھرتا، چکر کھاتا اور گونجتا رہتا
ہے عربی میں مرصاع، فارسی میں گردنا، لاتو
جو لچھو یا لمبوترا لٹو ہو اسے بنگی کہتے ہیں۔

بنا دیے کے لٹو استخواں کو اپنے عاشق کے
نہیں کیا کام ہے ہاتھی کے ان مردار دانتوں سے — نظیر

لٹو: ۲ سیدھ معلوم کرنے کا آلہ، ساقول
عمارت کی سیدھ معلوم کرنے کا آلہ۔ اردو
مذکر۔ معماروں کی اصطلاح۔

لٹو: — (کنایۃً) فریفتہ، عاشق۔ اردو صفت
عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے
جیسے میں اس کو دیکھ کر پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ اس کے
رنگ ٹھیک نہیں ہیں وہ اپنی خالہ زاد بہن کے

پیچھے ہیننوں سے لٹو ہے دیکھیں کیا انجام ہوتا ہے۔

لٹوانا: ۱؎ غارت کرانا۔ تباہ کرانا۔ تاراج کرانا۔ برباد کرانا۔ اجڑانا۔ مال چھنوانا۔ اردو مصرف۔ فصیح، رائج۔

بڑی پر دغا عمر رفتہ تھی ہائے
مسافر کو رستے میں لٹوا گئی　　　امیر

لٹوانا: ۲؎ نقصان کرانا۔ صرف کرانا۔ مہنگا سودا دلوانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ مجھے تم پر بھروسہ تھا اس لئے تمہیں۔ ساتھ لے گیا تھا تم نے سب سودا مہنگا خریدوا کے مجھے لٹوا دیا۔

لٹو بجھانا: ۔ ناچتے ہوئے لٹو کی حرکت کو روک دینا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ ناچتے ہوئے لٹو کی حرکت رک جانے کیلئے لٹو بجھنا زبانوں پر ہے۔

لٹو پٹو: ۔ (کنایۃً) اسباب، مذکر۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لٹو دار پگڑی: ۔ گول پگڑی، اردو، مونث دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ شرنۃ دار اپنی لٹو دار پگڑی سنبھالتے ہوئے اترے۔ (ابن الوقت)

قول فیصل۔ بقول صاحب نور اللغات، تنہا لٹو بھی اسی معنی میں رائج ہے۔

لٹورا: ۔ (بفتح اول وضم دوم) ایک پرندہ کا نام جو فاختہ سے چھوٹا ہوتا ہے اور گنجشک کا شکار کرتا ہے۔ اردو، مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

پکڑی جو لٹورے نے کہیں کھیتی سے چڑیا
سمجھا کہ نہیں باز کوئی مجھ سا کلاں گیر
(رسالہ عبرۃ الغافلین)

قول فیصل۔ اس کی مادہ کو لٹوری کہتے ہیں

لٹورا: ۔ (بفتح اول ودوم) الجھے ہوئے بالوں کی لٹ۔ ہندی۔ مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

لٹوری: ۔ (بفتحتین) الجھے ہوئے بالوں کی لٹ۔ ہندی۔ مونث۔　(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

لٹورے اپاڑنا، لٹورے لینا: ۔ (کنایۃً) پیچھے پڑنا۔ سر ہونا۔ دلی کی عورتوں کی زبان

(نور اللغات)

لٹورے اتروانا: ۔ بچے کا مونڈن کرنا بچے کے پیٹ کے بال منڈوانا۔ عورتوں کی زبان

(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

لٹورے کھولے پھرنا: ۔ ننگے سر پھرنا بال کھولے پھرنا۔ جو عیب اور بدتمیزی میں داخل ہے۔ جھنڈولے کھولے پھرنا۔ جھونڈا کھولے پھرنا۔ ہندی فعل لازم عورتوں کی زبان۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں

لٹوریوں والی: ۔ ڈائن، چڑیل۔ جادوگرنی۔ عورتوں کی زبان۔ مونث۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں لٹوریاں بچوں کی چھوٹی چھوٹی لٹوں کو کہتے ہیں۔ لکھنؤ میں کسی چڑیل کو لٹوریوں والی کہتے نہیں سنا۔ گو پلیٹس میں ایسا اندراج ہے لٹوری چھوٹے قد کے بٹیر کو بھی کہتے ہیں۔ موجودہ دور میں چھوٹے قد کے بٹیر کو لٹوری کہتے ہیں۔ بچوں کی چھوٹی چھوٹی لٹوں کو لٹوریاں کہتے ہیں اور یہ عورتوں کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے جیسے اپنے بچے کی چھوٹی چھوٹی لٹوریوں پر سے صدقہ اتارو۔

لٹو ہونا: ۔ عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔ محو ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان

محل صرف۔ یہ خبر بالکل صحیح ہے دلکیا چوڑی والی نمرن اس کا نام ہے بس اسی پر لٹو ہیں۔ گھر ڈال لیا ہے۔　　　(سیر کہسار)

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت لٹو ہو جانا بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے

نواب۔ اچھا اب یہ سوچنا چاہیئے کہ ہماری حالت کیونکر ترقی کر سکتی ہے آوارگی مزاج میں بڑھی ہوئی چوڑی والی کو دیکھا اسی پر لٹو ہو گئے گھسیاری آئی ذرا سی جوان گدبدی اسی پر ڈورے ڈالنے لگے۔　　　(سیر کہسار)

لٹھ: ۱؎ (بفتح اول) لمبی اور موٹی لکڑی، اردو، مذکر۔ عوام کی زبان۔

محل صرف۔ جس روز شادی ہوئی اسی روز ہم نے پیش بندی کی۔ چوپال سے نکلا اور ہم چاقو لیکے دوڑے .... آدمی کی آواز کان میں آئی اور ہم لٹھ لیکے گرد ہوئے (سیر کہسار)

لٹھ: ۲؎ جاہل مطلق۔ جاہل محض۔ بالکل ان پڑھ گنوار۔ اردو صفت عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ میرا ایک یار ہے ٹھاکر دیپ سنگھ پنجابی آدمی ہے اور ان پڑھ، بالکل لٹھ ہے

ایک عورت پر عاشق ہوا۔ مگر تھوڑے دن
میں کھٹ پٹ ہوگئی (سیر کہسار)

قول فیصل۔ عورتیں اسی جگہ جاہل لٹھ۔ اور
جاہل کا لٹھ بھی بول دیتی ہیں۔

لٹھا: ۱- شہتیر لکڑی کا موٹا اور لمبا کندہ
اردو، مذکر۔ رائج۔

لٹھا: ۲- (بتشدید دوم) ایک قسم کا سوتی سفید کپڑا جو موٹا
ہو۔ لنکلاٹ۔ اردو، مذکر، رائج۔

لٹھ باز: ۱- (بفتح اول) لٹھ سے لڑنے والا۔ لٹھ
لیکے چلنے والا۔ اردو مذکر۔ قلیل الاستعمال۔
قول فیصل۔ اسی جگہ زبانوں پر ڈنڈے باز زیادہ
ہے۔

لٹھ بازی: لٹھم لٹھا۔ لاٹھیوں کی لڑائی
لٹھ کی لڑائی۔ اردو مونث۔ رائج۔

لٹھ بند: لٹھ لیکے چلنے والا۔ (کنایۃً)
اجڈ۔ اردو صفت، مذکر۔ عوام کی زبان۔

لٹھ چل جانا: لٹھ سے لڑائی ہونا۔ ڈنڈے
سے مارپیٹ ہونا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

اگر اس میں کسی کو غصہ آئے
کچھ تعجب نہیں کہ لٹھ چل جائے (مرزا رسوا)

قول فیصل۔ لٹھ چلانا۔ اور لٹھ چلنا بھی زبانوں
پر ہے۔

لٹھ سا مار دینا: (کنایتہً) نہایت درشت
جواب دینا۔ گنواروں کی طرح بات چیت کرنا۔
اردو مصدر۔ عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔
قول فیصل۔ اسی جگہ لٹھ مار دینا بھی کمی کے ساتھ
زبانوں پر ہے۔

لٹھ مار دینا، لٹھ مار بات کرنا: ۔
سخت یا تیڑھی گفتگو کرنا۔ گنواروں کی طرح
بات چیت کرنا۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ بول دیتے ہیں۔

لٹھیا: لاٹھی کی تصغیر۔ چھوٹی لاٹھی چھوٹا
ڈنڈا۔ لاٹھی۔ اردو، مونث دیہاتیوں کی زبان۔

لٹھیا ٹیکنا: لٹھیا کے سہارے چلنا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ خالص دیہاتی زبان ہے۔ اس جگہ
اہل لکھنؤ لاٹھی ٹیکنا بولتے ہیں۔

لٹھیانا: لاٹھیوں سے خبر لینا۔ بجوڑنا۔ پیٹنا
فعل متعدی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لٹھیت: ۱- (بفتح اول و دوم) لاٹھی ساتھ رکھنے والا، بڑی
لاٹھی لیکے چلنے والا۔ اردو صفت مذکر۔ عوام
کی زبان۔

لٹھیت: ۲- لاٹھی سے لڑنے میں مشاق۔
لاٹھیوں سے لڑنے والا۔ لٹھ باز۔ اردو صفت مذکر
عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

لٹھیت: (کنایۃً) ضدی ہٹی۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لٹی: ۱- وہ ٹھلیا جو سیندھی کے درخت کو تاس
کر باندھ دیجاتی ہے جس میں سیندھی رس رس کے
گرتی جاتی ہے۔ (دکنی لغت)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ کی زبان پر بھی ہے

لٹی: پتریا۔ بازاری عورت، قحبی یا تر
بیسوا۔ جیسے لٹی کا بمعنی حرامی۔ ولد الحرام
مونث۔ پورب کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لٹیا: تانبے یا پیتل کا چھوٹا ظرف جس
میں ٹونٹی نہیں ہوتی۔ اردو، مونث۔
رائج۔

لٹیا: چھوٹا لوٹا۔ لوٹے کی تصغیر۔ اردو
اسم تصغیر۔ رائج۔

ایک لٹیا تھی ہاتھ میں اس کے
موٹا کمبل تھا جسم پر اوڑھے (کلیم)

لٹیا چور: ذرا ذرا سی چیز پر نیت خراب
کر لینے والا۔ چھوٹی موٹی چیز کی چوری کرنے والا۔ شاطر
چور کی ضد۔ معمولی چور۔ اردو صفت عوام اور عورتوں
کی زبان۔

محل سرا۔ پہلے کچھ دن تو لٹیا چور رہے مگر یہ تو
کرتی بڑا ہے چند ہی روز میں چوروں کے دن کا گھر کھوکا
(فسانۂ آزاد)

لٹیا ڈبونا: (کنایۃً) توہین کرانا۔ آبرو کھونا۔
فائدے کے بدلے نقصان کرانا۔ بنا بنایا کام بگاڑ
دینا۔ اردو مصدر۔ عوام کی زبان۔

جو کچھ تو قیر تھی کھو دی وہ بحث کفر و ایماں میں
جناب شیخ نے لٹیا ڈبو دی بزم رنداں میں (قرار)

قول فیصل۔ اس کا لازم لٹیا ڈوبنا زبانوں
پر ہے۔ اسی جگہ لٹیا ڈوب گئی بھی بولتے ہیں۔

لٹے پٹے دن کاٹنا: (بفتح اول و چہارم)
مشکل کے ساتھ گزران کرنا۔

لٹے پٹے دن کاٹیے، رہیے کہاں میں سوئے
وا کے تلے نہ بیٹھیے، جا پیڑ پات نہ ہوئے
(گردھر کنڈلی) (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لٹیرا: (بضم اول) لوٹ مار کرنے والا۔ راہزن
قزاق۔ ڈاکو۔ اردو صفت، مذکر۔ عوام اور
عورتوں کی زبان۔

اے بتو تم نے کیا خوب ہی غارت ہم کو
وہ لٹیرے تھے کہ لی دولت ایماں ہم سے　　متا

قول فیصل - صرف لوٹ مار کرنے کے معنی میں بھی زبانوں پر ہے۔

ع اتنے بیٹے اک لنگیا　ناچیں لکھنؤی

لٹے کو ماریں شاہ مدار :- کمزور کو ہر شخص مارتا ہے۔　(نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں "مرے کو ماریں شاہ مدار" اور اس کا مطلب ہے کہ مصیبت میں اور کوئی ناگہانی آفت نازل ہونا　مولف تائید کرتا ہے۔

لٹی لامڑی حالت :- زدہ حالت مصیبت و افلاس میں مبتلا ہونا۔
(فرہنگ اثر)

قول فیصل - ممکن ہے آج سے پچاس سال قبل لکھنؤ کی پرانی عورتیں بولتی ہوں موجودہ دور میں عام طور سے زبانوں پر نہیں قدیم زمانے میں بھی یہ زبان عورتوں کی تھی مرد نہیں بولتے تھے۔

لجاجت :- عاجزی، منت، سماجت، خوشامد
اردو، مونث، فصیح، رائج۔

شب وصل اے منیر اچھا نہیں ہے یہ گلا شکوہ
نکالو کام دل اپنا خوشامد سے لجاجت سے
منیر

قول فیصل - صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ شعرائے فارس کے کلام سے بمعنی منت سماجت خوشامد پایا جاتا ہے اور مثال میں حکیم رکنا کا شعر پیش کیا ہے۔

گرم نشنیے دریں لجاجت نبود
حقا کہ سخن دریں لجاجت نبود

لیکن مندرجۂ بالا شعر سے خوشامد کے معنی نہیں نکلتے بلکہ مبالغہ کے معنی ہی دونوں جگہ مراد ہیں صاحب فرہنگ آصفیہ نے معنی لڑائی، ستیزہ، خصومت، جھگڑا، ٹنٹا، اصرار، مبالغہ لکھے ہیں اور خوشامد، منت سماجت کے معنوں میں لکھتے ہیں کہ یہ معنی عربی دانایان ہندی نژاد کے اختراعات سے ہیں جو صرف مبالغہ کے لگاؤ سے لگائے گئے ہیں۔

لجالو :- ایک بوٹی کا نام جو آدمی کے ہاتھ لگانے اور گرم ہوا سے پژمردہ ہو جاتی ہے۔ چھوئی موئی۔ سنسکرت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

کہتا ہے اشارۂ لجالو
مت تو من قبیل ان یمسو لا　　محسن کاکوروی

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر چھوئی موئی ہے۔

لجالو :- (کنایۃً) شرمیلا۔ باحیا۔ صفت
(نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لجام :- (بکسر اول) لگام کا معرب۔ باگ، عنان
عربی، مونث، فصیح، رائج۔

کبھی مل کر گلے افسوس یہ کرتا تھا کلام
یہ مرا دست نجس اور وہ پاکیزہ لجام　　تعشق

قول فیصل عام طور سے زبانوں پر بفتح اول ہے۔ لجام فرس کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے۔

تھام سکتا تھا لجام فرس برق مثال
بوجھ تو دیکھا ہے اس نے مرے بیٹوں کا بلا
انیس

لجانا :- شرمانا۔ شرمندہ ہونا۔ ندامت ہونا خجل ہونا۔ نادم ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

اٹھلائے ہیں لجائے ہیں پھر مسکرائے ہیں
کس اہتمام سے وہ مرے پاس آئے ہیں　　خمار بارہ بنکوی

دلبر نے کہا لجاؤں گی میں
قربان گئی نہ آؤں گی میں　　گلزار نسیم

لجاؤ :- شرمگیں۔ شرم والا۔ حیا مند، حیا، غیرت والا۔ ناک والا۔ جیسے لجاؤ مرے ڈھٹائی جیے کنگلا جل جمار ہے۔　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

لجاؤ مرے ڈھیٹا جیے :- (دوسری آواز خفیف) غیرت دار کی موت ہے۔ بے حیا کی رسی دراز ہوتی ہے۔ غیرت مند آدمی اپنی غیرت میں مرتا ہے اور بے شرم ڈھٹائی سے قصور پر بھی سب سے آنکھیں چار کرتا ہے۔ (فرہنگ اثر، گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل - اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لجلاج :- (بفتح اول) شطرنج کے موجد کا نام عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس کے منصوبے میں ہے رخ لجلاج
بازی ہے کشتیٔ دل کی محتاج
(دشت گلزار)

لجلاج :- صاف شدہ سیماب زناری۔ صفت۔ کیمیاگروں کی اصطلاح (نور اللغات)

قول فیصل - عربی میں معنی ہیں وہ شخص جس کی زبان بات کرنے میں رکے اور درست لفظ نہ نکل سکے اردو میں اس محل پر ہکلا بولتے ہیں۔

لجلجا :- (بکسر اول و سوم) پلپلا، لچلدار ملائم۔ لس دار، نرم۔ اردو صفت، مذکر

عوام اور عورتوں کی زبان۔
قول فیصل۔ مونث کے لئے لچھی ہے۔

لچّھَر:- پانی کی گہری جگہ، سمندر، گرداب، بھنور، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
رفتہ رفتہ وہ ہوا لجۂ آفت میں غریق
ہے جزن دل سے ہوا جس کے یہ دریائے عمیق جرأت

لچھی:- (بضم اول) کا ر رفتہ اور نرم شدہ چیز کو کہتے ہیں۔ دسراپیۂ زبان، ردد)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لچھی:- (بکسر اول) نشاستہ کا فضلہ۔ اردو، مونث۔ عوام کی زبان۔

لچھی و لچھی:- کمزور، لس لپتہ، مثلاً یہ بچہ کیسا لچھی لچھی ہے۔ کپڑا دھونے سے لچھی لچھی ہو گیا۔ (فرہنگ اثر)
قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

لُچ:- (بضم اول) ننگا، عریاں، برہنہ اردو صفت، مذکر، متروک۔
لچ برہنہ کفا دہ تو نادر زاد
تھا بدن قید جامہ سے آزاد (شہنشاہ گزار)

لُچّا:- [1] (بضم اول و تشدید دوم) اوباش، بدمعاش، شہدا، بدوضع۔ اردو صفت مذکر عوام کی زبان۔
نقل صراف۔ شہر کے بدمعاش اوباش، لفنگے لچّے، شہدے، گرگے، ہماری ٹکڑی میں داخل ہوئے۔ بڑے بڑے مہاجن ساہوکار جھک کر سلام کرنے لگے۔ (فسانہ آزاد)

لچّا:- [2] شریر، فسادی، جھگڑالو، اچکا، ٹھگ، اردو صفت، عورتوں کی زبان۔

لچّاپن:- اوباشی، بدمعاشی، شرارت، اچکاپن۔ اردو صفت مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔
قول فیصل۔ اس محل پر لچّاپنا بھی زبانوں پر ہے صاحب نور اللغات نے انہیں معنوں میں لچ پن بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لچانا:- [1] جھکانا، متعدی، ہندی (نور اللغات)
(فقرہ) ذرا اس لکڑی کو لچا دو (نور اللغات اردو)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لچانا:- [2] کمزور کرنا، مغلوب کرنا، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لچ بہادر:- کنایۃً نہایت شہدا، بدمعاش مذکر۔
گنڈوں کا سردار، بڑا شورہ پشت۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

لچر:- [1] (بفتح اول و دوم) لغو، مہمل بے ہودہ پوچ اور مہمل چیز اور آدمی کے لئے۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔
اہل ہنر سمجھتے ہیں اہل ہنر مجھے
باقر وہ خود لچر ہے جو سمجھے لچر مجھے (شیخ باقر علی)

لچر:- [2] اناڑی، بے وقوف، احمق، سادہ لوح۔ اردو صفت (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لچر حرکت:- بیہودہ حرکت، خراب حرکت، بری بات۔ اردو صرف عوام کی زبان۔
تم نے بھی کی تو وہ لچر حرکت؟ ہو گئی تھی (انجمن بہت نفرت) قلق

لچک:- [1] وہ قوت جس سے اجسام دب کر، مروڑ کر یا کھینچ کر اصلی حالت پر آجاتے ہیں۔ مثلاً دبانے کی لچک گانسی میں، جھکانے کی کمانی میں مروڑنے کی تاگے میں یا رسی میں جب بٹ کر چھوڑ دیے جائیں اور کھینچنے کی ربڑ اور ستار کے تاروں میں ہوتی ہے۔ اردو مونث، فصیح و رائج۔

لچک:- [2] کسی نرم شے کی خمیدگی، خم، جھکاؤ۔ اردو صفت، مونث، فصیح، رائج۔
گلوں کی شاخ کو لچکاتی ہے نسیم عبث
کمر یاد ہے کمر یار کی لچک ہم کو ناسخ
زلف کی جھونک سے سو طرح کے بل کھاتی ہے
وہ لچک کی ہے نزاکت نے کمر میں پیدا شرف

لچک:- [3] کسی چیز کا نزاکت سے حرکت کرنا جھک جانا۔ اردو صفت، مونث، فصیح و رائج۔
لچک ہو شاخوں میں جنبش ہوا سے پھولوں میں (نساخ کرلی)
بہار جھول رہی ہے خوشی کے جھولوں میں
امیر مینائی

لچک:- [4] جھٹکا، ضرب، ہچکولا، اس معنی میں آنا جانا کے ساتھ مستعمل ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لچکا:- [1] جھٹکا، ہچکولا، موچ، چک۔ اردو مذکر۔ متروک
بجلی چمکی کمر یار نے لچکا کھایا
جھک پڑی کالی گھٹا زلف نے جھونکا کھایا سحر

لچکا:- [2] نزاکت سے کمر محبوب کی جنبش۔ اردو صفت، متروک۔
لہرا، نازکی آراستہ ہے اس کے قامت پر

کمر میں کیوں نہ ہو لچکا اگر دامن پر پیچک ہو (بحر)

لچکا: اِ۔ ۳: (نقرہ و طلا کا، چوڑا فیتہ، ایک قسم کا پتلا گوٹہ، دھنک۔ اردو، مذکر، رائج۔

اس دیکے کا سنہری لچکا تھا
اک ڈلا سونے کا وہ گویا تھا (گلشن عشق)

لچکا کھانا: ۔ لچک جانا۔ موچ آجانا۔ جھٹکا کھانا۔ اردو صرف متردک۔

چلنے میں کمر ٹھہرتی ہے جو سر بسر کمر
لچکا نہ کھائے اور بہت نازک کمر کمر (مصحفی رسا)

قول فیصل۔ لچکے کھانا بھی مستعمل ہے۔

لچکے ہزاروں کھائے ہیں چوٹی کے بوجھ سے
نازک دوگانہ جان کی ہے اس قدر کمر (جان صاحب)

لچکانا: ۔ ہلانا۔ نرم چیز کو جنبش دینا۔ اردو، فعل، فصیح، رائج۔

ملا جبیں پہ ابروئے سبطِ رسولؐ کا
لچکا دیا ہے شاخ کو بار ایک پھول کا (تعشق)

لچک آجانا: ۔ جھٹکا آجانا۔ ضرب آجانا۔ لچک آجانا۔ اردو صرف۔ متروک۔

جی دھڑکتا ہے کہ پنچے میں نہ آجائے لچک
ہاتھ سے چھوڑ دیا میں نے ترا جان کے ہاتھ (داغ)

لچک جانا: ۔ بل کھا جانا۔ مڑ جانا۔ ہل جانا۔ جنبش کھانا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

الٹا رے نازکی کہ جنبش کا ایک پھول
سر پہ جو رکھ دیا تو کمر لچک گئی (ظالم)

لچک دار: ۔ وہ چیز جس میں لچک ہو۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس پری وش کا کیا کہنا اس کے حسن و ادا پر جہاں جانیں نثار ہیں وہاں اس کی لچکدار کمر پہ ہزاروں دل فریفتہ ہیں۔

لچکنا: ۔ جھکنا، مڑنا۔ بل کھانا۔ ہل کر پھر اپنی جگہ آجانا۔ کسی نرم شے کا خمیدہ ہو کر سیدھا ہو جانا۔ اردو، فصیح، رائج۔

عالم عجب لچکنے میں تھا آب و تاب کا
پنجہ بچھا رہا تھا چراغ آفتاب کا (تعشق)

لچکنا: ۔ نزاکت سے بل کھانا۔ کمر کا نزاکت سے بل کھانا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

کمر ہے بال سے باریک یوں لچکے نہ چلنے میں
نہ اتنا چاہیئے موباف بھاری نازنیں ہو کر (اسیر)

لچکنا: ۔ داب کا اثر قبول کرنا۔ کسی صدمہ سے یا بوجھ سے دبنا اور اس کے ہٹتے ہی پھر اپنی اصلی حالت پر آجانا۔ کسی چیز میں دبنے اور ابھرنے کی قوت ہونا۔ اردو، فصیح، رائج۔

لچکے کی بیلی: ۔ کناروں پر دونوں طرف برابر سیا ہوا لچکا۔ اردو۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لچکے کی گوٹ: ۔ وہ گوٹ جس میں لچکا ٹنکا ہوا ہو۔ اردو۔ صفت۔ مونث، رائج۔

گھٹا اور بجلی میں ہے آج جوت
ہے آبی دوپٹے میں لچکے کی گوٹ (فسانۂ آزاد)

لچلچ: ۔ (بفتح اول و سوم) لچکدار چیز کے لچنے کی آواز۔ اردو مونث۔ قلیل الاستعمال۔

لچلچا: ۔ (بفتح اول و سوم) لعاب دار سالن بنی ہوئی ترکاری یا سالن، جس میں نہ شوربا ہو اور نہ بالکل خشک ہو۔ بلکہ ایک قسم کا لعاب ہو۔ اردو صفت۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تمہارے بھائی اور ان کے ساتھ دو مہمان بھی آگئے ہیں سالن ذرا لچلچا رکھنا اگر نہ پڑے۔

لچلچانا: ۔ ایک قسم کی حرکت۔ اردو عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ الٰہی عید کا چاند دیکھنا نصیب نہ ہو۔ لچلچاتی ہیں، زبانیں کوئی روکنے والا نہ ہو۔

لچنا: ۔ جھکنا، ٹیڑھا ہونا۔ دھنی یا شہتیر وغیرہ کا ٹیڑھا ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ تمہارے کمرے کی چار دھنیاں لچ گئی ہیں۔ تمہارا فرض ہے کہ تم جلد سے جلد ان کو بدلوا دو۔

لچنا، لچ جانا: ۔ فروتنی ہونا، مغلوب ہونا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لچھا: اِ۔ ۱: (بفتح اول و تشدید دوم) سوت یا ریشم کی انٹی۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے اسے لچھی کہتے ہیں۔

لچھا: اِ۔ ۲: ایک زیور کا نام۔ اردو مذکر، رائج

قول فیصل۔ یہ پاؤں کے ایک زیور کا نام اور بصورت جمع مستعمل ہے جیسے جب سے تمہارے لچھے کھو گئے تب سے تمہارے پاؤں ننگے ہو گئے۔

لچھا: اِ۔ ۳: پھندنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ پھندنے کو لچھا نہیں بولتے۔

لچھا: اِ۔ ۴: باریک شکل تار کی سی ہوئی چیز۔ اردو مذکر، عورتوں کی زبان

قول فیصل۔ عام طور سے ادرک یا پیاز کے لچھے ہوتے ہیں اور زیادہ تر جمع ہی کے ساتھ استعمال ہے۔

لچھا: سے مسلسل اور پیچیدہ لپٹے ہوئے تار دل یا تاگے کی ڈور کے لئے مستعمل ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

کھینچوں جو ایک آہ تو ہل جائے وہ حسیں
الجھا ہے زلف غور میں لچھا کمند کا میر

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی الجھی ہوئی ڈور بھی لکھے ہیں۔ جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں۔

لچھا: (کنایۃً) پیچ در پیچ اور مسلسل تقریر یا نغمہ۔ اردو، مذکر، رائج۔

بال الجھیں نہ کبھی گالیوں کے لچھے ہیں
چوٹی گندھوا کے دیا کیجئے دشنام مجھے میر

وہ گٹکری کی ٹھیک زمزمے کا وہ لچھا
اڑاتے ہیں شب مہ میں کتر کتر کے کرن میر

غیر سے چوری کے گٹکن ہے کے کیوں اچھا کہا
لکھ باندھے گا تو سے لچھا تری تقریر کا راسخ

قول فیصل۔ عام طور سے لچھے دار باتیں یا لچھے دار تقریر زبانوں پر ہے۔

لچھا: جو چیز مسلسل بہ افراط نکلے جیسے کدو کے لچھے۔ اردو مذکر، رائج۔

لچھا: متواتر ضرب جو ایک دفعہ تلوار سے لگائیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لچھا: کنجیوں کا گچھا حلقہ میں پڑی ہوئی کنجیاں۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ اس جگہ زبانوں پر گچھا بھی ہے

لچھا باندھنا: (کنایۃً) مسلسل کہنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے بصورت جمع زبانوں پر ہے جیسے میاں پڑھے لکھے تو خاک نہیں ہو مگر جب باتوں کے لچھے باندھتے ہو تو سب کا رخ اپنی طرف کر لیتے ہو۔

لچھا بندھنا: سلسلۂ تقریر برد کا مسلسل کہے جانا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال

میں اک سوال کر کے پشیمان ہو گیا
لچھا بندھا ہوا ہے مسلسل جواب کا داغ

قول فیصل۔ بصورت جمع زیادہ بولتے ہیں یعنی لچھے بندھنا۔

لچھمن: راجہ رامچندر جی کے بھائی کا نام جنہوں نے میدان ڈنڈک میں ان کا ساتھ دے کر وفاداری اور رفاقت کا اعلیٰ نمونہ دکھایا تھا ہندی مذکر، رائج۔

لچھمی: (بفتح اول) دولت کی مالک، دھن کی دیوی ہندی مونث، اہل ہنود کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ دراصل سمندر کی بیٹی اور وشنو کی بیوی مانی گئی ہے جو اسمائے ذیل سے پکاری جاتی ہے۔ پدما، کملا، شری، اندرا، لوک ماتا، رما وغیرہ۔

لچھمی: سے دھن، دولت، مال۔ اردو مونث، عوام کی زبان۔

دولت ہمارے یار کے قدموں کے ساتھ ہے
لچھمی وہاں گئی وہ جہاں بیہاں گیا بحر

لچھمی: سے خوبصورتی، حسن جمال، خوبصورت عورت۔ اردو مونث، عوام کی زبان۔

سنگم کی سیر دولت نواب سے ملی
کاشی کی لچھمیاں نظر آتی پراگ ہیں رشک

لچھمی: سے جاہ و جلال، شان و شوکت، حشمت، دبدبہ ہو بیٹے کی اولاد کے اولاد ذات، لڑکیاں بیٹیاں، بیٹی کی ذات کے ایک جڑی کا نام جسے دودھی بھی کہتے ہیں اور نیز دودھی نام ایک اور جڑی کو اسی نام سے موسوم کرتے ہیں جو بہادر کی جڑ ہے ہلدی، زرد چوب سے موتی، دو مردار بد۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

لچھمی: سے رام چندر جی کی بیوی سیتا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے سیتا ہی زبانوں پر ہے۔

لچھمی بغیر آدر کون کرے: بلا روپیہ کے تواضع مشکل ہے (گنجینہ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لچھمی بن آدر کون کرے: دولت کے بغیر کوئی نہیں پوچھتا۔ جو روپے کے سوا کوئی خاطر داری نہیں کرتا روپیہ کی سبب عزت کرتے ہیں ہندی کہاوت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لچھمی گھر میں آنا: دولت کا گھر میں آنا صاحب اقبال ہونا، اہل ہنود کی زبان۔

لچھمی گھر میں آنا: گھر میں صاحب اقبال کا آنا مبارک قدم بہو کا گھر میں آنا، گھر میں بیٹی کا پیدا ہونا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لچھمی نارائن کرنا: کھانا کھانا شروع کرنا، بسم اللہ کرنا۔ اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ دہلی کے ایک قدیم لغت میں لکھا ہے زیادہ تر یہ کھانے کے موقع پر کایستھ صاحبان میں بولا جاتا ہے) اس قول کی فرہنگ آصفیہ سے بھی تائید ہوتی ہے۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لچھن: (بفتح اول و تشدید دوم) علامت، نشان، انداز۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

کس لئے کرتا ہے تدبیر مداوا اے مسیح
موت کے لچھن نظر آتے ہیں اس بیمار کے — رند
گردش سے رو سیہ کی کیا کیا بلائیں آئیں
جانے ہی کے ہیں لچھن سارے اس آسماں کے — میر

قول فیصل ۔ عام طور سے اس کا استعمال جمع کے ساتھ ہی ہے ۔

لچھن :- طور ۔ طریق ڈھنگ رنگ ۔ چال ڈھال ۔ خصلت ۔ عادت ۔ اردو مذکر عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ جی نہیں مانتا کہ تم خرابی کے لچھن اختیار کرو اور ہم منع نہ کریں ۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل ۔ عام طور سے جمع کے ساتھ ہی اس کا استعمال ہے ۔

لچھن :- کرتوت ۔ فعل ۔ کردار ۔ اردو مذکر عورتوں کی زبان ۔

بخشے گا خدا بحر کو کس حسن عمل پر
ہم کو تو نہ اچھا کوئی لچھن نظر آیا — بحر

لچھن :- حال کیفیت ۔ حالت چال چلن وضع چال ڈھال ۔ جیسے اتر جاؤ کیا دکھن وہی کرم کے لچھن ۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ عورتوں کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے ۔

لچھن پکڑنا :- وضع اور طریق اختیار کرنا ۔ اردو صرف عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال

قول فیصل ۔ لچھن سیکھنا بھی اسی جگہ ہے جو عورتوں کی زبان ہے جیسے ۔ تم چاہو تو ان کی اولاد کو ایسا بگاڑ دو کہ جوں جوں بڑے ہوں خرابی کے لچھن سیکھتے جائیں ۔ (نبات النعش)

لچھن جھڑنا :- (کنایۃً) چہرے کی رونق جاتی رہنا ۔ حسن کا زوال پذیر ہونا ۔ چہرے پر تازگی نہ رہنا ۔ اردو صرف عورتوں کی زبان

اللہ رے نحوست ایام ہجر یار
لچھن جھڑے ہوئے ہیں مہ و آفتاب کے — صبا

لچھن جھڑنا :- ابتر ہو جانا ۔ خراب ہو جانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال ہے ۔

لچھن سے جھڑ پڑنا :- بے رونق ہو جانا ترو تازگی کا جاتا رہنا ۔ خوش حالی میں فرق آ جانا ۔ رنگ روپ نہ رہنا ۔ اردو صرف دہلی کی زبان ۔

پھولوں کے اندلوں میں لچھن سے جھڑ پڑے ہیں
شاید کہ اس پری کے دامن سے جھڑ پڑے ہیں — انشا

لچھن سے جھڑ جانا :- رونق نہ رہنا ۔ رنگ و روغن جاتا رہنا ۔ پہلا سا حسن و جمال نہ رہنا ۔ پہلی سی بات نہ رہنا ۔ عزت گھٹ جانا ۔ وہ بات نہ رہنا ۔ اردو صرف قلیل الاستعمال ۔

چہرہ اتر گیا ہے ، نقشے بگڑ گئے ہیں
پھر ابدنوں تو میرے لچھن سے جھڑ گئے ہیں — مصحفی

لچھن نظر آنا :- آثار ظاہر ہونا ۔ علامت نظر آنا ۔ نشانی دکھائی دینا ۔ اردو صرف ۔ عورتوں کی زبان ۔

کس لئے کرتا ہے تدبیر مداوا اے مسیح
موت کے لچھن نظر آتے ہیں اس بیمار کے — رند

لچھن ہی کہے دیتے ہیں :- کرتوتوں سے ظاہر ہے کہ انجام کیا ہوگا (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ یہ عورتوں کی زبان ہے ۔

لچھی :- ریشم یا سوت کی ہار نما لپٹی ہوئی شے اردو مونث رائج ۔

لچھی :- لچھی کا بنا ہوا ۔ اردو ۔ قلیل الاستعمال جاتا نہیں ہے مجھ کو گنواری ازار بند
جا کر دو وہ لچھی کا لاری ازار بند — رنگین

لچھے :- ایک قسم کی میدہ کی بنی ہوئی گول گول چیز جو دودھ میں بھگو کے کھائی جاتی ہے ۔ اس کا استعمال ماہ رمضان المبارک میں بوقت سحر زیادہ ہوتا ہے ۔ اردو مذکر رائج ۔

لچھیاں :- ایک قسم کا زیور جو پٹ یا ریشم کا بنا ہوا ہوتا ہے اور کنگن کی یا کڑے کی جگہ ہاتھ میں پہنا جاتا ہے ۔ اردو مونث رائج ۔

لچھیانا :- کشادہ کشادہ لپیٹنا ۔ دھاگے ڈور رسی وغیرہ کا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں لچھا بنانا کہتے ہیں ۔"

مولف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے ۔

لچھے دار :- پیچیدہ ، پیچ دار پیچ در پیچ مسلسل اور لٹپٹاں باتیں ، پیچ در پیچ اور مزیدار باتیں ۔ اردو صفت عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ بیٹا اپنی ساری زندگی کھیل کود میں تمام کی اگر یہ لچھے دار باتوں کی صفت تمہارے پاس نہ ہوتی تو تمہیں کوئی دو کوڑی کو نہ پوچھتا ۔

لچھے دار :- سلسلہ دار ، متواتر ، برابر جیسے لچھے دار گالیاں ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس طرح عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لچھے دار: ۳ حلقہ دار، پرت دار (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لچھے دار: ۴ مزیدار (نور اللغات)

قول فیصل - تنہا مزیدار کے معنوں میں نہیں بولتے۔

لچھے دار آواز: - مسلسل آواز جو کہیں سے اٹکے رکے نہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لچھے دار باتیں: مسلسل اور مزیدار باتیں، پیچ در پیچ باتیں - اردو صرف، رائج۔

محل صرف - تمہاری لچھے دار باتیں ہی تو ہیں جو سب کو موہ لیتی ہیں ورنہ تم میں کیا رکھا ہے تم ہو کس قابل۔

لچھے کا ازار بند: - ایک قسم کا ازار بند جو عورتیں رکھتی ہیں۔

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں لچھے دار ازار بند کہتے ہیں۔ عورتیں اسے رکھتی نہیں بلکہ پائجامے میں ڈالتی ہیں۔

صاحب سرمایہ زبان اردو نے لچھوں کا ازار بند (لچھے بجائے عروض) لکھا ہے۔

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں ایک خاص قسم کا ریشمی ازار بند جسے عورتیں ڈالا کرتی ہیں۔

ازار بند کا لچھے کا دامن سے عالم
گرہ ازار بند پہ پاجامہ کی شکن کیا خوب — جگر

اب دونوں طرح بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

لچھے کا مربا: - ایک قسم کا مربا جس میں لچھے ہوتے ہیں۔

کیجئے شیریں تقریر کسے کہتے ہیں
آپ کی باتوں کا لچھے کا مربا کیا ہے — منیر
(نور اللغات)

قول فیصل - اب قریب بہ متروک ہے۔

لچھے کی مٹھائی: - ایک قسم کی مٹھائی - اردو متروک

اٹھاتے تھے لذت لچھے جو جو تقریب
گر مٹھائی تھی لچھے کی ان کو نصیب — اختر

لچی: ۱ (بضم اول و فتح دوم صحیح - زبانوں پر بضم اول و دوم ہے) میدے کی ملائم اور پتلی چھوٹی پوری جسے گھی میں تلتے ہیں۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "نہ معلوم حضرت مولف کی تحقیق کا ماخذ کیا ہے زبانوں پر بھی بضم اول و فتح دوم مع ہمزہ ہے۔"

صاحب سرمایہ زبان اردو لکھتے ہیں کہ "ایک قسم کی پوری کو کہتے ہیں جو چھوٹی اور پتلی اور بہت نرم ہوتی ہے۔"

اب پوری کے معنی میں قریب بہ متروک ہے۔

لچئی: ۲ (کنایۃً) بہت نرم، نہایت ملائم اردو صفت، عورتوں کی زبان۔

محل صرف - پراٹھے ہیں تو وہ نرم نرم جیسے لچئی روغنی روٹی ہے تو وہ کراری کرم کرم (دستگر سہیلی)

لچئی سا پیٹ: - نہایت ملائم پیٹ، اردو صفت مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف - آٹھ دن پہلے کی سنجو یاد ہے حکیم صاحب کے لیپنے پیٹ لچئی سا کر دیا اب انکا علاج نہ چھوڑنا۔

قول فیصل - لچئی سے گال بھی عورتیں بولتی ہیں۔

لچی: - بے حیا کی تانیث، شہدی عورت، بیباک اور بے شرم عورت اردو صفت مونث، عوام اور عورتوں کی زبان

میں تمہاری عقل پر دیوانہ ہوں تم کیوں دلا
اس دوانی باؤلی لچی مسٹرن سے لگ چلے — احسان

لچی بات: - فحش بات، شہدپنے کی گفتگو، مونث (نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

لحاظ: ۱ (بکسر اول) خیال، دھیان، توجہ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف - آخر اگلی خصوصیتوں کے لحاظ سے آپ کو تکلیف دی۔ (امراؤ جان ادا)

قول فیصل - صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ "عربی میں لحظ کنکھیوں سے دیکھنا۔ لحاظ بفتح اول، گوشہ چشم، فارسی میں بکسر اول بمعنی نگرانی کرنا آنکھ سے۔"

لحاظ: ۲ شرم، حیا، حجاب، پردہ، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

یہ آرزو ہے سیکھ ان سے ہم بیان لحاظ
سبب سے جن کے ہے دنیا میں داستان لحاظ — منشی صاحب شفیق

لحاظ: ۳ پاسداری، رعایت، مروت فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

خاطر سے یا لحاظ سے میں مان تو گیا
جھوٹی قسم سے آپ کا ایمان تو گیا — داغ

جو ظلم کرتے ہیں ہم ان سے کچھ نہیں کہتے
یہ رمز سمجھے تو کچھ ہوں گے صاحبان لحاظ — شفیق

لحاظ: ۴ کنایۃً پرہیز، احتیاط، اجتناب، حذر، اردو مذکر، قلیل الاستعمال

لحاظ: ۵ (آنکھ کے ساتھ) غیرت، حمیت اردو مذکر، فصیح، رائج۔

گھورتے دیکھا جو ہم چشموں میں جھنجھلا کے کہا
کیا لحاظ آنکھوں کا بھی اے بے حیا جاتا رہا — امیر

لحاظ اٹھا دینا: - بے شرم ہو جانا، کسی کی بزرگی کی پرواہ نہ کرنا، لحاظ چھوڑ دینا، بے حجاب ہو جانا،

بے غیرت ہوجانا۔ اردو حرف، فصیح، رائج

ماں باپ کا لحاظ تو دل سے اٹھا دیا
اے باجی آجکل کی ہیں سب لڑکیاں [illegible] جان صاحب

لحاظ اٹھ جانا:۔ لحاظ نہ رہنا۔ پاس اور خیال نہ رہنا۔ اردو حرف۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پرانے زمانے کو دیکھتے ہوئے موجودہ زمانے میں جو لحاظ بزرگوں کا تھا وہ اب اٹھ گیا۔

لحاظ آنا:۔ مروت آنا۔ شرم آنا۔ اردو حرف۔ قلیل الاستعمال۔

تھوڑی سی پی ہی لی ہے بڑی حجتوں کے بعد
آہی گیا ہے پیر خرابات کا لحاظ — داغ

لحاظ آنا:۔ خیال آنا۔ دھیان آنا۔ اردو حرف۔ قلیل الاستعمال۔

جیب و دامن کو کیا سر بسر آلودۂ خون
کچھ نہ آیا تجھے اے دیدہ خونبار لحاظ — ناظم

لحاظ پاس:۔ مروت، خیال، دھیان۔ عربی فارسی الفاظ۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ تم میں بڑا عیب ہے کہ دوسروں کی تو تم عزت کرتے ہو لیکن اپنے بزرگوں کا کوئی لحاظ پاس نہیں کرتے۔

قول فیصل۔ لحاظ و پاس اور پاس و لحاظ کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے۔

لحاظ توڑنا:۔ حجاب برقرار نہ رہنے دینا۔ مروت ختم کرنا۔ اردو حرف، قلیل الاستعمال۔

جام توڑے سے زمانوں کا تجھے زور آور ہے
توڑنا یار کا اے چرخ ستمگر نہ لحاظ — آتش

لحاظ ٹوٹنا:۔ لازم۔ شرم ختم ہونا۔ حجاب نہ رہنا۔ اردو حرف۔ دلی کی زبان۔

اے داغ میکدے میں گئے ہیں جناب شیخ
رکھا ہی آج قبلۂ حاجات کا لحاظ — داغ

لحاظ رکھنا:۔ پاس و ادب کرنا۔ بڑائی رکھنا، خیال رکھنا۔ اردو حرف۔ فصیح، رائج۔

لحاظ رکھنا:۔ پرہیز کرنا۔ احتیاط رکھنا۔ اردو حرف۔ قریب بمتروک۔

نہ تو ہندو ہی میں ٹھہرا نہ مسلماں ٹھہرا
مجھ سے رکھتے ہیں بجا کافر و دیندار لحاظ — آتش

لحاظ رکھنا:۔ خیال رکھنا۔ رعایت رکھنا، دھیان رکھنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

زاہد لحاظ رکھ کہ نہ گل ہو چراغ زہد
جھونکا نہ آنے پائے ہوائے غرور کا — امیر

قول فیصل۔ لحاظ رہنا بھی بولتے ہیں جیسے وہاں جا تو رہے ہو لیکن ذرا اس کا لحاظ رہے کہ بڑوں کے ساتھ دوران گفتگو میں کوئی بدتمیزی کا جملہ نہ آنے پائے۔

لحاظ رہنا:۔ مروت و شرم حجاب کا باقی رہنا۔ اردو حرف۔ قلیل الاستعمال۔

یاد ہے باغ ہے سبزہ ہے مئے گلگوں ہے
مجھ کو رہتا نظر آتا نہیں زنہار لحاظ — آتش

لحاظ کرنا:۔ پاس کرنا۔ ادب کرنا۔ مروت سے پیش آنا، پاس ادب کرنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

ایک بوسہ پہ کبھی دو دل نہ دل و جاں دونوں
کیوں کرے مول چکانے میں خریدار لحاظ — ناظم

لحاظ کرنا:۔ شرم کرنا۔ خیال کرنا۔ پاس و ادب کرنا۔ رعایت کرنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

ہم سے چھٹتی ہے کہیں بادہ پرستی ناظم
بزم میں واعظ کے کیا کرتے ہیں ناچار لحاظ — ناظم

لحاظ کھونا:۔ مروت و ادب و شرم کا قائم نہ رہنے دینا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

خورشید اب چمک کے نکلتا ہے سامنے
باہر نکل کے آپ نے کھویا ہے سب لحاظ — قدر

لحاظ نہ کرنا:۔ خیال نہ کرنا، پاس نہ کرنا، مروت نہ کرنا۔ شرم نہ کرنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

مینوشیوں سے کام رہے بزم غیر میں
میرا لحاظ اے گل رعنا نہ کر عبث — حسرت

لحاظ والا:۔ شرم و حیا والا۔ بامروت، پاس و مروت کرنے والا۔ اردو حرف۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ تانیث کیلئے لحاظ والی زبانوں پر ہے۔

لحاظ ہونا:۔ پاس ہونا۔ خیال ہونا۔ خیال مروت ہونا۔ اردو حرف۔ فصیح، رائج۔

کرے ہے فتنہ تری چشم فتنہ زا کا لحاظ
یہ وہ بلا ہے بلا کو ہے اس بلا کا لحاظ — ظفر دہلوی

لحاف:۔ (بکسر اول) ایک قسم کی بڑی رضائی جس میں بہت روئی ہو۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

تکیوں کو دھر کے اپنے عوض اٹھ پلنگ سے
اپنا لحاف ان پہ اڑھا، ان پہ شال ڈال — انشا

پوشش کا آگیا ترے وحشی کو جب خیال
تو شک زمین بن گئی گردوں لحاف صاف — اسیر

لحاف:۔ ۲ وہ دوا جو کسی دھات کے اوپر رکھی جائے جو دوا نیچے کسی دھات کے رکھی جائے اس کو تو شک کہتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لَحَد :۔ (بالفتح) قبر کے اندر کا وہ گڑھا جس میں مردہ رکھا جاتا ہے اور جو سیدھے گڑھے سے ہٹ کر کھودا جاتا ہے۔ بغلی قبر، عربی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ "الحاد کہتے ہیں سیدھے راستے سے کترا جانے کو۔ بے دین کو ملحد اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ طریق حق سے عدول کرتا ہے۔ قبر کی لحد کو لحد اسی واسطے کہتے ہیں کہ اس میں سیدھے گڑھے سے ہٹ کر بغلی کھودی جاتی ہے۔

لَحَد :۔ (بفتحتین) قبر، گور، مزار، تربت، فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

عبرت کا ہے مقام زمانے کا انقلاب
تکیہ فقیر کا ہے لحد بادشاہ کی — اسیر

کیا کیا احباب سے ہے شکوہ کیا نہ عرص ایک دن ہمارا
سر لحد ہی ہجوم ہوتا کبھی حسینان مہ جبیں کا — امیر

لحد بیٹھنا :۔ قبر بیٹھنا۔ قبر کا دھنس جانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

تو کبھی اے ابر اٹھائے گا بہار کر صدمہ
گور عاشق بیکس جو کہیں بیٹھ گئی — جلال

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر قبر بیٹھنا ہے۔

لحد جھنکانا :۔ مرنے کے قریب پہنچا دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

غم فراق جو ہر دم لحد جھنکاتا ہے
یہ رفتہ رفتہ مجھے خاک میں ملا دے گا — ہجر

قول فیصل۔ عام طور سے لحد کی جگہ قبر زبانوں پر ہے۔

لحد سے اٹھنا :۔ (عقیدۂ اہل اسلام کے مطابق) قیامت کے روز مردے کا زندہ ہو کر قبر سے اٹھنا، قبر سے باہر نکلنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

آتش لحد سے اٹھوں گا کہتا یہ روز حشر
مشتاق ہوں میں یار کے حسن و جمال کا — آتش

قول فیصل۔ عام طور سے قبر سے اٹھنا زبانوں پر ہے۔

لحد میں اتارنا :۔ قبر میں اتارنا، قبر میں رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تمہیں لحد میں اتار دیں تمہیں پڑھو تلقین
کہیں تو صحبت راز دنیا نہ ہو جائے — محمد میرزا انس

لحد میں پاؤں لٹکانا :۔ مرنے کے لئے تیار ہونا، مرنے کے قریب ہونا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

تری آنکھوں کے ارمے جان سے بیزار بیٹھے ہیں
لحد میں پاؤں لٹکائے ہوئے بیمار بیٹھے ہیں — قرار

قول فیصل۔ عام طور سے قبر میں پاؤں لٹکانا زبانوں پر ہے۔ اسی جگہ قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہو یا تانیث کے لئے بیٹھی ہو بھی مستعمل ہے۔

لَحْظَہ :۔ (بفتح اول و سوم) پل، لمحہ، دم کے دم، دم بھر، پلک مارنے کا وقفہ، آن واحد، طرفۃ العین۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

عقل ہو غرق تجلی روح پا جائے جلا
بیٹھ کر اک لحظہ شغل جام و مینا کیجئے — مضطر گنہ دلی

لحظہ بھر :۔ پل بھر، دم بھر، تھوڑی دیر۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

لحظہ بہ لحظہ :۔ دمبدم، ساعت بہ ساعت، ہر دم ہر گھڑی۔ فارسی ترکیب مذکر، فصیح، رائج۔

وقت کی سعیٔ مسلسل کارگر ہوتی گئی
زندگی لحظہ بہ لحظہ مختصر ہوتی گئی — میر

لحظہ لحظہ :۔ دمبدم، ایک ایک گھڑی ایک ایک پل پر۔ عربی الفاظ۔ اردو ترکیب، رائج۔

گئیں لحظے لحظے میں عمریں گزر
قدم ہی قدم طے ہوا ہے سفر — اسمٰعیل میرٹھی

لَحْم :۔ (بالفتح) گوشت۔ عربی، مذکر، رائج۔

لَحْن :۔ (بالفتح) آواز، خوشنوائی، خوش آوازی۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

نہیں میں زنگ لباس ہر گل نہیں تعلق سے کام بالکل
میں اس چمن میں ہوں لحن بلبل کہ ایک صورت ہزار میں ہوں — امیر

لحن داؤدی :۔ حضرت داؤد کی آواز اور خوش آوازی مشہور ہے کنایۃً اعلیٰ درجے کی سریلی آواز، عمدہ آواز۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

لحن داؤدی ملے فریاد کو
موم کر دوں خنجر جلاد کو — فائز

قول فیصل — اختر شاہ اودھ نے لحن داؤدی کو نظم کیا ہے اور بطور تانیث جو عموماً زبانوں پر ہے ہم اہل لکھنؤ مذکر ہی بولتے ہیں۔

ہر اک راگنی آپ موجود تھی
کہ لحن بنی لحن داؤدی تھی — اختر

لُحُوق :۔ دو یا زیادہ چیزوں کا مل جانا۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لَحِیم :۔ پر گوشت، فربہ، موٹا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لحیم شحیم :۔ موٹا تازہ، فربہ اندام، توانا، تندرست۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دیکھا تو پھاٹک کی جانب سے کوئی آہستہ آہستہ آ رہا ہے قریب آیا تو انھوں نے غور سے نظر ڈالی، ایک کشیدہ قامت لحیم شحیم ڈنڈ پیل جیسے لنگوٹ باندھے اس بنگلے کی طرف جاتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

لِحْیَہ :۔ (بکسر اول و فتح سوم) ڈاڑھی، ریش۔ عربی مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

لخت :- (بفتح اول) ٹکڑا - پارہ - حصہ فارسی - مذکر - فصیح، رائج -

افسوس کام غم کا اظہار تک نہ پہونچا
یہ لخت دل بھی چشم خونبار تک نہ پہونچا سودا

قول فیصل - تکرار کے ساتھ ٹکڑے ٹکڑے کے معنوں میں بھی نظم ہوا ہے جو قلیل الاستعمال ہے

کرتا ہوں جمع پھر جگر لخت لخت کو
مدت ہوئی ہے دعوت مژگاں کئے ہوئے غالب

لخت جگر :- (اضافت) جگر کا ٹکڑا - فارسی - مذکر - فصیح، رائج -

مثلاً لخت جگر اشک مسلسل میں نہیں
شمشۂ گوہر ہیں زیب سلک گوہر سرخ سرخ شاد

لخت جگر :- (کنایتہً) عزیز محبوب اولاد - اولاد کے لئے بیٹا ہو یا بیٹی - فارسی ترکیب - فصیح، رائج -

لخت جگر [illegible] دیکھ لے قاصد
آ لاشۂ [illegible] نشکل نبی دیکھ لے قاصد عشق

لخت جگر :- (کنایتہً) آنسو شعرو اشعار - نظم و نثر - فارسی، مذکر - قلیل الاستعمال -

بوئے کباب سوختہ آتی ہے خاک سے
دامن سے کیا گرا کوئی لخت جگر فغاں فغاں

لخت جگر کھانا :- (کنایتہً) کمال ایذا برداشت کرنا -

(نقطی) گویا لخت جگر کھانا - خون دل پینا ہے
مرگ سے بدتر تنہائی کا جینا ہے -

(نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے مستعمل نہیں ہے

لخت دل :- (اضافت) دل کا ٹکڑا - فارسی - مذکر - فصیح، رائج -

قول فیصل - (کنایتہً) عزیز - محبوب اور اولاد کے لئے بھی اس کا استعمال ہے -

لختہ :- (بفتح اول) منجمد خون کا لوتھڑا - فارسی - مذکر - تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

لختہ ہے خون دل کا جو پھول اس شجر کا ہے
ہر پنکھڑی کٹا ہوا ٹکڑا جگر کا ہے مونس

قول فیصل - عام طور سے بصورت جمع لختے زبانوں پر زیادہ ہے -

یوں ہجوم داغ حسرت ہے ہمارے دل کے پاس
جیسے لختے خون کے جم جاتے ہیں بسمل کے پاس شوق

بصورت تکرار لختے کے لختے بھی عورتوں کی زبان پر ہے - رگا زجم یا جمے ہوئے خون - کے معنوں میں بھی زبانوں پر ہے یہ بھی عورتوں کی زبان ہے جو ادو جیسے غریب کو رات بہت زیادہ کھانسی آئی لختے کے لختے منہ سے خون کے گرے -

لخت لختہ :- ٹکڑے ٹکڑے - پارہ پارہ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

محل صرف - جاتے ہی اس ابر کے ٹکڑے اڑا دیئے سب نے دیکھا ابر تو لخت لختہ ہو گیا -

(طلسم ہوش ربا)

لخلخ :- (بفتح اول و سوم) لاغر دبلا پتلا فارسی - صفت - (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

لخلخ :- وہ آواز جو حلق کی خشکی کے باعث بھوک پیاس کی شدت میں نکلتی ہے -

(نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لخلخانا :- بھوک پیاس سے تڑپنا - بھوک سے نڈھال ہوا جانا - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ صرف شدت تشنگی کے محل پر پرندوں کے لئے بولتے ہیں - جیسے تم نے پانی نہیں بھرا میں نے دیکھا بہت دیر سے کبوتر لخلخا رہے ہیں - کونڈے میں پانی بھر دو -

لخلخ کرنا :- پرندوں کا گرمی اور پیاس کی شدت سے گلے سے آواز نکالنا - انسان کے واسطے بھی مستعمل ہے جیسے بچہ بھوک سے لخلخ کر رہا ہے

(نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ - لکھنؤ میں لخلخ کرنا نہیں بلکہ لخلخانا ہے اور یہ گلے سے آواز نکالنا بھی نہیں بلکہ پرندوں کا چونچ کھول کر سانس لینا ہے انسان کے لئے لخلخ کرنا یا لخلخانا کبھی استعمال نہیں ہوتا -

مولف کے نزدیک پیاس کی شدت سے چونچ کھولنے اور گلے کی حرکت کو لخلخانا کہتے ہیں

لخلخہ :- (بفتح اول و ضم چہارم) چند خوشبودار چیزوں کا مجموعہ جو دماغ کی قوت اور فرحت کے لئے مریض کو سنگھاتے ہیں - عربی مذکر فصیح، رائج -

ع - لخلخہ گیسوئے شکیں کا سنگھا یا محر کو تعشق

لخلخہ :- وہ ظرف جس میں یہ خوشبودار چیزیں رکھتے ہیں -

دھیان بندھا ہے جو اس عارض و گیسو کا امیر
متصل لخلخہ، مشک و گلاب آتے ہیں -
امیر (نور اللغات)

قول فیصل - شعر سے یہ معنی پیدا نہیں ہوتے ظرف کو لخلخہ کہتے ہیں بلکہ خوشبودار چیزوں کے مجموعے ہی کو لخلخہ کہتے ہیں

تخلخہ باندھنا :۔ ڈینگ ہانکنا، بڑھ بڑھ کے باتیں کرنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ زیادہ ترجیح کے ساتھ تخلخے باندھنا ہے اور یہ عورتوں کی زبان ہے۔

تخلخہ سنگھانا :۔ چند خوشبودار چیزوں کے مجموعے کو کسی مریض کو سنگھانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اسلیٹن نے چاہا کہ اپنی پیاری وفیشیا کو مدد دے، تخلخہ سنگھائے ہوش میں لائے۔ مگر وہ بے خود، بے ہوش، دین و دنیا فراموش تھا (فسانہ آزاد)

لدا پھندا :۔ (بفتح اول و چہارم ونون غنہ) اسباب ساتھ لئے ہوئے، خوب لدا ہوا، بوجھ میں دبا ہوا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ آپ نے خط میں لکھا تھا کہ آٹھ دن بعد آؤں گا یہ آج لدے پھندے کیوں چلے آئے۔

لدا دینا :۔ لدوا دینا، بار کرا دینا، اسباب رکھنے میں مدد کرنا، چھکڑے وغیرہ پر اسباب دھروا دینا جیسے لاد دے لدا دے لادنے والا ساتھ دے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ "لدوانا" بولتے ہیں۔

لدالد :۔ (بفتح اول و چہارم) درختوں سے پھلوں کے گرنے کی آواز۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف گرنا کے ساتھ ہے جیسے تم تو سو گئے تھے میں جاگتا رہا رات بھر درخت سے آم لدالد گرتے رہے۔

۔ ہر وہ چیز جو نرم ہو اور نرم جگہ گرے اس کے لئے کہہ دیتے ہیں۔

لدالد :۔ ۲ دیوار کے دھسے گرنے کی آواز۔ اردو مونث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

لدالد :۔ ۳ اسباب لادنے کی آواز۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لدالد :۔ ۴ کنویں میں گرنے کی آواز (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لدالد گرنا :۔ آواز کے ساتھ پے درپے گرنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ رات کو ہوا کی وجہ سے باغ میں لیٹا لیکن لدالد آم گرتے رہنے کی وجہ سے رات بھر سو نہ سکا اب پچھتا رہا ہوں کہ وہاں کیوں لیٹا۔

لدانا :۔ بار کرانا، اسباب لدوانا۔ ہندی (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر لدوانا ہے جیسے اتنی دیر سے ٹھیلا آیا کھڑا ہے اور تم نے سامان نہیں لدوایا۔

لدانا :۔ بوجھ اور بھل اسباب کے واسطے لادنا کے ساتھ مستعمل ہے مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

(شفقت) میں نے تو ہلکا لحاف اڑھا دیا تم کہتے ہو کہ لدانا لاد دیا (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

لدادا :۔ بہت بوجھ، بار، اسباب، سامان اردو مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ ایک رکشہ پر تین سواریاں اور دو بچے ہیں اس پر تم لحاف توشک بھی رکھے دے رہی ہو یہ سب اتنا لدادا کیسے جائے گا۔

لدادا لادنا :۔ بہت زیادہ اسباب لادنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ ہمارے ساتھ یہ سب لدادا کہاں لادے دے رہی ہو ہم نہیں لے جائیں گے۔

قول فیصل۔ جاڑے کے موسم میں اگر کوئی بہت کپڑے پہن لے تب بھی عورتیں کہتی ہیں تم نے کہاں اتنا لدادا لاد لیا۔

لدا ہونا :۔ بھرا ہونا، پر ہونا، اردو صرف عوام کی زبان

قول فیصل۔ عام طور سے درختوں کا پھلوں پھولوں سے پر ہونے کے محل پر بولتے ہیں۔

ہے موسم گل چمن میں ہر نخل\
پھولوں سے لدا کھڑا ہوا ہے مصحفی

لدا ہے :۔ (کنایۃً) بے وقوف پنے میں مبتلا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

لداؤ :۔ ۱ (بواؤ مجہول) لادنے کا اسباب، وہ بوجھ جو کسی چیز پر لادا جائے۔ بار۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

اتنا ان سے لداؤ کیا اٹھے\
دیکھنے میں ہیں وہ تو لاغر سے شرف

لداؤ :۔ ۲ وہ چھت جو صرف چونے سے ڈاٹ لگا کر بناتے ہیں، گنبد نما چھت اس چھت میں کڑیاں نہیں ہوتی ہیں۔

زندان آب وگل سے نہیں روح کو نجات
ثابت ہوا جو سقف بدیکھے لداؤ کے بستر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب ترکیب متروک ہے۔

لداؤ/لادنا:۔ بوجھ اٹھانا، بوجھ لادنا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

لد جانا: ۱؎ بوجھ سے پر ہو جانا، اسباب بھرا جانا بوجھ رکھا جانا کسی جانور یا گاڑی پر اردو صرف، عوام کی زبان۔

لد جانا: ۲؎ بھر جانا، پر ہو جانا پھنسیوں وغیرہ سے۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ غریب کے چیچک ایسی نکلی کہ سارا بدن دانوں سے لد گیا اور ابھی تک باگ نہیں مڑی۔

قول فیصل۔ درختوں پر بہت سے پھول یا پھل آنے کے لئے بھی مستعمل ہے۔

لد جانا: ۳؎ زمانہ اور وقت کے ساتھ چلا جانا، گزر جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج

محل صرف۔ پدرم سلطان بود سے کیا فائدہ وہ زمانہ لد گیا۔ اب دیکھئے کہ آپ خود کس دور سے گزر رہے ہیں اور خود آپ کی کیا حالت ہے۔

لد جانا: ۴؎ انتقال کر جانا، مر جانا دنیا سے گزر جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لد جانا:۔ تبادلہ ہو جانا، چلا جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ نئے تھانے دار صاحب نے آتے ہی شرفاء محلہ کو پریشان کرنا شروع کر دیا تھا لیکن ایک ہی درخواست میں لد گئے۔

قول فیصل۔ اس محل پر بوریا بستر بندھ جانا اور بوریا بستر ا بندھنا بھی مستعمل ہے۔

لدنا: ۱؎ بار ہونا، بوجھ رکھا جانا، اسباب یا بوجھ کا کسی گاڑی پر رکھا جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

لدنا: ۲؎ پر ہونا، بھرنا، پھلنا، درختوں میں بہت سے پھل پھول آنا، اردو صرف، عوام کی زبان۔

لدنا: ۳؎ انسان کا کسی چیز پر مثل اسباب کے بیٹھا ہونا۔ مجہول آدمی کے لئے مستعمل ہے۔

(فقرہ) باہر کی بہو بیٹیاں پلنگوں پر لدی بیٹھی رہیں ہل کر پانی تک نہیں پیا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ لدا بیٹھا رہنا عورتوں کی زبان ہے جیسے تین گھنٹے سے پلنگ پر لدی بیٹھی ہو یہ نہیں کہ جھوٹے برتن پڑے بھنک رہے ہیں دھو ڈالو۔

لَدُنّی:۔ (بفتح اول و ضم دوم) وہ چیز جو خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے کسی کو بغیر اس کی سعی و کوشش کے عنایت فرمائے وہ علم جو کوئی شخص بغیر سیکھے سکھائے اپنی طبیعت اور ذہن کی تیزی سے خود حاصل کرے۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہے خاص ذات ائمہ سے اس طرح کا جہاد
کہ محض علم لدنی پہ جس کی ہے بنیاد
اوج

قول فیصل۔ عام طور سے اس لفظ کا استعمال علم کے ساتھ ہے یعنی علم لدنی، جس کے معنی قریب، نزدیک ہیں۔

صاحب نور اللغات نے صرف لدن بھی لکھا ہے مگر عام طور سے اس کا استعمال نہیں ہے۔

لدُّو: (بواؤ معروف) لادو بار برداری کے لائق۔ بوجھ اٹھانے کے قابل۔ ۲؎ وہ حیوان جو بار برداری کے کام آئے جیسے بیل، گدھا، گھوڑا، اونٹ، ٹٹو، خچر وغیرہ۔ ہندی۔ صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

لَدُّو:۔ (بفتح اول و تشدید دوم) ٹھس۔ کاہل سست۔ اردو صفت۔ عوام کی زبان۔

لدوا:۔ سینٹھے یا جھاکڑ جو پر چھتی کے عوض کچی دیوار پر رکھتے ہیں۔ ہندی۔ مذکر۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لدوانا:۔ لادنا کا متعدی المتعدی۔ بار کرانا۔ کسی گاڑی پر سامان رکھوانا۔ اردو۔ عوام کی زبان۔

لدوائی:۔ لادنے کی اجرت۔ اردو۔ مونث عوام کی زبان۔

لدّھڑ:۔ (بفتح اول و تشدید دوم) کاغذ یا کپڑا وغیرہ جو موٹا اور بد وضع ہو۔ ہندی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لدّھڑا:۔ غیر معمولی موٹا۔ بہت موٹا۔ بھدیلا۔ پھرتیلے اور تیز کی ضد۔ اردو صفت عوام کی زبان۔

محل ص۔ ف۔ راجہ جی میں بھاگنے کے اوسان بھی نہ رہے۔ بدن کے لدھڑ عجب عالم ہوا۔
(دربار اکبری)

لدھڑ (صفت) وہ چیز جو گندہ، بھدی اور معمول سے زیادہ بھاری ہو۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

لدھڑ (صفت) وہ چیز جس کا بھاری ہونا بدنما ہو۔ اردو صفت، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال

لدھڑ (صفت) وہ چیز جس میں بدسلیقگی سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے یا پرچے جوڑے گئے ہوں اور وہ وزنی ہوگئی ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لدھڑ (صفت) وہ کنکیا جس میں کنے ٹھس ہونے کی وجہ سے چلت پھرت نہ رہی ہو۔ اردو صفت، کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

لدھڑ۔ بھدی سمجھ کا، کند ذہن۔

تین برس کی عمر ہے تو میٹھے لدھڑ کند ذہن
تک تو تے کی طرح چرشنے لگتے ہیں (معشاق)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ عوام بول دیتے ہیں۔

لدی پھندی: بہت گہنا یا تا پہنے ہوئے گہنے کے بوجھ میں دبی ہوئی۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل نظم۔ رشتے جوتے میں لدی پھندی اترائی پھرتی ہیں تو یہیں

لڈو (مذکر) ایک قسم کی گول گول مٹھائی، ایک قسم کی مٹھائی جو بیسن وغیرہ سے گول بنائی جاتی ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

آہ و نالے سے فلک تک ہل گئے
پوچھ کیا لڈو پیڑے مل گئے — منیر

قول فیصل۔ پورب کے بھی لڈو بنتے تھے جس کے لئے مشہور ہے کہ کھائے تو پچھتائے نہ کھائے تو پچھتائے۔ یہ لکڑی کے برادے اور گڑ سے بنتے تھے۔

لذت فراق و وصل کی دونوں میں دل کو ہے
بوسے دہان یار کے لڈو ہیں بور کے — برق

مونگ کے آٹے اور نکتیوں کے بھی لڈو بنتے ہیں نکتیوں کے لڈوؤں کو موتی چور کے لڈو بھی کہتے ہیں۔

لڈو (مذکر) (کنایۃً) فائدہ، نفع، نعمت۔ اردو صفت، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ لڈو پیڑے کے ساتھ ہی یہ معنی لئے جاتے ہیں۔

لڈو بٹنا:۔ (کنایۃً) فائدہ ہونا، کثیر نفع ہونا۔

(فقرہ) کیا وہاں لڈو بٹتے تھے جو میرے نہ جانے سے نقصان ہوا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر لڈو پیڑے بٹنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

لڈو باندھنا، لڈو بنانا:۔ کسی چیز کو گول گول بنانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ لڈو بنانا ہی بولتے ہیں۔

لڈو پیڑے: (بفتح اول و تشدید دوم) (مذکر) نعمت، اچھی اچھی چیزیں (کنایۃً) فائدہ، نفع، اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تم جو نواب صاحب کے یہاں روز روز دوڑ کے جاتے ہو تو اس سے نہیں کیا فائدہ وہاں کون سے تم کو لڈو پیڑے مل جاتے ہیں۔

قول فیصل۔ اسی جگہ لڈو پیڑے بٹنا بھی عوام بول دیتے ہیں جیسے چلو بھاگو یہاں سے یہاں لڈو پیڑے تھوڑی بٹ رہے ہیں جو کھڑے ہو۔

لڈو کھلانا:۔ دعوت کرنا، ضیافت کرنا، رشوت دینا۔

(فقرہ) یاروں کو لڈو کھلاؤ جب کام بنے گا۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت و نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لڈو کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہوتا:۔ چکنی چپڑی باتوں سے کام نہیں نکلتا ہے خالی دل خوش کن باتوں سے کام نہیں چلتا (گنجینۂ اقوال و امثال و فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے، لڈو کہے سے منہ نہیں میٹھا ہوتا، یعنی خالی باتوں اور زبانی چاپلوسی سے مطلب برآری نہیں ہوتی کچھ خرچ بھی کرنا پڑتا ہے یعنی دیئے لئے کام نہیں چلتا۔ بہت کمی کے ساتھ عوام بولتے ہیں۔

لڈو ملنا:۔ فائدہ ہونا، کچھ ہاتھ لگنا، کسی طرح کا فائدہ ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ اس کو مارنے میں تمہیں کیا لڈو مل جائیں گے خواہ مخواہ ہی تو اس کو پریشان کر رہے ہو۔

لذات:۔ لذت کی جمع۔ مزے، ذائقے، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

بھلائی ہے جو آقا کا نہ دے ساتھ غلام
بات کی فکر ہے لذات جہاں سے کیا کام — تعشق

قول فیصل۔ لذات جہاں، لذات دنیا کی ترکیب سے عام طور سے زبانوں پر ہے۔

لذائذ:۔ لذیذ کی جمع، لذت دار چیزیں، مزے دار ذائقے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حاصل جو ہوئے درد محبت کے لذائذ
میں بھول گیا عیش و فراغت کے لذائذ — حسرت موہانی

قول فیصل۔ عربی زبان میں جمع حکم تانیث میں ہوتی ہے لکھنؤ کے فصحا عربی جمع کو بصورت تذکیر ہی استعمال کرتے ہیں۔ جیسا کہ شعر میں استعمال ہوا ہے۔

لذائذ نفسانی: - حظ نفسانی، نفس کے مزے۔ نفس کی خوشی۔ شہوت پرستی۔ فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

لذت: - مزہ، ذائقہ۔ عربی۔ مونث فصیح، رائج۔

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے غالب

قول فیصل۔ اس کی جمع لذات ہے۔ اردو میں اس کی جمع لذتوں اور لذتیں ہے۔

لذت: - لطف، حظ۔ خوشی۔ عیش و نشاط عربی۔ مونث، فصیح، رائج۔

اس محبت کے مزے سے جو کوئی واقف ہوا
زندگی کی اس کو لذت عمر بھر ملتی نہیں سحر

بعض سے ہوتی ہے پیدا لذت
بعض سے درد و الم کی حالت مرزا رسوا

لذت اٹھانا: - مزہ اٹھانا۔ لطف حاصل کرنا۔ اردو حرف۔ فصیح، رائج۔

جس نے ہو لذت اٹھائی زخم تیغ عشق کی
کب وہ مرہم دان کو ڈھونڈے نمکداں چھوڑ ذوق

گویا زبان شکر ہے آنکھوں میں ہر مژہ
لذت اٹھا رہا ہوں ترے انتظار کی بحر لکھنوی

لذت اٹھنا: - مزہ حاصل ہونا۔ لطف حاصل ہونا۔ خوشی ہونا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

رفتہ رفتہ یہ مدارات کی لذت اٹھی
ہمنشینی سے ملاقات کی لذت اٹھی امیر

قول فیصل۔ لذت اٹھ جانا بھی رائج ہے۔

درد دیں اس چشم مست ناز کے
لذت پرہیزگاری اٹھ گئی داغ

لذت آشنا: - مزہ جاننے والا۔ لذت حاصل کرنے والا۔ فارسی۔ صفت۔ فصیح، رائج۔

جو لذت آشنائے مرگ ہوتا خضر تو ہرگز
نہ پیتا آب حیواں ڈوب مرتا آب حیواں میں ذوق

لذت بھری ہونا: - مزہ ہونا۔ لذت ہی لذت ہونا۔ لذت ہونا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

اہل دل سنتے ہی جاتے ہیں مرا قصۂ غم
لذت عشق بھری ہے مرے افسانے میں شفیق

لذت پانا: - مزہ پانا۔ لطف حاصل ہونا حظ اٹھانا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

تمہارے شربت دیدار کی لذت نہیں پاتے
ہزار آپس میں آمیزش گلاب و قند کرتے ہیں آتش

قول فیصل۔ لذت حاصل ہونا بھی زبانوں پر ہے۔

لذت پرست: - لذت کا عاشق۔ فارسی صفت۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

لذت چکھنا: - کچھ مزہ چکھنا۔ لطف حاصل کرنا۔ اردو حرف۔ قلیل الاستعمال۔

چار دن اپنے محبوں سے محبت کرتے
لذت عشق بھی چکھتے یہ حسیں تھوڑا کی آتش

قول فیصل۔ اس جگہ مزہ چکھنا زبانوں پہ زیادہ ہے۔

لذت دینا: - مزہ دینا۔ ذائقہ دینا۔ لطف دینا۔ اردو حرف۔ فصیح، رائج۔

ذائقہ چاشنی عشق کا کامل ہو تو دیں
شادیٔ وصل کی لذت غم فرقت کے مزے ذوق

قول فیصل۔ لطف عطا کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔

خموشی کی لذت لب گل کو دی
تمنائے فریاد بلبل کو دی تسلیم لکھنوی

لذت گویائی: - شعر و شاعری کرنے کا حظ گفتگو کا مزہ۔ بات چیت کا لطف۔ فارسی ترکیب تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

خاموشی میں پائی لذت گویائی ہے
آنکھیں جو ہیں بند عین بینائی ہے انیس

لذت ملنا: - مزہ ملنا۔ لطف حاصل ہونا اردو حرف، فصیح، رائج۔

ملتی ہے عاشق کو لذت فرقت معشوق میں
اختیار ہجر ہے سرخاب سے سرخاب کا ناسخ

لذت ہونا: - مزہ ہونا۔ لطف ہونا۔ اردو حرف۔ فصیح، رائج۔

دخل ہے اس کو بہت کچھ مرے تڑپانے میں
وہ جو لذت ہے ترے نام کے دہرانے میں اثر لکھنوی

لذت یاب ہونا: - لذت حاصل کرنا مزہ حاصل کرنا۔ اردو حرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ناگہاں اس رنگ سے خوننابہ ٹپکانے لگا
دل کہ ذوق کاوش ناخن سے لذت یاب تھا غالب

لذیذہ: - (بفتح اول یائے معروف) خوش ذائقہ، مزیدار۔ خوش مزہ۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کہیں انار کی قطار، کہیں کھجور کی بہار۔ ادھر انبۂ لذیذ و شیریں ادھر امرود حلوائے بے دود۔ (فسانۂ آزاد)

لذیذ: - مزیدار، دلپسند من بھاتا۔

جذبۂ عشق زلیخا گر نہ تھا فرمائیے
مصر کے بازار میں کیا تھا مہ کنعاں لذیذ عاشق

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لذیذ: ۲ (مجازاً) خوش گوار، پر لطف ۔ فارسی ۔ صفت ، فصیح ، رائج ۔

گو وصال یار میں ہے عیش کا ساماں لذیذ
پر جدائی میں بھی ہے ہم کو غم ہجراں لذیذ عاشق

(فرہنگ آصفیہ)

لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم: ۔ کہانی مزیدار تھی اس لئے میں نے خوب بڑھا کے بیان کی ۔ جب کسی دلچسپ بات میں طول دیتے ہیں تو یہ مصرع پڑھتے ہیں ۔

(فرہنگ امثال)

قول فیصل ۔ یہ خالص تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ہے ۔

لُر: ۔ (بالضم) احمق ۔ بے تمیز ، بے شعور ، بد سلیقہ ، فارسی صفت مذکر ۔ عوام کی زبان ۔

لینی ہے خبر اب ایک لُر کی
ترکی کا جواب بھی ہے ترکی عاشق

لَر: ۔ (بفتح اول) زمین ناپنے کی ڈیڑھ فٹ لانبی چھڑی ، ہندی ، مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لرز اٹھنا: ۔ خوف سے کانپ جانا ۔ اردو صفت ، فصیح ، رائج ۔

چمن میں برق نے جھانکا کہ ہم لرز اٹھے
اب اس سے آگ ہی لگ جائے آشیانے کو فانی بدایونی

لرزاں: ۔ کانپنے والا ، خوف سے کانپنے والا ، لرزنے والا ، تھرتھرانے والا ، فارسی صفت ، فصیح ، رائج ۔

تجھ کو مخمور جو دیکھا ہے تو اے پیکر ناز
مست ہم بھی ہیں تری مستی لرزاں کی قسم حسرت موہانی

قول فیصل ۔ ہونا اور رہنا کے ساتھ بھی صرف ہے

نزدیک ہے کہ شوق سے مژدۂ وصال
لبہائے نازدیار ہیں لرزاں مرے لئے حسرت موہانی

لرزاں رہی زمیں جو مرا امتحاں رہا
سکتے میں آئینے کی طرح آسماں رہا شرف

لرزانا: ۔ (متعدی) ہلا دینا ، کپکپا دینا ، اردو صرف ، قریب بمتروک ۔

لرزاتا تھا دنیا کو جو افسانہ محشر
ادنیٰ سا یہ باندھا ہوا طومار ہے میرا شرف

لرز جانا: ۔ تھرا جانا ، خوف سے کانپ اٹھنا ، ڈر جانا ، خائف ہو جانا ۔ اردو صرف فصیح ، رائج ۔

نگاہ یاس میری دل ہلا دیتی ہے قاتل کا
لرز جاتے ہیں بازو ہاتھ سے تلوار گرتی ہے اسیر

لرزش: ۔ (بکسر سوم) رعشہ ، کپکپی ، تھرتھراہٹ ۔ فارسی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

تاثیر برق حسن جو ان کے سخن میں تھی
اک لرزش خفی مرے سارے بدن میں تھی حسرت موہانی

لرزنا: (بفتح اول و دوم) کانپنا ، تھرتھرانا ، ڈرنا ، سردی خوف یا رعب سے بدن میں رعشہ آنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

اے خدا ہو گئی کس کلمہ کی دل پر تاثیر
برہمن نکلا لرزتا ہوا میخانے سے شفیق

لرزنا: ۔ ہلنا ، جنبش کرنا ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔

یوں خاک پر گرے کہ لرزنے لگی زمیں
حلقہ بنا کے پاس کھڑے ہو گئے لعیں مؤلف

لرزہ: ۱ وہ کپکپی جو خوف یا بیماری کی حالت میں ہوتی ہے فارسی مذکر ، فصیح ، رائج ۔

سن کر یہ صدا جسم کا لرزہ ہوا کچھ کم
پردے کے قریں آ گئے سردار دو عالم وحید

لرزہ: ۔ ۲ تھرتھر کانپنا ، تھرتھراہٹ فارسی مذکر ۔ فصیح ، رائج ۔

پر مرا دل بھی تھرتھراتا تھا
سن کے لرزہ خدا کا آتا تھا شوق

لرزہ: ۔ ۳ زلزلہ ، بھونچال (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کی زبان نہیں ۔ یہ ضرور ہے کہ زلزلہ جب آتا ہے تو زمین مکانات ، عمارتیں وغیرہ لرزنے اور ہلنے لگتی ہیں ۔

لرزہ آنا: ۔ رعشہ آنا ، کپکپی چھوٹنا ، کانپنا کپکپانا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

تپ سوز فرقت بھی کیا بلا ہے
مجھے کس نے دیکھا کہ لرزہ نہ آیا اسیر

لرزہ آنا: ۲ جنبش ہونا ، ہلنا ۔ اردو صرف فصیح ، رائج ۔

زینب نے آ کے طیش میں جس وقت یہ کہا
لرزہ خدا کے عرش کو اس وقت آ گیا ضمیر

لرزہ آنا: ۳ زلزلہ آنا ، بھونچال آنا (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لرزہ آنا: ۴ لرزہ کا بخار ہونا ، سردی لگ کے کپکپی کے ساتھ بخار آنا ۔ اردو صرف فصیح ، رائج ۔

قول فیصل ۔ اسی جگہ تپ لرزہ بھی زبانوں پر ہے ۔

لرزہ آنا: (کنایۃً) خوف چھا جانا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

تپ سوزِ فرقت میں کیا بد بلا ہے
مجھے کس نے دیکھا کہ لرزہ نہ آیا — اکبر

لرزہ براندام ہونا:۔ خوف سے کانپنا۔ ڈر سے جسم میں تھرتھری پیدا ہونا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

درد کی ترت سے دنیا لرزہ براندام ہے
بجلیاں ماتم میں بھر دیں غم کو طوفاں کر دیا — نجم آفندی

لرزہ پڑنا:۔ تھرتھری پیدا ہونا۔ کانپنے لگنا۔ جسم یا بدن میں رعشہ پیدا ہونا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

لرزہ چڑھنا:۔ کپکپی چڑھنا۔ بخار کے سبب تھرتھر کانپنا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

ابرے میں ابر کی بھی حرارت ہے مہر کو
لرزہ چڑھا تو اوڑھی دو فرغل علی الصباح — نصیر

قول فیصل۔ عوام اس محل پر جوڑی چڑھنا عام طور سے بولتے ہیں۔

لرزہ چھڑھنا:۔ (کنایۃً) کمال خوف معلوم ہونا۔ ڈرنا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

لرزہ چڑھا جو دیونی پر
مانند حواس اڑی دم غطر — گلزار نسیم

لرزے سے بخار آنا:۔ لرزے کے ساتھ بخار آنا۔ جسم میں کپکپی کے ساتھ بخار چڑھنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

اللہ رے اے مسیح تری سرد مہریاں
لرزے سے آفتاب کو آئے بخار روز — صبا

لرزے کی تپ چڑھنا:۔ تپ لرزہ چڑھ جانا، وہ بخار جس میں آدمی کانپنے لگتا ہے۔ جاڑے کا بخار۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع سب کو بخار تیغ سے لرزے کی تپ چڑھی — انیس

لڑ: ۱ (بالفتح) لڑی۔ سلک۔ اردو، مونث، رائج۔

جاہ سلک درِ دنداں کی ثنا لکھی ہے
اس غزل پر ہے ہمیں موتیوں کی لڑیاں — جاہ

قول فیصل۔ موتی کی لڑیاں موتیوں کی لڑ زبانوں پر ہے۔

لڑ: ۲ تاگے رسی یا ڈور کا ایک بٹا ہوا تار جس کو دوسرے تار سے ملا کر رسی یا ڈور بناتے ہیں۔ اردو۔ مونث، رائج۔

لڑ: ۳ قطار۔ صف۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ اہل لکھنؤ کی زبان نہیں۔

لڑ: ۴ دھاگا جس میں کئی متعدد موتی پروئے ہوئے ہوں۔ اردو صفت۔ رائج۔

دانتوں کی نظم اس کے ہنسنے میں جن نے دیکھی
پھر موتیوں کی لڑ پر ان نے کبھو نہ تھوکا — میر

قول فیصل۔ زیادہ تر زبانوں پر موتی کی لڑ، یا موتیوں کی لڑی ہے۔

لڑ: ۵ کنایۃً ہے کسی کے وسیلے اور تعلق سے بھی کہ کس جگہ ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لڑ: ۶ سلسلہ۔ تعلق۔ ایک کا دوسرے سے تعلق۔ اردو، مونث۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اسی محل پر لڑیں لڑ عام طور سے زبانوں پر ہے۔ جیسے راجہ صاحب لکھنؤ پہنچے ہیں کئی منزلیں طے کرنا پڑتی ہیں لڑیں لگی ہے۔

لڑ: ۷ زنجیر، زنجیرہ۔ چین۔ ٹولی۔ جماعت۔ پرا۔ تھوک۔ دامن۔ پلہ کنارہ۔ پنجاب کی زبان۔ عنا۔ گرہ گانٹھ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

لڑا:۔ (بالفتح) لڑی۔ سلک۔ اردو صفت مذکر۔ رائج۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں دولڑا، سہ لڑا وغیرہ کی ترکیب سے رائج ہے۔ جیسے میرا سچے موتیوں کا سہ لڑا ہار پرسوں شادی میں کھو گیا تھا اور ابھی تک نہ ملا۔

لڑا بھڑا ہونا:۔ لڑائی میں مشاق۔ اردو صفت مذکر۔ عوام کی زبان۔

لڑے بھڑے ہوئے تھے جب ہیں وہ پڑا چھوٹا
اٹھا وہ مورچہ پہلا وہ دوسرا ٹوٹا — اوج

لڑاکا:۔ (بالفتح) جھگڑالو، شریر، فساد کرنے والی۔ لڑنے والی۔ بلاوجہ بات بات پر جھگڑا کرنے والی۔ اردو صفت۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ عسکری۔ آخر دشمنی کا سبب کیا ہے عداوت تو بے سبب نہیں ہوتی۔ اور یہ کیا وجہ ہے کہ ساری دنیا کو آپ ہی سے دشمنی ہے اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ تم ہی لڑاکا ہو۔ (سیر کہسار)

قول فیصل۔ کبھی کے ساتھ مردوں اور لڑکوں کے لئے بھی اس کا استعمال ہے۔

ناسازیٔ طبیعت کیا ہی جوان ہوئی ری
اوباش وہ ستمگر تھا کا ہی تھا لڑاکا — میر

لڑاکا کے چار کان:۔ جس عورت کو لڑائی کی عادت ہوتی ہے وہ ہر طرف کان لگائے رہتی ہے اور لڑائی کا بہانہ ڈھونڈھا کرتی ہے۔ (فرہنگ اثر د محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔

لڑاکو: جنگجو، لڑنے والا، فسادی، بات بات پر لڑنے والا۔ اردو صفت مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بھئی میں آپ سے کئی مرتبہ کہہ چکی ہوں کہ آپ اس خاندان میں شادی کا ارادہ نہ کیجیے بڑا لڑاکو خاندان ہے۔

لڑا مرتا ہے: لڑ لڑ کر جان دیئے دیتا ہے خواہ مخواہ جھگڑا کرتا ہے۔

کفر و دیں ایک ہیں تسبیح ہو زنار بھی ہے
کیوں لڑے مرتے ہیں ہندو و مسلماں دونوں (قدر)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ بصورت جمع لڑے مرتے ہیں زبانوں پر زیادہ ہے جیسا کہ قدر کے شعر سے بھی ظاہر ہے۔

لڑانا: ۱ جنگ کرانا، کشتی لڑانا۔ اردو صرف، رائج۔

لڑانا: ۲ ملانا، شریک کرنا، ساجھا ملانا۔ جیسے چار چار پیسے لڑا کر سودا کھایا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لڑانا: ۳ پیچ کرانا، [illegible] بازی کرانا، ایک کنکوے کی ڈور سے دوسرے اڑتے ہوئے کنکوے کی ڈور کو کاٹنا۔ اردو صرف، کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

قول فیصل تنہا نہیں، کنکوا لڑانا، پیچ لڑانا، پتنگ لڑانا کی ترکیبوں سے ہی رائج ہے۔

لڑانا: ۴ مصروف کرنا، لگانا، متوجہ کرانا، کوشش کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ جان لڑانا، طبیعت لڑانا کی ترکیبوں کے ساتھ رائج ہے۔

دریا کی طرح جوش و غنا میں اہل کے لڑ
غیرت کی جا ہے جان لڑا دے سنبھل کے لڑ (وحید)

لڑانا: ۵ سامنے کرنا، ملانا، گھورنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ آنکھ لڑانا، نظر لڑانا کی ترکیبوں سے رائج ہے۔

لڑانا: ۶ زور کرنا، زور آزمائی کرنا، پنجہ میں پنجہ ڈال کے زور کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ پنجہ لڑانا، کلائی لڑانا کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

لڑانا: ۷ بدکلامی کرنا، دوبدو کرنا، ترکی بہ ترکی جواب دینا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ زبان کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے تم بڑے بدتمیز ہو بڑوں سے زبان لڑاتے ہو تمہیں شرم نہیں آتی۔

لڑانا: ۸ (دکنائیہ) مقابلہ کرنا، تقابل کرنا، ملانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

میری شب فرقت کی نہ دیکھی تھی سیاہی
گیسو وہ لڑاتے تھے شب تار سے پہلے (عاشق والاجاہ)

شور ہو حق ہے یہاں بڑھ کے وہاں سے زاہد
اپنی مسجد سے لڑاتے مرے میخانے کو (امیر)

لڑانا: ۹ فساد کرانا، لڑائی کرانا، آمادۂ فساد کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر لڑوانا زبانوں پر ہے جیسے تمہیں کیا مل گیا کہ ادھر کا ادھر جھوٹ سچ لگا کے بھائی کو بھائی سے لڑوا دیا۔

لڑانا: ۱۰ زور کرانا، کشتی کے داؤں سکھانا۔ اردو صرف، پہلوانوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ میں آج اکھاڑے پر نہیں آؤں گا تم سب کو لڑا دینا تاکہ ناغہ نہ ہو۔

قول فیصل۔ اسی محل پر زور کرا دینا زبانوں پر زیادہ ہے۔

لڑانا: ۱۱ دو چیزوں کو باہم ٹکرانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فراق یار میں دوران سر ہے دور شراب
لڑا کے شیشے سے توڑوں یہ ہے سرِ قدح (آتش)

لڑاؤ: لڑنے کے قابل۔ صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لڑاؤ: ۲ ڈور۔ جو ایک مرتبہ کنکوا لڑانے کے قابل ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

لڑائی: ۱ (بالفتح) تکرار، جھگڑا۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

ساقی لڑائیوں سے تری چاہتا ہے جی
باہم لڑا کے شیشہ و ساغر کو توڑ دوں (ذوق)

لڑائی: ۲ جھگڑا، فساد، مارپیٹ۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

لڑائی: ۳ (دکنائیہ) مقابلہ، مڈبھیڑ، سامنا۔ اردو، مونث، رائج۔

لڑائی: ۴ لڑنے کا انداز، طریقۂ جنگ، عنوان جہاد۔ اردو مونث، قلیل الاستعمال۔

کیں صفیں صاف، مگر منہ کی صفائی نہ گئی
کج ادائی کو نہ چھوڑا وہ لڑائی نہ گئی (انیس)

لڑائی: ۵ عداوت، بیر، ان بن، بگاڑ، خصومت، خفگی، رنجش، قطع تعلق، دشمنی۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

آپ کو آتا رہا میرے ستانے کا خیال
صلح سے اچھی رہی مجھ کو لڑائی آپ کی (حسرت موہانی)

لڑائی: ۶ جنگ و جدل، حرب، معرکہ آرائی، مصاف۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

آج مقتل میں سر و تن کی جدائی ہوگی
کربلا نام ہے خیبر کی لڑائی ہوگی مؤلف

قول فیصل ۔ اس کی جمع لڑائیاں ہے ۔

وہ نیمچوں میں سیف علیؑ کی صفائیاں
وہ ولولے وہ پہلے پہل کی لڑائیاں انیس

لڑائی باندھنا : ۔ جنگ کی ٹھیرانا ، دشمنی کرنا ، جھگڑا کرنا ۔ اردو حرف ۔ عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال

دشمن بناؤ غیروں کو دیدے کے گالیاں
میں خوش ہوں تم لڑائی محلے سے باندھلو داغ

لڑائی بڑھانا : ۔ جنگ کو طول دینا ۔ جھگڑا بڑھانا ۔ تکرار کو طول دینا ۔ اردو حرف ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ جب بات ختم کرادی اور صلح ہوگئی تو اب پھر لڑائی بڑھانے سے کیا فائدہ تم بھی خاموش رہو ۔

لڑائی بڑھنا : ۔ جنگ کو طول ہونا ۔ تکرار بڑھنا جھگڑا بڑھنا ۔ اردو حرف ۔ فصیح ، رائج ۔

لڑائی بگڑنا : ۔ شکست ہونا ۔ حریف سے جنگ میں شکست کھانا ۔ شکست یاب ہونا ۔ اردو حرف ، فصیح ، رائج ۔

آئی جو وہ پری تو بڑائی بگڑ گئی
تقدیر لڑ گئی تو لڑائی بگڑ گئی رشک

بختی کدھر ہے شیر دل کو صورت دکھا تو جائے
بگڑی ہوئی لڑائی کو ظالم بنا تو جائے انیس

لڑائی بھڑائی : ۔ دنگا فساد ، جنگ و جدل ، تکرار ۔ اردو مونث ۔ عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ خدا بخشے خالہ اماں سب سے جھک کے ملتی تھیں ۔ لڑائی بھڑائی سے ہمیشہ دور رہتی تھیں ۔

لڑائی پر اتر آنا : ۔ لڑائی جھگڑے پر آمادہ ہونا ۔ لڑنے لگنا ۔ اردو حرف ۔ عوام اور عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ قاعدہ یہ ہے کہ کسی بات میں جب آدمی لاجواب ہوتا ہے تو سخن پروری کے لئے لڑائی پر اتر آتا ہے (ایامی)

لڑائی پر اٹھنا : ۔ جنگ پر آمادہ ہونا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لڑائی پر تل جانا : ۔ لڑائی پر آمادہ ہونا لڑنے کو تیار رہنا ۔ لڑنا ۔ اردو حرف ۔ فصیح ، رائج ۔

ٹلنے نہیں جو لڑائی پہ یہ تل جائیں گے
جو سر ان چھوٹی سی تلواروں کے کھل جائیں گے وحید

لڑائی پر جانا : ۔ مہم پر جانا ۔ میدان جنگ میں لڑنے کے لئے جانا ۔ معرکہ آرائی کے واسطے روانہ ہونا ۔ اردو حرف ۔ غیر فصیح ، رائج ۔

چڑھتا ہے لڑائی پہ جواں مردوں کو معراج
گیتی پہ تھا بالا ہو وہ تلوار چلے آج انیس

لڑائی پر چڑھنا : ۔ حملہ کرنا ۔ جنگ کرنا ۔ جنگ کو جانا ۔ اردو محاورہ ۔ قریب بہ متروک ۔

ہم بھی یوں ہی چڑھے تھے احد کی لڑائی پر انیس

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ انیس لکھتے ہیں کہ یہ انیس کا مخصوص محاورہ ہے ۔ درانحالیکہ محاورہ کسی کی ذات سے مخصوص نہیں ہوتا بلکہ جو عام طور سے بولا جائے اسے محاورہ کہیں گے ۔

لڑائی پڑنا : ۔ باہمی فساد ہو جانا ۔ آپس میں جنگ ہونا ۔ اردو حرف ۔ قریب بہ متروک ۔

محل صرف ۔ مگر سچ آپ نے کہا کہ وہ جو ہوشیار ہو گا سخت لڑائی پڑے گی ۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل ۔ جس کی صورت میں لڑائیاں لڑنا بھی زبانوں پر تھا ۔ جیسے اس کہنے اور پوچھنے سے سوائے اس کے کہ لڑائیاں پڑیں اور جھگڑے کھڑے ہوں کچھ حاصل نہیں ہوتا ۔ (مراۃ العروس)

لڑائی تل جانا : ۔ لڑائی ٹھن جانا ۔

جب تل گئی لڑائی ترازو کے تول پر
بالوں سے بات چھوٹے دھڑوں سے دھڑ کٹے انشا
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لڑائی تمام ہونا : ۔ جنگ ختم ہونا ۔ لڑائی ختم ہونا ۔ اردو حرف ۔ فصیح ، رائج ۔

ہم لڑ چکے ہماری لڑائی ہوئی تمام
لیکن ابھی بھرا نہیں تیرا دل آہ آم تعشق

لڑائی ٹھانا : ۔ دشمنی ٹھاننا ۔ بیر باندھنا اردو حرف دہلی کی زبان ۔

صلح کل ہے مذہب اپنا اپنی کسی سے جنگ نہیں
معرکہ آرا ہو کے لڑائی ٹھاننے والے اور ہی ہیں

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں بھی کبھی کبھی بول دیتی ہیں ۔

لڑائی ٹھن جانا : ۔ لڑائی ٹھہر جانا ۔ لڑائی ہو جانا ۔ لڑائی کا یقینا ہونا ۔ اردو حرف عورتوں کی زبان ۔

لڑائی جھگڑا : ۔ تکرار ۔ دنگا فساد ، لڑنا جھگڑنا ۔ اردو حرف ۔ عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ عسکری ۔ بھئی ہم کو اس لڑائی جھگڑے سے نفرت ہے ۔

مرزا: حضور اور بان کو اس سے محبت ہے۔
(سیر کہسار)

لڑائی جھگڑا کرنا: - لڑنا جھگڑنا۔ فساد کرنا۔ باہم لڑنا۔ تکرار کرنا۔ لڑنا۔ اردو مصدر عوام اور عورتوں کی زبان۔

لڑائی جھگڑا بکھیڑا کرے بلا میری
رہیں کسی کے وہ گھر مجھ کو شر نہیں آتا جان صاحب

لڑائی چھڑنا: - لڑائی کی ابتدا ہونا۔ لڑائی شروع ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

مثال صرف۔ آپ جہاں جا رہے ہیں وہاں ہندو مسلم فساد کا اندیشہ ہے اگر کہیں لڑائی چھڑ گئی تو آپ بڑی زحمت میں پڑ جائیں گے۔ اس سے نہ جائیں تو بہتر ہے۔

لڑائی چھوڑ دینا: - لڑائی سے منہ چھپانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع سہم اور خوف جان سے لڑائی کو چھوڑ دیں۔ انیس

لڑائی ڈالنا: - دو یا زیادہ شخصوں کو لڑوانا، لڑائی اور خصومت قائم کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

شام سے آتے ہی صاحب نے لڑائی ڈالی
اب تو ٹل جاؤ خدا کے لئے رات آخر ہے اسیر

لڑائی سر پہ مول لینا: - اپنے ذمے جھگڑا لینا، عذاب مول لینا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

ہمسری کر کے یہاں تو نے عبث شانے سے
مول لی اے دل صد چاک لڑائی سر پر نصیر

لڑائی سر کرنا: - جنگ فتح کرنا، لڑائی جیتنا، معرکہ سر کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

مثال صرف۔ میں نے کہا ارے بادیہ تمغہ اس قدر جلد کہاں سے مل گئے ہنس کر کہا۔ ہم نے چار لڑائیاں سر کیں۔ (کامنی از سردار)

لڑائی سے لڑائی ہونا: - بہت ہی لڑائی ہونا از حد جھگڑا ہونا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

آج تھا پھر بے جمیت میر دال
کل لڑائی سے لڑائی ہو چکی میر

لڑائی کا باجا: - وہ باجا جو میدان کارزار میں بجاتے ہیں۔ طبل جنگ، جنگی باجا۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ جنگی باجا بولتے ہیں۔

لڑائی کا پچھا بھاری ہوتا ہے: - لڑائی کا زور آخر میں ہوتا ہے۔ مقولہ

دوسرا پیشین گوئی کرتا تھا کہ لڑائی کا پچھا ہی بھاری ہوتا ہے (ابن الوقت) (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔
"مجھے بیان کردہ مطلب سے اتفاق نہیں لڑائی ختم ہونے پر لوگوں کی تکلیفوں اور پریشانیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے چیزوں کی قیمت گراں ہو جاتی ہے ضروریات زندگی آسانی سے فراہم نہیں ہوتیں بہت سے فوجی سپاہی بیکار ہو جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ اسی کو لڑائی کا پچھا بھاری ہونے سے تعبیر کرتے ہیں۔"
مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

لڑائی کا جہاز: - جنگی جہاز، وہ جہاز جو سمندری یا ہوائی جنگ کا کام دے۔ اردو مذکر قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ اس جگہ جنگی جہاز یا ہوائی جنگ کرنے کے لئے لڑاکو طیارہ کہتے ہیں۔

لڑائی کا گھر: - فساد کی جڑ، فتنہ پرداز، فسادی، بانی فساد، بس کی گانٹھ، فتنہ انگیز، باعث فتنہ و فساد جیسے لڑائی کا گھر ہانسی روگ کا گھر کھانسی۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لڑائی کا گھر: ۲- جھگڑا ڈالنے والا، فساد کرانے والا، لڑائی کرانیوالا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لڑائی کا گھر ہانسی (ہنسی) روگ کا گھر کھانسی: - لڑائی کی ابتدا ہنسی مذاق سے ہوتی ہے اور بیماری کا آغاز کھانسی سے۔ مقولہ
(نور اللغات و گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لڑائی کا گیت: - وہ گیت جو میدان جنگ میں گاتے تھے رجز، رزمیہ اشعار (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لڑائی کا میدان: - وہ مقام جہاں لڑائی ہو۔ میدان جنگ، میدان مصاف۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

لڑائی کرانا: - جھگڑا کرانا، فساد کرانا، دل بڑا کرانا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

مثال صرف۔ تم نے بلا وجہ دو بھائیوں میں لڑائی کرا دی تمہیں اس سے کیا فائدہ ہوا۔

لڑائی کرنا: جھگڑا کرنا، جھگڑنا، فساد کرنا۔ اردو مصدر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

لڑائی کروانا: - جھگڑا کروانا۔ اردو مصدر عوام کی زبان۔

لڑائی کونڈے تلے بند ہونا: - کنایہ ہے فریقین کی رضامندی سے تھوڑی دیر کے لئے لڑائی موقوف ہونے سے کونڈا اٹھتے ہی لڑائی دوبارہ شروع ہو جاتی ہے مخصوص ہے بھٹیاریوں کی باہمی چخ سے (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لڑائی کی پوٹ :۔ (کنایۃً) جھگڑالو لڑاکا ۔ بہو بھی آئی تو فساد کی گانٹھ، لڑائی کی پوٹ ساس کو تو جوتی کے برابر نہیں سمجھتی ۔ (مراۃ العروس)

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لڑائی لڑنا :۔ جنگ کرنا ۔ معرکہ آرائی کرنا ۔ جہاد کرنا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

لڑی کچھ عجب خوبصورت لڑائی
قیامت کے تیور غضب کی صفائی   عشق

لڑائی لڑنا :۔ جھگڑا کرنا ۔ فساد کرنا ۔ تکرار کرنا ۔ اردو صرف ۔ عوام کی زبان ۔

لڑائی مارنا :۔ جھگڑا کرنا ۔ تکرار کرنا ۔ عورتوں کی زبان ۔

(فقرہ) سویرے سویرے مجھ سے لڑائی مت مار

(دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں ۔

لڑائی مارنا :۔ شکست دینا ۔ حریف کو مغلوب کرنا ۔ لڑائی سر کرنا ۔ جنگ فتح کرنا ۔ اردو صرف متروک ۔

(نظم) حیرت کی جگہ یہ معرکہ ہے بارے
کیا پوچھتے ہو مرتے ہیں عاشق سارے
مشہور ہے عشق نے لڑائی ماری
اس پر کٹ گئے لوگ سب اسکے مارے   امیر

قول فیصل ۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ ۔۔ اب اس جگہ لڑائی مار لینا فصیح ہے ۔

(فقرہ) حضرت عباس آدمی تھے بلند آواز انہوں نے للکارا تو مسلمان پھر سمٹ آئے اور لڑائی مار لی ۔

مگر اب لڑائی مار لینا بھی قریب بہ متروک ہے۔

لڑائی مول لینا :۔ خواہ مخواہ، جھگڑے میں پڑنا ۔ خواہ مخواہ کسی سے تکرار کرنا ۔ اردو صرف فصیح، رائج ۔

ہو اصف بندی مژگاں سے ظاہر
لڑائی لیں وہ آنکھیں ڈھونڈھ کر مول   آتش

لڑائی میں کیا لڈو پیڑے بٹتے ہیں :۔ مطلب یہ کہ لڑائی میں سوائے نقصان کے اور کیا ہوتا ہے ۔ کچھ نفع تھوڑے ہوتا ہے اردو مثل ۔ عوام کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اسی جگہ لڑائی میں لڈو پیڑے نہیں بٹتے ۔ وغیرہ بھی بول دیتے ہیں ۔

لڑائی میں لڈو نہیں بٹتے :۔ لڑائی میں کچھ نفع نہیں ہوتا ۔ مثل ۔

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ لڑائی میں لڈو پیڑے نہیں بٹتے بولتے ہیں بہادر شاہ ظفر نے لڑائی میں مٹھائی نہیں بٹتی بھی کہا ہے ۔ جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

کلام تلخ بھی ہو گر لڑائی ہے صاحب
لڑائی میں نہیں بٹتی مٹھائی ہے صاحب   ظفر

لڑائی ناندھنا :۔ جھگڑے اور لڑائی کا سلسلہ جاری رکھنا ۔ عورتوں کی زبان ۔

(فقرہ) ہم کو بھلا کسی سے لڑائی ناندھنے کا دماغ کہاں ۔   (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں ۔

لڑائی ہونا :۔ جھگڑا ہونا ۔ فساد ہونا ۔ تکرار ہونا ۔ تنازعہ ہونا ۔ اردو صرف ۔ فصیح، رائج ۔

نہ بگڑے ہیں تو من بھی جائیں گے آخر
لڑائی ہوئی ہے صفائی نہ ہوگی   حسرت

لڑائی ہونا :۔ جنگ ہونا ۔ معرکہ ہونا ۔ نبرد ہونا ۔ کارزار ہونا ۔ جدال و قتال ہونا ۔ اردو صرف فصیح، رائج ۔

چھوٹ جائے نہ کہیں کھائی ہے بھائی اس دم
فوج ٹوٹی ہے غضب کی ہے لڑائی اس دم   دبیر

لڑائی ہونا :۔ بیر ہونا ۔ پھوٹ پڑنا ۔ قطع تعلق ہونا ۔ بات چیت بند ہونا ۔ اردو صرف ۔ عوام اور عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ لاکھ تمہارے ان کے لڑائی ہے لیکن یہ لڑکی کی شادی کا معاملہ ہے جب تمہیں بلایا تو تمہیں ضرور جانا چاہیئے ۔

لڑ باؤلا :۔ احمق ۔ ابلہ ۔ بیوقوف ۔ ہندی ۔ صفت ۔ پورب کی زبان ۔   (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لڑبڑا :۔ لزج ۔ لجلجا ۔ بندھی بوٹی کا نقیض، پتلا اور لزج ۔ جیسے کیا لڑبڑا گوشت اٹھا لائے ۔   (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اس محل پر عوام اور عورتیں لبلبا (دیگر اول و سوم) بول دیتی ہیں ۔

لڑبڑانا :۔ زبان میں لکنت سی ہونا ۔ زبان کا صاف طریقے سے لفظ کو نہ بولنا ۔ ڈگمگانا ۔ لڑکھڑانا ۔ ہندی ۔   (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لڑ بندھنا :۔ واسطہ ہونا، تعلق ہونا ۔ اردو صرف، قریب بہ متروک ۔

دونوں جہاں کی ہے بندھی تجھ سے لڑ
دین کی تو اصل ہے دنیا کی جڑ   ناسخ

لڑ بھڑ کے :- مطلقاً لڑائی جھگڑا کر کے (کنایۃً) بیجا ضد کر کے، اصرار کر کے۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محتسب سے بھی فصل گل میں لیا
ہم نے لڑ بھڑ کے اذن عام شراب حسرت موہانی

قول فیصل۔ معمولی جنگ در دو قدح کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے قرطاس تاجدار تو مطیع ہوا نقابدار تو لڑ بھڑ کے نکل گیا۔ غضنفر سے کچھ کلام نہ ہوا۔ مگر قرطاس تاجدار غضنفر کو ساتھ لے کر پلٹا (طلسم خیال سکندری)

لڑ بیٹھنا :- خواہ مخواہ لڑنے لگنا، لڑنا، لڑائی کر لینا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

جو دو شخص آپس میں لڑ بیٹھتے تھے
تو صد ہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے حالی

لڑ پڑنا :- لڑ بیٹھنا، لڑنا، لڑائی کر لینا خواہ مخواہ لڑائی لڑنا جھگڑا کر لینا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف - میاں آزاد سمجھ گئے کہ حضرت خواجہ بدیع صاحب کو دورے شیطان نے انگلی دکھائی وحشت سر پر سوار ہوئی۔ فرد ہی یاد آئی ڈرے کہ ایسا نہ ہو کسی یورپین سے لڑ پڑیں۔ اجنبی کی ترنگ میں جھگڑ پڑیں۔ (فسانہ آزاد)

لڑنت :- لڑنت، جنگ کرنے کا انداز ہندی مونث - (نور اللغات)

قول فیصل - عوام لکھنؤ اس جگہ لڑنت بولتے ہیں۔

لڑتوں کے پیچھے بھاگتوں کے آگے - بودے ڈرپوک آدمی کی نسبت بولا کرتے ہیں۔ مثل (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ آثر لکھتے ہیں کہ میں نے اس مثل کو اس طرح سنا ہے مارتوں کے آگے بھاگتوں کے پیچھے یعنی جب خوف نہیں تو سب ہیں مارتوں کے آگے ہیں خطرے کی حالت میں بھاگتوں کے پیچھے کہ پہلے انھیں کو مصیبت کا سامنا ہو،،
مؤلف کے نزدیک بصورت ثانی بھی زبانوں پر ہے یعنی مارتے کے آگے بھاگتے کے پیچھے۔

لڑ جانا :- باہم ٹکرا جانا، مقابل ہو جانا اردو صرف، فصیح، راسخ۔

میدان جنگ ہو گئی محفل بغیر یار
شیشہ سبو سے جام صراحی سے لڑ گیا امیر

لڑ جانا :- لڑنا، لڑنے لگنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

آئینہ میں عکس سے اپنے وہ لڑ جاتے مگر
بس نہیں چلتا کہ خود باہر مقابل گھر میں ہے داغ

لڑ جھگڑ کے :- رد و قدح کے بعد، کافی بحث و مباحثہ کے بعد، لڑائی جھگڑا کر کے۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

ملی ہے دختر رز لڑ جھگڑ کے قاضی سے
جہاد کر کے جو عورت ملے حرام نہیں امیر

لڑ چکنا :- لڑنے سے فارغ ہو جانا، لڑائی تمام کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، راسخ۔

ہم لڑ چکے ہماری لڑائی ہوئی تمام
لیکن ابھی بھرا نہیں تیرا دل اے حسام تعشق

لڑکا :- طفل، کودک بچہ، کمسن بچہ اردو مذکر، فصیح، راسخ۔

کہ یہ لڑکا غیور کامل رائے ہے بہو شہ سے ہو سخن آرائے (دشت گلزار)

لڑکا :- بیٹا، فرزند، نرینہ اولاد۔ اردو مذکر، فصیح، راسخ۔

محل صرف۔ میں نے رانی کے سر پر ایک گلاب کا پھول بن سونگھا دے مارا۔ پانچویں ہی مہینے اللہ نے لڑکا دیا۔ (فسانہ آزاد)

لڑکا :- (کنایۃً) ناتجربہ کار، نادان، بیوقوف ناسمجھ۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

نادان کی محبت میں ہے سو طرح کا دھڑکا
دل دوں کسی نادان کو میں ایسا نہیں لڑکا
سید آغا حسن امانت لکھنوی

لڑکا بالا :- بال بچہ، اولاد، عیال و اطفال اردو مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف- نواب - تم لوگ باہر تو نکلتی بیٹھتی نہیں ہو صاحب لوگوں کے خیالات تمہیں کیا معلوم۔
بیگم - اوئی اللہ - آخر اس کے کوئی لڑکا بالا ہے یا نگوڑا ماٹھا موئی جو بات ہے۔ (دبیر کہسار)

قول فیصل - اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے اور بصورت جمع لڑکے بالے بھی زبانوں پر ہے۔

لڑکا بننا :- نادانی کی بات کرنا، نادانی کی حرکت کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

نہ چھوٹنے کا جھگڑا کر اس کو اے قاتل نہ بن لڑکا
وفاداروں کے خوں کا داغ کیا دھبا ہے کیچڑ کا آتش

قول فیصل - اب اس جگہ لڑکا کی جگہ بچہ یا بچے بولتے ہیں۔

لڑکا بے دودھ پالنا :- (کنایۃً) ہمیشہ کسی نہ کسی کے سہارے پر رکھنا اور ٹالنا۔ کبھی امید پوری نہ ہونے دینا کی جگہ۔

امید بوسہ کی رکھ نہ اے دل تیمی دل ہے اس پہ شاہد
زبان زد خلق یہ مثل ہے کہ طفل بے دودھ پالتے ہیں
شاد لکھنوی

(نور اللغات)

قول فیصل - کبھی کبھی صورتیں بول دیتے ہیں۔ شاد نے طفل کہا ہے۔ یہ

زبانوں پر نہیں ہے۔

لڑکا پن:- بچپن، طفولیت۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

نے وہ شوخی، نے وہ لڑکا پن رہا
نے وہ صورت ہے نہ وہ جوبن رہا — سودا

لڑکا جنے بیوی اور پٹی باندھیں میاں:- دکھ بھرے کوئی اور زائدہ اٹھائے کوئی۔ ایک تکلیف اٹھائے اور دوسرا مزا اڑائے۔ اردو کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ) (خزینۃ الامثال)

قول فیصل عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لڑکا روئے بالوں کو نائی روئے منڈائی کو:- ہر شخص اپنا ہی دکھ روتا ہے اپنا اپنا دکھڑا سب بیان کرتے ہیں۔

(خزینۃ الامثال فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لڑکائی:- لڑکپن۔ ہندی۔ مونث، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں لڑکپن ہی بولتے ہیں۔

لڑکپن:- کمسنی کا زمانہ۔ بچپن، طفولیت عہد طفلی۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

جنوں تھا مجھکو جب پہنا تھا میں نے طوق منت کا
پری زادوں سے ناسخ عشق ہے مجھکو لڑکپن سے — ناسخ

ترقی کچھ جوانی میں نہیں ہے بے قراری کی
ہلا کرتا تھا گہوارہ ہمارا خود لڑکپن میں — اسیر

لڑکپن، لڑکپنا:- ناسمجھی، غیر سنجیدگی۔ اردو صفت۔ عوام کی زبان۔

اب لڑکپن چھوڑ دے ظالم شباب آنے کو ہے
حشر تک جس سے نہ چونکیں گے وہ خواب آنے کو ہے — لا علم

لڑکپنا:- بچپنا، کمسنی، عہد طفلی۔ اردو صفت۔ قلیل الاستعمال۔

لڑکپنے سے وہ کم باندھتے ہیں بازو پر
گلے میں سی کے پہنتے ہیں بیشتر تعویذ — رند

لڑکپن کا کھیلنا:- (کنایتہً) کم عمری کا زمانہ ہونا۔ کم عمر ہونا۔

وہ کیا جانے ہوتی ہے کیسی جوانی
ابھی کھیلتا ہے لڑکپن کسی کا — امیر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص حرف نہیں ہے۔

لڑکپن کی باتیں:- ناسمجھی کی باتیں۔ بچپنے کی باتیں۔ کمسنی کی باتیں۔ اردو حرف، رائج۔

لڑکوری:- بچہ والی، اولاد والی، وہ عورت جو صاحب اولاد ہو۔ اس جگہ لڑکہ ری جڑ کوری بھی مستعمل ہے۔ ہندی۔ مونث۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر۔ لکھتے ہیں کہ "ٹھیٹھ دیہاتی زبان ہے۔ اس طرف کوئی اشارہ نہیں۔ مگر حیرت تو یہ ہے کہ جلال نے بھی اسے شامل زبان کیا ہے۔

صاحب فرہنگ اثر نے اس کو ٹھیٹھ دیہاتی زبان لکھ کے جلال پر اعتراض کیا حالانکہ اب نہ سہی تو اس زمانے میں بولتے تھے جیسا کہ فسانہ آزاد کی عبارت سے ظاہر ہے۔

"آ گئے نہ جھانسے میں، اتنا نہ سمجھے کہ ابھی میں آپ بچہ ہوں لڑکوری کیونکر ہو سکتی تھی بھلا"۔

(فسانہ آزاد)

بہر حال اب کوئی نہیں بولتا

لڑکوں کا بابا ہے، لڑکوں کا باوا ہے:- لڑکوں سے بھی زیادہ شریر ہے بڑا ہی حرامزادہ ہے۔

جہاں دلبند ہو ناصح وہاں آوے خلل کرتے
رقیب نادلد ناجی گویا لڑکوں کا باوا ہے — ناجی

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

لڑکوں کا کھیل:- بچوں کا کھیل۔ اردو مذکر۔ رائج۔

لڑکوں کا کھیل:- غیر مستقل بات۔ وہ بات جس میں استقلال نہ ہو۔ اردو حرف عوام کی زبان قلیل الاستعمال۔

ہم وحشیوں کا گھر ہے کہ لڑکوں کا کھیل ہے
دن میں ہزار بار بنا اور بگڑ گیا — آشفتہ

لڑکوں کا کھیل:- آسان کام۔ سہل بات۔ ادنی کام۔ اردو حرف۔ عوام کی زبان۔

جو ہیں اہل بصیرت اس تماشہ گاہ ہستی میں
طلسم زندگی کو کھیل لڑکوں کا سمجھتے ہیں — اکبر الہ آبادی

لڑکوں کا کھیل چڑیوں کا مرن:- ناسمجھ کے آگے جاں بازی اور جاں نثاری کی کچھ قدر نہیں۔ (مرن اس مثل کے سوا ہر جگہ مونث بولتے ہیں) ہندی کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ) (خزینۃ الامثال)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لڑکوں کا کھیل ہونا:- معمولی بات ہونا۔ اردو حرف، قلیل الاستعمال۔

قطرے میں دجلہ دکھائی نہ دے اور جزو میں کل
کھیل لڑکوں کا ہوا دیدۂ بینا نہ ہوا — غالب

لڑکوں کا گھروندا:- (کنایتہً) بے ثبات چیز کے لئے مستعمل ہے۔

کچھ دیر ہے شوق اس کو نہ بنتے نہ بگڑتے
لڑکوں کا گھروندا ہوئی تقدیر کسی کی — شوق قدوائی

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں بچوں کا گھروندا کہتے ہیں۔

لڑکوں میں کھیلنا:- لڑکوں کے ساتھ کھیلنا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان

لڑکھڑا جانا:- (پاؤں کے ساتھ) ڈگمگا جانا کانپنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

نظر سے بار کی گر جاتے ہم ستم ہوتا
کہیں جو پاؤں ہتہ تیغ لڑکھڑا جاتا شرف

لڑکھڑا کر گرنا:- ڈگمگا کے گرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کوئی گاتا ہے نشے میں شراب کے تابیں لگا،
کوئی لڑکھڑا کر گرا، ساقی کا نام لیکر سنبھلا۔ (طلسم ہوشربا)

لڑکھڑا کے چلنا:- ڈگمگا کے چلنا، اٹھلا کر چلنا، مستانہ چال سے چلنا، (رفتار) خیزاں چلنا، فعل لازم۔

کچھ بے سبب نہیں ہے یہ لڑکھڑا کے چلنا
جاتے کہاں ہو ہم سے آنکھوں کو تم چرائے عارف

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب ان معنوں میں اس طرح نہیں بولتے۔

لڑکھڑانا:- ڈگمگانا۔ پاؤں کانپنا، قدم اکھڑ جانا۔ پاؤں پھسلنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

آتی ہے کوئے یار سے مستانہ کس قدر
کیا لڑکھڑائے جاتے ہیں بادِ سحر کے پاؤں داغ

کہہ دیگی گردش آنکھ کی پی ہے جو اس نے مئے
پائے نگاہِ مست کہیں لڑکھڑائے گا جلال

لڑکھڑانا:- ۲ بہکنا، بے راہ ہونا۔ نشے سے بہکنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

ہر قدم پہ ہے مجھے یوں رہ دیر میں لغزش
لڑکھڑاتا ہوا جیسے کوئی میخوار چلے ناسخ

لڑکھڑانا:- ۳ نیت بگڑنا، ایمان میں فرق آنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

کل جو ہم نے مغبچے کے ساتھ سیر دیر کی
لڑکھڑایا پاؤں تھا لیکن خدا نے خیر کی یاس

لڑکی:- ۱ چھوکری، کمسن، کم عمر، اردو مونث، فصیح، رائج۔

لڑکی:- ۲ (بفتح اول) بیٹی، دختر۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

ایک لڑکی تھی اس کی ماہ جبیں
شادی اس کی نہیں ہوئی تھی کہیں زہر عشق

قول فیصل۔ اس کی جمع لڑکیاں اور لڑکیوں ہے۔

خوش ہوں طمانچے کھائے سکینہ اگر یہاں
صدمہ کبھی اٹھائیں نہ شیعوں کی لڑکیاں عشق

لڑکی:- ۳ کم عمر، نادان، ناسمجھ، ناتجربہ کار اردو صفت، مونث، عوام کی زبان۔

لڑکی:- ۴ کنواری، دوشیزہ۔ اردو صفت مونث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

لڑکے بالے:- بیوی بچے، بال بچے، اہل وعیال اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ پیاری لڑکی، میں ایک بوڑھا آدمی ہوں اور لڑکے بالے رکھتا ہوں۔ سچ کہتا ہوں کہ اس وقت میرے دل کا عجب حال ہے۔ (فسانہ آزاد)

لڑکی کا باپ:- بیٹی کا باپ، دلہن کا باپ پدر عروس۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ لڑکے کا باپ بھی بولتے ہیں۔

لڑکی کو کھاری کنوئیں میں ڈھکیل دیا:- بری جگہ بیاہ دیا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی عورتوں کی زبان ہے۔

لڑکے کو منہ لگاؤ تو ڈاڑھی کھسوٹے یا گھسیٹے:- کمینہ منھ لگانے سے سر چڑھتا ہے۔ کمینہ یا بچہ منہ لگانے سے سر چڑھتا ہے (نور اللغات۔ گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لڑکے کے پاؤں پالنے میں پہچانے جاتے ہیں:- ۱ ہونہار لڑکے کے متعلق بولتے ہیں مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں "پوت کے پاؤں پالنے میں پہچانے جاتے ہیں" یا نظر آتے ہیں یا معلوم ہوتے ہیں۔ بولتی ہیں۔ اور اس میں ہونہار کی قید نہیں ہے۔ برے اور اچھے دونوں محل پر بولتی ہیں۔

لڑکے کے پاؤں پالنے میں پہچانے جاتے ہیں:- ۲ معاملے کا انجام ابتدا ہی سے معلوم ہو جاتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر بھی پوت کے پاؤں پالنے میں نظر آتے ہیں ہی بولا جاتا ہے۔

لڑکی والا:- دلہن کا باپ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے جمع کے ساتھ لڑکی والے بولتے ہیں اور اس سے مراد دلہن کے خاندان والے ہوتے ہیں۔

لڑکے والا:- دولہا کا باپ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے جمع کے ساتھ بولتے ہیں اور اس سے مراد دولہا کے افراد خاندان ہوتے ہیں۔

لڑ لگانا:- کسی جگہ وسیلہ پیدا کرنا، تعلق پیدا کرنا، زوجیت میں دینا نکاح میں دینا، بیاہنا، پنجاب کی زبان۔

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لڑمرنا :۔ لڑکر مرجانا ۔ لڑکر جان دینا لڑکر مارا جانا ۔ اردو صرف عوام کی زبان ۔
انسان سلطنت کے لیے کیوں نہ لڑمریں
ہے مدعی خروس کہ میں تاجدار ہوں شعور

لڑمرنا :۔ (کنایۃً) جھگڑنا تکرار کرنا ۔ لڑنا اردو صرف ، عوام کی زبان ۔
کس اشارے پہ تیرے اے قاتل
لڑمرے لوگ آج آپس میں صفدر

لڑملانا :۔ (کنایۃً) سلسلہ پیدا کرنا ۔ تعلق پیدا کرنا ۔ میل جول پیدا کرنا ۔ (نور اللغات)
قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لڑمیں رہنا :۔ (کنایۃً) کسی کا طرفدار بنا رہنا ۔ ساتھ دینا ۔ کسی کے کہنے میں رہنا ۔ (نور اللغات)
قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لڑمیں لڑ لگی ہونا :۔ سلسلہ قائم ہونا ایک کا ایک سے سلسلہ ہونا ۔ اردو صرف ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔
محل صرف ۔ ان کا سارا خاندان ایک ہی مزاج کا ہے جب تک انکو راضی نہ کروگے کام نہ چلے گا وہاں لڑمیں لڑ لگی ہے ۔

لڑنا :۱۔ جھگڑنا ۔ تکرار کرنا ۔ نزاع کرنا ۔ اردو فصیح ، رائج ۔
مجھ سے بھی خفا ہو مری آہوں سے بھی برہم
تم بھی ہو عجب چیز کہ لڑتے ہو ہوا سے حسرت موہانی

لڑنا :۲۔ ایک کا دوسرے سے ٹکرانا ۔ بھڑنا ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔
لو لڑ گئے عمارت گردوں سے بارہا
اونچے ہیں یہ مکان بہت خانہ جنگ کے رشک

لڑنا :۳۔ مقابلہ کرنا ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔
قسمت اس بت سے جا لڑی اپنی
دیکھو احمق خدا سے لڑتی ہے ذوق

لڑنا :۴۔ زور کرنا ۔ کشتی کرنا ۔ اردو عوام کی زبان ۔
محل صرف ۔ تمہیں اگر بہت جلدی ہے تو تم پہلے نواب نقذن سے لڑ لو پھر دوسرے لڑتے رہیں گے
قول فیصل ۔ اب اس محل پر زور کرنا زیادہ ہے ۔

لڑنا :۵۔ جنگ کرنا ۔ میدان جنگ میں مقابل لشکر سے جنگ کرنا ۔ محاربہ کرنا ۔ اردو فصیح ، رائج
تمہارے گھرانے کے شہرے بڑے ہیں
علیؑ جب لڑے ہیں اکیلے لڑے ہیں عشق

لڑنا :۶۔ مطابق ہو جانا ایک شاعر کے شعر کا دوسرے شاعر کے شعر سے یا ایک مضمون کا دوسرے کے مضمون سے مطابق ہو جانا ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔

لڑنا :۷۔ ڈنک مارنا ۔ کاٹنا ۔ ڈسنا ۔ جیسے تتیا لڑنا ۔ مچھر لڑنا ۔ بھڑ لڑنا ۔ سانپ لڑنا ۔ وغیرہ (پنجاب اور پورب کی زبان) (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے ۔

لڑنا :۸۔ دو برتنوں کا باہم ٹکرانا ۔ اردو ۔ فصیح ، رائج ۔
ہم فراق میں لڑتے ہیں شیشہ و ساغر
کیا فیصلہ ساقی نے اس لڑائی کا علم لالام

لڑنا :۹۔ (کنایۃً) نصیبا یاور ہونا ۔ مددگار ہونا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔
شاد رہتی ہے شب و روز طبیعت میری
یار سے صلح ہوئی لڑ گئی قسمت میری امانت

لڑنا :۱۰۔ (آنکھ کے ساتھ) مقابل ہونا ۔ سامنے ہونا ۔ روکش ہونا ۔ چار ہونا ۔ اردو صرف فصیح ، رائج ۔
دیکھو اس چشم مست کی شوخی
جب کسی پارسا سے لڑتی ہے ذوق
قول فیصل ۔ آنکھ لڑنا کے ایک معنی عشق ہونا بھی ہیں ۔

لڑنا :۱۱۔ ایک کنکوے کی ڈور کا دوسرے اڑتے ہوئے کنکوے کی ڈور سے کاٹنے کی غرض سے ٹکرانا اردو صرف ۔ کنکوے بازوں کی اصطلاح ۔
قول فیصل ۔ اس کا صرف کنکوا پتنگ ، اور پیچ کے ساتھ ہے ۔

لڑنا :۱۲۔ مطابق ہونا ۔ یکساں ہونا ۔ جوڑ برابر آنا ، میزان کھانا ، میزان ملنا جیسے حساب لڑنا ۱۳ ساجھا ملنا جیسے آج بھی دو پیسے لڑیں ۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لڑنا :۱۳۔ مصروف ہونا ۔ متوجہ ہونا ۔ ملتفت ہونا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔
قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے طبیعت کے ساتھ صرف ہے ۔
واد کیا کیا طبیعت اپنی بھی
عشق میں ابتدا سے لڑتی ہے ذوق

لڑنا :۱۴۔ ضد کے ساتھ مقابلہ ہونا ۔ (فقرہ) الہ دونوں کے ووٹ خوب لڑے ۔ (نور اللغات)
قول فیصل ۔ اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے

لڑنا بھڑنا :۔ آپس میں جھگڑا فساد کرنا ۔ بحث و تکرار کرنا ۔ اردو صرف ۔ عوام اور عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ چور چور ۔ پکڑ لیا ۔ گرفتار کرلیا ۔

مسخرہ :۔ دبلا پتلا آدمی اور لڑنے بھڑنے سے اس کو کیا سروکار پکڑے گئے ۔

(سیر کہسار)

لڑنا جھگڑنا :۔ لڑائی جھگڑا کرنا ۔ آپس میں جھگڑا فساد کرنا ۔ بحث و تکرار کرنا ۔ اردو حرف عوام اور عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ ہزار بار سمجھا دیا ۔ کہہ دیا کہ بابا لڑنا جھگڑنا مت مگر یہ شخص کسی کی سنتا ہی نہیں ہاری مانتا ہے نہ جیتی ۔ (سیر کہسار)

لڑنت :۔ پہلوانی ۔ کشتی ، زور آزمائی ۔ اردو مذکر ۔ پہلوانوں کی اصطلاح ۔

نیر سایہ تلے ہے تو وہ مہنت
پیشہ کر جائے دیو دد سے لڑنت — سودا
اس کی قوت کا نام لیکے کرے
مور جیسے فیل آسماں سے لڑنت — منیر

لڑنتیا :۔ لڑنے والا ۔ پہلوان ۔ کشتی گیر پیچیت ۔ اچھی نکل بیٹھ کرنے والا ۔ اردو مذکر ۔ پہلوانوں کی اصطلاح ۔

محل صرف ۔ کبھی پہلوان پھکیت بن گئے کسی لڑنتیے یا بنوٹیے کو دیکھا اور تن گئے ۔

(فسانہ آزاد)

لڑنے پر تلو ہونا :۔ لڑنے پر آمادہ ہونا ، لڑنے پر مستعد ہونا ، اردو صرف ، عورتوں کی زبان

قول فیصل ۔ یہ طلوع کی بگڑی ہوئی شکل ہے

لڑنے پر تئیں ہونا :۔ لڑنے پر مستعد ہونا ۔ لڑنے پر آمادہ ہونا ۔ اردو حرف عورتوں کی زبان ۔

قول فیصل ۔ تئیں بظاہر تعیّن کی بگڑی ہوئی شکل ہے ۔

لڑنے پر لیس ہونا :۔ لڑنے کیلئے تیار ہونا ۔ اردو صرف عورتوں کی زبان ۔

لڑنے پہ لیس کیوں نہ ہوں جلتی ہیں بیگما
تشنے بنیں ہیں ساس کے ناوک ہیں تیر کے — جان صاحب

لڑنے مرنے کو تیار :۔ جان دینے پر آمادہ ۔ جان کی فکر نہ کرنے والا ۔ اردو حرف عوام کی زبان ۔

بھاگتے ہی نظر آتے ہیں تری آنکھوں سے
لڑنے مرنے کو جو تیار ہوا کرتے ہیں — داغ

لڑوانا :۔ فساد کرانا ۔ جھگڑا کروانا ۔ رنجش ڈلوانا ۔ اردو حرف ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ بنّو ۔ اری چل جلتر باز ہم سے اڑتی ہے ۔

لاڈو ۔ کیا تم سچ مچ بیگم صاحب سے لڑوا دوگی کہ پھر جو یہ چھ رپلیاں ملتی ہیں یہ بھی نہ ملیں ۔

(سیر کہسار)

لُڑھانا :۔[1] پھیلانا ، لڑکانا ۔ ہندی ۔ اہل ہنود کی زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لُڑھانا :۔[2] بہانا ، گرانا ، نیچے ڈالنا اوندھانا ، لنڈھانا ۔ جیسے پانی لڑھانا ۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس جگہ لنڈھانا یا لڑھکانا بولتے ہیں ۔

لڑھانا :۔[3] مار گرا دینا ، اڑا دینا ، بندوق یا توپ سے گرانا ، مار ڈالنا ، نشانہ بنانا جیسے ایک وار میں دس کو لڑھا دیا ۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے

لُڑھ پُڑھ کر :۔ لوٹ پوٹ کر ، گر پڑ کر ، افتاں خیزاں ، جوں توں کر کے ، خدا خدا کرکے ۔

بچ تو گیا وہ لڑھ پڑھ اس زلف عنبریں سے
سر کاٹے ہے کلیجہ اس چشم سرگیں سے — سوز دہلوی

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل یہ دہلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لڑھتا پڑھتا :۔ لڑکتا پڑکتا ، لوٹتا پوٹتا لڑکنیاں کھاتا ہوا ۔ افتاں خیزاں ، گرتا پڑتا جیسے لڑھتا پڑھتا لوٹا آیا احسن کے گھر بیٹا آیا لڑھتی پڑھتی چھچھی آئی احسن کے گھر بنی آئی ۔

(میسو والوں کی اسیس) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے ۔

لڑھکانا :۔ (بضم اول) لڑھکنا کا متعدی ۔ زمین پر گھماتا ہوا دوڑانا ۔ اردو حرف عوام کی زبان ۔

لڑھکتے پڑھکتے :۔ گرتے پڑتے افتاں خیزاں ۔ اردو حرف ، عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ آپ جن کا انتظار کر رہے تھے وہ سامنے دروازے سے لڑھکتے پڑھکتے آرہے ہیں مناسب ہو تو بڑھ کے ان کو روک لیجئے

لڑھکنا :۔ زمین یا کسی شے پر غلطاں ہونا ۔ اردو عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ تم سے ہزار مرتبہ منع کیا کہ کوٹھے پر گیند نہ کھیلو اگر لڑھک کر پرنالے کے پاس چلا گیا تو پھنس جائے گا اور نکل نہ سکے گا ۔

لُڑھکنا: - لیٹ جانا، لیٹ کر آرام کر لینا۔
(فقرہ) وہ آتے ہی آتے میرے پاس لڑھک گئے اور دو گھنٹے سوے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لڑھکنا: - (کنایۃً) مر جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان
محل صرف۔ بہت محلے بھر کو پریشان کر رکھا تھا دو ہی دن کے بخار میں لڑھک گیا کسی کو اس کے مرنے کا غم نہیں ہوا۔

لُڑھکنی: - (بضم اول و چہارم) لڑھکنا، لوٹ لڑھکنے کا فعل - اردو مونث، عورتوں کی زبان۔
قول فیصل۔ اس کی جمع لڑھکنیاں بولتے ہیں جیسے۔ تم سے کتنی محبت کرتا ہے بیچارہ لڑھکنیاں کھاتا ہوا تمھارے پاس آگیا۔

لُڑھکنی کھانا: - قلابازی کھانا، لڑھکنا، لوٹنا اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ چاند سی بیوی کے تمنائے ہم آغوشی... چاند گہنی ہوگئی... خوب بے بھاؤ کی پڑیں ٹوٹ پڑے زمین پر لڑھکنی کھائی اور مگت سنائی جو ہوی وہ کھاتے میں (فسانہ آزاد)
قول فیصل۔ زیادہ تر بصورت جمع لڑھکنیاں کھانا زبانوں پر ہے۔ جیسے زمین گیند کی طرح لڑھکنیاں کھاتی ہوئی آفتاب کے گرد چکر لگا رہی تھی۔ (بنات النعش)

لُڑھنا پُڑھنا: - گرنا، پڑنا، لوٹنا پوٹنا، ہندی فعل لازم
دست دل بالگشتہ دل طعنہ عالم زدہ دل
تیرے کوچے کو چلا آئے ہے لڑھتے پڑھتے میر سوز
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لڑھی / لڑھیا: - ایک قسم کی بیل گاڑی ہندی مونث۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ لڑھی کوئی نہیں بولتا۔ لڑھیا دیہاتیوں کی زبان ہے۔

لڑھیانا: - (بضم اول) گھسیٹ کر کے دہرانا، ترپنا اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ تم سے کہا تھا کہ پہلے تسلگے ڈال لو اس کے بعد لڑھیانا۔ تم نے ہمارا کہا نہیں مانا وہی ہوا کہ پائجامے میں جھول آگیا۔

لڑھیاون: - لڑھیانے کا فعل۔ ہندی مونث۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لڑی: بِلا سلک گہر۔ وہ زنجیر یا ڈوری جس میں موتی وغیرہ پڑے ہوئے ہوں۔ اردو مونث، فصیح، رائج
ع اک ایک لڑی نظم ثریا سے ہو عالی انیس
قول فیصل۔ اس کی جمع لڑیں اور لڑیاں ہے۔
قطرے میں بحر نور کی موجیں سما گئیں
لڑیاں کہاں سے موتیوں کی ان میں آگئیں مونس

لڑی: بِلا سلسلہ، تسلسل - اردو مونث فصیح، رائج۔
کس حسن سے روتا ہوں میں دیکھ تو شرف تم
اشکوں کی لڑی ہے کہ یہ موتی کی لڑی ہے
شرف

لڑی: بِلا وہ تاگا جس میں پھول پروے ہوئے ہوں۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

لڑیاں: - لڑی کی جمع - وہ تاگے جن میں موتی پروئے ہوں - اردو مونث، فصیح، رائج۔

نظم ہے یا گوہر شہوار کی لڑیاں انیس
جوہری بھی اس طرح موتی پرو سکتا نہیں انیس

لڑیانا: - تگیانا۔ ہندی، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

لڑی فوج نام سردار کا: - ایک مثل مشہور ہے کہ مفہوم بھی اس کا متعارف ہے۔ (در یا بہ زبان اردو)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:۔ صحیح مثل اس طرح ہے۔ "لڑے سپاہی نام سردار کا" اور صاحب گنجینۂ اقوال و امثال نے اور دہلی کے ایک قدیم لغت میں۔ "لڑے فوج نام سردار کا" لکھا ہے۔
مولف کے نزدیک بھی اب لڑے فوج نام سردار کا "ہی زبانوں پر زیادہ ہے اور معنی یہی ہے کہ کوئی نام کسی کا ہو۔ حضرت اسیر نے ضرورت شعری کی بنا پر جنگ کرے سپاہی نام سردار کا بھی کہا ہے۔
قتل کرتی ہے مژہ شہرہ ہے چشم یار کا
جنگ کرتا ہے سپاہی نام ہے سردار کا اسیر

لڑے مرنا: - خواہ مخواہ ہی لڑنا، بلا وجہ جھگڑا کرنا لڑنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
خلق کیوں دولت دنیا پہ لڑی مرتی
گنج کس روز نہ گنج شہیداں نکلا صبا

لڑیں نہ بھڑیں مفت زرہ پہنے پہنے پھریں: - صرف ظاہر کے سپاہی جو مسلح تو رہیں ہر وقت اور کام کچھ نہ کریں۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے لڑیں نہ بھڑیں زرہ پہنے پھریں لکھا ہے مگر یہ عام طور سے کسی طرح نہیں بولتے

لزج: - (بفتح اول وکسر دوم) لعاب دار، لسدار، چیپ دار - عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

لُزُوجَت :- لس، چیپ، لعاب، چپچپاہٹ
عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قلیل الاستعمال

لُزُوم :- (بضم اول و دوم و سکون سوم معروف)
لازم ہونا، واجب ضرور لازم، عربی مذکر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ایک رشتہ ہے لزوم ذہنی
جس کے تابع ہیں رسوم ذہنی — مرزا رسوا

قول فیصل - عوام اس کی جمع لزومات بھی بول دیتے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لزوم :- ۲ جب منشی یا شاعر کسی مصرع یا فقرہ میں کسی چیز یا چند چیزوں کا لانا لازم کر لیتا ہے اس کو اصطلاح میں لزوم کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اس جگہ تعلیمیافتہ طبقہ لزوم مالایلزم بولتا ہے۔

لَس :- لعاب، چیپ، چپچپاہٹ - اردو مذکر، عوام کی زبان۔

قول فیصل - لس نہ ہونا اس کا صرف ہے۔

باتوں میں ہماری لس نہیں ہے
تیغوں میں تمہاری کس نہیں ہے — اختر

لِسَان :- (بکسر اول) زبان، عربی مونث، فصیح، رائج۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہ تھے کچھ شک نہیں
پر محمدؐ بھی لسان کبریا پیدا ہوا — منشی سید شفیق

لسان :- ۲ بولی، گفتگو، بات - عربی مونث قلیل الاستعمال۔

قول فیصل - تنہا نہیں خوش لسان کی ترکیب سے کمی کے ساتھ ہے۔

سمجھ کے کریں بات سنکر نکیر
کہ مارا ہوا ہوں میں اک خوش لسان کا — منیر

لَسَّان :- ۱ بہت بولنے والا، باتونی، چرب زبان، زبان دراز، عربی صفت، عوام کی زبان۔

محل صرف - یوں تو میں نے لکھنؤ میں بہت لسان دیکھے لیکن جیسا لسان باقر صاحب رنگین کو پایا ویسا آج تک کسی کو نہ پایا۔

لَسَّان :- ۲ خوش گفتار، شیریں زبان، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لِسَانُ اللہ :- گویا اللہ کی زبان - مراد امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام - عربی صفت، فصیح، رائج

زباں پر جب کیا نام لسان اللہ کو جاری
ہوئے اسرار حق ظاہر کلیم اللہ کی لکنت سے — محشر لکھنوی

لسان العصر :- اپنے وقت کا خوش بیان، اپنے وقت کا ترجمان - عربی مونث، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل - یہ شاعر یا خطیب کی صفت میں استعمال ہوتا ہے۔ لسان القوم اور لسان الہند کی ترکیبوں سے بھی رائج ہے۔ لسان القوم مولانا صفی اعلی اللہ مقامہ اور لسان الہند عزیز لکھنوی کا خطاب تھا۔

لسان الغیب :- ۱ حافظ شیراز کا لقب عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - چھمی جان نے ایک ناطورہ نظر فریب سے فرمائش کی میدان خوش بیانی کے یکہ تاز، لسان الغیب حافظ شیراز کی اس غزل کو گاؤ۔ (فسانہ آزاد)

لسان الغیب :- ۲ غیب کی زبان، صدائے غیب - عربی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لَسَّانی :- ۱ بہت زیادہ باتیں کرنا، بہت زیادہ بولنا۔ فارسی۔ مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خامشی دیتی رہی تعلیم لسانی مجھے
آہ کام آئی نہ کچھ اپنی زباندانی مجھے — مصحفی

لَسَّانی :- ۲ چرب زبانی۔ باتونی پن۔ زباندراز کا چکنی چپڑی باتیں کرنا۔ فارسی صفت، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ میاں نور کی روشنی طبع اور لسانی و لفاظی و جادو بیانی و معجز طرازی نے وہ رنگ اثر جمایا۔ کہ محمد عسکری کو سفر کوہی کا شوق چرایا۔ (سیر کہسار)

لِسَانیات :- بہت سی بولنے والی زبانیں، مختلف زبانیں۔ عربی جمع۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کسی ایک زبان کا تو ماہر ہونا کوئی مشکل نہیں ہے لیکن یہ دعویٰ مشکل ہے کہ ہم ماہر لسانیات ہیں۔ عمریں گزر جانے پر بھی مہارت نہیں حاصل ہو سکتی۔

لس لگا :- واسطہ، تعلق، سبب، مذکر لکھنؤ کی عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

لسدار :- (بفتح اول) لعاب دار، چیپ دار، چپچپا - اردو صفت۔ عوام کی زبان۔

محل صرف۔ ہم نے تم سے کہا تھا کہ گیہوں دیکھ کے لانا تم خراب اٹھا لائے آٹے میں بالکل لس نہیں ہے۔ لسدار آٹے کی روٹی بھی اچھی پکتی ہے۔

لسرکا :- (بفتح اول) تھوڑا سا تعلق، سروکار، واسطہ، سلسلہ - اردو مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

تعلقات جہاں قطع کر چکا ہوں مگر
ہنوز الفت احباب کے لسرکے ہیں — بحر

قول فیصل ۔ لگانا، اور لگنا کے ساتھ اس کا خاص
صرف ہے ۔ جیسے موذی کے پنجے میں پھنس کر چھٹکارا
معلوم ۔ اچھے اچھے لگے یاد ہیں. جب ادھر دال زگلی
تو اماں جان سے لسر کا لگایا ۔ (فسانۂ آزاد)

لسلسا :۱ ص لعاب دار، چیپ دار ۔ ہندی صفت
مذکر ۔ مونث کے لئے لسلسی ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں
بولتے ۔

لسلسا :۲ ص سپستاں ۔ لسوڑا ۔ اردو مذکر
رائج ۔

لسلانا :۔ چپچپانا ۔ ہندی ۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لسن :۔ (بفتح اول و تشدید دوم مفتوح)
لہسن ۔ اردو مذکر، رائج ۔

لسن :۔ وہ سرخ یا سیاہ داغ جو جسم
پر ہوتا ہے اور جس کو خوش اقبالی اور دولتمندی
کی علامت خیال کرتے ہیں ۔ اردو ، مذکر ۔ عوام
اور عورتوں کی زبان ۔

لسنا :۔ (بکسر اول) آلودہ ہونا لتھڑنا ۔ بھرنا
اردو ، خواص اور عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ تم سے کہا تھا دروازوں میں تار کول
نہ پوتو سب کے ہاتھ اور کپڑے دل میں لسے گا لیکن تم
نہ مانے ۔

قول فیصل ۔ اس جگہ لس جانا بھی زبانوں پر
ہے ۔

لسنا، لس جانا :۔ ٹھیک بیٹھنا ۔ چسپاں
ہونا ، موزوں ہونا ۔ جیسے یہ پھبتی تو اس پر
لس گئی اب دھوئے دھوئے نہیں چھوٹ سکتی
(نور اللغات) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔ اس جگہ چپک
جانا زبانوں پر ہے ۔ پڑھے لکھے لوگ چسپاں ہونا بھی
بول دیتے ہیں ۔

لسنا :۔ لپنا، پلستر کیا جانا ۔
(فقرہ) آج مکان لس گیا ۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس جگہ لپ جانا زبانوں پر ہے ۔

لسوڑا :۔ (بفتح اول وضم دوم و واؤ مجہول) ایک نباتات چیپ دار چھوٹے
اور گول پھل اور اس کے درخت کا نام سپستاں
اردو مذکر، رائج ۔

محل صرف ۔ زلف کو اس کی بنایا ہم نے کوڑا سانپ کا
ہے سپستان فارسی، ہندی لسوڑا سانپ کا

نواب کیا خوب ۔ ردیف اور قافیہ میں کس قدر مناسبت
ہے واہ ہے سپستان فارسی ۔ ہندی لسوڑا ۔ اس
کے بعد سانپ کا ۔ (سیر کہسار)

لسو ہونا :۔ (بکسر اول و تشدید دوم و واؤ معروف)
جم جانا ۔ ہر وقت بیٹھے رہنا ۔ دیر تک
کسی کے پیچھے لگنا ۔ اردو صرف ۔ عورتوں کی زبان

محل صرف ۔ کتنی مرتبہ کہدیا کہ جب جگہ خالی
ہوگی تو تمھیں بلا لیں گے ۔ مردہ روز آتا ہے
لسو ہو گیا ہے ۔

لسی :۱ ص وہ دودھ جس میں زیادہ پانی ملا دیتے
ہیں ۔ بہت سا پانی ملا ہوا کچا دودھ ۔ ہندی
مونث ۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لسی :۲ ص آلا زخم، آلا گھاؤ ۔ کچا زخم ۔
ہندی کی مونث ۔ پورب کی زبان ۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لسی :۳ ص ایک قسم کا شربت ۔ چکا دہی
متھنی سے متھا اور شکر اور برف ملا ہوا ۔ اردو
مونث، رائج ۔

لسی :۔ (بفتح اول و کسر دوم) پلاسٹر کہگل
لیس ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لسی :۔ وہ بیماری جو آم کے مول یا اور
کسی درخت کے مول میں بے وقت ابر و باد سے
ہو جاتی ہے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ زیادہ تر زبانوں پر بتشدید
(حرف دوم) ہے اور یہ دیہاتیوں کی زبان ہے ۔

لش :۔ (بفتح اول) کتے کو کسی پر چھپٹانے کا اشارہ
کرنے کی آواز ۔ ہندی ، مونث ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ
"چھپٹانے کا اشارہ بھی آواز بھی ۔ یہ کیا معنی
کتے کو چھپٹانا ہوتا ہے تو شو کی آواز نکالتے
ہیں ۔ اور چھپٹانے کے فعل کو شتکارنا بھی کہتے
ہیں ۔ (نا بالفہم)"

مولف تائید کرتا ہے ۔

لش پش ہونا، لشت پشت ہونا
لشی لشی ہونا :۔ تھک کر چور ہونا ۔
نہایت مضمحل ہو جانا ۔ جسمانی محنت کرتے
کرتے کام یا سفر کرتے کرتے تھک جانا ۔
چور ہو جانا ۔ لکھنؤ میں صرف لشت پشت
ہونا اس معنی میں ہے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ
"لش پش ہونا بھی ہے مگر بالفتح نہیں بالکسر
اور صرف چیزوں کے لئے جن کی شکل بگڑ
جائے مثلاً قمیص لش پش ہو گئی ۔"

مولف اس اضافے کے ساتھ تائید کرتا ہے
کہ یہ زبان عوام اور عورتوں کی ہے۔

لشتر: ناکارہ، سست آدمی۔ صفت،
لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ
"لکھنؤ کا ہوتے ہوئے بھی میرے کان اس لفظ سے آشنا نہیں
اور ان کتب لغات میں ملا جو میرے پاس ہیں"
مولف، صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

لشتم پشتم: (بفتح اول وسوم و پنجم و ہفتم)
ایک کلمہ ہے کہ بہر حال اور بہر طور کے معنی کا فائدہ
دیتا ہے۔ مشکل سے، دقت سے۔ کسی نہ کسی طرح
بہر حال، بہر طور۔ اردو صفت۔ عوام اور عورتوں
کی زبان۔
محل صرف۔ پانی کے ساتھ اس کی لشتم پشتم
گزرتی گئی (مخزن…)

قول فیصل۔ دہلی کے ایک قدیم لغت میں بجائے
تائے قرشت کے ہر دو جا تائے ہندی سے لکھا ہے
یعنی لشٹم پشٹم۔ مگر اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے

لشکارنا: کتے کو شکار پر جھپٹانے کے
واسطے لشکارنا، پیش کرنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ
"لکھنؤ میں شکارنا کہتے ہیں (بضم اول)"
مولف تائید کرتا ہے۔

لشکر: (بفتح اول و سوم) فوج سپاہ۔ فارسی
مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

ان کی تلوار وہ ہے پیر علم ہیں جو چلی
جل گیا لشکر جن مرتے سر دل سے نہ ٹلی (تعشق)

قول فیصل۔ اس کی جمع لشکروں ہے جیسے۔
طبل جنگی بجا دو لڑائی لشکروں میں تیار یاں ہونے
لگیں (طلسم خیال سکندری)

لشکر: ۲ بھیڑ بھاڑ، ہجوم، مجمع، فارسی
مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

دیوانہ تیرا آیا ہے لشکر لئے ہوئے
لڑکوں کی بھیڑ ساتھ ہے پتھر لئے ہوئے (منیر)

لشکر: ۳ چھاؤنی، کیمپ، کیمپ کے لوگ۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لشکر اترنا: فوج کا کہیں منزل کرنا۔
فوج کا پڑاؤ ڈالنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔
محل صرف۔ لشکر اپنے گوشے میں ہٹایا، چھپ کر صحرا
میں اترا۔ جب آفتاب کا لشکر اتر چکا روشنی ہوئی
طلایہ دار ذلق جادو، بارہ ہزار ساحروں کو لیکر لشکر
کی حفاظت کرنے لگا۔ (طلسم خیال سکندری)

لشکر امنڈنا: فوج کا چاروں طرف
سے آنا۔ فوج کا کسی پر ٹوٹنا۔ اردو صرف،
قلیل الاستعمال۔

لشکر گل جو گلستاں میں خزاں پر امنڈا
ساتھ دینے کو پہاڑوں سے گھٹا امنڈی (شرف)

لشکر آرا: لشکر آراستہ کرنے والا، لشکر
تیار کرنے والا۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**لشکر بے پیر، تکیہ بے فقیر، فقیر
بے پیر، ترکش بے تیر:** مثل۔
یہ چار چیزیں بغیر ان چار چیزوں کے بیکار ہیں
(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ آج سے ۔۔ برس پہلے کے لوگ بولتے تھے
اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لشکر پڑا ہونا: فوجیں تعینات ہونا
اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

ع گرد سے میں بیس کوس کے لشکر پڑا ہے سب آتیں

لشکر پڑنا: فوج کا کہیں ٹھہرنا۔
ع جیسے لشکر کے مقابل آن کر لشکر پڑے (صبا)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

لشکر ٹوٹنا: فوج کا دشمن کو مارنے یا
غنیم کا مال لوٹنے کے لئے دفعتہً حملہ کرنا۔ اردو صرف
فصیح، رائج۔

ہول میں وہ کشت بچے برق سے باراں میں اگر
لشکر مور پئے غارت خرمن ٹوٹے (آتش)

قول فیصل۔ اس جگہ لشکر ٹوٹ پڑنا بھی بولتے
ہیں۔

لشکر جرار: بہت بڑا لشکر۔ عظیم لشکر۔
بہادر فوج۔ فارسی ترکیب صفت۔ فصیح الحکم
ع منتظر ہے ہول صف آرا صف لشکر جرار (انیس)

لشکر جمانا: لشکر اکٹھا کرنا۔ لشکر ترتیب
دینا۔

ہاں مرے شور مقالات بجا دے ڈنکا
ہاں مرے زور خیالات جما دے لشکر (قدر)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں
ہے۔

لشکر چڑھا لانا: لشکر کو حملہ کرنے
کے واسطے لانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر
نہیں ہے۔

لشکر خلاص: بیڑوا، قحبہ، کسبی
ہزاروں کو پار اتارنے والی، سیکڑوں

سے فلاں کرانے والی۔ لشکریوں اور بازاریوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لشکر شکن :- بہادر آدمی۔ دلیر، شجاع۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

لشکر کا لشکر :- (کنایتہ) ہجوم، انبوہ مجمع۔ اردو ترکیب۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ میاں آزاد نے بھانپ لیا کہ شاہ صاحب پر رعب چھا گیا۔ جھٹ نکل کر بتوں کو خوب پاؤں سے کھڑکھڑایا۔ شاہ جی کانپ اٹھے کہ یہ بتوں کا لشکر کا لشکر آن کھڑا ہوا۔ اب گئے ہی گذرے۔ (فسانہ آزاد)

لشکر کا مقام کرنا :- لشکر کا قیام کرنا لشکر ٹھہرنا۔ لشکر اترنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لشکر کا مقام ہونا :- لشکر کا قیام ہونا پڑاؤ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
ع اکناف بحر و بر میں جو لشکر کا تھا مقام — انیس

لشکر کٹنا :- لشکر کا قتل ہونا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔
ع لشکر پسر فاطمہ کا کٹ چکا سارا — دبیر

لشکر کش :- (بفتح پنجم) فوج کو قتل کر دینے والا۔ فوج کو مار ڈالنے والا۔ فارسی ترکیب۔ صفت۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔
لشکر کش و تاجدار تھا وہ
دشمن کش شہریار تھا وہ (گلزار نسیم)

لشکر کشی :- (بفتح اول و پنجم) فوج کشی، حملہ دھاوا، چڑھائی۔ فارسی۔ مونث۔ فصیح، رائج۔
محل صرف۔ اے شہریار آفتاب نکل گیا آپ نے دیر کر کے تیر مارا یہ وہ ظالم ہے کہ زندگی میں پیچھا نہ چھوڑے گا آپ بھی لشکر کشی کر کے چلیے۔ (طلسم خیال سکندری)

لشکر کی اگاڑی آندھی کی پچھاڑی :- یہ دونوں خطرناک اور بھاری ہوتے ہیں، دونوں بھاری ہوتی ہیں۔ مقولہ (نور اللغات گنجینہ اقوال احمد)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لشکر گاہ :- (بفتح سوم) خیمہ، ڈیرہ اور فوج فارسی۔ مونث۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

لشکر گاہ :- (بفتح سوم) چھاؤنی، فوج یا لشکر کا پڑاؤ۔ فارسی مونث، تعلیمیافتہ طبقہ کی زبان قلیل الاستعمال۔
جس جگہ پر ہے اس کی لشکر گاہ
نہیں اپنی رسائی واں تک آہ — نازش

لشکر گراں :- لشکر کثیر، بہت بڑا لشکر۔ فارسی۔ ترکیب صفت، فصیح رائج۔
ع خیبر میں دیکھتا رہا منہ لشکر گراں — انیس

لشکر گرنا :- فوج کا حملہ کرنا۔
نالہ و فریاد و فغاں اس قدر
آہ یہ لشکر نہ اثر پہ گرا — داغ
(نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لشکر میں اونٹ بدنام :- دیکھو شہر میں۔ دہلی کی زبان (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لشکر والا :- بادشاہ، راجہ، نواب، حاکم، صاحب احتشام، سلطان۔ (بیگمات کی زبان)
نکلا عید کا چاند جو گھر سے لشکر والا نکلا آج
کیوں نہ پھروں میں اٹھلائی کہتی ہر والا نکلا آج — رنگین
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "عورت اپنے شوہر کو بھی لشکر والا کہتی ہے"۔ مولف کے نزدیک اب کسی معنی میں نہیں بولتے ہیں۔

لشکری :- (بفتح سوم) فوجی، سپاہی۔ تلفظ فارسی مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اب اس جگہ فوجی عام طور سے زبانوں پر ہے۔

لشکری :- (بفتح سوم) منسوب بہ لشکر۔ لشکر سے نسبت رکھنے والا۔ فارسی۔ مونث۔ قلیل الاستعمال۔

لشکری :- (بفتح سوم) وہ کبوتر جو تمہ کا سیاہ ہو اور جس چھت سے ٹکی کھا کے اڑے پلٹ کے وہیں پھر آئے گردان۔ اردو، مذکر۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

لشکری بولی :- کئی دیسوں کی ملی جلی زبان۔ کئی دیسوں کی ملواں زبان۔ ست بھیجڑی کھچڑی۔ اردو زبان (نور اللغات و قدیم لغت دہلی)
قول فیصل۔ عام طور سے لشکری زبان ہر دو معنی میں ہے۔

لشی پشی ہونا :- تھک کر چور ہونا۔ نہایت مضمحل ہونا۔ کام یا سفر سے تھک جانا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

لطافت : بلا۔ جناب سید حسن صاحب مرحوم خلف اکبر جناب سید آغا حسن صاحب امانت لکھنوی کا تخلص — آپ کے والد یعنی حضرت امانت ہی نے اردو کا سب سے پہلا ڈرامہ اندر سبھا لکھا تھا۔ حضرت لطافت اپنے عہد کے باکمال اور مسلّم الثبوت مستند شعرا میں شمار کئے جاتے تھے آپ بڑے پائے کے شعرا میں ہوئے ہیں۔ آپ اپنے عہد میں بہت ہی عزت و احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے آپ کے انتقال پر اس عہد کے تقریباً سبھی شعرا نے آپ کے سانحۂ انتقال پر قطعات تاریخ کہے جیسے میر مہر علی انس، افضل خلف حضرت اسیر، سید حیدر میرزا ادب خلف حضرت عشق، امیر مینائی، تعشق، بندہ کاظم صاحب جاوید، رشید لکھنوی، شاد، بیر و میر مولوی علی میاں کامل، وحید خلف میر انس وغیرہ۔

آپ کا انتقال ۱۳۰۱ھ مطابق ۱۸۸۴ء میں ہوا حضرت انس کا مصرع تاریخ یہ ہے۔

جدا صد حیف ماتم بود مشاعرہ ہا ۱۳۰۱ھ

سید صاحب تعشق نے مصرع کہا۔

حیف رفتہ بلبل شیوا زبانی از جہاں ۱۳۰۱ھ

جناب تسنیم نے تاریخ کہی

پاک رفتہ لطافت از دنیا ۱۳۰۱ھ

جناب رشید نے قطعۂ تاریخ کہا۔

از مرگ حبیب آہ صد آہ رشید
رفتہ سید حسن لطافت بہ لحد
از دنیا این قدر رشکایت دارم
بسپرد امانت امانت بہ لحد
۱۳۰۱ھ

شیخ محمد جان صاحب شاد پیر و تیر نے تاریخ کہی۔

شاد تاریخش چو گفتہ ہمزہ آمد در حساب
بے لطافت شد گل نو بادۂ نظم سخن ۱۳۱۱ھ

حضرت لطافت کے بہت سے تلامذہ بھی تھے جیسے اچھے صاحب شہرت آپ لطافت کے فرزند تھے۔ جناب عباس حسن صاحب فصاحت، حیدر مرزا صاحب ذوق، محمد عسکری صاحب تسنیم، چھوٹے خاں قمر، ہادی علی جلیل، سرفراز قمر، محمد حسین فراست، قاری یعقوب علی خاں الفت وغیرہ۔

حضرت لطافت کا دیوان "ریاض لطافت" کے نام سے ۱۳۰۵ھ میں طبع ہوا اس کی بھی اس عہد کے اساتذہ نے تاریخیں نظم فرمائیں حضرت ادب خلف حضرت عشق نے سن ہجری میں کیا خوب تاریخ فرمائی ہے۔

در سن ہجری ادب گفتم
یادگار لطافت مرحوم
۱۰۵۰ھ ہجری

مرزا محمد مرتضیٰ عاشق لکھنوی نے تاریخ کہی۔

طبع کی تاریخ عاشق یہ لکھو
شمع بزم شاعران ماہر ہے ۱۳۰۵ھ

لطافت : بفتح اول (و بام) عمدگی خوبی، عربی مونث فصیح، رائج

تصویر ہے جناب رسا تمام کی
پیری دکھا رہی ہے لطافت شباب کی انیس

لطافت : نرمی ملائمت، فارسی مونث، فصیح، رائج۔

لطافت : پاکیزگی، صفائی، کثافت کا عکس نفاست، شفاف پن، عربی، مونث فصیح، رائج۔

لطافت : نزاکت، خوبصورتی، نازکی فارسی مونث، فصیح، رائج۔

گورا گورا بدن لباس سفید
بر لطافت تو نسترن میں نہیں ناسخ

لطافت : مزہ، ذائقہ، لذت، حلاوت فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

پہنچی ہے رفتہ رفتہ کہاں انتہائے عشق
اب دل میں اک لطافت غم ہے بجائے عشق اختر

لطافت : باریکی، نکتہ، عربی مونث فصیح، رائج۔

لطافت : فصاحت، سلاست، فارسی مونث، فصیح، رائج۔

لطافت : خوش اسلوبی، خوش وضعی خوش قطعی شائستگی، سلیقہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پہ نہیں ہے۔

لطافت بار : سخن، عمدگی ظاہر کرنے والا، نزاکت و خوبصورتی برسانے والا، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ انہیں تن کی چال ڈھال اور طرز نشست سے اجنبیت برستی تھی۔ حیرت تھی کہ اس باغ لطافت بار کے مکین سلیقہ شعار کہاں چھپے رہے تھے۔ (فسانہ آزاد)

لطائف : (بکسر چہارم) لطیفہ کی جمع چٹکلے، ظرافت کی باتیں۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لطائف جو اس کی زباں سے سنے
تو حیران اسے دیکھتے رہ گئے داغ

لطائف الحیل : (بکسر چہارم و ہشتم و فتح ہفتم) حیلے بہانے، وہ بہانے جو دوسروں کو ناگوار نہ گزرتے ہوں۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ جب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ لغوی معنی حیلوں کی خوبیاں، اچھے حیلے، خوش آیند حیلے، وہ حیلے

جو دوسروں کو ناگوار خاطر نہ گزریں جیسے لطائف الحیل سے فلاں کام کرنے سے روک دیا ۔

یہ لطائف الحیل بھی تعلیمیافتہ طبقہ بولتا ہے جیسے یہ لطائف الحیل میں نے ان کو ٹال دیا اور میں اس وقت کر بھی کیا سکتا تھا ۔

لطائف ستّہ :- وہ چھ لطیفے جو سالک کو حاصل کرنا ضروری ہیں ۔ (۱) لطیفۂ نفس یعنی ناف کے مقام سے لفظ اللہ نکالنا ۔ (۲) لطیفۂ قلب ۔ جس کا محل دل ہے (۳) لطیفۂ روح جس کا محل سینہ میں دائیں طرف ہے ۔ (۴) لطیفۂ سر ۔ مقام اس کا فم معدہ ہے (۵) لطیفۂ خفی ۔ محل اس کا پیشانی ہے (۶) لطیفۂ اخفیٰ ۔ محل اس کا کاسۂ سر ہے ۔ فارسی ۔ مذکر ۔　(نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ علم تصوف کی خاص اصطلاح ہے ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لطائف غیبی :- غیب کی نیکیاں ، وہ نیکیاں وہ مہربانیاں جو غیب یعنی صرف خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں ، مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لطف :- (۱) (بالضم) عنایت ، مہربانی ۔ عطوفت ، عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

ہیں لطف و کرم ذو الجلال فرمایا
لئے نقش ۔ نہ تونے خیال فرمایا　عشق

قول فیصل ۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ (بالفتح) کسی کام میں نرمی کرنا ، خوبی ۔ مہربانی ۔ خدائے تعالیٰ کی مہربانی ۔ فارسی میں بفتح دوم بھی لکھا ہے ۔

نقش زیر گرہ ہر دو پاندہ تحقیق
در باغ وماندہ لطافت سوری آبو　(نیلوفر)
(خواجہ عمیہ ملکی)

لطف :- (۲) خوبی ۔ عمدگی ۔ عربی ، مذکر ۔ فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ خواجہ اس لطف سے گائے کہ سلطان خوش ہوگئے اور خواجہ عمرہ بھی سلطان پر عاشق ہوئے ۔　(طلسم خیال سکندری)

لطف :- (۳) بہار ، مزہ ، لذت ، خوشی ، فرحت کیفیت ، فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج

افسردہ دل کے واسطے کیا چاندنی کا لطف
لپٹا پڑا ہے مردہ سا گویا کفن کے ساتھ　ذوق

دیکھا جدھر وہ سامنے آیا نظر مجھے
کس سے کہوں میں لطف شب انتظار کا　رضا

قائل ہوں میں تو اپنی طبیعت کا اے امیر
مضمون نعت میں کبھی نہ لطف غزل گیا　امیر

لطف :- (۴) مزہ ، ذائقہ ، حلاوت ۔ فارسی مذکر فصیح ، رائج ۔

جو لطف سوز میں ہے کہاں رہ خشک میں
لذت ہی اور ہوتی ہے دل کے کباب کی
(مؤلف فرہنگ آصفیہ)

لطف اٹھانا :- لطف حاصل کرنا ۔ لطف پانا ۔ مزہ اٹھانا ۔ لذت پانا ۔ اردو مصرف فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ پچیس برس کا سن ، عین شباب جوانی کی آب و تاب ، مزے کے دن تھے ۔ جو تاج و تخت بمد و بخت ہاتھ آیا ۔ ذلت کی کیفیت حکومت کا لطف خوب اٹھایا ۔　(فسانۂ عبرت)

پھر کے میرے ساتھ اٹھایا دشت پیمائی کا لطف
اب جو میں ٹھہرا بھی تو سایہ ہوا ساتھ نکا　نذیر

قول فیصل ۔ مختلف طریقوں سے عوام اور خواص کی زبانوں پر ہے ۔ بڑے لطف کی بات ، آج بڑا لطف آیا ۔ آج ایسا لطف حاصل ہوا کہ کیا کہوں ۔

لطف اٹھنا :- لطف حاصل ہونا ۔ مزہ ملنا ۔ لذت اٹھنا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

لطف اٹھے گا شب وصل فراموشی کا
بوسہ بازی میں مزا ہے جو ذرا بھولی پڑے　شاد

لطف آگیں :- لطف سے بھرا ہوا ۔ مہربانیوں سے پر ۔ لطف و کرم سے بھرا ہوا ۔ فارسی ترکیب ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

تری بیداد لطف آگیں نہیں ہے جس کی قسمت میں
وہ آخر تختۂ مشق جفائے آسماں ہوگا　وحشت

لطف آنا :- مزہ آنا ۔ تفریح حاصل ہونا ۔ لذت ہونا ۔ خوشی و فرحت ہونا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ کل رات مشاعرہ میں بڑا لطف آیا ۔ ایک شاعر کے شعر پر اعتراض ہوا تو بجائے جواب دینے کے وہ ہاتھا پائی کرنے لگا ۔

لطف پر ہونا :- مزے پر ہونا ۔ بہار پر ہونا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

ہے عجب لطف پر شگوفہ گل
باغ رنگین عروسے ہو بالکل　(قہر سیہ عشق)

لطف تب تھا :- بہار اس وقت ہوتی مزہ اس وقت ملتا ۔ اردو مصرف ، متروک ۔

داد دیتا مری آنکھوں سے ہے اشک سفید
لطف تب تھا کہ ذرا خون بھی شامل ہوتا　مصحفی

قول فیصل ۔ فصحا اس محل پر تب کی جگہ جب بولتے ہیں ۔ اور کبھی لطف کے بعد تو کا اضافہ بھی کر دیتے ہیں یعنی ۔۔ لطف تو جب تھا ۔

لطف جانا:- مزہ جانا۔ بے لطفی ہونا
مزہ ختم ہونا۔ اردو حرف، فصیح، رائج
لطف جاتا ہے سرود نالۂ پرشور کا
خون دل پینا ہے یہ کھانا ہے سیندور کا　　ذوقؔ

لطف جاننا:- مزہ جاننا۔ کیفیت سمجھنا
لذت معلوم ہونا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔
حضرت خضرؑ جب شہید نہ ہوئے
لطف عمر دراز کیا جانیں　　داغؔ

لطف حاصل ہونا:- مزہ حاصل ہونا
کیفیت حاصل ہونا۔ مزہ ملنا۔ اردو حرف،
فصیح، رائج۔
محل صرف۔ ع پل ذلبتہ بزیر قدم پاک رسولؐ۔
کسی نے ذلبتہ کے پل کی اچھی تاریخ کہی ہے
حضرات ناظرین اس مصرعے کا لطف صرف
اہل لکھنؤ ہی کو حاصل ہوتا۔ لہٰذا یہ عرض
کرنا لازم آیا کہ ذلبتہ لکھنؤ کے ایک محلہ
کا نام ہے جو اشرف آباد کے پاس ہے اس محلہ
میں ایک پل بنا دیا گیا تھا۔ اور پل کے قریب قدم
رسولؐ ہیں۔　　(سیر کہسار)

لطف دکھلانا:- بہار دکھلانا۔ سماں
دکھانا۔ مزہ دینا۔ اردو حرف، فصیح، رائج
محل صرف۔ اشجار پر بہار اور پھولوں کی لپٹ
اور بھینی بھینی بو باس، سامنے آبشاروں کی
روانی اور تالاب صفا کی تھا کہ وہ لطف دکھا
رہے کہ قابل دید ہے۔　　(سیر کہسار)

لطف دوبالا کرنا:- مزہ دونا کرنا۔
زیادہ مزہ ملنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج
محل صرف۔ انواع و اقسام کے رہوار
باد رفتار، خوش خرام و تیز گام.... گرانش

کے تحت بڑے صناعان چابکدست کے بنائے
ہوئے لطف جلوس دوبالا کرتے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

لطف دینا:- مزہ دینا۔ بہار دینا۔
کیفیت حاصل ہونا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ اختر۔ ابھی اس شعر نے تو واللہ لطف
دیا۔ گو کچھ ترمیم کی ضرورت ہے۔ مگر۔
(سیر کہسار)

لطف رکھنا:- لطیف ہونا۔ بہار رکھنا
اردو حرف، قلیل الاستعمال۔
داغ چیچک کے ہیں زیبا ذقن یار کے گرد
لطف رکھتا ہے لب چاہ چراغاں ہونا　　آتشؔ

لطف رہنا:- مزہ رہنا۔ مزہ آنا۔
اردو حرف غیر فصیح، رائج۔
محل صرف۔ تم وہاں شادی میں نہیں گئے بڑا
لطف رہا۔ بہت قاعدے کے براتی تھے۔ مزیدار
لوگ تھے۔

لطف سے خالی نہ ہونا:- مزہ
سے خالی نہ ہونا۔ مزیدار ہونا۔ ضرور لطف
ہونا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ اگر آپ اپنی سرگزشت بیان
کریں تو لطف سے خالی نہ ہوگا۔
(امراؤ جان ادا)

لطفِ عمیم:- عام لطف۔ عام مہربانی
عام لطف و کرم۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔
رند آزاد ہوں مشرب ہے مرا لطف عمیم
خواہش جاہ نہ ہے آرزوئے ہفت اقلیم　　حسرتؔ موہانی

لطف فرمانا:- لطف کرنا۔ مہربانی
کرنا۔ عنایت کرنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج
شکل جو آپ سے عزت کا طلبگار ہوا میں
لطف فرمائیے آقا کہ فقط ادھر ہوں میں　　تعشقؔ
قول فیصل۔ اسی جگہ لطف کرنا بھی فصیح و
رائج ہے
ترا مجھ پہ یوں خود بخود لطف کرنا
دل غیب باور اسے جو دھوکا نہیں ہے　　حسرتؔ موہانی

لطف کھونا:- مزہ کھونا، مزہ جاتا رہنا
اردو حرف، فصیح، رائج۔
اندیشۂ فراق میں کیا لذت وصال
جنت کا لطف خوف جہنم نے کھو دیا　　اسیرؔ

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش:- مہربانی کر مہربانی
کر اس سے غیر بھی غلام بن جاتا ہے۔ (فرہنگ اشال)
قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ہے۔

لطف کی:- مزے کی، مزیدار، پُر مزہ۔
اردو، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ اتنے میں حضرت نازکبدن نے مسکراتے
ہوئے آواز دی۔ اب دیکھیے کہ کس لطف کی
نوک جھونک ہوتی ہے۔　　(فسانۂ آزاد)

لطف کی نگاہ:- محبت بھری نظر سے دیکھنا
لطف و کرم کرنا۔ مہربانی کرنا۔ اردو حرف،
فصیح، رائج۔
مدت کے بعد اس نے جو لطف کی نگاہ
جی خوش تو ہو گیا مگر آنسو نکل پڑے　　کیفی اعظمی
قول فیصل۔ اسی جگہ لطف کی نظر کرنا بھی
مستعمل ہے۔

لطف لینا:- مزہ لینا
لطف حاصل کرنا۔ اردو حرف، فصیح،
رائج۔

گھر ڈھلتے ہیں، گل کھلتے ہیں، آنکھیں لطف لیتی ہیں
رضا خالی یہ اپنی اشک افشانی نہیں جاتی
آل رضا ایڈوکیٹ

لطف ملنا:- مزہ حاصل ہونا، مزہ آنا کیفیت حاصل ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قتل گہ میں مری آنکھوں کو عجب لطف ملا
جلوۂ یار بھی تھا جلوۂ شمشیر بھی تھا شفیق

لطف موفور:- بہت زیادہ لطف بہت مزہ، بہت کیف، لطف وافر، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ کہیں گل مہندی، کہیں گل عباس نواڑی کھلی ہوئی، چو طرفہ عالم نور ہے، ہر سمت لطف موفور ہے، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اودی اودی گھٹا۔ (فسانۂ آزاد)

لطف میں کمی ہونا:- عنایت و مہربانی میں کمی ہونا، جتنی مہربانی تھی اس میں کمی آجانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آج پی کر بھی وہی تشنہ لبی ہے ساقی
لطف میں تیرے کہیں کوئی کمی ہے ساقی آل احمد سرور

لطف نہ رہنا:- مزہ نہ رہنا، مہربانی نہ رہنا، لذت ختم ہو جانا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

مرنے جینے کا نہیں لطف رہا فرقت میں
نہ تو یار آتا ہے مجھ تک نہ قضا آتی ہے شفیق

لطف و کرم:- عنایت و مہربانی۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

لطف و کرم کی راہ سے اے جان عاشقاں
رہ جا کبھی تو آن کے مہمان عاشقاں
حسرت موہانی

قول فیصل۔ اسی محل پر لطف و عنایت کی ترکیب سے بھی بول دیتے ہیں۔

لطف ہونا:- مزہ ہونا، لذت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بے تکلف صحبت ہے آپ کے جانے سے اور لطف ہوگا۔ (دارا و جان ادا)

لطفی:- متبنیٰ، لے پالک، گود لیا ہوا، عربی صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لطف یہ:- مزہ یہ، طرّہ یہ۔ اردو، فصیح، رائج

محل صرف۔ مطالعہ کتب کا شوق نہ اخبار بینی کا ذوق۔ صبح چوسر، شام چوسر۔ ادھر چوسر ادھر چوسر۔ الٰہی خیر اور لطف یہ کہ ہنکارنے کو موجود کہ ہم شریف ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

لطف یہ ہے:- ۱۔ خوبی یہ ہے، عمدگی یہ ہے مزہ یہ ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لطف یہ ہے:- ۲۔ (طنزاً) طرہ یہ ہے تعجب یہ ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ لطف یہ ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے تجھ پر احسان کیا۔ (جنون انتظار)

لطمہ:- (بالفتح) دریا کا تھپیڑا، طمانچہ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نیل پڑ جائے مقرر کھائے گر دریائے نیل
لطمہ میرے اشک کے دریائے شور انگیز کا ناسخ

لطمہ کھانا:- طمانچہ کھانا، تھپیڑا کھانا اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لطمے کھاتا ہوں خوشی سے قلزم آفاق میں
خوان نعمت مجھ کو گویا بن گیا گرداب کا رنگ

لطیف:- ۱۔ (بفتح اول و یائے معروف) کثیف کی ضد، نازک، نرم، عربی صفت۔ فصیح، رائج۔

حامل ضو ہے یہی جسم لطیف
یہ ہوا جس کے مقابل ہے کثیف مرزا رسوا

لطیف:- ۲۔ ملائم، ہلکا، سبک۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

لطیف:- ۳۔ صاف، شفاف۔ عربی صفت فصیح، رائج۔

کنر ڈوں میں بھی رنگ رنگ کا تیل
بھاری، ہلکا، لطیف اور بے میل (گلشن عشق)

لطیف:- ۴۔ پاکیزہ، ستھرا، عربی صفت فصیح، رائج۔

لطیف:- ۵۔ لذیذ، مزیدار، خوش ذائقہ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کھانے میں اور تمام چیزیں تو مزیدار تھیں لیکن گردہ نہ اتنا لطیف اور لذیذ تھا کہ منہ کی بھبھوندی چھوٹ گئی۔

لطیف:- ۶۔ خدا کا نام۔ یعنی لطف و مہربانی کرنے والا، باریک بیں۔ عربی صفت، فصیح، رائج

قول فیصل۔ یہ ناموں کا بھی جزو ہے جیسے محمد لطیف، لطیف حیدر، لطیف احمد اور عبد اللطیف وغیرہ

لطیف:- ۷۔ خوب، عمدہ، نادر فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ وقت فرصت ہو ا کھائیے کتب خانہ جائیے۔ جلسہ تہذیب جائیے، کتب مفید مطالعہ کیجئے، لکچر یا تصانیف لطیف کی فکر معقول فرمائیے تو ہم سمجھیں تربیت یافتہ ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

لطیف: ث پاک، مقدس، جیسے مزاج لطیف۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

لطیف طبع: (بغیر اضافت) ستھری طبیعت والا، خوش مزاج، زندہ دل، خوش طبع سلیم الطبع۔ اردو ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ اس جگہ لطیف الطبع ترکیب عربی تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ بولتا ہے۔ کمی کے ساتھ لطیف مزاج بھی بول دیتے ہیں۔

لطیف غذا: (بغیر اضافت) سبک غذا جو ہضم ہو جائے۔ اردو ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے پڑھا لکھا طبقہ غذائے لطیف بولتا ہے۔

لطیفہ: ۱ (بفتح اول و یائے معروف) وہ چھوٹا سا قصہ جس کو سن کر آدمی ہنسے، چٹکلا، دلچسپ بات، وہ بات جو طبیعت کو اچھی لگے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہنس دیتے ہیں تب سن کے یہ اکبر کا لطیفہ
جب آپ کے درشن ہوں تو پھر پاپ کٹیں پن ہے
(اکبر الہ آبادی)

قول فیصل۔ عربی لطیفہ بمعنی اچھی چیز نیکی تھا۔ اہل فارس نے پسندیدہ بات کے معنوں میں لطیفہ کر لیا۔

لطیفہ: ۲ انوکھا، عجیب، عجوبہ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں عام طور سے زبان پر نہیں ہے۔

لطیفہ: ۳ شگوفہ، تعجب انگیز بات، حیرت انگیز بات، فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

لطیفہ باز: لطیفہ گو، فارسی صفت قلیل الاستعمال۔

لطیفہ بازی: لطیفہ گوئی، چٹکلا چھوڑنا۔ فارسی مونث، فصیح، رائج

محل صرف۔ دونوں ہنسیں۔ اس نوک جھونک اور لطیفہ بازی کے بعد انھوں نے نواب نادر جہاں بیگم کو جگایا۔ (سیر کہسار)

لطیفہ چھوڑنا: کوئی انوکھی بات بنا کر بیان کرنا۔ شگوفہ چھوڑنا۔ چٹکلا چھوڑنا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

لطیفہ سنج: لطیفہ گو۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

لطیفہ گو: (بضم ششم واو مجہول) ظریف خوش مزاج۔ بذلہ سنج۔ لطیفہ بیان کرنے والا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مرزا صاحب نے بیان کیا کہ ایک دن ہم اور چند احباب لطیفہ گو، یاران موافق اور دوستان صادق چینا پہاڑ دیکھنے کی غرض سے چلے یہ پہاڑ سطح آب سے ۹ ہزار فٹ بلند ہے۔ (سیر کہسار)

قول فیصل۔ اس جگہ تعلیم یافتہ طبقہ کی کے ساتھ لطیفہ طراز بھی بول دیتا ہے۔

لطیفہ ہونا: ۱ خوش کن بات ہونا۔ نئی بات ہونا۔ مزے کی بات ہونا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ نواب۔ کیا خوب ردیف اور قافیے میں کس قدر مناسبت ہے واہ۔ ہے پستان فارسی، ہندی لوڑا۔ اسکے بعد سانپ کا ممن۔ وہ ان کے بھی چچا تھے۔ حضور کیا لطیفہ ہوا ہے۔ (سیر کہسار)

لطیفے ہونا: ۲ لطیفے بیان ہونا۔ مزاحیہ قصے ذکر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ صبح سے چار بجے تک تر زبانی اور شعر خوانی، بادۂ انگور، حور و قصور کی چہ میگوئیاں رہیں، لطیفے ہوا کیے۔ (فسانہ آزاد)

لعاب: ۱ (بضم اول) تھوک، آب دہن، منھ کی رطوبت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

شیریں سخنی ایسی کہاں پائی کسی نے
چھوٹا ہے مرے منہ میں لعاب اسکے دہاں کا (ناسخ)

لعاب: ۲ ہر ایک چیز کا رس یا عرق جس میں چیپ اور گاڑھا پن ہو۔ عربی، مذکر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کئی دن سے تمہارے منھ میں چھالے پڑے ہیں کوئی دوا نہ کرو تو کم سے کم لعاب بہدانہ ہی منہ میں گھلاؤ خدا چاہے تو فائدہ ہوگا۔

لعاب: ۳ رس، چیپ، لزوجت، چپچپاہٹ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

نگوڑی بھنڈیاں، ایسی خراب ہوتی ہیں
کسی جتن سے نکالو لعاب رہتا ہے (انتخاب)

لعاب پہ رہنا: گاڑھا ہونا، شوربے دار کی ضد ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم سے کہا تھا کہ آج قورمہ صرف

لب پر رہے لیکن تم نے اس میں شوربہ کر دیا

قول فیصل۔ لعاب پہ رکھنا، لعاب پہ ہونا بھی زبانوں پر ہے۔

لعاب دار: ۱ لسدار، چیپ دار، سلسا فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

لعاب دار: ۲ گاڑھا سالن، شوربہ دار کی ضد، ایسا سالن جو صرف گھی پر تیار کیا جائے۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، فصیح، رائج۔

لعان: بکسر اول) زن و شو کا ایک دوسرے کو لعنت کرنا، لعان اصطلاح فقہ میں اس کو کہتے ہیں کہ شوہر اپنی بی بی کو زنا کی تہمت لگائے اور پھر قاعدے کے مطابق حاکم شرع کے سامنے شوہر اپنے سچے ہونے کی چار مرتبہ قسم کھائے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ مجھ پر خدا کی لعنت ہو اگر میں جھوٹ بول رہا ہوں پھر چار مرتبہ عورت اپنی برأت کی قسم کھائے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے خدا کا غضب مجھ پر ہو اگر یہ تہمت صحیح ہو جب عورت مرد سے لعان کے بعد تفریق ہو جائے اس سے پھر نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہے عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ فقہ جعفری میں اس کی تعریف مندرجہ ذیل۔ لعان۔ لغت میں صرف مباہلہ کو کہتے ہیں اور شرع میں مباہلہ بین الزوجین کو کہتے ہیں یعنی شوہر اور زوجہ کے درمیان مباہلہ کو کہتے ہیں خواہ یہ مباہلہ حد شرعی کو دفع کرنے کیلئے ہو یا نفی اولاد کے لئے یعنی شوہر زوجہ پر زنا کا الزام دے اور زوجہ اس سے انکار کرے اور شوہر مشاہدہ کا بھی دعویٰ کرے یا شوہر کہے کہ یہ لڑکا میرا نہیں ہے البتہ یہ لفظ مخصوص ہے کے ساتھ حاکم شرع کے سامنے کہا جاتا ہے۔

لَعِب: ۔ (بالفتح) کھیل کود، سیر تماشا عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اب عبث افسوس ہے بیدار میر
عمر ساری کھو بیٹھے لہو و لعب میں میر

قول فیصل۔ بفتح اول و کسر دوم بھی عربی ہے اور تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔
قرآن مجید میں بھی لَہْوٌ وَّ لَعِبٌ ہے لفتحتین اردو ہے۔ ترکیب سے کہنا صحیح نہیں۔
صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ میں نے بجز بفتح اول و کسر دوم نہیں دیکھا اردو میں نہ فارسی میں ورانحالیکہ لغات کشوری اور مصباح اللغات وغیرہ میں صراحتہً بسکون عین موجود تھا۔ میر نے بھی بسکون عین لکھا ہے۔
عام طور سے زبانوں پر لہو لعب کی ترکیب خذ بانوں پہ ہے۔

لُعبَت: ۔ (بضم اول و فتح سوم) کھلونا تیلی، گڑیا۔ عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

منبر پہ رکھی ایک لعبت تھی
کیا کہوں کیسی خوبصورت تھی ننا

(قران السعدین)

لُعبتان وبدہ:۔ آنکھ کی تیلیاں فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

لُعبت باز: ۔ تیلیوں کا تماشا دکھانے والا۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ فلک لعبت باز و چرخ لعبت باز کی ترکیبوں سے تعلیم یافتہ طبقہ کمی کے ساتھ بول دیتا ہے۔

لعبت بازی: ۔ کھیل دکھانا، تیلیوں کا تماشا دکھانا۔ فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

دیکھ لعبت بازی گردوں نہ کھا تو فریب
ہیں ہزاروں شعبدے اس پیر بازیگر کے پاس

رند

لُعبت چین: ۔ چینی گڑیا یا چین کی گڑیا۔ فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل سرا۔ ہزارہا پری پیکر، حور وش، سیم تن، گل بدن ... زہرہ جبین، لعبت چین، عنبریں مو ... صبح و شام در زمرۂ خدام دست بستہ حاضر ہوئیں۔ (فسانہ عبرت)

لَعل: ۔ (بالفتح) ایک قیمتی معدنی پتھر کا نام، ایک جوہر سرخ رنگ۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

یاقوت لعل یار سے بہتر نہیں دلے
ہر جوہری کو اس کی پرکھ کی نظر نہیں میر سوز

قول فیصل۔ فارسی شعرا لب کا لعل سے استعارہ کرتے ہیں چونکہ لعل سرخ رنگ کا ہوتا ہے انھیں کی پیروی میں اردو شعرا نے بھی کہا ہے۔

موج بادہ رنگیں ہے اس قدر کہاں رنگیں
اس کے لعل لب دیکھو جب وہ مسکراتا ہو

آثر لکھنوی

لعل کی بہت سی قسمیں۔ جیسے رمانی، پیازی

تمری، الحی، عنابی، لقمی، ادریسی، دوشابی، پیرکانی، عقربی، قطبی ۔

لیکن عام طور سے زبانوں پر لعل رمانی ہے ۔

موافق گرنہ کرتا عدل اس کا آب و آتش کو
تو کوئی سنگ سے بندھتے تھے شکل لعل رمانی سودا

لعلِ آبدار: ۱؎ آبدار لعل، فارسی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل ۔ تعلیمیافتہ طبقہ کمی کے ساتھ بولدیتا ہے ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔ گوہر آبدار کی ترکیب سے بولدیتے ہیں ۔

لعلِ آبدار: ۲؎ (کنایتہً) لب معشوق ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لعل اکھاڑ لینا، لعل توڑ لینا، لعل چھوڑ لینا: ۔ (کنایتہً) شان گھٹانا نقصان پہونچانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صرف لعل توڑ لینا عورتوں کی زبان ہے ۔ اور کسی صورت سے نہیں بولتے ۔

لعل اگلنا: ۱؎ سخہائے عجیب و غریب کا زبان سے سرزد ہونا ۔ کنایہ ہے خوش کلامی اور رنگیں سخنی سے ۔ خوش کلام و خوش گفتار ہونا ۔ منہ سے پھول جھڑنا ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال ۔

کرتے ہیں صفت جب ہم لعل لب جاناں کی
تب کوئی نہیں دیکھے کیا لعل اگلتے ہیں میر

لعل اگلنا: ۲؎ (طنزاً) سونے کی چڑیا ہونا ۔ دولت بخشنا ۔ باتوں سے فیض پہونچانا ۔

(فقرہ) ایسے ہی تو وہ لعل اگلتے ہیں ۔ جوان کی خوشامد کروں ۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ عورتوں کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ۔

لعل اگلنا: ۳؎ (طنزاً) بدزبانی کرنا گالی بکنا ۔

فقرہ بس اب زیادہ لعل نہ اگلیے ۔ معاف رکھئے ورنہ ادھر سے بھی کچھ سنیئے گا ۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لعلِ بدخشاں: ۔ (باضافت) بدخشاں کا لعل ۔ فارسی ترکیب، مذکر ۔ فصیح، رائج ۔

تجھ لب کی صفت لال بدخشاں سے کہونگا
جادو ہیں ترے نین غزالاں سے کہونگا ولی دکنی

قول فیصل ۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ ۔ دراصل بدخشاں میں لعل نہیں پیدا ہوتے اور جگہوں سے لاکر وہاں بیچتے ہیں اور وہاں کے مشہور ہو گئے ہیں ۔

لیکن عام طور سے سب کا خیال یہی ہے کہ بدخشاں میں لعل پیدا ہوتے ہیں اور وہ بیش قیمت ہوتے ہیں ۔

لعلِ پیرکانی: ۔ پیکان تیر کی شکل کا تراشا ہوا لعل جو عورتیں جھندے کی طرح کان میں پہنتی ہیں ۔ فارسی ۔ مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لعل توڑنا: ۔ (طنزاً) کسی بیش قیمت چیز کو چرا لینا ۔ شان گھٹانا ۔ نقصان کرنا ۔ اردو صرف ۔ عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ تم آؤ گے تو کیا ہم تمہارے لعل توڑ لیں گے ۔ یعنی کیا تمہاری شان میں بٹا لگے گا ۔

لعل جڑے ہونا: ۔ (طنزاً) بہت قیمتی ہونا لعل لگے ہونا ۔ ممتاز ہونا ۔ نادر ہونا ۔ لعل ٹکے ہونا ۔ اردو صرف ۔ عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال

قول فیصل ۔ اس محل پر لعل ٹکے ہونا زبانوں پر زیادہ ہے ۔ جیسے ان میں کون سے لعل ٹکے ہیں جو میں ان کی خوشامد کروں ۔ انھیں غرض ہوگی خود آئیں گے ۔

تعریف کے محل پر نگینے جڑے ہونا زبانوں پر ہے

لعلِ خوشاب: ۱؎ (باضافت) آبدار لعل ۔ فارسی ۔ مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس کا املا خوش آب ہے اور یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے ۔

لعل خوشاب: ۲؎ (کنایتہً) لب معشوق (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔ اور اس کا املا خوش آب ہے ۔

لعل رمانی: ۔ بہت سرخ رنگ کا لعل ۔ سرخ انار کے رنگ کا لعل ۔ فارسی ترکیب ۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ۔

موافق گرنہ کرتا عدل اس کا آب و آتش کو
تو کوئی سنگ سے بندھتے تھے شکل لعل رمانی سودا

قول فیصل ۔ یاقوت رمانی کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے ۔

لعلِ سفید: ۔ ایک قسم کا سفید رنگ کا لعل جو نایاب اور بہت بیش قیمت ہوتا ہے ۔ فارسی، مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لعل سی جان :۔ قیمتی جان ۔ بیش قیمت جان ۔ اردو صرف عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ جب اپنی لعل سی جان گھل گھل کے تمام ہو گئی تو سہاگ کو لیکے چاٹیں گے ۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل ۔ ایسی کے ساتھ بھی زبانوں پر ہے جیسے بھاڑ میں جائے ایسی عاشقی جس سے اپنی لعل ایسی جان جائے ۔ (طلسم ہوشربا)

لعلِ شب چراغ :۔ ایک قسم لعل کا نام جو رات کو چراغ کے مانند چمکتا ہے ۔ ایک قسم کا لعل جو رات کو روشنی دیتا ہے ۔ فارسی ترکیب ، مذکر ۔ فصیح ، رائج ۔

آئی ہوا یہ کس لب لعلیں کی اے امیر
ہے لعل شب چراغ کے جوہر چراغ میں — امیر

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس کا قصہ یوں مشہور ہے کہ دریائی گائے جو دیگر حیوانات کے مانند ہوتی ہے اور دریا کے اندر رہتی ہے ۔ جب رات کے وقت چرنے نکلتی ہے تو اس جواہر کو منہ سے نکال کر زمین پر رکھدیتی ہے اور اس کی روشنی میں چرتی پھرتی ہے جہاں چر چکی اس گوہر بے بہا کو منہ میں رکھا اور غوطہ لگا گئی ۔ شکاری اسکی گھات میں رہ کر اس لعل کو اڑا لاتے ہیں ۔ یہ بات بھی ایسی ہی ہے جیسے سانپ کے منہ کی نسبت زبان زد خلائق ہے ورنہ حقیقت میں وہ خود ایک کانی جوہر لعل کی قسم سے ہے ۔

لعلِ شکر بار :۔ (باضافت) (کنایۃً) لب معشوق ۔ فارسی ، صفت ۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ۔

رنگ یاقوت کا ہے لعل شکر بار میں بھی
جوہری کی ہے دکاں حسن کی بازار میں بھی — امیر

لعلِ فسوں ساز :۔ (باضافت) (کنایۃً) لب معشوق ۔ فارسی صفت ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ۔

یاں لعل فسوں ساز نے باتوں میں پھنسایا
دے پیچ ادھر زلف اڑا لے گئی دل کو — مصحفی

لعل کا چھلا :۔ لعل کا چھلا بناتے ہیں ۔

مسی ملی تو بڑھ گئی نیلم کی آبرو
لاکھا جما تو لعل کا چھلا دہن ہوا — راسخ
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو ۔

لعل کو پتھر سے پھوڑنا :۔ کسی چیز کی ناقدری کرنا ۔

بہت پچھتاتے ہیں اس سنگدل کو دیکے دل اپنا
مثل مشہور ہے یہ لعل کو پھوڑا ہے پتھر سے — قلق
(فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ اردو کی یہ مثل اب قلیل الاستعمال ہے

لعل گوں :۔ لعل کے رنگ کا بہت سرخ ۔ فارسی صفت ، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان قلیل الاستعمال ۔

لعلِ گہر بار :۔ (باضافت) (کنایۃً) لب معشوق ، فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ۔

لعلِ لب :۔ (باضافت) (کنایۃً) لب معشوق ۔ لب کی سرخی ۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ۔

موج بادہ رنگیں ہے ، اس قدر کہاں رنگیں
اس کے لعل لب دیکھ جب وہ مسکراتا ہے — اثر لکھنوی

لعل لب :۔ (بغیر اضافت) (کنایۃً) معشوق ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس طرح عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لعل لگانا :۔ بہار بڑھا دینا ۔

پائے نازک میں رچی میرے لہو کی مہندی
میں وہ کشتہ ہوں تمہیں لعل لگا جاتا ہوں — راسخ

دل خوں کشتہ پسے دزد حنا دیتے ہیں
یہ ہمیں ہیں کہ تمہیں لعل لگا دیتے ہیں — ناسخ
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب اس محل پر چار چاند لگا دینا زبانوں پر زیادہ ہے ۔ داغ نے لعل لگا ہونا بصورت واحد کہا ہے ۔ اہل لکھنؤ جمع کے ساتھ لعل لگے ہیں بولتے ہیں یعنی کون سی خوبی ہے ۔

ہم اب سے لیں گے بوسہ گل تیرے سامنے
کیا ایسا لعل ہے ترے لب میں لگا ہوا — داغ

لعل لگنا :۔ بڑے قیمتی ہونا ۔ انمول ہونا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس جگہ لعل جڑے ہونا ، لعل ٹکے ہونا زبانوں پر زیادہ ہے ۔

لعل لگنا :۔ (طنزاً) انوکھاپن ہونا ۔ ندرت ہونا ۔ سرخاب کے پر لگے ہونا ۔ ممتاز ہونا ۔ عالی مرتبہ ہونا ۔ اردو صرف ، عورتوں کی زبان ۔

کون سے لعل لگے شکل میں یاقوت کی ہیں
بی جواہر کو جو کو لاسی یہ بھائی صورت — جان صاحب

قول فیصل ۔ اس جگہ لعل لگے ہونا زبانوں پر ہے ۔

لعل ناسفتہ :۔ (باضافت) وہ لعل

جس میں سوراخ نہ ہو۔ فارسی صفت۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ دُرِ ناسفتہ کی صورت سے
زبانوں پر عام طور سے ہے۔ گوہر ناسفتہ
بھی کمی کے ساتھ بولدیتے ہیں۔

لعل ناسفتہ :- (کنایتہً) دلکش
اور تازہ کلام۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لعلِ نمکیں :- (کنایتہً) لب معشوق
فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قلیل الاستعمال۔

دینگے جاں بوسۂ لعل نمکیں پر ہم بھی
جان نثاری ہے اگر شیوہ نمک خوار ونکا — ذوق

لعلِ نوشیں :- (باضافت) (کنایتہً)
لب معشوق، معشوق کے ہونٹ، فارسی صفت،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔
محل عبارت۔ اب ایبلیٹن کا حال سنیئے، معشوقہ
زرین کمر اور دلدار دلبر کے لعل نوشیں کا بوسہ
پاکر اور شبدیز سبک خیز کی باگ اٹھاکر چلے
(فسانہ آزاد)

لعلیں :- منسوب بہ لعل۔ لعل کی طرح
کا۔ لعل کے رنگ کی طرح سرخ۔ فارسی صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔
قول فیصل۔ لب لعلیں کی ترکیب سے بولتے ہیں

آئی ہوا یہ کس لب لعلیں کی اے بہیر
ہیں لعل شب چراغ کے جوہر چراغ میں — اسیر

کمی کے ساتھ لب لعلی بھی بولدیتے ہیں

لعلِ یمن :- (باضافت) یمن کا لال
ملک یمن میں پیدا ہونے والا لعل جو بیش قیمت
ہوتا ہے۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ اس جگہ لعل یمنی زبانوں پر زیادہ
ہے۔

حور سے بڑھ کے ہے اس شوخ میں نازکبدنی
گل سے رخسار لب لعل ہیں لعل یمنی
(سیر کہسار)

زیادہ تر زبانوں پر عقیق یمنی ہے۔

لعن :- (بالفتح) پھٹکار، نفرین، لعنت
عربی مونث، فصیح، رائج۔

ہمیشہ آپ کا قائل ہو مورد لعنت
خدا کی لعن ہو اس پر جسے ہو لعنت عشق

لعن :- بمعنے سرزنش، جھڑکی۔ زجر و توبیخ
ملامت۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لعنت :- (بفتح اول و سوم) پھٹکار
نفرین، اظہار برأت، عربی، مونث۔ فصیح،
رائج۔

غیر سے مجھ سے آج خوب ہوئی
اس نے نفرین تو میں نے لعنت کی — مسرور

قول فیصل۔ مصباح اللغات میں اس کے ایک
معنی گالی بھی لکھے ہیں جو بالکل غلط ہیں عربی
کے کسی مستند لغت میں یہ معنی نہیں ملتے۔
بالکل جاہل عورتیں اور مرد اسی جگہ کمی کے
ساتھ گالی بھی بولدیتے ہیں۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین :-
جھوٹوں پر خدا کی لعنت۔ عربی جملہ، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ یہ کلام پاک کی ایک آیت
کا ٹکڑا ہے۔

لعنت برسنا :- کسی پر لعنت ہونا
لعنت کی بوچھار ہونا۔ کسی پر ہر ایک کا لعنت
کرنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

برسے لعنت دشمنانِ مرتضیٰ کی خاک پر
ہر برس باران رحمت کا وہاں اساکیہ ہو — ناسخ

لعنت برسنا :- (کنایتہً) بے رونقی ہونا
(فقرہ) اس کے چہرے پر لعنت برستی ہے۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اب اس محل پر "پھٹکار برسنا"
بولتے ہیں۔ اس کا مرادف منحوس چہرہ، صورت
کے ساتھ ہے۔

لعنت بر ہیچ :- صاف صاف کسی پر لعنت
بھیجنے سے احتراز کرنے کیلئے کہتے ہیں۔
اور اس کو دیکھتا کہاں سے اس لعنت بر ہیچ
ڈپٹی کلکٹری سے تو موقع ہی نہیں۔
(رویائے صادقہ)، (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لعنت بکار شیطان :- شیطان کے
کام پر لعنت۔ جب کوئی کام بگڑ جاتا ہے تو یہ
فقرہ کہتے ہیں۔ فارسی مقولہ۔ تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

لعنت بھیجنا :- برا بھلا کہنا، نفرین کرنا
لعنت کرنا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

بھیجو لعنت خیال بیجا پر — دلکش عشق

لعنت بھیجنا :- چھوڑنا، کنارہ کرنا، نفرت
کرنا، پرہیز کرنا، جانے دینا، نفرت سے ترک
کرنا، اردو مصرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

لعنت بھیجو :- اسم نہ، اردو مصرف، عوام اور عورتوں کی زبان

ع غیر کے نام پہ لعنت بھیجو — داغ

لعنت خدا: خدا کی لعنت، خدا کی مار۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر خدا کی لعنت ہے۔

لعنت زدہ: لعنت کا مارا، پھٹکار زدہ۔ فارسی ترکیب اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

لعنت کا طوق: (کنایۃً) ذلت، رسوائی۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف پڑنا اور ملنا کے ساتھ ہے۔

ع ہو شیطان لعنت کا پڑیگا طوق گردن میں — جانصاحب

لعنت کا مارا: لعنتی، مردود، ملعون۔ اردو صفت مذکر، عورتوں کی زبان۔

ع ہر گھڑی لعنت کا مارا چھیڑ کے کرتا ہے ستم — جانصاحب

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ مونث کے لئے لعنت کی ماری بولتے ہیں۔ لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ لعنت کی ماری بولتی ہیں۔

لعنت کا مارا: جب کوئی چیز مقدار یا تعداد میں بہت کم ہوتی ہے تو کہتی ہیں۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم سے کہا تھا کہ دمڑی پان لانا تم سڑے ہوئے بنگلہ پان لعنت کے مارے اٹھا لائے جاکے انھیں واپس کر آؤ۔

قول فیصل: نابضے کے محل پر لعنت کی ماری بولتے ہیں۔

لعنت کرنا: برا کہنا، کسی سے بیزاری کا اظہار کرنا، اظہار نفرت کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

وہ بدگوئی مری کرتا ہے میں نیک اس کو کہتا ہوں
فرشتے میرے لعنت کرتے ہوں گے میرے دشمن پر
— آتش

محل صرف۔ غضنفر بن اسد نے کہا۔ تقراط ایک شخص شعبدہ باز و حیلہ ساز ہے اس پر لعنت کرو خدائے برحق و معبود مطلق کو سجدہ کرو ملکہ نے بقراط ثانی پر لعنت کی۔ (طلسم خیال سکندری)

لعنت کی بوچھار: (مسلسل لعنت کے لئے) لعنت کی زیادتی، ہمہ وقت لعنت، کثرت سے لعنت اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

الٰہی اس کے دشمن پر رہے بوچھار لعنت کی
رہے طوفان غم کی اس قدر اس پر فراوانی قدر

لعنت کی روٹی پھٹ کا شوروا: نہایت بے عزتی اور بے وقری کی روٹی وہ روٹی جو سیکڑوں باتیں سنا کر اور طعنے مہنے دے کر کھلائی جائے جیسے ہمارا کہنا تمہاری سمجھ میں نہ آیا اب یہ لعنت کی روٹی پھٹ کا شوروا اچھا۔ (گھر ٹہیلی) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

لعنت ملامت: سرزنش، پھٹکارنا برا بھلا کہنا، سخت سست کہنا۔ عربی الفاظ۔ اردو ترکیب، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔

لَعنَتی: (بفتح اول و سوم) ملعون، مردود، لعین، بدنصیب، بدبخت۔ فارسی صفت عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ صرف لعنت کے معنی میں عورتوں کی زبان پر ہے جیسے سب لعنتیں کھیچ رہی ہیں تم لوا کیوں چپکی بیٹھی ہو۔ بالکل ہی جاہل عورتیں اس جگہ "نالتی" بھی بول دیتی ہیں۔

لعنتیاں دینا: لعنت کرنا، برا بھلا کہنا نفرین کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ بالکل جاہل عورتیں نالتیاں بھی بول دیتی ہیں۔

لعنتی طوق پہننا: (کنایۃً) رسوا ہونا بدنام ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لعنتی مارا: دیکھو لعنت کا مارا ۳ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لَعَن طَعَن: (بفتح اول و چہارم) لعنت ملامت، جھڑکی، سرزنش، نفرین۔ عربی الفاظ اردو ترکیب مونث، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مے سے واعظ نہ باز آؤں گا
لعن طعن آپ کی اٹھاؤں گا — منیر

لَعُوق: (بفتح اول، ضم دوم و واؤ معروف) وہ دوا جو کم گاڑھی ہو اور چاٹنے کے موافق ہو۔ عربی، مذکر۔ اطبا کی اصطلاح۔

محل صرف۔ تمہارے لڑکے کی کھانسی پرانی ہو گئی ہے جب تک لعوق سپستان کم سے کم دو ہفتے نہ چٹاؤ گے کھانسی جائے گی نہیں۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بضم اول ہے جو غلط ہے۔

لَعِین: (بفتح اول و یائے معروف) ملعون مردود، بدبخت۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

لعین لوٹتے پھرتے تھے سب ادھر سے ادھر
لئے ہوئے کوئی جلاد سوزہ سر در عشق

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع لعینوں ہے۔

ملے جو حکم، لعینوں کو دے سزا از غفر
کہا نہیں، جو ہوا خبر وہ ہوا از غفر عشق

عربی جمع اس کی لعینان ہے۔

لغات: (۱) لغت کی جمع۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

لغات: (۲) الفاظ، زبانیں، بولیاں۔ عربی

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لغات:۳ — وہ کتابیں جن میں الفاظ اور ان کے معنی بالتصریح دیے گئے ہوں۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

لغایت: بمد بفتح اول و چہارم، آخر تک، انجام تک۔ انتہا تک۔ اردو، مونث، سیاسہ نویسوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ تمہیں چاہیے ہے کہ جب تنخواہ دیا کرو تو یوں لکھا کرو مثلاً ابتدائے اپریل ۱۹۷۰ء لغایت آخر اپریل ۱۹۷۰ء۔

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ اس جگہ بکرا لا بولتا ہے۔ عربی میں لغایتہ تھا یعنی اس کی انتہا تک۔

لغت:۱ — بفتحتین (کسی قوم کی زبان۔ اصطلاح میں وہ الفاظ جن کے معنی مشہور نہ ہوں) بولی۔ زبان۔ وہ اصوات و کلمات جن سے لوگ اپنے اغراض و مقاصد کو بیان کریں۔ کسی قوم کی زبان۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لغت:۲ — لفظ۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ ممن۔ ہاں گھگر کیا معنی۔ یہ کون لغت ہے۔ اختر ہاں ہاں صحیح ہے بن گیا چاند۔ مشہور ہے۔ جو نکھر دلکش طرح گھگر مہر او چھوٹے (دیسر کہار)

لغت:۳ — ڈکشنری، کتاب لغت۔ فرہنگ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ جو سامنے جلد رکھی ہے کون سا لغت ہے۔ غالباً مہذب اللغات کی تیسری جلد ہے اٹھا دو مجھے ایک لفظ دیکھنا ہے۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نے ہمیشہ مذکر ہی استعمال کیا ہے لیکن اب یہ لفظ مونث بھی بولا جانے لگا ہے۔

لغتا: — (بضم اول) لغت، لفظ۔ اردو، مذکر۔ دیہاتی زبان۔ قریب بہ متروک۔

محل صرف۔ ممن۔ یہ پوڈر کیا شے ہے۔ یہ نیا لغتا ہے کوئی۔ نواب پوڈر، میمیں لگاتی ہیں۔ مشہور لفظ ہے۔ (دیسر کہار)

لغت تراشنا: — نئے نئے لفظ اپنی طرف سے بنانا۔ نئے نئے الفاظ گڑھنا۔ تمثیل الفاظ بولنا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی جگہ لغت گڑھنا بھی بولتے ہیں۔ یعنی نیا لفظ بنانا۔

لغت جھاڑنا: — علمیت جتانا، قابلیت دکھانا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ عام طور سے غیر مشہور اور مشکل الفاظ کے استعمال کرنے کے محل پر طنزاً عوام بولتے ہیں جیسے۔ وہ جب بھی تشریف لاتے ہیں اپنی قابلیت ظاہر کرنے کے لئے ایسے ایسے لغت جھاڑتے ہیں جو کبھی کانوں نے نہ سنے ہوں۔

لغت چھانٹنا: — علمیت جتانا۔ ثقیل اور سخت مشکل الفاظ بول کر اظہار قابلیت کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کسی اور ہی سے رہے یہ جگت
کہیں اور ہی چھانٹیے یہ لغت (سحر)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آثر لکھتے ہیں کہ "عورتیں جب ایسی گفتگو سے جز بز ہوتی ہیں لغت چھانٹنا کے بجائے لغتیں چھانٹنا کہہ دیتی ہیں" مولف کے نزدیک لغت چھانٹنا تو عورتیں بولتی ہیں لیکن لغتیں چھانٹنا کوئی نہیں بولتا۔

لغت داں: — لغت جاننے والا۔ فارسی صفت۔ (دلور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لغت نویس: — لغت ترتیب دینے والا۔ کسی زبان کے الفاظ و محاورات وغیرہ کو مرتب کرنے والا، فرہنگ لکھنے والا۔ فارسی ترکیب۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

لغت نویسی: — لغت لکھنا۔ لغت تیار کرنا، فرہنگ لکھنا۔ فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج۔

لغز: — (بالضم) چیستاں، معمہ، پہیلی۔ عربی مونث۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

لغز ہر ایک ہے سخن تیرا
کچھ سمجھ میں مرے نہیں آتا (صفدر)
(قران السعدین)

لغزش: — (بالفتح و کسر سوم) پھسلن۔ فارسی، مونث۔ (دلور اللغات)

قول فیصل۔ اس معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لغزش: — لرزش۔ جنبش، کپکپی، لڑکھڑاہٹ۔ ڈگمگاہٹ۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

دل فدا لغزش رفتار پہ اپنی اے شاد
دور سے دیکھ کے اس کو میں پہچان لیا (شاد عظیم آبادی)

قول فیصل۔ اس کی جمع لغزشیں اور لغزشوں ہے۔

خوشی میں اپنے قدم چوم لوں تو زیبا ہے
وہ لغزشوں پہ مری مسکرائے ہیں کیا کیا یگانہ

لغزش :- ۳ خطا، سہو، غلطی، بھول، چوک
فارسی مونث، فصیح، رائج۔

لغزش آنا :- پھسلنا (نور اللغات)
قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لغزش آنا :- بہکنا، لڑکھڑانا، ڈگمگانا۔
اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف - میں پہلے ہی سمجھتا تھا کہ وہ ان کے عقاید بہت خراب ہیں آج یقین ہوگیا کہ ان کے عقیدے میں لغزش آگئی، دعا قبول نہیں ہوئی تو خدا کو برا بھلا کہنے لگے۔

لغزش آنا :- ۲ استقلال میں فرق آنا، ثابت قدمی نہ رہنا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

لغزش آنا :- ۳ اظہار یا بیان میں فرق آنا
اردو صرف، قلیل الاستعمال

لغزش پا :- پاؤں کی لغزش، قدم ڈگمگانا
پاؤں لڑکھڑانا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
لغزش پا ہے سبھوں کو کوئی اٹھ سکتا نہیں
بعد مدت کے جا اس بزم میں یاروں کا رنگ …

لغزش کرنا :- ۱ پاؤں کے ساتھ، بہکنا، ڈگمگانا، لڑکھڑانا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

لغزش کرنا :- ۲ بھول چوک واقع ہونا، غلطی کرنا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

لغزش کھانا :- ڈگمگانا، پھسلنا، لڑکھڑانا
اردو صرف، قلیل الاستعمال
کتنا پیے وہ بھولے نہ اے ساقی ازل
لغزش نہ پائے آتش مست الست کھائے آتش

لغزش کھانا :- بہکنا، گمراہ ہونا - اردو صرف، قلیل الاستعمال
دیکھنا لغزش نہ کھانا واعظو
بہکے ہم آئے ہیں بزم وعظ میں امیر

لغزش مستانہ :- مستوں کی سی رفتار، مستی کی حالت میں لڑکھڑانا - فارسی ترکیب، فصیح، رائج
ع ایک ایک قدم لغزش مستانہ ہے

لغزش ہونا :- بہک جانا، راہ راست سے ہٹ جانا - اردو صرف، فصیح، رائج۔
وہ ادب ہے کہ کسی کو اگر ہوئی لغزش
تو بھول کر ہوئے اس کے گلے کے ہار قدم امیر
قول فیصل - لغزش نہ ہونا بھی زبانوں پر ہے یعنی نہ ڈگمگانا۔
صراط پر انھیں لغزش نہ ہو دم رفتار
یہ حشر میں ہے خدا سے امیدوار قدم امیر
(طلسم خیال سکندری)

لغو :- ۱ (بالفتح) بیہودہ، واہیات، نامعقول، مہمل، بے معنی، بیکار، بے فائدہ، لایعنی قول و فعل
عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
اگر بیان حقیقت نہ ہو مجاز کے ساتھ
تو شعر لغو ہے، آتی کلام ناکارہ آسی سکندرپوری
قول فیصل - عوام اسے مخففاً بفتح اول و ضم دوم (لغو) بولتے ہیں جو اردو ہے۔

لغو :- ۲ ( ) بیہودہ آدمی، نامعقول آدمی
عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل - عوام اور عورتیں بفتح اول و ضم دوم بولتی ہیں جو اردو ہے جیسے وہ تو بالکل لغو ہے اس کی بات پر نہ جاؤ۔

لغو بکنا :- (بالفتح و ضم دوم) بیہودہ بکنا، واہیات باتیں زبان پر لانا، بے ہودہ اور بے معنی باتیں کرنا - اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔
قول فیصل - لغویات کرنا، بیہودہ بات کرنا، غلط بات کرنا کے معنوں میں بولتے ہیں

لغوپن :- (بفتح اول و ضم دوم و فتح چہارم) لغویت، بیہودہ پن، بدتمیزی - اردو صرف عوام کی زبان۔
محل صرف - تم نے ہوٹل میں مذہبی باتیں کرکے جھگڑا مول لیا تم اپنے لغوپن سے باز نہیں آؤ گے۔
قول فیصل - اس محل پر لغو پنا بھی عوام بول دیتے ہیں جیسے یہ تمہارا کون سا لغو پنا تھا کہ ہم کو گھر پر بٹھا کے چلے گئے کہ ابھی آتے ہیں اور دن بھر نہ آئے ہم تین گھنٹے تک بیٹھے رہے۔

لغو حرکت کرنا :- غلط حرکت کرنا، نازیبا حرکت کرنا، بے ہودہ عمل کا کام کرنا - اردو صرف عوام کی زبان۔
محل صرف - اب سنیے کہ اس بدبخت، بدنصیب بد وضع مردود نے کیا لغو حرکت کی جب خوب گرمائے تو اس نیک بی بی پر نظر پڑی (فسانہ آزاد)

لغوی :- (بضم اول و فتح دوم و کسر سوم) لغت سے منسوب، اصلی معنی از روئے لغت
عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل صرف - آپ کو مضمون لکھتے وقت یہ دیکھ لینا چاہیے تھا کہ جتنے عربی الفاظ صرف کیے ہیں ان کے لغوی معنی کیا ہیں اور اصطلاحی کیا ہیں۔

لغویات :- (بالفتح و کسر سوم و بغیر تشدید چہارم)

بیہودہ افعال و حرکات، بیہودہ باتیں عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ بہ تشدید یا بھی عربی ہے اور تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

یہ تمہارا یہ تغافل فائدے کی بات ہیں وقت اکثر صرف ہو جاتا ہے لغویات میں (صفی لکھنوی)

لغویت :۔ (بفتح اول و کسر سوم و فتح چہارم) لغو ہونا، لغو پن، بدتمیزی۔ اردو مونث عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ دو پڑھے لکھے آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ یہ تمہاری لغویت تھی کہ تم بیچ میں بول اٹھے اور جہالت کا ثبوت دیا۔

قولِ فیصل۔ بہ تشدید یا بھی بول دیتے ہیں

لَفّ :۔ لپٹا ہوا، لپیٹا ہوا، تہہ کیا ہوا۔ لپیٹنا، ملفوف کرنا۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قولِ فیصل۔ تنہا نہیں لف و نشر و غیرہ کی ترکیب سے بول دیتے ہیں۔

لَفّا :۔ (بالفتح اول و تشدید دوم) عضو تناسل ذکر، اردو، مذکر۔ بازاری زبان۔

لَفّاظ : اِ مذ (بفتح اول و تشدید دوم) خوش گو خوش بیان، شیریں زبان، اچھا مقرر۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لفّاظ : اِ مذ مبالغہ آمیز باتیں کرنے والا، لسان، چرب زبان، باتونی۔ اردو صفت عوام کی زبان۔

لفّاظی : اِ مؤ (بفتح اول تشدید دوم) فصاحت، خوش بیانی۔ عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ بلا وجہ بڑے بڑے الفاظ بولنے اور الفاظ زیادہ اور معنی و مطلب کم ہونے کے محل پر بھی لفاظی بولتے ہیں۔ جیسے وہ اپنی لفاظی سے ہر جگہ فائدہ اٹھا لیتے ہیں ورنہ وہ زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہیں۔

لفّاظی : اِ مؤ لسانی، بکواس، مبالغہ آمیز باتیں کرنا۔ عربی۔ مونث، عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ میاں نور کی روشنیٔ طبع اور لسانی و لفاظی و جادو بیانی و معجز طرازی نے وہ رنگ اثر جمایا کہ محمد عسکری کو سفر کوہ کا شوق چرّایا۔ (سیر کہسار)

لفّاظی : اِ مؤ شیخی، ڈینگ، اردو، مونث، عوام کی زبان۔

لفّاظی چھانٹنا :۔ محض باتیں بنانا غلو کرنا۔ مبالغہ آمیز باتیں کرنا۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

لِفافہ : اِ مذ (بکسر اول و فتح چہارم) کاغذ کا غلاف، جس میں خط بند کیے جاتے ہیں۔ عربی۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

پردہ پوشی مرے مولا نے گنہ گار کی کی
بن گیا میرے عریضے کا لفافہ دریا (کلیم لکھنوی)

قولِ فیصل۔ کچھ عرصے سے ڈاک خانے میں ایسے لفافے بھی نکلے ہیں جو پرانی طرز کے نہیں ہوتے پورا مضمون لفافے پر لکھا جاتا ہے لفافہ کی طرح اسے موڑ دیتے ہیں اس کی قیمت موجودہ دور میں ۲۰ پیسے ہے اس کو ان لینڈ لیٹر کہتے ہیں۔

لفافہ : اِ مذ سفید کپڑا جو مردے کے بدن پر لپیٹا جاتا۔ (نفائس اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

لفافہ : اِ مذ (کنایۃً) بناوٹ۔ دکھاوا۔ ظاہری شان۔ دھوکا۔ ملمعِ ظاہری۔ اردو، مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

لفافہ : اِ مذ بھید، راز،

ان بزرگ ذات نے اس میں وضعداری کو ایسا شامل کیا کہ کپڑوں نے اندرونِ دل تک کا لفافہ ادھیڑ لیا۔ (توبۃ النصوح)
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

لفافہ : اِ مذ (کنایۃً) جلد ٹوٹنے والی چیز نازک شے۔ نمائشی اور کمزور چیز۔ اردو، مذکر عورتوں کی زبان۔

لفافہ : اِ مذ کاغذ کا تھیلا جو تین طرف سے بند اور ایک طرف سے کھلا ہوتا ہے۔ اردو مذکر، رائج۔

محلِ صرف۔ کم سے کم دو لفافے کنڑول کی دوکان پر لے جاؤ ایک لفافے میں شکر اور ایک میں میں چاول لینا۔ باقی چیزیں کپڑے میں باندھ لینا۔ لفافے مختلف سائز کے ہوتے ہیں۔ اور آج کل دوکاندار اس میں چیزیں گاہکوں کو دیتے ہیں۔

لفافہ بدلنا :۔ (کنایۃً) وضع بدلنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لفافہ بنانا :۔ (کنایۃً) ظاہری ٹیپ ٹاپ کرنا، دھوکا دینا، ہلکا سا ملمع کر دینا۔ اردو مصدر۔ عورتوں کی زبان۔

لفافہ بنانا:- چٹھی کا غلاف تیار کرنا، تھیلی سینا، کور یا پوشش تیار کرنا - اردو صرف، رائج

لفافہ سر بمہر:- وہ لفافہ جس کے منہ پر مہر لگی ہوئی ہو - فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

قول فیصل - عام طور سے سربمہر لفافہ بولتے ہیں

لفافہ کرنا:- (۱) دکھاوا کرنا (نور اللغات)

قول فیصل - اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

لفافہ کرنا:- (۲) ہلکا سا خول یا ملمع چڑھانا (نور اللغات)

قول فیصل - ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

لفافہ کرنا:- (۳) کسی خط کو لفافے میں بند کر دینا - (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل - اس جگہ ملفوف کرنا تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے -

جب کہ ملفوف خط سے ابرار ہوا
طائر باغ جناں تھا کہ گرفتار ہوا   تعشق

لفافہ کھل جانا:- (کنایۃً) راز فاش ہو جانا، پوشیدہ عیب ظاہر ہونا، خط کا ظاہر ہونا - اردو صرف، متروک

حسن عارض عارضی تھا کھل گیا
خط کے آتے ہی لفافہ کھل گیا   وزیر

پردہ رہے نامۂ عمل کا
کھل جائے نہ قبر میں لفافہ   محسن کاکوروی

لفافہ کھلنا:- چالاکی ظاہر ہونا، پوشیدہ بات معلوم ہونا، بھید کھلنا، فریب ظاہر ہونا، چال معلوم ہونا - اردو صرف فریب کھلنا متروک

قاصد کھلا لفافہ یہ تیرا فریب ہے
اس کے تو دستخط نہیں خط کی رسید پر   اسیر

لفافیا:- جوتی یا زیور وغیرہ جو کمزور اور بودی ہو - صفت - (نور اللغات)

قول فیصل - اس محل پر عورتیں لفافیہ ہی بولتی ہیں -

لفٹنٹ:- (۱) (بفتح اول و فتح سوم) نائب حاکم صوبہ، اردو، مذکر، رائج -

قول فیصل - طنزاً بڑے حاکم کے معنوں میں بھی بول دیتے ہیں جیسے - میں خود ہی سب سے معاملات طے کر رہا تھا آپ کہاں کے لفٹنٹ ہیں جو میں آپ کے کہنے کو مان لوں اور مصالحت کر لوں - یہ انگریزی کے لفٹیننٹ کا بگڑا ہوا ہے -

لفٹنٹ:- (۲) فوج کے ایک عہدے دار کا نام - اردو مذکر -

محل صرف - فوج میں کبھی لفٹنٹ ہوا اور سول میں بھی کام کرتے ہو -

صاحب - فوج میں لفٹنٹ ہوں اور سول میں اسسٹنٹ کمشنر   (فسانۂ آزاد)

قول فیصل - یہ لیفٹننٹ کا بگڑا ہوا ہے -

لفٹنٹ گورنر:- طنزاً کسی کی حقارت کے لئے کہتی ہیں - بہت بڑے حاکم - اردو صرف عورتوں کی زبان -

محل صرف - وہ کہاں کے لفٹنٹ گورنر ہیں جو میں ان سے دبوں وہ میری جوتی کی نوک پر ہیں -

قول فیصل - اس جگہ عورتیں لفٹن گورنر بھی کہہ دیتی ہیں -

لفظ:- (بالفتح) وہ کلمہ جو منہ سے نکلے لغت وہ کہ جس کے ذریعہ سے انسان بات کر سکے عربی مذکر، فصیح، رائج -

چبا کر ہونٹ غصہ میں غضب کی بدزبانی کی
عقیق لب پہ ان کے کھد گیا ہر لفظ گالی کا   میر

قول فیصل - دہلی میں عام طور سے مذکر ہے -

دہر میں نقش وفا وجہ تسلی نہ ہوا
ہے یہ وہ لفظ جو شرمندۂ معنی نہ ہوا   غالب

لکھنؤ کے فصحا تذکیر کو ترجیح دیتے ہیں اور اہل لکھنؤ بصورت تانیث بھی استعمال کرتے ہیں جیسے چھٹن (مسکرا کر) کیا ارشاد ہوا جی یہ کیسی ہے - کسی کی لفظ پر قہقہہ لگا اور کسیلی نے بڑی تعریف کی -   (سیر کہسار)

امیر مینائی نے بصورت جمع بھی اس لفظ کو استعمال کیا ہے -

وہ اور وعدہ وصل کا قاصد نہیں نہیں
سچ سچ بتا یہ لفظ انہیں کی زباں کے ہیں   امیر

اس کی اردو جمع لفظوں اور لفظیں ہیں -

وصل کی رات بنا نامۂ شوق گیسو
شام لفظیں ہیں سپیدی ہے سحر کاغذ کی   رشک

اس کی عربی جمع الفاظ ہے اور جہلا الفاظوں بھی کہہ دیتے ہیں -

"لفظ" کے عربی زبان میں لغوی معنی منہ سے باہر پھینکنا اور بات کہنا ہیں -

لفظ:- (۲) کلمہ، بات -

ہے طلب سے اس قدر نفرت کہ رہتا ہے خیال
آ نہ جائے لفظ لب پر بابِ استفعال کا   ناسخ
(نور اللغات)

قول فیصل - معنی ۱ ہی اس شعر سے بھی پیدا ہو رہے ہیں -

لفظاً:- لفظ کے اعتبار سے، از روئے لفظ

عربی - تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

قول فیصل - لفظاً و معنًا کی ترکیب سے بھی تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے جیسے دونوں کی عبارتیں لفظاً و معنًا قریب قریب ایک ہی سی ہیں -

لفظاً لفظاً :- لفظ بلفظ - (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اس جگہ تعلیم یافتہ طبقہ حرف بحرف بولتا ہے -

لفظ بلفظ :- (بفتح چہارم) حرف بحرف ایک ایک لفظ - عربی ، الفاظ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

محل صرف - غلام نے دست بستہ عرض کیا کہ پیر و مرشد اس مرتبہ معاف فرمائیں انشاء اللہ آئندہ ارشاد واجب الانقیاد کی لفظ بلفظ تعمیل ہوگی - (فسانۂ آزاد)

لفظ ٹپکنا :- زبان سے لفظ کا بے اختیار نکلنا - اردو حرف - قریب متروک -

ادائے شکر کرم گستری پہ لیو جو ہلے
وہ ٹپکے لفظ کہ تھے جن کے پہلوؤں میں گلے — اوج

لفظ ٹوٹ ٹوٹ کر نکلنا :- اس طرح کسی لفظ کا منہ سے نکلنا کہ ہر حرف الگ ہو جائے (کنایۃً) ، مشکل سے نکلنا -

نکلا تھا پہلے لفظ قسم ٹوٹ ٹوٹ کر
پیماں شکن پھر اپنی قسم سے نکل گیا — راسخ
(نور اللغات)

قول فیصل - اس طرح عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

لفظ رکھنا :- شاگرد کے کلام میں استاد کا کسی لفظ کو کاٹ کے جو مناسب نہ ہو ، مناسب لفظ استعمال کرنا - لفظ استعمال کرنا - اردو حرف ، فصیح ، رائج -

قول فیصل - اسی محل پر لفظ بدلنا بھی بولتے ہیں کسی شاعر کے کلام میں جب کوئی لفظ پسند آتا ہے تب بھی کہتے ہیں کہ کیا اچھا لفظ رکھا ہے یعنی اور لفظیں بھی اس جگہ آسکتی تھیں لیکن یہ لفظ سب سے بہتر ہے -

لفظ نکلنا :- لفظ کا زبان سے نکلنا - لفظ کا زبان پر آنا - اردو حرف ، فصیح ، رائج -

طلب وصل پہ کچھ لفظ تو نکلے تھے مگر
ذہن تنگ نے مضموں کو نکلنے نہ دیا — راسخ -

لفظی :- (عربی میں بتشدید تھا) ، اصلی ، حقیقی - لغوی - فارسی ، صفت ، مونث تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان -

لفظی :- ے الفاظ کی - لفظ سے متعلق - فارسی مونث ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

لفظی ترجمہ :- وہ ترجمہ جو لفظ بلفظ ہو - وہ ترجمہ جو من وعن ہو - اردو ترکیب ، فارسی ، فصیح ، رائج -

لفظی معنی :- لغوی معنی - حقیقی معنی ، وہ معنی جو واضع نے وضع کئے - اردو ترکیب ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

لفنگ :- اوباش - گنڈا - بدوضع ، بداطوار ، شہدا - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - لکھنؤ کی عورتیں اور عوام لفنگا کہتے ہیں - تانیث کے محل پر لفنگی زبانوں پر ہے

لفنگا :- شیخی باز - صفت ، مذکر -
(نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

لفنگا :- ے (بفتح اول دوم) ، شہدا - بدوضع - بداطوار ، بدقماش ، بیہودہ ، گنڈا اردو صفت ، مذکر - عوام اور عورتوں کی زبان کا بد اصل ہمیشہ سے لفنگے ہی رہے — وحی مرزا

قول فیصل - تانیث کے لئے لفنگی بولتے ہیں -

لفنگا پن :- بیہودہ پن - شہدا پن - آزادانہ روش ، بدقماشی - اردو صفت ، عوام کی زبان -

محل صرف - اتنے بڑے خاندان سے ہونے کے بعد صاحبزادے ایسے لفنگے پن پر اتر آئے کہ دنیا کو حیرت ہو گئی خاندان کا نام ڈبو دیا -

قول فیصل - اسی جگہ لفنگا پنا بھی زبانوں پر ہے جیسے تم انہیں لاکھ سمجھاؤ وہ اپنا لفنگا پنا نہیں چھوڑیں گے ان کی فطرت ہی خراب ہے -

لفو جھنا :- بیوقوف ، الو ، خبطی ، کم عقل اردو صفت - عوام کی زبان -

محل صرف - تم یہ معقول باتیں کس سے کر رہے ہو یہ آدمی نہیں لفو جھنا ہے - تم خدا معلوم کیا سمجھ رہے ہو -

قول فیصل - اسی محل پر صرف لفو بھی بول دیتے ہیں - جیسے اماں تم بھی بالکل لفو ہو - نہ محل دیکھو نہ موقع مذاق کر بیٹھتے ہو -

لف و نشر :- (پراگندہ اور منتشر چیزوں کو لپیٹنا ، علم بدیع کی اصطلاح میں وہ صنعت کہ جس میں اول چند چیزوں کا مفصل یا مجمل ذکر کریں اور پھر اسکے بعد چند اور چیزیں بیان کریں جو پہلی چیزوں سے نسبت رکھتی ہوں مگر اس طرح کہ ہر ایک کی نسبت اپنے منسوب الیہ سے مل جائے - عربی ، مذکر تعلیم یافتہ

طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) لف ونشر غیر مرتب (۲) لف ونشر مرتب

لف ونشر غیر مرتب:۔ علم بیان کی وہ صنعت جس میں لف کے موافق نشر نہ ہو بلکہ اس کی ترتیب میں بمقابلہ لف اختلاف ہوا کرتا ہے جیسے قدر کے اس شعر میں۔

روئے پیٹے مرے ماتم میں وہ اتنا اے قدر
ہاتھ کی مہندی چھٹی، آنکھ کا سرمہ چھوٹا — قدر

یعنی رونے سے آنکھ کا سرمہ گیا اور پیٹنے سے ہاتھوں کی مہندی چھوٹی۔ اگر مصرع ثانی میں پہلے سرمہ اور بعد میں مہندی کا لفظ آجاتا تو یہی لف ونشر مرتب ہو جاتا۔

لف ونشر مرتب:۔ علم بیان کی وہ صنعت جس کا نشر اپنے لف کے موافق ہو اور اس میں کچھ بھی الٹ پھیر نہ کرنا پڑے۔ جیسے:۔

لب وچشم کا جس کو بیمار دیکھا
کئی بار پوچھا کئی بار دیکھا — میر علی اوسط رشک

یہاں لب کے موافق پوچھنا اور چشم کے موافق دیکھنا علی الترتیب لکھا ہے۔

لق:۔ (ف)۔ صاف جس میں بال نہ ہوں (اردو میں لق ودق کی ترکیب سے مستعمل ہے دیکھو لق ودق۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔

لِقا:۔ (بکسر اول) دیدار، ملاقات عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خدا کے فضل سے جو نکے نصیب سونے سے
لقائے یار مجھے خواب میں نصیب ہوئی — نادر

ہوس مٹ جائے دل سے ماسوا کی
رہے باقی ہوا تیری لقا کی — (ذرنیجائے اردو)

ہو گئے محو عشق سب حسرت
اب غم ہجر ہے نہ شوق لقا — حسرت موہانی

قول فیصل۔ عربی میں یہ اصل میں لفظ لقاء ہے اردو میں بھی ترکیب سے اسی صورت سے ہے۔

شوق لقائے یار نے راہ مراد میں
سختی کو رشک زینۂ منزل بنا دیا — حسرت موہانی

لقا:۔ (مرکبات میں) چہرہ، صورت شکل۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مہ لقا، خوش لقا، پری لقا کی ترکیبوں سے رائج ہے۔

ہوش اڑتے ہیں دیکھ کر ان کو
ایسے دیکھے پری لقا نہ سنے — داغ

لُقا:۔ (بضم اول) ایک شخص کا نام جس کی ڈاڑھی میں موتی پروئے گئے تھے۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان قلیل الاستعمال

در معنی سے مرا صفحہ لقا کی ڈاڑھی
غم گیتی سے مرا سینہ عمرو کی زنبیل — غالب

لَقّا:۔ (بفتح اول وتشدید دوم) ایک قسم کا کبوتر جو اکثر اپنی گردن دم کے ساتھ لگائے رہتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل "صاحب فرہنگ آصفیہ نے بغیر تشدید حرف دوم لکھا ہے اور معنی لکھے ہیں ایک قسم کا کبوتر جو اکثر گردن اونچی رکھتا ہے یہ کبوتر سب سے نرالا ہے اس کی دم کاغذی پنکھے یا تاڑ کے پتے کی مانند ہوتی ہے بیٹھنے کا انداز یہ ہے کہ دم اور سر دونوں مل جاتے ہیں اور دم سے سر اس وقت جدا ہوتا ہے جب وہ دانہ اٹھانے کو جھکتا ہے۔"

عام طور سے بہ تشدید حرف دوم اہل لکھنؤ بولتے ہیں کسی کے ساتھ لقا بغیر تشدید بھی زبانوں پر ہے۔

لُقّا:۔ (بضم اول وتشدید دوم) لچا، شہدا اردو، صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ شہر کے بدمعاش، اوباش، لقے، لچے، شہدے گر گئے ہماری ٹکڑی میں شامل ہوئے بڑے بڑے مہاجن ساہوکار جھک کر سلام کرنے لگے۔ (فسانۂ آزاد)

صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں:

لکھنؤ میں شہدے اور بدمعاش کو لقندرا، یا لنگاڑا کہتے ہیں۔ لقندرا اب کوئی نہیں بولتا لنگاڑا عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

لَقّات:۔ (بفتح اول وتشدید دوم) کمزور، ناتوان، لاغر، نحیف، سوکھا ڈانگر۔ اردو، صفت، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ خدا نے بچا لیا، مہینہ بھر کے بخار میں تندرست لڑکا سوکھ کر لقات ہو گیا اب دیکھو تو پہچان نہیں سکتے۔

لَقَب:۔ (بفتح اول ودوم) وہ نام جو کسی مدح یا ذم کے فعل کی وجہ سے پڑ گیا ہو۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

کس کو جلا کے آپ نے پیدا کیا یہ نام
قتال تھا خطاب مسیحا لقب نہ تھا — بسمل

لقب پانا:۔ لقب ملنا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ حضرت موسیٰ ایسے جلیل القدر صاحب کتاب پیغمبر تھے آپ نے بارگاہ الٰہی سے کلیم اللہ کا لقب پایا۔

لقب دینا:- کسی اچھے کام یا صفت کی وجہ سے اس کی شان کے مطابق کوئی نام دینا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

لقب ملنا:- لقب حاصل ہونا، لقب پانا - (اردو، فصیح، رائج)۔

جلیل ذار کو دیکھو، جلیل القدر کو دیکھو
لقب جو شاہ سے ملتا ہے زیبا ہو ہی جاتا ہے (جلیل)

لقب ہونا:- نام ہونا۔ کسی اچھائی کے ساتھ اس کی مناسبت سے نام ہو جانا اردو صرف، فصیح، رائج۔

انتسابِ راز تا نہ ہوز ہاد پر کہیں
رندوں میں دختِ رز کا لقب جانِ من ہوا (آبر مینائی)

محلِ صرف۔ برادر رضاعی کو کنوئیں سے نکالا لڑکا پانی میں تر ہونے نہ پایا، ید اللہ لقب ہوا۔ (طلسم خیال سکندری)

لقلقا باندھنا:- مسلسل گفتگو کیے جانا بڑا لسّان ہونا - (فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل۔ اسی جگہ عورتیں لخلخہ باندھنا بھی بول دیتی ہیں۔

لقلقہ:- (عربی لق لق - فارسی لک لک کا معرّب بمعنی سارس۔ عربی میں لقلقہ بمعنی سارس کی آواز جو نہایت کرخت ہوتی ہے) ۱ سارس کا اپنی زبان کو بار بار نکالنا ۲ ہر آواز کرخت سارس کے بولنے کی آواز۔ عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

لقلقہ:- ۳ حوصلہ، ظرف، بہت عیب داب جیسے خرد افرد ایک بڑے لقلقے، حوصلے، سلیقے کی بیوی تھی (چتر سہیلی) (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

لقمان:- (بضم اول) ایک مشہور حکیم کا نام جو باعور کا بیٹا اور حکیم ایوب کا یا ان کا خالہ زاد بھائی تھا۔ بعض نے اسے حضرت داؤد کا شاگرد بھی لکھا ہے اور بعض کے نزدیک قومِ بنی اسرائیل کا قاضی بھی ہے یہ شخص ملک نوبہ واقع افریقہ کا رہنے والا اور ایک آزاد شدہ غلام تھا اس نے ملک شام میں علم حاصل کیا اور شہر رملہ علاقہ فلسطین میں دفن ہوا مشہور ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس کو نبوت خواہ حکمت لینے کا اختیار دیا تھا مگر اس نے حکمت قبول کی۔ یہ حکیم چند عربی قصص کا مؤلف اور بڑا صاحب الرائے شخص تھا اس کے اقوال اور نصائح مشہور ہیں۔ عربی مذکر، رائج۔

مجھ میں کیا باقی ہے جو دیکھے ہے تو آن کے پاس
بدگمانی وہم کی دارو نہیں لقمان کے پاس (ذوق)

قولِ فیصل۔ زیادہ تر حکیم لقمان کے نام سے زبانوں پر ہے۔

حضرت لقمان کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے اور ان کے نام کا ایک سورہ سورۂ لقمان کے نام سے ہے۔

لقمان:- ۲ مجازاً بہت بڑا دانا، نہایت تجربہ کار عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اس کا کوئی سبب ضرور ہے کیونکہ یہ لوگ اپنے وقت کے لقمان ہیں ان کا کوئی فعل خالی از حکمت نہیں ہوتا۔ (سیر کہسار)

لقمانِ زماں:- (کنایۃً) بہت بڑا دانا فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

وہ دانا ہوں کہ نادانی ہے نازاں
وہ ناداں ہوں کہ لقمانِ زماں ہوں (رشک)

لقمان کو حکمت سکھانا:- عقلمند کو بتانا یا نصیحت کرنا، لغو کام کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

لقمان کے پاس دوا نہ ہونا:- (کنایۃً) لاعلاج ہونا، مرض کا علاج نہ ہونا - اردو صرف، رائج۔

قولِ فیصل:- کبھی حکیم کا اضافہ کر کے بھی بول دیتے ہیں جیسے۔ وہم کی دوا تو حکیم لقمان کے پاس بھی نہیں ہے۔

لقمہ:- ۱ (بضم اول و فتح سوم) نوالہ، کھانے کی وہ مقدار جو ایک دفعہ منہ میں ڈالیں۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

دیکھیے عمر دو روزہ میں ہو کیا حالتِ نسیم
ایک ہی لقمہ میں غم سارا کلیجہ کھا گیا (نسیم دہلوی)

لقمہ:- ۲ وہ مقدار جو ایک بار کسی چیز کے اندر ڈالی جائے جیسے حمام گرم کرنے کے واسطے لکڑیوں کا لقمہ دینا یا انجن میں ایک بار کوئلہ ڈالنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

لقمۂ اجل ہونا:- مرجانا، مارا جانا، قتل کیا جانا اردو صرف فصیح، رائج۔

باایں ہمہ سیاہ ہے سب لقمۂ اجل
یہ ڈر یہ اضطراب یہ دہشت یہ عمل (اوج)

لقمہ پچنا:- لقمہ ہضم ہونا، ہضم ہونا اردو صرف، متروک۔

لقمۂ ظلم نہیں پچتا عدالت میں تری
باز نگلی ہوئی چڑیا کے تئیں دے ہے اگل (میر دہلوی)

لقمہ پھنسنا :- نوالہ کا حلق میں اٹکنا ۔ (کنایۃً) کھانا نہ کھایا جانا ۔ اردو حرف ، فصیح ، رائج ۔

شدت غم میں تصور کام آیا تیغ کا
پی لیا پانی اگر لقمہ پھنسا کھاتے ہوئے شعور

ہر لقمہ خشک حلق میں پھنستا ہے
تیار ہوا ہے کیا ابالا کھانا منیر

قول فیصل ۔ اسی جگہ نوالہ پھنسنا بھی بولتے ہیں یہ بھی مشہور ہے کہ جب گلے میں نوالہ پھنستا ہے تو کوئی ذکر کو مسافر آتا ہے ۔

لقمۂ تر :- مرغن غذا کا لقمہ اردو حرف ، رائج ۔

لقمۂ حرام :- حرام کا مال ، حرام کی آمدنی وہ لقمہ جس میں حرام پیسہ شریک ہو ۔ فارسی ترکیب ، صفت ، رائج ۔

محل صاف ۔ تم دو روپے سیکڑہ سود کھاتے ہو مونچھوں پر تاؤ دیتے ہو ۔ یہ سمجھ لو کہ سود کا لقمۂ حرام کسی دن رنگ لائے گا ۔

لقمہ حلق سے نہ اترنا :- (کنایۃً) کسی کی عدم موجودگی نہایت ناگوار ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ اس کے بغیر ان کے حلق سے لقمہ نہیں اترتا اردو حرف عورتوں کی زبان ۔

محل صاف ۔ بیٹا تم ایک ہفتہ بعد آئے ہم نے دو وقت پیٹ بھر کھانا نہ کھایا تمہارے بغیر ہمارے حلق سے لقمہ نہیں اترتا ۔

قول فیصل ۔ اسی جگہ نوالہ حلق سے نہ اترنا بھی بولتی ہیں ۔

لقمۂ خشک :- وہ لقمہ جو خشکی کی وجہ سے نہ اترے اور جس میں گھی وغیرہ ہو ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لقمہ دینا :- ۱ نوالہ دینا ۔ کسی کے منہ میں نوالہ دینا ۔ نوالہ کھلانا ۔ اردو حرف ، فصیح ، رائج ۔

لقمہ دینا :- ۲ دوسرے کی بات میں بولنا ۔ بات کاٹنا ۔ بیچ میں بولنا ۔ دوران گفتگو بولنا ۔ اردو حرف ۔ عوام اور عورتوں کی زبان ۔

فقیر جان کے لڑواتے ہیں رقیبوں سے
عدو کو دیتے ہیں لقمہ تمہاری جھولی سے منیر

لقمہ دینا :- ۳ حافظ کو بتانا ۔ کسی کو قرآن شریف یا اور چیز سناتے وقت بھول چوک بتانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ حضرات اہل سنت کی اصطلاح ہے ۔

لقمہ دینا :- ۴ توپ میں گولہ بارود ڈالنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لقمہ دینا :- ۵ بھاڑ یا تندور جھونکنا حمام میں لکڑیاں ڈالنا ۔

(دہلی کا ایک قدیم لغت) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لقمہ دینا :- ۶ رشوت دینا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لقمہ دینا :- ۷ (کنایۃً) کوئی بات کسی کے معاملے میں کسی سے ایسی کہنا کہ حارج اس کے حصول مدعا کی ہو جائے ۔ اردو حرف عوام کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ۔

لقمہ دینا :- ۸ کسی چھید یا سوراخ میں میخ ٹھونکنا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لقمہ کر جانا :- نگل جانا ۔ چٹ کر جانا ۔ کھا جانا ۔ ہڑپ کر جانا ۔ ڈکار جانا ۔ اردو حرف ، قلیل الاستعمال ۔

عاقبت مجھ کو دہان گور نے لقمہ کیا
وہ کباب گور کی اب کیا ہوئی بہرام حرص علیم

لقمہ کھانا :- حافظ کا پڑھتے پڑھتے چوک جانا ۔

تو کیا ہوگا قاری جو آجائیں گے
میں لقمہ نہیں ہوں کہ کھا جائیں گے شوق قدوائی

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ حضرات اہل سنت کی اصطلاح ہے ۔

لقمۂ گور ہونا :- لقمۂ اجل ہونا ۔

اجل کا لقمہ ہو پہلے پھر میں لقمہ گور
یہ دو لقمے کھولے تھے منہ اک نازاں کیلئے جلیل

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لقندرا :- ۱ یاوہ گو ۔ لغو آدمی ۔ صفت مذکر ۔ مونث کے لئے لقندری ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لقندرا :- ۲ آوارہ پھرنے والا ۔ لقہ ادباش ۔ بدمعاش ۔ شہدا بد وضع ۔ بد چلن ۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لقندری :۔ کچی ، شہدی ، لقندرا کی تانیث ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لق و دق :۔ چٹیل میدان ، ہو کا مقام ویرانہ ، بنجر ، وہ مقام جہاں آدمی اور درخت نہ ہوں ، سنسان صحرا ، ویران زمین عربی الفاظ ، فارسی ترکیب ، قلیل الاستعمال ۔

دیکھا تو لق و دق ہے اک میدان
بوئے انساں نہ صورت حیواں (فلق)

قول فیصل ۔ بغیر تشدید قاف اول فارسی ہے ۔

شہر کے باہر آؤ ان کو نکال
لق و دق دشت میں انھیں دو ڈال (رہنت کرزن)

بڑے اور وسیع کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے جو قلیل الاستعمال ہے جیسے پہنچے تو دیکھتے کیا ہیں کہ ایک لق و دق باغ ہے اور سہانی چھاؤں میں میلا سا جمع ہے (فسانۂ آزاد)

لقوہ :۔ (بالفتح و فتح سوم) ایک مرض کا نام جس میں انسان کا منھ ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور چہرہ پھر جاتا ہے ۔ عربی ، مذکر ، فصیح رائج ۔

لقوہ و فالج ہے اسے پیر زال
کرتے ہو کیوں قتل کا اس کے خیال (سودا)

قول فیصل ۔ اس کو لقوے کا آزار بھی کہتے ہیں ۔

کیا ہی منہ کرتا ہے ٹیڑھا دیکھتا ہے جب مجھے
کر دے یارب روئے دشمن لقوے کا آزار کج (ناسخ)

لقوہ گرنا :۔ لقوہ ہو جانا ، منہ ٹیڑھا ہو جانا اردو صرف ، عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ جس منہ سے تو نے ہم کو کوسا ہے اور گالیاں دی ہیں الہٰی اس منہ پر لقوہ گرے ۔

لقوہ مار جانا :۔ لقوہ ہو جانا لقوے کے مرض میں مبتلا ہو جانا ۔ اردو صرف ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

لقوہ مار جانا :۔٢ منہ پھر جانا ، منھ ٹیڑھا ہو جانا ۔ اردو صرف ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

لقوہ ہو جانا :۔ لقوے کے مرض کا لاحق ہو جانا ، منہ پھر جانا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج

لُک لکھ :۔ چنگاری کا شعلہ ، فارسی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ ”چنگاری کے شعلے کو لکھنؤ میں لوکا کہتے ہیں“ مؤلف کے نزدیک چنگاری نہیں بلکہ آگ کے شعلے کو لوکا کہتے ہیں ۔

لُک :۔ (بالضم) روغن ، وارنش ، جلا اردو مذکر ، عوام کی زبان ۔

قول فیصل ۔ صاحب نور اللغات نے انھیں معنوں میں لکھ بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔ پھیرنا اور پھرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے ۔

لکّانہ :۔ (بفتح اول و تشدید دوم و فتح چہارم) فاحشہ ، بے حیا عورت ۔ اردو مونث عورتوں کی زبان ، قریب بہ ترک ۔

سمجھی یہ دیکھکر وہ لکّانہ
ہو نہ ہو ہے یہی طلسم کشا (گلشن عشق)

لُکا کر لانا :۔ گھیر کے لانا ، دھوکا دے کر لانا ، فریب دے کر لانا ۔ اردو صرف ، عوام کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

محل صرف ۔ ہزار پیک بچوں کو یا لاک لیکر چلا ایک کمیدان سے اشارہ کیا نور الدھر کو بڑھ کے ٹوک دیا جب وہ تیرے مقابلے میں آئے وار نہ کرنا لکا کر طرف نخلستان کے لاؤ ۔ میں کمند میں گرفتار کرلوں ۔ (طلسم ہوشربا)

لُکان :۔ (بضم اول) کشتی کے ایک داؤں کا نام ، کشتی میں حریف کو لکان دے کے نیچے لانا کر ، پہلوانوں کی اصطلاح ۔

لُکانا :۔ چھپانا ، پوشیدہ کرنا ۔ اردو صرف عوام کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

لُکٹی :۔ (بضم اول) چولھے کی آدھ جلی لکڑی ہیزم نیم سوختہ ، اردو صفت ، مونث عورتوں کی زبان ۔

قول فیصل ۔ صاحب نور اللغات نے انھیں معنوں میں لکھٹی بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لکٹی :۔٢ کالے کی صفت ، بہت کالا ، بہت سیاہ ۔ اردو صفت ، عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ مردی اپنے کو سمجھتی ہے کہ ہم بہت خوبصورت ہیں ایسی کالی لکٹی ہے کہ شاید ہی کوئی ہو ۔

قول فیصل ۔ کالا لوک اور کالا لکا بھی عورتیں بولتی ہیں

لکٹی ، لکھٹی :۔٣ (کنایۃً) لڑائی کروا دینے والی عورت ، چلبلی ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتوں کی یہ زبان نہیں ہے ۔

لکٹی :- کرچھا، کونچا۔ آگ کریدنے کا اوزار۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لکچر :- (Lecture) (بکسر اول و فتح سوم)، درس، سبق، وعظ۔ تقریر زبانی مضمون۔ انگریزی مذکر۔ رائج ۔

ہمیں لکچر سے اور تم کو تھرکنے سے کہاں فرصت
چلو بس ہو چکا ملنا نہ یاں فرصت نہ واں فرصت
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل ۔ اس کا صرف ہونا۔ دینا۔ اور سننا کے ساتھ ہے۔ جیسے: تم ایسے کوڑھ مغزوں کو گلے بازی اور نازک آوازی سے کیا واسطہ تم تو پروفیسر صاحب کے پھیر میں ہو ترڈ کا ہوا اور چلے لکچر سننے، ایسے مذاق پر تین حروف۔ (فسانۂ آزاد)

لکچرار :- (بکسر اول و فتح سوم)، کسی خاص موضوع یا مضمون پر تقریر کرنے والا۔ کسی کالج یا یونیورسٹی میں کسی ایک مضمون پر لڑکوں کو زبانی تقریر کر کے پڑھانے والا۔ انگریزی مذکر۔ رائج۔

محل صرف ۔ شیعہ کالج میں اردو کے ایک لکچرار کی جگہ خالی ہوئی ہے۔ اگر تم کہو تو میں طاہر میاں سے کہہ کر جو وہاں کے سکریٹری ہیں تمہارا تقرر کرا دوں۔

قول فیصل :- لکچرار کے بجائے لکچرر (بکسر اول و فتح سوم و چہارم و پنجم) بھی زبانوں پر ہے۔

لکچر دینا :- تقریر کرنا۔ بیان کرنا۔ کسی خاص موضوع یا مضمون پر تقریر کرنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج ۔

محل صرف ۔ آج پروفیسر لاک صاحب زبان پاک سنسکرت کی اشرفیت پر لکچر دینے والے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

لگد :- (بفتح اول و دوم)، لات، ٹھوکر۔ فارسی، مونث۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

زاہد کی کمر ضرب لگد سے جو ہوئی خم
تو دیکھ اسی درد سے پکڑے ہیں کمر ہم　　دبیر

لگد زن :- لات مارنے والا۔ ٹھوکر لگانے والا۔ فارسی۔ صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مانند منج چوکی لگد زن ہے کہاں ہر
لاجنب ڈز میں سے ہے چول منج استوار　　سودا

قول فیصل ۔ لات مارنا۔ ٹھوکر مارنا کے معنوں میں لگد زنی بھی تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ہے اور یہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

لکڑ :- (بفتح اول و تشدید دوم مفتوح)، شہتیر۔ لکڑی۔ بڑی لکڑی۔ لٹھا۔ ہندی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکڑ لکڑی کا بڑا ٹکڑا ہے۔ شہتیر یا لٹھے کو لکھنؤ میں لکڑ کوئی نہیں کہتا۔"

مولف کے نزدیک لکڑ بھی عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لکڑا :- چوب کلاں۔ کندہ۔ لٹھا۔ اردو، مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

نہ بیڑی ہے نہ گت بندھن نہ لکڑا
رکھے ہے ناتوانی اس کو جکڑا　　سودا

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ لال خاں کا لکڑا یا اسی من کا لکڑا اس پر بیٹھا مکڑا وغیرہ کی صورتوں سے بول دیتے ہیں۔

لکڑ بگھا :- (بغیر تشدید کاف)، ایک چوپائے کا نام جس کو فارسی میں چرغ کہتے ہیں۔ صحیح لکڑ بھگا۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں اسی طرح بولتے ہیں لکڑ بھگا (لکڑ۔ بھگ۔ گا)"

مولف کے نزدیک دونوں طرح زبانوں پر ہے۔

لکڑ پھوڑ :- ہدہد، کھٹ بڑھئی مرغ سلیمان کٹھ پھوڑا۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لکڑ توڑ :- (بتشدید کاف) کلام سخت ٹیڑھا جواب۔ اردو۔ صفت۔ عوام کی زبان

قول فیصل ۔ مضبوط مگر بھدے جوتے کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے۔ جھمی جان واللہ آپکی دربھج ہی نرالی ہے یہ ڈبل کوٹ اور لکڑ توڑ بوٹ، ماشاءاللہ ثم ماشاءاللہ۔ (فسانۂ آزاد)

لکڑ سان :- لکڑیوں کا ڈھیر، انبار ہیزم، لکڑیوں کی ڈالی۔ لکڑیوں کا ذخیرہ ہندی۔ مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لکڑ ہارا :- (بفتح اول و دوم)، لکڑیاں بیچنے والا۔ ۲ لکڑیاں چیرنے پھاڑنے والا۔ اردو صفت، مذکر

لکڑی :- (بفتح اول)، ہیزم، کاٹھ، چوب

اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بڑا عالیشان محراب دار پھاٹک لگا ہوا ہے۔ وہ جوہر دار شیشم کی لکڑی کہ بایدوشاید کیاریاں روز سینچی جاتی تھیں (فسانۂ آزاد)

لکڑی :۔ ۲ چھڑی۔ ہاتھ میں رکھنے کی لکڑی۔ چھوٹی لاٹھی۔ اردو، مونث، رائج۔

لکڑی :۔ ۳ (مجازاً) سہارا، مدد، آسرا۔ اردو مونث، قلیل الاستعمال۔

لکڑی :۔ ۴ نہایت دبلا، کانٹا سا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ سوکھ کے لکڑی ہونا کے علاوہ ان معنوں میں کسی اور صورت سے نہیں بولتے۔

لکڑی :۔ ۵ پٹا۔ چوب بازی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا بول کے یہ معنی مراد نہیں لیتے۔ لکڑی چلانا۔ چلنا۔ سیکھنا۔ سکھانا۔ لڑانا۔ وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

لکڑی :۔ (کنایۃً) سخت، کڑا، بہت سخت۔ اردو صفت، مونث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ اس غریب کے صرع کا دورہ اٹھا ایک دم سے ہاتھ پاؤں لکڑی ہو گئے ہیں۔ سمجھی کہ مر گیا مگر خدا نے بچا لیا۔

لکڑیاں چلنا :۔ لاٹھیوں سے مار پیٹ ہونا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

تم چلے تن کر زمانے کو تماشا ہو گیا
لکڑیاں چلنے لگیں چھڑیوں کا میلا ہو گیا — راسخ

قول فیصل۔ زیادہ تر اس کا صرف بصورت واحد ہی ہے یعنی لکڑی چلنا جیسے آج فلاں جگہ دو پارٹیوں میں بہت زبردست لکڑی چل گئی۔

لکڑیاں دینا :۔ مردے کو جلانا، چتا میں لکڑیاں ڈالنا۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لکڑیاں دینا :۔ ۲ کریا کرم کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لکڑیاں کھانا :۔ لاٹھیوں سے مار کھانا، لاٹھی سے پٹنا، خوب پٹنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

جہاں اس خو کی گرمی تھی نہ تھی وال آگ کو عزت
مقابل اس کے ہو جاتی تو آتش لکڑیاں کھاتی — آبرو

لکڑی پکڑانا :۔ (کنایۃً) سہارا دینا، مدد دینا۔ اردو صرف، قریب بمتروک۔

بے سوادوں کو ہوئی ہے چوب تعلیم اپنی بات
لکڑی پکڑائی ہے ہم نے کور مادر زاد کو بجز

لکڑی پھینکنا :۔ پٹا کھیلنا، پھکیتی کرنا، چوب بازی کرنا۔ اردو صرف، قریب بمتروک۔

رہے ہرگز نہ ترک چشم وہ مژگاں کا گر کانے
جو دیکھے پھینکنے میرے دل بیتاب کی لکڑی — نصیر دہلوی

ع اکر مرے اکھاڑے میں لکڑی اک ایک پھینک شعر

لکڑی کا چیلا :۔ لکڑی کا بڑا ٹکڑا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

لکڑی کا گٹھا :۔ لکڑی کا بنڈل، رسی میں بندھی ہوئی بہت سی لکڑیاں۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

لکڑی کے بل مکڑی ناچے :۔ حاکم کے بھروسے پر ہر ایک ناچتا ہے، ڈر کے مارے سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اردو مثل عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکڑی کے بل پر بندریا ناچے بھی لکھا ہے مگر عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ لکڑی کے بل بندریا ناچتی ضرور ہے لیکن مثل کی صورت اختیار نہیں کی ہے۔

لکڑی کی شام :۔ کسی دھات کی موٹھ جو دیسی جریب پر چڑھائی جاتی ہے اردو مونث، رائج۔

مرزا کا کہنا صحیح کنور تجھ کو ہے یقین
لکڑی کی ان کی اڑی چرا لیتے شام ہم — جالندھری

لکڑی کی گرہ :۔ وہ گرہ جو لکڑی میں ہوتی ہے۔ وہ گانٹھ جو لکڑی میں ہوتی ہے اردو صرف، رائج۔

لکڑی کے ہاتھ :۔ پٹے کے ہاتھ۔ اردو صرف، پٹے بازوں کی اصطلاح۔

لکڑی لے کر سیدھا ہو جانا :۔ لکڑی سے مارنے کو آمادہ ہو جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

بل نکالوں گا ترے اے آسماں آزاد ہوں

گر الف مانئے کا لکڑی لے کے سیدھا ہو گیا داغؔ

لکڑی مارے پانی جدا نہیں ہوتا:— مثل۔ دیکھو لاٹھی (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں لاٹھی مارے پانی جدا نہیں ہوتا ہی بولتے ہیں۔

لکڑی والا:— لکڑی بیچنے والا، جلانے کی لکڑی بیچنے والا۔ اردو، مذکر، رائج۔
قول فیصل۔ تانیث کے محل پر لکڑی والی بولتے ہیں۔

لکڑی ہاتھ میں پکڑا دینا:— (کنایۃً) سہارا دینا۔

شیخ جی کے ہاتھ میں پکڑا دی لکڑی رندنے
نشہ بھی تھا اور پیری بھی تھی چلتے کس طرح داغؔ

قول فیصل۔ سہارا دینا کے معنی شعر سے نہیں نکلتے بلکہ اصل معنی یعنی لکڑی ہاتھ میں پکڑا دینا ہی معنی نکلتے ہیں۔

لکشمی:— دھن، دولت، مایہ، دولت کی دیوی۔ سنسکرت، مونث، اہل ہنود کی زبان
قول فیصل۔ زیادہ تر زبانوں پر لچھمی ہے ناموں کی صورت سے بول دیتے ہیں۔ جیسے لکشمی بائی، لکشمی دیوی وغیرہ۔

لکشمی نارائن کرنا:— لکشمی نارائن کو بھوگ لگانا۔ کھانا کھاتے وقت پہلے لکشمی نارائن کے نام کا نکال لینا، (۲) بسم اللہ کرنا، کھانا شروع کرنا اہل ہنود کی زبان۔ ہندی فعل متعدی۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ کے اہل ہنود نہیں بولتے۔

لیکل فرعونِ موسیٰ:— ہر شریر آدمی کے لئے ایک زبردست موجود ہے۔ (محاورات ہندوستان)
قول فیصل۔ اس محل پر عام طور سے "ہر فرعونے را موسیٰ" زبانوں پر ہے۔

لکنا:— (بالضم) پوشیدہ ہونا۔ چھپنا۔ مخفی ہونا۔ اردو فعل۔ غیر فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ اب بہت کمی کے ساتھ عوام عورتیں اور بچے بول دیتے ہیں۔ جیسے "تمہارے بھائی آرہے ہیں دروازے کے پیچھے لک جاؤ"۔

لکنت:— (بالضم اول و فتح سوم) زبان لڑکھڑانا۔ زبان سے صحیح الفاظ ادا نہ ہونا۔ ہکلاہٹ۔ ہکلاپن، رک رک کے بولنے کی عادت۔ عربی۔ مونث، فصیح، رائج۔

یہ کیا خبر تھی کہ لکنت پسند ہے ورنہ
زبان حضرت موسیٰؑ میں گفتگو کرتے عزیز لکھنوی

لکنت آنا:— ہکلاپن ہونا۔ خوف کے مارے زبان سے صاف لفظ نہ نکلنا۔ زبان لڑکھڑانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اول تو تھوڑی تھوڑی باتیں تھیں درمیاں میں
چھایا یہ رعب لکنت آنے لگی زباں میں مصحفیؔ

لکنت پڑنا:— زبان میں لکنت ہو جانا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

ع پڑ گئی لکنت زبان شعلۂ آواز میں رشکؔ

لکنت پیدا ہونا:— زبان میں لکنت ہو جانا۔ صحیح الفاظ ادا نہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ میں صدر جمہوریہ سے پوری طرح عرض حال نہ کر سکا ان کے رعب سے زبان میں لکنت پیدا ہو گئی۔ جس کو انہوں نے خود محسوس کیا۔

لکنت کرنا:— زبان لڑکھڑانا۔ صحیح الفاظ زبان سے ادا نہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع لکنت نہیں کرتی ہیں زبانیں فصحا کی انیسؔ

قول فیصل۔ لکنت ہونا بھی فصیح و رائج ہے

لکنت ان کی زباں میں ہو گیا دخل
گنجلک ان کے بیاں میں ہو گیا دخل (نالۂ رسا)

لکنجن:— (بالضم اول و فتح دوم) وہ انجن جس کی نسبت خیال ہے کہ لگانے سے آدمی نظروں سے پنہاں ہو جاتا ہے۔ مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لکہ:— (بفتح اول و دوم) پارچہ، ٹکڑا۔ ابر کا ٹکڑا۔ فارسی، مذکر۔ فصیح، رائج۔

دل بیٹھ گیا فرقت ساقی میں ہمارا
لکہ جو اٹھا ابر کا کہسار سے کوئی اسیرؔ

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس کو بالضم لکھا ہے جو فارسی میں درست ہے مگر اہل لکھنؤ بالفتح لکہ ہی بولتے ہیں۔

لکھ:— (بالفتح) لاکھ کا مخفف، سو ہزار کی تعداد۔ ۱۰۰۰۰۰۔ اردو صفت، رائج۔
قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ لکھ پتی۔ لکھ پیڑا وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔ لکھا یا لکھا بھی زبانوں پر ہے یعنی لاکھوں کا جیسے نولکھا ہار تانیث کے محل پر لکھی کہتے ہیں جیسے نولکھی۔

لکھا: — (بکسر اول و بغیر تشدید کاف) لکھنا کا ماضی۔ تحریر کیا۔ رقم کیا۔ اردو۔ فصیح، رائج۔

نام بے شیر کا جس وقت لکھا صغرانے
رکھ کے خط ہاتھ سے دل تھام لیا صغرانے — تعشق

قول فیصل۔ بتشدید کاف لکھّا بھی فصیح و رائج ہے۔ حضرت عشقؔ بتشدید کاف ہی فصیح سمجھتے تھے۔ ع

لکھے ہوئے قرآن یہ خاک شفا کے ہیں — عشق

لکھا: —۲— لکھا ہوا کی جگہ۔ رقم زدہ۔ نوشتہ تحریر شدہ۔ مرقوم۔ اردو، فصیح، رائج۔

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پر ناحق
آدمی کوئی ہمارا دم تحریر بھی تھا — غالب

قول فیصل۔ جلال نے بتشدید کاف نظم کیا ہے۔

مدعی میرا نہ دیکھے یا خدا لکھّا مرا
پھاڑ ڈالیں خط وہ حرف مدعا کو دیکھ کر — جلال

لکھا: —۳— قسمت کا لکھا۔ تقدیر کا لکھا۔ حکم قضا و قدر۔ تقدیری ناشدنی امر۔ اردو مرف، قریب بہ متروک۔

آسیہم اشک سے گزرا
لیکن نہ مٹا لکھا ہمارا — رشک

قول فیصل۔ بتشدید کاف بھی زبانوں پر ہے لیکن یوں بھی کم بولتے ہیں۔

لکھے کی کیا خبر تھی یہ کون جانتا تھا
لیلیٰ کے ساتھ پڑھکر مجنوں خراب ہوگا — صبا

اب عام طور سے تقدیر کا لکھّا۔ قسمت کا لکھّا۔ کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

خط پھینک دیا یار نے پڑھتے ہی مرا نام
تقدیر کے لکھے کو مٹایا نہیں جاتا — عشق

لکھا: —۴— درجہ۔ گت۔ حال۔ حالت۔ اردو مذکر۔ عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔ محل صرف۔ تم نے قیمتی کپڑوں کا برا لکھا کر رکھا جب تمیز نہیں ہے تو پہنتی کیوں ہو۔

قول فیصل۔ اسی جگہ بتشدید کاف بھی ہے۔

لکھا آگے آنا: — اس امر کا پیش آنا جو نوشتۂ تقدیر ہو۔

راضی ہوں اگر پیک اجل لائے خط ان کا
قسمت ہی کا لکھا کہیں آ کے مرے آگے — منیر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ قسمت کا لکھا آگے آنا بھی بولتے ہیں جیسا کہ شعر میں ہے۔ تنہا مستعمل نہیں ہے۔

لکھّا: (بفتح اول) غماز، چغل خور، لگتا، لگی، غیبت کرنے والی۔ ایک مشہور بیسوا جس کا ذکر گل بکاولی کے قصے میں ہے جو آشناؤں کو مار مار کر لاکھوں روپیے کی مالک ہو گئی تھی۔ اردو صفت دہلی کی زبان۔

میں سمجھ کو سمجھتی ہوں تو ایک ہی لکھّا ہے
دوڑاتی ہے گھر بیٹھے کیا بیر مری چھوچھو — رنگین دہلوی

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بڑی مکار عورت اور کٹنی کے معنوں میں لکھّا بیسوا بول دیتے ہیں۔

لکھت پڑھا: —۱— تعلیم یافتہ، خواندہ، پڑھا ہوا۔ صفت

کیا کیا جواب لکھتے جو پڑھ لیتے خط شوق
افسوس ہے یہی کہ وہ لکھے پڑھے نہیں — لا اعلم

(نور اللغات)

قول فیصل۔ لوگ اس محل پر کمی کے ساتھ لکھا پڑھا بغیر تشدید کاف بھی بول دیتے ہیں اب عام طور سے زبانوں پر پڑھا لکھا اور پڑھا لکھّا بتشدید کاف ہے۔

لکھّا پڑھا: —۲— سیکھا ہوا۔

(فقرہ) وہ سب لکھا پڑھا بھول گیا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے اور اسی جگہ بغیر تشدید کاف لکھا پڑھا بھی زبانوں پر ہے۔

اب زبانوں پر پڑھا لکھا، پڑھا لکھّا (بہ تشدید کاف) زیادہ ہے۔

لکھا پڑھا: — اقرار، اقبال

اعتبار اب آپ کے لکھے پڑھے کا اٹھ گیا
کرتے ہو انکار جو اقرار تھا تحریر میں — عاشق

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

لکھّا پڑھا گوڑ کے رکھ دینا: — بیکار ہونا۔ ناکارہ ثابت ہونا، لکھ پڑھ کے بھول جانا اردو مرف، عوام کی زبان۔

خط پیشانی کو اپنے پڑھ سکیں کیا شاد ہم
رکھ دیا لکھا پڑھا جو تھا وہ سارا گوڑ کے — شاد

لکھّا پڑھی: — تحریر، نوشتہ، دستاویز۔ اردو، مونث، عوام اور عورتوں کی زبان محل صرف۔ میں چاہتی ہوں کہ سب کا حساب کتاب ہو کر لکھا پڑھی ہو جائے۔

(مرآۃ العروس)

قول فیصل۔ بغیر تشدید کاف لکھا پڑھی بھی زبانوں پر ہے۔ کسی جائداد کی رجسٹری

سرکاری طور پر ہونے کے لئے بھی زبانوں پر ہے
جیسے تم جو مکان خرید رہے ہو تم نے یہ بھی معلوم
کر لیا ہے کہ اس کی لکھا پڑھی میں کیا صرف
ہو گا۔

لکھا پورا کرنا :- مصیبت کا زمانہ بسر کرنا۔
تقدیر کے لکھے کو پورا کرنا۔ مشکل سے دن کاٹنا
مصیبت کے دن پورے کرنا۔ اردو صرف عورتوں
کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ زیادہ تر تقدیر، مقدر، قسمت
کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ لکھا پورا ہونا بھی
زبانوں پر ہے۔ لیکن وہی تقدیر یا قسمت کے
ساتھ۔

لکھا پورا ہونا :- نوشتہ تقدیر کا
جنس عمل میں آنا۔ امر شدنی کا واقع ہونا
اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

وہ عشق ستم گر کے کامل بنیں گے
جو لکھا ہے کس طرح پورا نہ ہو گا — منیر

قول فیصل۔ عام طور سے تقدیر و قسمت
کے ساتھ صرف ہے۔

لکھا پورا ہونا :- عورتیں کسی کام کے
بگڑ جانے اور برا درجہ بری گت ہونے کی جگہ
بولتی ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عورتیں کسی کے ساتھ بولتی
ہیں۔ زیادہ تر تقدیر اور قسمت کے ساتھ
ہی زبانوں پر ہے۔

لکھا پورا ہونا :- نکاح بندھنا۔
آسمانی نکاح ہونا۔ پلے بندھنا۔ جیسے
جس مرد کے ساتھ میرا لکھا پورا ہوا
ہے وہ بھی سلامتی سے دنیا کے مرد دل

کی طرح چالاک نہیں۔ (مجالس النساء)
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

لکھا جانا :- (بتشدید کاف) رقم
کیا جانا۔ تحریر کیا جانا۔ اردو صرف۔ فصیح،
رائج۔

محل صرف۔ اس وقت تک جتنا حساب لکھا
گیا ہے اس میں اب تک آپ کے ذمہ تین
ہزار روپے نکلتے ہیں۔

قول فیصل۔ بتشدید کاف بھی رائج و مستعمل
ہے۔

لکّھا جانا :- (کنایۃ) کسی زمرے میں
شامل کیا جانا۔ اردو صرف، فصیح،
رائج۔

نظر مجھ سے چرا کر منہ چھپا کر کہتے جاتے ہیں
کہ یہ چوری بھی لکھی جائے گی تیرے گناہوں میں — راسخ

قول فیصل۔ بغیر تشدید کاف لکھا جانا
بھی مستعمل ہے۔

لکّھا جانا :- نوشتہ تقدیر ہونا۔ قسمت
میں لکھا ہونا۔ مقدر میں ہونا۔ اردو صرف
عورتوں کی زبان۔

اٹھا دل آستان بتکدہ سے خاک سر اپنا
لکھی ہے جبہہ سائی رو قسمت مقدر میں — ظالم

قول فیصل۔ بتشدید کاف بھی زبانوں
پر ہے۔

آپ مہندی سے نہ کیوں ہاتھ کو رنگیں کرتے
آپ کے ہاتھ تو لکھی تھی شہادت میری — جلیل

لکھا جانا :- طے شدہ ہونا۔ درج رجسٹر
ہونا۔

وہ ہیں مجرم لکھے ہوئے اس کے
پہلے کاتب ہے بعد ازاں قاصد — داغ
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

لکھانا :- لکھوانا۔ تحریر کرانا۔ لکھنے کا
کام لینا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔
قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس محل پر لکھوانا فصیح ہے

لکھانا :- عبارت لکھوانا۔ مشق کرانا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ لکھوانا ہی فصیح و رائج ہے۔

لکھانا :- تحریری اقرار نامہ لینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان

قول فیصل۔ اس جگہ لکھوانا ہی فصیح ہے۔

لکھاوٹ :- لکھائی، طرز تحریر اردو صفت، صرف عورتوں
کی زبان۔

محل صرف۔ تم کو مشق کرنے کی ضرورت
ہے تمہاری لکھاوٹ بہت خراب ہے کسی سے
نہیں پڑھی جاتی۔

لکّھا ہونا :- تقدیر میں ہونا۔ قسمت میں
ہونا۔ مقدر میں ہونا۔ اردو صرف،
فصیح، رائج۔

ہاتھ سے تیرے ہی لکھی تھی جو اے قاتل قضا
زندگی سے تنگ ہیں ہم بھی رفیقا یا قضا — آتش

قول فیصل۔ تنہا زبانوں پر کم ہے مقدر،
تقدیر، قسمت کے ساتھ ہی زبانوں پر ہے
بلا تشدید کاف بھی زبانوں پر ہے۔

بتا دے ایذائے سخت جانی مرے مقدر میں کیا لکھا ہے
یوں ہی بسر ہو گی زندگانی کہ جیسے اب تک بسر ہوئی ہے
شفق لکھنوی

لکھا ہے :۔ تحریر ہے، روایت ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ اردو حرف قلیل الاستعمال

محل استعمال ۔ کیا اوصاف حمیدہ مرتضیٰ علی کے ظاہر کردوں کہ جس کو نبیؐ برحق اپنا قوت بازو قرار دے، لکھا ہے کہ حضرت گہوارے میں تھے جس دایہ کا دودھ پیتے تھے وہ کسی کام کو گئی تھی ...... اس کا فرزند ...... چاہ میں گرا جناب امیر نے دست حق پرست گہوارے سے بڑھایا اور برادر رضاعی کو کنویں سے نکال لیا۔ (دستر خیال سکندری)

لکھائی :۔ (بکسر اول) لکھنے کا کام۔ اردو مونث۔ عوام کی زبان۔

قول فیصل ۔ تحریر کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔ جیسے ان کی لکھائی بہت خراب ہے۔ کچھ دن مشق کرلیں تو سدھر جائے گی۔

لکھائی :۔ لکھنے کی اجرت۔ لکھنے کی مزدوری۔ اردو مونث۔ عوام کی زبان۔

محل استعمال ۔ کیوں بھئی منشی جی صاحب تہذیب اللغت کے ایک جز کی لکھائی کیا ہوگی جو مناسب ہو بتا دیجئے۔

لکھ بخش، لکھ داتا :۔ نہایت سخی داتا، فیاض، لاکھ دینے والا۔ صفت، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ لکھ بخش لکھ داتا ہے قطب الدین ایبک کا لقب، جس کی فیاضی کے سبب آج تک ہندو پوجتے اور اس کے نام کی جھنج کراتے ہیں۔ اکثر لوگ اس کے نام پر لدی (؟)

کہاتے اس کے مجاور کہلاتے اور جابجا تھان بنا کر لوگوں سے پوجا کراتے ہیں۔ یہ شخص پہلے شہاب الدین محمد غوری کا غلام تھا اس کے مرنے کے بعد خود بادشاہ ہو کر سلطنت غلامان کا بانی اور ہندوستان کا اولی بادشاہ ہوا یعنی سلطنت اسلامیہ نے ہندوستان میں اسی کے وقت سے جڑ پکڑ لی اور سنہ ۱۲۰۶ء میں محمد غوری کی وفات کے بعد قطب الدین ہی ہندوستان کا سلطان قرار پایا۔ اور شہر دہلی اس کا پایۂ تخت ہوا۔ یہ شخص ایسا فیاض تھا کہ اس کا لقب لکھ بخش، لکھ داتا پڑ گیا۔ اکبر کے زمانے تک جب کسی کی فیاضی یا سخاوت کی نظیر دی جاتی تھی تو اسے قطب الدین ثانی کہا کرتے تھے۔ جس طرح اب اخیر زمانے میں آصف الدولہ مشہور ہوا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اب زبانوں پر نہیں ہے۔

لکھ بھی چوری، لکھ بھی چوری !۔ لاکھ روپے کی چوری اور ایک کوڑی کی چوری برابر ہے۔ ذرا سی چیز چرانے پر نصیحت کیلئے کہا کرتے ہیں۔ (مخزن اقوال و امثال) اور یوں بھی ہے۔ " لکھ چوری لکھ بھی چوری "

(محاورات ہندوستان)

قول فیصل ۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

لکھ پتی :۔ (بفتح اول چہارم) لاکھوں کی حیثیت رکھنے والا۔ وہ شخص جس کے پاس لاکھوں روپیہ ہو۔ دولتمند۔ امیر۔ اردو صفت عوام کی زبان۔

محل استعمال ۔ مہاجنوں کی یہ خاص صفت ہے وہ لکھ پتی ہوتے ہوئے بھی کبھی تلی ہوئی

پوری نہیں کھاتے بلکہ سیدھے توے کی لکور کی۔

لکھ پتی :۔ گھوڑا یا ہاتھی جو بیش قیمت ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ " یعنی صاحب لکھنؤ میں لکھ پتی آدمی (مالدار) گھوڑا یا ہاتھی بن گیا۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ اور یہ نتیجہ لکھی اور لکھ پتی کے خلط مبحث کا ہے۔ لاکھ روپے کی قیمت کے گھوڑے کو لکھی کہتے ہیں نہ کہ لکھ پتی "

مولف تائید کرتا ہے اس اضافے کے ساتھ کہ گھوڑے کیلئے لکھی اب بہت کم زبانوں پر ہے۔

لکھ پیڑا :۔ (بالفتح و کسر چہارم) دیا۔ بجولیہ وہ باغ جس میں بکثرت آموں کے درخت ہوں۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

چار سو ہے انھیں کا لکھ پیڑا
یہ عناصر کے ہیں جو چار درخت۔ تحریر

لکھت پڑھت ہو جانا :۔ تحریری عہد و پیمان ہو جانا، تحریر ہو جانا۔ جائداد کی رجسٹری ہو جانا۔ اردو صرف۔ دیہاتیوں کی زبان۔

لکھتم کے آگے بکتم نہیں چلتی :۔ تحریر کے سامنے تقریر کام نہیں دیتی یعنی بیکار ہے۔ (محاورات ہندوستانی)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لکھٹی :۔ دیکھو لکٹی ۔ ہندی، مونث لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ ادھ جلی لکڑی کے معنوں میں اہل لکھنؤ بھی لکٹی ہی بولتے رہیں گے۔

لکھ دینا: - تحریر کردینا۔ ضبط تحریر میں
لانا - اردو حرف، فصیح، رائج۔

کاتب تقدیر نے جس دم نوشتہ لکھدیا
پہلے سودائی لکھا پھر نام میرا لکھدیا
جب مرے مُلّا نے دیکھا تو خود اپنے ہاتھ سے
میرا دیوانہ ہے آگے اور اتنا لکھدیا (منشی)

قول فیصل - کسی کو بغیر معاوضہ کے
کسی جائداد کی تحریر دیدینا کے معنوں میں
بھی لکھدینا زبانوں پر ہے جیسے منقولہ
جتنی جائداد تھی سب بیوی کو لکھدی - اور
غیر منقولہ بچوں کو لکھدی - نام کے اضافہ
کے ساتھ بھی زبانوں پر ہے جیسے فلاں کے
نام مکان لکھدیا۔

لکھ دینا: - نوشتۂ تقدیر کردینا۔ مقرر کردینا عمر دینا۔ موت کا
وقت معین کردینا - اردو حرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان
محل حرف۔ - نہ کوئی کسی کی فال سے مرتا ہے اور
نہ جیتا جس کی جتنی خدا نے لکھدی تبھی تک
زندہ رہے گا۔ (توبۃ النصوح)

لکھ رکھو: - یاد رکھو کی جگہ، یقینی سمجھو
غلط نہیں ہے۔ اردو حرف عوام کی زبان۔
محل حرف - یہ جو تم صبح شام گھر پر جوا کھلواتے
ہو لکھ رکھو ایک نہ ایک دن پولیس چھاپہ
مارے گی اور تم کو بے عزتی کا سامنا کرنا پڑیگا

لکھریا: - کالی کلوٹی لڑکی، پست طبقہ
کی بدقطع لڑکی۔ اردو صفت، مونث
عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔
محل حرف - جب سے اس کے پیسہ کیا ہو گیا ہے
بدقوی لکھریا شریفوں کے منہ چڑھنے لگی۔
میں تو اس سے بات بھی نہیں کرتی۔

لکھ لٹ: - بہت بڑا فضول خرچ
مسرف، کھاؤ اڑاؤ۔

الٰہی کیوں نہ چاہوں دولت دارین میں تجھ سے
بڑی فیاض یہ لکھ لٹ تری سرکار کیسی ہے
داغ (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ
"لکھ لٹ سخی، فیاض کو کہتے ہیں نہ کہ فضول
خرچ مسرف کو۔ یہ بھی دھیان نہ رہا کہ
داغ نے بارگاہ خداوندی یعنی خدا کو لکھ لٹ
کہا ہے - اس کو مسرف یا فضول خرچ کہنا کہاں
کی تہذیب ہے - اللہ غنی"
مولف اعتراض کی تائید میں ہے لیکن
اب یہ حرف۔ قلیل الاستعمال ہے۔

لکھ لٹے کو ٹکول پر مہر: - بے محل
کی کفایت شعاری، بے محل تو روپیہ خوب
خرچ اور ضروری امور پر کم خرچ کیا جائے
اردو - مثل - عورتوں کی زبان۔

لکھ لینا: - ۱ کتابت ختم کرنا۔ اردو
حرف، رائج۔
محل حرف - تمہارے خط کا جواب ضروری
سمجھ کے جب میں پورے ایک گھنٹے میں خط
لکھ لیا تو دل کو چین آیا۔

لکھ لینا: ۲ رجسٹر میں درج کرنا۔
(نور اللغات)
قول فیصل - یہ کوئی خاص حرف نہیں
ہر چیز پر لکھ لیا جا سکتا ہے۔

لکھ لینا: ۳ نوٹ کرلینا۔ اردو
حرف، رائج۔
محل حرف۔ مقدمہ کی تاریخ کو اپنی ڈائری
پر لکھ لو ایسا نہ ہو کہ بھول جاؤ اور پیشی پر نہ پہنچ
تو عدم پیروی میں خارج ہو جائے۔

لکھ لینا: ۴ کسی زمرے میں شامل کرلینا
اردو حرف، رائج۔
محل حرف - سنا ہے کہ عبدالرحیم کا نام پولیس
نے شہر کے بڑے بدمعاشوں کی فہرست میں
لکھ لیا ہے۔

لکھنا: ۱ (بکسر اول) تحریر کرنا، لکھائی
کرنا، کتابت کرنا، اردو فعل، فصیح، رائج۔

مجروح لکھ رہے ہیں وہ اہل وفا کا نام
ہم بھی کھڑے ہوئے ہیں گنہگار کی طرح مجروح

قول فیصل: - اساتذہ نے اسی جگہ بصورت
تانیث لکھنی بھی نظم کیا ہے جو اس زمانے کا
ایک عام رواج تھا - موجودہ دور میں لکھنی کی
جگہ لکھنا ہی عام طور سے رائج ہے۔

سمجھ رہا ہوں تجھے اپنا راز دل کاغذ
تجھی پہ لکھنی ہے الفت کی داستاں کاغذ
نھو صاحب شفیق

لکھنا: ۲ کسی کی قسمت میں معین کرنا

انتظار خط میں جس کی موت خالق نے لکھی
چاہیئے کاغذ کا تختہ اس کو نہلاتے ہوئے منشی (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ قسمت، مقدر
تقدیر کے ساتھ ہی اس کا صرف ہے۔

لکھنا: ۳ تصنیف کرنا، بنانا۔ جیسے
ظفر نے اپنی عمر میں چار دیوان لکھے، امیر خسرو
نے ۹۹ ھ کتابیں لکھیں۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے - حسرت موہانی
نے شعر کہنا کے معنوں میں بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ
کم بولتے ہیں

لکھتا ہوں مرثیہ، نہ قصیدہ، نہ مثنوی
حسرت غزل ہے صرف مری جانِ عاشقاں (حسرت موہانی)

لکھنا: ف۔ مضمون لکھنا، رائے تحریر کرنا
اردو، صرف عوام کی زبان۔

لکھنا: ف۔ خاکہ اتارنا۔ ڈول ڈالنا۔ مسودہ کرنا۔ قلم کاری کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لکھنا: ف۔ تحریری عہد کرنا۔ نوشتہ دینا، تمسک کر دینا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے

لکھنا: اسم۔ مترادف تحریر۔ تحریر کا ڈھنگ
اردو: مذکر۔ رائج۔
محل صرف۔ ایسا ہو کیا فارسی لکھی ہے۔ خط کیا لکھا کہ شیخ سعدی کی روح کو شرما دیا۔ گلستاں بوستاں دو دانہ کر دے۔
(سیر کہسار)

لکھنا: ف۔ شعر کہنا، نظم کرنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال
لکھتا ہوں مرثیہ نہ قصیدہ، نہ مثنوی
حسرت غزل ہے صرف مری جانِ عاشقاں حسرت

لکھنا پڑھنا: ف۔ نوشت و خواند۔ لکھائی پڑھائی۔ اردو، مذکر۔ رائج
محل صرف۔ اگر زندہ اور فی الجملہ توانائی جسم میں آئی تو بندہ روانہ ہوتا ہے ورنہ بستر میں کیا ہے مرجانے کو ایسا ہی کچھ بہانہ ہوتا ہے۔ ایسا ہی ہوا ہے کہ لکھنے پڑھنے کو عاری نہیں کوئی عارضہ نہیں، بیماری نہیں (انشائے سرور)

لکھنا پڑھنا: ف۔ تعلیم حاصل کرنا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔
محل صرف۔ آپس میں گتھم گتھا، گتھمپ، مار دھاڑ، لڑائی، تکرار، رنگ میں رنگ کے پھیر میں عمر گنوائی، پانسے پھینکتے پھینکتے ہاتھ میں گھٹے پڑ گئے، لاحول ولا قوۃ۔ لکھنا پڑھنا چھوڑا۔ احباب سے ملنا ترک کیا۔
(فسانۂ آزاد)

لکھنؤ: اسم۔ (بفتح اول و سکون دوم واو مخلوط و فتح چہارم) ایک مشہور و معروف شہر کا نام جو صوبہ اتر پردیش کا دارالسلطنت ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

رضواں بھی ہے ارم میں تمنا خوانِ لکھنؤ
نعرۂ علی علی کے ہیں قربانِ لکھنؤ
چہلم کے بعد سوگ کے کپڑے اترتے ہیں
جیتے رہیں یہ لوگ جو روتے ہیں ماتم میں انیس

قول فیصل۔ "گذشتہ لکھنؤ" میں عبدالحلیم شرر لکھتے ہیں کہ ٹھیک کسی کو نہیں معلوم کہ لکھنؤ کی آبادی کی بنیاد کب پڑی اس کا بانی کون تھا؟ اور وجہ تسمیہ کیا ہے؟ لیکن مختلف خاندانوں کی قومی روایتوں اور قیاسات سے کام لے کر جو کچھ بتایا جا سکتا ہے یہ ہے۔

کہتے ہیں راجہ رام چندر جی لنکا کو فتح کر کے اور اپنے بن باس کا زمانہ پورا کر کے جب سریر جہاں بانی پر جلوہ افروز ہوئے تو یہ سرزمین انھوں نے جاگیر کے طور پر اپنے ہمسفر ہمدرد بھائی لچھمن جی کو عطا کر دی۔ چنانچہ انھیں کے قیام یا ورود سے یہاں دریا کنارے ایک اونچے ٹیکرے پر ایک بستی آباد ہو گئی جس کا نام اس وقت سے لچھمن پور قرار پایا اور وہ ٹیکرا لچھمن ٹیلا مشہور رہا۔ اس ٹیلے میں ایک بہت گہرا غار یا کنواں تھا جس کی کسی کو تھاہ نہ ملتی تھی اور لوگوں میں مشہور تھا کہ وہ سیس ناگ (ہندو دیومالا میں سیس ناگ اس ہزار سر والے سانپ کا نام ہے جو دھرتی (زمین) کو اپنے پھن پر اٹھائے ہوئے ہے۔ اور قدرت و عظمت الٰہی کا ایک واجب الاحترام مظہر ہے) تک چلا گیا ہے۔ اس خیال نے جذباتِ عقیدت کو حرکت دی اور ہندو لوگ خوش اعتقادی سے جا جا کے اس میں پھول پانی ڈالنے لگے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مہاراجہ جودھشتر کے پوتے، راجا جنم جے نے یہ علاقہ، مرتاض بزرگوں رشیوں اور منیوں کو جاگیر میں دیا تھا، جنھوں نے یہاں چپے چپے پر اپنے آشرم بنائے اور ہر کے دھیان میں مصروف ہو گئے۔ ایک مدت کے بعد ان کو کمزور دیکھ کے دو نئی قومیں ہمالیہ کی ترائی سے آ کے اس ملک پر قابض ہو گئیں جو ملتی جلتی اور ایک ہی نسل کی دو شاخیں معلوم ہوتی تھیں ایک بھر اور دوسری پاسی انہیں لوگوں سے سید سالار مسعود غازی سے ۴۵۹ ہجری (۱۰۳۰ء) میں مقابلہ ہوا۔ اور غالباً انہیں پر بختیار خلجی نے ۶۳۱ ہجری (۱۲۰۲ء) میں چڑھائی کی تھی۔ لہذا اس سرزمین پر جو مسلمان خاندان پہلے پہل آباد ہوئے وہ انہیں دونوں حملہ آوروں خصوصاً سید سالار مسعود غازی کے ساتھ آنے والوں میں سے تھے۔

پھر اور پاسیوں کے علاوہ برہمن اور کائستھ بھی یہاں پہلے سے موجود تھے۔ ان لوگوں نے مل کر یہاں ایک چھوٹا سا شہر بسا لیا اور امن و امان سے رہنے لگے لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس بستی کا نام لچھمن پور سے بدل کے لکھنؤ کب ہو گیا۔ اس آخری مرحلہ نام کا پتا شہنشاہ اکبر سے پہلے نہیں چلتا۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہندو مسلمانوں کی کافی آبادی موجود تھی۔ جس کا ثبوت اس واقعہ سے ہو سکتا ہے جو شیوخ لکھنؤ کی خاندانی روایتوں میں بہت پہلے سے موجود ہے کہ ۹۴۶ھ مطابق ۱۵۴۰ء میں جب ہمایوں بادشاہ کو شیر شاہ کے مقابل جونپور میں شکست ہوئی تو وہ میدان چھوڑ کے سلطان پور، لکھنؤ، [illegible] ہوتا ہوا بھاگا۔ لکھنؤ میں اس نے صرف چار گھنٹے دم لیا تھا اور گو کہ شکست کھا کے آیا تھا اور کوئی قوت و حکومت نہ رکھتا تھا مگر لکھنؤ کے لوگوں نے محض انسانی ہمدردی اور مہمان نوازی کے خیال سے ان چند گھنٹوں ہی میں دس ہزار روپیا اور پچاس گھوڑے اس کو نذر کئے تھے۔ اتنے تھوڑے زمانے میں اس سامان کے فراہم ہو جانے سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ ان دنوں یہاں معتد بہ آبادی موجود تھی اور ان دنوں کا لکھنؤ آج کل کے اکثر قصبات سے زیادہ بارونق اور خوش حال تھا۔

سنہ ۱۰۱۹ ہجری ۱۵۹۰ء میں شہنشاہ اکبر نے جب سارے ہندوستان کو بارہ صوبوں میں تقسیم کیا تو صوبۂ اودھ کے صوبہ دار یا والی کا مستقر، بادی النظر میں لکھنؤ ہی قرار دیا گیا تھا۔ ان دنوں اتفاق سے شیخ عبد الرحیم نام ضلع بجنور کے ایک خستہ حال و پریشان روزگار بزرگ، بہ تلاش معاش دہلی پہنچے۔ وہاں امرائے دربار میں رسوخ پیدا کر کے بارگاہ شہنشاہی میں باریاب ہوئے۔ آخر منصب داران شاہی میں شامل ہو کے لکھنؤ میں جاگیر پائی اور چند روز بعد بڑے تزک و احتشام اور کر و فر سے اپنی جاگیر میں آ کے مقیم ہوئے۔ یہاں خاص لچھمن ٹیلے یا شاہ پیر محمد کے ٹیلے پر مقیم ہو کے انہوں نے اپنا پنج محلا بنوایا۔ ہشت دروازہ تعمیر کرایا۔ اور لکھنؤ ہی میں پیوند زمین ہوئے۔ ان کا مقبرہ نادان محل کے نام سے آج تک مشہور ہے۔

اسی زمانے میں یہاں شیخ عبد الرحیم نے لچھمن ٹیلے کے پاس ایک دوسری بلندی پر ایک چھوٹا قلعہ تعمیر کرایا جو قرب و جوار کی گڑھیوں سے زیادہ مضبوط تھا۔ اور گرد و نواح کے لوگوں پر اس کا بڑا اثر پڑتا تھا۔ یا تو اس لئے کہ شیخ عبد الرحیم کو دربار شاہی سے علم ماہی کا مراتب عطا ہوا تھا یا اس لئے کہ اس قلعے کے ایک مکان میں چھبیس محرابیں تھیں اور ہر محراب پر معمار نے دو دو مچھلیاں بنا کے یا دونوں مچھلیاں بنا دی تھیں۔ اس قلعہ کا نام مچھی بھون مشہور ہو گیا۔ بھون کا لفظ یا تو قلعہ کے معنوں میں ہے یا بادن کے لفظ سے بگڑ کے بن گیا ہے جس معمار نے اس قلعہ کو تعمیر کیا وہ لکھنا نام کا اہیر تھا اور کہتے ہیں اسد کہتے ہیں کہ اس کے نام سے شہر کا نام لکھنؤ ہو گیا اور بعض کا خیال ہے کہ لچھمن پور ہی بگڑ کے لکھنؤ بن گیا ہے۔

چند روز بعد شیخ عبد الرحیم کے خاندان والوں یعنی شیخ زادوں کے علاوہ یہاں پٹھانوں کا ایک گروہ آ گیا جو جنوب کی طرف بسے اور رام نگر کے پٹھان مشہور ہوئے۔ انہوں نے اپنی زمینداری کی حد اس مقام تک قرار دی تھی جہاں اب گول دروازہ واقع ہے۔

اکبر ہی کے زمانے میں لکھنؤ ترقی کرنے لگا تھا اور اس کی آبادی بڑھتی اور پھیلتی جاتی تھی۔ اکبر کو لکھنؤ کی طرف توجہ تھی چنانچہ اس نے یہاں کے برہمنوں کو باجپئی چڑھاوے کے لئے ایک لاکھ روپئے مرحمت فرمائے تھے اور اسی وقت سے لکھنؤ کے باجپئی برہمن مشہور ہوئے۔ اسی سے پتہ چلتا ہے کہ لکھنؤ کے قدیم ترین ہندو محلے جو اکبر کے وقت میں موجود تھے باجپئی ٹولہ، کناری ٹولہ، سوندھی ٹولہ، بجاری ٹولہ اور اہیری ٹولہ ہیں جو سب چوک کے اطراف میں ہیں۔

مرزا سلیم نے جو تخت پر بیٹھ کے نور الدین جہانگیر کے لقب سے مشہور ہوئے، باپ کی زندگی اور اپنے ایام ولی عہدی میں مرزا منڈی کی بنیاد ڈالی جو چوک سے مغرب کی طرف واقع ہے۔

اکبر کے آخر عہد میں یہاں کے صوبہ دار جواہر خان تھے وہ تو دہلی میں رہتے تھے مگر ان کے نائب قاضی محمود بلگرامی نے چوک کے جنوب میں اس سے ملے ہوئے۔ داہنی طرف محمود نگر اور بائیں طرف شاہ گنج آباد کئے اور ان کے اور چوک کے درمیان میں بادشاہ کے نام سے

اکبری دروازہ تعمیر کرایا۔

یورپین سیاح لیکٹ جو ۱۶۲۱ء یعنی شاہجہاں بادشاہ کی سلطنت کے اوائل میں ہندوستان کی سیر کر رہا تھا، لکھنؤ کی نسبت لکھتا ہے کہ "یہ عظیم الشان منڈی ہے"۔ عہد شاہجہانی میں یہاں کے صوبہ دار سلطان علی شاہ قلی خاں تھے ان کے دو بیٹے مرزا فاضل اور مرزا منصور انہیں دونوں کے نام سے انہوں نے محمود نگر جنوب کی طرف آگے بڑھ کے دو نئے محلے فاضل نگر، اور منصور نگر آباد کئے

اس زمانے میں اشرف علی خاں نام ایک رسالدار تھے انہوں نے اسی سلسلے میں اشرف آباد بسایا۔ اور ان کے بھائی مشرف علی خاں نے نالے کی دوسری طرف اپنا گھر بنا کے مشرف آباد نام ایک اور محلہ قائم کیا جس کا نام مرور ایام سے اب نولبستہ ہو گیا۔ انہی دنوں پیر خاں نام ایک فوجی افسر تھے جنہوں نے ان سب محلوں سے مغرب کی طرف دور جاکے اپنی گڑھی بنائی جو مقام دکنڈا) آج تک پیر خاں کی گڑھی کہلاتا ہے۔

شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے کسی ضرورت سے اجودھیا کا سفر کیا تھا۔ واپسی کے وقت لکھنؤ میں ٹھہرتا ہوا دہلی گیا اس موقع پر اس نے شاہ پیر محمد کے ٹیلے والی مسجد تعمیر کرائی جو خاص لچھمن ٹیلے پر ہونے کی وجہ سے ایسی بلندی پر واقع ہے۔ جس سے زیادہ مناسب جگہ مسجد کیلئے لکھنؤ میں نہیں ہو سکتی۔ اور غالباً اسی موقع پر اس نے فرنگی محل کے مکانات علامۂ زماں ملا نظام الدین کی نذر کئے ہوں گے۔

لکھنؤ کی یہ حالت تھی کہ ۱۱۶۱ھ محمدی ۱۷۳۲ء میں نواب سعادت خاں برہان الملک دربار دہلی سے اودھ کے صوبہ دار مقرر ہو کے آئے جن سے ہندوستان کے اس آخری مشرقی دربار کی بنیاد پڑی جس کے عروج کو ہم مشرقی تمدن کا آخری نمونہ قرار دیکے بیان کرنا چاہتے ہیں۔

نواب سعادت خاں برہان الملک کے خاندان کے متعلق اسی قدر بتا دینا کافی ہے کہ میر محمد نصیر نام نیشاپور کے ایک سید زادے جن کا سلسلہ نسب امام موسیٰ کاظم سے ملتا ہے ۱۱۳۵ھ محمدی ۱۷۰۸ء عہد بہادر شاہ میں وارد ہندوستان ہوئے۔ ان کے بیٹے میر محمد باقر ساتھ آئے تھے۔ جنہوں نے یہاں شادی کر لی اور باپ بیٹوں نے ناظم بنگالہ کی زیر حمایت عظیم آباد پٹنہ میں سکونت اختیار کی۔ محمد باقر کو ہندوستان کی بی بی سے خدا نے ایک بیٹا دیا جو بعد کو شیر جنگ کے معزز لقب سے مشہور ہوا۔ میر محمد نصیر کے آنے کے دو سال بعد ان کے چھوٹے بیٹے میر محمد امین بھی نیشاپور سے ہندوستان آ گئے۔ عظیم آباد پہونچے تو سنا کہ والد نے سفر آخرت کیا اور اب دونوں بھائی میر محمد باقر اور میر محمد امین دہلی کو روانہ ہوئے۔ جہاں پہونچ کے میر محمد امین کو شاہزادوں کی جاگیر کا ٹھیکا مل گیا۔ اس میں انہوں نے ایسی لیاقت، مستعدی، اور کارگزاری دکھائی کہ تمام لوگوں میں شہرت ہو گئی۔

چند ہی روز بعد دربار شاہی کے معزز امیروں اور منصب داروں میں شامل ہوئے پھر صوبے دار اکبر آبادی کی بیٹی سے نکاح ہو گیا اور اس اعلیٰ طبقہ امراء میں شمار کئے جانے لگے جس پر سلطنت کی ذمہ داری کی خدمتوں کیلئے انتخاب کی نظریں پڑتی تھیں۔

ان دنوں دہلی میں سادات بارہہ کا زور تھا جن سے رعیت تو رعیت خود بادشاہ سلامت ڈرتے تھے۔ محمد امین نے ان کو قتل کرا کے سیدوں کا زور ہمیشہ کے لئے توڑ دیا اور لڑائی میں ایسی شجاعت دکھائی کہ دربار شاہی سے منصب ہفت ہزاری اور سات ہزار سواروں کی سرداری کے ساتھ برہان الملک بہادر جنگ کا خطاب عطا ہوا۔ اور اسی وقت اکبر آباد کے صوبے دار مقرر ہوئے۔ اس کے بعد بادشاہی داروغگی عطا ہوئی جو بڑا معزز عہدہ تھا۔ اس کے تھوڑے دنوں بعد وہ صوبہ اودھ کے صوبہ دار اور اس کے ساتھ ہی بادشاہی توپ خانے کے داروغہ مقرر ہوئے۔ آدمی ہوشیار اور نہایت بیدار مغز اور اس کے ساتھ بڑے بہادر اور شجاع تھے۔ شاہی توپ خانے کو اپنے ہاتھ میں لیکے انہوں نے ایسی زبردست قوت پیدا کر لی جیسی ان دنوں سارے ہندوستان کو نصیب نہ تھی اس زمانے میں کوڑا کے زمیندار بھگونت سنگھ نے سلطنت سے سرتابی کرکے بڑا زور باندھ رکھا تھا اور کئی افسر جو اس کی سرکوبی کو گئے اس کے ہاتھ سے مارے جا چکے تھے۔ آخر برہان الملک ابراہیم

مامور ہوئے اور یلغار کرتے ہوئے پہونچے بلونت سنگھ نے چالاکی سے انہیں گھیر لیا اور لڑائی کا رنگ ایسا بگڑا نظر آیا کہ بڑے بڑے بہادروں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے مگر برہان الملک نے ایسی جواں مردی سے مقابلہ کیا کہ دیر تک دشمنوں کے نرغے میں ان کی لمبی، سفید، نورانی ڈاڑھی چمکتی اور رعب ڈالتی رہی۔ تھوڑی دیر میں بھگونت سنگھ ان کے تیر کا نشانہ ہوا اور دشمن بھاگ کھڑا ہوا۔

برہان الملک کی دوسری مہم اس سے بھی زبردست تھی۔ ان دنوں مرہٹوں کا ہندوستان میں بڑا زور تھا۔ انہوں نے تاجدار دہلی سے چوتھ مقرر کرالی تھی اور بڑے بڑے سورما، ان کے نام سے کانپتے تھے۔ برہان الملک نے مرہٹوں کو زبردست فوج کے ساتھ جاکے ایسی شکست سخت دی کہ ان کے حواس جاتے رہے۔ نوک دم بھاگے اور برہان الملک نے تعاقب شروع کیا۔ واقعات تاریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس موقع پر برہان الملک زبردستی نہ روک دیئے جاتے تو وہ بڑھ کے مرہٹوں کا استیصال کر دیتے اور سلطنت مغلیہ اپنے اگلے عہد شباب کی طرح سارے ہندوستان کی سیاہ و سفید کی مالک ہو جاتی۔ مگر اس بدنصیب زوال پذیر سلطنت کو شاہی تھا درباریوں کی سازشں اور مقربین دربار کی حسد نے برہان الملک کی رفتار کو روک دیا۔

اس بات نے برہان الملک کو یقین دلا دیا کہ بادشاہ میں اپنے نیک و بد کو سوچنے کی صلاحیت نہیں اور اہل دربار بددیانت و خود غرض ہیں۔ فوراً مرہٹوں سے صلح کر لی پھر ارادہ کیا کہ اپنے صوبے میں جاکے قیام کریں۔ غرض برہان الملک نے دل میں سمجھ لیا کہ اب سلطنت مغلیہ پنپنے والی نہیں ہے اپنا صوبہ لے کے الگ ہو جانا ہی مناسب ہے اور دربار دہلی کو اس کی قسمت پر چھوڑ دینا چاہیئے۔

لکھنؤ میں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں شیخ زادوں کا زور تھا۔ انہیں نے اپنی عادت کے موافق انہیں بھی روکا مگر برہان الملک حکمت عملی سے داخل ہو گئے اور نکسیر بھی نہ پھوٹنے پائی برہان الملک کے لکھنؤ میں داخل ہونے کے متعلق دو روایتیں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ برابر بڑھتے چلے آئے یہاں تک کے اکبری دروازے پر روکے گئے چونکہ وہ سابق کے تمام صوبے داروں کے خلاف تجربہ کار، متین اور سنجیدہ شخص تھے، ٹھہر گئے۔ اور محمود نگر میں پڑاؤ ڈال دیا۔ دو ایک دن کے بعد شیخ زادوں کی دعوت کی اور سے بڑی خاطر تواضع سے پیش آئے۔ لیکن جس وقت غافل شیخ زادے الوان نعمت کا مزہ لوٹنے میں معروف تھے شاہی فوج خاموشی کے ساتھ چوک میں داخل ہو رہی تھی جو برابر بڑھتی ہی چلی گئی یہاں تک، کہ مچھی بھون کے پاس پہونچی۔

جب مچھی بھون پر قبضہ ہو گیا تو پھر کون دم مار سکتا تھا۔ شیخ زادوں کے تمام معزز لوگوں نے حاضر ہو کے عاجزی سے سر جھکا دیا۔ برہان الملک ہاتھی پر سوار ہو کے شیخن دروازے میں داخل ہوئے اور اس تلوار کو جو بڑے بڑے بہادروں سے سلام لے چکی تھی۔ اپنی تلوار سے کاٹ کے گرا دیا۔

اس کے بعد برہان الملک اجودھیا میں گئے اور دریا کنارے وہ بنگلا بنوایا جس کا حال ہم بیان کر چکے ہیں۔ لیکن وقتاً فوقتاً لکھنؤ میں آتے اور قیام کرتے تھے۔ کیونکہ صوبے کا مستقر یہی شہر تھا۔ ان کے زمانے میں یہاں کئی نئے محلے آباد ہوئے۔ مگر یہ محلے سب ان کے مغل سرداران فوج کے پڑاؤ کے مقامات تھے۔ جہاں مستقل سکونت کیلئے لوگوں نے مکان بنانا شروع کر دیئے۔ خدایار خاں کا کٹرہ، سید حسین خاں کا کٹرہ، ابو تراب خاں کا کٹرہ۔ بزن بیگ خاں کا کٹرہ، محمد علی خاں کا کٹرہ، باغ مہا نرائن کا کٹرہ، سرائے معالی خاں، اور اسماعیل گنج۔ جو مچھی بھون کے مشرق کی طرف تھا اب کھد گیا۔ سب اسی زمانے کے محلے یا برہان الملک کے سرداران فوج کی لشکر گاہیں ہیں۔

نواب برہان الملک چھ ہی برس اودھ اور لکھنؤ میں رہنے پائے تھے کہ ۱۱۶۷ سنہ محمدی ۱۷۳۹ء میں نادر شاہ نے ہندوستان پر حملہ کر دیا۔ اور وہ نہایت تاکید کے ساتھ دہلی میں بلائے گئے۔ اس پر فتن زمانے میں جو کچھ واقعات گزرے ان کو لکھنؤ سے تعلق نہیں

لکھنؤ میں اپنا نائب اور قائم مقام بنا گئے وہ اپنے
بھانجے اور داماد صفدر جنگ کو چھوڑ گئے تھے
نادر دہلی کو لوٹ چکا تھا اور قتل عام کرا چکا تھا مگر
ابھی وہیں تھا کہ نواب برہان الملک نے دہلی میں
وفات پائی۔ ان کے بھتیجے شیر جنگ نے نادر شاہ
سے سفارش اٹھوائی کہ نواب مرحوم کے بعد اودھ
کی صوبیداری انہیں دی جائے۔ لیکن راجہ
لچھمی نرائن نے جو برہان الملک کے معتمد عہدیدار
میں تھا۔ نادر شاہ کی خدمت میں اس مضمون کی ایک
عرضداشت پیش کر دی کہ "نواب برہان الملک
شیر جنگ سے خوش نہ تھے اور اسی لئے انہوں
نے اپنی بیٹی انہیں کو چھوڑ کے صفدر جنگ کو دی
جو ان کی نیابت کرتے تھے۔ اور اس وقت بھی
ان کی طرف سے وہاں موجود ہیں۔ برہان الملک
کے مال و اسباب کی مالک سرکار ہے جسے چاہے
عطا کرے اس لئے کہ کوئی وارث نہیں ہے۔
یہ بھی عرض ہے کہ صفدر جنگ بردبار، خدا
ترس، لائق اور وعدے کے سچے ہیں اور
سپاہ ان سے خوش ہے۔ قطع نظر اس کے
حضور کے لئے برہان الملک نے دو کرور
روپیے کی رقم کا وعدہ کیا تھا اس کے ادا
کرنے کا انتظام نواب صفدر جنگ نے کر لیا
ہے جس وقت حکم ہو حاضر کئے جائیں۔ ان وجوہ
سے امید ہے حضور انہیں کی سفارش فرمائیں گے"
یہ عرضداشت دیکھتے ہی نادر شاہ نے صفدر جنگ
کے لئے محمد شاہ سے خود ہی خلعت صوبیداری
لے لیا اور اپنے ایک مصاحب اور دو سو
سواروں کے ساتھ اودھ میں صفدر جنگ
کے پاس بھیجا۔ یوں خلعت صوبیداری
پہن کر صفدر جنگ نے وہ دو کرور کا نذرانہ
نادر کے پاس بھجوا دیا اور اپنے علاقے پر
حکومت کرنے لگے۔

صفدر جنگ منصور علی خاں کے انتقال
کے بعد سنہ ۱۱۸۲ ہجری سنہ ۱۷۵۳ء میں ان کے
بیٹے شجاع الدولہ مسند نشین ہوئے وہ
ایک مضطرب اور بے قرار طبیعت کے
اولوالعزم فرماں روا تھے لیکن بد قسمتی
سے ان کا عہد بڑے بڑے فتنوں اور
یادگار زمانہ انقلابوں سے بھرا ہوا تھا۔
دنیا کی دو زبردست تاریخی قوموں اور
قوتوں کی قسمت کا فیصلہ انہیں کی آنکھوں
کے سامنے ہوا۔ پہلے پانی پت کی محشر انگیز
لڑائی ہوئی جس میں احمد شاہ درانی،
شجاع الدولہ اور نجیب الدولہ کے ساتھ
خوانین روہیل کھنڈ کی تمام زبردست قوتیں
ایک طرف تھیں اور مرہٹوں کا ٹیڑی دل
دوسری طرف۔ اس لڑائی نے
سنہ ۱۱۹۰ ہجری سنہ ۱۷۶۱ء میں ایک ہی دن
کے اندر فیصلہ کر دیا کہ ہندوستان چاہے
مسلمانوں کا رہے یا نہ رہے مگر مرہٹوں
کا نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد بکسر کا
قیامت خیز میدان گرم ہوا۔ جس میں
انگریزوں کی باقاعدہ فوج ایک طرف
تھی اور شجاع الدولہ کا لشکر کثیر ایک
طرف اس لڑائی نے جنگ پانی پت کے
چار سال بعد سنہ ۱۷۶۴ء میں چوبیس گھنٹے
کے اندر اس بات کا تصفیہ کر دیا کہ
ہندوستان اب مسلمانوں کا نہیں انگریزوں
کا ہے۔

ان لڑائیوں سے پہلے شجاع الدولہ اگرچہ
لکھنؤ ہی میں رہے مگر بڑی بڑی مہموں،
پولیٹکل مشغولیتوں، اور فوجی اصلاحوں سے
انہیں اتنی مہلت ہی نہ ملی کہ شہر کی ترقی و
آرائش کی طرف توجہ کریں۔ انہوں نے
قلعے بنوائے گڑھیاں قائم کیں۔ فوجی سامان
و آلات جنگ کو فراہم کیا۔ اس کی فرصت نہ
ملی کہ اپنے گھر کو درست اور اپنے شہر کو آراستہ
کریں بکسر کی لڑائی کے بعد وہ فیض آباد میں
جا کے اقامت گزیں ہو گئے اس لئے لکھنؤ ان
کی برکتوں سے محروم رہ گیا۔ سنہ ۱۲۰۴ ہجری
سنہ ۱۷۷۵ء میں انہوں نے سفر آخرت کیا اور
نواب آصف الدولہ ان کے جانشین
ہوئے۔

آصف الدولہ نے مسند حکومت پر قدم
رکھتے ہی ماں سے ناراض ہو کے لکھنؤ کی راہ لی
اور یہی وہ زمانہ ہے جب سے دربار اودھ
کی قوت فرماں روائی گھٹنے اور لکھنؤ کی ظاہری
رونق بڑھنے لگی۔ بکسر کا میدان جیتنے کے
بعد انگریزوں نے دربار اودھ میں دخل دے
کے بہت سے حقوق حاصل کر لئے تھے جن کی بنا
پر یہاں فوجی ترقیوں کی روک ٹوک کی جاتی
اور ہمیشہ غائر نظر سے اس بات کی نگرانی کی
جاتی کہ حکومت اودھ کو پھر ایسی قوت نہ
حاصل ہونے پائے کہ اس کی فوجیں دوبارہ
انگریزی لشکر کے سامنے صف آرا ہو سکیں۔
تاہم شجاع الدولہ جب تک فیض آباد میں زندہ
رہے۔ فوجی اصلاح ہی میں مصروف رہے

اور رات دن اسی بات کی دھن تھی کہ جس طرح
بنے اپنی قوت کو بڑھائیں۔ چنانچہ منشی فیض
اپنی تاریخ فرح بخش میں اسی زمانے کا چشم دید
حال بیان کرتے ہیں کہ "جلدی بھرنے اور فیر کرنے
کے اعتبار سے شجاع الدولہ کی فوج کی بندوقوں
کے مقابلے میں انگریزی فوج کی بندوقیں
کوئی وقعت نہیں رکھتی تھیں"

لیکن آصف الدولہ کا عہد شروع ہوتے
ہی یہ سب باتیں تشریف لے گئیں۔ انگریزوں
نے بڑی ہوشیاری کے ساتھ اپنے دخل دہی
کے حقوق کو بڑھانا شروع کیا اور نہایت
ہی دانائی سے آصف الدولہ کو اس بات
پر آمادہ کر دیا کہ فوجی اصلاح کی طرف
سے بے پروا ہو کے دوسرے مشاغل میں
جی بہلائیں۔

انہوں نے دریا کنارے مچھی بھون کے
مغرب طرف دولت خانہ، رومی دروازہ
اور اپنا یکتائے روزگار امامباڑہ تعمیر
کرایا سنہ ۱۲۱۳ ہجری ۱۷۸۴ء میں اودھ میں
قحط پڑ گیا تھا اور شرفائے شہر تک فاقہ کشی
میں مبتلا تھے۔ اس نازک موقع پر رعایا کی
دستگیری کیلئے امامباڑے کی عمارت چھیڑ
دی گئی چونکہ شریف لوگ دن کو مزدوری
کرنے میں اپنی بے عزتی خیال کرتے تھے اس
لئے تعمیر کا کام دن کی طرح رات کو بھی جاری
رہتا اور غریب و فاقہ کش شرفائے شہر رات
کے اندھیرے میں آ کے مزدوروں میں شریک
ہو جاتے اور مشعلوں کی روشنی میں کام
کرتے اس عمارت کو نواب نے جیسے خلوص
عقیدت اور جوش دینداری سے بنوایا تھا۔
ویسے ہی خالص اور سچے دلی جوش سے
لوگوں نے تعمیر بھی کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایسی نفیس
و شاندار عمارت بن کے تیار ہو گئی۔ جو اپنی
نوعیت میں بے مثل اور نادرِ روزگار ہے۔
اس کا نقشہ بنانے کیلئے بڑے بڑے مشہور
مہندس اور معمار بلائے گئے اور سب نے
کوشش کی کہ ہمارا نقشہ دوسروں کے
مجوزہ نقشے سے بڑھ جائے۔ مگر کفایت اللہ
نام ایک بے مثل زمانہ معمار کا نقشہ پسند کیا
گیا اور اسی کے مطابق عمارت بننا شروع
ہو گئی جو ۱۶۷ فٹ لمبی ۵۲ فٹ چوڑی ہے
اینٹ اور نہایت اعلیٰ درجے کے چونے سے
یہ عمارت بنائی گئی جس میں فرش سے چھت تک
لکڑی کا نام نہیں ہے۔ اس عمارت کو شاہان
مغلیہ کی سنگین عمارتوں سے کسی قسم کا تعلق
نہیں ہے۔ لکھنؤ میں اس کثرت سے سنگ مرمر
دستیاب نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن امامباڑے
اور آصف الدولہ کی دوسری عمارتوں کو دیکھئے
تو ایک نئی خوش نمائی اور نرالی عظمت و شان
رکھتی ہیں۔ امامباڑے کی لداؤ کی چھت
جو کڑا دے کے بنائی گئی ہے۔ اتنی بڑی
ہے کہ اتنی بڑی لداؤ کی چھت ساری دنیا
میں کہیں نہیں ہے۔ اور اسی وجہ سے
یہ بھی دنیا کی عجوبۂ روزگار کاریگریوں
میں شمار کی جاتی ہے۔

آصف الدولہ امامباڑے اور مچھی بھون
کے متصل اپنے محل دولت خانے میں رہتے
تھے۔ شہر کے باہر اور دریا پار بیبیاپور
کا محل بنوایا۔ اکثر جب وہ سیر و شکار
کے لئے جاتے تو اُسی مکان میں قیام کرتے
اسی طرح چنہٹ میں ایک پُر فضا و نزہت
بخش مکان اور چار باغ اور عیش باغ
میں کوٹھیاں بنوائیں اور اسی زمانے میں
یحییٰ گنج میں اور اس کے متصل اصطبل
بنے۔ پھر محلہ وزیر گنج قائم ہوا جو آصف الدولہ
کے بیٹے وزیر علی خاں کی قیام گاہ ہونے کے
باعث انہیں کی طرف منسوب اور انہیں کی
یادگار ہے۔

اب لکھنؤ میں حاکم اور فرماں روا کے
مستقل طور پر سکونت پذیر ہو جانے کی وجہ
سے عام خلقت کا رخ لکھنؤ کی طرف پھر گیا
جو لوگ شجاع الدولہ کے زمانے میں فیض آباد
میں بس گئے تھے انہوں نے فیض آباد کو
چھوڑ چھوڑ کے لکھنؤ میں آ آ کے بسنا شروع
کیا دوسری طرف دہلی کے لوگ اپنے وطن
کو خیرباد کہہ کہہ کے سیدھے لکھنؤ میں آتے
تھے۔ اور پھر جانا نصیب نہ ہوتا تھا خلقت
کے اس ہجوم نے نئے نئے محلے آباد کرنا شروع
کر دیئے اس لئے کہ باہر کے آنے والوں
میں سے جسے جہاں جگہ مل جاتی، آباد ہو
جاتا اور سیکڑوں نئے محلے ہوتے چلے جاتے
چنانچہ، امانی گنج، فتح گنج، نخاس، دولت
گنج، بیگم گنج، نواب گنج، خانساماں کا حاطہ جسے
آصف الدولہ کے ایک خانگی داروغہ نے
آباد کیا۔ اور افتتاح کی تقریب میں
خود انہیں بلایا۔ ٹکیت گنج، ٹکیت رائے
کا بازار (جو وزیر اعظم مہاراجہ ٹکیت رائے

کی جانب منسوب ہیں)، ترمنی گنج، ٹکٹری
یا ٹکلی، حسین الدین خاں کی چھاؤنی،
حسن گنج باؤلی، بھوانی گنج، بالک گنج،
کشمیری محلہ، صورت سنگھ کا احاطہ، نواز گنج
تحسین گنج، خدا گنج، نگریا جس کی نواب
آصف الدولہ کی ماں بہو بیگم صاحبہ نے
اسی دن بنیاد ڈالی، جس دن دریا پار الماس
نے علی گنج کی بنیاد رکھی تھی۔ عنبر گنج
محبوب گنج۔ توپ دروازہ، خیالی گنج، جھاؤ
لال کا پل (ان دونوں محلوں کے بانی راجہ
جھاؤ لال سلطنت اودھ کے وزیر خزانہ
تھے)، یہ سب وہ محلے ہیں جو عہد آصفی میں بنے
اور تعمیر ہوئے اور انھیں دنوں دریا کے پار
حسن رضا خاں نے حسن گنج بسایا۔ نواب
آصف الدولہ کی فیاضیوں کی خاص و عام
میں شہرت تھی۔ اور دور دور کے شہروں
میں ان کی داد و دہش کا تذکرہ ہو رہا تھا
لوگ اٹھتے بیٹھتے عزت و محبت کے ساتھ
ان کا نام لیتے۔ اور ہندو دکاندار آج تک
صبح کو آنکھ کھلتے ہی جوش عقیدت میں کہتے
ہیں "یا آصف الدولہ ولی"۔ اسی زمانے میں
جنرل کلاڈ مارٹن نام ایک بہت بڑا دولتمند
فرانسیسی تاجر لکھنؤ میں آ کے رہ پڑا تھا۔
اس نے ایک نہایت عالیشان کوٹھی کا
نقشہ بنا کے نواب آصف الدولہ کے ملاحظے
میں پیش کیا۔ نواب نے اسے اس قدر پسند
کیا کہ اس کی قیمت میں دس لاکھ اشرفیاں
دینے کو تیار ہو گئے۔ بیع کا معاہدہ
تکمیل کو نہیں پہنچنے پایا تھا کہ نواب آصف الدولہ
نے سفر آخرت کیا۔ اور عمارت ہنوز تکمیل
کو نہیں پہنچی تھی کہ خود میسو مارٹن دنیا
سے رخصت ہو گئے۔ انھوں نے چونکہ دولت
بے پایاں چھوڑی تھی۔ اور وارث کوئی نہ تھا
اس لیے مرتے وقت وصیت کر دی کہ میری
لاش اسی کوٹھی کے اندر دفن کی جائے، تاکہ
میرے بعد اسے حکمرانانِ اودھ ضبط نہ
کر سکیں۔ اس عمارت کا نام انھوں نے
کانٹینشیا قسطنطنیہ قرار دیا تھا مگر عوام
میں وہ آج کل مارکین مارٹین) صاحب کی
کوٹھی" مشہور ہے۔ اور دیکھنے کے قابل ہے
مرنے کے بعد وہ اسی کوٹھی میں دفن ہوئے
وہ مدرسہ آج تک جاری ہے۔ جس سے بہت
سے طلبا کو کھانا اور کپڑا ملتا ہے۔ مگر سنتے ہیں کہ
مارٹن صاحب نے اس اسکول اور اس کے
وظائف کو کسی مذہب اور قوم کے ساتھ
مخصوص نہیں کیا تھا بلکہ وصیت کی تھی کہ عیسائی
ہندو، مسلمان سب ہی یکساں طور پر اس سے
فیضیاب ہو سکتے ہیں۔ لیکن اب یہ مدرسہ
صرف یورپین بچوں کے لیے مخصوص ہے
ہندوستانی بلوائیوں نے قبر کھود کر مسٹر مارٹن کی ہڈیاں
نکالیں۔ اور انہیں ادھر ادھر پھینک دیا
انگریزوں کو بعد تسلط اتفاقاً ایک ٹکڑا مل
گئی جو پھر اسی خاک میں دبا دی گئی۔ لیکن
ان بلوائیوں کے فعل کے ذمے دار عام
ہندوستانی نہیں ہو سکتے۔
سنہ ۱۲۱۲ ہجری سنہ ۱۷۹۸ء میں نواب آصف الدولہ
نے سفر آخرت کیا اور ان کی جگہ نواب
وزیر علی خاں مسند نشین ہوئے جن کی
شادی کی دھوم دھام کا حال ہم بتا چکے
ہیں۔ مگر چار مہینے میں ان سے ایسے بے ہودہ
اور قابل نفرت حرکات ہوئے کہ اکثر لوگ
ان سے ناراض تھے۔ خود بہو بیگم صاحبہ
ان کے مقابل اپنے سوتیلے بیٹے، یمین الدولہ
نواب سعادت علی خاں کو زیادہ پسند کرتی
تھیں۔ نواب سعادت علی خاں، آصف الدولہ
کی مخالفت کے باعث اس زمانے میں مدتوں
قلمرو سے باہر اور دور رہتے تھے۔ مدتوں
کلکتے میں رہے اور ۔۔۔ ایک زمانہ دراز
تک بنارس میں قیام رہا۔ وزیر علی خاں
کی نسبت یہ خیال قائم ہونے کے بعد قرعۂ
انتخاب نواب سعادت علی خاں پر پڑا اور
وہ بنارس سے لائے گئے۔ اور بیبیاپور کی
کوٹھی میں خود گورنر جنرل نے دربار فرما کر
وزیر علی خاں کی معزولی اور نواب سعادت
علی خاں کی مسند نشینی کا فیصلہ کیا۔ وزیر علی
خاں خود گرفتار کر کے بنارس بھیج دیئے
گئے جہاں انہوں نے طیش میں آ کے مسٹر چیری
کو مار ڈالا اور اس کی سزا میں چنار گڑھ
بھیجے گئے۔ اور وہیں مرے اور ان کی سرگزشت
اور مصیبتوں کا ایک بڑا بھاری قصہ مشہور ہے جس
کا یہ مختصر مضمون متحمل نہیں ہو سکتا۔
نواب سعادت علی خاں نے سنہ ۱۲۱۲ ہجری
سنہ ۱۷۹۸ء میں تخت پر بیٹھتے ہی آدھا ملک
انگریزوں کی نذر کر دیا مشہور ہے وہ
سلطنت سے مایوس و ناامید بنارس
میں پڑے تھے کہ خبر پہونچی۔ نواب
آصف الدولہ نے سفر آخرت کیا اور

یہاں سے مسند حکومت پر وزیر علی خاں بیٹھ گئے۔ یہ سنتے ہی سلطنت کی رہی سہی امیدیں بھی خاک میں مل گئیں، اس قطعی یاس کے عالم میں تھے کہ بنارس کے کسی یورپین حاکم نے پوچھا۔

نواب صاحب اگر آپ کو اودھ کی حکومت مل جائے تو انگریزی حکومت کو کیا دے سکیں گا؟ جو چیز ہاتھ سے جا چکی ہو انسان کے دل میں اس کی قدر ہی کیا ہو سکتی ہے۔ بے اختیار زبان سے نکلا۔ آدھا ملک انگریزوں کی نذر کر دوں گا۔ یہ وعدہ سن کے اس انگریز حاکم نے کہا تو آپ خوش ہوں میں آپ کو خوشخبری سناتا ہوں کہ آپ ہی فرمانروائے لکھنؤ منتخب ہوئے ہیں۔

سعادت علی خاں یہ مژدہ غیر مترقبہ سن کے خوش تو ضرور ہوئے مگر اپنے وعدے کا خیال آیا تو ایک سناٹے میں آ گئے۔ اور آخر تخت نشینی کے بعد اس وعدے کے ایفا میں انھیں آدھی قلمرو بانٹ دینا پڑی جس کا کانٹا زندگی بھر ان کے دل میں کھٹکتا رہا۔

انگریزی تاریخوں میں ان سے وعدہ لیا جانے کا تو ذکر نہیں ہے مگر اس کو سب تسلیم کرتے ہیں کہ نواب سعادت علی خاں کو چونکہ انگریزوں نے تخت پر بٹھایا تھا اس لئے انھوں نے اپنا آدھا ملک شکریے کے طور پر انگریزوں کی نذر کر دیا بہر تقدیر جو کچھ ہو سعادت علی خاں کی تخت نشینی کے وقت اودھ کی حکومت آدھی رہ گئی۔

لکھنؤ کے پرانے لوگوں میں مشہور ہے کہ اسی کو وقت ہیں سعادت علی خاں نے نہایت ہی کفایت شعاری سے کام لے کے اور تحصیل وصول میں بے انتہا مستعدی اور بیدار مغزی ظاہر کر کے بائیس تیئس کرور روپیہ جمع کیا۔ اور انگلستان میں برٹش گورنمنٹ سے مراسلت کر کے یہ طے کر لیا تھا کہ ہندوستان کی حکومت کا ٹھیکہ بعوض ایسٹ انڈیا کمپنی کے ان کو دیدیا جائے۔ اور معاہدے کی تکمیل ہونے ہی کو تھی کہ ان کے سالے نے کسی سازش میں شریک ہو کے زہر دے دیا اور وہی مثل پوری ہوئی ع واں قدح بشکست واں ساقی نماند

یہ اور اسی قسم کے بیسوں واقعات مشہور ہیں جن کا ثبوت سوائے افواہی روایتوں کے اور کچھ نہیں مل سکتا۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ سعادت علی خاں اس قدر حزرس اور منتظم واقع ہوئے تھے کہ ان کے سے حاکم نے قلمرو کا کوئی جز آسانی سے نہ دیا ہو گا۔ دوسرے ان کے طرز عمل اور ان کی پالیسی میں ایک ایسی مضطربانہ ہوشیاری اور پر اسرار بے قراری نظر آتی ہے کہ چاہے پتہ نہ چلے، مگر صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی بڑا کام کرنے والے تھے، اور ان کے تیور بہت ہی پر معنی تھے۔

یہ کاروائیاں دیکھ کے ذی ہوش اور منصف مزاج لوگ تو سعادت علی خاں کی لیاقت وخوش تدبیری کے قائل ہو گئے مگر عوام میں بے انتہا ناراضی پھیلی ایک طرف معافی داروں اور جاگیرداروں کا وہ گروہ شاکی تھا۔ جن کی جائیدادیں ضبط ہوئی تھیں۔ دوسری طرف وہ فضول اور از کار رفتہ ملازمین روتے پھرتے تھے جن کی جگہیں تخفیف میں آ گئی تھیں اسی قدر نہیں، ملک میں ایک بڑا اچھا گروہ ان لوگوں کا بھی تھا۔ جو وزیر علی خاں کے طرفدار تھے ان کو جائز سچا حق دار سلطنت خیال کر کے نواب سعادت علی خاں کو غاصب بتاتے تھے۔ غرض ملک میں ہزاروں دشمن تھے جن سے خطرہ تھا کہ نواب کی جان پر حملہ نہ کر بیٹھیں، رعایا کے علاوہ فوج بھی نئے نواب سے نہایت ہی ناراض تھی بے شمار فوج کا ٹڈی دل جو نواب شجاع الدولہ کے عہد میں تھا اس میں آصف الدولہ ہی کے زمانے سے سرکار انگریز بہادر کے مشورے سے تخفیف شروع ہو گئی تھی، مگر آصف الدولہ کی فیاضیوں نے بہلائے رکھا اور شکایت کی آواز زیادہ نہیں بلند ہونے پائی، سعادت علی خاں نے جب زیادہ تخفیف کی اور اس کے ساتھ جزرسی بھی اختیار کی تو ہر طرف ہائے ہائے پڑ گئی۔

نواب آصف الدولہ اگرچہ نہایت ہی مسرف تھے مگر ان کے لئے بھی صرف ایک سادہ پرانی قطع کا مکان یعنی پنچ محلا کافی تھا۔ حالانکہ انہیں عمارت کا بڑا شوق تھا، اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ بیس لاکھ روپے ایک امام باڑے اور مسجد کی تعمیر میں صرف کر دیئے۔ اور اس سے زیادہ رقم چوک، مختلف بازاروں، منڈیوں

پلوں اور سرایوں وغیرہ کی تعمیر میں خرچ کی۔ غرض پہلے تین تین فرماں رواؤں کا شوق تعمیر اگر قلعوں گڑھیوں کی تعمیر اور فوجی سامان کے فراہم کرنے میں پورا ہوتا تھا تو آصف الدولہ کا شوق دینداری کی عمارتوں با نفع رسانی خلق اللہ کے کاموں میں، اس کے ساتھ عمارت کا قدیم مذاق بھی اب تک نبھتا چلا جاتا تھا۔ آصف الدولہ کے امام باڑے تک کی عمارتیں قدیم مذاق تعمیر کا مکمل ترین نمونہ ہیں۔ دہلی و آگرے میں شاہجہاں بادشاہ کو اعلیٰ درجے کا سنگ مرمر اور سنگ سرخ قریب کی کانوں میں مل گیا تھا جس نے وہاں کی عمارتوں میں خاص قسم کی کفایت اور اعلیٰ درجے کی شان پیدا کر دی تھی۔ لکھنؤ میں پتھر کا ملنا غیر ممکن تھا اور آگرے اور جے پور سے لانا اس قدر دشوار تھا کہ کسی کو منگوانے کی جرات نہ ہو سکتی تھی۔ آصف الدولہ نے اینٹ اور چونے سے وہی کام لیا اور ویسی ہی شان داری دکھا دی۔

سعادت علی خاں نے پہلے کوٹھی فرحت بخش پچاس ہزار روپے پر جنرل مارٹن سے مول لی، اسی میں رہنا شروع کیا اور اس کے متصل اور کئی مکان بنوائے پھر وہاں قریب ہی صاحب رزیڈنٹ کی سکونت کے لئے بیلی گارد کی کوٹھی تعمیر کی جس کے کھنڈر ریزیڈنسی کے اندر پڑے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد اپنے دربار کے لئے انہوں نے لال بارہ دری تعمیر کرائی۔ جس میں اب کتب خانہ ہے اور ان دنوں "قصر السلطان" کے نام سے مشہور تھی اس کے علاوہ دریا پار انہوں نے دل آرام نام ایک نئی کوٹھی تعمیر کی اور اسی سلسلہ میں ایک بلند ٹیکرے پر جواب صدر یعنی لشکر گاہ لکھنؤ کے علاقہ میں واقع ہے ایک خوبصورت کوٹھی تعمیر کی اور "دلکشا" اس کا نام رکھا اسی طرح ایک اور کوٹھی تعمیر کی جس کا نام حیات بخش قرار دیا مگر وہ کوٹھی نواب سعادت علیخاں کے بعد فرماں روایان اودھ کے استعمال میں نہیں رہی۔

مذکور بالا کوٹھیوں کے علاوہ نواب ممدوح نے مشہور عمارتیں منور بخش اور خورشید منزل بھی تعمیر کرائیں اور چوپڑ کا اصطبل بھی انہیں کی یادگار ہے۔

نواب سعادت علیخاں نے لکھنؤ کے مغربی حصہ میں ایک بڑا گنج بنوایا اور اس کی آبادی اور رونق کے لئے اس قدر اہتمام کیا کہ اس کے واسطے خاص قوانین وضع کئے گئے اور تاجروں اور دوکان داروں کو خاص قسم کے حقوق عطا کئے گئے اس نے بڑی رونق پائی اور آج تک باوجودیکہ شہر کی آبادی سے فاصلہ پر اور بالکل الگ واقع ہوا ہے مختلف چیزوں کی سب سے بڑی منڈی ہے اور عالم نگر کا اسٹیشن صرف اسی وجہ سے روز بروز ترقی پاتا جاتا ہے۔

سعادت گنج کے علاوہ دوسرے بڑے بازار جو نواب ممدوح کے عہد میں قائم اور آباد ہوئے حسب ذیل ہیں۔
رکاب گنج غلہ وغیرہ کی ممتاز منڈی ہے جنگلی گنج، مقبول گنج، مولوی گنج، گولا گنج اور رستوگی محلہ، موتی محل میں جو اصلی اور پرانی عمارت ہے وہ بھی سعادت علیخاں ہی کی بنوائی ہوئی ہے۔ یہ عمارت موجودہ احاطہ موتی محل میں شمال کی طرف واقع ہے۔ اس میں نہایت ہی سفید گنبد تھا جس میں کاریگر نے موتی کی سی آب و تاب پیدا کر دی تھی۔

سعادت علی خاں اودھ کے تمام فرماں رواؤں سے زیادہ بیدار مغز اور مدبر اور اس کے ساتھ نہایت ہی کفایت شعار جزرس بلکہ بخیل خیال کئے جاتے ہیں۔ ملک کا انتظام انہوں نے غیر معمولی ہوشیاری اور خوبی و شائستگی سے کیا اور اس میں ذرا شک نہیں کہ اگر ان کو آخر عہد تک پورا اطمینان نصیب ہو جاتا تو تمام گزشتہ بدنظمیاں اور خرابیاں دور ہو جاتیں اور وہ ملک کی پوری پوری اصلاح کر جاتے لیکن خرابی یہ ہوئی کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے ساتھ ان کے تعلقات اچھے نہیں رہے یہاں تک کہ بعض اوقات ان کا دل تخت و تاج اور فرماں روائی و جہاں بانی سے کھٹا ہو گیا تھا۔ انہیں باتوں سے عاجز آ کے انھوں نے آدھے سے زیادہ ملک سرکار عظمت مدار برطانیہ کے سپرد کر دیا اور سمجھے کہ اب میں اپنے مقبوضہ علاقہ میں بے خرخشہ و بے تردد حکومت کر سکوں گا۔ مگر افسوس کہ اب بھی ان کو اطمینان اور چین

نہ نصیب ہوا - جو ملک ان کے قبضے میں چھوڑا
گیا تھا اس میں بھی جابجا انگریزی فوج کے
کیمپ قائم کئے گئے اور بڑی تعداد خاص
لکھنؤ اور اس کے حوالی میں مقیم ہوئی جس کی
سنبھال دشوار تھی اور اس کی تعداد کے زیادہ
ہونے سے سلطنت پر سخت بار پڑ گیا تھا اس کے
مقابل انھیں بہت سی فوج گھٹا دینی پڑی -
مگر باوجود ان افکار و تردادات کے انھوں
نے جو جو اصلاحیں کیں بہت کچھ قابل تعریف ہیں
مگر سب سے عجیب بات یہ ہے کہ بازاروں کی
ترقی اور تجارت کے فروغ کے ساتھ ان کے
دربار میں باکمالوں اور قابل قدر لوگوں کا اتنا بڑا
مجمع ہو گیا تھا کہ اس وقت ہندوستان کے اور
کسی دربار میں باکمالوں اور قابل قدر لوگوں کا
اتنا بڑا مجمع ہو گیا تھا کہ اس وقت ہندوستان
کے اور کسی دربار میں ایسے صاحبان کمال
نہ نظر آ سکتے ایسے لوگ اکثر اسی جگہ جمع ہوا
کرتے ہیں جہاں کے رئیس معمول سے زیادہ
فیاضی ظاہر کرتے ہوں - سعادت علی خاں جیسا کہ
ہم بیان کر چکے ہیں جزرس اور بخیل تھے مگر اس
بخل و کفایت شعاری کے ساتھ یہ صفت تھی
کہ ان کی ذاتی قابلیت دوسرے باکمالوں کی
لیاقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتی تھی -
اور اسی بات نے ان کے ہاتھوں سے لائق
لوگوں کی بڑی بڑی قدریں کرائیں اور لکھنؤ پہلے
سے زیادہ اہل کمال کا مرجع بن گیا جو قابل آدمی
جہاں ہوتا سعادت علی خاں کی قدر دانی کی
شہرت سنتے ہی اپنے وطن کو خیرباد کہہ کے
لکھنؤ کا رخ کرتا اور یہاں آ کے ایسا آرام
پاتا کہ پھر کبھی وطن کا نام نہ لیتا -
سنہ ۱۲۳۳ ہجری سنہ ۱۸۱۴ء میں نواب سعادت علیخاں
نے سفر آخرت اختیار کیا اور ان کے بیٹے
غازی الدین حیدر مسند حکومت پر رونق افروز
ہوئے - قیصر باغ کی مربع عمارت کے اندر
نواب سعادت علیخاں اور ان کی بی بی خورشید
زادی کے مقبرے ہیں ان دونوں مقبروں کی جگہ
ایک مکان تھا جس میں نواب غازی الدین حیدر
ایام ولیعہدی میں رہا کرتے تھے - باپ کی آنکھیں
بند ہوتے ہی جب وہ ایوان شہریاری میں گئے
تو کہا ---- میں نے والد کا گھر لیا تو ضرور ہے
کہ اپنا مکان انھیں رہنے کو دے دوں "
اس خیال کے مطابق مرحوم کو اپنے گھر میں دفن
کرایا اور یہ اپنا مکان منہدم کرا کے یہ مقبرے
تعمیر کرا دیئے -
اب غازی الدین حیدر کے عہد میں نہ باپ
کی سی بیدار مغزی اور دولت کی قدر تھی اور نہ
اگلے فرمانرواؤں کی سی فوجی سرگرمی -
موتی محل میں ہم کہہ آئے ہیں کہ شمالی جانب
سعادت علی خاں نے ایک کوٹھی تعمیر کرائی
تھی - غازی الدین حیدر نے اس احاطے میں
دو کوٹھیاں اور تعمیر کرائیں جن کے نام
مبارک منزل اور شاہ منزل قرار دئے گئے
شاہ منزل کے پاس ہی کشتیوں کا ایک پل
تھا اور مبارک منزل اس سے مشرق کی طرف
ہٹی ہوئی تھی - شاہ منزل کے محاذی دریا پار
رمنا تھا جو ہزاری باغ کے نام سے موسوم تھا
اور اس میں میلوں تک نزہت بخش سبزہ زار
چلا گیا - اس میں اکثر مست ہاتھی ،
گینڈے اور وحشی درندے لڑائے جاتے
اور بادشاہ اس پار شاہ منزل کے کوٹھے
پر جلوہ فرما ہو کے ان کی لڑائی کا تماشا
ملاحظہ فرماتے ، شیروں کی لڑائی بھی یہیں
ہوتی جس کے لئے مضبوط کٹہرے اور ایک عمدہ
سرکس بنا ہوا تھا - مگر چھوٹے غیر آزار اور بے زبان
جانور لڑائے جاتے - ان کی لڑائی خاص شاہ
منزل کے احاطے میں اسی پار ہوتی ہے -
یہ درندوں اور وحشی جانوروں کے لڑانے
کا شوق ہندوستان میں یہاں سے پہلے اور
کہیں نہیں سنا گیا -
غازی الدین حیدر نے اپنی ایک یورپین
بی بی کے لئے ولایتی محل بنوایا اور اس کا نام
ولایتی باغ قرار دیا - وہاں سے قریب ہی
قدم رسول کی عمارت تیار کرائی - غازی الدین
حیدر کی آرزو کے موافق دربار انگریزی
سے انہیں بادشاہی کا لقب عطا کیا گیا - اس
سے پیشتر فرمانروایان اودھ وزیر کے
رتبے کے سمجھے جاتے اور سوا نواب کے اور
کسی اعزازی لقب سے نہیں یاد کئے جاتے
تھے اس زمانے تک ہندوستان میں شہنشاہی
مغلیہ کی اتنی آن باقی تھی کہ اگرچہ ملک خود
مختار اور خودسر حکمرانوں میں نبٹ گیا تھا
اور شہنشاہ دہلی کے قبضے میں صرف دہلی
کے گرد و پیش کی زمین باقی رہ گئی تھی لیکن
اس بے بضاعتی پر بھی شہنشاہ جہاں پناہ
دہلی تھے - سریر آرایان دہلی کے سوا ہندوستان
میں کسی کو بادشاہ کہلانے کا حق تھا اور نہ
خطاب و عزت دینے کا ان کے اس

غرور کو توڑنے کے لئے ایسٹ انڈیا کمپنی نے غازی الدین حیدر کو جنہوں نے باپ کے اندوختے میں سے بہت سا روپیہ انگریزوں کو قرض دے دیا تھا شاہی کا خطاب دیا اور دربار اودھ نے اس عزت و سرفرازی کو نہایت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھا چنانچہ اس وقت سے حکمرانان اودھ جو ریزیڈنٹ کے ہاتھوں کے کھلونے تھے بادشاہ بن گئے اور آخری فرمانروا واجد علی شاہ کے مرنے تک ان کا سرمایۂ ناز ہے۔

غازی الدین حیدر نے اس خطاب شاہی کی یادگار میں دریا پار چھتر بھون کے سامنے ایک نیا بازار بسایا اور اس کا نام بادشاہ گنج رکھا۔ اسی زمانے میں حکیم مہدی نے مہدی گنج آباد کیا اور نائب السلطنت آغا میر کی شاہانہ عمارت کے دور تک پھیل جانے کی وجہ سے عین وسط شہر میں محلہ آغا میر کی ڈیوڑھی قائم ہوا اور اسی عہد میں آغا میر کی سرائے تعمیر ہوئی۔

بادشاہ کو اور ان سے زیادہ بادشاہ بیگم کو مذہبی معاملات میں بہت زیادہ انہماک تھا۔ صفویہ خاندان کے زمانے سے ایران کا مذہب شیعہ اثنا عشری تھا مگر ہندوستان کے عام مسلمان سنی تھے نواب برہان الملک چونکہ ولایت سے نئے آئے تھے اس لئے ان کا اور ان کے سارے خاندان کا مذہب شیعہ تھا بادشاہ اور ان کے خاص محل کے انہماک مذہبی کی وجہ سے شیعیت حکومت لکھنؤ کا ایک نمایاں عنصر ہو گئی۔

اس بادشاہ اودھ نے مذہبی ارادت و عقیدت سے دریا کنارے اور موتی محل کے متصل نجف اشرف یعنی روضۂ مطہرہ حضرت علیؑ کی نقل لکھنؤ میں بنوائی اور اس کی روشنی اور خدمت کے لئے بہت سا روپیہ سرکار انگریزی کے حوالہ کیا جس کی بدولت آج تک وہ بازونق اور خوب آباد ہے اور سنہ ۱۲۵۶ ہجری سنہ ۱۸۲۷ء میں جب ان کا انتقال ہوا تو اسی میں دفن ہوئے۔

سنہ ۱۲۵۶ ہجری سنہ ۱۸۲۷ء میں غازی الدین حیدر کے بیٹے نصیر الدین تخت پر بیٹھے محلہ ارادت نگر میں دریا پار انہوں نے ایک کربلا بنوائی ان کے زمانے میں نئے محلے گنیش گنج اور چاند گنج وہیں دریا پار آباد ہوئے۔

نصیر الدین حیدر کو نجوم سے عقیدت تھی جس نے علم ہیئت کی طرف توجہ دلائی۔ اور ارادہ کیا کہ اپنے شہر میں ایک اعلیٰ درجہ کی رصدگاہ قائم کریں چنانچہ اسی غرض کے لئے ایک کوٹھی نواب سعادت علی خاں کے مقبرے اور موتی محل کے درمیان میں تعمیر کرائی جو رصدگاہ ہونے کے باعث لکھنؤ میں تارے والی کوٹھی کے نام سے مشہور ہوئی اس میں بڑی بڑی دوربینیں اور اعلیٰ درجہ کے آلات رصد جمع کئے گئے۔

اسی زمانے میں روشن الدولہ نے جو وزیر سلطنت تھے اپنی خوبصورت اور شاندار کوٹھی تعمیر کرائی جس میں فی الحال ڈپٹی کمشنر بہادر اجلاس کرتے ہیں اس لئے کہ واجد علی شاہ نے اس کوٹھی کو قیصر باغ بنواتے وقت ضبط کر لیا تھا اور جب ملک انگریزوں کے قبضے میں آیا ہے یہ کوٹھی ایک سرکاری جائداد تھی۔

سنہ ۱۲۶۶ ہجری سنہ ۱۸۳۸ء کسی نے ان کو زہر دے کے ان کا قصہ تمام کر دیا۔

نصیر الدین حیدر لاولد مرے تھے۔ منا جان کو غازی الدین حیدر کی بیگم نے ہمیشہ اپنا پوتا اور سچا وارث سلطنت بنا کے پیش کیا۔ مگر غازی الدین حیدر اور نصیر الدین حیدر دونوں نے ان کے نسل شاہی ہونے سے انکار کیا تھا اسی بنا پر گورنمنٹ انگریزی نے نواب سعادت علی خاں مرحوم کے بیٹے نصیر الدولہ محمد علی خاں کی تخت نشینی کا پہلے سے بندوبست کر لیا تھا مگر بیگم صاحبہ نے نہ مانا منا جان کو لے کے لال بارہ دری یعنی تخت گاہ میں آ گئیں ریزیڈنٹ نے ہزار سمجھایا اور روکا مگر ایک نہ سنی اور زبردستی منا جان کو تخت پر بٹھا دیا جنہوں نے تخت پر قدم رکھتے ہی نذریں لیں اور اپنے دشمنوں سے فوراً بدلہ لینا بھی شروع کر دیا۔

صاحب ریزیڈنٹ اور ان کے اسسٹنٹ فوراً دربار میں پہنچے بادشاہ بیگم کو سمجھایا کہ منا جان وارث سلطنت نہیں ہو سکتے اور اس میں آپ کو ہرگز کامیابی نہ ہوگی پھر لاٹ صاحب کا تحریری فرمان دکھایا اور کہا بہتر یہی ہے کہ منا جان تخت کو خالی کر دیں اور نصیر الدولہ کی تخت نشینی عمل میں آ جائے۔ مگر کسی نے سماعت نہ کی بلکہ کسی نے اسسٹنٹ ریزیڈنٹ پر حملہ کیا جس سے ان کا چہرہ خون آلود ہو گیا ریزیڈنٹ نے منڈیاؤں سے انگریزی فوج پہلے ہی بلوائی تھی اور اس نے تخت گاہ کے سامنے

توپیں لگادی تھیں اور سپاہی صفیں باندھے کھڑے تھے۔ مجبوراً صاحب عالی شان نے گھڑی ہاتھ میں لی اور کہا کہ دس منٹ کی مہلت دی جاتی ہے اس زمانہ کے اندر اگر منا جان تخت سے نہ اتر گئے تو جبریہ کارروائی کی جائے گی اس کا بھی کسی نے خیال نہ کیا حالانکہ ریزیڈنٹ بار بار کہتے جاتے تھے کہ اب پانچ منٹ باقی ہیں۔ اب دو ہی منٹ رہ گئے۔ اور اب دیکھئے پورا ایک منٹ بھی نہیں۔

ان تنبیہوں کا کسی نے خیال نہ کیا اور یکایک توپوں نے گراب مارنا شروع کیں آناً فاناً میں تیس چالیس آدمی گر گئے درباری بدحواسی کے ساتھ گرتے پڑتے بھاگے۔ شیشہ آلات جھنا جھن ٹوٹ کے گرنے لگے۔ جب کئی وفادار بہادر جو سینہ سپر تھے مارے جا چکے تو منا جان نے بھی تخت سے گر کے بھاگنے کا قصد کیا مگر پکڑ لئے گئے۔ غرض بیگم صاحب اور انھیں دونوں کو انگریزوں نے گرفتار کر لیا ساتھ ہی نصیر الدولہ کی تخت نشینی عمل میں آئی جو محمد علی شاہ کے لقب سے بادشاہ اودھ قرار پائے اور منا جان اور ان کی دادی سخت حراست میں لکھنؤ سے کانپور اور کانپور سے قلعہ چنار گڑھ بھیج دیئے گئے اور دو ہزار چار سو روپے ماہوار ان کی تنخواہ لکھنؤ کے خزانے سے مقرر کر دی گئی۔

محمد علی شاہ کی عمر تخت نشینی کے وقت ترسٹھ برس کی تھی۔ بوڑھے تجربہ کار تھے زمانے کے سرد و گرم اور دربار کی طفلانہ مزاجیاں دیکھتے رہے تھے سب سے بڑی بات یہ تھی کہ نواب سعادت علی خاں کے بیٹے تھے اور ان کی آنکھیں دیکھے ہوئے تھے۔ انھوں نے بہت سنبھل کے کام کیا۔ کفایت شعاری کے اصول جاری کئے اور جہاں تک بنا انتظام کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ مگر عمر زیادہ آچکی تھی اور قویٰ جواب دیتے جاتے تھے تخت پر بیٹھتے ہی انھوں نے حکیم مہدی کو فرخ آباد سے بلوایا خلعت وزارت دیا مگر چند ہی روز بعد وہ مر گئے انھیں ظہیر الدولہ کو خلعت وزارت عطا ہوا وہ تین مہینے بعد وہ بھی دنیا سے رخصت ہوئے اور منور الدولہ وزیر قرار پائے جنھوں نے دو چار مہینے کے بعد ہی استعفا دے دیا اور کربلائے معلیٰ چلے گئے۔ پھر اشرف الدولہ محمد ابراہیم خاں وزیر قرار پائے جو اوروں کے دیکھتے ذی ہوش اور متین تھے۔

محمد علی شاہ کی تخت نشینی پر گورنمنٹ انگریزی اور سلطنت اودھ میں ایک نیا معاہدہ ہوا جس کی رو سے سرکار انگریزی نے جو فوج اودھ کی نگرانی کے لئے رکھی تھی اس میں معتد بہ اضافہ ہوا اور ایسٹ انڈیا کمپنی کی گورنمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہوا کہ ساری قلمرو اودھ یا اس کے جس علاقے میں بدنظمی دیکھے اسے جب تک چاہے اپنے زیر انتظام رکھے بادشاہ نے ناگواری کے ساتھ اس عہد نامے پر دستخط کئے اور جہاں تک بنا ملک کی اصلاح کرنے لگے۔

تخت نشینی کے دوسرے ہی برس انھوں نے اپنا مشہور امام باڑہ حسین آباد اور اس کے قریب ایک عالی شان مسجد تعمیر کرانا شروع کی جس کی بابت یہ اہتمام کیا گیا کہ دہلی کی جامع مسجد سے رونق اور وسعت میں بڑھ جائے۔

ان دنوں لکھنؤ کی آبادی و رونق اس قدر ترقی کر گئی تھی اور اس کثرت سے آدمی اس کے سواد میں آباد تھے کہ اس کو ہندوستان کا بابل کہنا بے جا نہ تھا واقعی یہ شہر ہر حیثیت سے اس عہد کا زندہ بابل تھا۔

اس شباہت کو شاید انگریزوں یا کسی اور درباری سے سن کے محمد علی شاہ نے ارادہ کیا کہ لکھنؤ کو پورا پورا بابل بنا دیں اور اپنی ایک ایسی یادگار قائم کر دیں جو ان کے نام کو تمام شاہان اودھ سے زیادہ بلندی پر دکھائے انھوں نے بابل کے مینار یا وہاں کے ہوائی باغ کی طرح کی ایک عمارت حسین آباد سے قریب اور موجودہ گھنٹہ گھر کے پاس تعمیر کرانا شروع کی جس میں محرابوں کے مدور حلقے پر دوسرا حلقہ اور دوسرے حلقے پر تیسرا حلقہ غرض یوں ہی تلے اوپر قائم ہوتے چلے جاتے تھے ارادہ تھا کہ یوہیں سات منزلوں تک بلند کر کے ایک اتنا بڑا اور اونچا برج بنا دیا جائے جو دنیا بھر میں لاجواب ہو اور اس کے اوپر سے سارے لکھنؤ اور اس کے گرد کی فضا نظر آئے۔ یہ عمارت اگر پوری بن جاتی تو یقیناً لاجواب اور عجیب و غریب ہوتی اس کا نام "ست کھنڈا" قرار دیا گیا تھا اور بڑے اہتمام سے بن رہی تھی۔ مگر پانچ ہی منزلیں بننے پائی تھیں کہ محمد علی شاہ نے سنہ ۱۲۷۱ محمدی سنہ ۱۸۴۲ء میں سفر آخرت کیا۔

محمد علی شاہ نے اپنے مختصر زمانے میں بغیر اس کے کہ اندرونی جھگڑے پیدا ہوں یا ملک میں بدنظمی کی فریاد بلند ہو۔ لکھنؤ کو نہایت ہی خوبصورت شہر بنا دیا۔ حسین آباد کے پھاٹک سے رومی دروازے تک دریا کے کنارے کنارے ایک سڑک نکالی جو چوک کہلاتی تھی اس سڑک پر باوجود دو طرفہ عالیشان مکانوں کے ایک طرف رومی دروازہ، آصف الدولہ کا امام باڑہ اور اس کی مسجد تھی دوسری طرف ست کھنڈا اور حسین آباد کا پھاٹک تھا اس میں امام باڑے کی مختلف سربفلک عمارتیں تھیں اور ان کے پہلو میں جامع مسجد واقع تھی ان سب عمارتوں نے مل کے دو طرفہ جانب ایک ایسا خوشنما اور نظر فریب منظر پیدا کر دیا تھا جو دنیا کے تمام مشہور و خوش سواد مناظر پر چشمک زنی کرتا تھا اور اب بھی گو کہ درمیان میں باشندگان شہر کے جتنے مکانات واقع تھے سب کھد گئے مگر دنیا کا ایک بہترین منظر تصور کیا جاتا ہے۔

محمد علی شاہ کے بعد امجد علی شاہ اورنگ آرائے سریر شہریاری ہوئے۔ محمد علی شاہ نے کوشش کی تھی کہ ولی عہد سلطنت کی تعلیم اعلیٰ درجہ کی ہو۔ چنانچہ انھیں علماء و فضلاء کی صحبت میں رکھا نتیجہ یہ ہوا کہ امجد علی شاہ بجائے اس کے کہ تعلیم میں کوئی نمایاں ترقی کریں اخلاق و عادات کے لحاظ سے ایک ثقہ مولوی بن گئے۔ امجد علی شاہ کیلئے تقویٰ، طہارت کا خیال مرض بن گیا تھا۔ انہیں اپنے خیال کی پابندی شرع سے اتنی فرصت ہی نہ ملتی تھی کہ نظم و نسق مملکت کی طرف توجہ کریں لیکن اس پر بھی انھوں نے محلہ حضرت گنج آباد کیا جو آج لکھنؤ میں تمام محلوں سے زیادہ صاف ستھرا، خوب آباد، نہایت خوبصورت دولتمند تاجروں کا اعلیٰ ترین بازار ہے اور سول لائن کا سب سے بارونق حصہ ہے انھوں نے لکھنؤ سے کانپور تک براہ راست ایک پختہ سڑک بنوائی ان کے عہد میں سب سے بڑا کام یہ ہوا کہ لوہے کے پل کی عمارت تیار ہو گئی اس پل کی تعمیر کا واقعہ یہ ہے کہ اس کے اجزا اور پرزے غازی الدین حیدر نے انگلستان سے منگوائے تھے۔ مگر وہ پرزے جب تک لکھنؤ میں پہنچیں بادشاہ وہ گرائے عالم جاوداں ہو چکے تھے۔ نصیر الدین حیدر کے عہد میں جب وہ پرزے ولایت سے آئے تو انھوں نے دربار کے انجینئر مسٹر سنکلر کو ان پرزوں کو جوڑنے اور پل بنا کے کھڑا کر دینے کا ٹھیکہ دیا اور حکم دیا کہ وہ پرزے ریذیڈنسی کے سامنے پار دریا کے کنارے ڈال دیئے جائیں جس مقام پر پل کے یہ آہنی پرزے ڈالے گئے تھے اس جگہ کا پتہ دینے کے لیے آج دہرا یک گھاٹ اور شوالا قائم ہے۔ مسٹر سنکلر نے دریا کے اندر ستون قائم کرنے کے لیئے گہرے کنوئیں کھدوائے اور ستونوں کی جڑائی کر لائے مگر اس کے بعد ان سے کچھ کرتے دھرتے نہ بنی اور پل کی تکمیل میں ناکامی ہوئی۔

محمد علی شاہ کے زمانے میں یہ پل ناکام پڑا رہا۔ مگر امجد علی شاہ نے اپنے عہد میں اس کی جانب توجہ کی اور پل بن کے تیار ہو گیا لیکن جو لوہے کا پل آج کل قائم ہے، وہ امجد علی شاہ کے زمانے کا نہیں ہے وہ ایک ہینگنگ بریج یعنی لٹکنے والا پل تھا۔ جس کا سارا بار چار بلند اور زبردست آہنی کھمبوں پر لٹک رہا تھا۔ انگریزی زمانے میں جب اس کے پرزے زنگ آلود ہو کے کمزور ہوئے اور اس پر آمد و رفت میں خطرہ نظر آیا تو اس کو منہدم کرا کے اس کی جگہ دوسرا آہنی پل قائم کیا گیا اور وہی پل اس وقت موجود ہے۔

امجد علی شاہ کے زمانے میں ان کے وزیر امین الدولہ نے امین آباد آباد کیا جس کی آبادی و رونق آج کل روز افزوں ترقی کر رہی ہے امجد علی شاہ نے اپنے زمانے میں اگرچہ کچھ نہیں کیا اور نہ اپنے شوق سے کوئی عمارت بنوائی جو آج کل ان کی یادگار ہو مگر شاید اپنے اتقاد پرہیزگاری کے صلے میں یہ قدرتی ناموری حاصل ہو گئی کہ لکھنؤ کے آج کل کے وہ سب سے زیادہ مشہور سب سے زیادہ آباد سب سے زیادہ بارونق اور سب سے زیادہ دولتمند محلے امین آباد اور حضرت گنج انھیں کے عہد کی یادگار رہیں۔

آخر زمانے میں ان کے دور کا ورق بھی الٹا اور ۱۲۶۳ھ (۱۸۴۸ء) میں جب کہ عمر اڑتالیس برس سے کچھ ہی دن زیادہ تھی مرض سرطان میں مبتلا ہو کے دنیا سے رخصت ہو گئے اور اپنے آباد کیے ہوئے محلے حضرت گنج میں ہنڈ دخال رسالدار

کی چھاؤنی کے اندر دفن ہوئے ان کا امامباڑہ جس میں وہ مدفون ہیں حضرت گنج کے مغربی حصے میں لب سڑک موجود ہے جس کی عمارت ان کی وفات کے بعد واجد علی شاہ نے دس لاکھ روپیہ صرف کرکے بنوائی تھی یہ امامباڑہ حسین آباد کی ناقص نقل ہے اور اگر حسین آباد کی طرح اس میں بھی روشنی ہوتی تو محرم میں مشرقی حصہ عالم نور بن جایا کرتا اگرچہ اس کے لئے وثیقہ ہے سامعین ہیں لیکن اس کی آمدنی کم نہیں ہے احاطے کی عمارت کے بیرونی عمارتوں میں بیرونی رخ کی دکانیں ہیں۔ بہت سے اچھے اچھے تاجروں کی دکانیں ہیں اور اندرونی عمارتوں میں بہت سے یدر بین وغیرہ رہتے ہیں جن سے کرایہ کی متعدد رقم وصول ہوتی ہے مگر کرایہ وصول کرنے والوں کا یہ بھی احسان ہے جو محرم میں خاص قبر اور امامباڑے میں چند چراغ روشن کرا دیتے ہیں۔

اب امجد علی شاہ کے بڑے بیٹے واجد علیشاہ تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئے — ان کا زمانہ اس مشرقی دربار کی تاریخ کا آخری ورق اور راسی مرثیہ پاستاں کا آخری بند ہے چونکہ انتزاع سلطنت انھیں کے عہد میں ہوا اس لئے تمام اہل الرائے کے ہدف سہام اور نشانہ ملامت وہی بن گئے اور قریب قریب تسلیم کرلیا گیا کہ زوال سلطنت کا باعث وہ تھے لیکن جس زمانے میں ان کی سلطنت کا خاتمہ ہوا ہے ان دنوں ہندوستان کی دلیسی قوتیں ٹوٹ رہی تھیں اور ہر طرح کی قدیم حکومتیں دنیا سے مٹتی جاتی تھیں۔ پنجاب میں سکھوں کا اور دکن میں مرہٹوں کا دفتر کیوں الٹا جو بہادر اور زبردست اور ہوشیار مانے جاتے ہیں۔

دہلی میں مغل شہنشاہی کا اور بنگالہ میں نواب ناظم بنگالہ کا استیصال کیوں ہوا؟ حالانکہ ان میں اتنی طفلانہ مزاجی نہ تھی جتنی کہ لکھنؤ کے اورنگ آرائے سلطنت میں بتائی جاتی ہے مذکورہ چاروں درباروں میں کوئی واجد علی شاہ نہ تھا۔ حالانکہ ان کی تباہی لکھنؤ سے کم نہ تھی۔

واجد علی شاہ کی سلطنت کا آغاز تو اس عنوان سے ہوا کہ نوجوان بانکے بادشاہ کو عدالت گستری اور اصلاح فوج کی طرف غیر معمولی توجہ تھی۔ سواری میں آگے آگے دو نقرئی صندوق چلتے۔ جس کسی کو کچھ شکایت ہوتی، عرضی کو لکھ کے ان میں ڈال دیتا، کنجی خود بادشاہ کے پاس رہتی محل میں پہونچ کے حضور ان عرضیوں کو نکالتے اور اپنے ہاتھ سے احکام تحریر فرماتے اس طرح کئی نئے رسالے اور کئی پلٹنیں بھرتی ہوئیں رسالوں کے نام بادشاہ نے اپنی منشیانہ طباعی سے بانکا ترچھا، گھنگھور رکھے اور پلٹنوں کے نام اختری، نادری رکھے گئے۔ خود بدولت بہ نفس نفیس، گھوڑے پر سوار ہوکے جاتے۔ اور گھنٹوں دھوپ میں کھڑے ہوکے ان کی قواعد اور فنون جنگ میں ان کی مشاقی دیکھتے اور خوش ہوکے باکمال سپاہیوں کو انعام و اکرام سے سرفراز فرماتے۔ فوجی قواعد کیلئے خود ہی فارسی اصطلاحات اور کلمات مقرر کئے "راست رو پس بیا، دست چپ بگرد"، چند بانکی جوان حسین عورتوں کی ایک چھوٹی زنانی فوج مرتب کی گئی اور ان کو بھی انھیں اصطلاحوں میں قواعد سکھائی گئیں۔

لکھنؤ میں ان دنوں شاعری کا چرچا حد سے زیادہ بڑھا ہوا تھا۔ اگلے لکھنؤ میں اتنے شاعر موجود تھے کہ اگر سارے ہندوستان کے شعراء جمع کئے جاتے تو ان کی تعداد لکھنؤ کے شاعروں سے نہ بڑھ سکتی۔ میر اور سودا کی پرانی شاعری تقویم پارینہ ہوچکی تھی۔ اب ناسخ کی زبان اور آتش کے خیالات دماغوں میں بسے ہوئے تھے۔ جن میں رند و صبا کے رندانہ کلام اور نواب مرزا شوق کی مثنویوں نے شہوت پرستیوں کی روح پھونک دی تھی۔

چونکہ عمارت کا شوق بے حد تھا اس لئے تخت نشین ہوتے ہی قیصر باغ کی عمارت بنوانا شروع کردی جو چاہے آصف الدولہ کی عمارتوں کی طرح مضبوط نہ ہو۔ مگر خوبصورتی اور شان داری میں لاجواب ہے اس میں بہت خوش نما اور باشان و شوکت دومنزلی عمارتوں کا ایک مربع مستطیل [illegible] دور تک چلا گیا تھا جس کا رخ دریا کی جانب تھا غدر کے بعد کھود ڈالا گیا اور تین ضلعے ابھی تک قائم ہیں جن کو مختلف قطعات پر بانٹ کے گورنمنٹ نے تعلقداران اودھ

کے حوالہ کر دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ ان میں رہیں اور ان کو اسی وضع میں قائم و برقرار رکھیں لکھنؤ میں کمال بے فکری کے ساتھ رنگ رلیاں منائی جا رہی تھیں کہ گورنمنٹ برطانیہ کو رزیڈنٹوں نے یہاں کے حالات سے آگاہ کیا اور وہاں کے بورڈ نے یہ فیصلہ کر دیا کہ ملک اودھ قلمرو برطانیہ میں شامل کر لیا جائے۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے انگریزی فوج لکھنؤ میں آئی اور یکایک خلاف توقع بادشاہ کو حکم سنایا گیا کہ:—

آپ کا ملک انگریزی ممالک محروسہ میں شامل کر لیا گیا ہے آپ کے لئے بارہ لاکھ روپیہ سالانہ اور آپ کے جلوس لشکر کے لئے تین لاکھ روپیہ ماہوار جو آپ کی اور وابستگان دامن کی ضرورتوں کے لئے بخوبی کافی ہے مقرر کی گئی۔ اور آپ کو اجازت ہے کہ شہر کے اندر آرام سے بے فکرے بن کے بیٹھئے اور رعایا کی فکروں سے آزاد ہو کے بے غل و غش رنگ رلیاں منائیے۔

یہ احکام سنتے ہی شہر میں سناٹا ہو گیا خود بادشاہ نے بہت کچھ عذر خواہی کی۔ بادشاہ کی ماں اور محل خاص نے حق وکالت ادا کیا مگر گورنر جنرل بہادر کے حکم میں ردّ و بدل کرنا صاحب رزیڈنٹ کے اقتدار سے باہر تھا ایسٹ انڈیا کمپنی کی گورنمنٹ نے بغیر کسی زحمت و مزاحمت کے ملک اودھ پر قبضہ کر لیا اور بادشاہ مع اپنی والدہ ولی عہد، خاص خاص محلات اور جاں نثار رفقا کے کلکتہ روانہ ہوئے کہ انگلستان جا کے اپیل کریں اور اپنی بیگناہی ثابت کر کے انتزاع سلطنت کے حکم کو منسوخ کرائیں۔

واجد علی شاہ کی یہ بڑی خوش نصیبی تھی کہ تاج و تخت سے جدا ہوتے ہی آخر ۱۲۸۵ھ ۱۸۵۶ء میں لکھنؤ چھوڑ کے کلکتہ کی طرف روانہ ہو گئے تاکہ اپنے معاملے میں باضابطہ پیروی کریں اور گورنر جنرل ہند کے دربار سے کامیابی نہ ہو تو لندن پہنچ کے مقدمہ کو پارلیمنٹ اور ملکۂ انگلستان کے سامنے پیش کر دیں۔ چنانچہ جب کلکتے میں کام نہ نکلا تو انگلستان کا قصد کیا مگر اطباء نے بحری سفر کو بادشاہ کیلئے مضر تصور کیا۔ اور مشیروں نے روکا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خود بادشاہ تو کلکتے ہی میں ٹھہر گئے مگر اپنی ماں اور بھائی کے ساتھ ولی عہد کو انگلستان روانہ کیا۔ بادشاہ کو سرکار انگریزی کی مجوزہ تنخواہ لینے سے انکار تھا اور اڑے ہوئے تھے کہ ہم تو اپنا تاج و تخت ہی لیں گے جو بے قصور چھینا گیا ہے۔

بادشاہ کلکتے میں تھا ان کا خاندان لندن میں تھا اور معاملہ زیر غور تھا کہ یکایک کارتوسوں کے جھگڑوں اور گورنمنٹ کی غلطی نے ۱۲۸۶ھ محمدی ۱۸۵۷ء میں غدر پیدا کر دیا اور میرٹھ سے بنگالے تک ایسی آگ لگی کہ اپنے پرائے سب کے گھر جل اٹھے اور ایسا فتنۂ عظیم پیدا ہوا کہ ہندوستان میں برٹش گورنمنٹ کی بنیاد ہی متزلزل نظر آتی تھی جس طرح میرٹھ وغیرہ کے باغی ہر طرف سے سمٹ کے دہلی میں جمع ہوئے تھے اور ظفر شاہ کو ہندوستان کا شہنشاہ بنایا تھا۔

ویسے ہی الہ آباد و فیض آباد کے باغی بھی ۱۸۵۷ء میں جوش و خروش کے ساتھ لکھنؤ پہونچے ان کے آتے ہی یہاں کے بھی بہت سے بے فکرے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور شاہی خاندان اودھ کا اور کوئی رکن نہ ملا تو واجد علی شاہ کے ایک دس برس کے نابالغ بچے مرزا برجیس قدر کو تخت پر بٹھا دیا اور ان کی ماں نواب حضرت محل سلطنت کی مختار کل بنیں۔ تھوڑی سی انگریزی فوج جو یہاں موجود تھی اور اس کے ساتھ یہاں کے تمام یوروپین عہدہ داران مملکت جو باغیوں کے ہاتھوں سے جانبر ہو سکے بیلی گارد میں قلعہ بند ہو گئے جس کے گرد باغیوں کے پہنچنے سے پہلے ہی دمدمے بنا لئے گئے تھے اور حفاظت و رسد کا کافی بندوبست کر لیا گیا تھا۔ غنیمت ہوا یا یہ کہیئے کہ قسمت اچھی تھی کہ واجد علی شاہ لکھنؤ سے جا چکے تھے ورنہ وہی خواہ مخواہ بادشاہ بنائے جاتے ان کا حشر ظفر شاہ سے بھی بدتر ہوتا اور اودھ کے پریشان بختوں کو ذرا ٹینے کے لئے مٹیا برج کے دربار کا جو ایک دعائی سہارا مل گیا تھا یہ بھی نصیب نہ ہوتا۔

اب لکھنؤ میں انگریزوں کی باغی فوج کے علاوہ اودھ کے اکثر زمیندار و تعلقدار اور عہد شاہی کے برطرف شدہ سپاہی کثرت سے جمع تھے اور ان میں شہر کے بہت سے اوباشوں اور ہر طبقے کے لوگوں کا طوفان بے تمیزی بھی شریک ہو گیا تھا معلوم ہوتا تھا کہ تھوڑے سے انگریزوں پر ایک خدائی کا زغہ ہے مگر فرق یہ تھا کہ محاصرہ کرنے والوں میں سوا اوباش اہل شہر اور بے اصول خودسر مدعیان شجاعت کے ایک ایسا شخص نہ

تھا جو اصول جنگ سے واقف ہو اور تمام منتشر قوتوں کو یکجا کر کے ایک باضابطہ فوج بنا سکے بخلاف اس کے انگریز اپنی جان پر کھیل کے اپنی حفاظت کرتے۔ سر ہتھیلی پر رکھے حملہ آوروں کو روکتے تھے اور جدید اصول جنگ سے بخوبی واقف تھے۔

اب لکھنؤ میں برجیس قدر کا زمانہ اور حضرت محل کی حکومت تھی۔ برجیس قدر کے نام کا سکہ جاری ہوا۔ عہدہ داران سلطنت مقرر ہوئے۔ ملک سے تحصیل وصول ہونے لگی اور صرف تفنن طبع کے طور پر محاصرے کی کارروائی بھی جاری تھی لوگ حضرت محل کی مستعدی و نیک نفسی کی تعریف کرتے ہیں وہ سپاہیوں کی نہایت قدر کرتیں اور ان کے کام اور حوصلے سے زیادہ انعام دیتی تھیں مگر اس کا کیا علاج کہ یہ ممکن نہ تھا کہ وہ خود پردے سے نکل کر فوج کی سپہ سالاری کرتیں۔ مشیر اچھے نہ تھے۔ اور سپاہی کام کے نہ تھے۔ ہر شخص غرض کا بندہ تھا اور کوئی کسی کا کہنا نہ مانتا تھا۔ انگریزی فوج کے باغی اس غرور میں تھے کہ یہ نقطہ ہمارے دم کا ظہور ہے اصلی حاکم ہم ہی ہیں اور جس کے سر پر جوتا رکھ دیں وہی بادشاہ ہو جائے۔ احمد اللہ نام کے ایک شاہ صاحب جو فیض آباد کے باغیوں کے ساتھ آئے تھے اور کئی معرکوں میں لڑ چکے تھے وہ الگ اپنا رعب جما رہے تھے بلکہ خود اپنی حکومت قائم کرنا چاہتے تھے۔ برجیس قدر کے مقابل لکھنؤ میں ہی ان کا دربار الگ قائم تھا اور دونوں درباروں میں چشمک

اختلاف نمایاں ہونے لگا۔ غرض بادشاہ اور شاہ صاحب میں رقابت بڑھتی گئی آخر اسی سال نومبر تک پہنچنے میں برجیس قدر کی تخت نشینی کو چھ ہی سات مہینے ہوئے تھے کہ انگریزی فوج لکھنؤ پر تسلط حاصل کرنے کے لئے آ گئی جس کے ساتھ پنجاب کے سکھ اور نیپال کے پہاڑی بھی تھے اور کہا جاتا ہے کہ انہی لوگوں نے زیادہ مظالم کئے۔ دو ہی تین دن کی گولہ باری میں نئی سلطنت کا جو نقش قائم ہوا تھا مکڑی کے جالے کی طرح ٹوٹ کے رہ گیا ہزارہا مفرورین کے ساتھ حضرت محل اور برجیس قدر نیپال کی طرف بھاگ گئے۔

ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ اسی سلسلہ واقعات میں ہم واجد علی شاہ کی باقیماندہ زندگی اور ان کے قیام کلکتہ کے حالات بھی اپنے ناظرین کے سامنے پیش کر دیں۔

ابتدا میں مٹیا برج میں بھی بادشاہ کی زندگی نہایت کبیدہ دلی اور ہوشیاری کی تھی یہ حالت دیکھ کے گرد و پیش کے لوگوں نے چند آلات موسیقی فراہم کر دیئے۔ سرود لبستاں یاد دہانیدن کا پورا پورا مضمون صادق آ گیا اور ارباب نشاط کا گروہ وہاں بھی جمع ہونے لگا۔ ہندوستان کے اچھے اچھے گویے آ کر ملازم ہوئے اور مٹیا برج میں موسیقی دانوں کا ایسا مجمع ہو گیا تھا کہ اور کسی جگہ نہ تھا۔ موسیقی کے سوا اور تمام خبیثوں سے بادشاہ بڑے متقی پرہیزگار اور پابند شرع تھے۔ نماز کبھی قضا نہ ہوتی تھی برابر روزے رکھتے تھے۔ افیون، شراب،

فلک سیرہ یا اور کسی قسم کے نشے سے زندگی بھر احتراز رہا۔ اور محرم کی عزاداری نہایت ہی خلوص و عقیدت سے بجا لاتے تھے۔

لکھنؤ میں تو بادشاہ نے صرف قیصر باغ اور اس کے پاس کی چند عمارتیں یا اپنے ابا مرحوم کا امام باڑہ اور مقبرہ ہی تعمیر کیا تھا مگر مٹیا برج میں نفیس اور اعلیٰ عمارتوں کا ایک خوبصورت شہر بسا دیا تھا۔ دریا کے اس پار مٹیا برج کے عین مقابل کلکتہ کا مشہور بوٹانیکل گارڈن ہے مگر وہ مٹیا برج کی دنیوی جنت اور اس کے دلکش عجائبات کے سامنے ماند پڑ گیا تھا۔ ان تمام عمارتوں، چمنوں، کنجوں اور وسیع و نزہت بخش مرغزاروں کے گرد بلند دیواروں کا احاطہ تھا اگرچہ نیسلی کے تمام ہمراہ عام کے کنارے تقریباً ایک میل تک شاندار دکانیں تھیں۔ خاص سلطان خانے کے پھاٹک پر نہایت ہی عالیشان نوبت خانہ تھا۔ نقارچی نوبت بجاتے اور پہروں اور گھڑیوں ہی کے حساب سے شب و روز گھڑیال بجایا کرتا۔

دنیا میں عمارت کے شوقین ہزاروں بادشاہ گزرے ہیں مگر غالباً اپنی دولت سے کسی تاجدار نے اتنی عمارتیں اور اتنے باغ نہ بنوائے ہوں گے جتنے کہ واجد علی شاہ نے اپنی ناکام زندگی اور برائے نام شاہی کے مختصر زمانے میں بنوائے۔ شاہجہاں کے بعد اس بارہ خاص میں اگر کسی کا نام لیا جا سکتا ہے تو اسی ستم زدہ شاہ اودھ کا نام ہے۔

عمارت کے علاوہ بادشاہ کو جانوروں کا شوق تھا اور اس شوق کو بھی انہوں نے

اس درجے تک پہونچا دیا کہ دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے اور شاید کوئی شخص کوشش آج تک اس کے نصف درجے کو بھی نہ پہنچ سکتی ہوتی حقیقت حال یہ ہے کہ بادشاہ کے قیام سے کلکتے کے پڑوس میں ایک دوسرا لکھنؤ آباد ہو گیا تھا۔ اصلی لکھنؤ مٹ گیا تھا اور اس کی منتخب صحبت مٹیا برج میں پہونچ گئی ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ان دنوں لکھنؤ، لکھنؤ نہیں رہا تھا۔ مٹیا برج لکھنؤ تھا، یہی چہل پہل تھی، یہی زبان تھی، یہی شاعری تھی، یہی صحبتیں اور بذلہ سنجیاں تھیں یہیں کے علماء و اتقیا تھے، یہیں کے امراء و روسا تھے، اور یہیں کے عوام تھے۔ کسی کو نظر ہی نہ آتا کہ ہم بنگالہ میں ہیں یہی پتنگ بازیاں تھیں، یہی مرغ بازیاں تھیں، یہی بٹیر بازیاں تھیں، یہی افیونی تھے یہی داستان گوئی تھی، یہی تعزیہ داری تھی یہی مرثیہ خوانی و نوحہ خوانی تھی، یہی امامباڑے تھے، اور یہی کربلا تھی۔

بلکہ جس جلوس اور شان و شوکت سے بادشاہ کی ضریح اٹھتی تھی، لکھنؤ میں عہد شاہی میں شاید اٹھ سکی ہو۔ غدر کے بعد تو کبھی کوئی تعزیہ نہ اٹھ سکا۔

کلکتے کی ہزارہا خلقت اور انگریز تک زیارت کو مٹیا برج میں آجاتے تھے بادشاہ اگرچہ شیعہ تھے مگر مزاج میں مطلق تعصب نہ تھا ان کا پرانا مقولہ تھا کہ "میری دونوں آنکھوں میں سے ایک شیعہ ہے ایک سنی ہے" ایک بار دو شخصوں میں مذہبی اختلاف پر مار پیٹ ہو گئی بادشاہ نے دونوں کی معزولی کا حکم دیا بلکہ اپنے وہاں ممنوع الملازمت کر دیا اور فرمایا: ایسے لوگوں کا میرے یہاں گذر نہیں ہو سکتا۔

آخر میں بادشاہ کی ایک کتاب میں بعض ایسے ناگوار الفاظ چھپ گئے تھے جن پر کلکتے کے سنیوں میں بڑی شورش ہوئی۔ مگر اس سے لوگ واقف نہیں ہیں کہ وہ الفاظ اصل کتاب میں نہیں بلکہ دوسروں کی تاریخ یا تقریظ میں تھے۔ اور بادشاہ کو جیسے ہی اطلاع ہوئی بغیر کسی تحریک کے معافی مانگنے کو تیار ہو گئے۔ بے تعصبی کا اس سے زیادہ ثبوت کیا ہوگا۔ کہ سارا انتظامی کاروبار سنیوں ہی کے ہاتھ میں تھا۔ وزیر اعظم منشرم الدولہ بہادر سنی تھے۔ منشی السلطان جو ایک زمانے میں سب سے زیادہ مقرب اور سارے جانور خانے، کل اہل قلم اور کئی محکموں کے افسر اعلیٰ سنی تھے۔ منشی امانت الدولہ بہادر جن کے ہاتھ سے کل ملازموں حتیٰ کہ محلوں اور شہزادوں تک کو تنخواہ ملتی تھی سنی تھے۔ عطا رزیڈ الدولہ اور داروغہ مقبر علی خاں جو آخر میں سب سے بڑے عہدہ دار اور کل کاروبار کے مالک تھے، دونوں سنی تھے۔ اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ امام باڑہ سبطین آباد کا اور محل کے خاص امام باڑے بیت البکا کا انتظام اور مجلسوں اور مذہبی تقریبوں کے بجالانے کا انصرام بھی سنیوں ہی کے ہاتھ میں تھا وہاں کبھی کسی نے اس کو محسوس ہی نہیں کیا کہ کون سنی ہے اور کون شیعہ ہے اس دربار کے فرماں رواؤں کی تاریخ میں سے اب صرف اس قدر بتانا باقی ہے کہ مرزا برجیس قدر بہادر لکھنؤ سے بھاگے تو سرحد نیپال پر دم لیا ہمراہ رکاب تقریباً ایک لاکھ کا مجمع تھا ان لوگوں نے ارادہ کیا کہ ہم ہمالیہ کی گھاٹیوں میں پناہ گزین ہو جائیں اور جب موقع ملے نکل کے انگریزوں پر حملہ کریں۔ فتح ہو تو اپنے وطن پہنچیں شکست ہو تو پھر بھاگ کے پہاڑوں میں ہو رہیں۔ مگر یہ نبھنے والی صورت نہ تھی ریاست نیپال نہ اتنے آدمیوں کو اپنے وہاں پناہ دے سکتی تھی اور نہ ان کے لئے انگریزوں سے لڑ سکتی تھی۔ اس میں اتنی قوت نہ تھی کہ انگریزوں کا مقابلہ کرتی لہٰذا حکومت نیپال نے صرف برجیس قدر اور ان کی ماں کو تو پناہ دے دی مگر ان کے ہمراہی طوفان بے تمیزی کو قطعی حکم دے دیا کہ فوراً واپس جائیں اور نہ جائیں تو مار کے نکال دیئے جائیں نیپال کی قلمرو فوراً ان سے خالی کرالی جائے نتیجہ یہ ہوا کہ سب کے سب وہاں سے نکل نکل کے بھاگے۔ بہت سے مارے

گئے۔ بہت سے بھیس بدل بدل کے کسی طرف نکل گئے اور مرزا برجیس قدر مع اپنی والدہ کے خاص نیپال میں سکونت پذیر ہو گئے۔ دربار نیپال سے ان کے لئے کچھ معمولی وظیفہ مقرر ہو گیا۔ اور کہتے ہیں ان کے ساتھ جس قدر جواہرات تھا سب دولت نیپال کی نذر ہوا۔ آخر حضرت محل وہیں پیوند زمین ہوئیں اور ان کے بعد ملکہ وکٹوریہ کی جبلی کے موقع پر دولت برطانیہ نے مرزا برجیس قدر کا قصور معاف کر دیا انھیں واپس آنے کی اجازت ملی تو بغیر کسی کو اطلاع دیے نیپال سے بھاگ کے کلکتے پہنچے یہاں واجد علی شاہ کا انتقال ہو چکا تھا۔ اور بہ حیثیت اولاد اکبر مرزا قمر قدر سب سے زیادہ تنخواہ پا رہے تھے برجیس قدر نے دعویٰ کیا کہ بادشاہ کے تمام بیٹوں سے زیادہ میں زیادہ مستحق ہوں اور روئے قانون پنشن، بادشاہ کی پنشن میں سے ایک ثلث گھٹا کے باقی تنخواہ مجھ پر جاری کی جائے اور ان کے تمام ورثا اور وابستگان دامن کی خبر گیری میرے ذمے کی جائے اس کی پیروی میں وہ انگلستان میں جانے کی تیاریاں کر رہے تھے کہ ان کے خاندان والوں میں سے کسی نے دعوت کی۔ دعوت سے واپس آئے تو قے اور دست جاری ہو گئے آناً فاناً حالت خراب ہو گئی اور ایک ہی دن میں وہ، ان کی بی بی اور کئی فرزند سب کی زندگی کا خاتمہ ہو گیا اور دنیا اس خاندان کی ان تمام یادگاروں سے خالی ہو گئی جنھوں نے کبھی تخت و تاج کی صورت دیکھی تھی۔

اب ہم جدا جدا بیان کرنا چاہتے ہیں کہ دہلی سے لکھنؤ کون کون سی چیزیں آئیں اور یہاں آ کے انھوں نے کیا رنگ پکڑا۔ سب سے مقدم اردو زبان ہے جو دہلی کے ان شرفا اور سرداران فوج کی زبان تھی جو برہان الملک بہادر کے ساتھ لکھنؤ آئے تھے۔ یہ زبان دہلی میں پیدا ہوئی اور اس کی شاعری کا آغاز دکن سے ہوا ولی گجراتی نے دہلی میں آ کے اپنا دیوان پیش کیا اور اپنے نغمۂ دلکش سے اہل زبان کو خواب غفلت سے جگایا اس نغمے میں ایسا جادو تھا کہ سنتے ہی سب کی زبان پر یہی نغمہ جاری ہو گیا۔ اور دہلی میں اردو شاعری شروع ہو گئی۔ ابتداءً چند ہی بزرگ تھے جنھوں نے استادی کی شان سے دہلی میں داد سخن دینا شروع کی مگر اس زمانے کو اگر اردو زبان کی طفلی نہیں تو اردو شاعری کا بچپن کہنا چاہیئے۔

دنیائے اردو کے ان سابقین الاولین میں سب سے زیادہ صاحب علم و فضل اور سب سے بڑے علم و فضل اور سب سے بڑے باکمال خان آرزو تھے جنھیں مولانا آزاد مرحوم نے دوسرے دور شاعری میں رکھا ہے زمانا بعد کے بڑے بڑے باکمال جن میں سودا، میر، میرزا مظہر جان جاناں اور خواجہ میر درد شامل ہیں۔ سب ان کے شاگرد تھے

شاعری اور کمال زبان دانی کے لکھنؤ میں آنے کی بنیاد انھیں استاد اول خان آرزو سے پڑی۔ نواب شجاع الدولہ کے ماموں سالار جنگ نے کمال قدردانی سے انھیں لکھنؤ بلوایا۔ اور ایک عرصے تک اودھ میں اقامت گزیں رہ کے وہ شجاع الدولہ کی مسند نشینی کے دو برس بعد ۱۱۶۹ھ ہجری مطابق ۱۷۵۶ء میں خاص لکھنؤ کے اندر رہ گرائے آخرت ہوئے۔ وہی پہلے استاد اردو شاعری کے تھے اور انھیں سے اردو شعر و سخن کے لکھنؤ میں آنے کی بنیاد پڑی۔ مگر افسوس ان کی ہڈیاں، سرزمین لکھنؤ کے دامن شوق سے چھین کے خاک دہلی کو سونپی گئیں۔

اس کے بعد اسی دور کے دوسرے نامی استاد سخن اشرف علی خاں فغاں نے جو احمد شاہ بادشاہ کے کوکا تھے۔ قدردانی کی تلاش میں لکھنؤ کی راہ لی۔ شجاع الدولہ نے نہایت ہی تعظیم و تکریم کی ہاتھوں ہاتھ لیا اور ایک زمانے تک اپنے دربار میں رکھا مگر شعرا نازک خیال سے زیادہ نازک دماغ ہوا کرتے ہیں کسی خفیف سی بات پر روٹھ کے عظیم آباد چلے گئے۔ اور شجاع الدولہ کی وفات سے دو برس پہلے وہیں پیوند زمین ہوئے۔

اب مولانا آزاد کا مقرر کیا ہوا تیسرا دور شاعری شروع ہوا جب کہ خان آرزو کے شاگرد نظم اردو پر حکومت کر رہے تھے اس زمانے کی حالت دیکھنے سے نظر آیا ہے کہ دہلی اپنے باکمالوں کو اپنے آغوش میں سنبھال سکتی ہو ہر طرح صاحبان کمال اس کے سواد سے نکلتے جاتے ہیں اور جو جاتا ہے پھر نہیں آتا اس کے مقابل لکھنؤ کی یہ حالت ہے کہ جو صاحب فن آتا ہے

چاہیے کہیں کا ہو یہیں کا ہو جاتا ہے
مرزا رفیع سودا، میر تقی میر، سید محمد
میر سوز جو اس تیسرے دور کے پیمبران سخن
ہیں۔ سب دہلی چھوڑ چھوڑ کے لکھنؤ میں آ رہے
اور یہیں پیوند زمین ہوئے

ان کے علاوہ جو باکمالان سخن اس زمانے
میں وارد لکھنؤ ہوئے اور یہیں کے ہو رہے مثلاً
میرزا جعفر علی حسرت میر حیدر علی حیراں
خواجہ حسن حسن، میرزا فاخر مکین میر
ضاحک، بقا، اللہ خاں بقا میر حسن دہلوی
میر ضاحک کے فرزند صاحب مثنوی اور
انھیں کے ایسے بیسوں شعرا ہیں میر قمر الدین
منت، میر ضیاء الدین ضیا۔ اشرف
علی خاں فغاں، دہلی سے لکھنؤ میں آ کے
ایک مدت تک رہے اور یہیں چمکے۔ مگر
آخر میں بیرونی قدر دانوں کی کشش سے
کلکتے اور عظیم آباد میں نذر اجل ہوئے
شیخ محمد قائم قائم کا انتقال اگرچہ ان
کے وطن نگینے میں ہوا مگر وہ بھی ایک مدت
تک اسی لکھنؤ کی سبھا کے ایکٹر تھے۔

صرف میرزا مظہر جان جاناں اور خواجہ
میر درد کے ایسے چند بزرگ دہلی میں پڑے
رہ گئے، جن کو فقیرانہ قناعت اور گوشہ نشینی
کی وجہ سے دہلی میں قدم جمائے رکھنے کا موقع
مل گیا تھا اور سجادہ نشینی کی وجہ سے
اپنی مسند درویشی کو نہ چھوڑ سکتے تھے

غرض شاعری کا یہ تیسرا دور وہ زمانہ ہے
جب کہ دہلی کی سبھا وہاں سے اکھڑ کر لکھنؤ
میں جم رہی تھی۔ اور لکھنؤ میں ایک جوش

قدر دانی تھا جس سے ہندوستان کی تاریخ
خالی ہے اب چوتھا دور شروع ہوا اس
کے ارکان بھی اگرچہ دہلی اور اکبر آباد
وغیرہ کی خاک سے پیدا ہوئے تھے مگر
سب کی شاعری لکھنؤ ہی میں چمکی، یہیں سے
اس کا نام مشہور ہوا۔

یہیں کے مشاعروں کے میر مجلس تھے۔
یہ لوگ علی العموم یہیں سے نکلے، یہیں
رہے یہیں عروج پایا اور یہیں مر کھپ
گئے اس دور کے رکن رکین جرأت
سید انشا مصحفی، قتیل، اور رنگین وغیرہ
تھے یہ لوگ اپنے عہد میں زبان پر
حکومت کر رہے تھے اور ان کی شاعری
کا غلغلہ اس قدر بلند تھا کہ ان کے
سامنے کسی اردو شاعر کا نام چمک ہی
نہ سکا ان سب کی ہڈیاں کہاں ہیں، لکھنؤ
کی خاک میں۔

اس زمانے میں دہلی کے صاحبان مذاق
جس کثرت سے لکھنؤ آ رہے تھے، اس کا
اندازہ سید انشا کی ایک روایت سے ہو سکتا
ہے جس میں انھوں نے اسی عہد کے ایک
شریف وضع دار بڈھے اور لوڈا نام ایک
کسبی کی گفتگو نقل کی ہے۔ وہ بزرگ اور
کسبی دونوں دہلی کے ہیں مگر دونوں لکھنؤ
میں باتیں کر رہے ہیں۔ بی لوڈا کہتی ہیں
اجی آؤ میر صاحب! تم تو عید کا چاند
ہو گئے، دلی میں آتے تھے، دو دو پہر
رات تک بیٹھتے تھے لکھنؤ میں تمہیں
کیا ہو گیا کہ لکھنؤ میں کبھی صورت نہیں

دکھاتے۔ اب کی کربلا میں کتنا میں نے
ڈھونڈھا، کہیں تمہارا اثر آثار معلوم
نہ ہوا۔ ایسا نہ کیجیو کہ آٹھوں میں بھی
نہ چلو تمہیں علیؑ کی قسم آٹھوں میں ضرور چلیو،
اس کا جواب جو میر صاحب نے دیا ہے
وہ اگرچہ نہایت ہی دلچسپ ہے مگر ہم تطویل
سے بچنے کے خیال سے اسے چھوڑ دیتے ہیں
انھوں نے دہلی و لکھنؤ کے موجودہ رنگ پر
اعتراضات کئے ہیں اور معاصر شعرا پر نکتہ چینیاں
کی ہیں جس سے ہمیں بحث نہیں ہمیں صرف
یہ بتانا ہے کہ اس زمانے میں شرفاء کُجا دو کنار
رنڈیاں تک آ آ کے لکھنؤ میں بستی جاتی تھیں
اور جو لوگ دہلی میں پھول والوں کی سیر کے
رسیا تھے، اب کربلا اور آٹھوں کے میلے
میں اپنا دل بہلاتے تھے۔

شمس العلماء مولانا آزاد مرحوم نے بعد
کے تمام شعرائے دہلی اور لکھنؤ کو بلالحاظ امتیاز
و عہد ایک جگہ جمع کر کے اور زمانے کی طناب
کھینچ کے پانچواں دور بنا دیا ہے لیکن یہ نا انصافی
ہے۔ اصلی پانچواں دور صرف آتش و ناسخ
کا تھا جس میں زبان نے نئی نئی وضع اختیار کی
بہت سے پرانے محاورات ترک ہو گئے
نئی بندشیں پیدا ہوئیں اور اس زبان کی
بنیاد پڑی جو بعد کے شعرائے دہلی اور لکھنؤ میں
میں یکساں طور پر مقبول ہوئی اور قریب قریب
وہ زبان بن گئی جو اب ہندوستان میں مستعمل
ہے۔ اور یہی وہ زمانہ تھا جب شاعری کی
قلمرو میں پہلے پہل لکھنؤ کا سکہ جاری ہوا۔
اس کے بعد چھٹا دور وہ تھا جب لکھنؤ میں

وزیر، صبا، رند، گویا، رشک، نسیم دہلوی، اسیر، نواب مرزا شوق اور پنڈت دیا شنکر نسیم صاحبان مثنوی کی شاعری کا غلغلہ بلند تھا اور دہلی میں مومن، ذوق، غالب نغمۂ شاعرانہ سنا رہے تھے۔ اس دور نے سچ یہ ہے کہ زبان کو بہ لحاظ خیالات سب سے زیادہ ترقی پر پہنچا دیا۔

اس کے بعد ساتواں دور امیر، داغ، منیر، تسلیم، مجروح، جلال، لطافت، افضل اور حکیم وغیرہ کا تھا۔

ان آخری دوروں پر غائر نظر ڈالنے سے صاف نظر آ جاتا ہے کہ فصاحت زبان اور شاعری نے لکھنؤ میں کیسی مضبوط جگہ پکڑ لی تھی۔ چند ہی روز میں شعر کہنا، لکھنؤ میں وضع داری بن گیا اور شعرا کی یہاں اس قدر کثرت ہو گئی شاید کہیں زبان میں نہ ہوئی ہوگی۔ عورتوں تک میں شعر و سخن کا چرچا ہوا اور جہلا کے کلام میں بھی شاعرانہ خیال آفرینیوں، اور تشبیہوں اور استعاروں کی جھلک نظر آنے لگی

(از گذشتہ لکھنؤ مولفہ مولوی عبد الحلیم شرر لکھنوی)

لکھنوا :- لکھنؤ کا۔ لکھنؤ میں پیدا ہونے والا۔ اردو صفت، مذکر۔ دیہاتیوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم نے بمبیّا آم تو بہت کھائے ہیں آج یہ لکھنوا سفیدا کھا کے دیکھو عجب چیز ہے۔

لکھنواپن :- لکھنؤ والوں کی نفاست لکھنؤ کے باشندوں کی وضع قطع۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دیہاتیوں کی زبان ہے۔

لکھنوی :- (بفتح اول و چہارم) لکھنؤ کا رہنے والا۔ لکھنؤ میں پیدا ہونے والا وہ جس کا وطن لکھنؤ ہو۔ اردو صفت، رائج۔

ہوں لکھنوی تو میں نے لیا لکھنؤ کا نام
سچ پوچھئے تو خلق میں ہے یہ دیا ہے عام مولف

لکھنویت :- (بفتح اول و چہارم و کسر پنجم و یائے مشدد مفتوح) لکھنؤ کے خصوصیات لکھنؤ کا انداز، ایسا انداز کہ جس سے ظاہر ہو کہ لکھنوی ہیں۔ لکھنؤ والوں کی نفاست اردو صفت مونث عوام کی زبان۔

محل صرف۔ آل رضا صاحب لکھنوی مزاج، لکھنوی تہذیب، لکھنوی شاعری اور لکھنویت کے قابل احترام نمائندہ ہیں ان کے یہاں جوش کا لہجہ نہیں بلکہ آرزو اور عزیز کا تتمہ رہے۔

(مرتضیٰ حسین فاضل۔ جدید فن مرثیہ نگاری کراچی)

لکھنی :- قلم، لکھنے کا آلہ۔ ہندی مونث، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لکھوانا :- لکھنا کا متعدی المتعدی، نقل کرانا، تحریر کرانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

بچی ابھی کنواری ہے تو سر ڈھکا نہیں
لکھوا نہ چیرے والے سے نسخہ شراب کا جب

قول فیصل۔ اس جگہ لکھوا لینا بھی ہے جیسے اس ساربان زادے کی بوٹیاں کاٹ کر کھا جائیں۔ ہم کو کیا دم دے گا ذرا بھی مکر کرے تو بوٹیاں کاٹ کر پھینک دیا وہی غزل جو گا رہا تھا اس کو لکھوا دوں گی بعد اس کے آپ کو اختیار ہے۔ (طلسم خیال سکندری)

لکھو بندریا چاب پان، اڑ گئی چڑیا رہ گئے کان :- بندریا کو دیکھ کر چڑانے کا فقرہ جو بچے پکار پکار کر کہا کرتے ہیں اور اسے چھیڑتے ہیں۔ ہندی۔ اطفال کی زبان

(فرہنگ آصفیہ۔ خزینۃ الامثال)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کے بچے نہیں بولتے۔

لکھوٹ :- (بالفتح و فتح چہارم) لوکاٹ اردو مذکر۔ قریب بہ متروک

کمان سرخ ہو جیسے سیاہ بادل میں
بھرے تھی مانگ بیاہیوں مہندی کوئی لکھوٹ شاد لکھنوی

لکھوٹ :- ایک قسم کا چھوٹا پھل جو زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ اردو مذکر، رائج۔

کہیں انار تھے سنگترے نیبوں کے لپٹاں کے
کہیں تھے نیبوں کے کہیں گول گات کے لکھوٹ شاد لکھنوی

محل صرف۔ اشجار پر بہار گویا آسمان سے باتیں کرتے ہیں، کہیں انار کی قطار کہیں لکھوٹ کی بہار۔ ادھر انبۂ لذیذ و شیریں، ادھر امرود حلوائے بے دود۔ (فسانۂ آزاد)

لکھوٹا :- (بفتحتین) پان یا شہاب کی سیاہی مائل سرخی جو عورتیں ہونٹوں پہ جماتی ہیں، ہندی، مذکر۔

گاؤ مسی کی دھڑی ہے کہ لکھوٹا پان کا
رنگ عاشق سے تمہارے لعل لب لانے لگے آتش

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔ "لکھوٹا پان کا رنگ ہے اور بس۔ خود شعر میں پان کا لکھوٹا موجود ہے دھڑی مسی سے مخصوص ہے پان یا شہاب میں سیاہی نہیں ہوتی

عورتیں مسّی کی سیاہی میں سرخی پیدا کرنے کو اس پر پان کا لکھوٹا جماتی ہیں یہ کوٹا ہوا پان ایک چھوٹی پوٹلی میں بندھا ہوتا ہے اور ہونٹوں پر پھیرنے سے مسّی کی سیاہی میں سرخی نمودار ہوتی ہے جہاں تک میری تحقیق ہے شہاب سے یہ کام نہیں لیا جاتا۔"

مؤلف تائید کرتا ہے۔ طلسم ہوشربا سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

"وہ لب رنگیں یہ اس کے مسّی کی دھڑی اور اس پر پان کا لکھوٹا۔ (طلسم ہوشربا)

اس کا صرف جمانا کے ساتھ ہے۔

مل کے مسّی رہ جائے گا لکھوٹا پان کا
آگ لگ جائے گی لیداول دھواں ہوئیگا شاد

لکھوٹا (مذ)۲: لاکھ کی مہر جو حفاظت کے لئے پارسلوں لفافوں وغیرہ پر کر دیتے ہیں

وال لب گوہر فشاں پر پان کا لاکھا نہیں
ہے حفاظت کا لکھوٹا درج مروارید پر ناسخ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب ان معنوں میں متروک ہے

لکھوری (مؤ): (بفتح اول و دوم) ایک قسم کی پختہ چھوٹی اینٹ جس کو لکھوری اینٹ بھی کہتے ہیں۔ اردو، مونث، رائج۔

قول فیصل۔ شاہی دور میں صرف لکھوری کا استعمال ہوتا تھا بڑے بڑے محل اسی کے بنتے تھے مختلف نام تھے اماسی لکھوری اینٹ جو بہت بڑی ہوتی تھی حیدر بیگ، خانی اینٹ جو بہت چھوٹی ہوتی تھی۔ اب زمانے میں عام طور سے گمے کا استعمال ہوتا ہے۔

لکھوری (مؤ)۲: ایک قسم کی چھوٹی بھڑ جو مٹی کا گھر بناتی ہے اور جس کو کمھاری بھی کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں اسے کمھاری کہتے ہیں۔ لکھوری اینٹ ہوتی ہے۔

مؤلف تائید کرتا ہے۔

لکھوکھا: (بفتح اول وضم دوم وواؤ معروف)، لاکھوں، بہت زیادہ، زیادتی ظاہر کرنے کے محل پر۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ واجد۔ واہی ہو خاصے اور رہیں جو لکھوکھا آدمی پہاڑوں پر رہتے ہیں۔ یہ کیونکر رہتے ہیں۔ ممن۔ ان کی اور بات ہے کھائی جان (میر کہسار)

لکھّی (ص)۱: (بفتح اول) لاکھ روپے کا خریدار ہوا۔ ہندی۔ صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لکھّی (ص)۲: لکھ پتی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لکھی (ص)۳: گھوڑا یا ہاتھی جو بیش قیمت ہو (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب ان معنوں میں قلیل الاستعمال ہے۔

لکھی (ص): (بکسر اول) لکھی ہوئی، مقرر معین، حکم قضا و قدر سے متین بیشتر موت کے لئے مستعمل ہے۔ صفت۔

نیک و بد سب دل خدا کے ہیں لکھی جس دن کی ہو
کچھ کرو لیکن فراموش کیا قضا وہ دن کرے ذوق

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ اردو صرف ہے اور عوام کی زبان۔

لکھیرا: لاکھ کا کام کرنے والا۔ لاکھ کی چیزیں بنانے والا۔ لاکھ چڑھانے والا۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لکھّی سوداگر: بڑا سوداگر، لکھ پتی سوداگر۔ اردو صفت، مذکر۔ قریب بمتروک

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں عورتیں کہانیوں وغیرہ میں اس کا استعمال کرتی تھیں اب کوئی نہیں بولتا۔

لکھے کو رونا: قسمت کا شکوہ کرنا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

کھو چکے قاصد کو خط کر کے انھیں تحریر ہم
رو چکے لکھے کو اپنے خوب اے تقدیر ہم صبا

لکھے کو مٹانا: تقدیر کی تحریر کو مٹا دینا۔ تقدیر بدل دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اس کے لکھے کو مٹا کر ہمیں کچھ لکھ دیتے
کیا کریں سامنے اپنا نہ مقدر آیا داغ

قول فیصل۔ تنہا استعمال کم ہے۔ عام طور سے تقدیر، مقدر یا قسمت کے لکھے کو مٹانا بولتے ہیں۔

خط پھاڑ دیا یار نے پڑھتے ہی مرا نام
تقدیر کے لکھے کو مٹایا نہیں جاتا عشق

لکھے موسیٰ پڑھے خدا: (موسا بہت باریک بال سے باریک۔ خدا۔ یعنی خود اکر) ایسی تحریر کی نسبت مستعمل ہے جو کسی سے پڑھی نہ جائے۔ مثل۔

تصویر صنم میں کمر اے کلک ازل
پنہاں ہے نگہ سے یا نگہ کا ہے خلل
جز عالم غیب کون جانے یہ راز
لکھے موسیٰ پڑھے خدا سچ ہے یہ مثل ناسخ
سبزۂ خط اے خضر طریقت رکھتا رسم الخط ہے جدا
خط بتاں ہے خط الٰہی لکھے موسیٰ پڑھے خدا
ذوق (نور اللغات)

قول فیصل - عوام اور عورتیں اس محل پر بلکہ زیادہ تر لکھیں موسیٰ پڑھیں عیسیٰ بولتی ہیں۔

لکھے نہ پڑھے دو دو ماریں کھڑے:- نادان ہوتے ہوئے کام کا خوب انجام دینا (محاورات ہندوستان)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل:- (بکسر اول و تشدید دوم) ایسے شخص کی نسبت بولتے ہیں جس نے کچھ پڑھا لکھا نہ ہو اور دعویٰ عالمیت کا رکھتا ہو۔ جاہل جو عالمانہ وضع اختیار کرے۔ اردو مثل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل - پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل بھی زبانوں پر ہے لکھے بغیر تشدید کاف بھی دونوں صورتوں سے زبانوں پر ہے۔

لکھی ہونا:- زندگی ہونا، اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال
خط لیتے ہی چل دیا عدم کو
اتنی ہی لکھی تھی نامہ بر کی جلیل

لکیر:- (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) خط، لائن، نشان جو زمین یا کسی چیز پر بنا ہیں۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔
ع بن جاتی تھی سیاہ لکیر آسمان تک تعشق

قول فیصل - اسی جگہ خط بھی زبانوں پر ہے

لکیر:- ۲ سلسلہ، قطار (نور اللغات)

قول فیصل - ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لکیر:- ۳ سطر (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لکیر:- ۴ (مجازاً) پرانا دستور، رسم قدیم (نور اللغات)

قول فیصل - تنہا نہیں بولتے "لکیر کے فقیر" کے ساتھ ملا ہی کے بولتے ہیں۔

لکیر:- ۵ سانپ کے چلنے کا نشان۔ (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لکیر بننا:- لکیر کھنچنا، لکیر پڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لکیر پر چلنا:- پرانے طریقے کے موافق چلنا، پرانی رسم کا پابند رہنا، پرانی وضع کا پابند ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اس طرح زبانوں پر نہیں ہے

لکیر پیٹنا:- پرانے انداز پر چلنا، فرسودہ راستے پر چلنا، رسم قدیم کا پابند رہنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔
دکھلا کے مانگ گیسوؤں والی نکل گیا
پیٹا کرو لکیر کو کالا نکل گیا شاد

لکیر پیچھے چلے جانا:- بے سمجھے بوجھے پرانے ڈھرے پر چلے جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - یہ عورتوں کی زبان ہے۔ اسی جگہ ابتدا میں "پرانی" کے ساتھ، پرانی لکیر پیچھے چلے جانا بھی زبانوں پر ہے۔

لکیر دار:- وہ شے جس پر دھاری پڑی ہو، دھاری دار۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔

لکیر کا فقیر:- پرانی روش کا دلدادہ وہ شخص جو پرانے رسم و رواج کا پابند ہو۔ اردو صرف، عورتوں اور عوام کی زبان

محل صرف - پرانے فیشن کے اکثر بزرگ لکیر کے فقیر ہوتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

لکیر کا فقیر:- ۲ کسی شے پر فریفتہ ہونا، ہونا کے ساتھ (نور اللغات)
فتح و ظفر کے غل جو دم دار و گیر ہیں
دنیا میں اس لکیر کے ہم بھی فقیر ہیں اوج

زبانوں پر لکیر کا فقیر ہے لیکن شعراء نے کا کی جگہ پر بھی کہا ہے۔
ہو رہا ہے مدتوں سے ان لکیروں پر فقیر
ہاتھ دکھلاؤ تو نکلے برہمن کی آرزو اسیر
(نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ ان معنوں میں کسی صورت سے نہیں بولتے نہ "پر" کے ساتھ نہ "کا" کے ساتھ

لکیر کا فقیر بننا:- پرانی بات پر قائم رہنا اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل - اس جگہ لکیر کا فقیر ہونا زبانوں پر زیادہ ہے۔

لکیر کرنا:- خط کھینچنا، لکیر کھینچنا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
سودائے زلف یار سے پیدا ہوا طلسم
مارسیہ بنا جو جنوں میں لکیر کی میر

قول فیصل۔ جمع کے ساتھ لکیریں کرنا
زبانوں پر زیادہ ہے۔

لکیر کھینچنا :۔ خط کھینچنا، خط پڑنا
دھاری پڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

قول فیصل۔ بصورت جمع لکیریں کھینچنا
بھی مستعمل ہے۔

جب لکیریں سی تری چین جبیں کی کھنچ گئیں
سر پہ تلواریں مرے سو بنفش دکیں کی کھنچ گئیں
ظفر

لکیر کھینچنا :۲؎ خط کھینچنا، لکیر کرنا
دھاری بنانا، اردو صرف، فصیح، رائج

لکیر کھینچنا :۳؎ نشان لگانا، حد بندی
کرنا، حد باندھنا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے۔

لکیر کھینچنا :۔ قلمزد کرنا، قلم پھیرنا، مٹانا
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر قلمزد کرنا کاٹ
دینا ہی بولتے ہیں۔

لکیر کھینچنا :۔ توبہ کرنا، کان پکڑنا
عہد کرنا، سوگند کھانا، قسم کھانا۔ (چونکہ
ہندوؤں میں اور سب سے زیادہ پنجاب
میں یہ دستور ہے کہ جب بچے سے کوئی قصور
ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ناک سے لکیر کھینچے
کہ اب میں ایسا نہ کروں گا۔ پس اس سے
یہ محاورہ ہو گیا ہے۔ ہمارے ہاں ناک
رگڑوانا، عجز کرانے کے موقع پر بولا جاتا
ہے اور وہ بھی ابتدا میں ایسی ہی حرکت
سے نکلا ہے۔ اہل ہنود کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لکیر کھینچنا :۔ (کنایۃً) برا بھلا کچھ
لکھنا، عورتوں کی زبان۔

جب فضیلت یہاں آئی تو کالی لکیر تک اس
کو کھینچنی نہیں آتی تھی اب نام لکھ لیتی ہے۔
(مراۃ العروس) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لکیرنا :۱؎ (بالفتح) خط کھینچنا، لکیر
کھینچنا، دھاری بنانا، اردو صرف،
غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ
تم اتنے بڑے ہو گئے تم کو صحیح لکیرنا بھی نہ
آیا۔ ہر لکیر ٹیڑھی ہے۔

لکیرنا :۲؎ کیلنا، منتر سے محدود کرنا
گھیرنا۔ (۳) خاکہ ڈالنا۔ ڈول ڈالنا، مخطط
کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے

لکیرنگ :۱؎۔ لکیریں کرنا۔ لکیریں کھینچنا
اردو عوام کی زبان۔

لکیریا :۔ (بفتح اول و کسر دوم یائے معروف)
چمڑے پر خط کرنے کا آلہ (عام بازاری
زبان)۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر
نہیں ہے۔

لکیریا خربوزہ :۔ خربوزہ جس پر
سیاہ خطوط ہوتے ہیں۔ مذکر۔ لکھنؤ کی زبان
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے
ہیں کہ اے صاحب لکھنؤ میں اسے لکیریا
نہیں دھاری دار خربوزہ کہتے ہیں۔

لکیریں کھینچنا :۔ خطوط بنانا۔ خطوط
کھینچنا۔ اردو صرف۔ رائج۔

قول فیصل۔ برا اور بدخط لکھنے کے معنوں
میں بھی زبانوں پر ہے اور یہ عوام کی زبان ہے

لگ :۔ (بفتح اول) قریب، پاس، ہندی
عوام اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ مرکبات میں اس
کا استعمال ہے جیسے لگ بھگ، لگ لگنا وغیرہ

لگا :۱؎ (بفتح اول و تشدید دوم) لمبی چھڑی
جو نیچے سے موٹی اوپر سے پتلی ہو۔ اردو، مذکر،
عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کی تانیث لگی ہے۔ یعنی چھوٹی چھڑی
جو نیچے سے موٹی اور اوپر سے پتلی ہو جیسے دیکھو سامنے
کمرے میں لگی رکھی ہے اٹھا لاؤ۔

لگا :۲؎ ٹیڑھی لکڑی جو لانبی لکڑی میں
باندھتے ہیں اور درختوں سے میوہ توڑنے
کا کام اس سے لیتے ہیں۔ اردو مذکر، عوام کی
زبان۔

لگا :۳؎ ایک قسم کا لانبا بانس جس میں پتلی پتلی
لکڑیاں باندھ کر پتنگ لوٹنے کا کام لیتے ہیں۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب سے کچھ عرصہ قبل تک بولتے
تھے اب قریب بہ متروک ہے۔

لگا :۴؎ ناؤ کھینچنے کا بانس۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے
زبانوں پر نہیں ہے۔

لگا :۵؎ لاگ، پیار، عشق، محبت، دوستی،
آشنائی۔ اردو مذکر۔ متروک۔

شاید ان سے کبھی کا لگا ہے
جبھی در پردہ ہم پہ غصہ ہے — قلق

لگا ۵: ۓ مناسبت، تعلق، واسطہ، رابطہ کوئی نسبت جو دو چیزوں میں ہو۔ اردو، مذکر۔ قریب بمتروک۔

ہجر میں گرم ہے اس داغ سے پہلو اپنا
جس سے لگا نہیں دوزخ کے بھی انگاروں سے — ناسخ

(سرمایۂ زبان اردو)

یہاں کیا ہو سکے عمر رواں کی مجھ سے چالاکی
کہ اس توسن سے لگا ہے نہ ترکی کو نہ تازی کو — ناسخ

لگا ۶: ۓ برابری، ہمسری، مشابہت۔ اردو مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

سرو کو لگا نہیں قامت دلچسپ سے
یار کے رخسار سا گل نہیں گلزار میں — آتش

لگا ۷: ۓ ڈھنگ، ڈول۔ جیسے ہماری نوکری کا بھی کہیں لگا لگاؤ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لگا ۸: ۓ شروع، آمد، آغاز۔ جیسے آج سے ہمارے کام کا بھی لگا لگا دو۔

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے لگا لگانا، لگا لگنا۔ کی ترکیب سے عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

لگا ۹: ۓ پہنچ۔ دخل۔ رسائی۔ مداخلت۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لگا ۱۰: (بفتح اول بغیر تشدید) ملا ہوا ساتھ، ہمراہ، اردو صفت، مذکر۔ عوام کی زبان۔

لگا ۱۱: ۓ گلا، سڑا۔ دغیلا۔ اردو صفت عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تمہیں چاہیئے ہے کہ روزانہ دیکھ لیا کرو۔ جو پھل ٹھیک ہو اسے الگ کر لو اور جو لگے ہوں ان کو الگ کر لو۔ ورنہ سب سڑ جائیں گے۔

لگا ۱۲: ۓ جلا ہوا۔ داغ لگا ہوا۔ اردو صفت۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم نے نہیں دیکھا مصالحہ اس طرح لگا کہ اب سالن بدمزہ ہو جائے گا۔

لگا آنا: ۓ بدگوئی کرنا۔ کسی سے کچھ کہہ آنا اردو حرف۔ عورتوں کی زبان۔

ان سے کچھ یہ شفق شام لگا بھو آئی
کہ شب وعدہ جو آئے تو حیا بھی آئی — ریاض خیرآبادی

لگا بندھا: ۓ مطیع، فرمانبردار صفت مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں مطیع، فرمانبردار کے لیئے بال بندھا اور مقرر کردہ کیلئے بندھا ٹکا بولتے ہیں علاوہ لگا بندھا کے۔ (بمعنی مقرر کردہ)"

مؤلف کے نزدیک بال بندھا کی جگہ عورتیں بال کا باندھا بولتی ہیں۔ جیسے باجی تم گھبرانا نہیں میں نے ایسی اس کو لاچ دیدی ہے کہ وہ کل تک بال کا باندھا آئے گا۔ بندھا ٹکا تو نہیں بولتے زیادہ تر بندھا ٹکا حساب بندھا ٹکا سودا زبانوں پر ہے۔ مطیع فرماں بردار کے معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

لگا بندھا ۲: مقرر کیا ہوا۔ ٹھہرایا ہوا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے یہ معنی بھی لکھے ہیں۔ وہ شخص جس سے لین دین اور حساب کتاب ہو۔

مؤلف کے نزدیک یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

لگا بندھا ۳: قدیمی۔ آشنا، یار (نور اللغات)

قول فیصل۔ خصوصیت سے ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لگا بندھا ۴: متعلق، وابستہ

مرید سلسلۂ دل ہے بال کا ہے دل
کمند زلف دوتا سے لگا بندھا ہوں — نکہت دہلوی

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

لگا بندھا ۵: قیدی، پابند، گرفتار اسیر۔

گو پہلیں مارے مہندی کے زنگوں فلک والے
چھوٹے نہ اس سے اس کا لگا اور بندھا ہوا — منیر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لگا بیٹھنا ۱: ۓ مارنا، وار کرنا۔ اردو حرف۔ قلیل الاستعمال۔

میری مشکل بھی ہو آساں کہیں قاتل للہ
تو بھی تلوار لگا بیٹھ جو جلاد نہیں — رند

لگا بیٹھنا ۲: ۓ محبت کرنا۔ دل کے ساتھ اردو حرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ میاں اب کھیل چاؤ دل طرفہ

روتے پھرتے ہو پہلے کیا سمجھ کے دل لگا بیٹھے،
اب پچھتانے سے کیا ہوتا ہے۔

لگا بیٹھنا: ۲ مل کے بیٹھنا۔ لگ کے بیٹھنا
اردو حرف، عوام کی زبان۔
محل صرف۔ میں سمجھ گئی تھی کہ لڑکا دیر سے دروازے سے لگا بیٹھا ہے یہ ضرور قفل شکنی کریگا اور چوری کریگا۔
قول فیصل۔ اسی محل پر لگے بیٹھنا بھی زبانوں پر ہے۔

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں — داغ

لگاتار: ـــ پے در پے، برابر، متواتر، پیہم مسلسل۔ یکے بعد دیگرے۔ اردو حرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کسی میں کچھ بہانہ ہے، کسی میں کوئی حیلہ ہے
لگاتار آج میرے نام تار آئے تو کیا آئے — داغ

لگا تو تیر نہیں تو تکا: ـــ آدمی کو ہر کام کرنے میں ہمت باندھنا چاہیے چاہے ہو چاہے نہ ہو۔ آدمی کو ہمت نہ ہارنا چاہیے

نالے کرتا ہوں اثر ہو کہ نہ ہو ڈر کیا ہے
وہ کہاوت ہے لگا تیر نہیں تکا ہے — شاد

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں "صحیح مثل اس طرح ہے، لگا تو تیر نہیں تکا یعنی تکا سے پہلے تو مثل کا جز نہیں۔
مولف کے نزدیک اس طرح بھی زبانوں پر ہے لگا تو تیر نہیں تو تکا۔

لگا جانا: ـــ تعاقب کئے جانا۔ پیچھے پیچھے چلا جانا۔ ساتھ ساتھ چلا جانا۔ پیچھا کرنا۔ پیچھا لینا۔ ۲ سر ہوئے جانا۔ پیچھا نہ چھوڑنا۔ ساتھ نہ چھوڑنا۔ چمٹے جانا۔
اردو حرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال

اس طرف سے تو لگاوٹ کی نہیں ایک بھی بات
نہیں معلوم کہ پھر کیوں میں لگا جاتا ہوں — مصحفی

لگا چلنا: ۱ لگانا شروع کرنا مارنا شروع کرنا۔
(فقرہ) وہ جوتیاں لگا چلے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

لگا چلنا: ۲ ساتھ ساتھ چلنا ہمراہ چلنا، سنگ سنگ جانا۔ ہندی۔ فعل لازم (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ ہندی کے بجائے اردو لکھنا چاہیئے تھا بہر حال اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لگا دینا: ۱ چسپاں کر دینا۔ چپکا دینا
اردو حرف، رائج۔
محل صرف۔ تو پوسٹر میں دیتا ہوں ان سب کو نخاس سے امین آباد تک لگا دو لئی اس طرح لگانا کہ چھوٹنے نہ پائیں۔

لگا دینا: ۲ لیپ کر دینا۔ پلسٹر کر دینا ۲ مل دینا ۳ دوا یا مرہم وغیرہ کا زخم پر رکھ دینا۔ ۴ بھڑکا دینا۔ ورغلا دینا۔ برانگیختہ کر دینا۔ اکسا دینا، ابھار دینا۔

کیا کچھ ہم سے ضد ہے تم کو بات ہماری اڑا دو ہو
لگ پڑتے ہیں ہم تم سے تو تم اوروں کو لگا دو ہو — جرأت (نور اللغات)

قول فیصل۔ معنی نمبر ۴ میں یہ عورتوں کی زبان ہو جو قلیل الاستعمال ہے عام طور سے یوں زبانوں پر ہے کہ باجی دولہا بھائی نے ایک بدمعاش کو لگا دیا ہے خدا خیر کرے دیکھیے کیا ہوتا ہے۔

لگا دینا: ۳ شامل کر دینا۔ اردو حرف عوام کی زبان۔

ہوا رشک عدو بھی عاشقی میں
لگا دی اور قسمت نے لگی میں — داغ

لگا دینا: ۴ داؤں پر رکھ دینا۔ بازی پر رکھ دینا۔ معاوضہ یا مقابلہ میں دینا۔ دیدینا۔ بیچ دینا۔

سر لگا دوں، زہر دے خونخوار کی قیمت میں آج
اس فقیری میں بھی یاں تک شوق ہے تلوار سے — معروف
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ داؤں پر رکھ دینا۔ بازی پر رکھ دینا کے معنی میں عوام لکھنؤ بولتے ہیں لیکن باقی معنی میں عام طور سے زبانوں نہیں ہے۔

لگا دینا: ۵ چغلی کھانا۔ ایسی بات کہنا جس سے عداوت پیدا ہو۔ اردو حرف عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ میں بدنصیب کا کتنا خیال کرتی تھی، اس نے میرے سر سے ایسی لگائی کہ میری جان کے دشمن ہو گئے

لگا دینا: ۶ ترتیب سے رکھ دینا۔ سجا دینا۔ ڈھنگ سے رکھ دینا۔ سلیقہ سے رکھ دینا ۲ مقرر کر دینا، ٹھیرا دینا ذمہ ڈال دینا۔ جیسے ٹیکس یا عذاب

لگا دینا ۔ سر لگا دینا ۔ ۲۳ کھڑا کر دینا ۔ نصب
کر دینا ۔ گاڑ دینا ۔ جیسے ڈیرہ لگا دینا ۔ بسا
لگا دینا ۔ ۲۵ مشغول کر دینا ۔ کوئی شغل تجویز
کر دینا ۔ ۲۶ پار اتار دینا ۔ کنارے سے
بھڑا دینا ۔ ۲۷ تقسیم کر دینا ۔ بانٹ دینا ۔
۲۸ تھوپ دینا ۔ متہم کر دینا عشق کا الزام
دھر دینا ۔ آشنائی سے ملوث کر دینا تہمت
دھر دینا ۔

دھوم دیوانے اڑاتے ہیں پریزادوں کی
شمع محفل کو لگا دیتے ہیں پروانے پر دکی
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ معنی نمبر ۱۷ میں تنہا اس معنی
میں نہیں بولتے بلکہ سلسلے سے لگا دو ترتیب
سے لگا دو بولتے ہیں ۔ معنی نمبر ۲۲ میں عوام
اور عورتوں کی زبان ہے معنی نمبر ۲۳ میں
عوام کی زبان ہے معنی نمبر ۲۴ میں یہ بھی عوام
کی زبان ہے ۔ جیسے دن بھر لڑکوں کے ساتھ
کھیلا کرتا تھا میں نے اسے تعلیم پر لگا دیا ۔ معنی
نمبر ۲۵ میں اس طرح زبانوں پر نہیں ہے ۔
پار لگا دینا ۔ اور کنارے لگا دینا کی ترکیب
سے زبانوں پر ہے معنی نمبر ۲۶ میں اس طرح
نہیں بولتے بلکہ حقے کے ساتھ عام طور
سے زبانوں پر ہے معنی نمبر ۲۷ میں اہل لکھنؤ
نہیں بولتے ۔

لگا رکھنا : ۱ لگائے رکھنا ۔ کسی غرض
سے بچا رکھنا ۔ اٹھا رکھنا ۔ رکھ چھوڑنا ۔
اردو حرف قریب بمتروک ۔

پیش کشی کرنا بھی کچھ لازم ہے بسمل کیلئے
سر لگا رکھا ہے ہم نے تیغ قاتل کیلئے امیر

دیکھ لینے کو ترے سانس لگا رکھا ہے
ورنہ بیمار غم ہجر میں کیا رکھا ہے داغ

قول فیصل ۔ قدیم زمانے میں بھی عوام کمی کے
ساتھ اور عورتیں زیادہ بولتی تھیں موجودہ
دور میں عورتیں اس طرح بھی بولتی ہیں
کہ ہم نے ایک قسائی کو لگا رکھا ہے وہ
بلا ناغہ گوشت دے جاتا ہے ۔

لگا رکھنا : ۲ امیدوار رکھنا ۔ مایوس نہ
ہونے دینا ۔ اردو حرف عوام کی زبان ۔

وہ سرمہ بھری آنکھیں فتنہ ہیں کہ جادو ہیں
کتنوں کو لگا رکھا کتنوں کو سلا رکھا امیر

قول فیصل ۔ کمی کے ساتھ عورتیں بھی بولتی ہیں

لگا رکھنا : ۳ مشغول رکھنا ۔ مصروف رکھنا
جیسے باتوں میں لگا رکھنا ۔ اردو حرف عوام
کی زبان ۔

محل صرف ۔ وہ تو کہیے میں نے باتوں میں
لگا رکھا ورنہ وہ تمہارے پاس آتے اور
فساد کرتے ۔ میرا احسان مانو ۔

لگا رکھنا : ۴ پاس سے جدا نہ ہونے
دینا ۔ ساتھ رکھنا ۔ (نور اللغات)

اک نہ اک ہم لگائے رکھتے ہیں
تم نہ ملتے تو دوسرا ملتا داغ

قول فیصل ۔ لکھنؤ کے بازاری لوگوں زبان
ہے ۔

لگا رکھنا : ۵ اپنی طرف مائل کر لینا ۔
اردو حرف قریب بمتروک ۔

خورشید کو سائے میں زلفوں کے چھپا رکھا
چیتون کی لگاوٹ نے سرسہ کو لگا رکھا مصحفی

لگا رکھنا : ۶ مسلسل کوئی کام کیے جانا
اردو حرف عوام اور عورتوں کی زبان ۔

بزم غم کی بڑی ہے غش میں رہنا بار بار
کیا لگا رکھا ہے یہ آنا کبھی جانا کبھی شعور

لگا رہنا : ۱ لازم ۔ ساتھ رہنا ۔
پیچھے پیچھے رہنا ۔ اردو حرف ، عوام اور عورتوں
کی زبان ۔

محل صرف ۔ لاکھ چاہتی ہوں کہ مجھے کریں یہاں
نہ آئے مگر وہ آتا ہے اور میں جہاں جاتی ہوں
پیچھے لگا رہتا ہے جان کا عذاب ہو گیا ہے

لگا رہنا : ۲ چمٹا رہنا ۔ لپٹا رہنا ۔
چسپاں رہنا ۔ اردو حرف ، فصیح ، رائج ۔

ہر چند ہے وصال مگر جاتا ہے شوق
تصویر یار گھر میں رہے جا بجا لگی رند

کیا رنگ یہ دکھاتی ہے عالم کو دیکھیے
رہتی ہے اس کے پاؤں سے ہر دم حنا لگی عارف دہلوی

لگا رہنا : ۳ معروف رہنا ۔ مشغول
رہنا ۔ کوئی کام کرتے رہنا ۔ سرگرم رہنا
اردو حرف عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ لاکھ دنیا نے منع کیا وہ انہیں
ترکیبوں اور تدبیروں میں لگے رہے کہ
باپ کا کل روپیہ مجھ کو مل جائے اور بھائیوں
کو نہ ملے ۔

لگا رہنا : ۴ جاری رہنا ۔ ہوتا رہنا ۔
متصل جاری رہنا ، برابر ہوتا رہنا ، کوئی کام مسلسل ہوتا
رہنا ۔ اردو حرف عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ نواب صاحب کا محل بہت
بڑا ہے ہمیشہ مرمت لگی رہتی ہے عمارت
بنوانے کا بہت شوق ہے ۔

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے

بھی معنی لکھے ہیں۔ مقرب بنا رہنا۔ مصاحب بنا رہنا۔ جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لگا رہنا: ۵ جما رہنا۔ مستقل رہنا پایدار رہنا۔ قائم رہنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ اگر تم نے مسالہ اچھا لگا دیا اور کس دیا تو کانسیں لگی رہیں گی ورنہ ایک سال کے اندر گر جائیں گی مضبوطی کا خیال رکھو۔

لگا رہنا: ۶ پیچھے پڑا رہنا۔ سر رہنا سر ہوئے جانا۔ جیسے بلا سا پیچھے لگا ہی رہتا ہے ۷ باقی رہنا۔ بچا رہنا۔ ثابت رہنا محفوظ رہنا، موجود رہنا۔ قائم رہنا۔

تیرے ہاتھوں سے اے جنوں نہ رہا
جیب، دامن میں ایک تار لگا — ظفر

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ معنی نمبر ۵ میں عوام اور عورتوں کی زبان ہے معنی نمبر ۶ میں قلیل الاستعمال۔

لگا رہنا: گھات میں رہنا۔ تاک میں رہنا۔ (نور اللغات)

طائر روح عدو کے لئے صیاد اجل
سبزہ تیغ میں جو سر سے لگا رہتا ہے — ذوق

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے تاک وغیرہ کے ساتھ اس کا استعمال ہے۔ جیسے میاں نے اس کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں کی لیکن وہ ہر وقت تاک میں لگا رہتا ہے۔

لگا رہنا: چھپکر موجود رہنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

رہیں گے وہاں کچھ سپاہی لگے
کہ تیاری کے منہ پر سپاہی لگے — شوق قدوائی

لگا سگا: محبت علاقہ، رابطہ، ربط ضبط، میل جول، واقفیت، رسائی، میل ملاپ جیسے ان کا بھی وہاں لگا سگا ہے۔

(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ اس جگہ عورتیں کچی کے ساتھ لگم سگا بولتی ہیں۔

لگا سگا ہونا: آنکھ لڑ جانا۔ آشنائی ہو جانا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر لگم سگا بولتی ہیں۔

لگا کھانا: بفتح اول و تشدید دوم میل ہونا برابر کا ہونا۔ نسبت رکھنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج

قول فیصل۔ بیشتر سلب کے ساتھ اس کا استعمال ہے۔

باطن سے تیرے کھائے نہ بد باطنی لگا
ظاہر کی بدی سے تری آفاق میں شمشیر — مصحفی

لگا کے لانا: ہمراہ لانا۔ ساتھ لانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہمراہ اپنے کلفت غم ہے لحد میں بھی
گھر تک لگا کے لائے ہیں ہم گرد راہ کو — اسیر

لگا لانا: بغیر تشدید حرف دوم ساتھ لے آنا۔ کسی کو بہلا کر دم دلاسا دے کر لے آنا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

اپنے گھر تک میں لگا لایا اسے
اے مقدر آگے تیرا کام ہے — جلیل

لگا لانا: ۲ حیوانات کا اپنے ہم جنس کو اپنے ساتھ لے آنا تاکہ وہ صیاد کے دام میں پھنس جائیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لگا لپٹا رہنا: کسی کام میں کمال مشغولی کے واسطے مستعمل ہے عورتوں کی زبان۔

ماں صرف نوکری کے ڈر سے نہیں بلکہ اپنے شوق سے بھی کام میں لگے لپٹے رہتے ہیں۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عورتیں لگے لپٹے ہی بولتی ہیں

لگا لگ: (بالفتح) یعنی چلو آؤ۔ کوئی نئی بات نہیں ہے جو حالت تھی وہی ہے۔ کہاروں کی اصطلاح۔ (عام بازاری زبان)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

لگا لگانا: ابتدا کرنا۔ پہل کرنا۔ کسی کام کا شروع کرنا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

لگا جو لگاتا ہے تجھے جامہ دری کا
ہاں دست جنوں دامن کو سارا کے پہلے — عاشق

لگا لگانا: آشنائی کا الزام لگانا۔ عورتوں کی زبان۔

صدر جہاں سے کسی نے لگایا ہے لگا
کوئی کہے ہے کہ ہے زین خاں کا جھپا — رنگین دہلوی

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لگا لگانا: آشنائی کرنا۔ دوستی یا یارانہ پیدا کرنا۔ یارانہ گانٹھنا، ربط ضبط پیدا کرنا۔ اردو صرف۔ متروک۔

کیونکر جرأت لگائیں ہم لگا
کو فرشتے کا دل لگا نہیں — جرأت

لگا لگایا :ـ بنا بنایا ـ لگا ہوا ـ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان ـ
محل صاف ـ صاحبزادے بھی عجیب قسم کے ہیں ذراسی بات پر دوکان کے مالک سے لڑ پڑے لگا لگایا روزگار چھوڑ دیا ـ
قول فیصل ـ مونث کیلئے لگی لگائی بولتے ہیں جیسے لگی لگائی روزی چھوڑ دی ـ فاقے ہوں گے تو پتہ چلے گا ـ

لگا لگایا :ـ جما جمایا ـ لگا یا ہوا ـ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان ـ قلیل الاستعمال
محل صاف ـ تم بھی عجیب آدمی ہو چمن کی صفائی کی نیبو کا لگا لگایا درخت اکھاڑ کے پھینکدیا ـ

لگا لگایا :۳ـ صرف کیا ہوا ـ خرچ کیا ہوا ـ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان ـ
محل صاف ـ غریب کیا کریں لڑکے مرجانے سے چلتی ہوئی دوکان بند ہوگئی تمام لگا لگایا پیسہ تباہ و برباد ہوگیا ـ

لگا لگایا :۴ـ لگا ہوا ـ مقرر شدہ ـ اردو صرف ـ عوام اور عورتوں کی زبان ـ
محل صاف ـ دیکھیں اب تم گھر کس سے دھلواؤ گی تم نے خواہ نخواہ ہی لگے لگائے دھوبی سے جھگڑا کرلیا ـ

لگا لگایا :۵ـ آراستہ، درست، درست کیا کرایا ـ بنا سنورا ـ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ـ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ـ

لگا لگ جانا :ـ حساب کتاب بن جانا ـ ربط ضبط کی صورت نکل آنا ـ رسائی ہوجانا ـ کام بن جانا ـ موقع نکل آنا ـ ڈھنگ لگ جانا ـ ڈھب لگ جانا ـ ہندی فعل لازم

شاید ظفر کچھ اس میں لگ جائے اپنا لگا
پھرتے لگے ہوئے ہیں اب ہم عدو کے پیچھے ظفر

(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ـ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ـ

لگا لگنا :۱ـ (لازم) ابتدا ہونا ـ کام شروع ہونا ـ کسی کام میں ہاتھ لگنا ـ اردو صرف، غیر فصیح، رائج ـ
محل صاف ـ بہر کیف سامان اس کا مہیا ہوا ساتویں ربیع الاول سے اس کا لگا لگا ہے ـ دیکھا چاہیے مرضی خدا کیا ہے ـ (انشائے سرور)
قول فیصل ـ اس جگہ لگا لگ جانا بھی بولدیتے ہیں ـ

لگا لگنا :۲ـ مشابہ ہونا ـ ہمتا ہونا ـ ہمسر ہونا ـ ۳ـ ربط ضبط ہونا ـ میل جول ہونا حساب کتاب لگنا ـ تعلق ہونا ـ دوستی ہونا
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ـ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے

لگا لے جانا :ـ دم دلاسا دیکر لے جانا مائل کرکے جانا ـ ہمراہ لے جانا ـ اردو صرف قلیل الاستعمال ـ

فرط شوق اس بت کے کوچے میں لگا لیجائیگا
کعبۂ مقصود تک مجھ کو خدا لے جائے گا آتش

قول فیصل ـ لگا لیجانا بھی مستعمل ہے ـ

جس طرف چاہا لگا کر لے گئیں دل کو ادھر
ہو گئے مجبور ہم مختار آنکھیں ہوگئیں جلال

لگا لینا :۱ـ ساتھ کرلینا ـ ہمراہ کرلینا اردو صرف، عوام کی زبان ـ
محل صاف تمہارے یہاں مزدوری ہوتی ہو یہ ایک لڑکا ہے ـ دوسرے مزدوروں کے ساتھ اس کو بھی لگا لو ـ

لگا لینا :۲ـ یار بنا لینا ـ محبوب کرلینا راغب کرلینا ـ اپنی طرف مائل کرلینا ـ اردو صرف ـ قلیل الاستعمال ـ

تم تو انسان ہو آؤ گے نہ کیوں قابو میں
ہم تو دو باتوں میں پریوں کو لگا لیتے ہیں انیس

خوب آتا ہے لگا لینا نگاہ یار کو
ایک سے ان بن ہوئی تو دوسرا گرویدہ ہو داغ

لگا لینا :۳ـ مشغول کرلینا ـ اپنی طرف متوجہ کرلینا ـ

ہے لگا لینے کو وہ فتنۂ دوراں تو بلا
پر طبیعت بھی غضب ہو مری لگا جانے کو جرات

(نور اللغات)
قول فیصل ـ تنہا زبانوں پر نہیں ہے باتوں وغیرہ کے ساتھ زبانوں پر ہے ـ

لگا لینا :۴ـ اپنے مطلب کا بنا لینا
(نور اللغات)
قول فیصل ـ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ـ

لگا لینا :۵ـ شروع کرلینا ـ اردو صرف عوام کی زبان ـ
محل صاف ـ اب میں آپ کے یہاں کام نہیں کروں گا ـ میں نے بابو کے یہاں کام لگا لیا ہے ـ

لگا لینا :۶ـ گن لینا ـ گنتی میں شامل کرلینا ـ
(نور اللغات)
قول فیصل ـ اس جگہ ملا لینا، یا بڑھا لینا زبانوں پر ہے ـ

لگا لینا :۷ـ مجرا کرلینا ـ محسوب کرلینا ـ
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں
بولتے ۔

لگالینا :۔ حساب کے سوال کو حل کرلینا
اردو حرف، عوام کی زبان ۔

لگام :۔ (بالفتح اول) باگ، عنان،
لجام ۔ وہ تسمہ جس کا ایک سرا سوار کے
ہاتھوں میں رہتا ہے اور ایک سرا گھوڑے
کے منہ میں بندھا ہوتا ہے سوار اس حصہ سر
کی جنبش سے جس قدر راس کے ہاتھ میں ہے
گھوڑے کو چلنے یا کسی طرف مڑنے کی ہدایت کرتا
ہے ۔ فارسی ۔ مونث ۔ فصیح، رائج ۔

یہ سن کے ہر سوار نے بس روک لی لگام
تھم تھم کے کانپنے لگے سب اسپ تیز گام — مونس

منہ میں اس کے ذرا لگام نہیں
اس سے ہنسنا تمہارا کام نہیں — قلق

لگام اتارنا :۔ گھوڑے کے منہ سے
لگام نکال لینا ۔ اردو حرف ۔ رائج ۔

لگا مارنا :۔ عیب دھرنا ۔ تہمت لگانا
الزام رکھنا، بدنام کرنا ۔ داغ لگانا ۔ اردو
حرف ۔ دہلی کی زبان ۔

کوچہ گردی ظفر اب ترک کرو تم ورنہ
تمہیں ایک اس سے یہاں کوئی لگا مارے گا — ظفر

لگام چڑھانا، لگام دینا :۔ گھوڑے
کے منہ میں دہانہ چڑھانا ۔ اردو حرف
سلوتریوں کی اصطلاح ۔
قول فیصل ۔ کسی کے ساتھ لگام دینا بھی
زبانوں پر ہے ۔

لگام چڑھانا، لگام دینا :۔ (کنایتہً)
روکنا، تھامنا ۔ قابو میں کرنا ۔ چپ کرنا ۔ جیسے
زبان کو لگام دینا ۔ (نور اللغات)
قول فیصل ۔ لگام دینا کسی کے ساتھ بولتے
ہیں اس جگہ منہ میں لگام نہ ہونا بولتی ہیں ۔ جیسے
باجی وہ بڑی بد زبان ہیں آتی ہیں ہزاروں گالیاں
دیتی ہیں ۔ ان کے منہ میں لگام نہیں ہے ۔
میں ان سے بات نہیں کرتی ۔

لگام چھوٹنا :۔ (کنایتہً) کہنے میں آزاد
ہونا ۔ اردو حرف ۔ قلیل الاستعمال ۔

ہے وصف تیغ میں اب اس جگہ سے قطع کلام
چھٹی ہے مدح فرس میں مگر سخن کی لگام — اوج

لگام چھوڑ دینا :۔ (کنایتہً)
آزاد کر دینا ۔ روک ٹوک موقوف کرنا ۔
اردو حرف ۔ عوام کی زبان ۔ قلیل الاستعمال

لگام کھینچنا :۔ (فارسی لگام کشیدن
کا ترجمہ) (کنایتہً) احتیاط کرنا ۔
(نور اللغات)
قول فیصل ۔ ان معنوں میں نہیں بولتے
بلکہ اصلی معنی میں یعنی گھوڑے کو روکنے کیلئے
بولتے ہیں ۔

لگان :۔ (بالفتح) پوت، زر آمدنی جو
زمین سے وصول ہو ۔ وہ رقم جو اسامی بابت
دخل یا استعمال آراضی مقبوضہ ادا کرے
اردو ۔ مذکر ۔ رائج ۔

کیوں کشت دل میں تخم محبت کو بو لیا
سرکار سے نہ ہوگی معافی لگان کی — اثر

لگان :۔ وہ جگہ جہاں گھاٹ پر کشتیوں
کو باندھتے ہیں ۔ اردو ۔ مذکر ۔ متروک

جس جگہ پر لگان ہوتا تھا ۔ ہر دم اس کو گمان ہوتا تھا
قلق

لگانا :۔ جوڑنا ۔ ملانا، پیوست کرنا ۔ اردو
فصیح، رائج ۔

لگانا :۔ ٹانکنا، سینا، پیوند کرنا ۔ درخت کرنا
اردو حرف، فصیح، رائج ۔
محل صرف ۔ جاڑا سر پر آگیا ہے تم نے رضائی
میں گوٹ ابھی تک نہ لگائی ۔ لگا دو تو روئی بھر دیں

لگانا :۔ شامل کرنا ۔ ساتھ جوڑنا ۔ چسپاں کرنا
اردو حرف، فصیح، رائج ۔

سنا دے قصہ خواں ان کو مرا حال
لگا دے یہ بھی ٹکڑا داستاں میں — داغ

لگانا :۔ بونا ۔ جمانا ۔ پودا نصب کرنا ۔ اردو
حرف، فصیح، رائج ۔

چھا گیا بیجئے بڑھکر چمن ہستی پر
نخل الفت کا لگایا تھا ذرا سلوا میں — لائم

لگانا :۔ مارنا ضرب لگانا ۔ جڑنا ۔ اردو حرف
فصیح، رائج ۔

دست و بازو کی ہو خیر اور لگا دے اک ہاتھ
میرے بیدرد نہ جا چھوڑ کے بسمل مجھ کو — امیر

لگانا :۔ اکسانا ۔ ابھارنا ۔ چغلی کھانا ۔ غمازی
کرنا ۔ بھڑکانا ۔ کسی کی طرف سے کسی سے کچھ بدگوئی
کرنا تاکہ اس کے دل میں فرق پڑ جائے ۔ اردو حرف
عوام کی زبان ۔

ع کیا جانوں دشمنوں نے کل اس سے کیا لگائی میر

مرے نالے سن کر وہ برہم ہوئے ہیں
لگاتے ہیں کیا کیا دہائی جانے والے — راسخ

لگانا :۔ سجانا ۔ ترتیب سے رکھنا ۔ قاعدے سے
لگانا ۔ ٹھکانے سے رکھنا، چننا اپنے اپنے موقع
پر رکھنا ۔ اردو حرف ۔ عوام کی زبان ۔

فرش فراش ادب نے یہ لگا رکھا ہے

ہر قدم راہ میں آنکھوں کو بچھا رکھا ہے   ناظم

قول فیصل - اس کا صرف اسباب، سامان، دستر خوان، کھانا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

لگانا: ۹ مشغول رکھنا - مصروف رکھنا - متوجہ رکھنا - اردو صرف، فصیح، رائج

اے ظفر کب سنے ہے وہ میری
اس کو باتوں میں تو ہزار لگا   ظفر

لگانا: ۱۰ سدھانا، ہلانا۔

لگا لیا ہے صبوحی پہ ہم نے واعظ کو
سحر کو رندوں میں ہر روز ہی سحر کی تلاش   سحر
(نور اللغات)

قول فیصل - مائل کر لینا - عادی بنانا کے معنی شعر سے نکل رہے ہیں۔

لگانا: ۱۱ کسی سواری گھوڑے یا پالکی وغیرہ کو سوار ہونے کے واسطے قریب لا کر کھڑا کرنا - اردو صرف - عوام کی زبان۔

ہی سیتوں سے پھر مڑ کے مختصر سی یہ بات
لگا دتین فرس لا کے جلد زیر قنات   ادرج

قول فیصل - قدیم زمانے میں کہار جب ڈیوڑھی میں ڈولی چوپہلا وغیرہ لگاتے تھے تو کہتے تھے سواری لگاتے ہیں۔

لگانا: ۱۲ پھنسانا، الجھانا - شامل کرنا - اس معنی میں لگا لینا مستعمل ہے - (نور اللغات)

قول فیصل - یہ عوام کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے

لگانا: ۱۳ (مسی، مسی کا جل وغیرہ کے ساتھ) استعمال کرنا - آلودہ کرنا، ملنا، جمانا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

لگانا: ۱۴ سودا پھیلا کر رکھنا - فروختنی اشیاء کو نکال کر رکھنا - اردو صرف، رائج

محل صرف - اب ہم کل نخاس میں دو دکان لگائیں گے پھر برسوں نیلم آباد ہو جائیں گے۔

لگانا: ۱۵ (دل، دھیان کے ساتھ، متوجہ ہونا، رجوع کرنا - مائل ہونا - اٹکانا، پھنسانا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل لگانے کی ہم نے یہ پائی سزا
زندگی بن گئے اک داستاں رہ گئی   علم

لگانا: ۱۶ (سینے یا دل کے ساتھ) چمٹانا، لپٹانا - گلے سے لگانا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ نہیں ہیں تو درد کو ان کے
سینے سے ہم لگائے بیٹھے ہیں   مجروح

لگانا: ۱۷ (تہمت، عیب وغیرہ کے ساتھ، تہمت دھرنا - الزام لگانا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

لگانا: ۱۸ (ٹیکس وغیرہ کے ساتھ) مقرر کرنا - عائد کرنا - باندھنا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل - عائد کرنا، نافذ کرنا کے معنوں میں کرفیو لگانا دفعہ ۱۴۴ لگانا بھی بولتے ہیں۔

لگانا: ۱۸ (مزدور اور مدد کے ساتھ) کام دینا، کام پہ بھیجنا، کام لینا - کام میں مشغول کرنا - اردو صرف، رائج۔

محل صرف - اس مہینے میں شادی ہے تم نے ابھی تک مزدور نہیں لگائے کہ کوڑا ہی اٹھ جاتا۔

لگانا: ۱۹ (نشتر، انجکشن وغیرہ کے ساتھ) گھونپنا، کونچنا - کچوکا دینا - اردو صرف، رائج۔

لگانا: ۲۰ (استرے، قینچی کے ساتھ) تیز کرنا، دھار رکھنا - سان چڑھانا - اردو صرف، رائج۔

لگانا: ۲۱ (ناؤ یا کشتی وغیرہ کے ساتھ، کنارے پر لانا - لنگر انداز ہونا - اردو صرف، فصیح، رائج۔

لگانا: ۲۲ (عذاب، بلا وغیرہ کے ساتھ، سر منڈھنا - سر ڈالنا - پیچھے چپٹانا - اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان

لگانا: ۲۳ (بستر بچھونا، جال وغیرہ کے ساتھ، بچھانا - پھیلانا - اردو صرف عوام کی زبان۔

بے یار میکدے میں نہ بستر لگائیے
ٹھکرا کر سبو کو جام کو پتھر لگائیے   ذوق

لگانا: ۲۴ (روپے پیسے وغیرہ کے ساتھ، اٹھانا، صرف کرنا - خرچ کرنا اردو صرف، رائج۔

محل صرف - تم نے گلی کے اندر مکان لیکے دس ہزار اوپر سے لگائے کیا فائدہ یہی سڑک پر مکان لیتے تو قیمت بڑھ جاتی۔

لگانا: ۲۵ (کنڈی، زنجیر وغیرہ کے ساتھ، بند کرنا - دینا - اردو صرف، رائج۔

لگانا: ۲۶ (کھمبے وغیرہ کے ساتھ، کھڑا کرنا - نصب کرنا - اردو صرف، رائج۔

لگانا: ۲۷ (قفل کے ساتھ) مقفل کرنا، بند کرنا اردو صرف رائج۔

لگانا: ۲۸ (مجمع، پنچایت کے ساتھ، جمع کرنا - اکٹھا کرنا - اردو صرف، رائج۔

لگانا: ۲۹ (اشتہار، پوسٹر وغیرہ کے ساتھ، چسپاں کرنا - اردو صرف، رائج۔

لگانا: ۳۰ (عارضہ، روگ، مرض کے ساتھ

دینا۔ اپنے سر لینا۔ مول لینا۔ خریدنا۔ اردو حرف، رائج۔

محل صرفہ۔ میں کیا کروں قسمت نے جان کو ایسا مرض لگایا ہے کہ جس سے زندگی بھر شاید چھٹکارا نہ ہو سکے۔

لگایا روگ جوانی میں کیوں میاں جرأت
ابھی تو کھیل تماشے کے تھے تمہارے دن — جرأت

لگانا: ۳۱ (مہندی صندل، مرہم وغیرہ کے ساتھ) لیپنا، ملنا، تھوپنا۔ اردو حرف، رائج۔

پکارا میں نے تو اندر سے یہ صدا آئی
ہم اپنے پاؤں میں مہندی لگائے بیٹھے ہیں — لاالم

لگانا: ۳۲ (مکھن گھی وغیرہ کے ساتھ) چپڑنا۔ ملنا۔ اردو حرف، رائج۔

لگانا: ۳۳ (روٹی، پراٹھا، شیرمال کے ساتھ) تنور میں ودڑانا۔ تنور کے اندر روٹی چپکانا۔ اردو حرف، رائج۔

لگانا: ۳۴ مقرر کرنا۔

جلتا ہے لخت دل مجھے سرکار عشق سے
اچھی جگہ نصیب نے ٹکڑا لگا دیا — داغ

(نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لگانا: ۳۵ (دام، قیمت کے ساتھ) قیمت تجویز کرنا۔ اردو حرف، عوام کی زبان۔

محل صرفہ۔ میرے مکان کے ایک صاحب نے ۲۵ ہزار لگائے ہیں مگر میرا ارادہ ابھی فروخت کرنے کا نہیں ہے۔

لگانا: ۳۶ داؤں پر رکھنا، بازی پر رکھنا۔ اردو حرف، عوام کی زبان۔

ہے اشتیاق بوس و کنار اس قدر کہ یار

جی تک تو اب لگاتے ہیں ہر ایک دار پر — انشاء

لگانا: ۳۷ گائے بھینس بکری کا دودھ دوہنا۔ اردو حرف، عوام کی زبان۔

محل صرفہ۔ میاں ابھی آپ دودھ نہ لیں جب لگانی بھینس لگائیں گے تب لیجئے گا عمدہ ہو گا۔

لگانا: ۳۸ عادی بنانا۔ اردو حرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ اب دودھ چھڑا کر بیخ لڑکے کو کھچڑی پر لگا دیا ہے۔

لگانا: ۳۹ کسی چیز کو کسی سے نسبت دینا۔ عورتوں کی زبان۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لگانا: ۴۰ (آنکھ کیلئے) آشنائی کرنا۔ محبت کرنا۔ عشق کرنا۔ اردو حرف۔ عوام کی زبان۔

لگانا: ۴۱ دوستی پیدا کرنا۔

بزم خوباں میں وہ اکڑم سے جو نکلے ہیں تو پس
لگنے والے جتنے تھے سب کو لگا کر لے گئے — جرأت

(نوراللغات)

قول فیصل۔ شعر میں معنی بہلانا، پھسلانا ہیں۔

لگانا: ۴۲ (پان کیلئے) بنانا۔ اردو حرف عورتوں کی زبان۔

یاد اپنی تمہیں دلاتے جائیں
پان کل کے لئے لگاتے جائیں — (زہر عشق)

لگانا: ۴۳ (دفعہ وغیرہ کے ساتھ) عائد کرنا۔ تجویز کرنا۔ اردو حرف، رائج۔

لگانا: ۴۴ (نسبت یا سگائی کے ساتھ) بات ٹھہرانا۔ رشتہ طے کرانا۔ اردو حرف عوام کی زبان۔

لگانا: ۴۵ بیچنا۔ فروخت کرنا۔ اردو حرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ جھگڑو؟ آج یہ شلجم کیا حساب لگائے۔

لگانا: ۴۶ ساجھا ملانا۔ شراکت کرنا جیسے دس دس روپے لگا کر حلوا سوہن بنایا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ ملانا زبانوں پر ہے۔

لگانا: ۴۷ (نعل اور کیل وغیرہ کے ساتھ) ٹھونکنا، جڑنا۔ باندھنا۔ اردو حرف، رائج۔

لگانا: ۴۸ (مہر وغیرہ کے ساتھ) نقش اٹھانا چھاپہ ابھارنا۔ اردو حرف رائج۔

لگانا: ۴۹ (ڈر کا حلق وغیرہ کے ساتھ) تمنار بالبد کرنا، ہاتھ سے منی نکالنا۔ اردو حرف، عوام کی زبان۔

لگانا بجھانا: لڑائی جھگڑا کرانا، بدگوئی اور غیبت کرنا، فتنہ انگیزی کرنا، جھگڑا اٹھانا۔ اردو حرف، عورتوں کی زبان۔

قطعہ
خدا جانے کیا سمجھے وہ کیا نہ سمجھے
یہ حال اس کو ہمدم سنانے سے حاصل
میں جلتا ہوں تب میں کڑھتا ہوں غم میں
مجھے اس لگانے بجھانے سے حاصل — بحر

لگانا بجھانا: کسی کے ساتھ تکرار کر کے ملاپ کرا دینا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ بنیں بولتے۔

لگا نہ کھانا: برابر نہ ہونا۔ ہمسر نہ ہونا۔ بے جوڑ ہونا۔ اردو حرف، عوام کی زبان۔

لگا نہ لگنا: نسبت نہ کھانا۔ مناسبت نہ رکھنا۔ ہمسری نہ کرنا۔ ٹکر نہ کھانا۔ ہمسر نہ ہونا۔ ہمتا نہ ہونا۔ ثانی یا نظیر نہ ملنا۔ بے مثل و بے ہمتا ہونا۔ نسبت نہ ہونا

مناسبت نہ ہونا۔
بھلا کوئی ایسے کو کیونکر لکھے
کہ جس سے کسی کو نہ لگا لگے — انشاء
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لگا نہ ہونا:۔ کچھ مناسبت نہ ہونا۔ کچھ نسبت نہ ہونا۔ تعلق نہ ہونا۔ بہت بڑا فرق ہونا۔ اردو صرف، قریب بمتروک۔
ہجر میں گرم ہے اس داغ سے پہلو میرا
جس سے لگا نہیں دوزخ کے بھی انگاروں کو — ناسخ

لگانے میں آنا:۔ لگائی بجھائی سے متاثر ہو جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
پتہ یہ ہو کہ میرے نالوں سے جل اٹھے بھڑکے کا
اگر وہ شعلہ رو آیا رقیبوں کے لگانے میں — رشک

لگانے والا:۔ چغلخور۔ غیبت کرنے والا۔ ادھر کی بات ادھر کہنے والا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔
عشق پاک اپنا تو بے لاگ ہے پر ڈرتے ہیں
کہ برے ہوتے ہیں کمبخت لگانے والے — رشک

قول فیصل ۔ بصورت جمع بھی بولتی ہیں۔
روز رنگیں سے بھڑاتے ہیں مجھے
یارب اڑ جائیں لگانے والے — رنگین

لگاوٹ:۔ لگاؤ، تعلق۔ علاقہ۔ اردو مونث، قریب بمتروک۔
سر جدا تن سے کسی روز کرائے خنجر یار
یہ لگاوٹ تری ہر بار نہیں اچھی ہے — اسیر

لگاوٹ:۔ میلان، رجحان (نور اللغات)
قول فیصل ۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لگاوٹ:۔ میل، ملاپ، سازش۔ اردو صفت۔ مونث، قریب بمتروک۔
رنگ خون شہدا کا نہ جائے قاتل
کی لگاوٹ ترے ہاتھوں نے حنا سے پیدا — صبا

لگاوٹ:۔ دوستی، یارانہ، آشنائی۔ اردو مونث قریب بمتروک
کرے ہے قتل لگاوٹ میں تیرا رو دینا
تری طرح کوئی تیغ نظر کو آب تو دے — غالب

لگاوٹ:۔ نازنخرہ، معشوقوں کے حرکات اردو صفت۔ مونث، قریب بمتروک۔
نہ لگ چلیں وہ مری جان پہ دل میں ٹھانی ہے
تری طرف سے ہزار ادا یہی لگاوٹ ہو — ناسخ

لگاوٹ باز:۔ لگاوٹ کرنے میں مشاق۔ اردو صفت، قریب بمتروک۔
محل صرف ۔ یوں تو خدا کی خدائی میں ایک سے ایک بڑھ کر حسین دلربا حسین لیکن حسن آرا پر عالم ہی اور ہے۔ خدا چشم بد سے بچائے۔ ایسی لگاوٹ باز انکھڑیاں دیکھیں نہ سنیں۔ (فسانۂ آزاد)

لگاوٹ بازی:۔ تعلق پیدا کرنے کی باتیں۔ اردو مونث۔ عورتوں کی زبان۔ قریب بمتروک۔
محل صرف ۔ اب کی سمکار سے باتیں ہوں یا سامنے کھڑی ہو تو لگاوٹ بازی سے نظر ڈال کر لگا نہیں کر لینا۔ (سیر کہسار)

لگاوٹ پیدا کرنا:۔ تعلق پیدا کرنا۔ اردو صرف، قریب بمتروک۔
رنگ خون شہدا کا نہ جمائے قاتل
کی لگاوٹ ترے ہاتھوں نے حنا سے پیدا — صبا

لگاوٹ دکھانا:۔ التفات ظاہر کرنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔
خالی ہوئے ہیں پر تو غضب میں بھری چلی
غل تھا کہ لو دکھا کے لگاوٹ پری چلی — انیس

لگاوٹ کرنا:۔ چاہنا۔ اپنی طرف مائل کرنا۔ محبت ظاہر کرنا۔ معشوقوں کا اپنی طرف کسی کو مائل کرنا۔ اردو صرف، قریب بمتروک۔
کیا لگاوٹ کر کے میرے دل کو جاناں لے چلا
اپنے ذرے کو اڑا کر مہر تاباں لے چلا — بحر

لگاوٹ کی باتیں:۔ پھسلا لینے والی باتیں، بہلانے کی باتیں۔ اردو صرف۔ قریب بمتروک۔
باتیں نہ لگاوٹ کی کرو اے قمر ایسی
دل جان کے دیں گے نہ سنیں گے سمجھ ایسی — قمر

لگاوٹ نہ آنا:۔ انس نہ ہونا۔ اختلاط نہ ہونا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔
مشتاق شہادت کو وہ دو ہاتھ لگا کر
کہتے ہیں لگاوٹ بہت آتی نہیں مجھ کو — امیر مینائی

لگاوٹ ہونا:۔ نمائشی محبت کا اظہار ہونا۔ اردو صرف، قریب بمتروک۔
کچھ رکھائی تھی کچھ لگاوٹ تھی
کچھ حقیقت تھی کچھ بناوٹ تھی — شوق

لگا ہوا:۔ ملا ہوا۔ پاس، قریب، پیوست اردو صفت، عوام کی زبان۔
کیا جانے کب نکل کے وہ ہنگامہ خیز ہو
محشر لگا ہوا پس دیوار حیا ہے — لائق

لگا ہوا:۔ مصروف، مشغول، جٹا ہوا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔
محل صرف ۔ مزدور بیچارہ سویرے سے کام میں لگا ہوا ہے غریب بھوکا ہوگا کھانا کھلا دو۔

لگا ہوا :۱؎ آشنا۔
(فقرہ) وہ اس لونڈی سے لگا ہوا ہے۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
لگا ہوا :۲؎ وابستہ۔ اردو حرف، قریب بمتروک۔

دامن سے لوگ اس کے اکثر لگے ہوئے ہیں
کوچہ میں سیکڑوں کے بستر لگے ہوئے ہیں ۔ اسیر

لگا ہوا :۳؎ خوگر۔ عادی جیسے لگا ہوا شیر یا کتا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
لگا ہوا :۴؎ سدھا ہوا۔ ہلا ہوا۔ مانوس جیسے آواز پر لگا ہوا۔ بچہ چھڑی پر لگا ہوا ہے۔
(فقرہ) یہ کتا تمہاری آواز پر لگا ہوا ہے۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
لگا ہوا :۵؎ داغی۔ داغدار، کسی کسی جگہ سے سڑا ہوا۔ اردو حرف، عوام کی زبان۔
محل صرف۔ تم سے کہا تھا کہ سیب دیکھ کے لانا تم جو لائے ہو ان میں سے چار لگے ہوئے ہیں اور کھانے کے قابل نہیں ہیں۔

لگا ہونا :- مصروف، مشغول ہونا، کسی کام میں پھنسا ہونا، کسی کام میں لگا ہونا۔ اردو حرف، عوام کی زبان۔

ہم دیر سے نظارہ خوباں میں لگے ہیں
یہ پھول غضب گلشن ایماں میں لگے ہیں ۔ حسرت موہانی

لگا ہونا :- تعلق ہونا۔ آشنائی ہونا۔ ربط ہونا۔ محبت ہونا۔ عشق ہونا۔ اردو حرف، قریب بمتروک۔

حسن و خوبی کی بھی کم بے اعتباری سے ہو قدر
ہو سبک رقاص گر لگا سپر دائی سے ہو ۔ جرأت

لگا نہال مالی سے ہے سب یہ عام ہے
اب گل چین جو چاہے تو سارا لگا بلا ہے ۔ جان صاحب

لگاؤ :۱؎ ایسا برتاؤ کرنا جس سے التفات پایا جائے۔ اردو، مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

لاکھوں لگاؤ ایک چرانا نگاہ کا
لاکھوں بناؤ ایک بگڑنا عتاب کا ۔ غالب

لگاؤ :۲؎ طبیعت کا تعلق جو کسی سے ہو گیا ہو۔ تعلق، علاقہ، نسبت، دوستی، محبت۔ اردو صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

لاگ ہو تو اس کو ہم سمجھیں لگاؤ
جب نہ ہو کچھ بھی تو دھوکا کھائیں کیا ۔ غالب

ہے مری آنکھ کو اس خنجر ابرو سے لگاؤ
ربط جس طرح کہ جوہر کو ہو فولاد کے ساتھ ۔ اسیر

قول فیصل۔ اسی جگہ، دلی لگاؤ بھی زبانوں پر ہے۔
لگاؤ :۳؎ پہونچ۔ دخل، باریابی۔ رسائی گزر۔ اردو صفت، قریب بمتروک۔

بابا علی کو جا کے مجھ نے اس جگہ
جس جا نہ تھا لگاؤ گمان و خیال کا ۔ سیر

لگاؤ :۴؎ میل، ملاپ، رسم و راہ، اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

یار کو ہم سے کچھ لگاؤ نہیں
وہ محبت نہیں وہ چاہ نہیں ۔ رشک

لگاؤ :- رشتہ، ناتہ، یگانگت۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
لگاؤ :۵؎ مناسبت، جوڑ، ہمسری، موقع اردو صفت، متروک۔

عیب کبھی وصل سے چیلی خالی
کچھ گلے لگنے کا لگاؤ نہیں ۔ رشک

لگاؤ :۶؎ آمیزش، لاگ، سازش، شرکت۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

غمزہ و ناز و ادا سب میں حیا کا ہے لگاؤ
ہائے بچپن کی یہ شوخی وہ بھی شرمائی ہوئی ۔ امیر

لگاؤ :۷؎ رجحان، میلان طبع۔ میل خاطر۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

میں تو ملتا نہیں ہوں ان سے مگر
نہیں جاتا ہنوز دل کا لگاؤ ۔ مصحفی

لگاؤ :۸؎ ایما، اشارہ۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
لگاؤ :۹؎ ایک مکان سے دوسری جگہ آمد و رفت کی گنجائش ہونا۔ متصل ہونا اردو صفت، عوام کی زبان۔

پھونکے گا سقف فلک شہر خموشاں کا لگاؤ
نہ کریں دفن مجھے آہ شرر بار سمیت ۔ رشک

قول فیصل۔ زیادہ تر چور وغیرہ کے خطرے کیلئے اس کا استعمال ہے جیسے برابر کی کوٹھی کی طرف سے تمہارے مکان کا لگاؤ ہے۔
لگاؤ ہونا :۱؎ تعلق ہونا۔ نسبت ہونا۔ اردو حرف، غیر فصیح، رائج۔
محل صرف۔ مسخرہ پن قابلیت عالم بالا معلوم شد میاں وہ شعر کیا جس میں ردیف اور قافیے میں لگاؤ نہ ہو۔ (سیر کہسار)
لگاؤ ہونا :۲؎ مکان کا غیر محفوظ ہونا۔ چوری کا اندیشہ رہنا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے جب کسی دوسرے

مکان سے چور کے آنے کا اندیشہ یا راستہ ہو تب بولتے ہیں۔

لگائی :۱؎ (بفتح اول)، عورت، زن ہندی، مونث۔ اہل ہنود عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا تعلق نہیں۔

لگائی :۲؎ آشنا عورت، مدخولہ، کسبی رنڈی، اردو صفت، متروک۔

میں بولی فاحشہ عورت نہ بھائی
کہ دس بارہ خصم کی ہوں لگائی — دولہن نامہ

لگائی بجھائی :۔ (بفتح اول) چغل خوری، غمازی۔ بدگوئی کر کے فتنہ برپا کرنا۔ ادھر کی بات اُدھر کر کے دلوں میں فرق ڈالنا۔ اردو صفت، مونث عورتوں کی زبان۔

کبھی خشمگیں تھیں کبھی طعنہ زن
لگائی بجھائی کے اکثر سخن — اختر شاہ اودھ

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ بھی ہے۔

ان سے لڑوائیں گے رقیب مجھے
کیوں لگائی بجھائی کرتے ہیں — صفدر

لگائی لُتری :۔ ایک کی برائی دوسرے سے کہنا۔ لگائی بجھائی۔ ہندی، مونث، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

لگ بھگ :۱؎ قریب قریب، پاس، نزدیک ہندی، عورتوں کی زبان۔ جیسے عید کی سواری لگ بھگ ہے گھر میں کھانے تک کو نہیں۔ (سگھڑ سہیلی)

(فقرہ) میں منوبر کے لگ بھگ دادی اماں کی ڈولی میں جیٹھ لی۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لگ بھگ :۲؎ تقریباً، تخمیناً۔ ایک اندازے کے مطابق۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ آج کا جلسہ کامیاب رہا لگ بھگ تین ہزار آدمی ہوگا۔

لگ بھگ :۔ ملتا جلتا۔ مشابہ۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔

ع کوئی دیوان اس دیوان کے لگ بھگ ہو نہیں سکتا — عالم

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ بھی صرف ہے جیسے واللہ ہے حسن آرا کے لگ بھگ ہے یہ نہیں سچ کہنا استاد وہ بمبئی والی بیگم بھی ایسی ہی شوخ تھی۔ (فسانۂ آزاد)

لگ بیٹھنا :۔ قریب ہو کر بیٹھنا۔ مل کے بیٹھنا (فقرہ) وہ صدر مقام پر تکیہ سے لگ بیٹھا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس محل پر لگ کے بیٹھنا زبان پر ہے۔

لگتا تار :۔ لگاتار۔ متواتر، پیہم، برابر پے در پے، متصل۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

ہوا قائل ہمارے ابر دریا بار رونے کا
جو لگتا تار باندھا چشم تر نے تار دریا کا — نکہت

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر لگاتار بولتے ہیں۔

لگتا ہوا :۔ قرین قیاس، چسپاں۔ مشابہ ملتا جلتا۔ اردو صفت، مذکر۔ عوام کی زبان۔

محل صرف۔ جیسے کل آپ نے ایسا لگتا ہوا جملہ کہا کہ ان کو خاموش ہو جانا پڑا اور کوئی جواب دیتے نہ بنا۔

لگتا ہے :۔ قیاس سے معلوم ہوتا ہے۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ پہلے میں سمجھتا تھا کہ آپ میرا ساتھ دیں گے مگر اب ایسا لگتا ہے کہ آپ مخالف سے مل گئے ہیں۔ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔

قول فیصل۔ یہ زبان کا جاریہ صرف ہے۔ کچھ عرصہ سے عوام "لگتا ہے" معلوم ہونے کے معنی میں بولنے لگے ہیں۔

لگتی :۱؎ چبھتی، کھٹتی۔ کاٹ کرنے والی۔ زخم ڈالنے والی۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کھٹتی چبھتی کے معنوں میں بولتے ہیں زخم ڈالنے والی کی کوئی خصوصیت نہیں۔ جیسے بات تو تم نے لگتی کہی لیکن کسی طرح مناسب نہیں تھا۔

لگتی :۲؎ ہمشکل۔ مشابہ، ملتی جلتی۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔

لگتی :۳؎ تکلیف دہ۔ سوزش بڑھا دینے والی۔ اردو صفت۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ ڈاکٹر صاحب آپ زخم دھلانے کے بعد جو دوا لگاتے ہیں وہ بہت لگتی ہے۔

لگتی :۴؎ اثر کرنے والی۔ موثر۔ مفید۔ اردو صفت۔ عوام کی زبان۔

محل صرف۔ میں نہ کسی کا علاج کرتا ہوں نہ کروں گا مجھے تو ڈاکٹر رفیق صاحب ہی کی دوا لگتی ہے۔

لگتی کہنا :۔ چبھتی کہنا، موثر بات کہنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ زیادہ تر لگتی ہوئی کہنا زبانوں پر ہے۔

لگتے گھر لگانا :۔ چبھتی ہوئی تیے کی بات کہنا (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

لگتی لگاتی بات :۔ وہ بات جو قرین قیاس

ہو۔ وہ بات جو کسی موقع پر چسپاں ہو۔

نہیں بات سنتے وہ لگتی لگاتی
بگڑ کر میں کی دہیں روکتے ہیں — داغ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں لگتی بات یا لگتی ہوئی بات زبانوں پر ہے۔

لگتی لگاتی بات: — چبھتی ہوئی بات۔

ذکر دشمن پہ بگڑنا ہے بجا
واقعی لگتی لگاتی بات ہے — داغ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ لگتی بات کہتے ہیں۔

لگتے ہاتھ: — ساتھ کے ساتھ، کسی کام کے ساتھ میں۔ اردو حرف، دہلی کی زبان۔

(فقرہ) اب زندگی میں پھر یہاں آنا نصیب ہو یا نہ ہو لاؤ لگتے ہاتھ جہاں تک ہو سکے زیارتیں تو کر لوں۔ (محضناۃ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں لگے ہاتھ یا لگتے ہاتھوں کہتے ہیں۔ جیسے نخاس تو جا رہے ہو لگے ہاتھ نظامی پریس بھی ہو لینا شاید پروف تیار ہو گئے ہوں تو لیتے آنا۔

لگ جانا: ۱ — کسی کی آئی ہوئی مصیبت یا آفت کا کسی اور پر آ جانا۔ اردو حرف، عورتوں کی زبان۔

اس کے اوپر نہ کوئی آنچ آئے
اس کی آئی ہوئی مجھے لگ جائے — اختر شاہ اودھ

لگ جانا: ۲ — الزام آ جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں، تہمت وغیرہ کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

لگ جانا: ۳ — اثر کر جانا۔

(فقرہ) تم کو بھی شہر کی ہوا لگ گئی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں ہوا وغیرہ کے ساتھ بولتے ہیں۔

لگ جانا: ۴ — تکلیف ہونا۔ ناگوار گزرنا۔ چبھ جانا۔ اردو حرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

اچھی کہی اچھا نہیں کچھ دل کا لگانا
یہ لگ گئی اے ناصح ناداں ترے دل کو — داغ

لگ جانا: ۵ — متعدی مرض کا ایک کو ہو کر اس کے پاس آنے جانے والے کو ہو جانا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ بیماری یا مرض کے ساتھ ہی اس کا استعمال ہے۔

لگ جانا: ۶ — ٹھہر جانا۔

(فقرہ) کپڑے میں مٹی لگ گئی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ مٹی کیچڑ وغیرہ کے ساتھ ہی اس کا استعمال ہے۔

لگ جانا: ۷ — آ جانا۔

(فقرہ) کپڑے میں داغ لگ گیا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ داغ دھبہ وغیرہ کے ساتھ ہی بولتے ہیں۔

لگ جانا: ۸ — شروع ہو جانا۔ اردو حرف متروک۔

ع مجھ کو روتے دیکھ اس کو مسکرانا لگ گیا — جرأت

لگ جانا: ۹ — جل جانا۔ جیسے چاول لگ گئے

(نور اللغات)

قول فیصل۔ چاول اور کھچڑی وغیرہ کے ساتھ ہی صرف ہے۔

لگ جانا: ۱۰ — شروع ہو جانا۔ آغاز ہونا۔ اردو حرف، عورتوں کی زبان۔

دن پیر کا رہا نہیں منگل کا لگ گیا
نوچندی کو نہاؤں گی جاؤں گی کربلا — جان صاحب

قول فیصل۔ اس کا صرف، دن، مہینے اور سال کے ساتھ ہے۔ جیسے تمہارے لڑکے کو اٹھارواں سال لگ گیا ہے کچھ صدقہ وغیرہ دیدو۔

لگ جانا: ۱۱ — دیمک، گھن یا کیڑے کا کھا جانا

(فقرہ) جس طرح ریشمی کپڑے کو کیڑا لکڑی کو گھن، کڑیوں کو دیمک لگ جاتی ہے اسی طرح آدمی کو قرض کھا جاتا ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ دیمک، گھن، کیڑے وغیرہ ہی کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

لگ جانا: ۱۲ — لازم ہو جانا کسی فعل کا، عادت ہو جانا۔

دل لگا کر لگ گیا ان کو بھی تنہا بیٹھنا
بارے اپنی بیکسی کی ہم نے پائی داد یاں — غالب

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے یہ دہلی کی زبان ہے۔

لگ جانا: ۱۳ — بہل جانا۔ رجوع ہونا۔ مائل ہو جانا۔ جیسے طبیعت لگ جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ دل، طبیعت وغیرہ کے ساتھ ہی بولتے ہیں

دل کا لگ جانا بھی گویا دوستو اک دکھ ہوا
مجھ کو روتے دیکھ اس کو مسکرانا لگ گیا — جرأت

لگ جانا: ۱۴ — چھو جانا۔

(فقرہ) میں نے مارا نہیں اتفاقیہ ان کے پاؤں لگ گیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں۔ ہاتھ، پاؤں، کہنی، لکڑی، انگلی وغیرہ کے ساتھ ہی اس کا صرف ہے۔

لگ جانا: ۱۵ — ضرب آ جانا۔ چوٹ آ جانا۔ لاٹھی لگ جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ لاٹھی وغیرہ کے ساتھ ہی زبانوں پر ہے۔

لگ جانا ؛ ہ ۔ مائل ہو جانا ۔ مصروف ہو جانا (ذوق) وہ اور باتوں میں لگ گئے پڑھنا لکھنا چھوڑ دیا ۔
تم باتوں میں لگ گئے اور میری طرف متوجہ نہ ہوئے
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے ۔ باتوں وغیرہ کے ساتھ صرف ہے ۔

لگ جانا ؛ ہ ۔ پیوست ہو جانا ۔ پڑنا ۔ اردو صرف ، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف بھی گولی چھرا وغیرہ کے ساتھ ہے ۔

لگ جانا ؛ ہ ۔ چبھ جانا ۔ جیسے چاقو لگ گیا
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے ، چاقو ، چھری ، قرولی وغیرہ کے ساتھ صرف ہے ۔

لگ جانا ؛ ہ ۔ بھڑک جانا ۔ مشتعل ہو جانا ۔ اردو صرف ، رائج ۔

تعجب کیا لگی گر آگ اے سیماب سینے میں
ہزاروں دل میں انگارے بھرے ہیں لگ گئی ہوگی — سیماب

لگ چلنا ؛ ہ ۔ ساتھ ہو لینا ۔ ہمراہ ہو لینا ۔ اردو صرف ، قریب بمتروک ۔

گرچہ آوارہ جوں صبا ہیں ہم
لیک لگ چلنے میں بلا ہیں ہم — میر

باغ سے وہ چلا تو مرغ چمن
لگ چلے ساتھ گلستاں کو چھوڑ — جرأت

لگ چلنا ؛ ہ ۔ لپٹنا ، چمٹنا ۔ اردو صرف متروک ۔

گرچہ لگ چلنا مرا تم کو تو لگتا ہی برا
پر کروں کیا بے طرح دل تم سے جاناں لگ گیا — جرأت

لگ چلنا ؛ ہ ۔ پاس ہو کر چلنا ، چھو کر چلنا ۔ مل کر چلنا ۔ بھڑ کر چلنا ۔ اردو صرف ، قریب بمتروک ۔

صبا کی طرح ہر اک غیرت گل سے ہیں لگ چلتے
محبت ہو سرشت اپنی نہیں یارانہ آتا ہے — آتش

لگ نہ چل اے نسیم باغ کہ میں
رہ گیا ہوں چراغ سا گل ہو — میر

لگ چلنا ؛ ہ ۔ کنایہ ہے کسی سے رسم و راہ پیدا کرنے اور اختلاط کرنے سے ، مانوس ہونا ، ربط ضبط بڑھانا ۔ دوستی بڑھانا ۔ یارانہ گانٹھنا اردو صرف ، قریب بمتروک ۔

کیوں تم نے رقیبوں سے ملاقات بڑھائی
لگ چلتے ہیں اب ہم بھی کسی اور پری سے — رند

سایہ ساں لگ چلو آتش نہ بہت یار سے تم
دشمن و دوست کی آنکھوں میں سماتے ہیں بہت — آتش

لگ چلنا ؛ ہ ۔ گفتگو میں حد سے زیادہ بے تکلف ہو جانا ۔ محبت جتانا ۔ اردو صرف ، متروک ۔

جھڑک کے کہنے لگے لگ چلے بہت اب تم
کبھی جو بھولے کے ان سے کلام ہم نے کیا — درد

لگدی ؛ ا ۔ کسی گیلی پسی ہوئی چیز کی گولی ۔ (بنانا کے ساتھ) ہندی ۔ مونث ۔ اہل ہنود کی زبان
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں اسے لبدی کہتے ہیں" ۔
مولف اس اضافے کے ساتھ تائید کرتا ہے کہ یہ عوام کی زبان ہے ۔

لگدی بنانا ؛ ۔ کسی گیلی پسی ہوئی چیز کی گولی یا گودا سا بنانا ۔ جیسے بھنگ کی لگدی ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس جگہ لبدی بنانا کہتے ہیں ۔

لگ رہنا ؛ ۔ چھپ کے بیٹھنا تاک میں بیٹھنا رہزنی کے ارادے سے چھپ کے بیٹھنا ۔ اردو صرف قریب بمتروک ۔

محل صرف ۔ جب رات فاقے سے گزر جاتی ہے تب جنگل میں جا کر لگ رہتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ جو سامنے آیا اس کی خیر منائی کلی کھتری کرلی ۔ (طلسم ہوشربا)

لگڑ ؛ ۔ (بفتح اول و دوم) ایک قسم کا باز ۔ شکرا ۔ ہندی ، مذکر ۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لگڑا ؛ ہ ۔ (بالضم ، جھیڑا) ۔ چھٹا پرانا کپڑا ۔ ہندی مذکر ۔ عوام کی زبان ۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لگڑا ؛ ہ ۔ لستہ ۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لگسی ؛ ۔ لانبی لکڑی جس کا سرا ٹیڑھا ہوتا ہے اور جس سے درخت کے پھل توڑتے ہیں ۔ ہندی ۔ مونث
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس محل پر لگّی بولتے ہیں ۔

لگ کے ؛ ۔ پے در پے ، برابر ، بغیر ناغہ کئے مسلسل ۔ مستقل مزاجی کے ساتھ ۔ اردو صرف عورتوں کی زبان ۔

کئی دن لگ کے مزے اس نے اڑائے کیا کیا
شجر قد سے ثمر وصل کے پائے کیا کیا — امانت

قول فیصل ۔ علاج کیلئے زبانوں پر زیادہ ہے جیسے اگر تم ڈاکٹر رفیق کا لگ کے علاج کرو تو بالکل ٹھیک ہو جاؤ گے گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے ۔

لگ گئی جب لاج کہاں ؛ ۔ جب آنکھ لڑ جاتی ہے تو شرم لحاظ کم رہتا ہے ۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے کبھی کبھی ساتھ عورتیں بول دیتی ہیں ۔

لگ لپیٹ کر ؛ ۔ محنت کر کے ۔ کوشش کر کے اردو صرف ۔ دہلی کی عورتوں کی زبان ۔

محل صرف۔ اس وقت میں ہوسکے تو لگ لپٹ کر علم و ہنر حاصل کر لیں۔ (بیانات الغنی)

لگ لپٹ کر :- مشترکہ قوت سے، مجموعی قوت سے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لگ لگ :- ایک قسم کا پرند جس کی گردن پاؤں اور چونچ دراز ہوتی ہے۔ فارسی مذکر۔ اس کو عربی میں لق لق کہتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "اسے لکھنؤ میں حاجی لق لق کہتے ہیں" مؤلف تائید کرتا ہے۔

لگ لگا جانا :- لگ جانا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ میں جو آئی تو ذرا ہولے سے کنڈا پر ہاتھ رکھا تھا کہ دھڑام سے گر پڑی نکین تخت کی تکیلی لگ لگا گئی ہوگی۔ (توبۃ النصوح)

لگما ترا :- لگوار، لگو، یار، آشنا

اچھے ہی کئے ڈھونڈھ کے پیدا یہ دوگانہ
لگما ترے دونوں ہیں طرحدار تمہارے سید یار علی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لگم سگا :- یاری، آشنائی، سلسلہ عشق و محبت اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تمہیں یقین آئے یا نہ آئے میں خوب جانتی ہوں کم سے کم سال بھر سے دونوں میں لگم سگا ہے۔

لگن :- (بفتحتین) ہاتھ پاؤں دھونے کا طشت چلمچی۔ فارسی مونث، قلیل الاستعمال۔

دھوتا ہوں جب میں پینے کو اس سیمتن کے پاؤں
رکھتا ہے ضد سے کھینچ کے باہر لگن کے پاؤں غالب

قول فیصل۔ بصورت تذکیر بھی بولتے تھے۔

شیشوں میں مہندی ملی جائے حباب آسا میں
آپ کے پاؤں تو نازک ہیں لگن تھمتے کہیں اختر
یہ بھر جائے گا کلیجے کے ٹکڑے دل سے سجا لگن انیس

موجودہ دور میں لگن کی جگہ طشت یا تسلا زبانوں پر زیادہ ہے۔

لگن :- وہ لکھائی جس میں شمع جلائی جاتی ہے۔ فارسی۔ مونث، قلیل الاستعمال۔

پروانہ سر بتاک کے لگن ہی میں مرگیا
ایسے کہاں نصیب کہ ہو ہمکنار شمع مصحفی (فرہنگ آصفیہ)

لگن :- مجمر، اگردان۔ بیشتر بول چال میں تانیث کے ساتھ ہے، بیگمات کی زبان پر مذکر ہے اردو۔

یہ ندامت ہے ترے جلوے اے شعلہ طور
وجہ کیا آج جو محفل میں لگن یاد آیا رشک (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لگن :- تعلق، نسبت، ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لگن :- دھن، خیال، لو، دھیان۔ اردو مونث، عورتوں کی زبان۔

بھوکے غیبر دل کی خدا سی لگن ہو
سچ ہی کہا کسی نے کہ بھوکے بھجن ہو نظیر اکبرآبادی

لگن :- شوق۔ خواہش۔ اشتیاق۔ آرزو تمنا، امنگ، ولولہ۔ جوش و خروش۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
غبیر کی زمین جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن دل میں سب کے لگا دی
اک آواز میں سوتی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے حالی

لگن :- محبت، عشق، پیار۔ اردو صفت غیر، فصیح، رائج۔

آہ ہوتی ہے لگن آخر وبال سر یہاں
عشق پروانہ سے سیکھے شمع بھی سر بیچنا ظفر
لگ گئی جس کو لگن کیا وہ پھر افسوس جلے لا اعلم

لگن :- گھڑی، ساعت، وقت، سماں مہورت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ اہل ہنود کی زبان ہے۔

لگن :- شادی، شادی کی تاریخ اور وقت کا تقرر۔ اہل ہنود کی زبان۔

آراستہ بزم و انجمن ہے
اک غیرت شمع کی لگن ہے اختر شاہ اودھ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ اہل ہنود کی خاص زبان ہے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لگن :- آفتاب کے برج میں تحویل کرنے کی ساعت۔ جیسے سبھ لگن۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ نجومیوں کی اصطلاح ہے۔

لگن :- آٹا گوندھنے کا تانبے یا پیتل کا پھیلا ہوا کنارے دار ظرف۔ اردو مونث، رائج

لگنا :- (بالفتح) بکری کی چیزوں کا پھیلنا یا سجا کر رکھا جانا۔ اردو فعل، فصیح، رائج

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے دوکان اور بازار

وغیرہ کے ساتھ صرف ہے۔

لگنا: ۲ رجوع ہونا، مائل ہونا، میلان ہونا جمنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ دل اور طبیعت وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

لگنا: ۳ تیز ہونا، دھار رکھی جانا۔ اردو عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ استرہ، چاقو، قینچی وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

لگنا: ۴ کنارے پہنچنا، کنارے پہ آنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ کشتی، جہاز، ناؤ وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

لگنا: ۵ ، پھیلنا۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف جال، پھندا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

لگنا: ۶ گھات میں رہنا، تاک میں بیٹھنا جیسے دو چار آدمی ہر وقت شکارگاہ پہ لگے رہتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

لگنا: ۷ خرچ ہونا، صرف ہونا، اٹھنا اردو، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ وقت روپیہ پیسہ وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

لگنا: ۸ لاگت آنا، صرف بیٹھنا۔ اردو عوام کی زبان۔

محل صرف۔ سو روپیے لگ کر شیروانی تیار ہوئی اور تم کو پسند نہیں۔

لگنا: ۹ قیمت اٹھنا، دام حاصل ہونا چکنا، مقرر ہونا، قرار پانا۔ اردو، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف بھی روپیے پیسے کے ساتھ ہی ہے۔ جیسے اس مکان کے دس ہزار روپیے لگ چکے ہیں لیکن میں نے نہیں بیچا ہے کم سے کم پندرہ ہزار روپیوں میں فروخت کرونگا

لگنا: ۱۰ قائم ہونا، لڑنا۔ جیسے رائے لگنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لگنا: ۱۱ استعمال میں آنا، برتا جانا، مصرف میں آنا۔ اردو، رائج۔

محل صرف۔ تم نے جو مشین کی سوئی دی تھی وہ ایک مہینے لگی رہی کوئی خرابی نہیں ہوئی ایسی ہی دو چار اور ہوں تو دے دینا۔

لگنا: ۱۲ عادی ہونا۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف کھچڑی، روٹی، دودھ وغیرہ کے ساتھ ہے جیسے بچہ ماشاءاللہ کھچڑی پہ لگ گیا ہے مگر احتیاط سے کھلانا ایسا نہ ہو کہ دست آنے لگیں۔

لگنا: ۱۳ چپڑ جانا، ملا جانا۔ اردو، رائج

قول فیصل۔ گھی، مرہم وغیرہ کے ساتھ صرف ہے

لگنا: ۱۴ جڑا جانا، مرصع کیا جانا جیسے نگینہ لگنا، لعل لگنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اسی جگہ جڑنا بھی زبانوں پر ہے

لگنا: ۱۵ بات ٹھیرنا، نسبت ٹھیرنا۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف بھی شادی، نسبت بات وغیرہ کے ساتھ ہے۔ جیسے تمہاری لڑکی کی کتنی اچھی نسبت لگی تھی لیکن تم نے انکار کر دیا بہت غلطی کی۔

لگنا: ۱۶ زیب دینا، پھبنا۔ جیسے اسے پان کیا اچھا لگتا ہے۔ تمہیں یہ رنگ اچھا لگتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس طرح پان کے ساتھ لگنا نہیں بولتے۔ رنگ کے ساتھ اچھا کا اضافہ کرکے ہی بولتے ہیں پان لگنا، پان پھبنا کے معنوں میں زبانوں پر ہے

لگنا: ۱۷ لگن ہونا۔ عشق ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا ان معنوں میں نہیں بولتے۔

لگنا: ۱۸ کاٹ کرنا۔ سوزش کرنا۔ اردو عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف، دوا، دھوئیں وغیرہ کے ساتھ ہے۔

لگنا: ۱۹ داغ آنا۔ جل جانے کے قریب ہونا۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف، دال، چاول، کھچڑی وغیرہ کے ساتھ ہے۔

لگنا: ۲۰ اجتماع ہونا۔ ہجوم ہونا۔ اکٹھا ہونا۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف، ہجوم، مجمع، دربار، بھیڑ وغیرہ کے ساتھ ہے۔

لگنا: ۲۱ آمد و رفت ہونا۔ آباد ہونا۔ جیسے یہاں شیر لگتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لگنا: ۲۲ ڈاک میں پڑنا۔ جیسے چٹھی لگنا۔ پورب کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لگنا: ۲۳ زخم پڑ جانا، پک جانا۔ اردو، رائج۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف، کمر، کولا، پیٹھ وغیرہ کے ساتھ ہے ۔ جیسے غریب دو مہینے سے بیمار پڑا رہا تو پیٹھ لگ گئی زخموں میں بہت تکلیف ہے ۔

لگنا: ٢٤ مص کھپنا، صرف ہونا ۔ اردو عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ صرف دیوار ہی اٹھنے میں دو ہزار لگے لگ گئے ابھی تو پورا امکان باقی ہے ۔

لگنا: ٢٥ مص اثر بد کرنا ۔ موافق نہ آنا ۔ جیسے اس شہر کا پانی لگتا ہے ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ موافق آنا کے معنوں میں بولتے ہیں ۔ جیسے تم گئے تھے تو بہت دبلے تھے لیکن بمبئی سے موٹے ہو کے آئے ہو ۔ تمہیں بمبئی کا پانی لگ گیا ۔ بصورت نفی بھی بول دیتے ہیں ۔

لگنا: ٢٦ مص پھیلا ہونا ۔ دہندار ہونا ۔ اردو عوام کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف پھلوں وغیرہ کے لئے ہے ۔ جیسے تم سے کہا تھا کہ دیکھ کے لانا تم جتنے سیب لائے سب لگے ہوئے ہیں ۔

لگنا: ٢٧ مص موافق آنا ۔ راس آنا ۔ جیسے پانی گھی ہو کر لگا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل موافق آنا کے معنوں میں بولتے ہیں پانی گھی ہو کر لگنا ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لگنا: ٢٨ مص ٹھیک آنا ۔ درست ہونا ۔ اردو عوام کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف عینک اور چشمہ کے ساتھ ہے ۔ جیسے بہت سی عینکیں تھیں صرف مرزا صاحب کی عینک ہمارے لگی ۔

لگنا: ٢٩ مص جٹنا، جوڑا جانا ۔ جوڑنا لگایا جانا ۔ جیسے گاڑی میں بیل یا گھوڑے لگنا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس جگہ جتنا بولتے ہیں ۔

لگنا: ٣٠ مص معلوم ہونا ۔ محسوس ہونا ۔ اردو، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف جاڑا، گرمی، سردی پیاس، بھوک، اچھا، برا، پاخانہ، پیشاب، ڈر وغیرہ کے ساتھ ہے ۔

لگنا: ٣١ مص عمل کرنا ۔ اثر کرنا ۔ جیسے جادو لگنا، ٹونا لگنا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لگنا: ٣٢ مص بھرنا، لتھڑنا ۔ اردو، عوام کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف، گو، کیچڑ، وغیرہ کے ساتھ ہے ۔

لگنا: ٣٣ مص پھنسنا ۔ جیسے مچھلی لگنا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لگنا: ٣٤ مص تیزی یا تندی دکھانا ۔ اردو رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف شراب یا تمباکو وغیرہ کیلئے ہے ۔

لگنا: ٣٥ مص تجویز پانا ۔ قرار پانا ۔ جمنا ۔ اردو، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف فرد جرم، دفعہ، حکم وغیرہ کے ساتھ ہے ۔

لگنا: ٣٦ مص ملنا، پانا ۔ اردو، غیر فصیح رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف، پتہ، سراغ وغیرہ کے ساتھ ہے ۔

لگنا: ٣٧ مص بندھنا ۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

قول فیصلہ ۔ اس کا صرف دھن، خیال وغیرہ کے ساتھ ہے ۔

لگنا: ٣٨ مص عائد ہونا ۔ اردو، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف، ٹیکس وغیرہ کے ساتھ ہے ۔

لگنا: ٣٩ مص نقش ہونا ۔ نقش ابھرنا ۔ چھاپہ ہونا ۔ اردو، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف مہر، ٹھپا وغیرہ کے ساتھ ہے ۔

لگنا: ٤٠ مص پہونچنا ۔ جیسے پانچ روز میں وہاں چٹھی لگتی ہے پورب کی زبان ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لگنا: ٤١ مص ٹنگنا ۔ لٹکایا جانا ۔ آویزاں کیا جانا ۔ اردو، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف پنکھا وغیرہ کے ساتھ ہے

لگنا: ٤٢ مص چسپاں ہونا، چپکنا، پیوستہ ہونا ۔ ملنا ۔ اردو، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف اشتہار، پوسٹر، پھایا وغیرہ کے ساتھ ہے ۔

لگنا: ٤٣ مص سلنا، ٹنکنا ۔ ٹانکا جانا ۔ اردو رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف گوٹ، کنارہ، بٹن وغیرہ کے ساتھ ہے ۔

لگنا: ٤٤ مص زیادہ شراب پینے سے ایسی کیفیت پیدا ہونا جو موت کا سبب ہو جائے ۔ اردو، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف کانٹا کے ساتھ ہے

جیسے تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ ایک بہت بڑے
شاعر کو شراب کا کانٹا لگا اور وہ راہی
ملک عدم ہوئے ۔

لگنا :۔ ۴۵ شامل ہونا، نتھی ہونا، منسلک ہونا،
ضمیمہ کے طور پر شامل ہونا، ساتھ جڑنا، شامل
شل ہونا ۔ اردو، عوام کی زبان ۔

لگنا :۔ ۴۶ ملحق ہونا، متصل ہونا، قریب ہونا
اردو، رائج ۔

محل صاف ۔ ادھر کیوں بیٹھے ہو ادھر آکے
گاڈی سے لگ کے بیٹھو ۔

لگنا :۔ ۴۷ جمنا، قائم ہونا، جڑ پکڑنا
اردو، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف درخت، پودے
وغیرہ کے ساتھ ہے ۔

لگنا :۔ ۴۸ اُگنا، پیدا ہونا ۔ اردو،
دہلی کی زبان ۔

جو ہوا تیر آکشتہ قامت
سرو اس کے سر مزار لگا — ظفر

قول فیصل ۔ اس جگہ اُگنا ہی بولتے ہیں ۔

لگنا :۔ ۴۹ جچنا، انداز ہونا، اٹکل یا قیاس میں آنا
اردو، غیر فصیح، رائج ۔

محل صاف ۔ ہمیں یہ امرود تو دس سیر نہیں
لگتے پھر سے تول دو ۔

لگنا :۔ آنا، پیدا ہونا، اردو، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف پھل پھول وغیرہ
کے ساتھ ہے ۔

لگنا :۔ کھڑا ہونا، نصب ہونا، قائم ہونا
اردو، عوام کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف کھمبا، کھمبا
تھم وغیرہ کے ساتھ ہے ۔

لگنا :۔ ۵۲ پڑنا، مارا جانا، پیٹا جانا، اردو
صرف، عوام کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف طمانچہ، چانٹا
چپت جوتا وغیرہ کے ساتھ ہے ۔

کیا تھا گلبدنوں سے مقابلہ شاید
طمانچے خوب سے نسرین و یاسمن کو لگے — رند

لگنا :۔ ۵۳ کسی ہتھیار کا صدمہ پہنچنا، ضرب
پہنچنا، چوٹ آنا، کسی ہتھیار سے ضرب آنا ۔ پڑنا
اردو صرف، فصیح، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف تلوار، گولی، بندوق
وغیرہ کے ساتھ ہے ۔

ملاتا شہریوں سے آنکھ ہے یہ صحرائی
میں کیا شاد ہوں گولی اگر ہرن کو لگے — رند

لگنا :۔ ۵۴ ٹکر کھانا، ٹکرانا، بھڑنا، جیسے دیوار
سے گیند لگنا، چھت سے سر لگنا، فصیل سے گولہ لگنا ۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ عوام کی زبان ہے ۔

لگنا :۔ ۵۵ ملا جانا، لیپ کیا جانا، لیا جانا
اردو، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف حنا، مہندی اور
دوا وغیرہ کے ساتھ ہے ۔

اللہ حسن و عشق میں کیا اختلاط ہے
یاں دل میں چھالے پڑ گئے واں جب حنا لگی — رند
ٹیسیں گئیں نہ دل کی دوا بار ہا لگی
کوسا تھا کس نے کس کی اسے بد دعا لگی — رند

لگنا :۔ ۵۶ دکھائی دینا، نظر آنا، معلوم دینا
سوجھنا ۔ اردو، غیر فصیح، رائج ۔

کہنہ دے شاعروں کو جو سبق بتاتے ہیں
بیرانا نظر میں ما زلف تری اژدہا لگی — رند

جس کے دل کو تری زلفوں سے میاں لاگ لگے
اس کی آنکھوں میں جو دنیا بھی ہو تو ناگ لگے — بحر

قول فیصل ۔ کچھ عرصہ سے عوام معلوم ہونا
کے معنوں میں ایسا لگتا ہے بولنے لگے ہیں جو بالکل
غیر فصیح اور جدید صرف ہے ۔

لگنا :۔ ۵۷ برابر ہونا، مقابل ہونا، ہمسر ہونا
ہمتا ہونا، پہنچنا ۔ اردو عوام کی زبان ۔

یقین ہے بندی کو جس گھر میں جائے تیرا قدم
لگے بہشت نہ اس گھر کو اور نہ باغ ارم — رنگین

لگنا :۔ ۵۸ آلودہ ہونا، چپٹنا
اردو، فصیح، رائج ۔

قول فیصل ۔ تنہا استعمال نہیں ہے خاک وغیرہ
کے ساتھ ہی مستعمل ہے ۔

آ سکتے ہیں لحد میں فرشتے عذاب کے
دیکھیں گے جب کفن میں ہے خاک شفا لگی — رند

لگنا :۔ ۵۹ آغاز ہونا، شروع ہونا
اردو، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف برسات، دن رات
کام، برس، ہچکی وغیرہ کے ساتھ ہے ۔

لازم ہے اب تو تجھ کو عیادت دم اخیر
ہچکی ترے مریض کو او بے وفا لگی — رند

لگنا :۔ ۶۰ سیا جانا، بھرا جانا ۔ اردو
فصیح، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف ٹانکے وغیرہ کے ساتھ ہے

افسردگی نے یہ خاموش کر دیا تجھ کو
کہے تو گویا کہ ٹانکے مرے دہن کو لگے — رند

لگنا :۔ ۶۱ باہم آشنائی ہونا، اس معنی میں
لگا ہونا مستعمل ہے ۔

کرتی ہے زیر برقع فانوس تاک جھانک
پروانے سے ہے شمع مقرر لگی ہوئی ذوق
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

لگنا :- ۶۲ چھوا جانا، مس ہونا۔ اردو فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف، انگلی، ہاتھ، پاؤں وغیرہ کے ساتھ ہے۔

یہی دعا ہے ہماری الہیٰ سانپ ڈسے
جو دست غیر تری زلف پُرشکن کو لگے رند

لگنا :- ۶۳ ہونا، پڑنا۔ اردو، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ دھبا لگنا، عرصہ لگنا، نام لگنا، دیر لگنا، گہن لگنا وغیرہ کے ساتھ صرف ہے،

وہ زلف رخ پہ رہے دیر تک تو ہو اندھیر
جہاں سیاہ ہو عرصہ اگر گہن کو لگے رند

لگنا :- ۶۴ موثر ہونا، کارگر ہونا۔ اردو، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف دوا، بد دعا، دعا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

آخر ترے مریض محبت نے جان دی
تاثیر کی دعا نے نہ کوئی دوا لگی رند

بےبس کیوں نہ دل کی دوا بار ہا لگی رند
کوسا تھا کس نے کس کی اسے بددعا لگی

لگنا :- ۶۵ لاحق ہونا، چمٹنا، وابستہ ہونا، پیچھے پڑنا۔ اردو، عوام کی زبان

قول فیصل۔ اس کا صرف مرض، روگ عارضہ وغیرہ کے ساتھ ہے۔

عشق کا مہلک جو سنتے تھے کہانی میں مرض
ہائے وہ ہی لگ گیا ہم کو جوانی میں مرض ممنون

لگنا :- ۶۶ جلنا، سلگنا، مشتعل ہونا، بھڑکنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف آگ کے ساتھ ہے۔

جلا ہوں اپنے پرائے سے بسکہ او غربت
نہ دیکھوں پھر کے اگر آگ بھی وطن کو لگے رند

لگنا :- ۶۷ ہضم ہونا، انگ کو لگنا اردو عوام کی زبان۔

غم فراق نے کھایا ہے مجھ کو گھن کی طرح
غذا تباہ تو کیونکر مرے بدن کو لگے رند

قول فیصل۔ اسی محل پر انگ کو لگنا بولتے ہیں جو عورتوں کی زبان ہے۔

لگنا :- ۶۸ ہمبستر ہونا، جماع کرنا، مجامعت کرنا۔ اردو متروک۔

مٹے گی ڈھلی کمر دل سے نہ خواہش دنیا
کرے جوان کوئی ایسی قحبہ زن کو لگے رند

مرد وے اک دن میاں آ چاکو رے دس دس لگے
اے دوگانا سچ کسی کو اس قدر بڑھ بس لگے رنگین دہلوی

لگنا :- ۶۹ سر ہونا، پیچھے پڑنا، چمٹنا، گلے کا ہار ہونا، گلے پڑنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

دل کیوں تجھے وہ زلف سیہ خوشنما لگی
بیٹھے بٹھائے جان کے پیچھے بلا لگی رند

لگنا :- ۷۰ بند ہونا۔ اردو، فصیح، رائج

قول فیصل۔ اس کا صرف آنکھ کے ساتھ ہے۔ اس شعر میں ایک آنکھ لگنا کے معنی محبت ہو جانا ہیں۔

فرقت کی رات آنکھ نہ دم بھر ذرا لگی
کیسی بری گھڑی تھی جو آنکھ اے خدا لگی رند

لگنا :- ۷۱ مشغول ہونا، مصروف ہونا اردو، عوام اور عورتوں کی زبان

محل صرف۔ کئی ماہ سے غریب بیکار گھوم رہا تھا اچھا ہوا کہ پرسوں سے کام سے لگ گیا۔ روٹیوں کا سہارا ہو گیا۔

لگنا :- ۷۲ گھسنا، چبھنا۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف پھانس کانٹا وغیرہ کے ساتھ ہے انجکشن اور نشتر وغیرہ کے لئے بھی بولتے ہیں۔

لگنا :- ۷۳ بازی پر لگنا، داؤں پر لگنا اردو عوام کی زبان۔

محل صرف۔ اب کی دیوالی میں بڑا نقصان ہوا جتنے داؤں لگے سب ہار گئے۔

لگنا :- ۷۴ بکنا، فروخت ہونا جیسے سو مالا میں سرکار میں لگ گئیں۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لگنا :- ۷۵ چوروں رہزنوں کا اکثر آنا اور چوری کرنے کا مشاق ہونا اسی میں لگتا ہے اور لگتے ہیں مستعمل ہے۔
(دفتر ۵) یہاں چور لگتا ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لگنا :- ۷۶ ترتیب سے رکھا جانا، سج جانا۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف دسترخوان اور کھانے کے ساتھ ہے دسترخوان کے ساتھ چننا اور بچھانا کا بھی صرف ہے

لگنا :- ۷۷ باہم رشتہ دار ہونا، رشتہ یا ناتے کا ہونا۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں، یہ تمہارا کون لگتا ہے وہ تمہارا کون لگتا ہے۔ ہم تمہارے یا ان کے کون لگتے ہیں وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔

لگنا: ۷۸ ذائقہ معلوم ہونا۔ جیسے انار کھٹا لگتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ فصحا کی زبان نہیں ہے۔

لگنا: ۷۹ مشابہ ہونا۔ ملتا جلتا ہونا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کل ایک لڑکا جا رہا تھا پیچھے سے بالکل تمہارا بھائی لگتا تھا میں نے اسی دھوکے میں اس کو روک لیا بعد میں بڑی شرمندگی ہوئی۔

لگنا: ۸۰ مصادر کے ساتھ شروع ہونا کے معنی میں۔ جیسے وہ کچھ کہنے لگا میں چل دیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں، کہنے لگنا، فرمانے لگنا کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

لگنا: ۸۱ بیٹھ جانا۔ جیسے مارے بھوک کے پیٹ لگ گیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر پیٹ پیٹھ سے لگ جانا بولتی ہیں۔

لگنا: ۸۲ گائے بھینس یا بکری کا دودھ دوہا جانا۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف گائے بھینس وغیرہ کے ساتھ ہی ہے اور یہ گھوسیوں کی اصطلاح ہے۔ جیسے میں ابھی گلزار گھوسی کے یہاں گیا تھا اس نے کہا بھینس گھنٹہ بھر میں لگے گی تب آئے گا۔

لگنا: ۸۳ حقہ کا کش لینا۔ اردو، رائج۔

محل صرف۔ جب بھر کر حقے پر دم لگے گا تو وہ کچھ دیر میں سلفہ ہو جائے گا اور جلی ہوئی بو آنے لگے گی۔

قول فیصل۔ چرس کے لئے بھی دم لگنا بولتے ہیں۔ بچے پیشاب لگنے کے محل پر بھی "لگنا" متی لگنا، پاخانے لگنے کی جگہ "ٹٹی لگنا" بھی بول دیتے ہیں۔

لگنا: ۸۴ قوت صرف ہونا۔ طاقت صرف ہونا۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف زور، طاقت، قوت کے ساتھ ہے۔ کبھی زور دینے کے محل پر "سے" کے اضافے کے ساتھ بھی بول دیتے ہیں۔ جیسے کل بہت زور سے چوٹ لگ گئی۔

لگنا: ۸۵ بچھنا۔ پھیلنا۔ اردو، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف، پلنگ، بستر، بچھونا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

چاندنی گرد ہے جو گرد کھنچے بے تکرار
اک پلنگ ایسا لگا اس پہ کہ دل ہو نثار — امانت

لگنا: ۸۶ پان کے بیڑے بننا۔ اردو، رائج۔

محل صرف۔ ارے بھئی سنا پان لگے رکھے ہیں لے کیوں نہیں جاتے۔

قول فیصل۔ پان بننا زبانوں پر زیادہ ہے۔

لگن بری آنا: — بری گھڑی آنا۔ بری ساعت آنا۔

رقیبوں سے علاوہ بت نجوم ہوئی گردش سے
لکھو طالع ہمارا جب بری آئی لگن بگڑا — ارشاد

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ صرف قریب متروک ہے۔

لگنت: — (کنایتہً) جماع، مجامعت۔ ہندی، مونث، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لگنت ودیا: — وہ علم جس میں جماع کے طریقے بتائے گئے ہوں۔ کوک شاستر۔ ہندی، مونث، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لگن دھرنا: — شادی کا روز مقرر کرنا۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے اہل ہنود نہیں بولتے۔

لگن کنڈلی: — جنم پترا۔ زائچہ۔ ہندی، مونث، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو لغت میں اس کا کوئی تعلق نہیں۔

لگن لگانا: — عشق کرنا۔ لو لگانا۔ محبت کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

پروانہ نہیں ہمدانہ کے جلنے کی تجھے آہ
اے شمع کوئی تاکہ لگن تجھ سے لگا دے — نصیر

لگن لگنا: ۱ محبت ہونا۔ عشق ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

نام ہے کیا اسی کا شب وطن
جس کی تجھ کو لگی ہوئی ہے لگن — حالی

لگن لگنا: — دھیان لگنا۔ خیال بندھنا۔

ع لگ گئی جس کی لگن کیا وہ پھر انسوں چھٹے — شاد لکھنوی

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لگ نہ لگنا: — پاس نہ پھٹکنا۔ قریب نہ آنا۔ بالکل مس نہ ہونا۔ الگ الگ رہنا۔ متنفر رہنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

لگ نہیں لگتا وہ جرأت لیک میں لایا رہ علی
کیا کروں جی لگ گیا اس سے لگا جاتا ہوں میں — جرأت

لگ نہ لگنے دینا :- پاس نہ پھٹکنے دینا الگ تھلگ رکھنا ۔ قریب نہ آنے دینا ۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال ۔

ہوتی کچھ عشق کی غیرت بھی اگر بلبل کو
صبح کی باد کو لگ لگنے نہ دیتی گل کو — میر

لگن ہونا :- محبت ہونا ۔ عشق ہونا ۔ والہانہ عشق ہونا ۔ اردو مصرف، عوام کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ہے

جو مال جائے اس کے بھائی ہیں
دل تو سب کی آس کے دل کو لگن ہے — حالی

لگنی :- (بفتح اول، سکون دوم) آٹا گوندھنے کا چھوٹا مٹی کا ظرف، چھوٹی لگن ۔ مونث، عورتوں کی زبان ۔

لگنی :- پان رکھنے کی کڑاہی جو اندر سے گہری ہوتی ہے ۔ جیسے پان دان کہیں لگنی کہیں ۔ (دستگیر سہیلی، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں ۔

لگوا :- یار، آشنا، ہندی، مذکر ۔ عوام کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کے عوام نہیں بولتے ۔

لگوا :- مطلبی، خودغرض ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لگوار :- (بفتح اول) آشنا، یار ۔ اردو مذکر ۔ عورتوں کی زبان ۔ متروک ۔

اپنے ہی برے وقت میں کام آتے ہیں بنو
لا گو بنا اب کوئی لگوار تمہارا — جان صاحب

لگوار :- (کنایۃً) وہ شخص جس نے کسی سے کچھ فائدہ حاصل کیا ہو اور آئندہ فائدہ کی توقع میں ساتھ ساتھ پھرے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لگوانا :- اس کا مادہ پر چھوڑنا ہندی (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

لگوانا :- جماع کرانا، برا کام کرانا فعل بد کرانا اردو فعل ۔ بازاری زبان ۔

محل صرف ۔ کہو آج کل کس سے لگوا رہے ہو صحت تو بہت اچھی ہو رہی ہے ۔

لگوانا :- ضماد کرانا ۔ دوا لگوانا، اردو، رائج ۔

دیکھو نزاکت آپ کی لگوا کے آئینہ
اگواتے ہیں ضماد مہاسے کے عکس پر — رشک

لگوائی :- لگانے کی اجرت ۔ اردو فعل ۔ عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ چادر میں سو تو نا بائی سے چھپ آنا کہ دو من روئی کی لگوائی کیا ہو گی ۔

لگورا :- (بروزن چکور) حملہ کرنے والا چوٹ کرنے والا ۔ حملہ کرنے کا خوگر، ہندی صفت (فقرہ) یہ شیر لگورا ہو گیا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس جگہ اہل لکھنؤ لاگو بولتے ہیں ۔

لگورہ :- آشنا، یار ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لگّی :- (بفتح اول و تشدید دوم) مچھلی پکڑنے کی لچکدار، چھڑی ۔ بنسی ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اسے ڈگت کہتے ہیں ۔

لگّی :- بانس کی لمبی چھڑی ۔ چھوٹا لگا جس سے پھل توڑتے ہیں ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لگّی :- ناؤ ٹھیرانے کا لمبا بانس ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ ملاحوں کی اصطلاح ہے ۔

لگّی :- وہ لمبی بانس کی چھڑی جس میں لوٹنے والے کنکوا الجھا لیا کرتے ہیں ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اس جگہ زبانوں پر لگا زیادہ رہا اب کسی طرح نہیں بولتے ۔

لگّی :- وہ بانس جس میں بٹیروں کے شکار کرنے والے بٹیروں کی پنجریاں دونوں طرف لٹکاتے ہیں جس میں پھندیت ہوتے ہیں اور ان پنجروں پر بستنی بندھی ہوتی ہے ۔ اردو مونث ۔ بٹیر بازوں کی اصطلاح ۔

لگی :- (بفتح اول وکسر دوم) انتہائی ذوق و شوق ۔ کنایہ ہے کسی چیز کی کمال خواہش و آرزو سے اردو، مونث، فصیح، رائج ۔

قلب نازک کو ہر اک بات چھری ہوتی ہے
کیا کروں میں کہ لگی دل کی بری ہوتی ہے — مولف

قول فیصل ۔ عشق و محبت اور پیار کے معنوں میں عوام اور عورتوں کی زبان ہے ۔

لگی :- پاس، خاطر، طرفداری ۔ اردو مونث عوام کی زبان، قلیل الاستعمال

جدول میں ہے نہ بال سے کہتے ہیں صاف صاف
ہم رند لوگ رکھتے نہیں ہیں ذرا لگی — رند

لگے :- (بفتح اول) قریب، پاس، نزدیک ہندی، دہلی کی زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ تنہا نہیں بلکہ لگے بیٹھے ہونا کی ترکیب سے زبانوں پر ہے ۔

کیا یہ پردہ ہو کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں — داغ

لگے :- ساتھ، ہمراہ ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ تنہا نہیں ۔ پیچھے لگے رہنا ساتھ لگے رہنا بولتے ہیں ۔

لگے :- پاس ہار کی جگہ ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لگے انگلی پکڑتے پہونچا پکڑنے :۔ تھوڑا سہارا پا کر قدم آگے جانا ۔ ادنیٰ رعایت سے سر چڑھنا کی جگہ ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ انگلی پکڑتے ہی پہونچا پکڑا کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے ۔

لگی بجھانا :۔ کسی قسم کی خواہش پوری کرنا آرزو پوری کرنا ۔ مشکل آسان کرنا ۔ اردو صرف ، عوام کی زبان قلیل الاستعمال

میری لگی بجھانے کو آتا ہے بار بار
ممنون ہوں میں گریۂ بے اختیار کا ۔ اکبر

لگی بجھانا :۲ آتش شوق بجھانا ۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال

اشک سے شمع کے پروانے کو شکوہ ہے یہی
کیوں لگی میری بجھائی ابھی جلنے نہ دیا ۔ جلالؔ

لگی بجھانا :۳ غصہ فرو کرنا ، فتنہ و فساد مٹانا ۔ اردو صرف ، عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال ۔

لگی بجھانا :۴ بھوک مٹانا ، کھانا دینا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لگی بجھنا :۔ آتش شوق فرو ہونا ، خواہش پوری ہونا ۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال

سوز فراق یار کہوں کس کفیل سے
میری لگی بجھے گی نہ ہرگز فلیل سے ۔ بحر

لگی بری ہوتی ہے یا لگی ہوئی بری ہوتی ہے یا لگی بری ہے :۔ عشق بری بلا ہے محبت میں اچھا برا کچھ نہیں سوجھتا ہے ۔ دل کی آگ بری ہے ۔ الفت میں آدمی اندھا ہوتا ہے ۔

لگ جائے گی جب آنکھ تمہاری بھی کہیں
تب جانوگے ہاں لگی بری ہوتی ہے ۔ معروف

لگتا نہیں جی کہیں بھی اس کے بن آہ
سچ کہتے ہیں یہ لگی بری ہوتی ہے ۔ میر مہدی داغ

اب یہ سمجھے کہ لگی آہ بری ہوتی ہے
نہ لگی آنکھ کسی سے جو لگائیں آنکھیں ۔ احمدی

ہوتا ہے کیوں خفا مرے آنے سے بار بار
ہوتی بری ہے کیوں بت کافر لگی ہوئی ۔ اکاؔ

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ دل کے ساتھ دل کی لگی بری ہوتی ہے زبانوں پر ہے ۔

لگی لگی :۔ آشنائی ، خفیہ میل جول ۔ ہندی مونث ۔

کبھی اس سے ملیں کبھی اس سے
لگی لگی ہے ان کے جس تس سے ۔ مبنر (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب یہ صرف متروک ہے ۔

لگے تو تیر نہیں تکا :۔ اندھے کے ہاتھ کی بٹیر ، الل ٹپ ۔ کام بن گیا تو واہ واہ ورنہ کچھ نہیں ۔ اردو مثل ، عورتوں کی زبان

محل صرف ۔ بڑی بیگم ۔ اے ہے بھولے سے علاج نہ کرنا ۔ ڈانگڈر (ڈاکٹر) ڈانگڈر کا ان کی دوا لگے تو تیر نہیں تکا ۔ (فسانۂ آزاد)

لگی تو روزی نہیں تو روزہ :۔ (کنایۃً) کمال مفلسی ۔ اردو مثل عوام اور عورتوں کی زبان ۔

خدا ہی دے رحم جس کے دل میں کرے وہ پورا سوال میرا
لگی تو روزی نہیں تو روزہ یہ مفلسی میں ہے حال میرا
(شوق قدوائی)

لگے جانا :۱ ساتھ ساتھ جانا ، پیچھے پیچھے چلا جانا ، ساتھ نہ چھوڑنا ، ہمراہی چلے جانا اردو صرف ، قریب بہ متروک ۔

یاد کیا آتا ہے وہ میرا لگے جانا اور وہ
اس کا پیچھے ہٹ کے یہ کہنا کوئی آجائے گا ۔ جراتؔ

لگے جانا :۲ چین نہ لینے دینا ، پیچھے پڑے جانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لگے دم سے غم :۔ لٹنے بازوں اور چرس پینے والوں کا مقولہ ہے ۔ اردو صرف ، عوام کی زبان ، قلیل الاستعمال

لگی رکھنا :۔ بتامہ کسی کام کا نہ کرنا اور کسی بات کا نہ کہنا ۔ (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل ۔ یہ عوام کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے

لگے رگڑا مٹے جھگڑا :۔ مار سے کام خوب طے پا جاتا ہے ۔ (محاورات ہندوستانی)

قول فیصل ۔ عام طور سے نہیں بولتے ۔

لگے رہنا :۔ ساتھ رہنا ، ہمراہ رہنا ، پیچھا نہ چھوڑنا ۔ اردو صرف ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ مردے نے جب سے سنا ہے کہ میں نے وشیفہ بیچا ہے ہر وقت پیچھے لگا رہتا ہے

لگے رہنا :۲ موجود رہنا ۔ اردو صرف غیر فصیح ، رائج ۔

رہ گئے وہاں کچھ سیاہی لگے
کہ تاری کے منہ پر سیاہی لگے ۔ شوق قدوائی

لگی کو بجھانا :۔ کسی کی خواہش یا آرزو پوری کرنا ۔ اردو صرف ، عوام کی زبان

اس مرض کا کوئی علاج بتاؤ ؛ اس لگی کو کسی طرح سے بجھاؤ ۔ قلق

لگی کو بجھانا: عشق کی آگ دبانا۔ آتش عشق فرو کرنا۔ اردو حرف، عوام کی زبان۔

کیا بجھائی تمہارے دل کی لگی
صدقے اس آب دار خنجر کے — وزیر

جلے گا آپ جو ہر شعلہ رو کی فرقت میں
کسی کے دل کی لگی کو بجھائے گا پھر کیا — امانت

لگی کو بجھانا: آتش معدہ کو سرد کرنا۔ پیٹ میں ڈالنا۔ پیٹ بھرنا۔ بھوک مٹانا۔

نفس کی شامت سے یوں ہو جا ہو کر فسق و فجور
اک نقیر فاقہ کش کی تو لگی کو پر بجھا — معروف

کوئی بندہ خدا کا ایسا آئے
مجھ سے بیکس کی اب لگی کو بجھائے — سودا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لگی کہنا: طرفداری کی کہنا۔ موافق کہنا۔ خوشامد کی بات کہنا۔ طرفداری کی کہنا۔ پاسداری کی کہنا۔

قسمت کے ساتھ یہ بھی مگر مجھ سے پھر گئی
کہتی ہیں اب تو اس کی مرے آشنا لگی — عارف

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس طرح اہل لکھنؤ کسی طرح بھی کسی معنی میں نہیں بولتے۔

لگی لپٹی: (کنایۃً) طرفداری، رعایت۔ اردو، مونث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

بوالہوس غیر ہے یا ہم ہیں تمہیں منصف ہو
کچھ لگی لپٹی نہ انکی نہ ہماری رکھنا — داغ

محل صرف۔ اچھا اب سچ سچ کہہ دو، لگی لپٹی کی سند نہیں (فسانۂ آزاد)

لگی لپٹی: لپٹی ہوئی۔

صفائی ہاتھ کی جب ہو کہ ہو دو ٹوک اے قاتل
لگی لپٹی نہ رہ جائے کوئی رگ میری گردن میں — جلیل (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لگی لپٹی: گول مول۔ مبہم۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بیگم صاحب بولیں ہم کو یہ لگی لپٹی اچھی نہیں معلوم ہوتی صفائی عجیب شے ہے۔ اگر ہم سے تم نے یہ لگی لپٹی باتیں کیں تو ہم اٹھ کر چلے جائینگے (سیر کہسار)

قول فیصل۔ اس کا صرف بھانا اور آنا کے ساتھ ہے۔

مجھ کو بھاتی نہیں لگی لپٹی — (بھانا کے ساتھ)
بلکہ آتی نہیں لگی لپٹی — مرزا رسوا (آنا کے ساتھ)

لگی لپٹی بات کہنا: ایسی بات کہنا جو واضح نہ ہو۔ گول مول بات۔ مبہم بات۔ اردو حرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ چھمی جان۔ اس وقت آپ ایسے بدحواس کہاں بگٹٹ بھاگے جاتے ہیں۔ سچ کہیے گا آپ کو ہماری جان کی قسم، ہمارا ہی ہو پیئے جو لگی لپٹی بات کہے۔ (فسانۂ آزاد)

لگی لپٹی نہ رکھنا: صاف صاف کہہ دینا رعایت نہ کرنا۔ اردو حرف، عورتوں کی زبان۔

بتا دیتی ہے سب حالت لگی لپٹی نہیں رکھتی
تمہاری آرسی واللہ منہ پر کہنے والی ہے — صفدر

محل صرف۔ وہاں تیغ و تبر نے لگی لپٹی نہ رکھی بہادروں کو جان دینے کی خبر دی۔ (طلسم شرہل)

لگی لگائی: لگی ہوئی۔ طے شدہ۔ اردو حرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ اچھی خاصی بیچارے کی لگی لگائی نوکری چھوٹ گئی خود بھی فاقے کر رہا ہے اور بیوی بچے بھی۔

لگی لگی: بغیر کھینچے کنکوے کا پیچ لڑانا۔ اردو کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

لگے لگے: پاس پاس۔ قریب قریب۔ ساتھ ساتھ۔ ملے ملے۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ وہ گھر میں ہیں کہ نہیں۔ دیوار سے لگے لگے دروازے پر جاؤ اور کان لگا کے آواز سنو۔

قول فیصل۔ اب اس جگہ ملے ملے زبانوں پر ہے جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

لگے لگے: جلد جلد۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لگے لگے: ایک کلمہ جس سے بندروں کو منکاتے ہیں۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

لگی میں اور لگانا: مصیبت میں کچھ اور اضافہ کرنا۔

ہمارا رشک عدو بھی عاشقی میں — داغ
لگا دی اور قسمت نے لگی میں (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ قلیل الاستعمال ہے اور عوام کی زبان ہے۔

لگی نہ رکھنا: کہنے میں لحاظ، مروت یا پاسداری کو دخل نہ دینا۔ اردو حرف، عوام کی زبان۔

ہے تیرے کان زلف معنبر لگی ہوئی
رکھے گی یہ نہ بال برابر لگی ہوئی — ذوق

جو دل میں ہو زبان سے کہتے ہیں صاف صاف
ہم رند لوگ رکھتے نہیں ہیں ذرا لگی — رند

لگی نہ رکھنا: کسر نہ رکھنا۔ اردو حرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

جھگڑا لگا رہے گا سرِ دست میں کیوں مرے
رکھتا نہیں یار کا خنجر لگی ہوئی جلال

لگی نہ رکھنا :- قطع تعلق کر لینا - بالکل لگاؤ
لینا - ذرا سا تعلق باقی نہ رکھنا -

کچھ بھی لگی نہ رکھی ڈیوڑھی رہی سہی
دل کو نہ ٹالتا تھا سوال و جواب میں (آزردہ)

(نور اللغات ، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

لگے والے :- آشنا - عاشق ، چاہنے والے
اردو صرف ، متروک -

بزم خوباں میں وہ اک دم کو جو آنکلے تو بس
لگے والے جتنے تھے ان کو لگا کر لے گئے جرأت

لگے ہاتھ :- ساتھ کے ساتھ - اسی وقت ،
اسی سلسلے میں - اردو صرف - عوام اور عورتوں کی زبان

کیا کاٹ تھا ، کیا تیغ تھی ، کیا دست نکو تھا
گھوڑا بھی لگے ہاتھ اسی ضرب میں دو تھا نفیس

قول فیصل - اس جگہ لگے ہاتھوں بھی زبانوں پر ہے

کیا ہے قتل اگر بے جرم اور اتنا کرم کیجے
لگے ہاتھوں ہماری نعش کی تشہیر ہو جاتی لااعلم

لگی ہونا :- عشق ہونا ، محبت ہونا - اردو
صرف ، عوام کی زبان ، قلیل الاستعمال -

لگی ہونا :- ناجائز تعلق ہونا - آشنائی ہونا -

کرتی ہے زیر برقع فانوس تاک جھانک
پروانے سے ہے شمع مقرر لگی ہوئی ذوق

(نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے

لگی ہوئی بات :- (کنایتہ) ، شادی
نسبت جو طے ہو گئی ہو - طے شدہ شادی
اردو صرف - عورتوں کی زبان -

محل صافہ - عجب طرح کی عورت ہے لڑکے والوں
سے اس طرح کی باتیں کیں کہ لگی ہوئی بات اجڑ گئی

لگی ہوئی کہنا :- رو رعایت کی کہنا -
طرفداری کی کہنا - کسی کے دل کے موافق کہنا -
حق نہ کہنا - صاف نہ کہنا - لاگ لپیٹ کی کہنا -

اب جائیں کس کے پاس کہ اس کے داد خواہ
کہتا ہے اس کی داور محشر لگی ہوئی ظفر

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - یہ دہلی کی زبان ہے -

لگی ہوئی ہونا :- آشنائی ہونا - اردو صرف
دہلی کی زبان -

بیشک ہے کچھ لگاؤ جو کرتا ہے یوں گریز
زاہد سے دخت رز ہے مقرر لگی ہوئی داغ

لگے ہوئے ہونا :- قریب ہونا ، ساتھ ہونا
اردو صرف ، قلیل الاستعمال -

دامن سے لوگ اس کے اکثر لگے ہوئے ہیں
کوچے میں سیکڑوں کے بستر لگے ہوئے ہیں امیر

للا :- (بروزن گلا) کرشن جی کا لقب - ہندی
مذکر ، اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل - اردو زبان سے اس کا تعلق نہیں

للا :- ۲ بچہ ، طفل (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

للا :- ۳ پیارا ، لاڈلا - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

للا :- ۴ کمسن ، نادان (۵) احمق ، بیوقوف
(نور اللغات)

قول فیصل - کسی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں
بولتے -

للا :- بیٹا ، پوت (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

للا بداؤں کے :- بدایوں کے احمق ، ذرا
گاؤدی ، مطلق احمق ، جانگلو ، نہایت بیوقوف
ہندی صفت -

(یہ ایک مشہور روایت کی طرف تلمیح ہے جسے
سب جانتے ہیں مگر مختصر یہ ہے کہ زمانہ سابق میں
شہر بدایوں کے لوگ ایسے احمق اور بے وقوف
ہوا کرتے تھے کہ وہ بالغ ہو جانے پر بھی خورد
سال اطفال کی طرح دایہ کے ساتھ پھرا کرتے
تھے اگر کوئی ان سے ان کا نام پوچھتا تھا تو
شرم سے آپ نہ بتاتے تھے بلکہ دایہ کے حوالے
کر دیتے اور اکثر اوقات بچوں کی سی ہٹ کیا
کرتے تھے مثلاً ہاتھی کو دیکھتے تو مچل جاتے کہ
ہم تو یہی لیں گے پھر کوئی بہتیرا سمجھائے بہلائے
مگر یہ ایک کی نہ سنتے تھے) بدایوں کے للا
زیادہ بولتے ہیں - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اب ہتک کے ساتھ زبانوں پر ہے

لل آنک :- سرخ چشم کبوتر - مذکر -
(نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے اس محل
پر مکو کہتے ہیں -

لل پرا :- ایک پردار سرخ رنگ کا کیڑا
جو اکثر گندہ مقامات پر پایا جاتا ہے -
(نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ اسے لال بیگیا
کہتے ہیں -

لل پرا :- ۲ ایک قسم کا کنکوا جس کے دونوں کندے
سرخ کاغذ کے ہوتے ہیں - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

للت :- ایک راگنی کا نام - ہنڈول راگ کی تیسری راگنی کا نام -

لیکے انگڑائی کہیں ہنسنے لگی رام کلی
اٹھی ٹلتی ہوئی آنکھوں کو کہیں اپنی للت   ذوق (نور اللغات)

قول فیصل - یہ موسیقی دانوں کی اصطلاح ہے -

للچا کے رہ جانا :- اشتیاق بڑھ جانا - خواہش زیادہ ہو جانا - اردو حرف، عوام کی زبان -

پردہ سے اک جھلک سی جلوہ دکھلا کے رہ گئے
مشتاق دید اور بھی للچا کے رہ گئے   حسرت

للچانا :- لالچ کرنا - حرص کرنا - طمع کرنا - اردو حرف، عوام اور عورتوں کی زبان -

زیست وہ تلخ کرے گا اے دل
میٹھی باتوں پہ نہ للچائیے آپ   عاشق

للچانا :- دل چاہنا - تمنا کرنا - خواہش کرنا - رغبت کرنا - اردو حرف، عوام کی زبان -

شیخ گلبازی کو تم سے روز للچاتا ہے دل
زرد چہرہ آپ کا گیندے کا گویا پھول ہو   سودا

للچانا :- طمع دینا - لبھانا - لالچ دینا - مائل کرنا - اردو حرف، عوام کی زبان -

محل صرفہ - تم مجھ کو ناحق للچا رہے ہو ہم تمہاری باتوں میں آنے والے نہیں

للچانا :- دل میں شوق ہونا - چاہنا - خواہش ہونا - اردو حرف، عوام کی زبان -

باغ اک نور کا نظر آیا
دیکھ کر جی کسان للچایا   تلق

للچاہٹ :- (بفتح اول و دوم) لالچ، طمع، خواہش، آرزو، اردو مونث، قریب بمتروک -

غرض اس شکل کی معشوقہ کیا خبر کا بیان
نظر آئی تو تعجب جی کو ہوئی للچاہٹ   امیر

لل دُما :- کنکوا جس کی دم سرخ کاغذ کی ہوتی ہے - مذکر - (نور اللغات)

قول فیصل اہل لکھنؤ نہیں بولتے - اور کنکوے کی دم نہیں ہوتی ہے پتہ ہوتا ہے

لل سرا :- کنکوا جس کا سرا سرخ کاغذ کا ہوتا ہے - مذکر - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

للک :- (بفتح اول و دوم) امنگ، شوق، ولولہ - جوش - اردو، مونث - عورتوں کی زبان

جتنی ہے میرے دل کو ان کی للک
اتنی ہی مجھ سے ان کو نفرت ہے   منیر

للک :- خیال، دھن، لو - اردو حرف، عورتوں کی زبان - قلیل الاستعمال -

للکار :- (بفتح اول) نعرہ، سخت آواز، وہ آواز جس سے رعب و دہشت ظاہر ہو - ڈپٹ - اردو، مونث، فصیح، رائج -

شیر دل کو فنا کرتی ہے للکار ہماری
سر کو بہ ہمیشہ رہی تلوار ہماری   مونس

للکار بتانا :- للکار کے کہنا - ڈانٹنا اردو حرف، غیر فصیح، رائج -

تھے خواصوں کے جو استاد بدستور پرے
سب نے للکار بتائی کہ الگ دور پرے   ناظم

للکار لینا :- نعرہ مارنا -
(سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل - اب یہ صرف قریب بمتروک ہے -

للکارنا :- حملہ کرنے کیلئے بلند آواز لگانا، نعرہ مارنا - آواز لگانا - زور سے کہنا - مقابلہ کیلئے آواز دینا - اردو حرف، فصیح، رائج -

محل صرفہ - صاحبقران لڑتے ہوئے قریب اس تاجدار کے پہونچے للکارا کہ او نامردان تین دو پیوں کے پیادوں کو کیوں قتل کرتا ہے تو مقابل پہ آ - (طلسم خیال سکندری)

للکارنا :- دھمکانا، غصہ سے ڈرانا - اردو، فعل متعدی قلیل الاستعمال

فراق یار میں غنچہ شگفتہ یا مر کے للکاری
جہاں رہتی ہے حسرت دل کی وہ کوشاد دل ہے   امیر

للکارنا :- کڑک کر بولنا، زور سے بولنا، چیخنا اردو فعل متعدی قلیل الاستعمال

بھاگ نکلے ہیں فرشتے بھی دبے پاؤں رند
یا علی کہہ کے جو ہم گور سے للکارے ہیں   رند

للکارنا :- کتے کو شکار پر دوڑانے کیلئے آواز دینا (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ اس محل پر شکارنا بولتے ہیں یا لہکارنا بولتے ہیں - للکارنا کوئی نہیں بولتا -

للّوری ڈائن :- ہندوستانی عورتیں انگریزوں کو حقارت سے کہتی تھیں - (فرہنگ اثر)

قول فیصل - اب لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں -

للّو :- بولی، بول چال - زبان - گفتگو - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ صرف زبان ہی کیلئے بولتے ہیں گفتگو اور بولی کیلئے بالکل نہیں بولتے

للّو :- چٹور پن - چاٹ - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

للّو بند رہونا :- زبان بند ہونا - کچھ نہ کہنا - اردو حرف - عورتوں کی زبان -

کہہ دو میری طرف سے یہ سب کی للّو بند
کرے نہ جو کوئی دوست تجھ پہ ہمدم دھوکا   رنگین

للّو پتّو :- (ہندی، بفتح اول و تشدید دوم و ...) جھول، خوشامد، درآمد، چاپلوسی، چکنی چپڑی باتیں - خوشامدانہ باتیں - اردو مونث عورتوں

کی زبان ۔
محل صرف ۔ ایک دفعہ ہم نے خط بھیجا تو اس کے جواب میں بہت کچھ للّو پتّو، تتّو تھمبو آؤبھگت کی کرب زبانی داخلہ۔ (فسانۂ آزاد)
قول فیصل ۔ صاحب نور اللغات نے اسی محل پر للّو مسّو بھی لکھا ہے جو لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔
للّو پتّو میں لگے رہنا بھی لکھنؤ کی عورتیں بولتی ہیں جیسے تمہارے دوست آشنا تمہاری للّو پتّو میں لگے رہتے ہیں۔ (توبۃ النصوح)

للّو کے باپ جگادھر ا۔ جب یہ ایسے ہیں تو ان کے باپ کیسے ہوں گے ۔ (محاورات ہندوستان)
قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ للّو کے باپ جگدھر گی کے ساتھ بولتی ہیں ۔ ادھر ادھر کے ایرے غیرے کے معنوں میں للّو جگدھر بھی زبانوں پر ہے ۔

لِلّٰہ ا۔ (بکسر اول، خدا کیلئے، برائے خدا ۔ عربی ۔ فصیح، رائج ۔
کرتا ہے ذبح فاطمہ کے نور عین کو
للّٰہ چھوڑ دے مرے بیکس حسین کو (مؤلف)

للّٰہ ا۔ نام خدا پر ۔ راہ خدا میں ۔ عربی قلیل الاستعمال ۔
تو مانا نہیں ہوں میں تمہارے قتل کے قابل
مگر للّٰہ بھی اک کام کر لو گے تو کیا ہوگا (امیر مینائی)
قول فیصل ۔ اسی جگہ فی اللہ، فی سبیل اللہ کی ترکیبوں سے بھی مستعمل ہے ۔
فی سبیل اللہ رکھی ہے سبیل
کر قبول اس کو تو اے رب جلیل (مشہور)

لِلّٰہ الحمد ا۔ (بکسر اول و تشدید دوم مفتوح و کسر سوم) شکر خدا، الحمد للہ، خدا کا لاکھ لاکھ شکر ۔ فارسی، محاورہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔
للّٰہ الحمد کہ پھر آئے ترے کوچے میں
جس کے بلبل تھے خدا نے وہ چمن دکھلایا (شرف)
قول فیصل ۔ اس کی اصل عربی میں للّٰہ الحمد تھی جس کے معنی خدا کیلئے تمام تعریفیں ہیں ۔
فارسی والوں نے الف کو حذف کر اور دال کو ساکن کر کے شکراً للّٰہ کے معنوں میں بولنے لگے ۔
للّٰہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید
اردو والے انہیں کے تتبع میں صرف کرنے لگے ۔
للّٰہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید
خدا کا شکر ہے کہ ہر وہ چیز جس کو دل چاہتا تھا آخر پردۂ تقدیر سے نکل ہی آئی ۔ جب کسی کی کوئی خواہش پوری ہوتی ہے تو وہ یہ شعر پڑھتا ہے ۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی پڑھ دیتا ہے ۔ زیادہ تر تحریراً استعمال میں ہے ۔

للّٰہ فی اللّٰہ ا۔ خدا کی راہ میں ۔ اللہ کے واسطے ۔
(فقرہ) کچھ پڑھ کر بخشو للّٰہ فی اللّٰہ دو جس سے ان کی ارواح خوش ہو ۔ (نور اللغات)
قول فیصل ۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے ۔

لَلّی ا۔ (بفتح اول) وہ مرد جو جماع پر قادر نہ ہو ۔ عنین ۔ اردو متروک ۔
اے شاد ہو کیوں دختر رز اس سے نہ پیدا
کیا پیر مغاں شیخ کے مانند للّی ہے (شاد)

لِلیانا ا۔ (بکسر اول و سکون دوم) گھگھیانا ۔ خوشامد کرنا ۔ بدنیتی کی وجہ سے ہر شے کی خواہش کرنا ۔ اردو فعل، عورتوں کی زبان ۔
محل صرف ۔ تمہارا لڑکا دنیا کی چیزیں کھاتا ہے پھر بھی دن بھر للیایا کرتا ہے یہ عادت اچھی نہیں ۔

للّے ٹلّے کرنا ا۔ ٹالے بالے بتانا ۔ ٹالنا ۔ بہانے کرنا ۔ (فرہنگ اثر)
قول فیصل ۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو ۔

للّی گھوڑی ا۔ حشرات الارض میں سے چھوٹے سے کیڑے کا نام جو آدھا انچ لمبا ہوتا ہے ۔ اور اس پر سفید اور کتھئی دھاریاں ہوتی ہیں ۔ اور یہ کیڑا برسات کے موسم میں بکثرت دکھائی دیتا ہے ۔ اردو مونث، رائج ۔
قول فیصل ۔ قدیم زمانے میں کھپچیوں اور دفتی کا گھوڑا بنا کے اس پر سوار ہو کے تلوار ہاتھ میں لیکے محلہ محلہ تماشا دکھا کے پیسے وصول کرتے تھے اس کو بھی للّی گھوڑی کہا کرتے تھے جواب قریب ختم ہے ۔ صاحب نور اللغات نے اسی کو نیلی گھوڑی بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لِم ا۔ وجہ، سبب، علت، باعث، فارسی مونث، فصیح، رائج ۔
کیوں سر بزم اٹھ کے میں نے ان کا بوسہ لے لیا
لم تو اس کی پوچھتے بس بے حیا کہتے کو سِں (جلیل)
قول فیصل ۔ خاص بات اہم بات کے معنوں میں بھی بولتے ہیں ۔ جیسے میاں اس کا سبب کیا دریافت کرتے ہو ۔ خدا کی قدرت بس یہی اس کا سبب ہے مگر ہاں اس میں کوئی لم ضرور ہے بے سبب تو مسبب الاسباب کا کوئی کام نہیں ۔ (سیر کہسار)

لِم ا۔ بہتان ۔ الزام، تہمت، اردو، مونث،

عوام اور عورتوں کی زبان ۔
محل صرف ۔ خدا ند مجھ سے بھی تو سنیے آج حافظ جی اور میاں ندرت نے دھوکے سے تاڑی پلا دی اور یہی منصوبہ تھا کہ نشہ میں چور ہو تو کسی لمبے میں نکلوا دیں ۔ (فسانۂ آزاد)

لمبا :۱ (بفتح اول) دراز ، طویل ۔ اردو ، صفت ، مذکر ۔ عوام کی زبان ۔
محل صرف ۔ بازار جا رہے ہو جہاں سب چیزیں لو گے ایک لمبا بانس بھی لیتے آنا جالے جھڑانے کے کام آئے گا ۔

لمبا :۲ بلند ، اونچا ۔ (نور اللغات)
قول فیصل ۔ ان معنوں میں عام طور سے بلند اونچا ہی بولتے ہیں ۔

لمبا :۳ دراز قد ، طویل القامت ۔ اردو صفت ، مذکر ۔ عوام کی زبان ۔

لمبا :۴ بہت ، زیادہ ، کثیر ۔
(فقرہ) ان کے یہاں بڑا لمبا خرچ ہے ۔ (نور اللغات)
قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں بھی ہے (فقرہ) بڑا لمبا داؤں لگایا" یہ فصحا کی زبان نہیں ہے عوام بولدتے ہیں ۔

لمبا بننا :۔ چل دینا ۔ رخصت ہونا ۔ بھاگ جانا ۔ فرار ہونا ۔ ہوا کھانا ۔ ٹہلنا ۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں لمبا پڑنا یا لمبا ہونا ہے بلکہ چمپت ہونا" مولف کے نزدیک لمبا پڑنا اور چمپت ہونا عوام کی زبان ہے ۔

لمبا تڑنگا :۔ (بفتح اول و پنجم و ششم و بنون غنہ) اچھے ہاتھ پاؤں والا لمبا آدمی ایسا دراز قد جو موٹا تازہ بھی ہو ۔ اردو صفت مذکر ۔ عورتوں کی زبان ۔
محل صرف ۔ باجی میں تو دھک سے ہو گئی بغیر پکارے ایک لمبا تڑنگا آدمی گھر میں گھس آیا تھا وہ تو کہیے پلٹ گیا ۔
قول فیصل ۔ تانیث کیلئے لمبی تڑنگی زبانوں پر ہے ۔

لمبا چوڑا :۔ طول طویل ، فراخ ، کشادہ کھلا ہوا ۔ وسیع ۔ طویل و عریض ۔ اردو صفت مذکر ۔ عوام کی زبان ۔
محل صرف ۔ مہاراج یہ آپ نے اپنا نام بتایا ۔ بڑا لمبا چوڑا نام ہے چمپا ۔ اور آپ کا کیا نام ہے (سیر کہسار)
قول فیصل ۔ طویل القامت چوڑے چکلے بدن کے آدمی کیلئے بھی بولتے ہیں ۔ جیسے کیا دیکھتے ہیں کہ سامنے سے ایک لمبا چوڑا آدمی ہاتھ میں لٹھ لئے چلا آ رہا ہے میں تو ڈر گیا دیکھ کے ۔ (فسانۂ آزاد) عورت کیلئے لمبی چوڑی کہیں گے ۔ طول طویل خط کے لئے بھی لمبا چوڑا بولدتے ہیں ۔

لمبا چوڑا پردہ لگانا :۔ بناوٹ کا پردہ کرنا ۔
محل صرف ۔ تم کو ایسا بن سنور کر آنا اور اتنا لمبا چوڑا پردہ لگانا کیا ضرور تھا ۔ (محصنات) (نور اللغات)
قول فیصل ۔ لکھنؤ میں کانا پردہ کہتے ہیں جو عورتوں کی زبان ہے ۔

لمبا چوڑا کام :۔ بہت بڑا کام ، وہ کام جس میں طوالت ہو ۔ اردو ، مذکر ۔ عوام کی زبان ۔

لمبا دفتر :۔ طول طویل مضمون ۔

خط تقدیر نہ کیوں ہو گیا اللہ
لمبے دفتر کو یہ اکثر کاغذ ۔ راسخ
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لمبا سفر :۔ دور کی مسافت ، مسافت بعید ۔ بڑا سفر ، دور کا سفر ۔ اردو صرف ، عوام کی زبان ۔

لمبا کرنا :۔ دراز کرنا ، طول میں بڑھانا ۔ کھینچ کے طویل کرنا ۔ اردو صرف ، رائج ۔

لمبا کرنا :۔ روانہ کرنا ۔ رخصت کرنا ۔ وداع کرنا ۔ برخاست کرنا ۔ اردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔
قول فیصل ۔ عوام اس جگہ چلتا کر دیا بول دیتے ہیں ۔

لمبان :۔ (تذکیر و تانیث مختلف فیہ ۔ بیشتر مذکر مستعمل) درازی ۔ لمبائی ، طول ، طوالت ، ہندی ۔

تجھ سے اے شمشاد قد زلفیں تری ۔ راسخ
قد آدم بڑھ گئیں لمبان میں (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ عام طور سے مونث ہی بولتے ہیں ۔ جیسے فرش کی چوڑان تو ٹھیک ہے لیکن لمبان کچھ حد سے بڑھ گئی ہے تھوڑی کم کر دو ۔

لمبان چوڑان :۔ (بفتح اول و ششم) لمبائی چوڑائی ۔ اردو صفت ، مونث ، عام کی زبان ۔
محل صرف ۔ ہم نے ناپ کے دیکھا تھا تمہارے کمرے کی لمبان چوڑان بالکل ہمارے کمرے کی سی ہے ۔

لمبا ہاتھ مارنا :۔ بڑا فائدہ ہونا ۔ فائدہ کثیر ہونا ۔ زیادہ رقم ہاتھ آنا ۔ اردو صرف ،

عوام کی زبان۔
محل صرف۔ ہم سمجھتے تھے سیدھا آدمی ہے مکان بکوانے میں جتنی روپیہ کھا گیا لمبا ہاتھ مارا۔
لمبا ہونا ۱:۔ دراز ہونا۔ طویل ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔
لمبا ہونا:۔ (کنایۃً) رخصت ہونا، سدھارنا۔ بھاگ جانا۔ چل دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

جان کر کالی بلا ظلمت سرکے گور میں
جب نے دیکھا زلف طولانی کو لمبا ہو گیا ۔ شاد

قول فیصل۔ اس محل پر عوام لمبا پڑنا بولتے ہیں
لمبا ہونا:۔ لیٹ جانا۔ آرام کرنا۔ سونا اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کھانا کچھ کھا کے سو گیا کوئی
لمبا سبزے پہ ہو گیا کوئی ۔ ہشت گلزار

قول فیصل۔ اب اس محل پر دراز ہونا زبانوں پر زیادہ ہے جو غیر فصیح ہے۔
لمبائی:۔ درازی۔ طوالت۔ طول، بلندی اردو مونث، عوام اور عورتوں کی زبان۔
لمبائی چوڑائی ۱:۔ عرض و طول۔ اردو مونث۔ عوام کی زبان۔
لمبائی چوڑائی ۲:۔ قد و قامت، جسامت (نور اللغات)
قول فیصل۔ جسم کیلئے کوئی خصوصیت نہیں ہو
لمبر ۱:۔ (بفتح اول و سوم) (انگریزی نمبر کا بگڑا ہوا) ہندسہ، رقم، عدد، آنک۔ وہ نمبر جو امتحانات کے پرچوں پر دیئے جاتے ہیں۔ مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ جاہل عورتیں اور عوام کی کے ساتھ بولتے ہیں۔
لمبر ۲:۔ درجہ، رتبہ، منصب، عہدہ، (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
لمبر ۳:۔ باری، نوبت، دفعہ، وقت۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ جاہل عورتیں اور عوام کی کے ساتھ بولتے ہیں۔
لمبر ۴:۔ مقررہ نشان، علامت، (نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ بھی جاہل عورتیں اور عوام کی کے ساتھ بولتے ہیں۔
لمبر ۵:۔ شمار، گنتی، تعداد۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
لمبر آنا:۔ باری آنا۔ نوبت آنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اس جگہ نمبر آنا زبانوں پر زیادہ ہے
لمبر آنا ۲:۔ امتحان میں نمبر پانا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے نمبر آنا ہی بولتے ہیں۔
لمبر پر قائم کرنا:۔ یکطرفہ خارج شدہ مقدمہ یا درخواست کو بحال کرنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ یہ مقدمہ بازوں کی اصطلاح ہے اور عام طور سے نمبر ہی زبانوں پر ہے۔
لمبر چڑھانا:۔ نمبروں کو جو امتحان کے پرچہ میں دیئے ہوں درج رجسٹر کرنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ نمبر چڑھانا اس جگہ عام طور سے بولتے ہیں۔
لمبردار:۔ صدر مال گزار، وہ زمیندار جو سرکاری مالگزاری وصول کرکے داخل سرکار کرتا ہے۔ اور جو گورنمنٹ کی مالگزاری کا سب حصہ داروں کی طرف سے ذمہ دار ہوتا ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نمبردار ہے جہلا کی کے ساتھ لمبردار بولتے ہیں۔ اس فعل کو لمبرداری کہتے ہیں لیکن عام طور سے نمبرداری ہی مستعمل ہے۔
لمبر دینا:۔ امتحان کے پرچے پر نمبر درج کرنا جو ہر سوال کے جواب پر ممتحن نے تجویز کئے ہوں (نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ جہلا کی زبان ہے اس محل پر نمبر دینا بولتے ہیں۔
لمبر سے خارج ہونا:۔ خانوں یا فہرست سے خارج ہونا۔ نام کٹنا، داخل دفتر ہونا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
لمبروار:۔ سلسلہ دار، باری، باری سے، درجہ بدرجہ۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اس جگہ عام طور سے نمبر دار یا نمبر سے بولتے ہیں۔
لمبری:۔ لمبر کے مطابق، ترتیب وار صفت۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے
لمبری ۱:۔ نشان لگا ہوا۔ جیسے لمبری گھوڑا یا بیل وغیرہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لمبری : ے سرکار کی طرف سے قائم کیا ہوا پیمانہ جیسے لمبری گز یا فٹ وغیرہ -

(نور اللغات)

قول فیصل - عوام اس جگہ زیادہ تر نمبری بولتے ہیں -

لمبری کا : ے (کنایۃً) مشہور و معروف لمبری بدمعاش - (نور اللغات)

قول فیصل - اس جگہ عام طور سے نمبری زبانوں پر ہے - جیسے تم اس کے ساتھ نہ رہا کرو وہ بڑا نمبری کا بدمعاش ہے پولیس کی نظروں پر چڑھا ہوا ہے -

لمبری مقدمہ، لمبری دعویٰ، لمبری نالش : - اس دعویٰ، نالش اور مقدمہ کیلئے مستعمل ہے جو صیغہ متفرقات میں نہ ہو - نالش عام - دعویٰ عام - سلسلہ دار نالش ابتدائے مقدمہ سے حسب سلسلہ نالش -

(نور اللغات)

قول فیصل - عوام اور جاہل عورتیں بولتی تھیں - اب عام طور سے اس محل پر نمبری مقدمہ، نمبری دعویٰ اور نمبری نالش ہی زبانوں پر ہے -

لَمبَنگڑ : - ضرورت سے زیادہ لانبا، بدقطع لانبا اور احمق آدمی - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ لمبنگڑ کہتے ہیں (بنون غنہ)

لمباک : - (بفتح اول وضم سوم) بہت لمبا، بے ڈول لمبا - (طنز کے محل پر) اردو صفت، مذکر عوام کی زبان -

محل صرفہ - کل نواب جان صاحب لمباک ادھر سے جا رہا تھا اس نے مجھے سلام نہیں کیا -

لمبُو : - (بفتح اول و واو معروف) لمبا، دراز قد، لانبا، طویل قامت، اردو عوام کی زبان - قلیل الاستعمال -

لمبوترا : - (بفتح اول وضم دوم) لمبے منہ والا - بہت لمبا - ہندی صفت، مذکر - مونث کیلئے لمبوتری -

(نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے - اس محل پر لنبوتڑا (بنون غنہ) بولتے ہیں -

لمبوترا : - بہت لانبا - ایسا لانبا - جو بدنما ہو، مستطیل - ہندی صفت، مذکر - مونث کے لئے لمبوتری - (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ - "ان معنی میں لکھنؤ میں لمبا بیڈول - (بے ڈول) کہتے ہیں - دوسرا لفظ لنبوتڑا ہے (بنون غنہ) جو چیز گول نہیں بلکہ بیضاوی ہو - ایک طرف نوک نکلی ہو"

مولف تائید کرتا ہے -

لمبوترا پن : - ایسی لمبائی جو بدنما ہو - اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان - قلیل الاستعمال -

محل صرفہ - اس (لوٹے) میں پہلا تصرف یہ کیا کہ پیٹ گول بن کر گردن سے جدا اور متمائز ہو گیا مگر اصلیت کی قربت کے باعث لمبوترا پن باقی تھا -

(گزشتہ لکھنؤ)

قول فیصل - عام طور سے لنبوتڑا (بنون غنہ) بولتے ہیں -

لمبُوڑ : - زیادہ لانبا - جو بدقطع ہو - ہندی صفت

(نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

لمبی : - طویل، دراز - اردو صفت، مونث عوام کی زبان -

مصیبت اور لمبی زندگانی

بزرگوں کی دعا نے مار ڈالا - مضطر خیر آبادی

لمبیاں کرنا : - گھوڑے یا پرند کا اس طرح اڑنا کہ نظر سے غائب ہو جائے -

(نور اللغات)

قول فیصل - اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

لمبیاں کرنا : ے گھوڑے کا نہایت زور میں اتنی دور نکل جانا کہ دکھائی نہ دے - ہندی، فعل متعدی - اہل لکھنؤ کی زبان -

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

لمبیاں لینا : - (کنایۃً) تیز چلنا کمال مبالغہ کرنا - اترانا - ڈینگ کی لینا -

خامہ لکھے تو وصف زلف دراز
لمبیاں لے گی چال بولنے کی - منیر

اے اجل مژدہ کہ ارماں کو ملے گی سولی
لمبیاں لینے لگا ہے قد دلجو دل میں - راسخ

(نور اللغات)

قول فیصل - اب یہ صرف متروک ہے -

لمبے بنو : - ہوا کھاؤ، چلدو - چلتے پھرتے نظر آؤ کی جگہ -

کسی کی زلف کہتی ہے چلو لمبے بنو، سرکو - راسخ
مکرر بوسہ لینے میں بڑی تکرار نکلے گی (نور اللغات)

قول فیصل - اب یہ صرف متروک ہے - مونث کیلئے لمبی بنو تھا -

چل سرک لمبی ہو میرے گھر سے شبِ فرقت کی رات
ہٹ پرے، جا دور کالا منہ نکل فرقت کی رات - ناظم

لمبی بیماری : - دق کا مرض (فرہنگ اثر)

قول فیصل - اس محل پر اب بڑی بیماری لکھنؤ کی عورتیں بولتی ہیں -

لمبے پڑنا :- چل دینا۔ بھاگ جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔
غ لمبے پڑے سوار نشانوں کو پھینک کے مونس

لمبے پڑو :- بھاگ جاؤ۔ چلے جاؤ۔ چلتے بنو۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف - گھنٹہ بھر سے بیٹھے دماغ چاٹ رہے ہو اور لوگ بھی آنے والے ہیں اب تم تو لمبے پڑو اب نہ آنا۔

لمبی تان کر سونا :- یعنی خوب پاؤں پھیلا کر اطمینان سے سونا۔ کمال غفلت اور بے خبری کیلئے مستعمل ہے۔

ایسی لمبی تان کر سویا کہ قبر میں آ کر جاگا۔
(توبۃ النصوح) (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لمبی تاننا :- بے فکری سے سو جانا۔ دراز ہونا۔ خوب پاؤں پھیلا کر اطمینان سے سونا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف - ہمارے حبیب لبیب، دقیقہ رس صبح نفس جو سر شام سے لمبی تانے میٹھی نیند سو رہے تھے یہ آواز خوش آیند سنتے ہی کلبلا کر اٹھ بیٹھے۔ (فسانۂ آزاد)

لمبی تاننا :- دور کا سفر کرنا۔ مدت تک اپنے ملک سے دور رہنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لمبی تاننا :- (کنایتہً) مر جانا۔ سفر آخرت اختیار کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لمبی تاننا :- (کنایتہً) کمال غفلت اور بے خبری کیلئے مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اس جگہ عورتیں سون کھینچنا بولتی ہیں۔

لمبی چوڑی ہانکنا :- شیخی بگھارنا۔ ڈینگ مارنا۔ دور کی لینا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

محل صرف - بھائی وہ خاندانی ڈینگئے ہیں آج تو ایسی لمبی چوڑی ہانک رہے تھے کہ لوگ ہنس رہے تھے لیکن ان پر کوئی اثر نہ تھا۔

قول فیصل - اسی محل پر لمبی ہانکنا بھی زبان پر ہے۔

لمبی داستان :- طول طویل داستان لمبا قصہ۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

داد محشر اللہ ہو سیر احشر
داستان لمبی، حکایت ہو بہت راسخ

لمبی سانس لینا، لمبی سانس بھرنا :- دیر تک سانس لینا۔ آہ سرد بھرنا۔ افسوس کرنے، رنج کرنے پچھتانے کے لئے۔
(نور اللغات)

قول فیصل - یہ عوام کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔

لمبے لمبے ڈگ بڑھانا :- بہت تیز قدم چلنا۔ تیز تیز چلنا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف - لوگوں نے لمبے لمبے ڈگ بڑھائے اور قریب آئے تو دیکھا کہ ایک لاش پڑی ہے۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل - اسی جگہ لمبے لمبے ڈگ مارنا بھی ہے۔

لمبے لمبے ڈگ رکھنا :- ایک قدم سے دوسرے قدم کو فاصلے پر رکھ کر چلنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

لمبے ہاتھوں لیا :- خوب ہی ذلیل اور رسوا کیا۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل - اہل لکھنؤ اس جگہ آڑے ہاتھوں لینا بولتے ہیں۔

لمبے ہونا :- روانہ ہونا۔ چل دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

دیکھتے پھر کے نہیں موج رواں کی صورت
لمبے ہو گئے ہیں جہاں خلق سے جانے والے شاد

لمپ :- (بفتح اول) ایک قسم کا چراغ جس پر شیشے کی چمنی ہوتی ہے۔ اردو مذکر، رائج۔

ایک مکان کے شیشوں سے روشنی نمودار ہوئی، لمپ کمرے میں روشن تھا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل - انگریزی میں اس کا صحیح تلفظ لیمپ (LAMP) ہے - اس کا صرف جلنا کے ساتھ ہے۔

لالہ و گل کی ہے کیا طرفہ بہار
جل رہے ہیں لمپ گویا باغ میں منیر

لمپ :- چنڈو پینے والوں کا چراغ جس کی لو کا دھواں کھینچتے ہیں۔ اردو مذکر۔ چانڈو بازوں کی اصطلاح۔

لمپٹ :- بند آنچ جس کا شعلہ دھات کو گلا دیتا ہے۔ ہندی۔ مذکر، متروک۔

وہ عرش منزلت اس کا مکانہ خالی ہے
کہ مہر و ماہ ہیں قندیلیں آسمان لمپٹ شاد لکھنوی

لم پرا :- دراز پر۔ صفت، مذکر۔ لکھنؤ کی زبان۔
(نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ میرے کان اس سے آشنا نہیں اور اس کی صحت بہت مشتبہ ہے جب تک کسی لکھنؤ والے کی

تحریر سے مثال نہ پیش کی جائے۔
مولف تائید کرتا ہے۔

لم تڑنگا :۔ دراز، قدآور، مونث کیلئے لم تڑنگی، صفت، مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں لمبا تڑنگا کہتے ہیں۔ قدیم زمانے میں لم تڑنگا اور تانیث کیلئے لم تڑنگی بولتے تھے۔

لم ٹنگا :۔ بڑی بڑی اور لمبی ٹانگوں والا، ہندی۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان اور قلیل الاستعمال۔ مونث کے لئے لم ٹنگی کہتے ہیں۔

لم چونچا :۔ وہ پرندہ جس کی چونچ لانبی ہو۔ صفت۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لم چھڑ :۔ لمبا۔ قدآور۔ طویل القامت۔ اردو۔ مذکر۔ متروک۔
محل صرف۔ تو بہت لم چھڑ لم چھڑ برچھی اور آہنی ڈھلی ہوئی، جھانکیوں میں لگی ہیں۔ (طلسم ہوشربا)
قول فیصل۔ تانیث کے لئے لم چھڑی مستعمل تھا۔

لم چھڑ :۔ بانس کی پتلی اور لمبی چھڑی کبوتر اڑانے کیلئے استعمال کرتے ہیں، مونث۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اسے چھپی کہتے ہیں اور اس چھڑی میں آگے ایک کپڑا بندھا ہوتا ہے۔

لم چھوا :۔ مخروطی وضع کا۔ پیچھے سے چوڑا آگے سے پتلا۔ اردو صفت مذکر۔ عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ آج تو یہ گنج میں پیوندی لم چھوے بیر دکھائی دے تھے نزلے کی وجہ سے نہیں خریدے۔

لمحات :۔ (بالفتح) لمحہ کی جمع ثانیہ، سکنڈ، پلک جھپکنے کی مدت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

انتظار رہا ہوں غم دوست ذرا سا ہنس کر
مسکراتے ہوئے لمحات سے جی ڈرتا ہے
حسن نعیم

قول فیصل۔ لمحہ کی اردو جمع لمحے بھی ہے

تیرے جلووں نے مجھے گھیر لیا ہے اے دوست
اب تو تنہائی کے لمحے بھی حسین ہوتے ہیں
سیماب اکبرآبادی

لمحہ :۔ (بالفتح) ایک منٹ، ایک پل، بقدر چشم زدن، پلک مارنے کا وقفہ، بہت تھوڑا سا وقت۔ ثانیہ، پل، دقیقہ۔ سکنڈ۔ عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

اے اجل آ کہ عمر کا اپنی
ایک اک لمحہ مجھ پہ بھاری ہے
سنیر

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع لمحوں ہے۔

مری جوانی کے گرم لمحوں پہ ڈال دے گیسوؤں کا سایہ
یہ دوپہر کچھ تو معتدل ہو تمام ماحول جل رہا ہے
عبدالحمید عدم

لمحہ بھر :۔ تھوڑی دیر، ذرا سی دیر، ایک پل۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ لمحہ بھی اتنی جلدی کا ہے کی ہے لمحہ بھر تو ٹھہر، تم تو ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو۔
قول فیصل۔ اس جگہ لمحے بھر زبانوں پر زیادہ ہے۔

لمحے لمحے میں :۔ ہر گھڑی۔ دمبدم، منٹ منٹ میں۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

لم دراز :۔ ایک قسم کا سفید کپڑا جس کا عرض بڑا ہوتا ہے۔ مونث۔
(فقرہ) لم دراز کس شرح سے لی۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اب یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لم دھرنا :۔ دیکھو لام۔ تہمت دھرنا۔ الزام لگانا۔ اردو مصدر۔ عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔
قول فیصل۔ اسی جگہ لام رکھنا بھی زبانوں پر ہے

لم ڈاڑھیا :۔ دراز ریش، ریشائیل۔ لمبی ڈاڑھی والا۔ ہندی صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عوام لکھنؤ اس محل پر ریشائیل بولتے ہیں اور عورتیں اس محل پر زیادہ تر جھاڑو تارا بولتی ہیں۔

لم ڈھینگ :۔ مرد دراز قد۔ بد قوارا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں بفتح دال ہندی بولتے ہیں۔
مولف کے نزدیک اب لم ڈھنگا زبانوں پر زیادہ ہے۔

لمڈور اڑانا :۔ پتنگوں کو خوب بڑھا کر اڑانا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں ڈور دیکے اڑانا زبانوں پر ہے۔

لمڈور اڑانا :۔ (کنایتہ) کمال میل جول ہونا۔
(فقرہ) آٹھ پہر کی نشست و برخاست انتہا کے پتنگ بڑھے ہوئے لمڈور اڑا ہوا ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لم ڈھیک :۔ ایک لمبے پاؤں والے آبی پرند کا نام، ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لم ڈھیک :۔ (کنایۃً) کم عقل، بیوقوف (فقرہ) آپ تو بڑے لم ڈھیک ہیں۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

لم رکھنا :۔ الزام رکھنا، تہمت رکھنا، عیب رکھنا، اردو حرف، قلیل الاستعمال۔

فضل خالق سے ہو یہ ملک دنیا کی حاکم
خوف ہو موت کو بھی مجھ پہ نہ رکھے کوئی لم   رشید لکھنوی

لمس :۔ (بالفتح) مس و کسی چیز کو کسی عضو سے چھونا، ہاتھ لگانا، چھونا، عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لمس اس کا ہمیں ضرر دے گا
دیکھو ہرگز نہ چھونا اس کو بھلا   عنبر

لمس :۔ کسی چیز کو چھو کر معلوم کرنے کی قوت قوت لامسہ، عربی، مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

اگلے دنوں میں جو تھے اہل قیاس
لمس کو جانتے تھے اصل حواس   مرزا رسوا

لمعان :۔ (بالفتح) چمکنے والا۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

شرر کلیں، اٹھیں شعلے ہوئے برق لمعان سے
چمک ہو درد کی دل میں خیال روئے تاباں سے   محسن کاکوروی

لمعہ :۔ چمک، روشنی، نور، عربی، مذکر تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

طول امل کو حاصل صد مدعا کہو
درد و الم کو لمعہ کہو مہر و ماہ کا   سخن

قول فیصل۔ اس کی جمع لمعات ہے

لمعہ :۔ شعاع، کرن۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

لم قدرا :۔ لمبے قد کا۔ دراز قامت، لمبا، اردو صفت، عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال

محل صرفہ۔ طہماس نے سلام کیا، ملکہ محمود نے مسکرا کر کہا کیوں میاں لم قدرے تم پر کیا گزری، (طلسم ہوش ربا)

لم کنا :۔ لمبے کانوں والا۔ ہندی صفت مذکر۔ مونث کیلئے لم کنی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بڑ کنا کہتے ہیں۔

لم کنا :۔ (کنایۃً) خرگوش (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ خرگوش ہی کہتے ہیں۔

لمکنا :۔ (بفتح اول و دوم) جھپٹنا، دوڑنا لپک کر جانا۔ ہندی، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

لم کو پہونچ جانا :۔ بات کی تہ سمجھ جانا۔ بات کی تہ کو پہونچ جانا، اردو حرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرفہ۔ اہل لکھنؤ لم کو تو پہونچتے نہیں ہمارے اس کا درے پر ہنسا کرتے ہیں۔ (ایامی)

لم گردنا :۔ دراز گردن۔ لمبی گردن والا۔ صراحی دار گردن والا۔ مونث کیلئے لم گردنی، صفت، مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لم لگانا :۔ الزام لگانا۔ تصور دار ٹھہرانا عیب لگانا، تہمت رکھنا، اردو حرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرفہ۔ بیچاری بڑی نیک اور ایماندار عورت تھی تم نے بلا وجہ اس کو لم لگا کے نکالا۔

لمن الملک :۔ کس کا ملک ہے، اس کی بادشاہی ہے، قرآن شریف میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ لمن الملک الیوم بتاؤ آج کس کی حکومت اور سلطنت ہے۔ اردو اور فارسی میں خودستائی اور بیجا ناز و فخر کے لئے مستعمل ہے۔ عربی، (نور اللغات)

آج کے دن بادشاہت کس کے لئے ہے! یہ قرآن مجید کی ایک آیت ہے، قیامت کے دن خدا زبان قدرت سے سوال کرے گا۔ لمن الملک الیوم اور جواب آئے گا "للہ الواحد القہار" یعنی خدائے واحد قہار کے لئے، جب کوئی شخص کسی حیثیت سے زمانے میں اس قدر ممتاز ہوتا ہے کہ سب لوگ اس کی افضلیت تسلیم کر لیتے ہیں تو کہتے ہیں فلاں شخص نے کوس لمن الیوم بجایا۔ کوس۔ نقارہ، (فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

لم نکالنا :۔ عیب لگانا، اعتراض کرنا اتہام رکھنا۔ اردو حرف، قلیل الاستعمال۔

لم یزل :۔ ہمیشہ رہنے والا۔ لازوال خدائے تعالیٰ کی ذات سے مراد ہوتی ہے۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

سیہ کاری قبول لم یزل ہو
لباس کعبہ عبد یار عمل ہو   مثنوی شام غریباں

قول فیصل۔ یزل اصل میں یزال تھا۔ لم حرف جازم، کے آنے کی وجہ سے لام ساکت ہو گیا

اور الف گر گیا۔

لم یزلی :- غیر فانی، خدا کی ذات سے مراد ہے۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پروردگار لم یزلی کا ولی علیؑ
مشکل کے وقت صاحب ناد علی علیؑ — اوج

لنبے ہونا :- سوا معنی المعروف کے کنایہ ہے کسی جگہ سے کسی کے بھاگ جانے سے بھی۔

قیامت شہرہ ہو بالائے موزوں کی بلندی کا
سنے طوبیٰ جو اس کو گلشن جنت سے لنبا ہو — جرات

(سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ اب لمبے، لمبی اور لمبا لکھتے ہیں۔

لن ترانی :- شیخی، ڈینگ، خودستائی، تعلی۔ انانیت۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

جلوہ دکھلانا تمہیں منظور ہے
چپ رہو یہ لن ترانی ہو عبث — اسیر

قول فیصل۔ اس کے لفظی معنی ہیں کہ تو مجھے ہرگز ہرگز نہیں دیکھ سکتا۔ یہ کلمہ خدا نے حضرت موسیٰ کے ارشاد ارنی (یعنی مجھے اپنے کو دکھا) کے جواب میں ارشاد فرمایا تھا۔ اس لئے خدا کے سوا یہ کلمہ کسی دوسرے کو شایاں نہیں اس لئے انسان کے حق میں مجازاً کہنے لگے۔

حضرت اسیر نے اصل معنوں میں بھی کہا ہے۔

عاشق بے صبر ہوں میں شکل دکھلاؤ مجھے
حضرت موسیٰ سے ناز لن ترانی چاہیئے — اسیر

اس کا صرف کرنا، سننا، جانا کے ساتھ ہے

(کرنا) لیجئے موسیٰ سے لن ترانی کی
اب تو ہم سے کلام ہوتا ہے — داغ

(سننا) قطع دیدار کی امید ہوئی
لن ترانی سنی جواب ہوا — شرف

مثل موسیٰ غش تمہیں آجائے گا
(جانا) جب تمہاری لن ترانی جائے گی — نسیم صاحب تعشق

اس کی جمع لن ترانیاں ہے۔

جہاں کی زبان پہ ہوں لن ترانیاں
اشرار خود غرض کو ملیں حکمرانیاں — جوش

لن ترانیاں سننا بھی زبانوں پر ہے۔

ایسی سنی ہیں ہم نے بہت لن ترانیاں
رو کے سے کب ہوئی ہو زباں کلیم بند — لا اعلم

لن ترانیاں ہانکنا :- شیخی بگھارنا، اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

لن ترانی کی لینا :- شیخی مارنا، دون کی لینا۔ ڈینگ مارنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان

لن ترانی کی یہ لیتے ہیں نمازی بن کر
وہ حملہ شیخ پہ کیا کرتے ہیں غازی بنکر — اکبر

لنجا :- (بضم اول) ہاتھ پاؤں سے وہ جس کے پاؤں رفتار سے عاجز ہوں۔ اردو صفت، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تانیث کیلئے لنجی کہتے ہیں۔

لنجھاڑا :- (بفتح اول و نون غنہ) دنیا کے بکھیڑے، دنیاوی اسباب و تعلقات، ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں لنجھیڑا بولتے ہیں۔ (بنون غنہ)" مولف اختلاف کرتا ہے لکھنؤ میں باظہار نون زبانوں پر ہے جو عورتوں کی زبان ہے

بیٹھے بٹھلائے ایک ناحق کا
اپنے پیچھے لگایا لنجھیڑا — (عروج الفت)

لنجھیانا :- (بنون غنہ) لنگڑانا، لنگڑا کے چلنا، چوٹ کھانے یا زخمی ہونے کی وجہ سے سیدھا نہ چل پانا، اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تیر پہلو کو آہو کے توڑ کر باہر نکلا، آہو لنجھیا کر گرا۔ (طلسم ہوش ربا)

لنڈا تھنڈرا :- (بہر دو نون غنہ) مال و اسباب کے ساتھ۔ ہندی صفت، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اور عوام لد پھندا کہتے ہیں۔ (دلدار البغیر نون غنہ)

لنڈن :- انگلستان کا دارالسلطنت، اردو مذکر، رائج۔

شراب ایک ہو کوثر کی ہو کہ لنڈن کی
اک اپنے واسطے زاہد حلال کرتے ہیں — (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اس کو ولایت بھی کہتے ہیں۔ انگریزی میں اس کا تلفظ دال ہندی سے لنڈن ہے۔

لنڈنی چوتیا :- بہت بڑا بیوقوف، اردو صرف، بازاری زبان۔

محل صرف۔ تم بلا وجہ اس کے کہنے میں آگئے وہ لنڈنی چوتیا ہے اس کا کہنا مانو گے تو پچھتاؤ گے۔

قول فیصل۔ بازاری لوگ چوتیا لنڈنی بھی بولتے ہیں

لنڈھور :- (بفتح اول و سوم) ایک مشہور پہلوان کا نام۔ اردو، مذکر، رائج۔

محل صرف۔ اس بوکھلاہٹ کو دیکھیے کہ پتا ہوتے جاتے ہیں اپنے نزدیک لنڈھور پہلوان کے بھی چچا ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

لنڈھ :- (بضم اول و نون غنہ) سر کٹا ہوا دھڑ۔ بے سر کا تڑپتا ہوا جسم، انسان جس کے ہاتھ پاؤں نہ ہوں پرند

بے بالی دپر ۔ بندی ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ پر کٹے پرندہ کے لئے لُنڈا بولتے ہیں اور کمی کے ساتھ اس محل پر لنڈ منڈ بھی بولدیتے ہیں اور کسی معنی میں زبانوں پر نہیں ہے ۔

لنڈ ا :- کٹا ہوا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

اُنڈ :- بے پتوں اور بے شاخوں کا درخت ، سوکھا ٹھنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ عورتوں کی زبان ہے اسی جگہ کمی کے ساتھ لنڈ ابھی زبانوں پر ہے ۔

لنڈ :- (بالفتح) ذکر ۔ قضیب ۔ عضو مخصوص ۔ آلۂ تناسل ۔ اردو مذکر ۔ بازاری زبان ۔

قول فیصل ۔ اس لفظ کے استعمال کے وقت طوالت اور ضخامت پیش نظر رہتی ہے ۔

لنڈ پر مارنا :- بے وقعت سمجھنا ۔ کچھ اہمیت نہ دینا ۔ اردو صرف ، بازاری زبان ۔

محل صرف ۔ انھوں نے مجھے روپے بھجوائے تھے میں نے واپس کر دیئے میں ایسے پیسے کو لنڈ پر مارتا ہوں ۔

لنڈ پہ بھی کچھ نہ ہونا ۔ بے وقعت ہونا ، کسی اہمیت نہ ہونے کے محل پر ۔ اُردو صرف ، بازاری زبان ۔

محل صرف ۔ میں ان سے دھولس نہیں کھاتا وہ میرے لنڈ پر ہیں ۔ مخالفت کر رہے ہیں تو کرنے دو ۔

لنڈ ہونا :- بے وقوف ہونا ۔ کم عقل ہونا ۔ اردو صرف بازاری زبان ۔

محل صرف ۔ آپ بھی بالکل لنڈ ہیں لاکھ سمجھایا لیکن سمجھ میں نہ آیا ان سے پرسوں والی بات کہنے کی کیا ضرورت تھی ۔

قول فیصل ۔ تنہا نہیں ۔ وہ ، آپ ، تم وغیرہ کی ضمیروں کے ساتھ استعمال ہے ۔

لنڈا :- (بضم اول) وہ حیوان جس کی دم کٹی ہو ۔ اردو صفت ، مذکر ۔ قلیل الاستعمال ۔

قول فیصل ۔ وہ پرند جس کے پر نُچے ہوئے یا کٹے ہوئے ہوں اس کیلئے لکھنؤ کی عورتیں اور عوام بولدیتے ہیں ۔

لُنڈا :- وہ درخت جس میں شاخیں اور پتے نہ ہوں ۔ اردو صفت ، مذکر ، عورتوں کی زبان ۔

لنڈا :- وہ شخص جس کا کوئی ساتھی نہ ہو ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس محل پر لکھنؤ کی عورتیں لنڈورا بولتی ہیں ۔

لنڈا :- کنایہ ہے اس پیراہن سے بھی جس کے دامن چھوٹے ہوں ۔ چھوٹے چھوٹے دامنوں کا انگرکھا ۔ اونچے اونچے دامنوں کا انگرکھا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ۔ اس جگہ عورتیں جھبورا بولتی ہیں ۔

لنڈا :- جونا ۔ برتن مانجھنے یا صاف کرنے کا گھاس یا مونجھ کا مٹھا ۔ پورب کی زبان ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں جونا ہی بولتی ہیں ۔

لُنڈ جھنڈ :- (بالضم) عورت جو کنگھی چوٹی کی طرف سے بے پروا ہو ۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ یہ عورتوں کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے ۔

لنڈ گری کھانا ، لنڈ گریاں کھانا ، گر کر لوٹ پوٹ ہو جانا ۔ گر کر قلا بازی کھانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں لنڈھکڑی کھانا اور لنڈھکڑیاں کھانا ہے (بنون غنہ)"

مولف تائید کرتا ہے اسی جگہ لڑھکڑی کھانا بھی زبانوں پر ہے ۔

لُنڈ مُنڈا :- (بضم اول وچہارم وہر دو نون غنہ) وہ شخص جس کا سر ، ڈاڑھی ، مونچھیں منڈی ہوئی ہوں ۔ منڈی ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لُنڈ مُنڈا :- بن پتوں اور بن شاخوں کا درخت ۔

(فقرہ) تھوڑے سے لنڈ منڈ تنے اپنی سخت جانی سے بیچے رہے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں رنڈ منڈ کہتے ہیں"

لیکن لکھنؤ کی عورتیں لنڈ منڈ ہی بولتی ہیں ۔

لُنڈ مُنڈا :- (کنایتہً) مفلس ، تنگدست ، بے سروساماں ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لُنڈ مُنڈا :- انسان بیدست و پا ۔ طائر بے بال و پر کیلئے بھی مستعمل ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں پرنُچا کہتے ہیں"

مولف تائید کرتا ہے اس اضافے کے ساتھ اسی محل پر لنڈا بھی بولدیتی ہیں اور

لمی کے ساتھ لنڈ منڈ بھی۔

لنڈ منڈ رہے: — تنہا ہے۔ کوئی آگے پیچھے نہیں۔ بے بال و پر ہے۔ گول مول ہے۔

(محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ بے بال و پر کے لئے لُمّی کے ساتھ لنڈ منڈ ہی بولتے ہیں اور کسی معنی میں نہیں بولتے۔

لنڈورا: یکے (بفتح اول و نون غنہ و واو معروف) وہ پرند جس کی دم اور پر نیچے رہے ہوں۔ اردو صفت، مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ مونث کیلئے لنڈوری زبانوں پر ہے۔

لنڈورا: ۲ے (کنایۃً) بیکس، بے یار و مددگار، تنہا۔ اکیلا۔ اردو صفت، مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ تانیث کیلئے لنڈوری زبانوں پر ہے۔ اس مرد کیلئے لنڈرا بھی کہدیتے ہیں جس کی بیوی مر گئی ہو۔

لنڈوری فاختہ: یلے وہ عورت جس کا کوئی سہارا نہ ہو۔ زن بیکس، نگوڑی، نا کٹھی۔ مونث، دہلی کی عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لنڈوری فاختہ: ۲ے گنجی۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

لنڈھانا: یلے (بضم اول و فتح سوم و نون غنہ) کوئی رقیق چیز برتن سے زمین پر گرانا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محتسب پر خم نے ایسی لنڈھائی ہے شراب
ہو گئی ہے آج راہ خانۂ خمار بند — ناسخ

لنڈھانا: ۲ے شراب بے ضرورت صرف کرنا۔ بہت شراب پینا پلانا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

لنڈھاؤ چار طرف خم کے خم یہ میخوار و!
کہ محتسب کو خرابات کی نہ راہ ملے — امیر

لنڈھانا: ۳ے الٹ دینا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لنڈھکانا: — غلطاں کرنا، پھینکنا۔ گرانا۔ ہندی۔

(فقرہ) تم نے گیند لنڈھکایا۔ اس نے پانی لنڈھکا دیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں بڑا کنکوا چھوٹے سے کاٹ دیا جائے تو کہتے ہیں بڑا ڈھٹو لنڈھکا دیا۔ یا ڈھلکا دیا"

مولف کے نزدیک کنکوے کے لئے ڈھٹو کی جگہ عوام جھجو، ڈھلکانا بولتے ہیں۔ شہدے کسی رئیس کی موت پر کہتے ہیں کہ بڑا گھاگ لنڈھاک گیا۔ "صاحب نور اللغات نے پانی کیلئے بھی لنڈھکانا لکھا ہے۔ لکھنؤ میں پانی لنڈھانا کہتے ہیں"

مولف اس کی بھی تائید کرتا ہے۔ گیند کے لئے لنڈھکانا نہیں کہیں گے بلکہ اس جگہ اہل لکھنؤ لڑھکانا بولتے ہیں۔ پانی کے لئے عورتیں کمی کے ساتھ لنڈھکانا بھی بولدیتی ہیں۔

لنڈھکنا: یلے غلطاں ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ اہل لکھنؤ لڑھکنا کہتے ہیں۔

لنڈھکنا: ۲ے گر جانا۔ زمین پر گرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

لنڈھک جائے بہت سی سے بہت سے جام گر جائیں
پڑے اول جا بجا شیشے کے ٹکڑے اور زمیں تر ہو — حکیم آغا فاضل

لنڈھکنا: ۳ے (کنایۃً) مرجانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اسی جگہ لڑھکنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

لنڈھنا: — (لنڈھانا کا لازم) کسی ظرف کا اوندھا ہو جانا۔ اس طرح کہ اس میں اگر کوئی شئے بھری ہو تو گر جائے، بہنا۔ گر پڑنا۔ (کنایۃً) کثرت سے شراب کا صرف ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

ع گویا لنڈھے ہوئے تھے قرابے شراب کے — رشک

لنڈھتی ہے کوئے یار میں زاہد بجا شراب
جنت میں کیوں نہ چشمۂ کوثر رواں رہے — لا اعلم

پھوٹا کئے پیالے لنڈھا کیا قرابا
مستی میں میکدہ تھا یاں اک شور اور شرابا — میر

لنک: یلے (بنون غنہ) ڈھیر، انبار، تودہ، اٹم، افراط ظاہر کرنے کے لئے۔ ہندی، مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) غرض تھوڑا ہی تھوڑا النک ہوتا ہے۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لنک: ۲ے زمانہ، مدت۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لنکا: یلے (بالفتح و نون غنہ) راون کا دار الخلافہ جو جزیرہ سیلون میں واقع ہے اردو مونث، رائج۔

حویلی ہو گی لنکا کی طرح اے یار سونے کی
ترے پرتو سے ہوتی ہی گئی دیوار سونے کی — ناسخ

لنکا: ۲ے فتنہ انگیز، شوخ۔ شریر۔ تیز، ادھر کی ادھر کہنے والی لڑانے والی۔ اردو مونث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تمہاری لڑکی بلائے بے درماں اور بڑی لنکا ہے۔ یہ لنکا جہاں جاتی ہو وہاں آگ

لگاتی ہے۔

لنکارا :- (بالفتح و نون غنہ) مکار عورت، عیار عورت، ہندی، صفت، مونث۔ عورتوں کی زبان۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں لکاّتہ کہتی ہیں۔

لنکا میں جو چھوٹا سو باون گز کا،
لنکا میں سب بڑے، لنکا میں چھوٹے سے چھوٹا وہ بھی باون گز کا :- ایسے مقام پر بولتے ہیں جہاں چھوٹے بڑے سب فتنہ انگیزی شرارت، لاف زنی میں بڑھ چڑھ کر ہوں۔ مثل۔
(نور اللغات)

"مثل کی اتنی شکلیں لکھ گئے اور نہ لکھا تو "لنکا میں جو ہے وہ باون گز کا" مثل میں فتنہ و شر کے ساتھ غرور و تمرد کا پہلو نکلتا ہے اس طرف بھی اشارہ کرنا چاہیے تھا۔
(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ صاحب سرمایہ زبان اردو نے اس مثل کو یوں لکھا ہے :-

"لنکا میں جسے دیکھا وہ باون گز کا" اور معنی لکھے ہیں ایک مثل ہے مشہور اس جگہ کہتے ہیں کہ کسی مقام پر یا کسی انجمن میں جتنے آدمی ہوں وہ سب کے نخوت، اور غرور یا اسی قبیل کے امور میں ایک وتیرہ اور ایک روش رکھتے ہوں۔" مولف صاحب فرہنگ اثر اور سرمایۂ زبان اردو دونوں کی تائید کرتا ہے۔ اسی جگہ "لنکا میں سب لونڈے" بھی عورتیں بولتی ہیں۔

لنکلاٹ :- (بفتح اول و سکون دوم نون غنہ) ایک قسم کا کپڑا جو موٹا ہوتا ہے اور اس کا عرض بڑا ہوتا ہے۔

لونگی نہ لنکلاٹ کبھی اور نہ کالمیٹ

بڑھیا ہوئی ہوں دل مرا گودڑ کا لال ہے
جان صاحب (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اس جگہ اب چھالٹین زبانوں پر ہے۔

لنگ :- ۱ (بالفتح و نون غنہ) لنگڑا۔ لولا۔ اپاہج۔ فارسی۔ صفت، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں فارسی ترکیب کے ساتھ عذر لنگ، تیمور لنگ وغیرہ ان معنی میں رائج ہیں، تنہا لنگ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

لنگ :- ۲ لنگڑا پن، پاؤں کا نقص، اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اگر پہلے ہی علاج کر لیتے تو تمہارا یہ لنگ جاتا رہتا اور یہ عیب جو پیدا ہو گیا ہے نہ رہتا۔

لُنگ :- ۳ (بالضم و نون غنہ) دھوتی، لنگوٹی۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ اہل لکھنؤ لنگی بولتے ہیں۔ لنگ عام طور سے لنگی کے اس حصے کو کہتے ہیں یا ان آخری کونوں کو کہتے ہیں جو ٹانگوں کے بیچ سے لے جا کر کمر میں گھرستے ہیں۔

لِنگ :- ۴ (بالکسر و نون غنہ) آلۂ تناسل سنسکرت، مذکر۔ اہل ہنود کی زبان۔

لُنگارا :- (بضم اول و نون غنہ) بے حیا اور بے شرم، شریر، آوارہ، بدذات، آزاد، شہدا۔ اردو، مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تمہارا لڑکا بہت لنگارا ہو گیا اگر اس کی تم نے دیکھ بھال نہ کی تو کچھ دنوں میں بدمعاش ہو جائے گا۔

لنگارا پن :- (بالضم و نون غنہ) شہدا پن۔ بدمعاشی۔ بے حیائی۔ بے غیرتی۔ آوارگی۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان۔

لُنگاڑا :- (بالضم و نون غنہ) لکھنؤ میں رائے فارسی سے بول چال میں ہے، آوارہ، بدمعاش شریر۔ بدقماش، بے حیا آدمی۔ ہندی صفت مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لنگاڑا لکھنؤ میں بالکل نہیں بولا جاتا۔ لنگارا لکھنؤ کی عورتوں کی زبان ہے۔

لنگ پوجا :- شیو جی کے لنگ کو پوجنا، اردو صرف۔ اہل ہنود کی زبان۔

قول فیصل۔ دونوں لفظوں میں "کی" کے اضافے سے بھی رائج ہے مگر بہت کم۔

وہ صنم دکھیو کے پھول اور میوا بیٹھی کرتی ہو لنگ کی پوجا (اشت)

لنگر :- ۱ (بالفتح و نون غنہ) لوہے کی زنجیر یا رسا جو کشتی یا جہاز ٹھہرانے کے واسطے رکھتے ہیں کہ پانی اسے بہا نہ سکے۔ ناؤ یا جہاز ٹھہرانے کا وسیلہ فارسی، مذکر۔ فصیح، رائج۔

نواسے جب نظر آئے پیمبر نے یہ فرمایا
جہاز امت عاصی کے لنگر ایسے ہوتے ہیں (عشق)

لنگر :- ۲ وہ مقام جہاں سے مساکین و فقرا کو روزانہ کھانا تقسیم ہو۔ وہ جگہ یا وہ مکان جہاں روز کھانا تقسیم کیا جائے۔ فقرا و مساکین کو روزمرہ کھانا تقسیم ہونے کی جگہ۔ لنگر خانہ خیرات خانہ۔ خیرات گھر۔ محتاج خانہ۔ خانقاہ امامباڑہ۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس کو لنگر خانہ کہتے ہیں اور یہی صحیح بھی ہے۔ لنگر اس کھانے کو کہتے ہیں جو غربا فقرا کو تقسیم ہوتا ہے۔

لنگر :- ۳ (مجازاً) وقار، تمکین۔
(فقرہ) وہ بڑے لنگر کے آدمی ہیں۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لنگر: (ن) وہ کھانا جو فقیروں مساکین کو بانٹا جاتا ہے۔ فارسی، مذکر۔ فصیح، رائج۔

گلے نہ ڈال جو لنگر کا ٹکڑا ہیں مانگوں
کہے وہ بٹ گئیں اب روٹیاں ہیں یا تی جان صاحب

لنگر: (ث) خیمہ کھڑا کرنے کا موٹا رسّا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لنگر: (ن) پہلوانوں کا لنگوٹ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لنگر: (ن) دھڑ کے نیچے کا حصہ جو کولے سے سرین تک ہوتا ہے۔ کولے چوتڑ وغیرہ۔ جیسے اس پہلوان کا لنگر بھاری ہے۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لنگر: (ث) وہ پتھر کا لکڑا اور ڈور جسے بچے آپس میں لڑاتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے لنگڑ کہتے ہیں۔

لنگر: (ن) سیون۔ وہ رگ جو مقعد اور عضو تناسل کے درمیان ابھری ہوئی نظر آتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لنگر: (ن) بوجھ، وزن۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

بڑا لنگر تھا شعر و شاعری کا
اٹھا کیونکر جلیس ناتواں سے   جلیل

لنگر: (ن) گھڑی کا پنڈولم۔ لٹکن۔ اردو، مذکر، رائج۔

لنگر: (ن) مجرموں کے پاؤں کی زنجیر جو وزنی ہوتی ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قید ہستی سے جو تنگ آیا تو کہتا ہے تو دل
توڑ دے دیوار کو زنداں کی، لنگر توڑ کر۔   آتش

لنگر اٹھانا: (ف) (بفتح اول) کشتی یا جہاز کا رسّا کھول کر آگے چلانا۔ جہاز روانہ کرنا۔ اردو محاورہ فصیح، رائج۔

وائے قسمت ہم تو لنگر ہی اٹھانے میں رہے
اڑ گئیں موجوں کی صورت کشتیاں احباب کی   میر

لنگر اٹھنا: (ف) (بفتح اول) بوجھ اٹھنا۔ وزن اٹھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لنگر اس سے بھی گناہوں کا مرے اٹھ نہ سکا
ٹیک کر زانوؤں کو گاؤ زمیں بیٹھ گئی   امیر

لنگر اٹھنا: (ف) دریا میں جہاز روانہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لنگر جہاز عمر کا اٹھتا ہے اس طرح
اعمال جس قدر تھے مرے بادبان ہوئے   لا علم

لنگر اٹھوانا: (ف) (بفتح اول) جہاز کا روانہ کرنا۔ جہاز کا کنارہ سے ہٹانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لنگر اٹھواؤ، لنگر اٹھواؤ
اب نہ تم یاں جہاز ٹھہراؤ   قلق

لنگر اکھڑنا: (ف) جنبش میں آنا وزنی چیز کا۔ ہلکا ہو جانا وزن کا۔ اردو مصدر، متروک۔

دور پھینکے کی طپش سنگ فلاخن کی طرح
لنگر اکھڑے تو کہیں کوہ شکیبائی کا   میر

لنگر بانٹنا: (ف) غریبوں کو بڑے لوگوں کی طرف سے کھانا تقسیم ہونا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صافہ۔ بیوی بنّو ایسا ہی خدا کا خوف ہے تو گھر جا کر لنگر بانٹنا۔   (بنات النعش)

لنگر بنانا: (ف) جہاز کو اپنی جگہ قائم رکھنے کیلئے رسی وزنی شے لٹکانا جس سے جہاز اپنی جگہ ٹھہرا رہے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

چھلا حضور ہاتھ کا دیدیجئے ہمیں
دل کے جہاز کا اسے لنگر بنائیں گے   تعشق

لنگر باندھنا: (ف) پہلوانوں کا لنگوٹ باندھنا۔ پہلوانوں کا کاچھا کسنا۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لنگر باندھنا: (ف) (کنایۃً) مجامعت سے پرہیز کرنا۔ تجرد اختیار کرنا۔ عورت کی صحبت سے پرہیز کرنا۔ مجامعت سے باز رہنے پر کمر باندھنا۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

لنگر بٹنا: (ف) بڑے لوگوں کے یہاں روزانہ غریبوں اور محتاجوں کو کھانا وغیرہ تقسیم ہونا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں لکھنؤ کی بڑی بڑی ڈیوڑھیوں پر روزانہ غریبوں اور محتاجوں کو سیدھا اناج یا پکا ہوا کھانا خدا کی راہ میں تقسیم ہوتا تھا۔ چنانچہ وقف حسین آباد لکھنؤ میں لنگر خانہ کے نام سے ایک عمارت مخصوص ہے۔

لنگر پر ہونا: (ف) جہاز کا لنگر ڈالے ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لنگر توڑ دینا: (ف) وہ وزن جو جہاز کے ٹھہرانے اور حفاظت کے لئے جہاز میں باندھا جاتا ہے اسکو توڑ دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جب علی سا ناخدا ہو اور خدا سا کارساز
چھوڑ دے دھارے پہ کشتی اور لنگر توڑ دے   آرزو لکھنوی

لنگر توڑنا: (ف) (کنایۃً) قوی کو مغلوب کرنا۔

اردو حرف، قریب بہ متروک۔

لطافت فقر سے ہم نفس پہ غالب آئے
لنگر اس دشمن شہ زور کا توڑا کیا صبا

لنگر ٹوٹنا:- جہاز سے اس کے لنگر کا علیحدہ علیحدہ ہو جانا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

کشتی مے جوش فصل گل سے ہو اس زور پر
توبہ زاہد یہاں لنگر بنے اور ٹوٹ جائے امیر

لنگر جاری کرنا:- خیرات تقسیم کرنا۔ بڑے لوگوں کا غریبوں کو روزانہ اناج وغیرہ تقسیم کرنا۔ اردو حرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تم نے دیکھا جن محلوں میں لنگر جاری تھا غریب فیض اٹھاتے تھے آج اسی محل کے رہنے والے خود اس قدر محتاج ہوئے کہ بھیک مانگنے کی نوبت آگئی۔

لنگر خانہ:- فقرا و مساکین کے روزمرہ کھانا تقسیم ہونے کی جگہ۔ خیرات خانہ محتاج خانہ۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لنگر خانہ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے خیرات اور اناج وغیرہ تقسیم ہو اور غریب روزانہ لے کے چلے جائیں، لکھنؤ میں محلہ حسین آباد میں ایک ایسا مکان ہے جس کو لنگر خانہ کہتے ہیں۔ اور وہ بادشاہ کا بنوایا ہوا ہے خیرات خانہ اس عمارت کو کہتے ہیں جسمیں محتاج اور غریب اور اپاہجوں کو رہنے کی جگہ دی جائے۔ اور کھانا وغیرہ ان کو دیا جائے۔ اور اگر کوئی بلا قید مذہب و ملت مسافر آجائے تو اس کو تین دن مہمان رکھا جائے اور اس کی راحت کا سامان دیا جائے چنانچہ بادشاہی وصیت نامہ میں لکھا ہوا ہے کہ خیرات خانہ میں ہندو ہو یا سنی یا شیعہ بلکہ کسی مذہب کا مسافر آجائے تو اس کے قیام کا انتظام خیرات خانے کی طرف سے ضروری ہے یہ عمارت خیرات خانہ کے نام سے وکٹوریہ گنج میں موجود ہے۔

لنگر خانہ:- باورچی خانہ۔ مطبخ۔ رسوئی (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

لنگر خانہ:- لکھنؤ کے ایک محلہ کا نام جہاں عہد شاہی میں لنگر بٹا کرتا تھا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ محمد علی شاہ اور امجد علیشاہ کے عہد میں یہاں غربا کو کھانا تقسیم ہوتا تھا۔ یہ محلہ حسین آباد کے محلے سے متصل ہے۔

لنگر دار:- وزنی، سنگین، بھاری۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم نے خیال نہیں کیا تمہاری تلوار سے ہمارا نیمچہ بہت زیادہ لنگر دار ہے۔

لنگر دار:- فارسی میں دریا کی صفت میں بھی مستعمل ہے یعنی وہ دریا جس کا پانی رواں نہ ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

لنگر دینا:- ایک پہلوان کا دوسرے پہلوان پر اپنے جسم کا وزن ڈالنا اور یہ کوشش کرنا کہ یہ نہ اٹھ سکے اور دوسرے کا پہلوان کا یہ کوشش کر کے اس وزن کو اٹھانا۔ اردو حرف پہلوانوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ پہلوان لوگ اکھاڑے میں زور کرنے کے بعد اور دم آجانے کے بعد مذکورہ بالا صورت اختیار کرتے ہیں۔

لنگر ڈالنا:- جہاز یا کشتی کا ٹھہرانا۔ جہاز کا ٹھہر جانا۔ اردو حرف۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ یہ فارسی لنگر انداختن کا ترجمہ ہے۔

لنگر ڈالنا:- بوجھ ڈالنا۔ وزن ڈالنا۔ اردو حرف، قلیل الاستعمال۔

گلا کاٹا اسی دم عاشق جانباز قاتل نے
جو ڈالا کھینچنے میں لنگر تری تیغ جہازی نے رشک

لنگر ڈالنا:- بھاری زنجیر مجرم کے پاؤں میں ڈالنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ موجودہ دور میں ان معنی میں نہیں ہے قدیم زمانے میں گھر میں لنگر ڈالا جاتا تھا۔

لنگر ڈالنا:- (کنایۃً) کام کا اتنا بار کسی پر ڈالنا کہ وہ دوسرا کام نہ کر سکے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر بوجھ ڈالنا زبانوں پر ہے

لنگر ڈالنا:- دور، دور بخیہ کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر عورتیں ٹانکے ڈالنا بولتی ہیں۔

لنگر ڈالنا:- قیام کرنا۔ مقام کرنا۔ ٹھہرنا قرار پکڑنا۔ پیچ لڑانا۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

لنگر سنبھالنا:- متعدی۔ بوجھ اٹھا سکنا، بوجھ اٹھانے کے قابل ہونا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم نے جو گارے کی اونچی دیواریں اٹھوائیں ہیں ان کے لئے لنٹر کی چھت کا لنگر سنبھالنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔

لنگر سنبھلنا:- بوجھ کی برداشت ہونا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

یہ بھی اک دختر رز جو نشہ میں لغزش ہے ہمیں
کشتی مے سے سنبھلتا نہیں لنگر اپنا، بحر

لنگر شمشیر: ۔ شمشیر کا وزن، شمشیر کا بوجھ
فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لنگر کا ٹکڑا: ۔ بھیک۔ لنگر خانہ سے ملی ہوئی روٹی کا ٹکڑا۔ اردو صرف، قریب بہ ترک۔

گلے ڈال جو لنگر کا ٹکڑا ہیں مانگوں
کہے وہ بٹ گئیں اب روٹیاں نہیں باقی — جان صاحب

لنگر کا کھانا: ۔ وہ کھانا جو لنگر خانے سے فقرا کو ملتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

لنگر کرنا: (۱) جہاز یا کشتی کو ٹھہرانا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

جو شعر مضمون سے طوفان زا ہوئی ناسخ یہ بحر
کشتی طبع روانی کو ہم نے اب لنگر کیا — ناسخ

لنگر کرنا: (۲) جہاز یا کشتی کا ٹھہرنا۔ لنگر ڈالنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں جہاز کا لنگر انداز ہونا کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

لنگر کھولنا: ۔ جہاز کا روانہ ہونا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لنگر کھینچنا: ۔ بوجھ اٹھانا، بوجھ برداشت کرنا۔ لنگر لے کے چلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہاں پائے جاید کہاں وہ بھری بیڑی
یہ لنگر کبھی ناتواں کھینچتے ہیں — انیس

لنگر گیا: ۔ مقام کیا۔ ٹھہر گیا۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ کمی کے ساتھ جہاز کے ساتھ اسکا استعمال ہے۔

لنگر گاہ: ۔ جہاز رکنے ٹھہرنے کی جگہ۔ بندرگاہ۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بندرگاہ ہی ہے

لنگر لنگوٹ: ۔ پہلوانی لنگوٹ، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لنگر لنگوٹا باندھنا یا کسنا: ۔ کشتی کرنے کو مستعد ہونا۔ کشتی کرنے کا جامہ پہننا۔ ہندی فعل متعدی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لنگر لنگوٹا دینا، لنگر لنگوٹ آگے رکھنا: ۔ (کنایۃً) کسی پہلوان کی شاگردی اختیار کرنا۔ پہلوان کا شاگرد ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

لنگر لینا: ۔ اکھاڑے میں زور کرنے کے بعد اپنے سے طاقت ور پہلوان کا بوجھ اٹھانا۔ وہ پہلوان گردن پر کبھی رکھتا ہے اس سے کم طاقت والا پہلوان زور کرکے اٹھاتا ہے۔ اردو محاورہ، پہلوانوں کی اصطلاح۔

لنگر مارنا: ۔ بوجھ کا زیادہ ڈالنا۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف۔ غضنفر کو بہت ناگوار ہوا دونوں ہاتھ ارابے پر رکھ کر لنگر مارا کہ پہیے ارابے کے زمین میں دھنس گئے ۔۔ منصور نے لاکھ لاکھ ترکیبیں کیں مگر ارابہ اس مقام سے نہ ہلا۔ (طلسم خیال سکندری)

آسمانی ہے ترے کوچے میں بہت زور ہوئے
نہ ہٹے ایک قدم ہم جو لنگر مارا — داغ

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کشتی کا ایک پیچ ہے مخالف کے ریلنے سے پیچھے ہٹنا۔ داغ کے شعر میں اسی طرف اشارہ ہے مولف کے نزدیک ان معنی میں دہلی کی زبان ہے جسکو فصاحت حضرت اثر نے نہیں کی۔ لکھنؤ کے پہلوانوں کی یہ زبان نہیں۔

لنگر ہونا: ۔ کشتی کا ٹھہرنا۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

مجھ کو سوکھے گھاٹ ساقی نے اتارا یا نصیب
کشتی مے کو مرے آتے ہی لنگر ہو گیا — بحر

لنگری: (۱) لنگر سے منسوب۔ جیسے لنگری کھانا فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ تنہا نہیں بولتے کھانے وغیرہ کے ساتھ اس کا استعمال تھا۔

لنگری: (۲) ایک قسم کا بڑا تشت۔ فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا تعلق نہیں۔

لنگری: (۳) پانوں کے رکھنے کی چھوٹی گہری تھالی۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لنگری: (۴) وہ شخص جو محتاجوں کو لنگر خانہ میں کھانا تقسیم کرتا ہے۔ اردو، اسم مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لنگری: (۵) وہ تھال تھالی جس میں لنگر کا کھانا بانٹتے ہیں۔ اردو، مونث، متروک

کھلائے خون جگر کیوں نہ طالع کوتاہ
جو لنگری مرے حصے کی تشتری ہو جائے — شوق

لنگڑ: ۔ (بفتح اول و سوم) کم عمر لڑکے کنکر پتھر یا اینٹ کا ٹکڑا ڈور میں باندھ کر آپس میں لڑاتے ہیں۔ اردو مذکر۔ عوام اور بچوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ تم بالکل لنگرائی نہیں کرتے۔ تمھارا

رڈکا ہاتھ میں لنگڑ لیے دن بھر سڑکوں پر مارا مارا پھرتا ہے۔

قول فیصل۔ جب کنکوا اڑتا ہے تو ڈور لوٹنے والے بٹی ہوئی کئی ڈوروں کا لنگر بناتے ہیں اور وہ اتنا لمبا ہوتا ہے کہ اونچی سے اونچی ڈور تک پہنچ جائے اس میں ٹھیکری یا ڈھیلا باندھ کر کٹے ہوئے کنکوے کی ڈور لوٹتے ہیں۔

لنگڑا: ۱؎ (بفتح اول) ایک ٹانگ سے معذور وہ شخص جو چلنے میں سیدھی طرح نہ چل سکے لنگڑا کے چلنے والا۔ اردو صفت، مذکر، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ مونث کے لئے لنگڑی بولتے ہیں۔

لنگڑا: ۲؎ کمزور، بودا۔

(نقطہ) اگر اس کو بغور ملاحظہ کیا جائے تو یہ بھی لنگڑا جملہ ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بجائے لنگ اولتے ہیں۔

لنگڑا: ۳؎ ایک قسم کا مشہور آم جو نہایت لذیذ ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

لنگڑانا: لنگ کرنا، پاؤں برابر نہ پڑنا۔ اردو، عوام کی زبان۔

جلوہ فرما تو اگر ہوگا تو ہوگی طرفہ سیر
بزم سے بھاگے گی لنگڑاتی ہوئی اے یار شمع ناسخ

قول فیصل۔ لنگڑا کے چلنا بھی زبانوں پر ہے۔

لنگڑ پیچ لڑانا: ڈور میں ڈھیلا باندھ کے دو بچوں کا اس طرح لڑانا کہ ایک دوسرے کی ڈور کو کاٹ دے۔ اردو صرف، عوام اور بچوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی محل پر لنگڑ لڑانا بھی بولتے ہیں۔

لنگڑ دین: لنگڑا، لنگ کرکے چلنے والا۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ اماں تمھیں ایک نئی بات سنائیں کل لنگڑ دین لالہ نے تمھارے متعلق کہہ رہے تھے کہ روپئے ابھی نہیں ملے۔

قول فیصل۔ طنزاً یا توہین کے محل پر بولتے ہیں۔

لنگر مارنا: وہ ڈور جس میں ڈھیلا بندھا ہو اسے اڑتی ہوئی کنکیا توڑنے یا کٹی ہوئی کنکیا یا ڈور حاصل کرنے کے لئے گھما کے پھینکنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

لنگڑیاں باندھنا: (بفتح اول و سوم) کنکوے لٹپلانے کا کنے سے دو تین گز پہلے دوہری ڈور کی گرہیں لگانا تاکہ کٹے ہوئے کنکوے کی ڈور لنگڑیوں میں لپٹ جائے۔ اردو صرف کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ کبھی تو کنوں سے پہلے جو دوسری ڈور ہے اس میں گرہیں لگاتے ہیں اور کبھی گنے کی چھپی ہوئی گنڈیری کے ٹکڑے گرہ میں باندھ دیتے ہیں۔ کبھی چمڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے باندھ دیتے ہیں۔ اب تو بہت کم دیکھنے میں آتا ہے یہ کام کرتے ہیں

لنگڑے بیر آسمان پر گھونسلا: اپنے حوصلے سے بڑھ کر دعوی کرنا (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

لنگڑی لپلیچ کے کواب کھانے والے کو تواب: بچے یہ جملہ کھیلنے میں کہتے جاتے ہیں اور ایک ٹانگ سے اچھل اچھل کے چلتے ہیں۔ اردو صرف، بچوں کی زبان، قریب بہ متروک

لنگڑی چلنا: بچوں کا کھیل۔ ایک ٹانگ اونچی رکھنا، اور دوسری سے چلنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بچہ بولتا ہو۔

لنگڑی گلہری آسمان پہ گھونسلا: چونکہ لنگڑی گلہری کا نہایت بلندی پر گھر بنانا اپنی طاقت سے باہر کام کرنا ہے اس سبب سے اپنی لیاقت سے بڑھ کر حوصلہ کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔ اردو کہاوت۔

(فرہنگ آصفیہ و گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی عورتوں کی زبان ہے۔

لنگڑے نے چور پکڑا دوڑو میاں اندھے: ننگے آدمیوں کے دوست بھی ننگے ہوتے ہیں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

لنگ کرنا: لنگڑانا، لنگڑا کر چلنا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

عرصہ تنگ ہے گھوڑے کے جو سرپٹ کا ہے اس میں
پائے فرس باد سحر کرنے لگے لنگ سودا

لنگی زیر لنگی بالا، نہ غم دزد نے غم کالا: وہی لنگی نیچے وہی لنگی اوپر نہ چور کا ڈر نہ اسباب کا یعنی جس کے پاس تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا بھی نہ ہو اسے چور کا کیا ڈر (فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لنگوٹ: (بفتح اول و سکون دوم فتح و ضم سوم و سکون واؤ مجہول) پردہ، پیشاب کے مقام کو چھپانے والا، تہہ بند۔ وہ کم عرض کپڑا جو فقرا یا پہلوان باندھتے ہیں اور جو ستر کو بھی چھپا لیتا ہے۔ اردو، مذکر، عوام اور پہلوانوں کی زبان۔

کیا چھین لے گا ہم سے جو پھر جائے گا فلک
دولت فقیر کی کفنی ہے، لنگوٹ ہے۔ بحر

قولِ فیصل ۔ اس کی ایک قسم چھپّر اور چِٹ لنگوٹ بھی ہے ۔ جیسے ۔ دیکھا تو پھاٹک کی جانب سے کوئی آہستہ آہستہ آ رہا ہے ۔ قریب آیا تو انھوں نے بغور نظر ڈالی ۔ ایک کشیدہ قامت ، تحیم شحیم ، ڈنڈ پیلے چِٹ لنگوٹ باندھے ۔۔۔۔ دریا نہنگ کی طرف جاتا ہے ۔ (فسانۂ آزاد)

لنگوٹ اور چھپّرے میں فرق ہے لنگوٹ زیادہ تر پہلوان ہی باندھتے ہیں ۔ کشتی لڑنے میں بھی اور ورزش کرنے میں بھی ، لنگوٹ میں دونوں چڈھے کھلے رہتے ہیں چھپّرے میں دونوں چڈھے بند ہو جاتے ہیں ۔ شرفاء لکھنؤ زیادہ تر چھپّرا ہی باندھتے ہیں ۔ اور چھپّرے کو بہ نسبت لنگوٹ کے زیادہ باندھتے ہیں اور بولنے میں ترجیح دیتے ہیں ۔ اس کا صرف باندھنا کے ساتھ ہے ۔

لڑتا ہے غم کے دیو سے کشتی اگر رقیب
آئے لنگوٹ باندھ کے میدانِ عشق میں ۔ بیدل

کسی کے ساتھ لنگوٹ کسنا بھی بولدیتے ہیں ۔

لنگوٹ :۔ کشتی کا داؤں ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لنگوٹ :۔ پٹے بازی کے ایک ہاتھ کا نام (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لنگوٹا :۔ لنگوٹی جو بیشتر فقراء و مساکین باندھتے ہیں ۔ دھوتی ۔ ہتہ بند ، وہ کپڑا جس سے ستر عورت کریں ۔ ہندی ، مذکر ۔ (باندھنا ، کسنا کے ساتھ) (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

اللہ نے دی ہے جو فقیر دل کو بزرگی
باندھا جو لنگوٹا بھی تو تحقیر نہیں ہے ۔ بحر

قولِ فیصل ۔ ان معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے
عوام لکھنؤ اور پہلوان کسی کے ساتھ لنگوٹ کے معنی میں لنگوٹا بولدیتے ہیں ۔ جیسے شیدی کھنڈ کو جو غصّہ آیا تو لنگوٹا باندھ کے کود پڑا اور کہا کہ جیسے سامنے آنا ہو آ جائے ۔

لنگوٹا کھینچنا :۔ لنگوٹ باندھنا ۔

جی میں ہے فقیروں کی طرح کھینچ لنگوٹا ۔ اور باندھ کے تہمت جا کے خرابات میں ٹک گھونٹ کے بھنگ ۔ پی لیجیے عبادت انشاء (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لنگوٹ بند :۔ لنگوٹ باندھے رہنے والا صفت ، مذکر ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ لنگوٹ باندھنے والے کو خاص طور سے لنگوٹ بند نہیں کہتے ۔

لنگوٹ بند :۔ (بنونِ غنہ) (کنایۃً) مجرّد ۔ عورت سے علحدہ رہنے والا ۔ عورت سے دور رہنے والا ۔ جماع سے پرہیز کرنے والا ۔ اردو صفت ، عوام کی زبان ۔

لنگوٹ بند :۔ کمینہ ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ۔

لنگوٹ چڑھا دینا :۔ پہلوان کا کشتی لڑنا ترک کر دینا ۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل ۔ یہ پہلوانوں کی خاص اصطلاح ہے ۔

لنگوٹ دار :۔ وہ پتنگ یا کنکوا جس کے نیچے کی طرف رنگین مثلث یا لانبا کاغذ لگا ہوا ہو اردو صفت ، (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ اس کو پتا یا دمدار کہتے ہیں

لنگوٹ کا سچا :۔ وہ شخص جو غیر عورت پر لنگوٹ نہ کھولے ۔ زنا سے بچا رہنے والا ۔ صفت مذکر ۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل ۔ جماع سے پرہیز کرنے والا ۔ اور مجرد کے معنوں میں بولتے ہیں ۔

لنگوٹ کھولنا :۔ (کنایۃً) مجامعت کرنا ۔ زنا کرنا ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل زنا کرنے کے معنی میں کوئی نہیں بولتا بلکہ لنگوٹ بند نہ رہنے کے معنوں میں زبانوں پر ہے ۔

لنگوٹ کھولنا :۔ کشتی لڑنا چھوڑ دینا ۔ کشتی ترک کر دینا ۔ اردو حرف ، پہلوانوں کی اصطلاح ۔

لنگوٹی :۔ (بفتحِ اول و نونِ غنہ) لنگوٹا کی تانیث چھوٹا ہتہ بند ، کپڑے کا ٹکڑا جس کا ایک سرا دونوں رانوں کے بیچ سے نکال کر کمر میں باندھتے ہیں ۔ اردو ، مونث (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ یہ عوام کی زبان ہے ۔

جس کو خدا دیتا ہے سب کچھ دم ہی سب کو دیتے ہیں
ٹوپی لنگوٹی پاس ہو اب ہم اس پر کیا انعام کریں ۔ نسیم

لنگوٹیا :۔ لنگوٹ بند ۔ ہندی ، صفت ، مذکر ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لنگوٹیا :۔ پرانا یار ۔ دہلی کی زبان ۔ لکھنؤ میں اس معنی میں لنگوٹیا یار ہے ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لنگوٹیا یار کو دہلی کی زبان بھی لکھا ہے اور مثال میں سودا کا شعر پیش کیا ہے ۔

نہیں جب آدمی کے پاس ازار
اس کو سمجھے ہے یہ لنگوٹیا یار ۔ سودا

اہلِ لکھنؤ بھی لنگوٹیا یار ہی بولتے ہیں لنگوٹیا کسی زبان پر نہیں ہے ۔

لنگوٹیا :۔ ایک قسم کا پتنگ ، پتنگ کے رنگوں میں سے ایک رنگ کا نام ۔ مذکر ۔ (نور اللغات) (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

لنگوٹیا یار:۔ بچپن کا یار۔ برابر کا پرانا دوست وہ شخص جس سے بچپن سے دوستی ہو۔ اردو صرف مذکر۔ عوام کی زبان۔

محل صرفہ۔ اب تم ناچ دیکھو۔ عیش کرو۔ میرے لنگوٹیا یار ہو۔ کسی طرح کا رنج دل پہ نہ لاؤ۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ بصورت جمع بھی زبانوں پر ہے۔ جب اب شہر بھر میں دھوم مچے گی کہ ایک نئے بگڑے جہاں جائیں چرچا۔ میاں آزاد کے لنگوٹیے یاروں نے لاکھ فکر کی کہ ان کو راہ راست پر لائیں مگر عشق صادق سے ایک کی پیش نہ گئی۔ (فسانہ آزاد)

لنگوٹی باندھنا:۔ (کنایۃً) مفلس ہو جانا دنیا کی لذتوں کا ترک کرنا۔

حال دنیا کا یہ ہے جس نے لنگوٹی باندھ لی بحر
اولیا میں مل گیا یا کیمیا گر ہو گیا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

لنگوٹی باندھے پھرنا:۔ نہایت غریبی کے باعث ننگا پھرنا۔ نہایت مفلسی کا عالم ہونا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرفہ۔ جتنی باپ کی دولت تھی سب جوئے میں اڑا دی اب لنگوٹی باندھے سڑک پر پھرا کرتا ہے بھیک مانگا کرتا ہے۔

قول فیصل۔ کمسنی کی عمر اور بچپنے کے اظہار کیلئے بھی عوام بولتے ہیں جیسے کل کی بات ہو میاں لنگوٹی باندھے پھرا کرتے تھے آج منہ دیکھے کسی سے بات نہیں کرتے۔

لنگوٹی بندھنا:۔ انتہائی مفلسی اور پریشانی ہونا۔ فقیر ہونا۔ پیسے پیسے کو محتاج ہونا۔

اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرفہ۔ عباسی۔ چار کے کوسے کمیں بیلی مرتا ہے۔ رئیس:۔ چند ہی روز میں لنگوٹی نہ بندھ جائے تو سہی۔ عباسی:۔ لنگوٹی بندھے تمہارے ہوتوں سوتوں کے۔ (میر کہسار)

لنگوٹی بندھوا دینا:۔ (کنایۃً) بالکل مفلس و قلاش بنا دینا۔ سب کچھ لوٹ لینا۔ کچھ پاس نہ چھوڑنا۔ فقیر بنا دینا۔ محتاج بنا دینا۔

اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرفہ۔ سگے چچا نے بھتیجے سے مقدمہ بازی کر کے ساری دولت اڑوا کے لنگوٹی بندھوا دی۔

لنگوٹے کا ڈھیلا:۔ عیاش، زانی صفت، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ عورت کے لئے ازار بند کی ڈھیلی زبانوں پر ہے جو عوام کی زبان ہے۔

لنگوٹے کا سچا:۔ شہوت کو روکنے والا، متقی، پارسا اردو صفت مذکر، عوام کی زبان۔

لنگوٹی کھلنا:۔ (کنایۃً) پردے کی دیوار گر جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لنگوٹی میں پھاگ کھیلنا:۔ (کنایۃً) افلاس و ناداری کی حالت میں عیش و عشرت کرنا بے فکری سے زندگی بسر کرنا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

محل صرفہ۔ قربان جاؤں حضور، میاں خوجی لنگوٹی ہی میں پھاگ کھیلتے ہیں۔ فسانۂ آزاد

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ لنگوٹے میں پھاگ کھیلنا بھی بولتے ہیں اور مثال میں شوق قدوائی کا یہ شعر بھی پیش کیا ہے۔

نہ کھیل او نگوڑے لنگوٹے میں پھاگ
ابھی خبر ہے اپنا جی سے کے بھاگ (شوق قدوائی)

مگر اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

اب اس جگہ اہل لکھنؤ زیادہ تر لنگوٹی پہ پھاگ کھیلنا بولتے ہیں۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لنگور:۔ (بفتح اول، واؤ معروف) ایک قسم کا بندر جس کا منہ کالا اور دم لمبی ہوتی ہے۔ اردو، مذکر۔ رائج۔

اور کیا پھبتی کہوں بن آئے ہو لنگور سے
داڑھی منڈوا دیں باز آئی خدا لنگور سے (جان)

قول فیصل۔ عورتیں اور عوام اسی کو لنگوری بندر بھی کہتے ہیں۔

لنگوری:۔ ہ۔ مال مسروقہ کی برآمدگی میں کچھ امداد کرنا۔ ہندی۔ مونث، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لنگوری:۔ ہ۔ گھوڑے کی ایک چال جس میں اچھل اچھل کے چلتا ہے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ سلوتریوں کی اصطلاح ہے

لنگھن:۔ (سنسکرت لگھ۔ فاقہ کرنا۔ بالفتح نون غنہ ساکن اور بفتح سوم) فاقہ، مونث، فعل جمع میں آتا ہے۔

(فقرہ) اس نے لنگھن کیے (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

لنگی:۔ (بضم اول) کمر کے نیچے کا حصہ چھپانے کا کپڑا جو تقریباً دو سوا دو گز کا لمبا اور گز بھر سے زیادہ چوڑا ہوتا ہے۔ جس کے کنارے الگ الگ ہوتے ہیں اور سئے ہوئے نہیں ہوتے اردو مونث، رائج۔

محل صرفہ۔ اتنے میں شاہ صاحب نے ایک صاف شفاف چبوترے پر لنگی بچھائی اور اس

بے دراز ہو کر مناجات پڑھنے لگے۔ (فسانۂ آزاد)
قول فیصل۔ تہمت اور لنگی میں فرق یہ ہے کہ لنگی کے کنارے سے نہیں ہوتے اور تہمت کے سئے ہوتے ہیں۔ تہمت عام طور سے پاؤں کے گٹے تک ہوتی ہے اور کنارے سئے ہوتے ہیں اسی کو کبھی کے ساتھ تہ بند بھی بول دیتے ہیں۔ اس کا صرف باندھنا کے ساتھ ہے۔

حیا سے پانی پانی وہ ہوئے باندھی جہاں لنگی
ورا کیا پہ وہ دریائے خجالت کے نہانے میں اشک

لنگی (ہ)۔ سر سے باندھنے کی دھاری دار یا رنگین پگڑی۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لنگی کا عذر (ہ)۔ عذر لنگ، ناقص عذر بہانہ بازی۔ اردو حرف، متروک۔

ضرور اس کی سواری میں دوڑتا ہمدم
شکستہ پا کو جو ہوتا نہ عذر لنگی کا — امیر

لُنیا (ہ)۔ ایک قوم کا نام جو بیشتر دیوار اٹھانے اور کنواں کھودنے کا کام کرتی ہے۔ مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

لُنیاں پُنیاں ہو کے دوڑنا (ہ)۔ خوشی میں لڑکتے پڑکتے جانا۔ سر یا دُل پیر گاڑی کر کے دوڑنا۔ بیتابانہ دوڑنا۔ کسی کے اشتیاق میں دوڑا ہوا جانا۔ جیسے دربان نے لگا رکے اندر گاڑی باربردار سے کہا بڑی بیگم صاحبہ کی سواری آئی ہے سنتے ہی اندر سے سب لنیاں پنیاں ہو کے دوڑیں (جبر سہیلی) (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے یہ دہلی کی زبان ہے۔

لَو (ہ)۔ (بواو مجہول) مصدر سے امر کا صیغہ پکڑو۔ سنبھالو۔ اردو، رائج۔
محل صافہ۔ ریحانہ نے سر جھکا کر کہا کہ لو صاحب یہ سر حاضر ہے کاٹ لو شقاق الجاز ونے ہاتھ تلوار کا مارا کہ ریحانہ کے دو ٹکڑے ہوئے۔ (طلسم خیال سکندری)

لَو (ہ)۔ کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا کلمہ۔ حیرت اور تعجب ظاہر کرنے کے لئے۔ دیکھو۔ سنو۔ خیال کرو۔ متوجہ ہو۔ ادھر دیکھو، ادھر دھیان دو کی جگہ۔ اردو، رائج۔

فرمانے لگے خدا کی قدرت
لو اس کو بھی یہ ہوئی لیاقت — اختر شاہ اودھ

لو (ہ)[3]۔ اٹھو۔ کھڑے ہو۔ تیار ہو۔ آؤ۔ جیسے لو چلو یعنی آؤ چلو۔ اردو، رائج۔

ٹھیرا ہے وہاں مشورہ قتل ہمارا
لو حضرت دل ایک سنو تازہ خبر اور — داغ

قول فیصل۔ تم نے دیکھا، نئی بات خلاف امید کے بھی معنی پیدا ہوتے ہیں۔

لو (ہ)[4]۔ واہ۔ کیا خوب کی جگہ۔ اردو، عوام کی زبان۔

چھٹ گئے پہلے تو مجھ کو دیکھ کر
پھر کہا لو کس سے شرماتے ہیں ہم — امیر

لو (ہ)[5]۔ زاید تحسین کلام کیلئے۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔
محل صافہ۔ محل میں ایک تلاطم ہے کہ او صاحب بیٹی غائب ہو گئی۔ ریحانہ کو سامنے بلایا اور تلوار جھکا کر کہا کیوں حرامزادی اب تو راضی ہوئی بیٹی میری غائب ہو گئی (طلسم خیال سکندری)

لو (ہ)[6]۔ یاد رکھو۔ بس۔ اردو۔ عورتوں کی زبان۔

ع لو لیں یہ کربلا ہے تو ہم لو ہم ہوئے تباہ — انیس

لو (ہ)[7]۔ اچھا۔ خیر۔ جانے دو۔ کلمہ تخاطب اردو، عورتوں کی زبان۔

ع لو رخ کی بلائیں تو میں لیلوں ادھر آؤ — انیس

لو (ہ)[8]۔ اچھا۔ اب۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

ع لو اپنے دودھ کی تمہیں دیتی ہوں میں قسم — انیس

لو (ہ)[9]۔ غضب ہو گیا۔ یہ کیا ہوا۔ قیامت کی بات ہے گے محل پر۔ اردو عورتوں کی زبان۔

ع لو اب سوار ہوتا ہے زہرا کا یادگار — انیس

لو (ہ)[10]۔ لو اچھا۔ خیر۔ کلمہ حسرت۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

تقصیر ہے یہ ہوئی لو جانے دو بیٹا — انیس

لو (ہ)[11]۔ بس، مجبوری ہے۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

ع لو جاؤ سوئے دشت بلا اے علی اکبر — انیس

لو (ہ)[12]۔ ہوشیار۔ سب دیکھ لو۔ کلمہ تخاطب اردو، قلیل الاستعمال۔

غل ہوا سیدالاکا ولی جاتا ہے
لو طرفدار حسین ابن علی جاتا ہے — میر انیس

لو (ہ)[13]۔ کلمہ ندا۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

لو، الوداع اے حرم پاک مصطفیٰ — انیس

لَو (ا)۔ (بفتح اول) شمع یا چراغ کا وہ حصہ جو روشن ہو۔ اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

نہ پوچھے شب فرقت کی تیرگی کا حال
چراغ خانہ کی لو تک سیاہ ہوتی ہو — نعشق

لو (ہ)[2]۔ وہ شعلہ جو پتھر وغیرہ کی رگڑ سے پیدا ہوتا ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اگر کمی کے ساتھ ہے تو آگ یا شعلہ کہیں گے زیادتی ہو گی تو شعلہ کہیں گے لو نہیں کہتے۔

لَو :۲ بناگوش ۔ کان کے نیچے کا وہ حصہ جو نرم ہوتا ہے جس میں ہڈی نہیں ہوتی ۔ اردو مونث ، رائج ۔

ہر چند چمکتا ہے ترے کان کا موتی
لیکن یہ صفائی میں نہیں لَو کے برابر (اسیر)

قول فیصل ۔ اس کی جمع لویں اور لوؤں ہے ۔

لویں کان کی طرفہ مضمون نو
کی لگ جس نے شمع تجلی کی لَو (اختر شاہ اودھ)

لَو :۳ امید ، توقع ۔ آرزو ۔ خواہش ، دل کا میلان ۔ توجہ ۔ خیال ۔ اردو مونث ، فصیح ، رائج ۔

یہ کس کی لو ہے اے دل مضطر لگی ہوئی
اک آگ سی ہے سینہ کے اندر لگی ہوئی (داغ)

(معین الشعرا)

لَو :۵ دکتائی ، یکسوئی ۔ یکطرفی ، یکجہتی ۔
(نور اللغات ، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لُو :۔ (بضم اول وواؤ معروف) ہوائے گرم باد سموم ۔ وہ گرم ہوا جو بیشتر موسم گرما میں چلتی ہے ۔ گرم ہوا ۔ اردو مونث ، فصیح ، رائج ۔

پھر گئی رت چمن اب سیر کے قابل نہ رہا
وہ کہاں ٹھنڈی ہوائیں کہ ہوئی لُو پیدا (بحر)

قول فیصل ۔ اساتذۂ متقدمین لکھنؤ نون غنہ کے ساتھ تلفظ کرتے تھے اور بولتے تھے ۔

لگے جلنے پتھر چلی ایسی لُوں
لگے جوش کھانے جو انوں کے خوں (مالم)

شعرا کے خاندانوں میں اختلاف تھا ۔ چنانچہ مرزا دبیر علیہ رحمہ بغیر نون غنہ استعمال فرماتے تھے

جھڑتی ہے دھوپ قہر کی لُو تیز چلتی ہے
اور گرم گرم بھاپ زمیں سے نکلتی ہے (مرزا دبیر)

خاندان عشق و تعشق اور دیگر اساتذۂ لکھنؤ بہ اضافہ نون غنہ استعمال کرتے تھے ۔

چلتی ہے لوں ، برستی ہے آگ آسمان سے
گر پیاس ہو تو کہہ نہیں سکتے زبان سے (تعشق)

موجودہ دور میں بغیر نون غنہ اس کا استعمال عام طور سے ہے ۔ مولف کے نزدیک اسی کو ترجیح ہے ۔

(جیسے ۔ ہم لوگ بڑے بدنصیب ہیں کہ گرمیوں میں لُو کھاتے ہیں ، برسات میں امس مارے ڈالتی ہے اور یہ نہیں ہوتا کہ دو قدم پر پہنچتی تا ہے دو چار مہینے یہاں آ کر رہیں) (میر کبار)

لَوا :۔ (بفتح اول) بٹیر کی ایک قسم ۔ بٹیروں کا بادشاہ ، اردو ، مذکر ، رائج ۔

کیا کبوتر کیا ٹٹیری کیا بئے
قمری اندر تیتر لوے اور ابلقے (سودا)

قول فیصل ۔ یہ کسی قدر بٹیر سے چھوٹا ہوتا ہے اس کو بٹیروں کا بادشاہ کہتے ہیں ۔ اس کے ماتھے پر تاج کا نشان ہوتا ہے ۔ یہ بٹیروں کی طرح لڑانے کے کام نہیں آتا ۔ جب بٹیروں کا شکار ہوتا ہے تو کبھی کبھی لوا بھی بٹیروں کے ساتھ مل جاتا ہے ۔ اس کے نر و مادہ میں کوئی خاص امتیاز نہیں ۔

لو اٹھانا :۔ شعلہ بلند کرنا ۔ چرس اڑانا ۔ چرس کا دم لگانا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ چرس اڑانا ۔ اور چرس کا دم لگانا کے معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے یہ ضرور ہے کہ جب چرس پر دم لگتا ہے تو لو اٹھتی ہے ۔

لو اٹھنا :۔ چھوٹے شعلے کا نمایاں ہونا چھوٹے شعلے کا بلند ہونا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

ڈنڈی جو کوئی لگ کی کلی صحن باغ میں
لو اٹھ کے رہ گئی دل بلبل کے داغ میں (منور سید)

لواحق :۱ (بفتح اول و کسر چہارم) متعلقین رشتہ دار یا بھائی بند ۔ عربی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اردو زبان میں بھائی بند اور رشتہ دار کے علاوہ بھی وہ دوسرے لوگ جن سے کافی دوستی ہو اور ہر وقت ساتھ رہتے ہوں ان کے لئے بھی استعمال ہے ۔ عورتیں ان معنی میں لواحقین بھی بولتی ہیں ۔ جیسے وہ دن دن بھر لواحقین کے ساتھ بازاروں میں پھرا کرتے ہیں گھر اور گھر والوں کی خبر گیری سے کام نہیں ۔

لواحق لاحق کی جمع ہے ۔

لواحق :۲ نوکر چاکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لواحق :۳ مضافات ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لواحقین :۔ متعلقین ۔ گھر کے لوگ ۔ عیال و اطفال ، عوام کی زبان ۔ مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے جو صحیح نہیں اور غیر فصیح ہے ۔

لوارا :۔ گائے کا بچہ ۔ گوسالہ ۔ بچھڑا ۔ ہندی ، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لوازم :۔ ضروری چیزیں ۔ ضروری اسباب سامان ۔ عربی ، مذکر ۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ۔

مہیا ہو گئے اس کے لوازم
وہ ہے سوئے وطن ہونے کو عازم (نعیم)

قول فیصل۔ یہ لازم کی جمع ہے عوام لوازات بھی بول دیتے ہیں جو اصولاً صحیح نہیں۔

لوازمات:۔ سامان، اسباب۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے جو اصولاً صحیح و فصیح نہیں فصحا اس محل پر لوازم ہی بولتے ہیں۔

لوازمہ:۔ ضروری چیزیں، سامان، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر لازمہ بولتی ہیں۔ جیسے چار آدمیوں کے لئے سیر بھر چاول کا پلاؤ دیکھا ہے ہوا اور اتنا لازمہ بازار سے لے آئے یہ کیا ہوگا۔

لواطت:۔ (بکسر اول) امرد بازی، اغلام لونڈے بازی۔ عربی مصدر، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عام طور سے اس جگہ لواطہ بولتے ہیں عربی زبان میں اور عربی عبارت میں لواطت کی تے حالت وقف میں۔ ہائے ہوز سے بدل جاتی ہے فارسی والوں نے بغیر حالت وقف لواطہ استعمال کیا ہے اردو زبان میں ایرانیوں کی تقلید کرتے ہوئے عام طور سے لواطہ ہی بولتے ہیں جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

لواطہ:۔ (بکسر اول) مرد کا مرد سے بدفعلی کرنا۔ اغلام کرنا جو حضرت لوطؑ کی امت کرتی تھی جس کی وجہ سے طبقہ پلٹ گیا تھا۔ عمل میں لانا۔ فارسی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا ہونا کے ساتھ ہے۔

لوا لانا:۔ جا کر اپنے ساتھ لانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے اس محل پر لے آنا بولتے ہیں۔

لوا لے جانا:۔ ہمراہ لے جانا۔ اٹھوا لیجانا ساتھ لے جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر لے جانا بولتے ہیں جیسے کل وہ آئے کوٹھری کھول کر اپنا سب سامان لے گئے۔

لوامع:۔ چمکنے والے، چمکتے ہوئے، لامع۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ یہ لامعہ کی جمع ہے۔

لوانا:۔ لینا کا متعدی المتعدی، خرید کروانا، مول لے دینا۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر لینا یا لے دینا زبانوں پر ہے۔

لوانا:۔ الٹوانا۔ جیسے مزدور پر لوا لاؤ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس محل پر لے آنا بولتے ہیں جیسے ٹھیکی پہ اکڑی کا گٹھا رکھا ہے جب بیٹھنا تو مزدور کر کے لے آنا۔

لوانا:۔ بدلوانا۔ دیکھو کروٹ بدلوانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔ جیسے تین دن سے بیچارے چت لیٹے ہیں پیٹھ تختہ ہو گئی ہوگی کروٹ لوا دو۔ فصحا اس محل پہ کروٹ بدلوا دو بولتے ہیں۔

جب یار ہی ڈالا ہے جتایا دل نے
کروٹ شب فرقت میں بدلوائے گی کس کو — جلال

لوائ:۔ (بکسر اول) فوج کا نشان، لشکر کا علم۔ مذکر عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نوبت فتح و ظفر سینہ کوٹیں گے رقیب
اب لوائے عشق ذرح حسن پر خم ہو گیا — اختر شاہ اودھ

لو اور تماشا دیکھو:۔ حیرت انگیز بات ظاہر کرنے کے لئے۔ اردو مقولہ۔ عورتوں کی زبان

اس خطا پر کہ نظر بھر کے ادھر کیوں دیکھا
آنکھیں پھیرواتے ہیں لو اور تماشا دیکھو — رند

لو اور سنو:۔ دیکھو لو اور تماشا دیکھو۔ اردو مقولہ عورتوں کی زبان۔

لو اور سنو کہتے ہیں وہ دیکھکے مجھ کو
جو حال سنا تھا وہ پریشاں نہیں دیکھا — داغ

قول فیصل۔ اس جگہ صبا نے لو سنیے بھی کہا ہے۔

ہم آپ کے گھر آ کر فرمائیے جائیں گے
اچھے رہے لو سنیے مہماں کسے کہتے ہیں — صبا

لوائح:۔ بہت سی روشنیاں۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس کا واحد لائح اور لائحہ ہے جس کے معنی چمکنے والے کے ہیں اور علم تصوف کی ایک کتاب کا نام۔

لو آنا:۔ لو نکلنا۔

خس سے لو آنے لگی پنکھوں سے لو آنے لگی
آہ سوزاں کا اثر شاید ہوا خسخانے میں — جگر (نور اللغات)

قول فیصل۔ مولف نور اللغات نے لو بالفتح لکھا ہے اور جگر کا شعر مثال میں پیش کیا ہے۔ شعر میں جگر نے بضم اول واو معروف گرم ہوا کے معنی میں نظم کیا ہے یہ بہت بڑی غلطی کی ہے چنانچہ صاحب فرہنگ اثر نے اس غلطی پر حسب ذیل اعتراض کیا ہے مولف جس کی تائید کرتا ہے۔

"یہ امر واضح کرنے کو حضرت مولف نے لو بالفتح استعمال کیا ہے اور اسی کی مثال میں جگر کا مندرجہ بالا شعر پیش کیا ہے اس قول کا اندراج نقل کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا لو (مذکر) بوزن تو (۱) آگ کا شعلہ لپٹ شمع یا چراغ کا (۲) وہ شعلہ جو بتی وغیرہ کی لپٹ سے پیدا ہوتا ہے سامنے کے بعد لو آنا یعنی یہ فرض کر لیا گیا کہ جگر کے شعر میں لو بالفتح نظم ہوا ہے حالانکہ اس میں لو بالضم واو معروف بمعنی گرم ہوا ہے لو آنا نکلنا نہیں) پہلا فقرہ یہ پنکھوں سے لو گرم ہوا نکلے گی نہ کہ شعلہ) یہ امر بدیہی ہے کہ یہ بنائے غلط خانہ زنگی تھوڑے ایک فرضی محاورہ گڑھ لیا گیا پنکھوں سے گرمی کی شدت میں لو (گرم ہوا) آئے گی یا نکلے گی نہ کہ لو آگ کی لپٹ یا شعلہ آئے گی۔ لو نکلتی ہے نہ آتی ہے۔" (فرہنگ اثر)

لوبان: (بضم اول و واؤ مجہول) ایک خوشبودار گوند جو آگ پر رکھنے سے عود کی طرح خوشبو دیتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ افسوس رات غیر کی میت پڑی رہی اور کوئی لوبان سلگانے والا نہ تھا کیا کیا جائے۔

لوبان دینا:۔ لوبان کی دھونی دینا۔ کسی ظرف میں آگ رکھ کے لوبان ڈال کے جب دھواں نکلنے لگے کسی جگہ یا اکھاڑے کے طاق میں اس دھوئیں کو پہونچانا۔ اردو، مصدر، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے پہلوان اکھاڑے میں کشتی لڑنے سے پہلے حضرت علیؑ کے طاق میں اکھاڑے کے چاروں کونوں اور وہاں بیٹھے ہوئے پہلوانوں کو لوبان دیتے ہیں۔ آگ پر لوبان ڈالنے کو لوبان سلگانا بھی کہتے ہیں۔

لوبان لینا:۔ سلگتے ہوئے لوبان کی دھونی لینا۔ اردو، مصدر، رائج۔

قول فیصل۔ اکھاڑے میں کشتی شروع ہونے سے پہلے سلگتے ہوئے لوبان کی دھونی پہلوان اس طرح لیتے ہیں کہ وہ سلگتا ہوا لوبان جب ان کے پاس لایا جاتا ہے تو دونوں ہاتھوں سے دھوئیں کو اپنے سینے اور بازوؤں کی طرف لاتے ہیں۔

لو بجھانا:۔ آگ بجھانا۔ آگ کے شعلے یا لو کو گل کرنا۔ اردو، مصدر، قریب بمتروک۔

لو دل کی بجھائیں یا جگر کی
بس اشک خبر کدھر کدھر کی   شاد

قول فیصل۔ اب اس جگہ آگ بجھانا زبانوں پر ہے۔

لو بجھنا: ۱۔ شعلہ سرد ہونا۔ ۲۔ خواہش مٹنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوبھ:۔ حرص۔ لالچ۔ طمع۔ تمنا۔ کنجوسی۔ سنسکرت، مذکر۔ اہل ہنود کی زبان۔ ذکر نا کے ساتھ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

لوبھائی لو:۔ (بضم اول، واؤ مجہول) کلام پر زور دینے کیلئے۔ پورے طور پر متوجہ کرنے کے لئے۔ اردو، حرف، فصیح، رائج۔

ع لوبھائی لو علم یہ عنایت بھنی کی ہو   انیس

لو بھڑکنا:۔ چراغ میں جب تیل باقی نہیں رہتا تو اس کی لو بھڑک اٹھتی ہے

پیری کی زندگی کو ثبات و قرار کیا   شعور
اکثر بھڑک اٹھی ہے چراغ سحر کی لو (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف قلیل الاستعمال ہے زیادہ تر چراغ، لیمپ، لالٹین، کپی کے ساتھ بولتے ہیں جیسے لالٹین بھڑک رہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں تیل آگیا ہے بجھا دو۔

لوبھ کرنا:۔ لالچ کرنا۔ حرص کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوبھی:۔ حریص۔ لالچی۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

لوبیا:۔ (بضم اول و واؤ مجہول) ماش کی قسم سے ایک سفید رنگ کے غلہ کا نام جس کی کچی پھلیاں گوشت میں پکاتے اور دانوں کو گھگھنیاں کر کے پکاتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے اہل لکھنؤ لوبھیا (ہا رہوز کے اضافے کے ساتھ) بولتے ہیں۔

لوبیار:۔ گرمی کا موسم۔ لو چلنے کا زمانہ۔ اردو، مذکر، متروک۔

قول فیصل۔ یہ لوبیار کا زمانہ گھر میں بیٹھو نہیں تو کسی سڑک پر جلتے ہوئے ملو گے۔ (طلسم ہوشربا)

لوپ:۔ مخفی، پوشیدہ، چھپا ہوا۔ ہندی، صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لوپ کا صحیح مفہوم لفظ غائب سے ادا ہوتا ہے"

بہرحال لوپ کوئی نہیں بولتا لکھنؤ کی عورتیں اسی معنی پر کسی کے ساتھ الوپ (بفتح اول، ضم دوم و واؤ مجہول) بولتی ہیں۔ جیسے کل تک کفگیر نعمت خانہ پر رکھی تھی آج گھنٹہ بھر سے ڈھونڈ رہی ہوں خدا معلوم کہاں الوپ ہو گئی۔ مخفی ہی نہیں۔

لوتھ: ۱۔ (بضم اول و واؤ مجہول) لاش، مردہ جسم۔ مارے ہوئے آدمی کا جسم۔ اردو، مونث۔

کیا جانیے کس کس سے نگہ اس کی لڑی ہے
غیر کو چہر میں جا دیکھو تو اک لوتھ پڑی ہو   سودا

لوتھ: ۲۔ لکڑی کا چوکور بھاری ٹکڑا جس میں اوپر کے رخ پر پلنگڑی کے پائے رکھنے کیلئے حلقہ بنا ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، قریب بمتروک۔

قول فیصل۔ دور شاہی میں شاہزادگان اور رؤسا کی مسہری اور پلنگڑیوں کے نیچے لوتھ رکھے جاتے تھے چاروں پایوں کے نیچے ایک ایک لوتھ ہوتا تھا یہ وزنی اس لئے ہوتے تھے کہ اپنی جگہ سے کھسک نہ سکیں اور پلنگڑی اور مسہری ہل نہ سکے۔ اسی مناسبت سے کاہل، اور تھکے ہوئے انسان کے لئے عام طور سے بولا جاتا ہے۔ جیسے کچھ دن پہلے تک کتنی اچھی تندرستی تھی جب سے فالج گرا غریب لوتھ ہو گیا۔ اس طرح

بھی بولتے ہیں کہ ہمیں نے آج امین آباد کے چار چکر جو لگائے تو لوتھ ہو گیا۔ (یعنی تھک کے چور ہو گیا)

لوتھ پوتھ :۔ تھک کر چور، جسد بیجاں کی مانند۔ مثل مردہ۔ مثل نعش۔ جیسے بخار میں لوتھ پوتھ پڑا ہے۔ تھک کر لوتھ پوتھ ہو گیا۔ ہندی۔ صفت

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ اس جگہ لوتھ بولتے ہیں جو عورتوں کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے

لوتھڑا :۔ (بواو مجہول) گوشت کا وہ بڑا ٹکڑا جس میں ہڈی نہ ہو۔ منجمد خون اردو، مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرفہ۔ کل حضرت گنج میں ایسی زبردست لڑائی ہوئی کہ میں جب دیکھنے گیا تو لاشیں بھی پڑی تھیں اور بہت سے لوتھڑے ادھر ادھر پڑے ہوئے تھے۔

قول فیصل۔ لوتھڑے کا استعمال گوشت کے ساتھ زبانوں پر ہے جس طرح لخت کا صرف خون کے ساتھ ہے۔

لوٹ :۔ لڑکنی۔ غلطیدگی۔ ادھر ادھر لڑھکنا

ہندی۔ مونث،　(نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا لوٹ نہیں بولتے۔ اس جگہ ان معنی میں لوٹنا بولتے ہیں۔

لوٹ :۔ کروٹ۔ پہلو۔　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

لوٹ :۔ وہ جگہ جو پرندوں کے لوٹنے کے لئے بنا دیتے ہیں۔ وہ جگہ جو پہلوانوں کے کشتی لڑنے کے واسطے بنا دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے

لوٹ :۔ کنایہ ہے اس شخص سے جو کسی کی یا کسی چیز کی خواہش میں بے قرار ہو۔ عاشق مفتون، فریفتہ۔ اردو صفت، قریب بمتروک

اف وہ ظالم شوخ چتون وہ ادا وہ بانکپن
جان عاشق لوٹ ہے قاتل کا ساماں دیکھ کر ملک

(معادن الشعرا)

لوٹ :۔ (بواو مجہول) (انگریزی نوٹ کا بگڑا ہوا) نوٹ۔ کاغذ کا روپیہ۔ اردو مذکر متروک۔

بیچ لیتے ہو جاں صاحب تم
جینا ہر شخص ہے تمہارا لوٹ　جان صاحب

قول فیصل۔ اب اس محل پر عورتیں نوٹ ہی بولتی ہیں

لوٹ :۔ (بواو معروف) ظلم سے کسی کا مال لینا۔ زبردستی کسی کا مال لیا۔ اردو مونث۔ قلیل الاستعمال۔

کہتی ہے فوج آرزو دل سے
لوٹ تاروں کے مال کی ہوتی　صبا

لوٹ :۔ غارتگری، تاراجی۔ لوٹ کھسوٹ چھینا جھپٹی۔ اردو صفت۔ (فصیح، رائج۔)

حملوں سے فوج قاہرہ مسمار ہو گئی
جانوں کی لوٹ موت کو دشوار ہو گئی　مونس

لوٹ :۔ وہ مال جو لوٹ میں ملے۔ مال غنیمت۔ اردو صفت۔ عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

لوٹ :۔ (کنایۃً) ظلم، اندھیر۔ نا پرساں حالی۔ جیسے ایسی کیا لوٹ ہے کہ مفت لے جاؤ گے۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوٹ :۔ (بفتح اول) بازگشت۔ اردو صفت

لوٹ جب واں سے آپ کی ہو گی۔
بے نہایت ہمیں خوشی ہو گی　زار

(قران السعدین)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔

لوٹا :۔ (بواو مجہول) ایک قسم کا ٹونٹی دار ظرف جو اکثر وضو اور طہارت اور منہ دھونے وغیرہ کے کام آتا ہے۔ آفتابہ۔ اردو، مذکر رائج۔

محاورہ صرفہ۔ تم اپنی عادت چھوڑو گے نہیں وضو کرنے کا لوٹا پاخانے لیجاتے ہو اور وہیں چھوڑ آتے ہو۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال زیادہ تر مسلمانوں میں ہی ہوتا ہے۔

لوٹا :۔ مٹی کا چھوٹا گھڑا۔ اردو مذکر۔ رائج

محل صرفہ۔ تمہیں چاہیئے تھا کہ کمہار کے یہاں بجا کے دیکھ لیتے کھنکھنا لوٹا اٹھا لائے بیکار ہے

لوٹا اٹھانا۔ لوٹا رکھنا :۔ (کنایۃً) ذلیل خدمت کرنا۔ ادنیٰ درجہ کی خدمتگاری کرنا۔ منہ ہاتھ دھلانے کی نوکری کرنا۔ پیخانے میں لوٹا رکھنے کی ملازمت کرنا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لوٹا سجی، لوٹن سجی :۔ ایک قسم کی عمدہ اور سفید یا گلابی رنگ کی سجی جو اکثر مربے وغیرہ میں گلانے کا کام دیتی ہے۔ لوٹا سجی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ جب موضع میں سجی کے درخت جلائے جاتے ہیں اس کے اندر گڑھے کر کر کے لوٹے رکھدیتے ہیں درختوں کا لیسا وان میں آ آ کر جمع ہوتا اور اس سجی کے لوٹے سے جم کر بنجاتے ہیں۔ سجی کے درخت حصار کے ضلع میں بہت پائے جاتے ہیں۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوٹا لوٹ:۔ (بر دو واؤ معروف) لوٹ، لوٹ مار لوٹ کھسوٹ کی کثرت کے لئے مستعمل ہے۔ اردو، مونث قریب بہ متروک۔

خوب دل کھول کر تماشا لوٹ
حسن کی اندنوں ہے لوٹا لوٹ — عاشق

لوٹا لوٹ: ۲ اندھیر، ظلم۔ اردو صرف قریب بمتروک۔

بوسے دشمن کے جب زیادہ لئے
بولے کیا خوب کیا ہے لوٹا لوٹ — عاشق

لوٹا لوٹا پھرنا:۔ لڑھکتا پھرنا، تکلیف اور بے قراری سے ۲ بے قدری اور بے پروائی سے زمین پر لڑھکتا پھرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ۔ "لوٹا لوٹا پھرنا اور اس کا جو مطلب بیان کیا گیا ہے۔ سب بادہوائی اور بے سر دپا جو چیز یا جو شخص لوٹے گا وہ لڑھکتا کیونکر پھرے گا۔ بے پروائی اور بے قدری سے زمین پر لڑھکتا پھرنا اس سے عجیب تر ہے۔ تکلیف اور بے قراری سے آدمی لوٹے گا نہ کہ لوٹا لوٹا پھرے گا۔ بے پروائی اور بے قدری سے مارا مارا پھرے گا نہ کہ لوٹا لوٹا"۔ مولف تائید کرتا ہے۔

لوٹا دینا:۔ (بفتح اول) واپس کر دینا۔ پھیر دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ لوٹانا بھی زبانوں پر ہے۔ فصحا اس محل پر واپس کرنا بولتے ہیں۔

لوٹانا، لوٹا دینا:۔ اوپر تلے کرنا نیچے کا اوپر کرنا اور اوپر کا نیچے کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ اس جگہ تلے اوپر کرنا زبانوں پر ہے۔

لوٹا نہ اٹھوانا:۔ ادنی درجہ کی خدمت بھی نہ لینا۔ کسی سے اس قدر اکراہ کرنا کہ اس سے ادنی کام لینا بھی ناگوار طبع ہو۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ کل کی چھوکری اور اتنا دماغ خراب ہو گیا ہے اپنے کو بہت خوبصورت سمجھتی ہے۔ میں تو اس سے لوٹا بھی نہ اٹھواؤں۔

لوٹ پر کمر باندھنا:۔ لوٹنے کا فعل اختیار کرنا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

کس کس طرح سے چھینتے ہیں نقد دل حسیں
غارت گروں نے باندھی ہے کیا لوٹ پر کمر — صبا

لوٹ پر گرنا:۔ مال غنیمت پر گرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوٹ پڑنا:۔ (واؤ معروف) ہنگامہ برپا ہونا۔ لوٹ مار کا اثر ہونا، غارت گری ہونا، لٹنا اندھیر ہونا، ظلم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ حسن کے بازار میں کیا لوٹ پڑی ہے
سودیتے ہیں پھرتا نہیں بھاؤ نہ کسی کا — آسیر مینائی

پڑ گئی کیا لوٹ یارب گلشن ایجاد میں
دست گلچیں میں ہے گل بلبل کف صیاد میں — اسیر

لوٹ پڑی ہونا:۔ اندھیر ہونا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ بنو نواب صاحب اس وقت بیگم صاحب کے مارے کچھ کہہ نہیں سکے نہیں تو پھر تم دیکھتیں۔

لاڈو۔ واہ وا۔ ایسی کیا کچھ لوٹ پڑی ہوئی ہے۔ (سیر کہسار)

لوٹیک پڑنا:۔ چراغ میں جب تیل زیادہ ہوتا ہے لو سے جلتا ہوا تیل گرنے لگتا ہے اس کو لوٹیکنا کہتے ہیں۔

دریا پہ شب کو سیر ہے لہرا رہا ہے عکس
گویا ٹپک پڑی ہے چراغ قمر کی لو — شعور
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف قریب بمتروک ہے۔

لوٹ پوٹ:۔ (بر دو بواؤ مجہول) (۱) تھک کر چور، بیہوش، بدحواس، عاشق، فریفتہ۔ ہندی۔

(فقرہ) وہ جالی لوٹ کے رومال جس پر دل لوٹ پوٹ ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی عورت بولتی ہو۔

لوٹ پوٹ: ۲ مضطرب، بیقرار، (ہنسی سے یا رنج و غم سے)

(فقرہ) وہ اپنی جگہ تو جا کر مارے ہنسی کے لوٹ پوٹ ہو گئے ہوں گے۔

چاہی باتوں میں ایسے ہو گئے تم لوٹ پوٹ
درد دل سننے جو بیٹھے تھے سنبھل کر بیٹھنے
جائیں (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی عورت بولتی ہو

کیا کہیں کہنے کی کچھ منزل نہیں باقی رہی
ہو گئے ہم لوٹ پوٹ ان کی ادا دآں پر — انشا

میں کس حساب میں ہوں صنم لوٹ پوٹ ہے
بجلی کی کوند بھی تری طرز نگاہ پر — مصحفی

لوٹ پوٹ: ۳ (بفتح اول و چہارم) دونوں طرف چھاپنا کسی ورق کا (چھاپنا یا چھپنا کے ساتھ) اہل مطابع کی اصطلاح۔ ہندی (نور اللغات)

چھاپنے والوں کا قاعدہ ہے کہ پہلے کاغذوں کو اک پشتہ کر لیتے ہیں۔ جب وہ سوکھ جاتا ہے تو وہ دو پشتہ کرتے ہیں۔ مگر جب کسی ضرورت کے باعث ساتھ کے ساتھ دو پشتہ کرنا ہوتا ہو تو اسے لوٹ پوٹ کہتے ہیں۔ یعنی ایک رخ سے چھاپ کر اسی وقت دوسرے رخ کو بھی چھاپ دینا۔ اس صورت میں کاپیاں بھی دوسرے انداز سے لکھی جاتی ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لُوٹ پُوٹ :۔ الٹ پلٹ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوٹ پوٹ کر اٹھ کھڑا ہونا، لوٹ پیٹ کر اٹھ کھڑا ہونا :۔ بیمار ہو کر اچھا ہو جانا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں اول الذکر ہے"

مولف کے نزدیک یہ عورتوں کی زبان ہے۔

لُوٹ پوٹ کرنا :۔ الٹ پلٹ کرنا۔ تلے اوپر کرنا۔ انتشار پیدا کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان قریب بمتروک۔

آئی وہ اس ادا سے جام بکف
کر دے جو لوٹ پوٹ صف کی صف ہشت گلزار

لوٹ پوٹ ہو جانا :۱ـ لڑکنیاں کھانے لگنا۔ صاحب فراش ہو جانا۔

(فقرہ) تم چار ہی روز کی بیماری میں لوٹ پوٹ ہو گئے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوٹ پوٹ ہو جانا :۲ـ تڑپ جانا۔ پھڑک جانا۔ بیتاب ہو جانا۔ فریفتہ ہو جانا۔ عاشق ہو جانا۔ اردو صرف، متروک۔

اک چاند کی جھلک سی جو یہ پٹ کی اوٹ ہے
کیونکر ادھر نہ دیکھوں کہ دل لوٹ پوٹ ہو جرات

لُوٹ پوٹ ہو جانا :۳ـ (کنایۃً) تڑپ کر مر جانا۔ دفعتہً مر جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

لُوٹتا پھرنا :۔ تڑپتا پھرنا۔ بیتابانہ پھرنا۔ مضطربانہ پھرنا۔ پچھاڑیں کھاتا ہوا پھرنا۔ نہایت تڑپنا۔ از حد پھڑکنا۔ بے قرار رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل کا سا دیتے گر دِ غلطاں کو اضطراب
پھرتا تمام دامن ساحل میں لوٹتا ذوق

لُوٹتے پوٹتے :۔ کروٹیں بدلتے۔ قیلولہ کرتے۔ اردو صرف۔ قریب بمتروک۔

محل صرف۔ گیارہ بجے اندر گیا۔ دستر خوان بچھا کھانا کھایا۔ لوٹتے پوٹتے بارہ بج گئے مگر ایک سچے پھر آنکھ کھل گئی۔ (فسانہ آزاد)

لُوٹیتوں کو :۔ واپسی پر۔ دہلی کی عورتوں کی زبان۔

لوٹیتوں کو مدینہ تھوڑی دور باقی تھا کہ ایک جگہ مقام ہوا۔ (ترجمۃ القرآن) (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں بھی بولدیتی ہیں۔ جیسے۔ لوٹیتوں کو اس نے وہ پلٹا کھایا کہ میں تو سمجھا کہ بس مچل گیا۔ (فسانہ آزاد)

لُوٹ جانا :۱ـ لوٹنا۔ مچل جانا۔ زمین پر لوٹنے لگنا۔ پچھاڑیں کھانا۔ لڑھکنیاں کھانے لگنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

لُوٹ جانا :۲ـ لوٹ ہو جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

پس گیا چشم سیہ پر سرمہ
پائے رنگیں پہ حنا لوٹ گئی امیر

لُوٹ جانا :۳ـ بیتاب ہو جانا۔ بے قرار ہو جانا۔ پھڑک جانا۔ تڑپ جانا۔ مضطرب ہو جانا۔ تاب نہ رہنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

نغال وہ سن کے مری ہنستے ہنستے لوٹ گئے
نکل کے منہ سے بنی شاخ زعفراں فریاد وزیر

لُوٹ جانا :۴ـ غش ہو جانا۔ غش کرنا۔ عاشق ہو جانا۔ فریفتہ ہو جانا۔ دل قابو میں نہ رہنا۔ کسی عمدہ چیز کو دیکھ کر پھڑک جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

جس کو دیکھا حسین لوٹ گئے
ہم تو عاشق ہیں اس طبیعت کے امیر

لُوٹ جانا :۵ـ مکر جانا۔ انکار کر جانا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ دو برس ہوئے کہ مجھ سے سو روپے قرض لئے تھے آج جو تقاضا کیا تو مردہ لوٹ گیا کہتا ہے میں نے ایک پیسہ قرض نہیں لیا۔

لوٹ جانا :۶ـ پھر جانا۔ برگشتہ ہو جانا جیسے قسمت لوٹ جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر پلٹ جانا بولتے ہیں۔

لوٹ رہنا :۔ فریفتہ رہنا۔ عاشق رہنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

ع اس قدر لوٹ صنوبر پہ نہ شمشاد رہے جلال

لُوٹ کا مال :۱ـ مال غنیمت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مال غنیمت کو لوٹ کا مال نہیں کہتے۔

لوٹ کا مال :۲ـ چوری کا مال وہ مال جو ڈکیتی وغیرہ کے ناجائز طریقے سے حاصل ہو۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

لوٹ کا مال :۳ـ (کنایۃً) مفت کا مال۔

ہنایت سستا مال۔　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

لوٹ کھانا: - کسی کا مال ہضم کر جانا۔ ناجائز طریقے سے مال مار لینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

عالم کو لوٹ کھایا ہے اس پیٹ کیلئے
اس غار میں گئی ہیں ہزاروں ہی غارتیں　　آتش

لوٹ کھسوٹ، لوٹ مار: - غارتگری۔ مونث۔

عملداری کا انتظام خراب ہے، لوٹ کھسوٹ کے ڈر سے کھیتی کم ہوتی تھی۔ (بنات النعش)

گھرا ہوا تھا حسینوں کی بزم میں شب کو
بچا کے لائے ہیں دل سخت لوٹ مار سے ہم　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام لوٹ مار ہی بولتے ہیں۔ لوٹ کھسوٹ دلی کی زبان ہے۔

لوٹ کے ترپھل بھی بھلے: - مفت کا مال برا بھی اچھا ہوتا ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لوٹ کے موسل بھی بھلے لکھا ہے۔

جو مولف کے نزدیک ان معنی میں کسی طرح اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوٹ لگانا یا لوٹ مارنا: - لڑھکنا۔ لوٹنی لگانا۔ لوٹنا پوٹنا، لڑکنا پڑکنا۔ غلطیدن کا ترجمہ لیٹنا۔ سو رہنا۔ پڑا رہنا۔ دراز ہو جانا۔ لیٹنا ہندی، فعل متعدی۔ (نور اللغات از فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے عوام فارسی غلطیدن کے معنی میں لوٹ لگانا تو بول دیتے ہیں۔ لوٹ مارنا شاید ہی کوئی بولتا ہو۔ باقی معنی میں عوام لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوٹ لگانا: - (پر کے ساتھ)، کسی پر عاشق ہونا۔ کسی چیز کے لئے مچلنا، ضد کرنا۔

بنت العنب پہ لوٹ لگائے ہیں بادہ خوار
مکھیاں ٹوٹے ہوئے ہیں مٹھائی کی دکان پر　　شاد

(نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوٹ لینا: - مال چھین لینا۔ لوگوں کا اس طرح مال چھیننا کہ وہ تباہ ہو جائیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صافہ - بنو۔ تم تو عقل کی دشمن ہو لاڈو۔ اگر ابھی چوک میں ایک کمرہ لیکے بیٹھو تو لوٹ لو آدھے لکھنؤ کو۔　　(میر کہسار)

لوٹ لینا: - کھسوٹ لینا۔ مال چھین لینا۔ (۲) عاشق کر لینا۔ فریفتہ کر لینا۔ (۳) مال مار لینا۔ چوری کر لینا۔ (۴) تباہ برباد کر دینا۔ ننگا کر دینا۔　　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کھسوٹ لینا اس مفہوم کو ادا نہیں کرتا۔ مال و اسباب اور تمام سامان چھین لینا کو لوٹ لینا کہتے ہیں۔

وہ ڈرے لسان ابر ہزاروں ستم شعار
ہاں لوٹ لو خیام ہے شہ دیں یہ تھی پکار　　تعشق

اہل لکھنؤ عاشق کر لینا اور فریفتہ کر لینا کے معنی میں نہیں بولتے۔ مال مار لینا اور چوری کر لینا کے معنی میں عوام اور عورتیں بولتی ہیں۔ جیسے خدا غارت کرے چور اس طرح گھر کا مال چرا لے گئے ایک تنکا نہ چھوڑا غریب کو لوٹ لیا۔ تباہ برباد کرنا کے معنی تک غنیمت ہے لیکن ننگا کر دینا کے معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

لوٹ مار: - غارتگری۔ تباہی بربادی

اردو صرف، عوام کی زبان۔

گھرا ہوا تھا حسینوں کی بزم میں شب کو
بچا کے لائے ہیں دل سخت لوٹ مار سے ہم　　داغ

لوٹ مارنا: - (بضم اول و واو مجہول) کر دینا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صافہ۔ یہ دیکھ کر انہوں نے لوٹ ماری قریب پلنگ کے پہونچ کر نسخے میں بیہوشی رکھ کر اس کے نتھنوں سے ملا کر پھونکی وہ بیہوش ہوا۔　　(طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ عوام اس محل پر لوٹ لگائی بھی بولتے ہیں۔

لوٹ مچانا یا ڈالنا: - چھیننا جھپٹی کرنا۔ زبردستی کرنا۔ غارتگری کرنا۔ ہاتھ ڈالنا۔　　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ عام طور سے بری طرح لوٹنے اور زبردستی تباہ و برباد کرنے کے معنی میں بولتے ہیں۔ کمی کے ساتھ عورتیں لوٹ ڈالنا بھی بولتی ہیں۔ اس کا لازم لوٹ مچنا بھی ہے۔

لوٹم لاٹ: - باہمی غارتگری۔ ایک دوسرے کا لوٹنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صافہ۔ اس لوٹم لاٹ اور آپا دھاپی کا کہنا کیا۔ لوٹے کی تیری ہاتھ کی میری۔

قول فیصل۔ اسی محل پر لوٹم لاٹی بھی بولتی ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے یہ معنی بھی لکھے ہیں۔

ماتھا چھانٹی۔ سرزوری اور بیباکی کے ساتھ چوری۔ غارت گری۔ ناپرسان حالی۔ اندھیر کمال بدانتظامی۔ جیسے جہاں ایسی لوٹم لاٹ ہو ان کا بس ہو تو چنڈیا پر بال تک نہ چھوڑیں۔ جہاں تک ہو سکے خوب سر مونڈیں۔ (سگھڑ سہیلی)

لوٹ میں پڑنا :- لوٹا جانا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کسی کا مال ہے رہزن کسی کا
پڑا ہے لوٹ میں جو بن کسی کا — راسخ

لوٹ میں چرخہ بھی غنیمت ہے :- مفت کی ہر چیز اچھی ہے۔ مفت را چہ گفت۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اب نہیں بولتیں۔ اصغر شاہجہاں پوری نے بغیر بھی کے اضافے کے نظم کیا ہے۔

بظاہر گو نہیں کچھ بھی مگر باطن میں سب کچھ
یہ اک ضرب المثل ہے لوٹ میں چرخہ غنیمت ہو
رئیس الشعرا اصغر شاہجہانپوری

لوٹن :- (بالضم اول و واو مجہول فتح سوم) ایک قسم کا کبوتر جس کے سر پر ہاتھ لگا کر چھوڑ دیں تو وہ لوٹنیاں کھانے لگتا ہے۔ ہندی مذکر۔

پھر دل تڑپے بات کی جو ٹھیس لگ جائے ذرا
اندنوں دل باز خال لوٹن کبوتر ہو گیا — جان (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے صاحب نور اللغات پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے۔ (ظاہر ہے کہ خالی لوٹن سے یہ مطلب ادا نہیں ہوتا۔ لوٹن کبوتر لکھنا چاہیئے تھا)

لکھ کے بھیجوں گا اسے نامۂ بیتابی دل
ہاتھ آجائے لوٹن جو کبوتر مجھ کو — اسیر

مولف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔
(۱) جو خفیف ٹھیس سے لوٹنے لگتا ہے۔
(۲) دستی۔ جو ہاتھ میں لیکر سر کو خفیف ٹھیس سے لوٹنے لگتا ہے۔

لوٹن :- ایک قسم کی بیل۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوٹنا :- (بواو مجہول) لوٹ لگانا۔ سونا۔ آرام لینا۔ ستانا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوٹنا :- گرنا پڑنا۔ سمجھنا۔ جیسے پیروں میں لوٹنا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

لوٹنا :- پیجامہ یا اور کسی چیز کا اتنا نیچا ہونا کہ زمین میں لگنے لگے۔ اردو فعل۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔
محل صرفہ۔ تم نے پائینچوں دار پاجامہ ایسا بنایا کہ جب پہن کر چلتی ہو تو گوٹ زمین پر لوٹتی ہے۔

لوٹنا :- مکر جانا۔ انکار کر جانا۔ اردو عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔
محل صرفہ۔ پانچ روپے قرض لے گئی تھی سال بھر کے بعد جو میں نے تقاضا کیا تو لوٹ گئی اور جھوٹی جھوٹی قسمیں کھانے لگی کہ میں نے نہیں لیا۔

لوٹنا :- پھرنا۔ برگشتہ ہونا۔ پھوٹنا۔ بگڑنا۔ جیسے قسمت لوٹ گئی۔ نصیب لوٹنا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوٹنا :- دیوالہ نکلنا۔ ٹوٹا آنا۔ تباہی آنا۔ کام بگڑنا۔ جیسے کوٹھی لوٹنا۔ بنک کا لوٹ جانا (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوٹنا :- لڑکھڑیاں کھانا۔ زمین پر تڑپنا۔ کروٹیں بدلنا۔ زمین پر کروٹیں بدلتے ہوئے ایک طرف سے دوسری طرف جانا۔ اردو فعل فصیح، رائج۔

کس جا رہے الٹ کے نہ کروٹ لی آپ نے
لوٹا کیا میں رات کو سارے پلنگ پر — صبا

لوٹنا :- مچلنا۔ پچھاڑیں کھانا۔ بچے کا ضد کرنا۔ اردو فعل، عوام کی زبان۔

لوٹنا :- کسی صدمہ یا درد سے تڑپنا۔ پھڑکنا۔ بے قرار ہونا۔ مارے تکلیف کے کروٹیں بدلنا۔ اردو، عوام کی زبان۔

سیماب سینے میں ہے کہ پہلو میں برق ہے
اللہ رے لوٹنا دل پر اضطراب کا — حضور آصف

لوٹنا :- (کنایۃً) بیقرار ہونا، تلملانا، از حد پسند کرنا، کسی کے یا کسی چیز کے حسن و خوبی کو دیکھ کر بے اختیار و بیقرار ہو جانا، وجد میں آنا، اردو صرف عورتوں کی زبان۔

لوٹ جائے جو مجھے دیکھتے آکر لب بام — برق
رقص بسمل کا سر کوچہ تماشا ہوتا (سرمایہ زبان اردو)

نہ دل ان شعلہ رخساروں پہ لوٹے
بلا سے گرچہ انگاروں پہ لوٹے — ظفر

قول فیصل۔ عورتیں اسی محل پر لوٹ پوٹ ہونا بھی بول دیتی ہیں۔

لوٹنا :- (بواو معروف) لوٹ کرنا۔ زبردستی چھیننا۔ غیر قانونی طریقے سے چھین جھپٹ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لعین لوٹتے پھرتے تھے سب ادھر سے ادھر
کسی کے ہاتھ میں کلغی کوئی لئے مغفر — عشق

قول فیصل۔ اس کے معنی رہزنی کرنا بھی ہیں۔

لوٹنا :- (کنایۃً) اپنا عاشق کر لینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

آنکھوں سے لوٹا دیکھتے ہی دیکھتے اسے

لوح خرہ جدھر کو بھی اے یار گر پڑی　　رشک

وہ شہر دل کو لوٹے جائے ہے اور میں یہ کہتا ہوں

کہ وہ ہوتا ہے وہ جاتا ہے وہ بیداد گر دیکھو

(ممنون دہلوی)

جا کبھو تو بھی تو بازار کو ہوتے ہوئے

لوٹ ہر ایک خریدار کو ہوتے ہوئے　　عارف

لوٹنا :۳ مال مارنا۔ غبن کرنا۔ غلط طریقے سے مال حاصل کرنا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

حسینوں نے بھی خوب آتش کو لوٹا

رہا فرمائشوں سے خرچ پر خرچ　　آتش

لوٹنا :۴ برباد کرنا تباہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مضطرب ہے لٹی ہوئی دکھیا

کربلا تو نے مجھ کو لوٹ لیا　　لا اعلم

لوٹنا :۵ حاصل کرنا۔ اٹھانا۔ (مزہ لطف وغیرہ کے ساتھ) اردو صرف، فصیح، رائج۔

لوٹتی ہے ساری دنیا بزم جاناں کے مزے

میرا حصہ اس بھلے بیر لے چمن میں کیوں نہیں　　امیر

لوٹنا :۶ کنکوے کے کٹ جانے کے بعد گری ہوئی ڈور کو لنگر سے یا ہاتھ سے اس لئے پکڑنا کہ زیادہ سے زیادہ حاصل ہو جائے۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

قول فیصل ۔ کٹے ہوئے کنکوے کو مع اس کی ڈور کے حاصل کرنے کو بھی لوٹنا کہتے ہیں۔

لوٹنا :۷ مہنگا فروخت کرنا۔ گراں بیچنا۔ زیادہ قیمت لینا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بھائی جھگڑو کبڑیے کے یہاں سے ترکاری نہ خرید کرو بڑا مہنگا مولا ہے ہر سودے میں لوٹتا ہے۔

لوٹنا :۸ لطف حاصل کرنا۔ جیسے جوبن لوٹنا کے ساتھ۔　(نور اللغات)

قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے۔ جوبن لوٹنا کے ساتھ زبانوں پر ہے اور یہ عوام کی زبان ہے۔

لَوٹنا :۱ (بالفتح) واپس ہونا۔ پھرنا، مراجعت کرنا۔ بازگشت کرنا۔ پلٹنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ دو گھنٹے سے سعادت گنج سودا لینے گیا ہوا ہے ابھی تک نہیں لوٹا خدا معلوم کیا بات ہے۔

لوٹنا :۲ الٹنا، پلٹنا۔ رخ بدلنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

لوٹنا پوٹنا :۔ سونا سلانا۔ لیٹنا، لٹانا۔ بے تکلفانہ جہاں چاہے پڑ رہنا۔ لیٹنا پوٹنا بھی کہتے ہیں۔

اب جوان فضل الٰہی ہو چکے کیا ڈر تمہیں ہے

آؤ بیٹھو، کھیلو کودو لوٹو پوٹو سو رہو　　النشا

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

لوٹن کبوتر :۔ گرہ باز کبوتر۔ قلابازیاں کھانے والا کبوتر۔ ایک قسم کا سفید رنگ کا کبوتر جس میں یہ صفت ہے کہ جہاں اس کے سر کو ہاتھ لگا کر چھوڑا اور وہ لوٹنیاں کھانے لگا۔ کہتے ہیں اس کا دماغ نہایت نازک ہوتا ہے۔ یہ ذرا سے صدمے کی تاب نہیں لا سکتا۔

طپش پر بلبلوں کی رشک ہے لوٹن کبوتر کو

ہوا کس طفل خو کو عزم بازی گاہ مقتل کا　　شہیدی

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ گرہ باز کبوتر کے لئے لوٹن نہیں بولتے بلکہ قلعے کھانا بولتے ہیں۔

لوٹنی :۱ (بالضم) قلابازی، اڑھکڑی۔ اردو، مونث۔ قلیل الاستعمال۔

لوٹنی :۲ (کنایۃً) جواب صاف دینا۔ بالکل انکار کرنا۔　(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوٹنیاں کھانا :۔ تڑپنا۔ قلابازیاں کھانا۔ بے قرار ہونا۔ پھڑکنا۔

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں پٹخنیاں کھانا یا پچھاڑیں کھانا کہتے ہیں" مولف کے نزدیک کمی کے ساتھ لوٹنیاں کھانا بھی عورتیں بول دیتی ہیں۔

لوٹنے آنا :۔ لوٹنے کے لئے آنا۔ لوٹ مار کے ارادے سے آنا۔ مال چھیننے کے لئے آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رانڈ دل پہ ظلم و جور کیا گر تو کیا کیا

حضرت کے آگے لوٹنے آتے تو لطف تھا　　تعشق

لوٹنے کی جا ہے :۔ بڑا لطف ہے۔ عجب کیفیت ہے۔　(نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "اسی جگہ" "لوٹنے کی جائے ہے"۔ اور معنی ہیں قربان ہونے فدا ہونے کا مقام ہے۔ تڑپنے کی جگہ ہے پھڑکنے کا موقع ہے۔

سر بوقت ذبح اپنا اسکے زیر پائے ہے

یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے　　ذوق

اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

لوٹنے کی جا ہے :۔ پھڑکنے کا موقع ہے۔ دلچسپی کا مقام ہے۔

یہ لوٹنے کی جا ہے گدھے پر سوار ہو انشا
زاہد نے عزم کعبہ بایں ریش وفش کیا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوٹنے لگنا:۔ مارے ہنسی کے بیتاب ہو جانا۔ بیتاب ہو جانا۔ بہت زیادہ ہنسنا۔ اردو حرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرفہ۔ کل حاضرین دربار لوٹنے لگے، محفل الٹ گئی۔ پورے ایک گھنٹہ تک قہقہہ رہا۔ ڈپٹی کلکٹر جا ندنی۔ کیا قافیہ چمکا ہے۔ (سیر کہسار)

قول فیصل۔ عام طور سے ہنسی کے ساتھ اس کا استعمال ہے۔

لوٹنی لینا:۔ بالکل۔ انکار کر جانا۔ صاف مکر جانا۔ بے ایمانی کرنا۔ دہلی کی زبان۔
(نور اللغات)

لوٹھا:۔ (بالفتح) جوان، ہٹا کٹا۔ فربہ۔ اردو صفت، مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

ہاں لو آ دو چوٹی کس لوٹھے پر بھولی ہو تو
اپنی ختکی میں چراتی کھیرا ور مڑی ہو تو انشا

قول فیصل۔ تانیث کے لئے بھی اس کا استعمال ہے جیسے اس کا دیدہ یوں بھی ہوائی ہے سات برس کی لوٹھ سقہ سے یہ نہیں چھپتی بہترا دکتی ودکتی ہوں لیکن کچھ بھی پرواہ نہیں۔ (ایامی)

لوٹھا:۔ کندۂ ناتراشس، ناکارہ جوان، اردو صفت، مذکر، عورتوں کی زبان۔

در لو کیا کسی لوٹھے سے تجھے دوں گی بیاہ
لا دسے گر اسکا تو پیغام زبانی باندی رنگین

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے مونث کیلئے لوٹھی لکھا ہے لیکن لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

لوٹ ہو جا:۔ (کنایتہً) کسی کے یا کسی چیز کے حسن وخوبی دیکھ کر کسی کا بے اختیار ہو جانا۔ ریجھ جانا، فریفتہ ہو جانا۔ وجد میں آجانا۔ اردو حرف، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرفہ۔ کتنی پیاری ہے کہ ادا اس پر خود لوٹ ہو جائے ایسی ویسی تھوڑی ہی نہیں۔
(فسانۂ آزاد)

آئینہ دیکھتے ہی وہ خود لوٹ ہو گئی
آخر پڑا ہے صبر دل بیقرار کا امیر

قول فیصل۔ لوٹ ہونا بھی زبانوں پر ہے۔

ع دل ہے وہ بے قرار کہ بسمل بھی لوٹ ہی۔ بحر

عاشق ہونا۔ فدا ہونا۔ کے معنوں میں پر کے ساتھ بھی استعمال ہے۔

جن کی آرائش یہ ہے دل لوٹ اپنا مصحفی
ہائے ان کو اب تلک مستی لگانا منع ہے مصحفی
(فرہنگ آصفیہ)

لوٹ ہو جانا، لوٹ ہونا:۔ کمال شائق ہونا۔

لوٹ میں سیر چمن پر بادہ خوار اب کے برس
خوب سبزہ ہے کنار جوئبار اب کے برس صبا
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ حرف متروک ہے۔

لوٹ ہونا:۔ غارت گری ہونا۔ لوٹ مار ہونا لٹنا۔ اردو حرف، عوام کی زبان۔

کہنی ہی فوج آرزو دل کی
لوٹ تا ر دل کے مال کی ہوتی صبا

لوٹے جانا:۔ گھگھیانا۔ خوشامد کی باتیں کرنا۔ اردو حرف، عوام کی زبان۔

الغرض بے تکی اڑاتے ہیں
بچھے جاتے ہیں لوٹے جاتے ہیں مرزا رسوا

لوٹے سے:۔ لوٹنے سے، لوٹ کر۔ اردو حرف، قریب بمتروک۔

لوٹے سے فائدہ کہ خود اجڑا ہوا ہے گھر
کافی ہے بیبیوں کو غم شاہ دبجر دبر تعشق

قول فیصل۔ اب اس محل پر لوٹنے سے بولتے ہیں۔

لوٹے مارے ہاتھ آنا:۔ زبردستی ملنا۔ اردو حرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

لوٹے مارے جو ہاتھ آجائے
دم کی مہلت سمجھ غنیمت ہے شاد

لوٹے ڈالنا:۔ (بواؤ مجہول) (کنایتہً) نہانا۔ غسل کرنا۔ غسل جنابت کرنا۔ پنڈا دھونا۔ اردو حرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ جہلا غسل جنابت کرنے میں کلمہ پڑھ کے لوٹے پر پھونک کے اپنے اوپر پانی ڈالتے ہیں۔ اور اس کو کلمہ کے لوٹے ڈالنا کہتے ہیں جو اصولاً صحیح نہیں۔

لوٹے میں نمک ڈالنا:۔ (جب کسی معاملے میں لوگ اتفاق کیا کرتے ہیں تو پانی کے بھرے لوٹے میں ایک کنکری نمک یہ کہکر ڈالتے ہیں کہ اگر ہم اس عہد کو توڑ دیں تو نون کی اس کنکری کی طرح گھل جائیں) قسمیہ عہد کرنا۔ پختہ اتفاق کرنا۔ اہل ہنود کی زبان۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ دہلی کے ایک قدیم لغت میں اسی محل پر لوٹے میں نمک یا نون ڈالنا۔ لوٹے میں نمک یا نون گھلانا۔ بھی لکھا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لوٹے میں نمک گھلانا لکھا ہے"

اہل لکھنؤ کسی طرح نہیں بولتے نہ یہ عمل کرتے ہیں۔

لوث:۔ (بالفتح) آلودگی۔ آمیزش۔ غرض۔ عربی، مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قلیل الاستعمال۔

میرؔ: ان کے رضا کار بری لوث طلب ہے
کوئی بھی جو ہو ان میں گنہ گار دعا کا　　حسرت موہانی

قول فیصل۔ "بے لوث" کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے جیسے میں ان سے بے لوث محبت کرتا ہوں۔

لوث: ۲ داغ۔ دھبا۔ عیب۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ تعلیمیافتہ طبقے کی زبانوں پر ہے۔

لوثِ دُنیا: دنیا کی محبت۔

بچے جو معصوم کہلاتے ہیں اسی سبب سے کہ ان کے دل لوث دنیا سے پاک ہوتے ہیں (نور اللغات)
(توبۃ النصوح)

قول فیصل۔ یہ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔

لوث سے بری ہونا: ہر عیب سے پاک ہونا۔ کسی طرح کی کوئی خرابی نہ ہونا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

بری تھا لوث سے دھبا کفن کو کیا لگتا
بچا ہے لاش امانت اگر زمیں میں رہی　　امیر

لوجی: دبضم اول، تعجب اور حیرت ظاہر کرنے کے لئے تو کی جگہ۔

غمزے سے اپنے بولے وہ کشتوں کو دیکھکر
لو جی مری گلی نہ ہوی کربلا ہوی　　امیر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی خاص زبان ہے اور اب قلیل الاستعمال ہے اسی جگہ لو صاحب بھی دلی میں یہ بھی خاص عورتوں کی زبان ہے۔

لُوچ: (بواو مجہول، دبالضم، کسی چیز کا نرمی کی وجہ سے جنبش میں آنا۔ لچک۔ اردو صفت۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

پٹریاں میرے قفس کی شاخ گل سے کم نہیں
لوچ یہ دیکھا نہ دیکھیں ایسے اس کی تیلیاں　　شرف

لُوچ: نرمی۔ نزاکت۔ لچک اردو صفت۔ عوام کی زبان۔

محل صرف۔ آزاد۔ اللہ رے تیرے دست حنائی۔ افسری تیری دلربائی، یہ اگاوٹ یہ سجاوٹ۔ یہ لوچ یہ نازک کمری۔ یہ دیدے کی صفائی۔ خدا اس چشم سرمگیں کو عین الکمال کے اثر سے بچائے اللہ تم کو مرد وا بنائے۔
(فسانہ آزاد)

محل صرف۔ ان کے کلام میں ایک طرح کا لوچ پایا جاتا ہے۔

لُوچ: جنبش میں آنا کسی چیز کا بسبب غارت گری کے۔ (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لُوچدار: ۱ ملائم۔ نازک۔ لچکدار۔ اردو صفت۔ غیر فصیح، رائج۔

لُوچدار: ۲ لطیف۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لُوچ دینا: آٹے کو گوندھنے کے بعد پانی دیدے کر مکیاں لگانا تاکہ آٹے میں لس پیدا ہو۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتوں کی یہ زبان نہیں ہے۔

لُو چلنا: دبواو معروف، گرم ہوا چلنا۔ باد سموم چلنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

چلتی ہے لو برستی ہے آگ آسمان سے
گرمیاں ہو تو کہہ نہیں سکتے زبان سے　　تعشق

قول فیصل۔ بااضافہ نون غنہ بھی فصحا استعمال کرتے تھے یعنی لوئیں چلنا۔ موجودہ دور میں بغیر نون غنہ کو ترجیح ہے۔

لَوح: ۱ (بفتح اول، کسی دھات چاندی سونے وغیرہ کی تختی چھوٹی ہو یا بڑی۔ لکھنے کی تختی عربی۔ مونث۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اے شہریار وہ سامنے دالان میں لوح رکھی ہے اٹھا کے پہلو سے آواز آئی کہ اے طلسم کشا تیری قضا تجھ کو لائی ہے۔
(طلسم خیال سکندری)

قول فیصل۔ وہ تختی جس پر نقوش یا متبرک چیزیں لکھی ہوئی ہوں۔ زیادہ تر زبانوں پر تختی ہے۔ اس کی جمع لوحیں اور لوحوں ہے۔

بہت اس سیمتن کی مدح کے مضمون سوجھے ہیں
مجھے درکار ہیں لوحیں پئے تحریر چاندی کی　　ناسخ

لَوح: ۲ لوح مزار۔ وہ چوڑا پتھر یا پتھر کی تختی جو قبر کے سرہانے مدفون کی تاریخ وفات وآیات وغیرہ لکھ کر لگا دیتے ہیں۔ عربی مونث۔ فصیح، رائج۔

جو مر جاؤں تو لوح قبر پر میری یہ کھدوانا
ہوا یہ درد فرقت سے قضا کا اک بہانہ تھا　　رند

قول فیصل۔ لوح مزار۔ لوح قبر، لوح تربت کی ترکیب سے ہی زبانوں پر ہے۔

لَوح: ۳ ٹائیٹل پیج۔ کتاب کا اول صفحہ جس پر کتاب کا نام لکھتے ہیں۔ وہ بیل بوٹے

جو کتاب کے شروع میں اول صفحے کے کچھ حصہ پر بنا دیتے ہیں۔ فارسی۔ مونث۔ فصیح، رائج۔

زر وہ ہے اہلِ حق کو بھی دیتا ہے آبرو
لوحِ طلا سے صفحۂ قرآں چمک گیا — امیر

مصحف کی لوح تھی کہ معلّیٰ الخیرؐ کا — انیس

لوح :- لوحِ محفوظ۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کاتبِ صنع نے نام اس لیے پہلے لکھا
لوح راضی نہ کسی طرح قلم سے ہوگی — امیر

لوحِ پاک یا سادہ :- تختۂ سادہ — کوری تختی وہ تختی جس پر ابھی تک کچھ لکھا یا نقش نہ کیا گیا ہو۔ عربی۔ فارسی صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ فارسی ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

لوحِ پیشانی :- پیشانی کا لوح سے استعارہ۔ فارسی۔ مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خط نے مصحف کر دیا روئے کتابی کو ترے
بے تکلف لوحِ قرآں لوحِ پیشانی ہوئی — زند

لوحِ تربت، لوحِ قبر، لوحِ مزار یا لوحِ مرقد :- وہ پتھر جو قبر کے سرہانے تاریخ وفات یا آیات و اشعار وغیرہ کندہ کر کے لگاتے ہیں۔ فارسی، مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عزیزو، سادہ ہی رہنے دو لوحِ تربت کو
ہمیں نہیں تو یہ نقش و نگار کیا ہوں گے — اکبر الہ آبادی

لوحِ تعلیم یا لوحِ مشق :- تختۂ مشق — (۱) وہ تختی جس پر بچے مشق کرتے ہیں۔ تختی۔ (۲) وہ چیز جو بکثرت استعمال میں آئے۔ زیرِ مشق۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہلِ لکھنؤ عام طور سے اسے تختی ہی کہتے ہیں۔

لوحِ جبیں :- لوحِ پیشانی۔ فارسی۔ مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لوحِ جبینِ حسن تھی یا گوشوارہ تھا عشق

لوحِ دل :- یعنی دل۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ افسوس ہے تم اس کو میرے پاس نہ لے آئے اس کی ہر بات لوحِ دل پر کندہ کرنے کے لائق ہے۔ (توبۃ النصوح)

لوحِ زبرجد :- (کنایۃً) توریت جو قرآن شریف سے منسوخ ہو گئی۔ فارسی۔

زمینِ شعر پہ نازل ہے قرآنِ سخن مجھ سے
کتابِ آسمانی اک نسخہ ہے لوحِ زبرجد کا — محسن

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لوحش اللہ :- (عربی میں "لا اوحش اللہ" خدا وحشت نہ دے تھا۔ فارسی والے تعظیم اور استعجاب کے محل پر بطور کلمۂ تحسین استعمال کرتے ہیں۔ فارسی۔

بارک اللہ ہے حسن کہ دل ہو بیتاب — داغ
لوحش اللہ تیرے جلوہ کہ ٹھہرے نہ نگاہ (نور اللغات)

قول فیصل۔ داغ نے نظم کر دیا لیکن اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

لوحِ طلسم :- (بفتح اول) وہ تختی جس پر طلسم کی حقیقت اور طلسم کھولنے کا طریقہ کندہ کر کے دفن کر دیتے ہیں۔ تانبے یا پیتل یا کاغذ وغیرہ کی وہ تختی جس میں طلسم کے کھولنے کا طریق یا اس کی حقیقت لکھ کر خواہ کندہ کر کے دفن کر دیتے ہیں۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ ایک فرضی داستان گویوں کی اصطلاح ہے جو طلسم ہوشربا کی جلد دل میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

— جیسے۔ آفت زا اس مکان کا نگہبان ہے یقین ہے وہ ضرور لوح پر دست اندازی کرے تا یہ لوح طلسم کشا نہ جانے دے گا۔ (طلسم خیال سکندری)

لوحِ محفوظ :- (بفتح اول، باضافت) ایک تختی جس میں شروع سے لیکر آخر تک کے تمام واقعات لکھے ہوئے ہیں اور وہ ایسی محفوظ ہے کہ کوئی اس میں کسی طرح کا تصرف یا ردّ و بدل کر نہیں سکتا۔ اس سے مراد علمِ الٰہی ہے فارسی۔ مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ نور الدہر نے انگنائی میں جاکر لوحِ محفوظ کو چمکایا مگر کوئی نفع نہ ہوا اور دال ان ظاہر نہ ہو سکا۔ (طلسم خیال سکندری)

لوحِ مشق :- (۱) وہ تختی جس پر مبتدی لکھنے کی مشق کرتے ہیں۔ فارسی۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے مشق کی تختی کہتے ہیں جو لکڑی کی ہوتی ہے اور اس پر چکنی مٹی مل کر موٹے قلم سے مشق کرتے ہیں۔

لوحِ مشق :- (۲) وہ چیز جو بکثرت استعمال کی جائے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہلِ لکھنؤ اسے تختۂ مشق کہتے ہیں۔

لوح نویس :- نقاش، مصور۔ کتابوں کے سرورق بنانے والا۔ فارسی۔ صفت۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لوح و قلم :- تختی اور خامہ۔ فارسی۔ مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

لوح و قلم :- خدا کے احکام کی تختی اور اس کے لکھنے کا قلم قدرت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

لودھ :- لودھر درخت کی چھال جو اکثر آنکھ کے درد کے کام آتی ہے۔ ۲ ایک قسم کی بوٹی جو رنگنے کے کام آتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لودھا، لودھ :- ہندوؤں کی ایک قوم جس کا کام کاشتکاری ہے۔ ہندی۔ مذکر۔

(قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لودھا کے معنی لکھتے ہیں کہ: ایک نو مسلم مسلمان فرقہ کا نام جس کا پیشہ کشتکاری اور کسانی ہے،

اردو میں بھی لودھے چمار کی ترکیب سے ہے تنہا لودھا اور لودھی بھی بول دیتے ہیں۔

لودھی، لودی :- پٹھانوں کے ایک فرقہ کا نام جس میں بہلول لودھی اور سکندر لودھی اور ابراہیم لودھی مشہور بادشاہ ہوئے سنہ ۱۴۵۰ء سے سنہ ۱۵۲۶ء تک حکمران رہے۔ کایستھوں نے اسی سکندر لودھی کے وقت میں فارسی پڑھنا شروع کیا تھا۔

(نور اللغات اور فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لو دینا :- لو کو نمایاں کرنا۔ چمک اور روشنی ظاہر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ حسن و عشق میں کیا ربط ہے خدا جانے
چراغ بزم کو لو دے رہے ہیں پروانے — لا اعلم

لوذعی :- بذلہ سنج، حاضر جواب، فصیح و بلیغ تقریر۔ عربی۔ صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

یہ وہ لوذعی کہ جگی طلاقت دلوں کو بھائے — امیر

لوذی :- (بالفتح و فتح سوم و کسر چہارم) نہایت عقلمند، دانا۔ زود فہم۔ عربی۔ صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لوڑا :- آوارہ مرد۔ ہندی۔ (ڈوم ڈھاڑیوں کی اصطلاح)، مونث کے لئے لوڑی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوری :- (بالضم اردو میں بالفتح ہے) وہ الفاظ جو عورتیں بچوں کے سلانے یا بہلانے کے واسطے گیت کے طور پر دھیمے دھیمے سروں میں گاتی ہیں۔ جیسے۔ آجا ری نندیا تو آ کیوں نہ جا
میرے بالے کی آنکھوں میں گھل مل جا

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ۔ "حیرت کی جا ہے کہ لوری کو اردو میں بالفتح لکھتے ہیں حالانکہ متفقہ طور پر بالضم اول و واو مجہول ہے پلیٹس میں بھی اسی طرح ہے"

مولف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے

لوریاں دینا :- بچوں کے بہلانے یا سلانے کے ایسے مخصوص مقررہ جملے کہنا کہ بچے کو نیند آجائے اردو صرف، رائج۔

سنو نالے ہمارے عندلیب خوش نوا ہیں ہم
چمن میں طفل دل کو لوریاں دی ہیں ترنم سے — بحر

قول فیصل۔ عام طور سے کاندھے سے لگا کے یا زانو پر لٹا کے زانو کو ہلکی حرکت دیتے ہوئے اور ہاتھ سے ہلکے ہلکے تھپکتے ہوئے مقررہ جملے ترنم یا دھن کے ساتھ کہتی ہیں جس سے بچہ سو جاتا ہے۔

لوڑا (بالفتح) آلۂ تناسل۔ ذکر۔ عضو مخصوص۔ اردو مذکر۔ بازاری زبان۔

شب وصال میں پوچھو نہ حال لوڑے کا — رفیع
رگیں تنی ہوئی منہ لال لال لوڑے کا اجد حال

لوڑا پکڑ کے رہ جانا :- مایوس ہو جانا۔ کچھ بس نہ چلنے کے محل پر۔ اردو صرف۔ بازاری زبان

وہ آئے تھوڑی دیر رکے اور چل دیئے
لوڑا پکڑ کے رہ گئے وعدے کی رات میں — لا اعلم

لوڑا پکڑانا :- تھمانا۔ ہاتھ میں پکڑانا۔ اردو صرف۔ بازاری زبان۔

قول فیصل۔ بصورت متعدی دوسرے کے ہاتھ میں دینے کے معنی میں بھی بازاری زبان ہے۔

لوڑا پکڑنے کی تمیز نہ ہونا :- بالکل تمیز نہ ہونا۔ قاعدے سے کوئی کام انجام دینے کی صلاحیت نہ ہونا۔ اردو صرف بازاری زبان۔

محلہ صرف۔ سالا میرے منہ چڑھتا ہے لوڑا پکڑنے کی تمیز نہیں، شاعر بنتا ہے۔

لوڑا پیلا کرنا :- (ہندی از پیلنا بمعنی خایہ) گالی گلوج بکنا۔ فحش بکنا۔ گالیاں دینا۔ بدزبانی۔ بدسخن لگا لینا۔ ہندی۔ فعل متعدی بازاری زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوڑا چھوڑی :- چپقیا جھپٹی۔ لڑائی جھگڑا جھگڑا ٹنٹا فحش کلامی کے ساتھ۔ بدتہذیبی کی تکرار۔ ہندی۔ اسم مونث۔ بازاری زبان۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

لوڑا دکھانا :- لوڑے کو ایستادگی کی حالت میں دکھانا۔ اردو صرف۔ بازاری زبان۔

دیکھی قطب کی لاٹ تو احساس یہ ہوا
لوڑا دکھا رہی ہے زمیں آسمان کو — لا اعلم

لوڑا رکھنا :۔ عضو مخصوص کو فرج میں رکھنا۔ اردو صرف، بازاری زبان۔

شتابی آ کے رکھ دے چوت کی آغوش میں لوڑا
کہ تجھ کو جب سے جدا ہے نہیں ہے ہوش میں لوڑا (صاحب قرآں)

لوڑا کھڑا کرنا :۔ عضو مخصوص کو بحالت استادگی میں لانا۔ اردو صرف بازاری زبان۔

سرکار کا نظام حکومت تو دیکھئے
لوڑا کھڑا کیا ہی شہید ذکی یاد میں — لااعلم

قول فیصل۔ اسی جگہ صرف کھڑا کرنا بھی زبانوں پر ہے۔

نہ جانے کس کس طرح سے کیا کیا ہے جب تو کھڑا ہوا ہے
ہلاتے رہنا سگرہ نہ جائے ابھی میں پیشاب کر کے آئی

لوڑا کھڑا ہونا :۔ استادہ ہونا۔ تندی ہونا۔ اردو صرف بازاری زبان۔

قول فیصل۔ بصورت نفی بھی مستعمل ہے لوڑا کھڑا نہ ہونا۔

لاکھ سانڈے کا تیل ملوایا
پھر بھی لوڑا مرا کھڑا نہ ہوا — لااعلم

میرا لوڑا کھڑا نہیں ہوتا
یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے — لااعلم

لوڑا لسن :۔ بے حد بے وقوف، بدھو۔ چوتیا۔ اردو صرف، بازاری زبان۔

محل صرفہ۔ تم سے جس گھوڑے کو کہا تھا وہ نہیں لگایا اور وہی گھوڑا آیا تم بھی بالکل لوڑا لسن ہی ہو۔

لوڑ گام :۔ بیوقوف۔ گدھا۔ کم عقل۔ اردو مذکر۔ بازاری زبان۔

محل صرفہ۔ سیٹھ صاحب تمہیں پوچھ رہے تھے تم چلے جاتے تو دو سے ہزار مل جاتے تم بھی بالکل لوڑ گام ہی ہو۔

لوڑ ہا :۔ مہل بٹا۔ اسم مذکر۔ پورب کی زبان۔
(۲) اوسوال مہاجنوں کا ایک گوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوڑھنا :۔ کپاس سے بیج علیحدہ کرنا۔ ہندی۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوڑھی :۔ ہندوؤں کے ایک سالانہ تہوار کا نام جس میں کالی دیبی کے نام پر رات بھر لکڑیاں جلاتے اور گیت گاتے ہیں۔ کنواری لڑکیاں اس تہوار میں گیت گا گا کر مانگتی پھرتی ہیں۔ ہندی۔ مونث اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لوڑے پر مارنا :۔ خاطر میں نہ لانا۔ کچھ بھی نہ سمجھنا۔ حقیر سمجھنا۔ کچھ حقیقت نہ جاننا۔ اردو صرف، بازاری زبان۔

نہ تجھ سے جھانٹ بھی اکھڑے گی گردش دوراں
غم حیات کو لوڑے پہ مارتا ہوں میں — لااعلم

لوڑے کی :۔ زیادہ گالیاں بکنے والوں کا تکیہ کلام بغیر ارادہ منہ سے نکلنے والی گالی۔ اردو صرف۔ بازاری زبان۔

محل صرفہ۔ سالے تجھ سے چقندر منگائے تھے تو لوڑے کی مولیاں اٹھا لایا جا کے واپس کر۔

قول فیصل۔ یوں بھی بولتے ہیں جیسے تم لوڑے کی جب بھی آتے ہو کسی نہ کسی کے مرنے کی خبر لاتے ہو۔ یوں بھی بولتے ہیں جیسے جب آتے ہو سوائے غل مچانے کے کوئی کام نہیں لوڑے کی کبھی تو خاموش بیٹھا کرو۔ وغیرہ وغیرہ

لوڑے میں ملانا :۔ تباہ کر دینا۔ برباد کر دینا۔ خاک میں ملا دینا۔ اردو صرف، بازاری زبان۔

مریض عشق کو لوڑے میں جو ملا ڈالیں
ان ادویات کو لوڑے پہ مارتا ہوں میں — لااعلم

قول فیصل۔ اسی جگہ لوڑے میں ملا کے رکھ دینا۔ برباد کر دینا۔ تباہ کر دینا۔ خراب کر دینا کے معنوں میں ہے۔

لوڑے میں مل جانا :۔ تباہ و برباد ہو جانا۔ اردو صرف، بازاری زبان۔

محل صرفہ۔ جتنا ترکے میں پایا تھا صاحبزادے سب جوے میں ہار گئے کل روپیہ لوڑے میں مل گیا۔

قول فیصل۔ اسی جگہ لوڑے میں مل کے رہ جانا بھی بولتے ہیں۔

لوز :۔ ایک قسم کی شیرینی بادام اور پستہ کی جس کو تحفۃً بصورت بادام تراشتے ہیں۔ عربی۔ مونث، رائج۔

حسن کی لوز جب نظر آئی
عشق میں لوٹ نیشکر آئی — اختر

جس دن سے یار بوسہ لیا تیرے ہونٹ کا
پستہ کی لوز مجھ کو بہت بے مزہ ہوئی — بحر
(معادن الشعرا)

قول فیصل۔ صاحب معادن الشعرا لکھتے ہیں کہ لوزینہ اس معنی میں مذکر مستعمل ہے اور لوزیات اس کی جمع مذکر و مونث دونوں اور لوزات مونث بولی جاتی ہے۔

لب تصویر کے پستہ سے یہ لوزات بنتی ہے
خوشی جمع ہو لیتی ہے تب اک بات بنتی ہے — منیر

مولف کے نزدیک لوزینہ اور لوزیات عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے لوزات بصورت

تانیث عورتوں کی زبان ہے لوزات کی جمع الجمع لوزاتیں اور لوزاتوں بھی بولتی ہیں۔ فصحاء لوز کی جمع لوزیں اور لوزوں بولتے ہیں۔

لوزیں برفی کی خوشنما ایسی
بے خریدے نہ جیں آئے کبھی گلشن عشق

حلوہ سوہن کو اس مناسبت سے لوز بادام کہتے ہیں کہ اس میں تیاری کے وقت مقشر بادام کترکے ملائے جاتے ہیں۔

لوزات:۔ جمع لوز کی۔ اردو۔ مونث، رائج
لب تصویر کے لیت سے یہ لوزات بنتی ہے
خموشی جمع ہو لیتی ہو تب اک بات بنتی ہے منیر

قول فیصل ۔ فصحاء لوزیں بولتے ہیں بالخصوص مٹھائی کے لئے لوزات بصورت واحد عورتوں کی زبان ہے۔

شیریں دہن کی یاد میں بھولے جو کانٹ چھانٹ
کترائے مٹھائی کی لوزات گول گوتی
شاد

لوزلت کی گوٹ:۔ ایک قسم کی گوٹ جو مختصر تراش کر رضائی یا پائجامہ وغیرہ میں لگاتی ہیں۔ اردو عورتوں کی زبان۔

لوزیات:۔ بادام کا حلوہ۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوزینہ:۔ ایک قسم کی مٹھائی جس میں مغز بادام ڈالتے ہیں۔ فارسی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

لوس:۔ (بضم اول و واو مجہول)، چاپلوسی، خوشامد۔ تملق۔ فارسی۔ ترتیب بتر ترک۔

سنگ تجھ آستاں کا لوبر از لوس

خواب کرنے کو ہے مجھے بالیں
سودا

لوط:۔ (بضم اول و واو معروف) ایک مشہور پیغمبر کا نام جو حضرت ابراہیمؑ کے بھتیجے تھے۔ عربی، رائج۔

قول فیصل۔ خدا کے بھیجے ہوئے آپ پیغمبر تھے اور تمام لوگوں کو ہدایت کیا کرتے تھے مشہور ہے کہ آپ کی امت کے لوگ بہت زیادہ اغلام بازی کرنے لگے تھے جس کو لواطت کہتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ جب قافلے راتوں کو گذرتے تھے تو ان کے کھیتوں کو برباد کرتے چلے جاتے تھے بہت تدبیریں کیں مگر یہ سلسلہ نہ رکا شیطان بہت خوبصورت لڑکا بن کر آیا اور ان سب کو یہ مشورہ دیا کہ اب جو قافلے والے گذریں تو سب کو پکڑ کے ان سب کے ساتھ اغلام بازی کرو پھر وہ آنا چھوڑ دیں گے۔ انہوں نے پوچھا اس کا طریقہ کیا ہے تو شیطان خود مفعول بنا اور ان کو فاعل بنایا ان کو بڑا لطف آیا قافلے والوں کے ساتھ جب یہی حرکت کی گئی تو بڑا شور وغل مچا چاروں طرف سے آواز آتی تھی ارے مرے ہائے دم نکلا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قافلے والوں نے ادھر سے آنا چھوڑ دیا کھیتی تو بچ گئی مگر مزاج آخر تباہ و برباد ہو گئی نتیجہ یہ ہوا چونکہ ان کو اسکا چسکا پڑ گیا تھا لہٰذا چچا بھتیجے، دادا پوتے، باپ بیٹے کا امتیاز جاتا رہا عام طور سے اغلام بازی ہونے لگی حضرت لوط نے بہت منع کیا اور سمجھایا کہ یہ خلاف فطرت چیز ہے عظیم گناہ ہے جہنم میں جلوگے مگر مانتا کون ہے اگر کوئی مہمان جناب لوط کے یہاں آجاتا تھا تو سب جمع ہوکر یہ چاہتے تھے کہ مہمان کو تختۂ مشق بنایا جائے جناب لوط کی زوجہ کافرہ تھی جب کوئی نیا شخص مہمان ہوتا تھا تو یہ چھت پر دھواں کرکے لوگوں کو بتا دیتی تھی کہ آؤ تمہارے لئے حلوہ پوری تیار ہے لوگ آکے پریشان کرتے تھے آپ نے بد دعا کی اور خدا نے سنی ایک رات جب حضرت لوط کو حکم ہوا کہ اس طبقے سے دور چلے جاؤ اور آپ چلے گئے، تو حکم خدا سے جبرئیل نے پورے طبقے کو بلند کرنا شروع کیا اتنا بلند کیا اس طبقے کے جانوروں کی آوازیں ملائکہ سننے لگے بارگاہ الٰہی میں عرض کی کیا حکم ہوتا ہے طبقہ الٹ دوں غیب سے آواز آئی رک جاؤ تین مرتبہ پوچھنے کے بعد حکم ہوا الٹ دو چنانچہ طبقہ الٹا اس کے بعد جبرئیل نے دریافت کیا کہ مالک اتنی دیر طبقہ کیوں رکا آواز آئی ایک بہت تراش رہا تھا اور جاگ رہا تھا اس کے جسم پر سفید داڑھی تھی مجھے سفید داڑھی کی وجہ سے رحم آگیا جب وہ سو گیا تو میں نے حکم دیا کہ طبقہ الٹ دو۔ اس وقت تک جیسا ان لوگوں میں نہ کوئی درخت دکھائی دیتا نہ جانوروں کی آوازیں ہیں نہ نہروں اور پہاڑوں کا پانی ہے یہ بھی مشہور ہے کچھ لوگ طبقہ الٹنے کے وقت موجود نہ تھے جب واپس آئے اور اس جگہ پہنچے جہاں کے رہنے والے تھے آسمان سے پتھروں کی اتنی بارش ہوئی سب فی النار ہوگئے

صاحب فرہنگ آصفیہ نے یہ لکھا ہے۔
ایک مشہور پیغمبر کا نام جو ہاران کے بیٹے اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے بھتیجے

گئے یہ حضرت ابراہیم پر ایمان لا کر ملک شام تک ان کے ساتھ گئے جب شہر سادوم اور اس کے آس پاس کے رہنے والے نہایت گمراہ ہوگئے اور انھوں نے بت پرستی کے علاوہ امرد بازی اور دیگر افعال ناشائستہ اختیار کئے تو خدا تعالیٰ نے حضرت لوط کو ان کی ہدایت کے واسطے بھیجا مگر وہ راہ راست پر نہ آئے اس سبب سے اس شہر پر غضب الٰہی نازل ہوا یعنی شہر الٹ گیا ان کی بیوی کافرہ تھی۔

۲: ایک کھاری جھیل کا نام جو ملک شام میں واقع اور جھیل مرد ار کے نام سے مشہور ہے۔

لوطی ۱: بانکا، رند، اصطلاح اہل ایران۔

(نور اللغات)

قول فیصل - اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

لوطی ۲: لوط پیغمبر کی قوم، باشندگان سدوم

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اغلام کرنے یا کرانے والے کو بھی لوطی کہتے ہیں چونکہ ان کی امت لوطی تھی۔

لوطی ۳: اغلام کرنے والا، اغلامی۔ امرد باز لونڈے باز۔ فارسی صفت مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جب نہ تب ملتا ہے بازاروں میں میر
ایک لوطی ہے وہ ظالم سرفروش میر

قول فیصل۔ اغلام کرنے اور کرانے والے کے لئے اس لفظ کا استعمال ہے۔

لوشن ھرا:- (بضم اول و واؤ مجہول و فتح سوم) بدمعاش، بدکردار، لچہ، اوباش انگریزی صفت عوام کی زبان۔

قول فیصل - جوتے کی ایک قسم جس کو کوئی نے

ساتھ لوفرا: عام طور سے لافر بولتے ہیں۔

لوفرڈی:- (بضم اول و واؤ مجہول و فتح سوم) بیہودگی بدمعاشی، بدچلنی، بدتمیزی۔ انگریزی، مونث، رائج

محل صرف - تم اتنے بڑے خاندان سے ہو تمہاری لوفرڈی نے تمہیں ایسا بدنام کیا جس کا جواب نہیں۔

لو فرضا:- مان لیں۔ اگر تسلیم کرلیں ہم۔ عربی جملہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ اول تو اس افواہ کا کیا اعتبار اور لو فرضا سچ بھی ہو تو ہم کو کیا غرض۔

لوک ۱:- جہان، عالم، دنیا۔ سنسکرت۔

(نور اللغات)

قول فیصل - اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں

لوک ۲: لوگ، شخص، اشخاص، بشر، انسان، آدمی (۲) طبقہ، بھون، پردہ یہ تین لوک سب سے زیادہ مشہور ہیں۔ اول سورگ لوک جسے دیولوک بھی کہتے ہیں۔ یعنی قدسیوں کے رہنے کا مقام - عالم ارواح۔ دوم مرتولوک، دنیا سنسار، عالم، جہان، گیتی سوم پاتال لوک، یعنی نیچے کا طبقہ تحت الثریٰ۔ اکثر ہندی کتابوں میں سات لوک بہ تفصیل ذیل لکھے ہیں۔ (۱) بھو لوک دنیا (۲) بھور لوک جس میں رشی منی سدھ وغیرہ رہتے ہیں اور وہ آفتاب و زمین کے درمیان واقع ہے (۳) سورگ لوک یعنی سورگ جس میں اندر اور دیوتا وغیرہ رہتے ہیں۔ یہ مقام سورج اور قطب یعنی دھروتارے کے درمیان واقع ہے (۴) مہر لوک، جس میں بھرگو رشی وغیرہ بستے ہیں اور برہما کے جینے تک زندہ رہتے ہیں، لیکن جب تینوں لوک میں قیامت آتی ہے اور اس کا اثر مہر لوک تک پہنچتا ہے تو وہ سب رشی پانچویں لوک میں یعنی جن لوک میں چلے جاتے ہیں (۶) تپو لوک۔ جہاں تپیشی یعنی مرتاض لوگ رہتے ہیں (۷) ست لوک، یعنی برہم لوک ان ساتوں لوکوں میں سے اول تین کلپ یعنی برہما کے ہر دن کے اخیر میں فنا ہو جاتے ہیں اور پچھلے تین لوک یعنی ۵، ۶، ۷ برہما کے جینے تک یعنی برہما کے سو برس تک رہتے ہیں بلکہ چوتھا مہر لوک بھی جب ہی تک قائم رہتا ہے بعض کتابوں میں چودہ لوک لکھے ہیں، جس میں سات لوک یہی لکھے ہیں اور سات پاتال یعنی اتل وتل ستل، تلاتل، مہاتل، نتل، رساتل شامل ہیں۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

لوکا:- (بالضم اول و واؤ معروف) آگ کا شعلہ، تیز آنچ۔ اردو مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

دیکھا اس کی بے وفائی کو
لگے لوکا اس آشنائی کو — عالم

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے یہ معنی بھی لکھے ہیں۔ جھانسا، لکڑی کا جلتا ہوا لکڑا، لکٹی، ہیزم نیم سوختہ، چیلا۔ جلتی ہوئی لکڑی زیادہ تر منہ کے ساتھ اس کا استعمال ہے جو عورتوں کی زبان ہے جیسے موا وہ بڑا بدمعاش ہے اس کے منہ کو لوکا۔

لوکا اٹھنا:- شعلہ بلند ہونا - اردو مصدر عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہجر کی تپ دردوں سے جی کی لگی ہوئی ہو
آہ شرر فشاں کے اٹھتے ہیں دل سے لوکے — شاد

لوکاٹ:- (واؤ غیر ملفوظ) لکوٹ، ہندی مذکر۔ ایک قسم کا زرد رنگ کا میوہ جو زرد آلو

ے شابہ ہوتا ہے (نور اللغات ، فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ لکوٹ ہی بولتے ہیں۔

لوکا دینا :۔ آگ لگانا ، جلانا ، خراب کرنا
ناس کرنا ۔ اردو صرف ، عوام اور عورتوں کی زبان

اس بیدہن سے جدم کرتا ہے لن ترانی
دیتی ہے آتش گل غنچہ کے منہ میں لوکا شاد

لوکا لگانا :۔ جلانا ، آگ لگانا ، جھلسا لگانا
جھلسنا ۔ اردو صرف ، عورتوں کی زبان ۔

جو پھونکے نہ گلچیں مرے آشیاں کو
لگائے بہار آتش گل سے لوکا شاد

قول فیصل ۔ اسی محل پر لوکا لگا دینا بھی ہے

بن ترے آئے ہے جاوبت قاتل بادل
ہے وہ لوکا ہی لگا دینے کے قابل بادل راحت

لوکا لگانا :۔ (کنایۃً) کسی کو شرمندہ کرنا
خفیف کرنا ۔ (نور اللغات)
قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لوکا لگانا :۔ چھوڑنا ، ترک کرنا قطع تعلق
کرنا ۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں
پر نہیں ہے ۔

لوکا لگانا :۔ (کنایۃً) ناس کرنا ، خراب کرنا
(نور اللغات)
قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لوکا لگے :۔ (بضم اول و واؤ معروف)
آگ لگے ، چولھے میں جائے ۔ بھاڑ میں پڑے ۔
غارت ہو ، جھلسا لگے ۔ ناپید ہو ۔ (فان) ہو
اردو صرف ، عورتوں کی زبان

لگے تیری چالوں کو لوکا نگوڑی
تو ہی بازی جیتی میں ہاری دوگانہ جان صاحب

یہ بت نہ چین کا ہے نہ یہ ہند کا صنم
لوکا لگے فرنگ کو کار فرنگ ہے برسوز

قول فیصل ۔ لگے کی جگہ لگ جائے بھی کسی کے
ساتھ بولتی ہیں ۔

چولھے میں جائے الفت لگ جائے اس کو لوکا
جس واسطے ہوئی ہے دلگیر میری باجی رنگین

لوکا مارا آم :۔ وہ آم جس کو لو نے خشک
کر دیا ہو ۔ جو آم مرجھا گیا ہو ۔ اردو صرف ، رائج
محل صرف ۔ تم جو آم لائے ہو سب اچھے ہیں
ایک لوکا مارا اٹھا لائے جو کھانے کے قابل نہیں ۔
قول فیصل ۔ وہ آدمی جو سوکھا اور دبلا ہو
اس کو بھی عورتیں لوکا مارا آم کہدیتی ہیں ۔

گر تیری صورت کو یہ کیا ہوا
بدن آم ہے لوکا مارا ہوا شوق قدوائی

لوکٹ :۔ ہیزم نیم سوختہ ، ادھ جلی لکڑی
لکٹی ، چیلا ۔ ہندی مونث ۔ (نور اللغات)
قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں سیاہ فام کے معنوں میں
بولتی ہیں اور کالا لوکٹ کی ترکیب سے بولتی ہیں ۔
جیسے ایک کالا لوکٹ مردوا گھر میں گھسا چلا آیا
جب سب نے غل مچایا تو بھاگا ۔

لوکشف :۔ (بفتح اول و ضم سوم و کسر چہارم)
یہ اشارہ ہے لو کشف الغطاء کی طرف
عربی ، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ، قلیل الاستعمال

اک ترادے میں کیا طے منزل معراج کو
شہسوار لوکشف نے خیز جب توسن کیا شرف

قول فیصل ۔ بظاہر شرف نے شعر میں جناب رسول
خدا کی طرف اشارہ کیا ہے لیکن یہ مقولہ ۔
لو کشف الغطاء لما ازددت یقینا ۔
حضرت علی علیہ السلام کا ہے آپ نے اس بات
ظاہر کرنے کے لئے میرا یقین خدا کی طرف ہے باوجود
اس کے کہ سامنے نہ ہو ۔ ایسا ہے کہ اگر پردے اٹھا
بھی دیے جائیں اور معاذ اللہ خدا سامنے بھی آ جائے
جو ناممکن ہے تو میرے یقین و علم میں کوئی اضافہ
نہ ہوگا ۔

لوکل :۔ (بضم اول و واؤ مجہول و ضم سوم)
مقامی ۔ ایک جگہ کے متعلق جو ایک شہر یا ضلع پر
محدود ہو ۔ انگریزی صفت ، رائج ۔

لوکل :۔ زٹ ، جھوٹ ، گپ ۔ جس کی کوئی
بنیاد نہ ہو ۔ اردو صفت ، عوام کی زبان
قول فیصل ۔ اس کا صرف چھوڑنا ، اڑانا
کے ساتھ ہے اور یہ جدید صرف ہے ۔ جیسے کل تک
تو تم کچھ اور کہہ رہے تھے آج بالکل نئی بات کہہ
رہے ہو کہاں کی لوکل اڑایا کرتے ہو ۔

لوکل سیلف گورنمنٹ :۔ حکومت خود
اختیاری مجازاً ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹیوں
کے صیغے کا نام جن میں ضلع اور مقام کے چیدہ
لوگ اپنے دیہات اور قصبات کے صحت و صفائی
تعلیم ، سڑکوں اور پلوں وغیرہ کا انتظام ان
اصول پر کرتے ہیں جو سرکار کی طرف سے مقرر
ہو چکے ہیں ۔ انگریزی مونث (نور اللغات)
قول فیصل ۔ انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ کسی کے
ساتھ بولتا ہے ۔

لوکنا :۔ بجلی چمکنا ، ہندی ۔ عورتوں کی زبان
(نور اللغات)
قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں ۔

لوکھری :۔ ایک جانور کا نام ۔ لومڑی ۔
ہندی مونث ۔ (نور اللغات)
قول فیصل ۔ دیہاتی لوکھری بولتے ہیں ۔ اہل لکھنؤ

لومڑی ہے، بولتے ہیں۔

لوکی :- لانبا کدو، لمبا گھیا۔ ہندی مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ عام طور سے لوکی ہی بولتے ہیں۔ یہ ایک ترکاری ہے۔ لوکی اور کدو میں فرق ہے لوکی عام طور سے لمبی ہوتی ہے کبھی کبھی بازار میں گول بھی آجاتی ہے۔

لوکی :- ۲ ایک قسم کی آتش بازی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبان پر نہیں ہے۔

لوگ :- ۱ (بضم اول) اناس، خلق اللہ، اشخاص۔ اردو مذکر۔ فصیح، رائج۔

پرسا نہیں دینے کے یہاں لوگ ہمارا
پردیس میں رکھو گی بہن سوگ ہمارا عشق

لوگ :- ۲ خاوند، خصم، شوہر، گنوار عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان سے اس کا تعلق نہیں۔

لوگ :- ۳ ذات قوم۔ جیسے تم کون لوگ ہو (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا لوگ کے معنی قوم کے نہیں ہیں جب تک کہ کون کے ساتھ نہ بولا جائے۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

لوگا :- کپڑا، لتہ، پارچہ (۲) بیٹھن۔ بیٹن
اسم مذکر، گنوار دکنی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کے گنوار بھی نہیں بولتے۔

لوگل کرنا :- (بفتح اول وضم سوم) کسی جراحت کی لو کو بجھا دینا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

لویں کان کی طرف مضمون تو
کہ گل جس سے شمع تجلی کی لو اختر

لوگ لگائی :- زن و مرد، عورت مرد۔ ہندو اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوگو :- (بضم اول وسوم وواؤ مجہول) اے لوگ، لوگوں اے حضرات۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

لوگو رنج و غم درد و پریشانی ہوں
اتنی لوگو خبر لو کہ میں سیدانی ہوں رشید لکھنوی

قول فیصل۔ خلاف صورت میں "ن" لکھنا صحیح نہیں ہے جن کی صورت میں نون کا لکھنا ضروری ہے جیسے بہت سے لوگوں نے مل کر مجھے مارا اور میرا تمام مال چھین لیا۔

لوگوں :- بہت سے لوگ۔ اردو جمع فصیح رائج
[illegible] یہ معاملہ کبھی طے نہیں ہوتا اگر محلے کے لوگوں نے بیچ میں پڑ کے ساتھ نہ دیا ہوتا۔

لوگ ہنسائی :- جگت ہنسائی، شماتت، تضحیک رسوائی، رسوائی عام یا خلائق (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ لوگ ہنسائی نہیں بولتے بلکہ اس جگہ جگ ہنسائی بولتے ہیں۔

لولا :- (بواؤ معروف) لنجا، پیروں سے اپاہج، ٹنٹا جس کے ہاتھ بیکار ہو گئے ہوں مذکر۔ مونث کے لئے لولی۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ اردو ہے اور عوام کی زبان ہے عام طور سے جس کا پاؤں بھی خراب ہو اور ہاتھ بھی خراب ہو اسکے لئے بولتے ہیں اور عام طور سے لنگڑا لولا ملا کر بولتے ہیں۔

لولا :- ٹنا جو اکثر نایوں گھنٹیوں وغیرہ کے اندر لٹکتا رہتا ہے اور اس کی جنبش سے ٹکرا کر آواز پیدا ہوتی ہے (۲) کان کے ایک زیور کا نام جسے اکثر کہاروں کے بچے پہنتے ہیں۔ لٹکن لولک (۳) بچے کا عضو تناسل یعنی لھنو (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ نمبر ۱ اور نمبر ۲ میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے معنی نمبر ۳ میں کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے جو عوام کی زبان ہے کبھی کبھی بچے مرد کے عضو تناسل کو بھی لولا کہہ دیتے ہیں۔

لولاسی :- پھولوں کی چھڑیاں جو سالیاں، دولہا کے اس روز مارتی ہیں جب وہ پہلی مرتبہ شادی کے بعد زنانے مکان میں جاتا ہے۔ پھولوں کی چھڑیوں کو لولاسی اور پھولوں کی چھڑیوں سے مارنے کو لولاسی مارنا لولاسی کھیلنا کہتے ہیں۔ ہندی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ چھڑیاں ہی بولتے ہیں۔

لولاک :- (بفتح اول) (لولاک لما خلقت الافلاک کا مخفف) عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع ہر شے سے عیاں تھا غم سبط شہ لولاک انیس

قول فیصل۔ یہ لولاک لما خلقت الافلاک کا مخفف ہے اس کے معنی یہ ہیں۔ اے رسول اگر تم کو پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو بھی نہ پیدا کرتا۔ یہ حدیث قدسی ہے۔

لو لگانا :- ۱ (بفتح اول) دھن باندھنا، تصور باندھنا، خیال باندھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہم لو لگائے بیٹھے ہیں گل کے چراغ سے
جو دیکھ کر جلے وہ نکل جائے باغ سے تو در لکھنوی

لو لگانا :- ۲ (کنایتہً) آسرا رکھنا، توقع کرنا، خواہش کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قدر عشاق کی معشوق سے پوچھے کوئی
لو لگائے ہوئے ہر شمع ہے پروانے سے جلیل

لو لگانا :- ۳ دل لگانا، عشق کرنا، محبت کرنا، عاشق ہونا، محو ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

اب اور سے لو لگائیں گے ہم
جوں شمع تجھے جلائیں گے ہم مومن

قول فیصل۔ محبت اور عشق کرنے کے معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لو لگانا :- ۴ ہر وقت کسی کا خیال رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا ہو گی دلیل تجھ پہ اور اس سے زیاد
دنیا میں نہیں ہے ایک دل جو کہ ہو شاد
پر جو کہ ہیں تجھ سے لو لگائے بیٹھے
رہتے ہیں ہر ایک رنج سے آزاد حالی

لو لگانا: ہے چراغ روشن کرنا۔
(دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لو لگانا: ہے عبادت میں غرق رہنا۔ ذکر خدا میں مشغول و مصروف رہنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی کے لئے کوئی خصوصیت نہیں ہے منجملہ اور معنی کے ان معنی میں بھی بول دیتے ہیں۔

لو لگنا: ہے گرم ہوا کا اثر کر جانا۔ گرم ہوا کے اثر سے بیمار پڑنا یا مر جانا۔ باد سموم سے ضرر پہنچنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

ہوائے عشق ہے جانسوز ایسی
ہرا لٹ ٹھہرا وہ جس کے لگی لو شاد

قول فیصل۔ اسی محل پر لو لگنا بھی بول دیتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔

لو لگنا: ہے (بفتح اول) لپٹ لگنا، شعلہ لگنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ غریب کیا کرے شمع کی لو دامن میں لگ گئی سارا دامن جل گیا۔

لو لگنا: ہے (کنایۃً) دھیان جمنا، یکسوئی خاطر ہونا۔ خیال بندھنا۔ محو ہونا۔ مستغرق ہونا۔ کسی چیز کا متواتر تصور یا خیال رہنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

حاضر ہے یہ غلام جو بلواؤ یا امام
ہے زندگی بھی لو طرف کربلا لگی رند

لو لگنا: ہے آگ لگنا۔ جلنا۔ سوز گداز رہنا۔ جلن ہونا۔

ہمارے جلنے سے کیا تجھ کو کیوں لگی ہے لو
سنیں نہ ایک تری تو بنائیں باتیں سو مومن
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

لو لگنا: ہے خدا کی یاد میں مشغول ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں خصوصیت نہیں ہے بول دیتے ہیں۔

لو لگنا: ہے کمال مصروفیت ہونا، محویت ہونا۔ عبادت یا ذکر خدا میں مصروف و مشغول رہنا۔ عشق لگنا۔ دل لگنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

سوائے کاہش حال اور کچھ نہیں حاصل
عبث ہے شمع سے لو تیری اے پتنگ لگی اسیر

لو لگنا: ہے کمال اشتیاق ہونا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

اے رشک کربلا و نجف کی لگی ہے لو
مطلب نہ لکھنؤ سے نہ کچھ کانپور سے رشک

لو لگنا: ہے کسی چیز کا بار بار ذکر کرنا۔ دیر تک ذکر کئے جانا۔ بار بار نام لینا۔ اس میں خواہ معشوق کا نام ہو خواہ یاد الٰہی بیمار کی زبان پر بوقت نزع یا حالت اخیر جیسے اللہ اللہ وغیرہ۔

جوں شمع سحر حسن بتوں کے غم میں
اللہ سے اب تو لو لگی ہے اپنی میر حسن
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کسی ایک طرف دھیان یا تصور کے معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لو لگنا: ہے خواہشمند ہونا۔ خواہش ہونا۔ شوق ہونا۔ کمال آرزو و تمنا ہونا۔ اردو حرف۔ فصیح، رائج۔

بھری ہے تو نے شراب زد آتش ساقی
نہ کیونکہ دل کو لگے اپنے اب ایاغ کی لو ظفر

لو لگنا: ہے آس بندھنا۔ آسرا ہونا۔ امید بندھنا۔ متوقع ہونا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

زلفیں اشارہ کرتی ہیں بڑھ بڑھ کے طور سے
گالوں کی لو لگی ہے (اسم) شمع نور سے اوج

لو لگی ہونا: ہے خیال بندھنا۔ دھیان بندھنا۔ توجہ ہونا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

گھری کہاں سخن میں لگی ہوا دھر کی لو
پیری میں ہے زبان چراغ سحر کی لو اسیر

لولو: ہے ایک فرضی ڈراونی چیز کا نام۔ عورتیں یہ کلمہ زبان پر لا کر بچوں کو ڈراتی ہیں۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

اے بتو دل کو ذرا گوشت دکھاتے کیوں ہو
ہے یہ لڑکا اسے لولو سے ڈراتے کیوں ہو نظیر

قول فیصل۔ بچوں کو ڈرانے کے لیے عورتیں بولتی ہیں عام طور سے وہ لڑکا ہو یا لڑکی۔ اسی شکل پر لکھنؤ کی عورتیں جو جو بھی بولتی ہیں۔

لولو: ہے احمق۔ پاگل۔ خبطی۔ ڈراونی شکل کا۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

کپڑے انگریزی زمیں پہنیوں گی موتی خانم
ال جو لولو ہو تو کیا بیٹی بھی الو ہو جائے
جان صاحب

لولو: ہے فارسی کی خوبصورت قوم کا نام جسے گرجی بھی کہتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لُولُو :- (بالضم اول وسوم وواو معروف) موتی، بڑا موتی۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

اس کے عارض کے تصور میں جو نکلا آنکھ سے
اشک کا ہر ایک قطرہ لولوئے لالا ہوا — منیر

قول فیصل - اس کی جمع لآلی ہے۔

لُو لُو :- (بالضم اول وسوم وواو مجہول) بچوں کا آلۂ تناسل۔ اردو، مونث، رائج۔

قول فیصل - بندر کے عضو تناسل کے لیے بھی مستعمل ہے۔ جیسے بندر کی لولو کاٹے میں تو تو گھول گھال کے پی لو۔

لولو بنانا، لولو کر دینا :- احمق بنانا۔ ایسا کر دینا کہ لوگ اس سے نفرت کریں اور بھاگیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لولو بن جانا :- احمق بن جانا۔ ایسا بن جانا کہ لوگ مسخر کریں۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

جوہری والا بن گیا لولو
آبرو کھوئی رہ کے گوہر سے — جان صاحب

لُولی :- ۱ (بالضم اول وواو معروف، د ل) بے حیائی، بے شرمی سے نسبت رکھنے والی، فاحشہ، بیسوا، کسبی، قحبہ۔ فارسی، مونث، متروک۔

چوک چوراہے کی صورت، خوانچے صدقوں کی شکل
ڈائیں ہیں لولیاں بے حیا سے کان پور — منیر

قول فیصل - اس کی جمع لولیاں بولتے تھے۔ وہ بھی اب متروک ہے۔ جیسے ادھر مجلس ایں بیگم صاحب کی عجب کیفیت تھی۔ ان سے کسی نے جا کے جڑ دی کہ نواب صاحب باغ میں گلچھرے اڑاتے ہیں اور کئی لولیاں شوخ و شنگ رنگ بھری رضائیں فرنگ بلوائی گئی ہیں۔ (سیر کہسار)

لُولی :- ۲ (لغوی معنی) عمدہ، نازک، خوبصورت، خوش مزاج۔ ۳ ایک خوبصورت قوم کا نام جسے گرجی بھی کہتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لُولی :- ۴ ناچنے گانے والی عورت، کنچنی، رقاصہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لُولی :- ۵ بے دل سے اپاہج۔ (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ ہاتھوں کے شل ہونے پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے مثلاً لولی لنگڑی یا لولا لنگڑا ایک ساتھ بھی بولتے ہیں اس میں لولی یا لولا سے ہاتھوں کے مفلوج یا بیکار ہونے کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ (فرہنگ اثر)

مولف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

لولیٔ فلک، لولیٔ گردوں :- ایک مشہور ستارے کا نام جسے آسمان کی ڈومنی بھی کہتے ہیں۔ ناہید، مطربۂ فلک، زہرہ ستارہ۔ فارسی، مونث۔ (نور اللغات) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - یہ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔ اسی جگہ لولیٔ آسمان بھی کہا گیا ہے۔

کرو دل کیا مسرت کا ساماں بیاں
کہ رقاص تھی لولیٔ آسماں — اختر شاہ اودھ

لولین ہونا :- کسی خیال میں غرق ہونا۔ تصور میں ڈوبنا۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لو مار جانا :- باد سموم کا اثر کر جانا۔ باد گرم سے ضرر پہونچنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ لو لگ جانا اور لو کھا جانا بولتے ہیں۔ لو مار جانا اہل لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

لومۃ :- ملامت کرنا۔ ملامت۔ عربی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اردو زبان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ لومۃ لائم کی ترکیب سے کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

لومۃ لائم :- ملامت کرنے والے کی ملامت۔ عربی الفاظ۔ فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

لومڑی :- (بالضم اول واو مجہول) ثعلب، روباہ۔ بلی کے تکے برابر ایک جنگلی جانور کا نام، جو مکر و فریب میں مشہور ہے۔ اردو، مونث، رائج۔

کہ جو چاہے کرے وہ دیدہ دلیر
ہو خصم لومڑی بنے وہ شیر — ہشت گلزار

لومڑی کے شکار کو جائیے تو شیر کے شکار کا سامان کیجیے :- تھوڑی سی مہم کیلئے بھی بہت سا سامان کرنا ضروری ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل - یہ عوام کی زبان ہے۔

ہاں سمجھ کر جو کام کرتے ہیں تو ہر طرح اہتمام کرتے ہیں
لومڑی کے شکار کی خاطر تو شیر کا انتظام کرتے ہیں — اصغر شاہجہان پوری

لوم لائم :- (بفتح اول) ملامت کرنے والے کی ملامت - عربی - تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان -
محل صافہ - انسان کو لوم لائم سے بچنا چاہیئے ایسی حرکات اور عمل نہ کرے کہ جس پر کوئی ملامت کرے -
قول فیصل - اس محل پر لومتہ لائم بھی بولتے ہیں -

لون :- (بفتح اول) رنگ - عربی - تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان -

لون :- چہرے کی رنگت یعنی زردی - سرخی سفیدی -

کبھی میں لون سے منیندۂ بیمار و صحیح　　ذوق
کبھی میں نبض سے دانندۂ ضعف و قوت (نور اللغات)

قول فیصل - جو معنی لکھے ہیں ان کی خصوصیت نہیں لون کے معنی رنگ کے ہیں -

لون :- (بالضم) نمک ، ہندی - مذکر - دہلی میں لون ہی گفتگو کرتے ہو گیا اپنے نمک خوار سے تیز

لون کھایا نہیں جاتا اجی پیار سے تیز جائی صاحب
زخم دل پر سیکر کیوں مرہم کا استعمال ہے
مشک گر مہنگا ہے تو کیا لون کا بھی کال ہے　　ذوق

قول فیصل - لکھنؤ کے قریب کے دیہاتی لون بولتے ہیں خواص و عوام لکھنؤ اس جگہ نمک بولتے ہیں -

لُوں :- (بضم اول) بادگرم - سموم - وہ گرم ہوا جو موسم گرمی میں چلتی اور جسم کو جھلسے دیتی ہے - لُو - ہندی - مونث - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - قدیم زمانے میں اہل لکھنؤ عام طور سے لوں بولتے تھے اور خوں کا قافیہ کرتے تھے موجودہ دور میں عام طور سے زبانوں پر لُو ہے -

لونا :- سلونا - نمکین - ہندی - صفت - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

لونا :- کھاری - شورہ - کڑوا - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

لونا :- وہ کھار جو دیواروں یا زمین کی مٹی میں پیدا ہو جاتا ہے - مذکر - (اس معنی میں لگنا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل - دیہاتی لونا بول دیتے ہیں - اہل لکھنؤ زیادہ تر اس محل پر لونی بولتے ہیں - جیسے تمہارے کمرے کی دیواروں میں چاروں طرف لونی لگ گئی ہے - اس کو رنگوا پتوا کر ٹھیک کرا لو -

لونا چماری :- بنگالے کی ایک مشہور و معروف جادوگرنی کا نام - ہندی - مونث -

قول فیصل - اس کی نسبت عالمگیر نامہ میں لکھا ہے کہ ہندوستان کے جادوگروں کی حکمت استانی لونا چماری اور اس کے گرو گھنٹال ہیں اسمٰعیل جوگی کے منتر جن کے شیطانی نام جادو ٹونے کے منتروں میں کامروپ دیس کے ساتھ ایسی باتوں کے متعلق اکثر جپا کرتے ہیں قلعہ ناندو واقع ملک آسام مقام کوچ بہار کے متصل پہاڑ کی چوٹی پر نیچے سے اوپر تک اب تک بنے ہوئے موجود ہیں جن کی سیڑھیاں ایک ہزار کے قریب بنی ہوں گی -

لونا چماری کی فال :- ایک قسم کی فال جو عورتیں دیکھتی ہیں - اردو - عوام اور عورتوں کی زبان -

قول فیصل - اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب کسی کی کوئی شے گم ہو جاتی ہے اور چور کا پتہ نہیں چلتا تو لونا چماری کی فال دیکھتے ہیں - پہلے زمین کو لیپتے ہیں اور ایک پرانی جوتی میں ایک کیل ٹھونکتے ہیں اور دو آدمی کیل کے اوپری حصے کو بہت سہارے سے ناخون یا انگلی سے روکتے ہیں اور جوتی اونچی کرتے ہیں جس پر شبہ ہوتا ہے ان کے نام لیتے جاتے ہیں اور یہ کہتے جاتے ہیں لونا چماری سکھیے اپنے پوت اور بھتار کی قسم فلاں نے چرایا فلاں نے چرایا کہتے جاتے ہیں جس کے نام پر جوتی گھوم جاتی ہے اس کو چور سمجھا جاتا

لونار :- نمک سار ، کان نمک ، نمک کی کیاری نمک کی جھیل - وہ زمین جس میں لونا پیدا ہوتا ہو ہندی - مذکر - (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

لونبڑ :- (بضم اول واؤ معروف نون غنہ) احمق - لمبا - دراز قد - اردو - عورتوں کی زبان -
محل صافہ - ہنسیا نے کہا اتنے بڑے لونبڑ ہو گئے لونڈیا نہ سہی - (کامنی از سرشار)

لونجی :- کچے آم کی پھانکوں کا اچار - ہندی مونث - (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "کیا کچے آم کی پھانکوں کا بھی اچار ہوتا ہے - آم کا اچار لکھ دینا کافی تھا - ایک بات اور ہے - آم پر موقوف نہیں کسی پھل کا اچار ہو اسے لونجی کہتے ہیں - ملاحظہ ہو پلیٹس" (فرہنگ اثر)

مولف کے نزدیک عام طور سے زبانوں پر نہیں بہت کمی کے ساتھ وہ اچار جو آگ کی گرمی سے وقتی تیار کر لیا جائے - اس کے لیے زبانوں پر ہے

لُوئں چلنا :- ہوائے گرم کا چلنا - سموم چلنا - اردو - مصدر - فصیح ، رائج -

دشت میں ڈھونڈھنے لیلیٰ تجھے مجنوں چلتی
نالۂ گرم سے تیرے نہ اگر لوئں چلتی　　نصیر

قول فیصل۔ اب زیادہ تر بغیر نون غنہ بولتے ہیں۔

لون چھڑکنا:۔ زخم پر نمک چھڑکنا۔ اردو مصدر۔ متروک۔

گر سودۂ الماس نہ تھا لون چھڑکنا
یہ ہر دہن زخم کو قاتل سے گلہ ہے — ناسخ

چھڑکے ہے لون زخم پہ وہ کیوں نہ ہو غمیں
الماس کی تھی آس جسے تک الم نہ تھا — مومن

قول فیصل۔ موجودہ دور میں نمک چھڑکنا یا نمک مرچ چھڑکنا عام طور سے زبانوں پر ہے۔

لوند: ؎ (بنون غنہ) وہ مہینہ جو ہر تیسرے برس شمسی حساب سے بڑھایا جاتا ہے۔ اس کو لوند کا مہینہ بھی کہتے ہیں۔ وہ تیرھواں مہینہ جو تیسرے سال ہر سال کی کسرات کو جمع کر کے بڑھایا جاتا ہے۔ سال کبیسہ۔

ہر سال نہ یہ لوند کا گھٹتا ہے مہینہ
کرتا ہے فلک لوگوں کی تنخواہ میں چوڑا — مصحفی

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے بفتح اول لوند کا مہینہ بولتے ہیں۔

لوند: ؎ (کنایۃ) فاضل۔ زائد۔ فضول۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لوندہ: ؎ (بفتح اول و دوم) گرگا۔ بدمعاش۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر عام طور سے لفنگا بولتی ہیں۔

لوندا: ؎ (بضم اول و دال مجہول) لگدی۔ گیلی چیز کا ڈلا۔ اردو، مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

پھر اس نے جال کو دریا میں ڈالا
تو اک لوندا سا کیچڑ کا نکالا — الف لیلہ منظوم

لوند کا مسوسل:۔ خوامخواہ دخیل (محاورۂ ہندستان)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لونڈ مسورا خصم خدائی:۔ یعنی لونڈ مسورا اقرار کرتی ہے کہ خدا میرا خصم ہے۔ جس عورت کا کوئی روکنے ٹوکنے والا نہ ہو اور وہ آزاد و خودمختار ہو تو اس کی نسبت طنزاً بولتے ہیں۔ اردو، کہاوت۔ عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لونڈ مونڈ ہونا:۔ بچے کا اس طرح گرنا کہ گٹھری بن جائے (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ بضم اول دہلی میں عوام کی زبانوں پر ہے۔

لونڈ ہونا: ؎ دونا ہونا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

ع تقسیم میں اعداد کی یہ عمر ہوا لونڈ — میر

لونڈا: ؎ (بفتح اول) لڑکا۔ چھوکرا۔ وہ لڑکا جس کی ڈاڑھی مونچھ نہ نکلی ہو۔ اردو، مذکر۔ عوام اور دیہاتیوں کی زبان۔

کیا میر تو روتا ہے یا مائی دلہی کو
ان لونڈوں نے تو آفت سب سر پہ اٹھائی ہے — میر

قول فیصل۔ اسکی جمع لونڈوں ہے جیسے نواب صاحب کا مکان دور تھا جی کڑا کر کے انہوں نے اکا کرایہ کیا اور اس پر سوار ہو کر چلے تو دو چار لونڈوں نے جو اس پر کھیل رہے تھے آوازہ کسا۔ دلدا ہے کبھی لدا ہے (فسانۂ آزاد)

لونڈا: ؎ بیٹا۔ پوت۔ اردو، مذکر۔ غیر فصیح، رائج۔

باپ کے چونا لگا گئیں گے ضرور
دو لونڈے یہ موئے معمار کے — جان صاحب

قول فیصل۔ فصحائے لکھنؤ اس محل پر لڑکے یا بچے استعمال کرتے ہیں۔

لونڈا: ؎ غلام، بردہ، داس، چیلا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لونڈا: ؎ کام کاج کرنے والا لڑکا۔ ہرکارہ روزینہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لونڈا: ؎ بدفعلی کرانے والا لڑکا۔ معشوق۔ شاہد۔ یار۔ مفعول۔ بدفعلی کرانے والا چھوکرا۔ غلام بارہ [illegible] جیسے ہاتھی کو لونڈا اور پہلوان کو لونڈا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ معشوق کو لونڈا نہیں کہتے گو لفظاً ہر ان کی شاعری میں مرد معشوق ہوتا ہے۔ لونڈا اور لونڈے باز کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے اس لفظ کے استعمال کو اہل لکھنؤ غیر فصیح اور غیر مہذب سمجھتے ہیں۔

لونڈا: ؎ نادان ناتجربہ کار بچہ۔ نافہم جیسے تم لونڈے ہو ان باتوں کو کیا جانو۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ نابالغ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور چونکہ اکثر بیشتر یہ زمانہ ناسمجھی کا ہوتا ہے اس لئے یہ معنی بھی مراد لئے جا سکتے ہیں۔

لونڈا بنانا:۔ بیوقوف بنانا۔ اردو بازاری زبان۔

محل صرف۔ پانچ ہزار روپیہ سے زیادہ کا مکان نہیں ہے اس سے کہتے ہو کہ دس ہزار کا ہے لیجئے لونڈا بنا رہے ہو۔

لونڈا پن:۔ چھوکرا پن۔ لڑکپن۔ چھچھورا پن سفلہ پن۔ اردو مذکر۔ بازاری زبان۔

محل صرف۔ کامنی۔ (ٹھنک کر) میرا لونڈا پن تھا اور تمہارا لونڈا پن نہیں تھا۔ (کامنی از سرشار)

قول فیصل۔ اس محل پر لونڈا پنا بھی بولتے ہیں

لونڈر :- ایک قسم کا انگریزی عطر انگریزی۔ مذکر۔ رائج۔

لونڈوں کھدیڑی، لونڈوں گھیری :- زن بدکار۔ وہ آوارہ عورت جو نوجوانوں کی تلاش میں رہے۔ زن بچہ باز۔ وہ عورت جسے لڑکوں کے ساتھ فعل کرانے کا مزہ ہو۔ وہ عورت جو لونڈوں کے پیچھے پھرے۔

کیوں نہیں گھستی مرے پاؤں کی ایڑی باندی۔
تو کدھر اڑ گئی او لونڈوں کھدیڑی باندی (انشا)

نہ دیکھے ہے اجالا نے اندھیری
غضب پیستیلا ہے لونڈوں گھیری (جرأت)

محل صرف۔ عیارہ نے کہا اس کی بجرد الونڈوں گھیری ہے۔ یہ جو تم سے کہتا ہے۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ کھدیڑی دہلی کی زبان ہے عوام لکھنؤ اور عورتیں لونڈوں گھیری بولتے ہیں۔

لونڈوں پالی :- لڑکوں سے رغبت رکھنے والی عورت۔ لڑکوں سے صحبت رکھنے والی عورت۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ لونڈوں گھیری بولتے۔

لونڈھایا :- لونڈے سے منسوب، بچوں کا سا۔ اردو صفت۔ مذکر۔ غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم نے میرا راز میرے دشمن سے کہہ دیا یہ تمہارا لونڈھاپن نہیں ہے تو کیا ہے۔

لونڈھایا :- وہ شخص جو لونڈوں سے صحبت رکھتا ہو۔ لڑکوں سے صحبت اور رغبت رکھنے والا۔ لطفل مزاج۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ لونڈے باز بولتے ہیں۔

لونڈھایا کارخانہ :- بچوں کا سا کھیل۔ وہ کارخانہ جس میں ابتری ہو۔ بے انتظامی۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تمہارے گھر کی بدانتظامی اور لونڈوں کا شور وغل یہ لونڈھایا کارخانہ مجھے نہیں پسند۔

قول فیصل۔ اب اس جگہ لونڈھیائی کارخانہ اور لونڈیائی کارخانہ زبانوں پر زیادہ ہے اور یہ بھی عوام کی زبان ہے۔

لونڈھائی صحبت :- لونڈوں کی صحبت، لونڈوں کا مجمع۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں۔ "لکھنؤ میں لونڈھیائی صحبت کہتے ہیں"۔

مؤلف تائید کرتا ہے اس اضافہ کے ساتھ کہ یہ عوام کی زبان ہے فصحا نہیں بولتے۔ اب اس محل پر زیادہ تر لونڈیائی صحبت ہے۔

لونڈی :- (بنون غنہ) کنیز۔ باندی۔ جاریہ۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

لونڈی ہوں نہیں عدول تجھ کو
خدمت میں کرو قبول مجھکو (گلزار نسیم)

لونڈی :- ۲ خدمت کرنے والی عورت۔ (انکساری کے محل پر) اردو مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ لاڈو۔ اے حضور تو اس میں لونڈی کا کون سا قصور ہے۔ (دیر کہار)

لونڈی :- (کنایۃً) احسانمند۔ اردو مونث قریب بمتروک۔

جلد تم لاؤ گے بابا کو تو لونڈی ہوں گی۔ (انیس)

لونڈی :- ۳ کمال مطیع، فرمانبردار۔ اردو مونث فصیح، رائج۔

فتنہ ابکھوں کی وہ جو کچھ کیا وہ خوب کیا
میں تو ہر طرح سے لونڈی ہوں تمہیں دکھ دیا (جان صاحب)

لونڈیا :- لڑکی۔ چھوکری۔ نابالغ لڑکی۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ کیسی خوش خوش اٹھلاتی ہوئی آئی کہ گویا جگ جیت کے آئی تھی یہ لونڈیا ہاتھ سے گئی۔ (کامنی از سرشار)

لونڈیا :- تحقیر سے دختر کو بھی کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان۔

لونڈیا باز :- لڑکیوں کے چکر میں زیادہ رہنے والا لڑکا۔ لڑکیوں کو ٹیا لینے والا۔ وہ لڑکا جو لڑکیوں کے پھیر میں زیادہ رہے۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ اس فعل کو لونڈیا بازی کہتے ہیں۔

لونڈی اوسکے پیر دھوتے اپنے پیر دھوتی لجائے :- اوروں کے کام میں چستی اپنے کام میں سستی۔ اس کاہل وجود آدمی کی نسبت بولتے ہیں جو اوروں کا کام کو تا پھرے اور اپنی خبر نہ رکھے۔ ہندی۔ کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لونڈیائی صحبت :- لونڈوں کی صحبت، برے بچوں کی صحبت۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ آج جو محفل میں تم نے حرکت کی ہے یہ تمہاری لونڈیائی صحبت کا نتیجہ ہے سب تم پر ہنس رہے تھے۔

لونڈے باز :- اغلام کرنے والا۔ لڑکوں سے بدفعلی کرنے والا۔ شاہد پرست، بچہ باز۔ مغلم، لوطی۔ اردو صرف مذکر، بازاری زبان۔

قول فیصل۔ اس فعل کو لونڈے بازی کہتے ہیں۔

لونڈی بچہ، لونڈی بچّہ :- خانہ زاد غلام، وہ شخص جو لونڈی کے پیٹ سے ہو۔ پرستار زادہ۔ اردو صرف، مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل - صاحب سرمایہ زبان اردو نے لونڈی بچہ کو بجائے ہائے ہوز کے الف سے لکھا ہے یعنی لونڈی بچادرا نحالیکہ اس کا رسم الخط (بچہ) ہے -

لونڈی کا جنا :- وہ شخص جو لونڈی کے پیٹ سے ہو - مذکر - مونث کے لئے لونڈی کی جنی -

(لغور اللغات)

قول فیصل - یہ اپنے حقیقی معنی میں ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے لیکن - تحقیر کے محل پر عام طور سے زبانوں پر ہے - جیسے وہ میرا ساتھ کیا دے گا وہ موا لونڈی کا جنا نمک حرام صاحب فرہنگ آصفیہ نے یہ لکھا ہے (اسی محل پر لونڈی کے پیٹ کا بھی بولتے ہیں) جو کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے - یہ عورتوں کی زبان ہے

لونڈی کو لونڈی کہا رو دی بیوی کو لونڈی کہا ہنس دی :- شریف اور رذیل میں یہی فرق ہے کہ شریف کا ظرف بڑا اور رذیل کا چھوٹا ہوتا ہے - اردو مثل - عورتوں کی زبان -

لونڈی کی خوشامد سے سسرال میں باس :- کارندوں کی خوشامد رکھنے سے آقا بھی راضی رہتا ہے - اردو، کہاوت - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

لونڈے لاڑی :- ناسمجھ لڑکے، بدسلیقہ و بدتمیز لڑکے - اردو حرف، عوام کی زبان -

محاورہ صافہ - لونڈے لاڑی ادھر ادھر کے نوکر ہوئے ہیں اپنے بیگانے کو نہیں پہچانتے -

(طلسم ہوشربا)

لونڈے لاڑ لپے :- ناتجربہ کار بچے دغاباز لونڈے - اردو حرف - عوام کی زبان -

لونڈی ہو کر کمانا بیوی بن کر کھانا :- جو شخص محنت میں شرم نہیں کرتا وہ اپنی گزران امیرانہ کرتا ہے - اردو کہاوت - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

لو لسکنا :- روشنی ظاہر ہونا - شمع یا چراغ کی سی لو نکلنا - اردو حرف، فصیح، رائج -

لو رحسن و جمال سے اس کے
لو لسکتی ہے گال سے اس کے (فریب عشق)

لو لکنا :- بجلی چمکنا - عورتوں کی زبان -
(فرہنگ اثر)

قول فیصل - یہ پست طبقہ کی عورتیں بولتی تھیں اب شاید ہی کوئی بولتی ہو -

لونڈی نے سیکھا سلام نہ دیکھی صبح نہ دیکھی شام :- تہذیب کے لئے سلیقہ و تمیز درکار ہے - (فرہنگ اثر)

قول فیصل - یہ خاص عورتوں کی زبان ہے - جب کوئی عورت بے موقع بے محل گھڑی گھڑی کوئی بات کرتی ہے گو بظاہر با قاعدہ ہوتی ہے تو عورتیں یہ مثل بول دیتی ہیں -

لونگ :- (بالفتح ولون غنہ) قرنفل - منجک - ایک خوشبو دار درخت کی کلی جو نہایت تیز اور خوشبو دار ہوتی ہے اور گرم مسالے میں بھی مستعمل ہے - اردو مونث، رائج -

میں جھجک اٹھی لیکے انشا نے
کل چبھو دی جو میری ران میں لونگ (انشا)

قول فیصل - مزاجاً دوم درجہ میں گرم و خشک ہے عام طور سے گرم مسالہ میں ڈالی جاتی ہے -

لونگ :- ۲ جادوگر لونگوں پر جادو کر کے کھلاتے ہیں -

موئے جادو کی نظر سحر کی لونگیں پلکیں
ساحری کون کرے نرگس جادو کی طرح (سحر)
(لغور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے یہ ضرور ہے کہ لونگ کے ذریعے جادو کا کام لیا جاتا ہے -

لونگ :- ۳ ناک کے ایک زیور کا نام جو لونگ کی شکل کا ہوتا ہے - ناک کی کیل - (لغور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ ناک کی کیل ہی بولتے ہیں

لونگ چڑے :- ایک قسم کے کباب مذکر - لکھنؤ کی زبان - ایک قسم کے کباب جو بیسن کی آمیزش سے بنائے جاتے ہیں نیز پھلکیوں کو بھی کہتے ہیں - جیسے لونگ چڑے مصالحہ کے بھی لونگ چڑے مصالحہ کے دو دو مسرے کے دو سالے کے - (فرہنگ آصفیہ)

آج کل زیر فلک گرم ہے مطبخ اس کا
بیچا لونگ چڑے تھا جو سرے پانی کے (جرات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے - (لکھنؤ سے مخصوص نہیں، انشا نے مصطلحات دہلی میں بھی درج کیا ہے مگر جلال نے دھوکا کھایا اور صاحب نور اللغات کو دھوکا دیا)

مولف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے - صاحب سرمایہ زبان اردو نے بصورت واحد لونگ چڑا لکھا ہے -

وہ لونگ چڑے تھے زعفرانی
جو دیکھے بھر آئے منہ میں پانی

پھلکیوں کو لونگ چڑا نہیں کہتے -

لون مرچ لگانا :- (کنایتہً) بات بڑھا کر بیان کرنا - حاشیہ چڑھانا - (لغور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

لون مرچ لگانا :- بھڑکانا ۔

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لون مرچ لگنا :- بھڑکنا اور بڑھا کے کہنا ۔ اردو صرف متروک ۔

نقرے وہ چرچرے ہیں ہمارے بیان میں
گویا کہ لون مرچیں لگی ہیں بیان میں — بحر

لونی :- ریہہ ۔ نمناک مٹی جس سے نمک اور شورہ بناتے ہیں ۔ وہ نمناک مٹی جو شوریت کے سبب دیوار وغیرہ سے جھڑ جھڑ پڑتی ہے ۔ ہندی ۔ مونث ۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ دیواروں وغیرہ میں جو شوریت کی وجہ سے پلاسٹر میں بھربھراپن پیدا ہو جاتا ہے اس کو لونی کہتے ہیں ۔ جیسے دیکھو سیلن کی وجہ سے تمہارے کمرے کی دیوار کے نیچے حصے میں لونی لگ گئی ہے اس کو ٹھیک کرا لو ۔

لونیا :- (دہلی میں نونیا) ایک قسم کا ساگ جو نمکین اور ترش ہوتا ہے ۔ اس کا پھول نہایت خوبصورت اور رنگ برنگ کا ہوتا ہے ۔ خرفہ ۔ کوچک ۔

(نور اللغات)

ایسی ہے ملاحت اس کے منہ پر
رخسار کا سبزہ لونیا ہے — بحر

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ لُنیا بضم اول بولتے ہیں ۔

لونیا :- نمک بنانے والا ۔ نمک ساز ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لونیا :- نمک فروش ۔ نمک کی سوداگری کرنے والا ۔ وہ بنجارہ جو صرف نمک کی سوداگری کرتا ہے ۔ جیسے
لونیے کا لون گرا دونا ہوا تیلی کا تیل گرا جینا ہوا ۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لونی جھڑنا :- لونا لگی ہوئی مٹی جھڑنا ۔ اردو صرف ۔ عوام کی زبان ۔

مرے پر نہ حال انکا خوار لپیٹا
نشان دیر ہی ہے جو لونی جھڑی ہے — شاد

لونی لگنا :- دیوار وغیرہ میں شورہ پیدا ہونا ۔ کھاری ہونا ۔ اردو لازم ۔ عوام کی زبان ۔

خاک میں ملتا ہے پیری میں جوانی کا مزہ
کہنہ ہوتی ہے تو لونی لگتی ہے دیوار کو — مصحفی

لوور :- گھٹیا، کم درجے کا ۔ انگریزی صفت

قول فیصل ۔ لوور اسکول اور لوور کلاس بھی کبھی کبھی زبانوں پر ہے ۔

لوہا :- (بضم اول واو مجہول) آہن ، حدید ۔ ایک معدنی جوہر کا نام ۔ اردو مذکر ۔ فصیح ، رائج ۔

بلبل کی آہ گرم سے لوہا قفس جلا
کڑیاں پگھل کے رہ گئیں لوہے کی جان کو — رشیق

لوہا :- (کنایۃً) مضبوط ۔ مستحکم ۔ سخت ، بھاری ۔ اردو صفت ۔ مذکر ۔ فصیح ، رائج ۔

محل صارفہ ۔ مورنگ اور سیمنٹ کا پلاسٹر سوکھنے کے بعد لوہا ہو گیا ۔ برسوں نہیں گرے گا ۔

لوہا بجانا :- (کنایۃً) تلواروں سے لڑنا ۔ تلوار چلانا ۔ تیغ زنی کرنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لوہا بجھانا :- لوہے کو تپا کر پانی میں ڈالنا ۔ اردو صرف ۔ قلیل الاستعمال ۔

دکھاؤ جو تم کھینچ کر آب خنجر
ابھی اپنا لوہا بجھاتی ہے بجلی

لوہا برسنا :- (کنایۃً) تلوار چلنا ۔ کشت و خون ہونا ۔ باہم جنگ ہونا ۔ اردو صرف متروک ۔

بھویں بالوں سے ہیں شمشیر ابری
کہیں عشاق میں لوہا نہ برسے — بحر

لوہا تیز ہونا :- دھار ہو جانا ۔ تلوار تیز ہونا ۔ چھری تیز ہونا ۔ اردو صرف ۔ قریب بہ متروک ۔

توڑے ہے زنجیر بستی مثل تار عنکبوت
آج کل جوش جنوں کا اپنے لوہا تیز ہے — آتش

لوہا تیز ہونا :- تاؤ چلنا ۔ زور چلنا ۔ بس چلنا ۔ خفا ہو جانا ۔ بگڑ جانا ۔ جیسے تمہارا لوہا غریب پر ہی تیز ہوتا ہے ۔ اردو صرف متروک ۔

سانس لینے سے بھی روکا ہے ترے تیروں نے
تیز لوہا ہے بہت حلق کے دربانوں کا — داغ

لوہا تیز ہونا :- غالب ہونا ۔ قوی ہونا ۔

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لوہا تیز ہونا :- تلوار کا جلد چلنا ۔ (۲) بہت جلد کسی کو مارنے پر تیار ہونا ۔ (۳) بہت جلدی خفا ہو جانا یا بگڑ جانا ۔ میان سے نکال لینا ۔

(دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ۔

لوہا ٹھنڈا گرم لوہے کو کاٹتا ہے :- متحمل اور غمخوار خشمگیں شخص کو دھیما کرتا ہے ۔

(محاورات ہندوستان)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لوہا جانے لوہار جانے دھونکنے والے کی بلا جانے :- اصل معاملہ جس سے متعلق ہے وہی جانتا ہے درمیانی اور اجنبی آدمی کو کیا معلوم ہو ۔ اردو مثل عورتوں کی زبان ۔

لوہا دینا :- استری کرنا ۔ دھوبی کپڑے کو لوہے کی گرمی سے صاف کر کے شکن وغیرہ نکالنا

لوہے کو گرم کر کے ٹانکے بٹھانا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ استری کرنے کو بھی عوام لوہا کرنا بول دیتے ہیں فصحائے لکھنؤ استری کرنا ہی بولتے ہیں۔

لوہار:۔ (واؤ غیر ملفوظ۔ بروزن غبار) حدّاد لوہے کی چیزیں بنانے والا، لوہے کا کام کرنے والا۔ ہندی مذکر۔ (نور اللغات)

جنوں اپنا زبردست اس کے آگے کیا ہیں زنجیریں
خطا اس میں لوہاروں کی نہ کچھ تقصیر لوہے کی ناسخ

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ لوہار بروزن دوبار بولتے ہیں۔

لوہار خانہ:۔ وہ جگہ جہاں بہت سے لوہار کام کرتے ہوں۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لوہار خانے میں سوئیاں بیچنا:۔ الٹے بانس بریلی کو بھیجنا، جو چیز جہاں خود تیار ہوتی ہو وہیں لے جانا، الٹی گنگا پہاڑ کو چڑھانا، بیوقوفی کا کام کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوہار خانہ میں سوئیاں بیچنا:۔ (کنایۃً) لغو حرکت کرنا، بے قدری کرنا، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

لوہار کی بھٹی:۔ کوزۂ آہنگر، لوہار خانہ، اردو صرف۔ مونث۔

لوہارن، لوہارنی، لوہاری:۔ لوہار کی جورو، لوہار کی قوم کی عورت۔ مونث۔ (اول دوم لکھنؤ میں اور سوم دہلی میں) (نور اللغات)

لوہا کرنا:۔ ڈھلے یا سلے ہوئے کپڑوں پر لوہے کے ایک آلے کو جسے استری کہتے ہیں پھیر کر ان کی سلوٹیں نکالنا یا ٹانکے بٹھانا۔ استری پھیرنا (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل۔ یہ خیاطوں کی اصطلاح ہے۔

لوہا کرنا:۔ ۲ (بکسر پنجم) دھار کا کند کرنا، دھار مڑنا، دھار میں صحیح اتصال باقی نہ رہنا، اردو صرف عوام کی زبان۔

تیز دست اتنا نہیں وہ ظلم میں اب فرق ہے
یعنی لوہا تھا کرا تیغ ستم کا کر گیا میر

لوہا لاکھ، لوہا لاٹ:۔ نہایت مضبوط، بہت سخت، نہایت سخت اور مضبوط چیز۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ زبانوں پر لوہا لاٹ ہے۔

لوہا لاکھ، لوہا لاٹ:۔ ۲ مشکل قافیے ردیف کے اشعار۔

لوہا لاکھ غزل یہ تو نے لکھی جو ہے واں ظفر
ہوتے ہیں گے لوہا بھی زخم سنگ و آتش آہن و آب ظفر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر دشوار گزار سخت اور سخت سے سخت بولتے ہیں۔

لوہا لاٹ ہو جانا:۔ نہایت سخت اور مضبوط ہو جانا، ازحد جم جانا، نہایت پیوست ہو کر مستحکم ہو جانا۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کے عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

لوہا لوٹ جانا، لوہا لوٹنا:۔ تلوار کا ٹیڑھا ہو جانا، تلوار کا مڑ جانا، شمشیر کا خمیدہ ہو جانا (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوہا لوٹ جانا، لوہا لوٹنا:۔ ۲ وار خالی جانا، ہاتھ ٹھیک نہ پڑنا۔ پورا ہاتھ نہ پڑنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوہا لوٹ جانا، لوہا لوٹنا:۔ ۳ تلوار کا دہرا ہو کر کچھ کاٹ نہ کرنا، تلوار کا کارگر نہ ہونا، شمشیر کا کام نہ دینا۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوہا لوٹ جانا، لوہا لوٹنا:۔ ۴ (کنایۃً) کام بگڑ جانا، نصیبا بگڑ جانا، تقدیر پھوٹ جانا۔ عورتوں کی زبان۔

ٹوٹ گئی شمشیر دودم جب قاتل کرنے چوٹ گیا
ہائے نہ ٹوٹا وقت شہادت ایسا لوہا لوٹ گیا نکہت
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے یہ دہلی کی زبان ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ بعض شعرا نے آہن ٹوٹنا بھی باندھ دیا ہے۔

گلا کٹتا نہیں تیغ نگہ سے
کہ ہے ٹوٹا ہوا آہن کسی کا مرزا صابر

لیکن یہ بھی دہلی ہی کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوہا ماننا:۔ کسی کی دلیری، شجاعت یا سنگ دلی کا قائل ہونا۔ کسی کی تلوار کے ہاتھ یا داؤ سے ڈر جنگی طاقت کو تسلیم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پہلوان مانتے ہیں اب کے تمہارا لوہا
ہاتھ تلوار پہ پڑتا ہے کہ گھن پڑتا ہے اسیر

سخت جاں وہ ہوں جو ہوں مجھ پہ رواں
اسلحہ رہ جائیں لوہا مان کر شاد

رہے سینہ سپر ہر دم یہ جوہر ہے محبت کا
کبھی لوہا نہ مانا یار کی تیغ عداوت کا بحر

قول فیصل۔ اسی جگہ لوہا مان جانا بھی مستعمل ہے۔

سخت جانی تھی یہ کہ مان گئی
تیغ لوہا تمہارے بسمل کا ذوق

لوہا ماننا:۔ ۲ استادی کا قائل ہونا، کسی کو اپنے سے بڑا قبول کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جو عیب بیں ہیں ترے وہ بھی مال لیں لوہا
کہیں کہ لڑیوں میں موتی پروے ہیں سرشار — سرشار

وحشت دل کیوں نہ چو موں ہاتھ میں حدّاد کے
مانتا ہے قیس بھی لوہا مری زنجیر کا — جلال

قول فیصل۔ لوہا نہ ماننا بھی فصیح و رائج ہے۔

زرا لوہا نہ مانا بسملوں نے سخت جانی کا
جو قاتل ہو تو ایسا ہو جو خنجر ہو تو ایسا ہو — جلال

اہل لکھنؤ اپنی استادی کا قائل کروانے کے محل پر لوہا منوانا بھی بولتے ہیں۔

لوہچون :۔ لوہے کا برادہ۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ لوہ مخفف لوہے کا ہے اور چون برادہ کو کہتے ہیں۔

لوہو :۔ (بضم اول واؤ مجہول و واؤ معروف آخر) لہو۔ خون۔ اردو متروک۔

لوہو پینا :۔ غم و غصہ برداشت کرنا۔ خون پینا۔ خون کے گھونٹ پینا۔ اردو حرف، متروک۔

پی گئی کتنوں کا لوہو تیری یاد
غم ترا کتنے کلیجے کھا گیا — خواجہ میر درد

کیا کیا اپنا لوہو پیئں گے دم میں مریں گے دم میں جئیں گے
دل جو بغل میں رہ نہیں سکتا اس کو کسو سے لگا لیں دو — میر تقی میر

لوہیا :۔ آہن فروش۔ لوہے کی بنی ہوئی یا آہنی چیزیں فروخت کرنے والا۔ اہل ہنود میں ایک قوم کا نام۔ اردو، رائج۔

لوہے ٹھنڈے ہو گئے :۔ دلولا مٹ گیا۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوہے کا پانی :۔ مراد ہے اس آبداری سے جو تلوار خنجر چھری یا چاقو کے پھل پر ہوتی ہے۔

دم شمشیر کی موج نفس میں یاں روانی ہے
گلے تک حسرت جلاد میں لوہے کا پانی ہے — آتش

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ حرف قریب بمتروک ہے اس جگہ صرف پانی یا آبداری بولتے ہیں۔

لوہے کا پل :۔ جسر آہنی۔ وہ پل جو لکڑی کے بجائے لوہے کے شہتیر وں، کھمبوں وغیرہ سے نہایت مضبوط بنایا گیا ہو۔ قنطرۃ الحدید۔ اردو مذکر۔ رائج۔

دریائے غم سے میرے گزرنے کے واسطے
تیغ خمیدہ یار کی لوہے کا پل ہوا — ذوق

لوہے کا دل :۔ کنایہ ہے نڈر ہونے سے۔ اردو صفت۔ قلیل الاستعمال۔

محل مماذہ۔ باہر کی پھلکے والی اور لوہے کا دل ان کو ایک سمندر کیا ہوا پر اڑنا بھی کوئی مشکل نہیں۔ (مراۃ العروس)

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی سخت دل ہونا بھی ہیں۔

عشق بازی کا اگر حوصلہ رکھتا ہے امیر
دل جو لوہے کا تو پتھر کا جگر پیدا کر — امیر

لوہے کے چنے :۔ بہت دشوار اور مشکل کام۔ بہت سخت محنت کا کام۔ اردو حرف۔ عوام کی زبان

ہم اسیر دل کے مقدر میں ہیں لوہے کے چنے
اے جنوں دانۂ زنجیر چبا لیتے ہیں — منیر

لوہے کے چنے چبانا :۔ (کنایۃً) مشکل کام کرنا۔ نہایت دشوار اور سخت کام کرنا۔ کار دشوار و صعب تر میں مصروف ہونا۔ اردو حرف۔ عوام کی زبان۔

اس خاک کے چھرّے کبھی کھائے نہیں جاتے
لوہے کے چنے ہم سے چبائے نہیں جاتے — قدر

لوہے کے چنے چبوانا :۔ مشکل کام لینا۔ بہت دشوار بہت سخت۔ اردو حرف۔ عوام کی زبان۔

ہوں میں برگشتہ مقدر آسمان دوں نواز
گھنگھنیاں انگوں تو لوہے کے چنے چبوائیگا — شاد

لوہے کے چنوں سے پلنا :۔ مصیبت کی حالت میں زندگی بسر کرنا۔ اردو حرف دہلی کی زبان۔

دل میں ٹوٹے ہوئے پیکاں بھی نہ چھوڑے قاتل
مجھے لوہے کے چنوں سے بھی تو پلنے نہ دیا — راسخ

لوہے کی چھاتی :۔ کنایہ ہے سخت دلی اور عالی ظرفی سے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لوہے کی چھاتی اور پتھر کا جگر کر لینا :۔ سنگدل یا کٹھور ہو جانا۔ ۲۔ سخت صدموں کی سہار کرنا۔ صبر کرنا۔ متحمل ہونا۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل۔ عوام اور عورتیں بہت کمی کے ساتھ کبھی کبھی بول دیتی ہیں۔

لوہے کی چھاتی کر لینا :۔ پتھر کا جگر کر لینا۔ مصیبت جھیلنے اور سختی برداشت کرنے کا خوگر ہو جانا۔ پتھر کی چھاتی بنا لینا۔ دل سخت کر لینا۔

۰ اگر تم سگھڑ۔ صاحب شعور، سلیقہ مند ہو گی تو اپنے پتے کو مارو گی لوہے کی چھاتی پتھر کا جگر کرو گی، اپنی جان کو جان نہ سمجھو گی، کچھ کھڑا پا کر کے دکھاؤ گی ساس نندوں کے دل میں گھر کرو گی میاں کا دل ہاتھ میں لاؤ گی جب ساس نندیں آنکھیں بچھائیں گی۔ (رسالہ عصمت دہلی)

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لوہے کے گھاٹ اتارنا :۔ مایوس کرنا

ناامید کرنا - دل توڑنا - دل شکستہ کرنا - مار اتارنا -
قتل کر دینا - ہندی، فعل متعدی - (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -
لوہے لگے :- مشکلیں پیش آئیں -
تکلیفیں اٹھانا پڑیں کی جگہ -
(فقرہ) لیکن تب بھی کیسے کیسے لوہے لگے
کیا کیا کرایا یاں نہ جھیلنا پڑیں جب وہاں رسائی
ہوئی - (نور اللغات)
قول فیصل - اہل لکھنؤ لوہے لگنا بولتے ہیں -
لوہے میں ڈوبا ہونا :- (کنایۃً)
اسلحہ آہنی اور زرہ بکتر سے مسلح ہونا -
پھرتا ہوا سر پہ چتر شاہی
ڈوبے ہوئے لوہے میں سپاہی اختر شاہ اودھ
(نور اللغات)
قول فیصل - یہ عوام کی زبان ہے - فصحا اس محل
پر "غرق آہن" آہن میں غرق بولتے ہیں -
لوہے میں ڈوبا ہونا :- ان جملہ آلات
آہنی میں گرفتار ہونا جو قیدی یا دیوانے کو پہنائے
جاتے ہیں - یعنی طوق، زنجیر، بیڑی وغیرہ
پہنے ہونا -
نہ دیوانہ ہوں سر سے پاؤں تک ڈوبا ہوں لوہے میں
بنانا چاہیئے میرے لئے تصویر لوہے کی
ناسخ (نور اللغات)
قول فیصل - اب یہ حرف قلیل الاستعمال ہے
لوئی :- (بواو مجہول) ایک قسم کی اونی
چادر - ایک قسم کا باریک کمبل جو اکثر کشمیر یا سرد
ملکوں میں بنایا جاتا ہے - اردو مونث - قلیل الاستعمال
محل صرف - اور ان سب باتوں سے بڑھ کر
مصیبت تازہ یہ ہوئی کہ دریا کا کنارہ اور کمبل نہ لوئی
نہ کوٹھا نہ شالی - (فسانہ آزاد)

فخر ملبوس پر اپنے تو نہ کر اے منعم
ریشم و دو لوئی ہیں تری شال ہماری لوئی سودا
لوئی :- بڑے گندھے ہوئے آٹے یا میدے کا پیڑا
جس میں تھوڑا سا گھی ملا ہوا - اردو مونث - عورتوں
کی زبان -
قول فیصل - منہ کی صفائی کے لئے نومولود بچوں
کے جسم پر لوئی پھیری جاتی ہے تاکہ چہرہ
صاف ہو جائے -
لوئی :- عزت کا کپڑا - جیسے پگڑی، عمامہ،
ڈوپٹہ وغیرہ مجازاً عزت آبرو - مثلاً اتر گئی لوئی تو کیا
کرے گا کوئی - منہ اندھیرے، راجہ کرن کے بستر
بہت سویرے علی الصباح جیسے میں الٹھی لوئی لوئی
جاؤں گا - (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -
لوئیں پھرنا :- نزع کی حالت میں کان کی لوئیں
پھر جاتی ہیں - آخر وقت ہونا - نزع کا عالم ہونا
اردو حرف، فصیح، رائج -
منکا ہے ڈھلا، لوئیں پھری ہیں
آجلد کہ دم نکل رہا ہے شاد
لہار :- لوہار کا مخفف - آہن گر - لوہے
کا کام کرنے والا - اردو مذکر - رائج -
محل صرف - آزاد - اجی خدا کی مار ایسے اشغال
بیہودہ پر ہم حال میں خیبغار سے تجویز کر چکے ہیں کہ کری
کہار، لہار بیچ توم دن بھر لہو پسینہ ایک کر کے
شام کو خوش خوش گھر آتے ہیں - (فسانہ آزاد)
لہار خانہ میں سوئیاں بیچنا :-
جو چیز جہاں بنی یا پیدا ہوتی ہے اس کو وہیں
لے جا کر بیچنا - بے فائدہ کام کرنا - الٹے بانس
بریلی کو بھیجنا - (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -
لہارن :- لوہار کی بیوی، زن آہن گر
آہن گر کی بیوی، لوہار قوم کی عورت - اردو
مونث، رائج -
لہارڑا :- ناد ہند، لین دین کا کھوٹا
ہندی صفت، مذکر - (نور اللغات)
قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -
لہاسا :- موٹا رسا، جہاز کا رسا - ہندی
مذکر - عوام کی زبان - (نور اللغات)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -
لہاس :- بڑا ٹوکرا - جھلی، جھال -
پورب کی زبان - (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل - اہل لکھنؤ قطعاً نہیں بولتے -
لہاسی :- چھوٹی رسی جس سے
کشتی کھینچتے ہیں - ہندی، مونث -
(نور اللغات) -
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -
لہان :- خون آلودہ، لہو سے لتھڑا
ہوا - ہندی، صفت -
یہ لفظ لہو کے ساتھ مستعمل ہے یعنی
لہو لہان - (نور اللغات)
قول فیصل - لہو لہان - عورتوں کی زبان ہے -
لہاؤ :- چوچلے (کرنا کے ساتھ) ہندی
مذکر، عورتوں کی زبان - (نور اللغات)
قول فیصل - لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں
لہبر :- (بفتح اول و سوم) لبادہ، جبہ
چغہ، لمبی اور ڈھیلی پوشاک - ہندی مذکر
پورب کی زبان - (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

لہبر۲:- ایک قسم کا دراز قد طوطا جو گردن کو خوب ہلاتا ہے اور اس کی گردن بھی لمبی ہوتی ہے اردو، مذکر، رائج۔

پھینکتا طوطے تھا یہ کہہ کر
ہائے ٹُنیاں واہ رے لہبر دہشت گرا

محل نثر- یہ خبر شہزادہ بلند ارادہ پڑھ ہی رہے تھے کہ ڈاک کا ہرکارہ شنجرفی پگیا جمائے، دھانی دگلا بھڑکائے، لہبر طوطے کی صورت بنائے آن موجود ہوا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل- چھوٹے طوطے کو ٹُنیاں کہتے ہیں۔

لہبر۳:- چھڑ، نیزہ، علم، جھنڈا، نشان، لمبا بانس۔

دیکھو لمبا لمبا لہبر آیا کرکری تاش کا پھریرا ہے اور چاندی کی کٹوری ہے - بزم آخر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لہٹنا:- درد کے ساتھ طبیعت کا مائل ہونا اردو، دہلی کی زبان۔

طبیعت جبکہ بندی کی دوگانہ جان پر لہٹی
تب اس کم بخت نے اس بات کی اک دھوم ڈالی   رنگین

لہٹی ہے:- زلیخہ ہے، عاشق ہے، مفتون ہے، شیفتہ ہے۔ محاورۂ عورات لکھنؤ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

لہجہ:- (بفتح اول و سوم) الفاظ کی آواز، تلفظ، طرز کلام، انداز گفتگو، پڑھنے کا ڈھنگ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

نغمہ بلبل میں کب یہ دلکشی
گفتگو کا ان کی لہجہ اور ہے   منیر

محل نثر- آزاد نے بہ لحن داؤدی اہل عجم کے لہجے میں ایک غزل پڑھی... آزاد نے اس سریلی آواز سے اس حقانی کو گایا کہ گنبدِ نا تراش تک کو وجد آیا۔ (فسانۂ آزاد)

لہجہ اتارنا:- لہجہ کی نقل کرلینا۔ اردو مصدر، رائج۔

لہچُڑن(?):- لوہے کا چورا، لوہے کے ریزے جو سوہان کرنے سے نکلتے ہیں۔ برادۂ آہن۔ اردو مذکر، رائج۔

لہذا:- (بکسر اول و الف مخفی) اس وجہ سے۔ پس، اس غرض سے، اسی واسطے، اسی لئے، بنابراں، بناءً علیہ، الحاصل، الغرض، قصہ کوتاہ، قطع کلام۔ عربی، فصیح، رائج۔

محل نثر- میاں آزاد کے بشرے سے تاڑ گئے کہ ان حضرت سے حضرت بہت کبیدہ خاطر ہیں وہ بھی ان سے متنفق اُٹھے تھے لہذا دونوں میں سرگوشی ہوئی۔ (فسانۂ آزاد)

لہر:- (بالفتح) دریا کی موج، پانی کی موج وہ سلسلۂ آب جو تحریک ہوا سے سطح آب پر پیدا ہوتا ہے۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

چاہیں جو ابھی شاہ تو دریا ہو یہ سب دہر
ہو بوے دو چند کے بڑھ بڑھ کے ہر اک لہر   حمید اورنگ آبادی(?)

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع لہروں اور لہریں ہے۔

بھنورے لڑے تند لہروں سے الجھ
کہاں تک چلوگے کنارے کنارے   مقام رائی(?)

تنکا ہو دے گا ہے تیرے بحر میں اے بحر حسن
دامن بیٹھا گنا کرتا ہوں لہریں آپ کی   ناسخ

لہر:- امنگ، ترنگ، جوش، جذبۂ دل، جوش طبع، ولولہ۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

عشق پیری میں پھر کہاں ناصح
یہ بھی اک لہر ہے جوانی کی   اختر

لہر:- وہم، خیال، بیخودی۔ اردو مونث قلیل الاستعمال۔

لہر:- دیوانگی، سودا، خبط، جنون۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ خصوصیت سے ان معنوں میں اس لفظ کا استعمال نہیں ہے۔

لہر:- کسی مرض یا اثر زہر وغیرہ کا دورہ، غلبۂ مرض، وہ اعضا کی جنبش جو سانپ یا کتے کے کاٹے ہوئے کے جسم میں زہر پھیلانے سے ہوتی ہے۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

فرقت ساقی میں یہ موج شراب
سانپ کے کاٹے کی ناسخ لہر ہے   ناسخ

لہر:- کشیدے کی دھاری دار ایک چیز ہوتی ہے کہ عورتیں گوٹے اور [illegible] کی بنا کر لباس پر سیڑھا ترچھا ٹانکتی ہیں۔ اردو مونث۔ عورتوں کی زبان۔

مانگ چوٹی یا کبھی موتیوں سے تھی نہ بھری
گھٹ پہ لہر نہ ٹکتی تھی پہ جلوہ گری   امانت

لہر:- سوزش، جلن، چرمراہٹ، تیزی، چنچناہٹ، ہٹیس پورب کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لہر:- جوش شہوت، خرمستی، جھل، چُل، خواہش جماع جیسے۔ آدھی رات لہر موہے چھوٹی، نہ چلی گیا جنگل جل گئی بوٹی (گیت) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لہر:- ہرے چھوٹے پودوں یا سبزہ کی جنبش جو ہوا سے ہوتی ہے۔ لہلہاہٹ۔ اردو، مونث، فصیح، رائج

لہریں لیتا ہے جو بجلی کے مقابل سبزہ
چرخ پر بادلہ پھیلا ہے زمیں پر مخمل   محسن کاکوروی

لہر:- کسی لچک دار چیز کا لہرانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

رخ پہ گیسو کی لہر آفت تھی
جو ادا اس کی تھی قیامت تھی   شوق

لہر:- دھیان، ایک دم سے دھیان آجانا، کسی کی یاد یا کسی مرغوب چیز کا خیال جو دل میں آتا ہے۔

اردو مونث، فصیح، رائج۔

یہ جائیں گے آپ ہو کے موتی
جس دن لہر آ گئی وطن کی — بحر

لہرا: (بفتح اول) چلتی ہوئی لے۔ سارنگی بجنے کی آواز، ہندی مذکر۔ کئی سارنگیوں کی ملی ہوئی آواز

وہ تھاپ طبلوں کی سارنگیوں کے وہ لہرے
صدا وہ چوڑی کی جس پہ ہلائیں سب گردن — منیر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لہرا سارنگی کی وہ دھن ہے جو ہنگام رقص بجائی جاتی ہے سارنگی کی ہر لے کو لہرا نہیں کہتے۔ بانسری پر بھی لہرا بجایا جاتا ہے۔ میر الشعر ہے۔

لہجے میں لوچ، لوچ میں وہ نرم زمزمہ ؛ لہرا بجا بزہ جیسے کنھیا غضب غضب

مؤلف تائید کرتا ہے۔

لہرا: ۲ شر آواز، لے، ترانہ، نغمہ۔ اردو، مذکر موسیقی دانوں کی اصطلاح

لہرا: ۳ (کنایۃً) جوتیاں مارنا جس سے تڑ اتڑ کی آواز نکلے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لہرا اڑانا:۔ سریلی آواز سے گانا۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لہرا بجانا:۔ سارنگی کے جوش افزا سر نکالنا، سارنگی بجانا۔ اردو مصدر۔ موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

لہجے میں لوچ، لوچ میں وہ نرم زمزمہ ؛ لہر بجائیں جیسے کنھیا غضب غضب — اثر لکھنوی

لہر اٹھنا: ۱ موج کا بلند ہونا، موج آنا، متموج ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لہر اٹھنا: ۲ ولولہ اٹھنا، جوش اٹھنا، شوق پیدا ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

لہر آجانا:۔ شوق پیدا ہو جانا، دل مچل جانا، ہبت ڈانواں ڈول ہو جانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

لاکھ توبہ کی دل توبہ شکن
موج سے آئی جہاں لہرا گیا — شاد

لہرا لگانا:۔ تیار کرنا، اکسانا، آمادہ کرنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

موتی جھیل اس کو کبھی لے کے گئے بدگوہر
لہر دریا کا لگایا کہ نہ شاد چلی — کرامات لکھنوی

محل صرف۔ ایک نے بیٹھے بیٹھے ہلسایا اہاہاہا دیکھنا کیا ابر آیا ہے جی چاہتا ہے جھولا پڑے۔ دوسری نے اکسایا، چو چہاتے جوڑے بھی تو گلے میں ہوں جب بہار ہے تیسری نے لہر لگایا وہ ہی بوا سادے سودے کس کام کے مسالہ بھی توان پر ٹکے جو ذرا جھم جھم ہو دے۔ (چتر بہیلی)

قول فیصل۔ لہر لگانا بھی زبانوں پر ہے۔

لہر الہرا کر گانا:۔ لہک لہک کر گانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

محل صرف۔ کوئی چالیس پچاس قدم کے فاصلے سے لہرا لہرا کر گانے کی آواز آنے لگی جیسی جان جھوم جھوم کر عجب نازو انداز سے قدم اٹھاتے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ صرف لہرا لہرا کر بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے شاہ جی بڑے سوز و گداز سے لہرا لہرا کر حضرت نظامی گنجوی علیہ الرحمۃ و الغفران کے کلام معجز نظام کا خون اپنی گردن پر لے رہے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

لہر لینا:۔ خوب خبر لینا۔ آڑے ہاتھوں لینا، لے لینا، چتھاڑنا، ذلیل کرنا، قائل معقول کرنا۔ ہندی فعل متعدی، عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

لہرانا: ۱ پانی کا لہریں لینا، پانی کا دریا یا تالاب یا نہر وغیرہ میں لہریں لینا، موجزن ہونا۔ اردو، فصیح، رائج۔

لہریں لہرا رہی تھیں بخیہ پہ جوبن دکھلا رہی تھی شبنم — اختر شاہ اودھ

لہرانا: ۲ ہلنا، متحرک ہونا، زلفوں کا چہرے پر جنبش کرنا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

روئے صبیح پر نہیں لہرا رہی ہے زلف
بوئے چمن کو پا کے ہے بے اختیار سانپ — آتش

لہرانا: ۳ ہوا میں اڑنا، پرچم کا اڑنا، ہوا میں ہلنا پھریرے وغیرہ کا ہوا سے چاروں طرف ہلنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

ع لہراتے تھے جوں موج پھریرے علموں کے — انیس

لہرانا: ۴ لہلہانا، ہلنا، جنبش کرنا۔ اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

ساقیا خالی نہ رکھ جام زمرد فام کو
سبزۂ صحن چمن کس کس روش لہرائے ہے — جرأت

لہرانا: ۵ للچانا، مائل ہونا۔ اردو، قریب بہ متروک

سیر دریا کو شب ماہ میں میں جاتا ہوں
پیرنے کو صفت موج میں لہراتا ہوں — امیر مینائی

لہرانا: ۶ کسی امر پر مائل کرنا۔ اردو مصدر قریب بہ متروک۔

تکلیف باغ دیتا ہے بے گلبدن عبث
لہرا رہی ہے مجھ کو ہوائے چمن عبث — رند

لہرانا: ۷ جی یا طبیعت کا رغبت کرنا، عورتوں کی زبان

(فقرہ) اس وقت میرا جی لہرایا کہ تم کو دیکھ آؤں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب قلیل الاستعمال ہے اس محل پر عورتیں لہر آئی بولتی ہیں۔

لہرانا: ۸ خوش ہونا۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

لہراتا ہے دل یاں کی فضا خوب ہے مولا
شیروں کو ہوا نہر کی مرغوب ہے مولا — انیس

(قرار اللغات)

لہرانا :- سانپ کا خمیدہ ہو کر رینگنا - اردو صرف، فصیح، رائج ۔

گیسوئے مشکیں رخ محبوب تک آنے لگے
چشمۂ خورشید میں بھی سانپ لہرانے لگے آتش

کمبخت جوانی سینے میں ناگن کی طرح لہراتی ہے
ہر موج نفس اک طوفاں ہے کوہ شکن ارمانوں کا
جوش ملیح آبادی

لہرانا :- نازاں ہونا - اترانا -

نشاط عیش جہاں پر نہ بجز لہرانا
کہ باغ سبز گلستاں ہے اور سراب شراب بحر

(نور اللغات)

قول فیصل - اس محل پر اب اترانا ہی زبانوں پر ہے ۔

لہرانا :- فدا ہونا - مائل ہونا - فریفتہ ہونا - اردو صرف - قلیل الاستعمال ۔

سبزہ رنگوں پر لہرائے شوق کریں وہ تنگ تو پھر
بھنگ کا کھانا سہل ہے لیکن ہو جس میں زنگ تو پھر
شوق

لہر آجانا :- خواہش کا غلبہ کرنا - دفعتہً ارادہ یا قصد ہو جانا - دل کا بے اختیار ہو جانا - یکدم خیال آجانا - اردو صرف، فصیح، رائج ۔

آجائے اس کو لہر ادھر آنے کی کہیں
لہریں گنا کرو دل میں کہاں تک کنار گنگ ناسخ

رونے کی جو آجائے و دانے کو ترے لہر
لہرائے فلک پر گھڑی دو چار میں پانی جرأت

لہر آنا :- موج آنا ترنگ آنا - اردو صرف، فصیح، رائج ۔

قول فیصل - بصورت جمع لہریں آنا کے معنی ہوں گے تلاطم ہونا - تموج ہونا ۔

لہر آنا :- دفعتہً ارادہ یا قصد ہونا - دھن بندھنا - خیال بندھنا - خیال آجانا - تصور بندھنا
اردو صرف، فصیح، رائج ۔

وہ بحر حسن جب فرقت کی شب میں یاد آتا ہے
یہی لہر آتی ہے دل میں کہ چل کر ڈوب دریا میں آتش

لہر آنا :- امنگ پیدا ہونا - شوق پیدا ہونا -
اردو صرف، فصیح، رائج ۔

لہر جب آوے گی جی میں جوں برق
راہ طے اک دو قدم کھینچے گا درد

مرے یوسف کو لہر آئے اگر اس میں نہانے کی
حباب ایک ایک ہو گا دیدۂ یعقوب دریا میں
خواجہ حیدر علی آتش

لہر آنا :- سانپ یا کتے کے زہر سے اعضا کا ہلنا - ہاتھ پاؤں میں رعشہ ہونا - اردو صرف، فصیح، رائج ۔

کالے کے کاٹے کی لہر آنے لگی بے اختیار
سونگھا اس گیسوئے مشکیں کا تجھ کو سم برا آگرہ

قول فیصل - جمع کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہے -

سانپ بن کر صدمہ فرقت نے کاٹا ہے مجھے
آرہی ہیں کیسی کیسی لہریں دریا کی طرح امیر

لہر بہر :- (دونوں لفظ بالفتح ہیں) کنایہ ہے خوش اقبالی، چہل پہل - اقبالمندی - خوشحالی - بالعسندی - ہندی -

یہ حسیں، یہ مہ جبیں، یہ شہر ایسی لہر بہر
داغ کلکتہ سے لاکھوں داغ دل پر لے چلا داغ
(نور اللغات از فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے

لہر بہر :- کسی چیز کی افراط یا کثرت جیسے دہی لا دنی دیکھ گھر سہاب ہے کہ سب چیز کی لہر بہر ہے (چیز بہتاتی) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لہر بہر :- خوشی - آنند، خرسندی - جیسے ایک آنکھ میں لہر بہر ایک آنکھ میں خدا کا قہر یعنی ایک بچے سے خوش دوسرے سے ناراض - ایک آنکھ کو اچھا سمجھ کر خوش ہونا دوسری سے نفرت کرنا - جب کانے کی نسبت یہ فقرہ کہتے ہیں تو وہاں یہ غرض ہوتی ہے کہ ایک آنکھ میں رونق دوسری میں اندھیر - برکت بہبودی جیسے شیعہ جی کر دے لہر بہر ایک گھڑی سوا پہر - دو کاندار لوگ بکری کے واسطے یہ دعا مانگتے ہیں
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - معنی میں لکھنؤ کی عورتیں اسی مثل کی صورت سے بولتی ہیں یعنی ایک آنکھ میں لہر بہر ایک آنکھ میں خدا کا قہر - اور کسی طرح زبانوں پر نہیں ہے ۔

لہر بہر ہو جانا یا ہونا :- کسی چیز کی کمی نہ ہونا - سامان عیش کی کثرت اور افراط ہونا - خوشی و خرسندی کا حاصل ہو جانا - موج آجانا - کام بن جانا - اقبال یاور ہو جانا - رحمت الٰہی کا نازل ہو جانا - خوب بارش ہو جانا - کھل کر برس جانا

ہو گئی دم میں لہر بہر ایسی
ساری حسرت نکل گئی دل کی ادیب

فارغ البالی ہونا - عسرت اور تنگی کا زمانہ نکل جانا - کسی چیز کی کمی نہ رہنا -
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ۔

لہر چڑھنا :- پانی کا زور پر ہونا کہ موج ساحل کے اوپر آجائے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لہر چڑھنا: ۔ سانپ یا کتے کے زہر سے اعضا کا ٹوٹنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

لہر پھر چڑھ رہی ہے کالوں کی
بو سنگھا دو تم اپنے بالوں کی (زہر عشق)

لہر چھوٹنا: ۔ امنگ پیدا ہونا۔ جوش جوانی پیدا ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لہر لینا: ۔ سانپ یا کتے کے کاٹے کا زہر کے اثر سے اعضا کو ہلانا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

لہر لے جس کا نہ مارا زلف کہتی ہے یہی
جو جٹا دھاری بلا کے ہیں مرے کالوں میں ہوں شاد

لہر لینا: ۔ دریا کا موج مارنا۔ موجزن ہونا (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ زیادہ تر جمع کے ساتھ لہریں لینا زبانوں پر ہے۔

ع لہریں لیتا ہوا دریا جو نظر آنے لگا ادب

لہری: ۔ خود سر۔ وہ شخص جو اپنی خواہش کے مطابق کام کرے اور کسی اور کی پروا نہ کرے زندہ دل۔ خوش مزاج۔ اردو صفت۔ عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہم ہیں لہری بندے آئے پی پلا کر چل دیئے
جس کو لالچ ہو وہ ساقی جم کے بیٹھے جم کے پاس داغ

نہایت غرق ہے چاہت میں دریا بادہ دانی کی
مرے خضر و کا بھائی بھی زنا جی کیا ہی لہری ہے جانی مصحفی

قول فیصل۔ اب اس جگہ موجی یا من موجی زبانوں پر زیادہ ہے۔

لہریا: ۔ (بالفتح وکسر سوم۔ زبانوں پر بفتح اول ودوم سکون سوم ہے) وہ بیلیں جو خوبصورت مثلث مستطر بناتے ہیں۔ ہندی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بفتح اول وکسر دوم عوام کی زبان پر زیادہ ہے۔

لہریا: ۔ دھاری دار۔ صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر دھاری دار ہی ہے۔

لہریں گننا: ۔ تضیع اوقات کرنا۔ بیکار وقت ضائع کرنا۔ ایسا کام کرنا جس کا کچھ فائدہ نہ ہو۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

عبور بحر حقیقت سے کر نہیں ممکن
کنارے بیٹھ کے لہریں گنو سمندر کی صفی لکھنوی

لہریں لینا: ۔ دریا میں پانی کا موجیں مارنا دریا کا موجزن ہونا۔ اردو حرف، فصیح، رائج

ع لہریں لیتا ہوا دریا جو نظر آنے لگا ادب

لہریں لینا: ۔ دل ہی دل میں مزے لینا۔ اردو حرف، قلیل الاستعمال۔

لہر قدح شراب دلجو
لہریں لیتا ہے وہ لب جو شاد لکھنوی

لہسن: ۔ (بالفتح وفتح سوم و نیز بضم سوم) پیاز کی ایک قسم۔ ہندی۔ مذکر۔

(فقرہ) کچا لہسن کوئی کھاتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لہسن، پیاز کی ایک قسم نہیں ہے لہسن میں جوے ہوتے ہیں۔ اور پیاز میں ایک قسم کے چھلکے ہوتے ہیں۔ دونوں کا استعمال بھی الگ الگ ہے اہل لکھنؤ لسن (بفتح اول وتشدید دوم مفتوح) بولتے ہیں۔ دیہاتی اور عوام لہسن (بفتح اول وسکون ہا وضم سوم) بولتے ہیں۔

لہسن: ۔ سرخ یا سیاہ داغ جو بدن پر کسی جگہ ہوتا ہے بیگمات کی زبانوں پر لسن ہے۔ اور رشک نے لہسن بر وزن احسن غیر فصیح لکھا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے زبانوں پر لسن ہے بیگمات کی قید نہیں۔ دیہاتی اور عوام لہسن (بضم سوم) بولدیتے ہیں۔

کیوں نہ افیون کی مجھے ہو دھن
گورے گالوں کا یاد ہے لہسن وحید (معدن الشعرا)

لہسنیا: ۔ (بالفتح وضم سوم وسکون چہارم) لہسن کے رنگ کے مشابہ ایک بیش قیمت جواہر کا نام جو مائل بسبزردی ہوتا ہے۔ ہندی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب سرمایہ زبان اردو لکھتے ہیں جواہر کی ایک قسم بیش قیمت کا نام ہے کہ لہسن سے مشابہ ہوتا ہے اور بلی کی آنکھ سے بھی مشابہت بہت رکھتا ہے۔

مؤلف صاحب سرمایہ زبان اردو کی تائید کرتا ہے۔

لہسنیا: ۔ ایک قسم کا داغ جو بچوں کے جسم پر نمایاں ہوتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اس محل پر لسن ہی عورتیں بولتی ہیں۔

لہکاب: ۔ (بفتحتین) شعلہ۔ لہر۔ لپٹ۔ زبانہ آتش۔ ہندی۔ مونث۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

لہکاب: ۔ جوش سرسبزی۔ لہلہاہٹ۔ نموئے سبزہ و ریاحین۔ بہار۔ اردو صفت،

اردو صفت، فصیح، رائج۔

گلگشت چمن کیا ہے دو ہاتھ میں آئینہ
اس اپنے خط رخ کے سبزے کی لہک دیکھو نظیر دہلوی

پھولوں میں بو ہو فاطمہ کے گلعذار کی
رنگ حسن دکھائے لہک سبزہ زار کی مونس

لہک:۔ چمک

خضر کو بھی ہو تمنا گل جراحت کی
جو اس کے سبزۂ شمشیر کی لہک دیکھیں بحر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ بحر کے شعر سے چمک کے معنی پیدا نہیں ہوتے بلکہ لہک نمبر ۲ ہی کے معنوں میں یہ شعر ہے۔

لہک:۔ خوشبو جو ہوا کے ساتھ پھیلے

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ اہل لکھنؤ مہک بولتے ہیں

لہکارنا:۔ گھوڑے کو چمکارنا، تھپکی دینا تھپکنا۔ پٹھے پر ہاتھ پھیرنا، فعل متعدی۔ پورب کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لہکارے بال:۔ مذکر ارباب۔

لمبے لہکارے بال یہ سب دل میں اضطراب پیدا کرنے والے سامان ہیں۔ (اودھ پنچ) (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب یہ قریب متروک ہے۔

لہکانا:۔ ۱ بھڑکانا، اکسانا، ابھارنا بھکانا مہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لہکانا:۔ ۲ للکارنا، شکاری کتے کو شکار پر دوڑانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لہکانا:۔ ۳ آگ سلگانا، آگ دہکانا، آگ بھڑکانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

لہکانا:۔ ۴ اُجلانا، صیقل کروانا، چمکانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لہکانا:۔ ۵ کسی پرند کو بولیاں بلوانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لہک کر بولنا:۔ گہک کر بولنا۔ بیباکانہ کلام کرنا، زور سے بولنا، تڑخ کر بولنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

لہک لہک کر:۔ خوش ہو ہو کر، خوش الحانی کے ساتھ، امنگ کے ساتھ لہکنا جوش میں مگن ہو کے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف گانا، پڑھنا وغیرہ کے ساتھ ہے۔ جیسے رات کو تم خوب لہک لہک کر میر کی غزل پڑھ رہے تھے بہت اچھا معلوم ہوتا تھا۔

لہکنا:۔ ۱ (بفتح اول و دوم) چہکنا، چہچہانا نغمہ سرا ہونا، پرند کا بولنا

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ انسانوں کے لئے لہکنا کہتے ہیں اور پرندوں کے لئے چہکنا اور چہچہانا بولتے ہیں طنزاً آدمیوں کے لئے چہکنا استعمال کرتے ہیں۔

لہکنا:۔ ۲ بھڑکنا، جلنا، مشتعل ہونا، آگ کا دہکنا، جلنا، جیسے آگ لہکنا۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لہکنا:۔ ۳ لہلہانا، لہرانا، سبزہ دریا چمن کا لہلہانا، جوش سرسبزی و نموئے سبزہ کا نمودار ہونا۔ اردو فعل، فصیح، رائج۔

بہار کا ہو جو موسم آیا لہک رہا ہے ہر ایک تختہ
گلاب کی ڈالیوں پہ کیا کیا چہک کے گاتے ہیں ہزار بلبل بحر

لہکنا:۔ ۴ چمکنا، روشن ہونا، دکھائی دینا، درخشاں ہونا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لہکنا:۔ ۵ گھاس یا سبزے کا افراط سے اُگنا جو آنکھوں کو بھلا معلوم ہو سرسبز و شاداب ہونا۔ اردو، فصیح، رائج۔

گل بیرنگی طاؤس کے لہکنے گل زار
بے نیازی سے ریاحین کے مہکنے جنگل محسن کاکوروی

لہلوٹ:۔ (بفتح اول و ضم سوم)

بے قرار، بیتاب، وہ جو کسی کی چیز دیکھ کر بیتاب اور بیقرار ہو جائے اور جس طرح ممکن ہو اس کو حاصل کرنا چاہے۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان۔

اپنا ازل سے حسن پہ لہلوٹ دل رہا
جس جا کوئی حسین نظر آیا پھسل پڑا شاد

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہے۔

لہلوٹ:۔ ۲ بھیڑ، نادہند، الہلوٹ، ہندی صفت لکھنؤ کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

لہلوٹ کھل اُپارٹ:۔ سب بے حد گرویدہ جو کسی طرح پیچھا نہ چھوڑے۔

ع لہلوٹ کھل اپارٹ سے پیچھے پڑی ہوں میں جان صاحب
(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

لہلہا :- (بفتح اول و سوم) تر و تازہ شاداب
اس کا اطلاق بیشتر بہت سبز رنگ پر ہوتا
ہے - ہندی، صفت -

کھیت دانوں کے لہلہے شاداب
کر رہے ہیں نظر کی دلداری سبزہ

محل میں عجائب ہوئے چہچہے
وہ مرجھائے گل پھر ہوئے لہلہے میر حسن (نور اللغات)

قول فیصل - اب اس صورت سے متروک ہے

لہلہاتا :- ۱ ہرا بھرا، سرسبز، تر و تازہ،
شاداب، شگفتہ، پھلا پھولا - اردو صفت
مذکر، فصیح، رائج -

برق خرمن سوز دانائی ہے نافہمی تری
ورنہ کیا کیا لہلہاتے کھیت ہیں ہر دانے میں ذوق

لہلہاتا :- ۲ چمکتا ہوا، جنبش کرتا ہوا، جھومتا
ہوا، لہراتا ہوا، جیسے تیرا لہلہاتا جنازہ
نکلے - (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ کی عورتیں اس محل پہ
پھلپھاتا بولتی ہیں -

لہلہاتا :- ۳ جان جوان، جوانی میں بھرا
ہوا، از عمر، نوخیز جیسے تو لہلہاتا جائے - یعنی جوانی
مرے - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے -

لہلہانا :- کھیت یا سبزے کا ہوا سے
ہلنا - موج زن ہونا - موج مارنا، لہرانا، سبزہ
زار کا تحریک نسیم سحری سے متحرک ہونا اردو فصیح رائج

لہلہانا :- ۲ سرسبز و شاداب ہونا، سبزے اور پانی
کی سرسبزی اور شادابی کا کمال جوش پہ ہونا اردو فصیح

برق خرمن سوز دانائی ہے نافہمی تیری
ورنہ کیا کیا لہلہاتے کھیت ہیں ہر دانے میں ذوق

ہری کھیتیاں جل گئیں لہلہا کر
گھٹا کھل گئی سارے عالم میں چھا کر حالی

لہلہاہٹ :- شادابی، سرسبزی،
اردو، مونث - فصیح، رائج -

لہلہاہٹ :- کھیت کا ہوا سے
جنبش میں آنا - اردو، رائج -

ہیں اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں
سبزے کی لہلہاہٹ باغات کی بہاریں نظیر اکبر آبادی

لہن :- اجزا جن کو جمع کر کے شراب
کھینچتے ہیں - ہندی، مذکر
(نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

لہنا :- قسمت، نصیب، بخت - اردو -
عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال -

محل وہی - بوا تمہارا لہنا اچھا ہے گھر بیٹھے مزا من مانگا
بھیجا ہے - (دستگر سہیلی)

عدو کو قول مجھ کو گالیاں کہہ کہہ کے دیتے ہیں
کہ بے مانگے ملا کرتا ہے جو ہوتا ہے لہنے کا راسخ

تم سے قسمت کا نکھا ہی لہنا
خوب پیش آئے مجھ سے کیا کہنا شوق

لہنا :- ۲ (بفتح اول) نفع، فائدہ، حاصل حصول،
امید - اردو صفت، عورتوں کی زبان

مری جان تم پر الہنا نہیں ہے
کبھی کو محبت سے لہنا نہیں ہے رند

غالب کچھ اپنی سعی سے لہنا نہیں مجھے
خرمن جلے اگر نہ ملخ کھائے کشت کو غالب

قول فیصل - قدیم زمانے میں مرد عورتیں دونوں
بولتے تھے اب صرف عورتیں بولتی ہیں -
جیسے - آئیے آپ سے کچھ کہنا ہے آگے اپنا اپنا
لہنا ہے - شاد باید زیستن، ناشاد باید زیستن -
مصیبت تکلیف یہ سب کچھ سہنا ہے اگر تم کمک کرو تو
بیڑا پار ہے ورنہ ہم ہیں اور منجدھار ہے - (فسانہ آزاد)

لہنگا :- (بفتح اول و سکون دوم و نون غنہ) -
عورتوں کا ایک قسم کا پائجامہ جو ایک خول کی مانند ہوتا
ہے جس میں پائینچے نہیں ہوتے - اردو مذکر، رائج -

آدھا لہنگا آدھی ساری
سمدھن کو لاگے اِت پیاری سودا

محل صرف - ایک دھوبن کی صورت بن کر
تیار ہوا لہنگا بہت معقول اطلس کا نیچے
دوپٹا دولائی اوپر - (طلسم ہوشربا)

قول فیصل - اسی کو عورتیں پیٹی کوٹ بھی کہتی ہیں

لہنگا پہننا :- (طنزاً) زنانہ لباس پہننا، عورت
کا بھیس بدلنا، چوڑیاں پہننا، عورت بن جانا -
اردو صرف، عورتوں کی زبان -

قول فیصل - اصلی معنوں میں بھی مستعمل ہے - جیسے
کورہی اور کورنین چو طرفہ جمع ہیں ایک کوری توجہ
کشتی گیر نیلا لہنگا پہنے لال لال پھریا اوڑھے ..
گیت گاتا ہے - (فسانہ آزاد)

لہنگا لگرا اتارنا :- ذلیل پوشاک اتار کر شریفانہ
لباس پہننا عزت بخشنا، مرتبہ بڑھانا ادنیٰ درجے سے
اعلیٰ درجے پر پہنچانا - موری کی اینٹ کے چوبارے چڑھانا
جیسے سچ سچ کہو میں کسی کی لونڈی ہوں یا کسی بات کی
لونڈی ہوں کسی نے مجھ پر دڑے خرچے تھے یا میرا لہنگا لگرا
اتارا تھا جو میں کسی کی دبیل بنوں اور سڑی ایسی باتیں
سنوں - (دستگر سہیلی)
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - لکھنؤ کی عورتوں کی یہ
زبان نہیں ہے -

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لہو :۔ (بفتح اول و واو معروف) لوہو کا مخفف خون ۔ دم ۔ ایک خلط کا نام ۔ اردو ۔ مذکر ۔ فصیح ، رائج ۔

نہ پوچھ اے محتسب ساغر الٹ دو دل کا لہو کیا ہوگا
بجائے بادہ شیشہ میں لہو تیرا بھرا ہوگا — امیر

قول فیصل ۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ لہو بضمتین مخفف لوہو کا ہے ۔ مگر عام طور سے بفتح اول لہو ہمارا زبانوں پر ہے ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ کڑوا لہو کہیں گے تو وہاں ایسے لہو سے مراد ہوگی جسے خون پینے والے جانور یعنی کھٹمل ، مچھر ، پسو وغیرہ بھی پسند نہ کریں ۔ نیز وہ خراب اور غلیظ لہو جو جونکوں یا پچھنوں کے بعد رہ جائے اور اسے دوسری دفعہ لگا لیں اور جب میٹھا لہو کہیں گے تو وہاں سے اس لہو سے عبارت ہوگی جسے خون پینے والے جانور نہایت شوق سے پئیں یعنی خوب کاٹیں ۔ اسی طرح ہلکا لہو وہ کہلائے گا جو جلد اثر قبول کرے ۔ مثلاً جس کو خون دیکھ کر غش آ جائے یا جس کی رنگت پر جلد نظر لگ جائے تو کہیں گے اس کا لہو ہلکا ہے یہ محاورہ خاص عورتوں کا ہے ۔"

کڑوا اور میٹھا لہو لکھنؤ کی زبان نہیں ۔ ہلکا لہو مذکورہ معنوں میں عورتیں بولتی ہیں ۔

لہو : ۲ مجازاً اپنا ، یگانہ ، ایک باپ دادا کی اولاد (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر بجائے لہو کے خون بولتی ہیں ۔ اور کبھی کبھی موقع اور محل کی مناسبت سے اپنا ۔ تمہارا ۔ اس کا ان کا کے اضافے کے ساتھ بھی بولتے ہیں ۔ جیسے کل چھوٹی بہن کی لڑکی کے زخمی ہو جانے سے اس کی حالت بہت پریشان تھیں اور کیوں نہ ہوتیں ان کا خون ہے ۔

لہو :۔ (بالفتح و سکون دوم و سوم) کھیل بازی ۔ عربی ۔ مذکر ۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ۔ فصیح ، رائج ۔

بھلا کس کام کا ہے ایسا لہو
دل سے جو کچھ پڑھا تھا ہو گیا محو — حزم
(قران السعدین)

قول فیصل ۔ عام طور سے لہو و لعب کی ترکیب سے زبانوں پر ہے

لہو اتر آنا :۔ خون کا مقام اسفل کی طرف رجوع کرنا ۔ نیچے آنا ۔ ۲ لال ہونا ۔ سرخ ہونا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ معنی ۲ میں تو اصلی معنی ہیں ۔ ۲ میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لہو اترنا :۔ خون کا نیچے کی طرف آنا ۔ کھبرانا ، لال ہونا ۔ سرخ ہونا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ " محاورہ آنکھوں میں لہو اترنا ہے لام کی ردیف میں خواہ مخواہ ٹھونسا گیا ہے "

مولف تائید کرتا ہے ۔

لہو اگلنا :۔ لہو تھوکنا ۔ اردو ۔ حرف فصیح ، رائج ۔

جب سے ہم اگلیں لہو جیسے پکاریں اندھیر ہے
پان کھائے ہیں وہی مستی لگا نہ ہو ہو گئی رنگ — سالک

لہو اونٹانا :۔ لہو کھولانا ۔ لہو میں حرارت غصے یا غم کے باعث جوش پیدا کرنا ۔ نہایت جلانا ۔ اردو حرف ۔ عورتوں کی زبان ۔

نہ صحبت میں امیروں کی کبھی خون جگر کھایا
نہ اونٹایا لہو اپنا کبھی جھوٹی خوشامد سے
نظم طباطبائی

قول فیصل ۔ اسی جگہ خون اونٹانا بھی زبانوں پر ہے ۔

لہو اونٹنا :۔ خون کھولنا ۔ خون میں غم و غصہ کے سبب جوش آنا ۔ نہایت جلنا ۔ اردو حرف عورتوں کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اسی جگہ خون اونٹنا بھی زبانوں پر ہے ۔

لہو آنا :۔ کسی جگہ سے خون نکلنا ۔ زخم سے خون رسنا ۔ اردو حرف ، فصیح ، رائج ۔

پڑ گیا ہے کوئی ناسور جگر میں شاید
کہ مری آنکھ سے کل شب کو لہو بھر آیا — امیر

قول فیصل ۔ اسی محل پر خون آنا زبانوں پر زیادہ ہے اور یہ بھی فصیح ہے ۔

لہو برسنا :۔ خون ٹپکنا ۔ غصے کی حالت میں آنکھیں سرخ ہو جانا ۔ خون جھلکنا ۔ جیسے اس کی آنکھوں سے لہو برستا ہے (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس جگہ آنکھوں سے خون ٹپکنا بولتے ہیں ۔

لہو برسنا :۔ خون کی بارش ہونا ۔ صدمہ کی وجہ سے آسمان کا خون کے آنسو رونا ۔ اردو حرف فصیح ، رائج ۔

وہ بیکس ہوں کہ میرے قتل کے بعد
لہو برسا ہے اکثر آسماں سے — منشی صاحب شفیق

لہو بگڑنا :۔ خون میں فساد آ جانا ۔ کوڑھ ہو جانا ۔ آتشک ہو جانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس جگہ زیادہ تر فساد خون یا خون کا خراب ہو جانا بولتے ہیں ۔

لہو بن کے دوڑنا :۔ رگ و پے میں سرایت کر جانا کی جگہ ۔ اردو حرف ، رائج ۔

جنوں نے کھری جب مرے سر میں آگ
لہو بن کے دوڑی بدن بھر میں آگ — شوق قدوائی

لہو بولنا:۔ خون کا ثبوت ہونا، قتل کا ثبوت ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

ظاہر میں ہے گرلالہ تو باطن میں حنا ہے
ہر رنگ میں عاشق کا لہو بول رہا ہے — راسخ

لہو بہانا:۔ خون نکالنا، خون جاری کرنا، خونریزی کرنا، قتل کرنا، جان سے مارنا، ہلاک کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ زیادہ تر زبانوں پر خون بہانا ہے۔

لہو بہانا:۔ جان سے مار ڈالنا، قتل کرنا (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس طرح ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لہو بہانا:۔ ۲ (اپنا کے ساتھ) جان دینا، ہلاک ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

مت لال کر آنکھ اشک خوں پر
دیکھ اپنا لہو بہائیں گے ہم — مومن

لہو بھرا۔ خون آلود، خون میں لت پت، خون لگا ہوا۔ اردو، فصیح، راسخ۔

قول فیصل۔ اس جگہ لہو سے بھرا، لہو میں بھرا بھی بولتے ہیں جیسے

قبا تھی چاک لہو سے بھرا عمامہ تھا — عشق

اسی محل پر خون بھرا، خون سے بھرا بھی مستعمل ہے۔

لہو پانی ایک کرنا، مجبور کرنا، پریشان کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

کروں گا میں کبھی ترا ایک ہی لہو پانی
جو دم میں دم مرے اے تیغ یار باقی ہے — داغ

بچے رو رو کے کریں اپنا لہو پانی ایک
اور ترسائیں بیبیاں ان کو دکھا کر پانی — داغ

لہو پانی ایک کرنا:۔ ۲ (کنایتہً) کسی کام میں سخت محنت اٹھانا، سخت مصیبت اٹھانا۔ اردو صرف، فصیح، راسخ۔

کرتا ہے ابر اپنا لہو پانی ایک کیوں
کب روسکے گا دیدۂ خونبار کی طرح — مومن دہلوی

اچھی کی تم نے میری مہمانی
ایک کر ڈالا سب لہو پانی — شوق

قول فیصل ۔ خون پانی ایک کرنا بھی اسی محل پر مستعمل ہے لہو پسینہ ایک کرنا بھی بولتے تھے اب متروک ہے۔ جیسے ۔ آزاد:۔ اجی خدا کی مار ایسے اشتغال بیہودہ پر ہم حال ہی میں خوب غور سے تجویز کر چکے ہیں کہ کوئی لہار، لہار نیچ قوم دن بھر لہو پسینہ ایک کر کے شام کو خوش خوش گھر آتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

لہو پانی ایک کرنا:۔ ۳ بہت رنج اٹھانا، رنج یا غصہ سے اپنے آپ کو کمال تکلیف دینا۔ جان ہلکان کرنا اردو صرف، فصیح، راسخ۔

رو کے کیونکر نہ کریں ایک لہو پانی ہم
سنتے ہیں غیر سے وہ شیر و شکر تہا ہے — اسیر

قول فیصل۔ اسی محل پر خون پانی ایک کرنا بھی مستعمل ہے

لہو پانی ایک کرنا:۔ ۴ تکلیف دینا، ستانا، دکھ دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

دیکھ تو قاتل کہ جوش گریہ بسمل نے کیا
ایک کر ڈالا لہو پانی تری شمشیر کا — داغ

لہو پانی ایک ہونا:۔ انتہائی خوف و دہشت ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

اماں تھی تیغ سے مشکل کنارہ جو پانی
کہ ڈر سے ایک تھا کم ظرفوں کا لہو پانی — اوج

لہو پانی کرنا:۔ رنج و غصہ میں مبتلا کرنا کمال رنج اٹھانا۔ اردو صرف، فصیح، راسخ۔

شوق وصلت میں ہے شوق اشک افشانی مجھے
ہجر میں کرنا پڑا آخر لہو پانی مجھے — آتش

قول فیصل ۔ اسی محل پر خون پانی کرنا بھی زبانوں پر ہے

لہو پانی کرنا:۔ ۲ کسی مرض کے سبب لہو میں پانی کا بڑھ جانا لہو کی سرخی کا زائل ہو جانا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لہو پانی کرنا:۔ ۳ کمال مشقت کرنا، جان ہلکان کرنا کثرت اشکباری سے خون کو خوں نابہ بنا دینا اردو صرف، فصیح، راسخ۔

رلاتا ہے وصال یار کا شوق
فراق اپنا لہو کرتا ہے پانی — آتش

قول فیصل ۔ اسی جگہ خون پانی کرنا بھی زبانوں پر ہے
ع تونے اپنا خون پانی کر دیا شہ کے لئے — لاعلم

لہو پانی ہونا:۔ رنج و غصہ میں مبتلا ہونا، جان ہلکان ہونا، جان جانا، آفت آنا۔ اردو صرف، فصیح، راسخ

نہیں معلوم کس کس کا لہو پانی ہوا ہوگا
قیامت ہے سرشک آلودہ ہونا تیری مژگاں کا — غالب

قول فیصل۔ اس جگہ خون پانی کرنا بھی مستعمل ہے۔

لہو پسینہ ایک کرنا:۔ سخت محنت و مشقت کرنا اردو صرف قریب بمتروک۔

کیجے تصنیف اور تالیف میں سعی بلیغ
اس میں اک اپنا پسینہ اور لہو کر دیجئے — حالی

قول فیصل ۔ اس جگہ خون پسینہ ایک کرنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

لہو پسینے پر گرانا:۔ انتہائی ہمدردی کرنا، وفاداری کرنا کسی کی محبت میں کمال مشقت جھیلنا۔ اردو صرف، فصیح، راسخ۔

قول فیصل ۔ اس جگہ خون پسینے پر گرانا یا بہانا زبانوں پر زیادہ ہے

لہو پکارنا:۔ خون ناحق کا آواز دینا، حال ظاہر کرنا، حال بتانا۔ اردو صرف، فصیح، راسخ۔

قریب ہے یار روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا
ذوق

لہو پلانا:- خون پلانا۔ خون سے سیراب کرنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

لہو برسوں پلایا خار ہائے دشت وحشت کو
مگر یوں ہی یہ دکھلایا کئے سوکھی زباں برسوں جلال

لہو پھوٹ نکلنا:- لہو چھلک آنا۔ لہو کا جوش میں نکل پڑنا۔ اردو حرف۔ فصیح، رائج۔

یہ ہے شوق شہادت دیکھتے ہی شکل قاتل کی
مری رگ رگ سے دیکھو پھوٹ نکلا ہے لہو کیا کیا داغ

لہو پی کے رہ جانا:- (کنایۃ) ضبط کرنا غم و غصہ کا۔ جی ہی جی میں جلنا۔ اردو حرف فصیح، رائج۔

لہو پی کے میں رہ رہ گیا غیروں کے ہاتھوں سے
خراش ہو رہے اے بت دم نہیں مارا ترے ڈر سے
قلق

قول فیصل۔ اسی جگہ خون پی کے رہ جانا یا خون پی کے رہ جانا بھی مستعمل ہے تنہا لہو پی کے رہ جانا بھی زبانوں پر ہے۔

ع جیا گا کوئی شقی تو لہو پی کے رہ گئی انیس

لہو پی جانا:- مار کر خون پی جانا۔ مار ڈالنا۔ قتل کر دینا۔ خون چوس لینا۔ اردو حرف۔ قلیل الاستعمال۔

اس کا ہوں مشتاق گر پاوے تو پی جاوے لہو
جس کو اپنی ضد ہے اپنے تشنۂ دیدار سے (معروف)

قول فیصل۔ اس جگہ خون پی لینا بھی زبانوں پر ہے۔

لہو پی لوں گا:- دم نکال لوں گا۔ اردو حرف عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی جگہ خون پی لوں گا بھی زبانوں پر ہے بصورت تانیث خون پی لوں گی بھی بولتے ہیں۔

لہو پسینہ ایک ہونا:- نہایت محنت و مشقت میں پڑنا۔ سختی اٹھانا۔ مصیبت جھیلنا۔ اردو حرف، قریب بمتروک۔

حلال آدمی کو ہے کھانا نہ پینا
نہ ہو ایک جب تک لہو اور پسینہ حالی

لہو پینا:- (۱) خون پینا۔ خون چوسنا۔ (کنایۃ) ختم کرنا۔ خاتمہ کرنا۔ ذبح کرنا۔ اردو حرف فصیح، رائج۔

ع منہ ملا باجگلے سے تو لہو پی کے ہٹی مؤلف

دیو شب فراق نے کس کا لہو پیا
آتی ہے بوئے خوں قدح آفتاب سے نسیم

قول فیصل۔ اسی جگہ خون پینا بھی زبانوں پر ہے

لہو پینا:- (۲) (کنایۃ) تکلیف دینا۔ نہایت دق کرنا۔ ستانا۔ جان کھانا۔ اردو حرف فصیح، رائج۔

کوئی آنا جا کے پوچھے اس نگوڑی چاہ سے
چاہ کر اس کو لہو میرا پیا کس واسطے رنگین
لہو تو پی چکا اے عشق اب تو ہاتھ اٹھا مجھ سے
نہیں جز استخوانی پوست باقی جسم لاغر میں رند

لہو پیئے:- قسم دینے کی جگہ اس کا استعمال کرتی ہیں۔ اردو کلمہ، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ میرا۔ ہمارا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

لکھے ہے خنجر قاتل سے یہ گلو میرا
لگی جو مجھ سے کرے تو پیئے لہو میرا ذوق

لہو تھمنا:- جاری خون کا رکنا۔ بہتے ہوئے خون کا تھم جانا۔ زخم سے جاری خون کا بہنا بند ہونا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

رگ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا
جسے غم سمجھ رہے ہو یہ اگر شرار ہوتا غالب

قول فیصل۔ اسی جگہ خون تھمنا بھی زبانوں پر ہے

لہو تھوکنا:- خون کی قے کرنا۔ پھیپھڑے میں زخم پڑ کر منہ سے لہو آنے لگنا۔ سل کا مرض ہو جانا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

ہم لہو تھوک کے مر جائیں گے
لالی ہونٹوں پہ جمایا نہ کرو رند
ہاں وہ کھاتے ہیں میں تھوکتا ہوں غم سے لہو
ان کے ہونٹوں پہ ہے سرخی مرے لب پر دم ہے
امانت

لہو تھوک کر مرنا:- سل اور دق ہو کے مرنا۔ خون کی قے کر کے مر جانا۔ اردو حرف، قلیل الاستعمال۔

پیسے ہزاروں لہو تھوک کر مرے لاکھوں
بہت سے خون کئے تم نے اک ہنسی کی غرض رند

قول فیصل۔ اب خون تھوک کے مرنا زبانوں پر زیادہ ہے۔ ناقابل برداشت محنت کے اظہار کے محل پر بھی بولتے ہیں جیسے میں نے تین مہینے جس جفاکشی اور زحمت سے گزارے ہیں دوسرا ہوتا تو خون تھوک کے مر جاتا۔

لہو ٹپکنا:- لہو گرنا۔ لہو کے قطرے گرنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

آنکھوں سے جائے اشک ٹپکنے لگا لہو
آتش جگر کو دل کی مصیبت نے خوں کیا آتش

قول فیصل۔ اس جگہ خون ٹپکنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

لہو ٹپکنا :- نہایت سرخ و سفید ہونا، بدن میں خون کی زیادتی ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - خون ٹپکنا اس محل پر زبانوں پر ہے۔ جیسے تمہارا لڑکا دو مہینے بعد جو کشمیر سے آیا تو معلوم ہوتا ہے گالوں سے خون ٹپک رہا ہے۔

لہو ٹپکنا :- جلدی مرض کے سبب خون ٹپکنا کوڑھ ہو جانا - اردو صرف، فصیح، رائج -

ساقی ٹپک رہا ہے لہو ہجر یار میں
سر شیشۂ شراب کا ناسور ہو گیا ناسخ

لہو جوش کھانا :- دوران خون میں تیزی آنا، خون کا جوش میں آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج -

جوش کھاتا ہے وحشیوں کا لہو
رنگ لائے گی کچھ بہار چمن صبا

قول فیصل - اسی جگہ خون جوش کھانا بھی زبانوں پر ہے -

لہو چاٹنا :- کنایۃً تلوار و خنجر وغیرہ سے قتل کرنا، ذبح کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج -

کیا لہو اس سخت جاں کا عشق میں سم ہو گیا
چاٹتے ہی خنجر خونخوار بے دم ہو گیا داغ

قول فیصل - اسی جگہ "خون چاٹنا" بھی زبانوں پر ہے -

لہو چٹانا :- کنایۃً قتل کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال -

میرا لہو چٹائے گا جب تک نہ تیغ کو
قاتل کو دہنے ہاتھ کا کھانا حرام ہے بحر

لہو چڑھنا :- قاتل کے افعال و حرکات سے قتل کا اثر ظاہر ہونا -

قشقہ ماتھے کا کہتا تھا بردو
کسی بسمل کا یہ چڑھا ہے لہو عالم (نور اللغات)

قول فیصل - اس جگہ عام طور سے خون چڑھا ہی یا خون سوار ہے بولتے ہیں -

لہو چلّوؤں بڑھنا :- حد سے زیادہ خوشی ہونا حد سے زیادہ مسرت ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال -

کبھی گر مل گئی مے تشنگی میں ایک چلو بھی
بڑھا ہے چلوؤں میرے بدن میں پھر لہو کیا کیا داغ

قول فیصل - اہل لکھنؤ اس جگہ چلوؤں خون بڑھنا بولتے ہیں -

لہو چونا :- لہو ٹپکنا - عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے یہ دہلی والوں کی زبان ہے -

لہو چھوٹنا :- خون کا دھبا چھوٹنا، خون کی چھینٹیں دھلنا - اردو صرف، فصیح، رائج -

دیکھنا قاتل نہ چھوٹے گا کبھی میرا لہو
حلقۂ زنجیر ہیں جوہر تری شمشیر کے ناسخ

قول فیصل - اسی جگہ خون چھوٹنا بھی زبانوں پر ہے -

لہو خشک کر دینا :- انتہائے رعب یا رنج یا دلآزاری سے کسی کو لاغر کر دینا۔ کنایۃً ڈرا دینا خوف زدہ کر دینا - اردو صرف، قلیل الاستعمال -

شعر تر کہتے ہیں جب وصف رخ رنگیں میں
شعرا فکر سے جب خشک لہو کرتے ہیں اسیر

ہجر میں صورت نہ دیکھوں اے خدا برسات کی
خشک کر دے گی لہو میرا ہوا برسات کی رشک

رخ پہ لوزے کے سودے ہیں سماں ہوئے زرد
خال کافر نے لہو خشک کیا ہندو کا آتش

قول فیصل - صاحب سرمایۂ زبان اردو لکھتے ہیں کہ کنایہ ہے کسی رنج اور صدمے سے کسی کے متاثر ہونے سے چنانچہ مولف کہتا ہے -

کب لہو خشک ہمارا کئی چلو نہ ہوا

اس جگہ اب زیادہ تر خون خشک کرنا، زبانوں پر ہے -

لہو خشک ہو جانا، لہو خشک ہونا :- خون سوکھ جانا، ڈر جانا، غم یا خوف سے جسم میں خون نہ رہنا، خوف کے مارے دم فنا ہونا، جان نکلنے لگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج -

خشک ہو جاتا ہے حاسد کا لہو سننے کے ساتھ
کوئی ناسخ کا جو مجھ کو شعر تر آتا ہے یاد ناسخ

قول فیصل - اسی جگہ لہو خشک ہونا بھی زبانوں پر ہے

تھے اشک حسرت جہاں ہجر میں
وہیں خشک میرا لہو ہو گیا اسیر

قول فیصل - خون خشک ہو جانا یا خون خشک ہونا بھی زبانوں پر ہے -

لہو خشک ہو جانا :- نہایت سخت صدمہ ہونا، دم پر بننا، جان پر بننا - اردو صرف، فصیح، رائج

لہو یہ خشک ہوا خوف صید افگن سے
نہ میرے خوں سے تر اس کا شکار بند ہوا گویا لکھنوی

غسل صحت کی خبر سن کے ہوا خشک لہو
خوں میں نہلانے کو فوراً مجھے جلاد آیا امانت

قول فیصل - اسی جگہ خون خشک ہو جانا یا ہونا بھی زبانوں پر ہے -

لہو دوڑنا :- خون دوڑنا، دوران خون ہونا اردو صرف، فصیح، رائج -

رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے غالب

لہو دینا :- فصد کھولتے وقت رگ سے خون نکلنا - خون چھوڑنا - خون برآمد ہونا - اردو حرف، فصیح، رائج -

کٹ گئی گردن رگیں لیکن لہو دیتی نہیں
اے خدائے دست قاتل خون میرا کیا ہوا — عزیز لکھنوی

قول فیصل - اسی جگہ خون دینا بھی زبانوں پر ہے -
خون دینا کے ایک معنی اپنا خون بہانا . قربانی دینا . عطیہ کے طور پر کسی کو خون دینا کے معنوں میں بھی زبانوں پر ہے .

دیا ہے کس نے کتنا خون تعمیر گلستاں میں
دلوں میں کیوں رہے آؤ حساب دوستاں کرلیں — محشر لکھنوی

لہو ڈالنا :- لہو گرانا، مرض سل میں مبتلا ہونا، دق ہونا - اردو حرف، قریب بمتروک -

لوٹے مزے جو ہم نے تمہارے اگال کے
مر مر گئے رقیب لہو ڈال ڈال کے — قلق

قول فیصل - اب اس جگہ اس محل پر خون تھوک کے زبانوں پر زیادہ ہے -

لہو رلانا :- خون کے آنسو رلانا - انتہائی صدمہ و تکلیف پہونچانے کے محل پر - اردو حرف فصیح، رائج -

رلایا حسرت پابوس میں مجھ کو لہو برسوں
تصور رنگ لایا کیا ترے دست حنائی کا — امیر

قول فیصل - لہو رلوانا بھی زبانوں پر ہے

یہ فلک وہ ہے ہنسائے بھی جو زخموں کی طرح
عمر بھر ناسور کی صورت لہو رلوائے گا — شاد

اسی جگہ خون رلانا - خون رلوانا - خون کے آنسو رلانا بھی زبانوں پر ہے -

ع خون رلواتی ہے خاموشی تری تصویر کی — مشہور

لہو رونا :- آنکھوں سے بجائے اشک کے خون نکلنا - خون کے آنسوؤں سے رونا - انتہائی صدمہ اور دکھ کے محل پر - اردو حرف، فصیح، رائج -

لہو رونے لگیں گے ساز عشرت چھیڑنے والے
ارے یہ درد آواز شکست دیدۂ دل ہے — عزیز لکھنوی

لہو سر پر پکارنا :- (کنایۃً) اقرار جرم کرنا - قاتل کا ایسے افعال کرنا جن سے خون کرنا ثابت ہو - اردو حرف، عوام کی زبان -

اڑے شہر میں بات بڑھ کر تو پھر
پکارے لہو سر پہ چڑھ کر تو پھر — شوق قدوائی

لہو سفید ہو جانا :- (کنایۃً) محبت نہ رہنا - مروت نہ رہنا - سرد مہری ہونا - اپنائیت اور محبت کا اٹھ جانا - بے وفا ہو جانا - اردو حرف، فصیح، رائج -

کیوں ہو نہ جائے اہل جہاں کا لہو سفید
الفت کا کر گیا ہے جہاں سے زوال رنگ — ناسخ

قول فیصل - اسی محل پر لہو سفید ہونا بھی بولتے ہیں

قطرۂ اشک میں سرخی کا کہیں نام نہیں
لہو تیرا بھی ہوا اے دل ناکام سفید — آتش

عام طور سے دنیا کا لہو سفید ہے بولتے ہیں اب اس محل پر خون سفید ہو گیا ہے بولتے ہیں -

لہو سوکھ جانا :- خون جلنا - خون خشک ہونا - صدمہ یا تکلیف کی وجہ سے - اردو حرف، عورتوں کی زبان -

ماما صاف - سچ کہتی ہوں جیا میں بیاہ کے آئی تھی اس کی آدھی نہیں رہی روز کے جلاپے سے لہو بینڈے کا سوکھ گیا - (طلسم ہوشربا)

قول فیصل - اسی جگہ خون سوکھ جانا، خون خشک ہو جانا بھی عورتیں بولتی ہیں -

لہو سیروں بڑھ جانا :- کسی خوشی کے سبب لہو بڑھ جانا -

بڑھ گیا سیروں لہو ان کو جو آتے دیکھا
خود نہ پہچان سکا میں کہ مرا دل ہے وہی — داغ
(نور اللغات)

قول فیصل - اسی جگہ سیروں خون بڑھ جانا بھی زبانوں پر ہے

لہو سیروں نکل جانا :- بکثرت خون بہہ جانا - اردو حرف، فصیح، رائج -

جوش جنوں نے فصد دلی سے مطلق کمی نہ کی
سیروں لہو ہمارے بدن سے نکل گیا — آتش

قول فیصل - اسی جگہ سیروں خون نکل جانا بھی زبانوں پر ہے -

لہو کا لگاڑ :- خون کا فساد - مذکر - عورتوں کی زبان - (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں - خون کا فساد یا فساد خون زبانوں پر ہے -

لہو کا پیاسا :- (کنایۃً) جانی دشمن - جان کا درپے، دشمن جاں، جان لینے کا درپے - اردو حرف تکیہ کلام استعمال

قول فیصل - اس کا صرف رہنا ہونا کے ساتھ ہے

یہ تو ظاہر کا دم دلاسا ہے
تو تو میرے لہو کا پیاسا ہے — شوق

بصورت تانیث لہو کی پیاسی بھی مستعمل ہے - اس جگہ خون کا پیاسا زبانوں پر زیادہ ہے.

عاشقوں کے لہو کی پیاسی ہیں
مچھلیاں اس کف حنائی کی — وزیر

لہو کا جوش :- ماتا - مادری محبت - پدری محبت - ایک خون ہونے کی محبت - دلی محبت -

اردو صرف، فصیح، رائج۔

دم نکل جاتا ہے میرا دیکھ کر ایذائے غیر
آدمی سب ایک ہیں یہ بھی لہو کا جوش ہے　برق

لہو کا جوش کرنا:۔ رگ محبت کا حرکت کرنا، ماننا کا زور کرنا مہر و محبت کا دلولہ اٹھنا اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بھائی کی مصیبت سنتے ہی لہو نے جوش کیا بہن ننگے پاؤں ننگے سر کھڑی ہوئی۔

لہو کا جوش کھانا:۔ خون کا اونٹنا، خون میں حرارت کا زیادہ ہونا، خون کی حدت کا بڑھ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ترے ہونٹوں کے آگے رنگ جب اس کا نہیں جمتا
تو کیا کیا جوش کھاتا ہے لہو لعل بدخشاں کا　وزیر

لہو کا گھونٹ پی کے رہ جانا:۔ کنایۃً غم و غصہ ضبط کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

پلائی جب مے گلگوں رقیب کو تو نے
لہو کا گھونٹ میں اک پیکے رہ گیا اے شوخ　شاد

قول فیصل۔ صاحب سرمایۂ زبان اردو لکھتے ہیں "لہو کا سا گھونٹ پی کے رہ جانا" ہے لیکن اب عام طور سے نہیں بولتے۔" اب عام طور سے خون کا گھونٹ پی کے رہ جانا، خون کے گھونٹ پی کے رہ جانا عام طور سے عورتیں بولتی ہیں۔

لہو کا مینھ برسنا:۔ کثرت سے خونریزی ہونا، خون کی بارش ہونا، سخت جنگ ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

صدائے سر خروئی دیتی ہے گنج شہیداں میں
لہو کا مینھ برستا ہے نہائے جس کا جی چاہے　شرف

قول فیصل۔ اسی جگہ خون کا مینھ برسنا بھی بولتے ہیں۔

لہو کا ہلکا:۔ لطیف اور صاف خون والا، وہ شخص جس کا خون جلد اثر قبول کرے۔ وہ شخص جو کسی کا صدمہ یا خون دیکھ کر غش کھا جائے۔ نہایت نرم دل نہایت نازک۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

اس سرخ دوپٹے کی طرف دیکھ نہ اے دل
ناحق سبکی ہوگی لہو تیرا ہے ہلکا　ہجر

قول فیصل۔ اس جگہ خون کا ہلکا بھی ہے زیادہ تر خون ہلکا ہونا زبانوں پر ہے جیسے اس کا خون بہت ہلکا ہے کل تمہاری ذرا سی چوٹ برداشت نہ کر سکا خون دیکھتے ہی بیہوش ہوگیا۔

لہو کٹنا یا کٹ پڑنا:۔ لہو آنا، خون کے دست آنا، پیخانے کی راہ خون نکلنا (۲) فرج کے راستے خون کا بافراط بہنا۔ پیر چھوٹنا۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ معنی نمبر۲ میں عورتیں پاؤں کھل جانا بولتی ہیں۔

لہو کرنا:۔ خون میں ڈبونا، دکھ دینا، عیش تلخ کرنا غصہ دلا کر مزہ کھونا، انگ نہ لگنے دینا جزو بدن نہ ہوئے دینا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

لال پیلے مجھے غصے سے دکھا کر دیدے
کھانا پینا مرا کیوں آپ لہو کرتے ہیں　جالنصاحب

قول فیصل۔ اس محل پر زیادہ تر خون کرنا عورتیں بولتی ہیں۔

لہو کرنا:۔ صدمہ پہنچانا، تکلیف دینا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لہو کم ہونا:۔ لاغر اور خشک ہونا، خون گھٹ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نشتر کی طرح چھیڑتے رہتے ہیں وہ مژگاں
کس جاہنے والے کا لہو کم نہیں ہوتا　آتش

لہو کو پانی کرنا:۔ کسی مرض سخت کا آدمی کے خون کو پانی کر دینا، خون کی سرخی کا جاتا رہنا خون میں حرارت کا نہ رہنا۔　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لہو کے آنسو پینا:۔ ضبط کرنا

کچھ حال دل نہ پوچھو ہے جوش غم یہاں تک
کوئی لہو کے آنسو پیتا رہے کہاں تک　دل
(قرار اللغات)

قول فیصل۔ اب اس جگہ خون کے آنسو پینا زبانوں پر عام طور سے ہے۔

لہو کے آنسوؤں سے رونا:۔ اتنا شدت سے رونا کہ آنکھوں سے خون نکلنے لگے (کنایۃً) بے انتہا غم کرنا۔　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس جگہ خون کے آنسوؤں سے رونا زبانوں پر زیادہ ہے۔

لہو کی پیاسی:۔ (تلوار خنجر وغیرہ کے لئے) خون پینے کی متمنی یا حاجت مند، قتل کرنے کی خواہشمند اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع پیاسی فقط لہو کی طلبگار جنگ کی　انیس

لہو کی چھینٹ تک نہیں نہیں:۔ چہرہ پر سرخی کا نشان تک نہیں۔ یعنی رنگت سفید پڑ گئی۔　(نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ عورتیں بول دیتی ہیں اس جگہ خون کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

لہو کی دھار چھوٹنا:۔ لہو کا دھار باندھ کر نکلنا۔

لہو کی دھار رگ سے نہ چھوٹے کسطرح سیدھی
کہ تجھ کو آج کل سودا ہے اے فصاد قامت کا　ناظم
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اسی جگہ خون کی دھار چھوٹنا بھی زبانوں پر ہے۔

لہو کے فوّارے چھوٹنا:- بہت تیزی سے خون کا نکلنا۔ دھاریں باندھ کے خون نکلنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کھا قتل مجھ جواں کا تو لہو خون سر اٹھی
فوارے کیا لہو کے میرے کفن سے چھوٹے — نسخہ صاحب شفیق

لہو کی قسم:- جان کی قسم۔ اردو۔ مونث عورتوں کی زبان۔

محل صاف۔ تمہیں ہمارے لہو کی قسم جو وہاں جاؤ
ہم تم کو جانے نہ دیں گے۔

لہو کی قسم دینا:- عورتیں لہو کی قسم دیتی ہیں۔

شدت جوشش جنوں پا کے مری نس نس میں
نصدیں کھلوانے لگے دے کے لہو کی قسمیں — امانت

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے "تمہیں ہمارے لہو کی قسم" جریہ کام کرو وغیرہ کی ترکیبوں سے عورتیں بولتی ہیں۔

لہو کے گھونٹ:- (کنایۃً) رنج اور صدمہ ضبط کرنا۔

زاہد جس کا جو حصّہ ہے پہنچ جاتا ہے
لہو کے گھونٹ تمہیں اور مئے ناب ہمیں — قدر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے خون کے گھونٹ زبانوں پر ہے۔

لہو کے گھونٹ:- جرعۂ خون۔ خون کے گھونٹ۔ مجازاً زہر کے گھونٹ۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

پیاس میں یاد جو شبیرؑ کی آئے ناسخ
گھونٹ کیونکر نہ لہو کے ہوں دم آب مجھے — ناسخ

قول فیصل۔ اسی جگہ خون کے گھونٹ بھی زبانوں پر ہے۔

لہو کے گھونٹ پینا:- غم کھانا، سخت مصیبت جھیلنا، غصہ برداشت کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دل کہتا ہے کیوں پیتے ہو تم گھونٹ لہو کے
خالی کرو رو رو کے اگر چشم بھر آئے — رند

قول فیصل۔ اس جگہ خون کے گھونٹ پینا بھی زبانوں پر ہے۔ صاحب نور اللغات نے لہو کے گھونٹ پینا بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لہو کے گھونٹ گھونٹنا:- سخت مصیبت برداشت کرنا۔ غصہ ضبط کرنا اور اف نہ کرنا کی جگہ۔ رشک کرنا، حسد کرنا۔ اردو مصدر، قریب المتروک۔

محل فقرہ۔ میں لہو کے گھونٹ بیٹھی گھونٹ رہی ہوں، کیسے گلے کے سے بل نکالتی ہوں۔

(بزم آخر)

گلے کو کاٹ کر اپنے شہیدان محبت نے
لہو کے گھونٹ گھونٹے ہیں حنا پر رکیا کیا آتش

گھونٹا کریں ہم ایک برس یوں لہو کے گھونٹ
اور بادہ خواری میں کٹے برسات آپ کی — رند

قول فیصل بہت کمی کے ساتھ خون کے گھونٹ گھونٹنا بھی ہے

لہو کے نالے بہا دینا:- نہایت خونریزی اور کشت و خون کرنا۔ ہندی۔ فعل متعدی۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اسی جگہ خون کی ندّی، خون کے دریا بہا دینا فصحائے لکھنؤ لکھ دیتے ہیں۔

لہو کی ندّیاں بہانا:- (کنایۃً) کمال خونریزی کرنا۔ انتہا سے زیادہ خون بہانا۔ خون کے دریا بہانا۔ اردو مصدر۔ عورتوں کی زبان۔

سر پھوڑ کے لہو کی بہاؤں گی ندیاں
گر بال بیکا ہو گیا جی میرے لال کا — جان صاحب

قول فیصل۔ اسی جگہ خون کی ندی یا ندّیاں بہانا زبانوں پر زیادہ ہے اور عام طور سے رائج ہے۔

لہو کی ندیاں بہہ جانا:- کثرت سے خون جاری ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ لہو کی ندی بہہ جانا بھی ہے۔

ع ندّی لہو کی چاند سی چھاتی سے بہہ گئی — انیس

اسی محل پر خون کی ندّی یا خون کی ندّیاں بہہ جانا بھی فصیح ہے۔

لہو کی ندیاں بہہ جانا:- نہایت کشت و خون ہونا۔ نہایت خونریزی ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ خون کی ندیاں بہہ جانا، خون کے دریا بہہ جانا بھی زبانوں پر ہے۔

لہو گرانا:- خون بہانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا لازم لہو گرنا بھی مستعمل و فصیح ہے۔

لہو لگا کے شہیدوں میں داخل ہونا:- ذرا سا کام کر کے اپنے کو بڑا کام کرنے والوں میں شامل کرنا۔ کسی کام میں تھوڑا سا شریک ہو کے اپنا نام کرنا۔ کسی امر میں ذرا سا دخل دے کے پورا حقدار بن جانا۔ اردو مثل۔ فصیح، رائج۔

غضب ادائیں ہیں تجھ میں قاتل کہ مرغ رنگ حنا ہو شامل
ترے شہیدوں میں یہ بھی داخل ہوا ہے ظالم لہو لگا کر — راسخ

قول فیصل۔ لہو لگا کے شہیدوں میں ملنا بھی زبانوں پر ہے۔

کس گل کا پوست ناخن رنگیں سے چھل گیا
لالہ لہو لگا کے شہیدوں میں مل گیا — شاد لکھنوی

لہو مل کے شہیدوں میں داخل ہونا، یا لہو مل کے

شہیدوں میں داخل ہونا بھی بولتے ہیں۔
جیسے (داخل ہونا، آزاد۔ یہ کیسے تو خیر چلیے
بندہ بھی لہو مل کے شہیدوں میں داخل ہو جائے
(فسانۂ آزاد)

ہے مرے قتل سے انکار تو کیا ہوتا ہے
خود لہو مل کے شہیدوں میں ہو شامل اے شوخ — قدر

لہو لگا کے شہیدوں میں نام کرنا بھی بولتے ہیں۔
ع لہو لگا کے شہیدوں میں نام کرتے ہیں — لا اعلم

صاحب سرمایۂ زبان اردو لکھتے ہیں کہ لہو لگا کے شہیدوں میں ملنا کے معنی ہیں "کسی رنگ میں شامل ہو کر صورت اور وضع اس کی اختیار کرنا"
لیکن ان معنوں میں شاید ہی اب کوئی بولتا ہو۔

لہو لہان :- خون آلود، خون میں لت پت، وہ شخص جس کا تمام بدن مجروح ہونے کے سبب خون سے آلودہ ہو گیا ہو۔ اردو صفت عورتوں کی زبان۔

جب اس کے خون رلانے کا امتحان ہوا
سینہ جز زخم جگر وہ لہو لہان ہوا — شاد

قول فیصل۔ ہر وہ چیز جو خون میں تر بتر ہو جائے اس کے لئے بھی عورتیں بولتی ہیں۔

مارے صدمہ کے نیم جان ہوئی
سب پلنگ کی لہو لہان ہوئی — شوق لکھنوی

لہو لینا :- خون لینا۔ فصد لینا۔ لہو نکالنا۔ خون کم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جنون عشق میں ہوتی کمی نہ رتی بھر
کسی کے کہنے سے سیر دلی جو ہم لہو لیتے — بحر

لہو ملا ہونا :- قریب کے رشتہ دار، ملک جدی۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب خون ملا ہونا زبانوں پر زیادہ ہے۔

لہو ملنا :- میل جول ہونا، کمال اتحاد ہونا۔

مل گیا دل سے یکایک ترے سوفار کا رنگ
ورنہ بیگانے سے برسوں میں لہو ملتا ہے — داغ
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ زیادہ تر اس محل پر خون ملنا بولتے ہیں۔

لہو منھ سے ڈالنا :- خون کی قے کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہاتھ یوں لیجیو یہ ہر بار نہ ڈال اے گلچیں
چوٹ کھا کھا کے لہو منھ سے نہ ڈالے گلچیں — امیر

قول فیصل۔ اس محل پر خون تھوکنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

لہو موتنا :- پیشاب کے رستے خون موتنا، خون کا پیشاب آنا، سوزاک یا پتھری یا حرارت جگر کے باعث پیشاب میں خون آنے لگنا۔ اردو صرف، رائج۔

لہو موتا کرے کب تک مریض غم ترا ادبت
جگرے ہو خلل پتھری کا حال اس کا دگرگوں ہے — شیخ باقر علی لکھنوی

قول فیصل۔ خون موتنا بھی اسی جگہ بولتے ہیں زیادہ تر اس جگہ خون کا پیشاب آنا یا پیشاب میں خون آنا بولتے ہیں۔

لہو میں ڈوبنا :- خون میں غرق ہونا، خون میں آلودہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ خون میں ڈوبنا بھی بولتے ہیں۔

لہو میں ڈوبنا :- ہندو؛ انگ نہ لگنا، جزو بدن نہ ہونا، جیسے کھاتے ہیں مت رلاؤ۔ سارا کھایا پیا لہو میں ڈوبتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لہو میں لال ہونا :- شہید ہونا، قتل ہونا، ذبح ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہ شکرے تیغوں سے مسلم کے نونہال ہوئے
پدر کی طرح پسر بھی لہو میں لال ہوئے — اوج

لہو میں لتھڑنا :- خون میں بھرنا، خون آلودہ کرنا، خون میں سانسنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

اس صید مضطرب کو تامل سے ذبح کر
داماں دآستیں نہ لہو میں لتھیڑ تو — ذوق

لہو میں نہانا :- (کنایۃً) بہت مجروح ہونا، سر سے پاؤں تک خون میں ڈوب جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع دریا کے جو کید ال لہو میں نہا گئے — انیس

قول فیصل۔ عام بول چال میں اس جگہ خون میں نہانا ہی زبانوں پر ہے۔

لہو میں نہلانا :- اس طرح زخمی کرنا کہ آدمی سر سے پاؤں تک خون میں نہا جائے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہلا دیا عدو کو لہو میں بسان تیغ
میری زباں کے آگے چلے کیا زبان تیغ — مومن

قول فیصل۔ اسی جگہ خون میں نہلانا بھی بول دیتے ہیں۔

لہو میں ہاتھ رنگنا :- کسی کے خون سے ہاتھ رنگین کرنا، کسی کو قتل کرنا، خون کرنا، ذبح کرنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس جگہ خون میں ہاتھ رنگنا (یا) خون سے ہاتھ رنگین کرنا بھی زبانوں پر ہے۔

لہو نچوڑنا :- خون کا قطرہ جسم میں باقی نہ رکھنا، کل خون صرف کر دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہے تشنگی وہی غم الفت کی آج تک
سارا لہو نچوڑ کے میں نے پلا دیا — امیر

لہو نکالنا :- یعنی نشتر مارنا، خون بہانا، فصد کھولنا، جسم سے خون جاری کرنا، خون نکالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ خون نکالنا بھی زبانوں پر ہے۔

لہو نکلنا :- زخم کا خون دینا ۔ جسم سے خون نکلنا ۔ خون جاری ہونا ۔ خون بہنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

فرقت ساقی میں نکلے گا لہو جائے شراب
اب دہانِ شیشہ زخموں کا دہن ہو جائیگا ناسخ

قول فیصل ۔ خون نکلنا زبانوں پر زیادہ ہے ۔

لہو نہ دینا :- خون نہ نکلنا ۔ خون بھی نہ نکلنا ۔ اردو محاورہ ، فصیح ، رائج ۔

ع کھلوائے فصد اگر تو کبھی رگ لہو نہ دے
انیس

لہو و لعب :- (بفتح اول) کھیل کود ۔ سیر ۔ تماشا ۔ عیش و نشاط ۔ تفریح ۔ ہنسی مذاق عربی مذکر ، تعلیمیافتہ [illegible] قلیل الاستعمال

قول فیصل ۔ عام طور سے لہو و لعب بفتح عین زبانوں پر ہے ۔

اب عبث افسوس ہے یہ اے منیر
عمر ساری کھو کے لہو و لعب میں منیر

لہو ہلکا ہونا :- خون کو دیکھ کے برداشت نہ کر سکنا ۔ خون کو دیکھ کے چکر آ جانا ۔ اردو صرف ۔ عورتوں کی زبان ۔

غش آ نہ جائے دیکھ کے قاتل کو موج خوں
نازک مزاج کا کہیں ہلکا نہ ہو لہو داغ

اس سرخ ڈوپٹے کی طرف دیکھ نہ اے دل
ناحق سبکی ہوگی لہو تیرا ہے ہلکا بحر

لہو ہو کر بہہ جانا :- کسی عضو کا خون ہو کر بہہ جانا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

لہو ہو بہہ گیا آنکھوں سے اے سوز
یہی تھی کیا مگر تقدیر دل کی سوز

لہو ہونا :- لہو کا رنگ اختیار کرنا ۔ خون بن جانا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

پانی ہو جائے کو یہ ہے وہ لہو ہونے کو
نہ بھروسا ہے جگر کا نہ بھروسا دل کا شرف

قول فیصل ۔ اسی جگہ خون ہونا بھی استعمال کرتے ہیں ۔

لئے :- (بکسر اول و دوم) کسی کتے کو دوڑانے کیلئے یہ لفظ زبان پر لاتے ہیں ۔ اردو ، عوام کی زبان ۔

قول فیصل ۔ تکرار کے ساتھ لے لے بھی بول دیتے ہیں ۔

لئے :- واسطے ۔ غرض سے ۔ سبب سے ۔ وجہ سے ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔

خاروں کیلئے رخ طرف گل نہیں کرتے
تعریف خوش الحانی بلبل نہیں کرتے امیر

لئے :- (۲) لئے ہوئے ، لے کر ، ہمراہ ، ساتھ ، اردو ، فصیح ، رائج ۔

ع اصغر کو لئے خیمے سے نکلے شہِ والا ادیب

قول فیصل ۔ اس جگہ لئے ہوئے زبانوں پر زیادہ ہے ۔

رعب و جلال فاتح خیبر لئے ہوئے
عباس نکلے قوت لشکر لئے ہوئے مولف

لئے :- (۳) تکمیل فعل کے واسطے ۔ اردو فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ رات کو جتنے دسہری آم دئے تھے ہم نے سب کھا لئے چھوٹے بھائیوں کے لئے کوئی بھی نہ رکھا ۔

لئے آنا :- لے کر آ جانا ۔ اردو صرف فصیح ، رائج ۔

ع زینب وہی حلم لئے آئیں بہ عز و جاہ انیس

لئے بیٹھنا :- ضد کرنا ۔ اردو صرف ، عورتوں کی زبان ۔

رکھا ہی نہیں میرے جنوں نے کوئی پردہ
بیکار لئے بیٹھے ہو اب شرم و حیا کو جلیل

لئے پڑا رہنا :- کسی کو لئے ہوئے لیٹے رہنا ۔ کسی کو ہر وقت اپنے ساتھ لٹائے رکھنا ۔ اردو صرف ۔ بازاری زبان

محل صرف ۔ کل دولت رنڈی بازی میں اڑا دی اب ایک سینگی والی کو بٹھا لیا ہے ہر وقت لئے پڑے رہتے ہیں ۔

لئے پڑا ہونا :- بیماری میں مبتلا ہو کر صاحب فراش ہونا کی جگہ

نظر کس چشم فتاں سے لڑی ہے
کہ آنکھوں کو لئے نرگس پڑی ہے امیر
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب یہ صرف قریب متروک ہی ہے

لئے پھرنا :- تذکرہ کرنا ذکر کرنا ، کہنا بار بار کہنا ۔ اردو صرف ، عورتوں کی زبان

بھرا ہوا ہے مرے دل میں اور کیا کیا کچھ
فغاں کو آپ لئے پھرتے ہیں فغاں کیسی داغ

لئے پھرنا :- ہر جگہ ساتھ لے جانا ۔ ہر وقت ساتھ رکھنا ۔ ساتھ لیکر پھرنا ۔ ہمراہ لئے جانا ساتھ لیکے چلنا ۔ اردو صرف فصیح ، رائج ۔

حسرت جلوۂ دلدار لئے پھرتی ہے
پس روزن پس دیوار لئے پھرتی ہے آتش

صبا نے جب سے سنگھائی ہے مجھ کو بو تیری
چمن چمن لئے پھرتی ہے جستجو تیری جلیل

لئے جانا :- ساتھ لئے ہوئے کسی کو کہیں جانا ۔ کسی کو کہیں ہمراہ لے جانا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

مدعا محو تماشا ہے شکست دل ہے

آئینہ خانہ میں کوئی لئے جاتا ہے مجھے　غالب

لئے جانا :- لیکر جانا۔ اردو حرف فصیح، رائج۔

کیا کہیں او ستم ایجاد کدھر جاتے ہیں
جس طرف دل لئے جاتا ہے ادھر جاتے ہیں　مؤلف

لئے جانا :- ساتھ لے جانا۔ زبردستی لیجانا۔ ہمراہ لے جانا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

اب خبر لیجئے لاش اٹھتی ہے مجبور رہوں میں
سب مجھے آپ کے کوچے سے لئے جاتے ہیں
حیدر لکھنوی

لئے چاٹا کرو :- بیکار اور بے مصرف چیز کے لئے مستعمل ہے۔ اردو حرف قلیل الاستعمال۔ محل صرافہ۔ اگر کل کو عملداری اٹھ گئی تو کاغذ لئے چاٹا کرو۔　(دریائے صادقہ)

قول فیصل۔ زیادہ تر عورتیں ہی بولتی ہیں۔

لئے دیئے رہنا :- خود دار اور غیور ہونا۔ رکھ رکھاؤ کے ساتھ رہنا۔ اردو حرف: عوام کی زبان۔ محل صرافہ۔ باپ کے بعد صاحبزادے نے اپنے کو بہت بدلا ہے اپنے کو بہت لئے دئے رہتا ہے سب کا خیال و پاس ہے۔

لئے رہنا :- ناگوار بات کا اظہار نہ کرنا۔ بلکہ کینہ پروری کیلئے دل میں پوشیدہ رکھنا۔　(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ زیادہ تر عورتوں کی زبان ہے۔

لئے رہنا :- (کنایۃً) خود داری کرنا (فقرہ) وہ اپنے کو بہت لئے رہتے ہیں کسی سے کچھ مانگتے نہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ اہل لکھنؤ لئے دئے رہنا بولتے ہیں۔

لئیق :- (بروزن شفیق) یہ لفظ عربی نہیں ہے لائق سے لبگاڑ کر بنا لیا ہے فصحاء اس جگہ لائق بولتے ہیں۔ (نور اللغات)

لئیق غلط ہے اور لائق کے معنی ہیں سزاوار اہل اردو کے ہاں ذی استعداد، لائق، قابل مرادف الفاظ۔　(قاموس الاغلاط)

قول فیصل۔ یہ لفظ اردو ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

لئیم :- (بفتح اول و یائے معروف) ناکس بخیل یا کنجوس۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنجہائے گراں مایہ کیا کئے　غالب

لئے مرنا :- الزام دینا۔ ناحق نام لگانا۔ بلا سبب ملزم ٹھہرانا۔ بہتان رکھنا۔ تہمت دھرنا۔ اردو حرف متروک۔

آپ کو میں ہلاک کرتا ہوں
لئے مرتے ہو کس پہ مرتا ہوں　مومن

کشتۂ ناز کرے خون کا دعویٰ کس پر
لئے مرتا ہے یہ تو اے دل شیدا کس پر　جلال

لئے ہونا :- خودداری کے واسطے مستعمل ہے

عشق صنم ہے اس میں ہیں خودداریاں ضرور
اے دل خدا کے واسطے خود کو لئے ہوئے　رند

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ حرف قریب بمتروک ہے۔

لئے ہونا :- واسطے ہونا۔ اردو حرف فصیح، رائج۔

ع اس ہاتھ کیلئے تھی یہ شمشیر مرحبا　انیس
(فرہنگ انیس)

لَے :- (بفتح اول) آواز۔ سُر، آہنگ، لحن، لہجہ۔ آوازِ موزوں۔ اردو صفت، رائج۔

شوق اگر یوں ہی رہا آواز مطرب کا مجھے
آہ جو منہ سے نکل جائیگی لے ہو جائیگی　رشک

ڈوبی ہوئی لے میں سب کی آواز
وہ آفت جاں سروں کا انداز　اختر شاہ اودھ

لے :- ہندی شوق۔ آرزو۔ تمنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لے :- ہندی دھن۔ رٹ۔ خیال۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لگے :- ہندی تسلسل۔ سلسلہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لگے :- ہندی عادت۔　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لے :- ہندی (بکسر اول) (لینا سے امر کا صیغہ) پکڑ۔ تھام۔ روک۔ اردو، فصیح، رائج۔ محل صرفہ۔ روز تقاضا کیا کرتا تھا آج اپنی ایک ایک پائی لے اور سیدھا گھر کو چلا جا۔

قول فیصل۔ اسی جگہ لو اور لیجئے بھی زبانوں پر ہے۔

لے :- ہندی لے جا۔ ایک ہاتھ سے کسی دوسرے ہاتھ میں کچھ دینا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

پیک فرخ فال، اے منزل شناس، اے ماہ نو
لے یہ نامہ لے مرا تو قاصد ایام ہے
عزیز لکھنوی

لے :- ہندی متوجہ ہو۔ سن۔ لو کا مترادف۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

آج سے وحشت فزوں ہر روز ہے
لے مبارک ہو دلا نوروز ہے　ناسخ

لے :- ہندی تزئین کلام کے لئے زائد بھی آتا ہے جیسے۔ لے بھلا یہ بھی کوئی بات تھی جس پر تمہارا سن بھول گیا۔　(فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ اب اس جگہ لے کی جگہ لو زبانوں پر زیادہ ہے جو عورتوں کی زبان ہے ۔

لے : ۲ سنبھال ۔ قابو میں کر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لے : ۳ خاموش رہو ، چپ رہو ۔ خدا کیلئے ۔ اچھا بس اب بس ختم کرو ۔ اردو ۔ عورتوں کی زبان ۔

مثال صرف ۔ بس آپ کے حملے شروع ہو گئے
لے شعر سننے دیجئے ۔ (امراؤ جان ادا)

لے : ۴ ابتدا ظاہر کرنے کے لئے ۔ شروع سے ۔ آغاز سے ۔ ابتدا سے ۔ اردو ، رائج ۔

ع واقف اس بات سے ہیں ایک سے لے تا بہ ہزار
جرأت

قول فیصل ۔ دکے ، کے اضافے کے ساتھ بھی عورتیں بولدیتی ہیں ۔ جیسے ایک سے لیکے دس تک کی گنتی دس بار لکھو تو یاد ہو گی ۔

لے : ۵ دیکھ کی جگہ ۔ خوش ہو ۔ اردو ۔ فصیح ، رائج ۔

جس دل کو ڈھونڈھتا تھا وہ ہم نے بتا دیا
لے درد عشق تجھ کو ٹھکانے لگا دیا جلال

لے : ۶ حرف تنبیہ و خطاب ۔ سن ، متوجہ ہو جا ، معلوم کر ۔ آگاہ باش ۔ اردو قلیل الاستعمال ۔

کہتے نہ تھے ہم شکوۂ بیداد نہ کرنا
لے اے دل مضطر وہ ہوئے تجھ سے خفا لو

مظفر یار جنگ اشرف

ع لے بہار ترے لینے کو حسین آتے ہیں انیس

لے : ۷ بس کی جگہ ۔ اردو ، عورتوں کی زبان ۔

جنون اک شغل تھا لے اپنے ہاتھوں وہ بھی کھو بیٹھے
بہت پچھتائے ہم پرزے اڑا کر جیب و داماں کے
صبا

لیّا :- (بفتح اول و تشدید دوم) مرمرے یا رام دانے کی بنی ہوئی ٹکیہ جو گڑ یا شکر کے شیرے میں ملا کے بنائی جاتی ہے ۔ اردو ، مونث ، رائج ۔

قول فیصل ۔ دیہاتی حضرات صرف مرمروں کو بھی کہتے ہیں ۔

لیّا پونجیا :- (واؤ غیر ملفوظ) پونجی ، ہندی ۔ مونث ۔ عورتوں کی زبان ۔

(فقرہ) اعتبار کے بدولت ساری لیّا پونجیا ہاتھ سے کھو بیٹھے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ ۔ "لکھنؤ میں لیّا پونجی کہتے ہیں"

اس جگہ عوام لکھنؤ لٹیا پونجیا بولتے ہیں ۔

لیا جانا :- مغلوب ہو جانا ۔ تعاقب کر کے پکڑا جانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

لیا دیا : ۱ (بکسر اول و چہارم) نیک کاموں کا ثمرہ ، خیر خیرات ۔ اردو صرف ، عوام کی زبان ۔

جو تو بوئے گا وہی کاٹے گا جو کرے گا تو وہ بھرے گا تو
ترے کام کچھ بھی جو آئے گا تو یہیں کا تیرا لیا دیا قلق

لیا دیا :- ۲ نقصان کیا کی جگہ ۔

رکھتا ہے مصحفی سے جو ناحق تو اتنی لاگ
اے چرخ سفلہ اس نے ترا کچھ لیا دیا مصحفی

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب یہ صرف متروک ہے ۔

لیا دیا :- ۳ اعمال کا نتیجہ ۔ اردو صرف قلیل الاستعمال ۔

تو نے عبث وبال لیا دیکھے داغ دل
روز حساب ہوئے گا ظاہر لیا دیا شعور

لیا دیا آگے آنا :- نیکی بدی کا نتیجہ ملنا اچھے اعمال کا پھل ملنا ۔ اردو صرف ، قریب بمتروک ۔

نالے سے گرتے گرتے رہا سر پہ آسماں
کچھ آج آگیا مرے آگے لیا دیا عارف

لے اڑنا :- ۱ لے کر بھاگ جانا ، اپنے ساتھ لے کر اڑ جانا ، تیزی کے ساتھ چلا جانا لے کر رفو چکر ہو جانا ، بھگا لیجانا ۔ اڑا لیجانا اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

ہوا میرے جنوں کی لے اڑے گی تیرہ بختی کو
لگا دے چوکڑی اے بت غزال وحشت دل کی نسیم

ہیں جوانان چمن باغ کی دیواروں پہ
لے اڑا حسن گر شاہد گلزار کا کوئی ذکیہ

لے اڑنا :- ۲ بھڑکا دینا ، تیز کرنا ، نشے میں ہوش و حواس کھو دینا ۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال ۔

ذوق مے نوشی بڑھاتی ہے گھٹا برسات کی
اور لے اڑتی ہے مستوں کو ہوا برسات کی انیس

وہ نگاہ مست دل کو لے اڑی کہ دیکھنا
کب ہوا ہم سے تحمل اس شراب تیز کا معروف

لے اڑنا :- ۳ قبضہ پانا ، حاصل کرنا ۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

اس بت یکتا کا جلوہ لے اڑے اہل نظر
سر رگڑنے کے لئے کعبہ میں پتھر رہ گیا ذکی

لے اڑی گھونگھٹ کے اندر سے نگاہ مست ہوش
آج ساقی نے پلائی مے ہمیں چھانی ہوئی
جلیل

لے اڑنا :- ۴ مزید ارنا دینا ، مزہ دوبالا کر دینا ، رونق بڑھا دینا ، کمال دونق

دینا کسی امر کو۔ اردو صرف، قریب بمتروک۔

بلبل کے نالے لے اڑے فصل بہار میں
دیوانہ کبر سے پہاڑ کے صیّاد ہو گیا آتش

لے اڑنا :۲ لیجانا۔ پہونچا دینا۔ اردو۔ صرف، قریب بہ متروک۔

اس بزم دلکشا میں بٹھا ہی دیا مجھے
دیکھو مرا خیال کہاں لے اڑا مجھے نامعلوم

لے اڑنا :۳ نقل اڑا لینا۔ طرز حاصل کر لینا۔ ڈھنگ حاصل کر لینا۔ اچک لینا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

باغ سخنوری میں وہ مرغ خوش بیاں ہوں
نکلے جو منہ سے میرے بلبل وہ لے اڑے یاں
شاد

قول فیصل۔ اسی محل پر اڑانا اور اڑا لینا بھی بولتے ہیں۔

اڑائے کچھ ورق لالے نے کچھ سنبل نے کچھ گل نے
چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری
علامہ اقبال

اڑالی طوطیوں نے قمریوں نے عندلیبوں نے
چمن والوں نے مل کر لوٹ لی طرز فغاں میری اقبال

لے اڑنا :۴ زیادہ مزین کر دینا، خوب موزوں کر دینا، کھلا دینا، رونق بڑھا دینا۔ جیسے یہ گوٹ تو دھنائی کو لے اڑی۔

باعث اوج ہے عشق بت ترسا مجھ کو
لے اڑا نالۂ نا قوس کلیسا مجھ کو صابر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لیاقت :۔ (بکسر اول و فتح سوم) قابلیت استعداد، ہنر۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

لڑکا ہو ذکی، ذہن و ذکاوت بہت اچھی
استاد بھی ہے اس کی لیاقت کا ثناخواں مہر
(قران السعدین)

لیاقت :۲ وصف، خوبی، جوہر، عمدگی۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

تمکو تو سب طرح کی لیاقت خدا نے دی
سچ ہے ہمیں میں کوئی لیاقت نہیں رہی صفدر

لیاقت :۳ دانائی، ہوشیاری۔ اردو مونث فصیح، رائج۔

لیاقت :۴ کسی چیز کے حاصل کرنے کا مادہ۔ اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

لیاقت :۵ شائستگی، تمیز۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عورتیں لیاقت مند بمعنی تمیز دار لائق، نیک صالح اور لیاقت مندی بمعنی تمیز داری، لائق مندی، نیکی کی ترکیبوں سے بول دیتی ہیں۔

لیاقت :۶ حوصلہ، ظرف۔ اردو، مونث۔ قلیل الاستعمال

زمانے لگی خدا کی قدرت
تو اس کو بھی یہ ہوئی لیاقت اختر شاہ اودھ

لیاقت :۷ مقدور، مقدرت، طاقت قوت۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

بولا یہ براق اب مری طاقت نہیں ہوں
پرواز کی مجھ میں کبھی لیاقت نہیں مولا وحید

لیا گیا :۔ رسوا ہوا، ذلیل ہوا، نادم ہوا شرمندہ ہوا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لیال :۔ کھیلیں۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لیا ہمیشہ بصیغۂ واحد آتا ہے جیسے ہوئے چاولوں (مرمروں) کی میٹھی ٹکیا۔"
مؤلف تائید کرتا ہے۔

لیا ہی نہیں پڑتا :۔ مزاج کی حد نہیں ملتی۔ حال ہی نہیں کھلتا، بڑا ہی مغرور ہے دہلی کی عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

لیا ہی نہیں جاتا :۔ مانے نہیں بنتا سنبھالے نہیں سنبھلتا، کسی طرح قابو میں نہیں آتا۔ دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

لیا ہی نہیں جاتا :۲ دھوکا نہیں کھاتا عورتیں اپنے بیوقوف بچے سے کہا کرتی ہیں کہ اتنے اتنے نہیں لئے جاتے یعنی تیری عمر کے اور لڑکے کسی کے کسی طرح کے دم جھانسے میں نہیں آتے ہیں اور تو کیسا کم عقل ہے کہ تجھے ہر شخص پھسلا لیتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لے آنا :۔ جا کر کسی کو ساتھ لانا، ساتھ لانا، اٹھا لانا۔ لے کے آنا، خرید لانا، باہر سے لانا، دوسرے ملک سے لے کر آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اور باز او سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا
ساغر جم سے مرا جام سفال اچھا ہے غالب

لیبیبر :۔ لعاب دہن جس میں چپک ہو ہندی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لیبیبڑ :۔ (بیائے معروف و فتح سوم) آنکھ کا کیچڑ۔ اردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان

لے بڑھنا، لے پڑنا:- عادت پڑ جانا مزہ پڑ جانا، چسکا لگنا، کسی چیز کی عادت پڑ جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لے بھاگنا:- کوئی چیز لے کر بھاگ جانا لے کر چل دینا، اردو صرف۔ عوام کی زبان محل صرف۔ میں سمجھتا تھا کہ آدمی نیک ہے لیکن میری موجودگی میں آنکھ بچا کے لوٹا لے بھاگا۔ خدا سمجھے گا۔

لے بھاگنا:-[۲] عورت کو بھگا لے جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ بھگا لے جانا عوام کی زبان ہے۔

لے بھاگنا:-[۳] کسی کا طرز اڑا لینا (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لے بھاگنا:-[۴] بے سکھائے پڑھائے کوئی بات حاصل کر لینا۔ کسی کام کے نکات سے واقف نہ ہونا۔

(فقرہ) کچھ پڑھو، کسی سے سیکھو۔ صرف ادھر ادھر سے لے بھاگنے سے کام نہیں چلتا۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لے بھاگو، لے بھگو:- اتائی طفیلیا وہ شخص جس نے بغیر استاد کام اختیار کر لیا ہو کسی کا طرز اڑانے والا، وہ شخص جس نے قاعدہ و ترتیب سے سیکھے بغیر کوئی کام اختیار کر لیا ہو۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں خاص طور سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لے بھائی:- (برائے ندا و خطاب) سنو بھائی، دیکھو بھائی۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

لے بھول جانا:- عادت بھول جانا

شعر: محشر ہے بپا بزم میں یا نالۂ سنج
نغمہ کیا چیز ہے لے بھول گئی اپنی کا کو روی محسن

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لے بیٹھنا:- ساتھ لے کر پانی کی تہ میں بیٹھ جانا۔ لے ڈوبنا۔ اردو صرف، رائج۔

لے بیٹھنا:-[۲] (کنایۃ) اپنے ساتھ دوسرے کو نقصان پہنچا دینا کی جگہ۔ دوسرے کو اپنے ساتھ تباہ کرنے کی جگہ۔ جیسے اپنا تو دیوالہ نکالا ہی تھا۔ دوسرے کو بھی لے بیٹھے۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ لے ڈوبنا بولتے ہیں۔

ع خود تو ڈوبے ہیں مگر یار کو لے ڈوبیں گے مشہور

لے بیٹھنا:-[۳] اپنے ساتھ لے کر گرنا، اپنے ساتھ گرانا، لے گرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ لالہ کی قناتی دیوار گری تو لیکن ہمارے کمرے کی چھت بھی لے بیٹھی۔ بڑا نقصان ہوا۔

لے بیٹھنا:-[۴] کسی عورت کو اپنے گھر میں ڈال لینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ گھر بٹھا لینا، گھر میں ڈال لینا، عوام لکھنؤ بولتے ہیں۔

لے بیٹھنا:-[۵] کوئی کام شروع کرنا کوئی شغل شروع کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ترے مجنوں تو بیکاری میں بھی باکار رہتے ہیں
کھلا جب کوچہ گردی سے تو لے بیٹھے گریباں کو جلیل

لے بیٹھنا:-[۶] ایسا تذکرہ شروع کرنا جو بے محل ہو۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان

بوسہ لینے کا عوض آپ نے یوں مجھ سے لیا
سارنے چار کے لے بیٹھے شکایت میری جلیل

لیپ:-[۱] (بیائے مجہول) ضماد۔ وہ دوا جو پانی یا روغن میں ملا کر کسی جگہ لگائی جائے اردو، مذکر، رائج۔

لیپ:-[۲] کہگل، لپائی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لیپ:-[۳] وہ دوا جو ڈور پر پھیرتے ہیں تاکہ مانجھا ٹھہرے۔

وہ لاغر شکستہ بدن ہول جو ہو خاد
سمجھیں پتنگ باز کہ ہے لیپ ڈور پر رشک

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر لبدی زبانوں پر ہے۔

لیپا پوتا:-[۱] لیپا اور پوتا ہوا پلستر کیا ہوا

[۲] بنا بنایا کیا کرایا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ معنی نمبر ا میں لپا پتا زبانوں پر ہے معنی نمبر ۲ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لے پالک:- گود لیا ہوا لڑکا یا لڑکی متبنیٰ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

خواستگاری جو کرے اس کے نسب میں شک ہے
دخت رز پیر خرابات کی لے پالک ہے
اسیر لکھنوی

لے پالک گھر گھالک:- لے پالک گھر کی تباہی کا باعث ہوتا ہے۔ اپنا پھر اپنا ہے غیر پھر غیر ہے۔ اردو مثل۔ عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

محل صرفہ۔ گویا ہوئی پھٹے منہ لعنت خداوند تیرے منہ پر کہ غیر مذہب والے کو دھگڑا بنا کر بیٹھی ہو اور گھر برباد کیا۔ شعلہ نشاں کو قتل کرایا اس کے بیٹے کو ہلاک کیا وہ جو مثل ہے کہ لے پالک گھر گھالک وہ اصل ہے اسی واسطے تجھ کو پالی پوس کر جلنے نے اتنا بڑا دھینگڑا کیا تھا۔ (طلسم ہوشربا)

لیپ پوت:- لپائی پتائی۔ مونث (فقرہ) جس مکان کی لیپ پوت نہ ہوتی رہے پڑے پڑے کھنڈر ہو جاتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ لپائی پتائی، یا لیپا پوتی عوام کی زبانوں پر ہے

لیپ پوت:- ناشی طور پر باہمی تنازعہ کا ختم ہو جانا یا بگڑی بات بنانا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

لیپ پوت برابر کرنا:- (کنایتہً) کسی بات قصہ کا پوشیدہ کرنا، چھپا دینا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

لے پڑنا:- ساتھ لے کر لیٹ جانا۔ ساتھ لے کر گر پڑنا، کسی عورت سے زبردستی ہمبستری کرنا، کسی عورت سے زبردستی لپٹ جانا، کسی عورت کو گرا کر اس پر سوار ہو جانا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لے پڑو دھے پڑو:- (بہر دو واؤ معروف) حکمت عملی سے دوسروں کا مال دبا بیٹھنے والا۔ حکومت بڑی لے پڑو دھے پڑو ہے۔ (داؤد و ہیچ) (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

لیپ چڑھانا:- پلستر کرنا۔ لیپنا۔ ضماد کرنا۔ چھیڑنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس محل پر لیپ لگانا عام طور سے بولتے ہیں۔

لیپا چیپا:- کوئی چیز کسی کے سر تھوپنا۔ کوئی چیز کسی کے ذمے کرنا۔ لکھنؤ کی عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

لیپ کرنا:- ضماد کرنا۔ چھیڑنا۔ اردو صرف۔ رائج۔

لیپ لگانا:- ضماد کرنا۔ چھیڑنا۔ کسی گاڑھی دوا یا مرہم کو زخم پر پھیلا کے لگانا۔ اردو صرف۔ رائج۔

لیپنا:- (بیائے معروف) پوتنا۔ کہگل کرنا۔ سفیدی کرنا۔ گوبری کرنا۔ اردو۔ عوام کی زبان۔

محل صرفہ۔ نشواط سحر پڑھ کے پھر درہ کوہ میں چلا گیا اور وہاں بیٹھ کر گوگل جلایا۔ خون خوک سے زمین لیپی۔ (طلسم ہوشربا)

لیپنا:- (کنایتہً) چھپانا۔ مخفی کرنا۔ عیب چھپانا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرفہ۔ چونکہ بہو کا معاملہ ہے اس لئے چاہتی ہیں کہ اس کے ہر عیب کو لیپ دوں۔ اور یہ طے ہے کہ بات چھپنے والی نہیں ہے۔

لیپنا:- پڑھا ہوا بھول جانا۔ لڑکے جو کچھ معلم سے پڑھتے ہیں اس کے فراموش کر دینے سے بھی کنایہ ہے۔ آموختہ بھول جانا۔ لکھنؤ کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب سرمایۂ زبان اردو نے بھی یہی معنی لکھے ہیں مگر اب یہ صرف متروک ہے۔

لیپنا پوتنا:- (بیائے معروف و واؤ مجہول) کہگل کر کے اس پر چھوئی مٹی سے سفیدی پھیرنا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

کیوں منگائی ہے یہ پنڈول تمہیں
لیپنا پوتنا بھی آتا ہے (داغ)

لیپنے کا نہ پوتنے کا:- کسی کام کا نہیں محض نکما اور بیکار ہے۔ جیسے بلی کا گوہ لیپنے کا نہ پوتنے کا۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی عورت بولتی ہو۔

لیپے میں آجانا:- آٹے کے ساتھ گھن پس جانا۔ آلودہ ہو جانا۔ دوسرے کی مصیبت یا بلا میں آپ بھی مبتلا ہو جانا۔ ناگہانی آفت میں آجانا۔ عوام کی زبان۔ جیسے پڑوسن نے کوسنے دیے میں لیپے میں آگئی۔ کیا کہیں اس کے ساتھ ہم بھی لیپے میں آگئے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

لیتا بھولے نہ دیتا:- نقد تجری کی تعریف میں بولا کرتے ہیں کیونکہ ادھار لینے دینے کو طرفین سے کوئی بھول ہی جایا کرتا ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لتھڑا:۔ پرانا ٹوٹا جوتا۔ ہندی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں کھونسڑا (بالفتح اول) بولتی ہیں۔

لتھڑے پڑنا:۔ جوتیاں پڑنا، کمال ذلیل ہونا۔ لازم۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

لتھڑے چیتھڑے:۔ ٹوٹی جوتی، پھٹے کپڑے جیسے

چار دن پھر صاحب عالم بن گئے
خوب گل چھرّے اڑا لیے آخر کو پھر وہی لنگوٹی جیب
لتھڑے چیتھڑے، فاقہ، فقر در بدر خاک بسر ہیں
(دنگفر دہلوی) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لتھڑے کھانا:۔ جوتیاں کھانا، نہایت ذلت سے پٹنا۔ کھونسڑے کھانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لتھڑے لگانا، لتھڑے مارنا:۔ جوتیاں مارنا، کنایۃً "کمال ذلیل کرنا"۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لیت و لعل:۔ ٹال مٹول، بہانہ، وعدہ وعید، امروز فردا۔ (کرنا کے ساتھ) عربی الفاظ فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج۔

جی گیا بہر کا اس لیت و لعل میں لیکن
نہ گیا ظلم ہی تیرا نہ بہانا ہی گیا (میر)

قول فیصل۔ جناب صاحب بسکون حرف عین کہا ہے جو اردو ہے

جان اے جان یہاں تو جاتی ہے
کس کو یہ لیت و لعل بھاتی ہے (جان صاحب)

عربی میں لیت واسطے ایسی چیز کی آرزو کے ہوتا ہے جس کا حصول ناممکن ہو اور لعل ایسی آرزو کے واسطے جس کا حصول ممکن ہو۔ یہ دونوں تمنا کے کلمے ہیں۔

لیت و لعل میں ڈالنا:۔ وعدہ وعید کر کے ٹالنا، جھمیلے میں ڈالنا، بکھیڑے میں ڈالنا، ٹال مٹول کرنا۔

ہر دم قلق سے جان پہ تازہ عذاب ہے
لیت و لعل میں ڈالو نہ کار ثواب کو (معروف)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں زیادہ تر لیت و لعل (بسکون عین) ہی زبانوں پر ہے جو اردو ہے۔

لتھیڑا:۔ چیتھڑا، پھٹے ہوئے کپڑے۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لیتے دیتے کی دونوں جہاں میں خیر:۔ فقیروں کی دعا۔

سائل ہیں لیتے دیتے کی دونوں جہاں میں خیر
بوسہ ہمارے حق میں ہے توشہ خیر کا (راسخ) (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لیٹ:۔ (LATE) دیر، بے وقت، وقت کے بعد، تاخیر سے، مقررہ وقت کے بعد۔ انگریزی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ تم جب آتے ہو لیٹ آتے ہو۔ وقت کی پابندی نہیں کرتے۔

لیٹ:۔ لیٹنا سے امر کا صیغہ۔ لیٹ رہ، لیٹ جا۔ سو جا۔ اردو، رائج۔

محل صرف۔ بھیا کمرے میں لیٹا ہے جا تو بھی اسی کے پاس لیٹ۔

لیٹ جانا، لیٹے جانا:۔ (۱) پڑ جانا۔ دراز ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر صرف لیٹ جانا ہے۔

لیٹ جانا، لیٹے جانا:۔ تھک جانا، آگے نہ چل سکنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ کبھی کبھی کے ساتھ لیٹ جانا ہی ہے۔ عوام بیمار ہو جانا، فرسٹیما ہو جانا کے معنوں میں بول دیتے ہیں۔

لیٹ جانا، لیٹے جانا:۔ (۲) ہمت ہار دینا، کنایہ ہے کسی کے آگے عجز و انکسار کرنے سے بھی (نور اللغات)

قول فیصل۔ ہمت ہار دینا کے معنوں میں کبھی کے ساتھ عوام کی زبان ہے اور عجز و انکسار کرنے کے محل پر بچھا جانا بولتے ہیں۔

لیٹ جانا، لیٹے جانا:۔ (۳) کھڑی کھیتی کا زمین پر گر جانا۔

(فقرہ) بارش زیادہ ہوئی کھیتی لیٹ گئی (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لیٹ جانا:۔ (۵) ہار ماننا، مغلوب ہونا۔ (۶) قدموں میں گرنا، پیروں پڑنا (۷) اوندھا پڑنا، پٹ پڑنا (۸) پٹلا پڑنا، بیٹھنا، جیسے گرد کا لیٹنا۔ پورب کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے

لیٹر:۔ خط، چٹھی۔ انگریزی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ انگریزی کے حساب سے اس کا تلفظ لیٹر بغیر دیا ہے۔ اردو والے لیٹر بولتے اور لکھتے ہیں۔

لیٹنا:۔ سیدھا ہو کر پڑنا، پڑ نا سونا، آرام کرنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

سرخ آنکھیں ہیں ابھی جاگے ہیں خواب ناز سے

ہاتھ ماتھے پر ہیں لیٹے نیا عجب انداز سے رشک لکھنو

قول فیصل - اسی جگہ عورتیں کمی کے ساتھ ٹاٹس بھی بول دیتی ہیں جیسے ان کو ہر وقت ٹاٹس سوار رہتی ہے۔

لیٹنا ہے ہار ماننا، مغلوب ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لیٹا پوٹا :- بیٹ کر کر دیٹ لینا - سونا آرام کرنا، صرف بیٹ کر آرام کرنا - اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

لے جانا :- سبقت لے جانا، بھگا لیجانا، جیتنا - (نور اللغات)

قول فیصل - تنہا نہیں بولتے، سبقت، بازی وغیرہ کے ساتھ بولتے ہیں۔

لے جانا :- ٹھہرنے نہ دینا، بیٹھنے یا رہنے نہ دینا - اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مسکن کیا تھا دل نے جو گیسوئے یار میں
سودا نہ ہاتھوں ہاتھ اسے یہاں سے لیگیا جرأت

قول فیصل - ساتھ لے جانا، ہاتھوں ہاتھ لے جانا وغیرہ کے ساتھ بولتے ہیں۔

لے جانا :- لے کر چلے جانا، الحاد کر لیجانا، بہکا کر لے جانا۔

مدت کے بعد گھر مرے آیا تو کیا کہیں
کچھ کہہ گئے کان میں مرے بدذات لیگیا جرأت
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - بہکا کے لے جانا، بھگا کے لیجانا بھی زبانوں پر ہے - تنہا نہیں بولتے۔

لے جانا :- ایک ملک سے دوسرے ملک میں لے کر روانہ ہو جانا - دوسرے ملک کو مال لادنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - تنہا نہیں بولتے۔

لے جانا :- لے ڈوبنا، برباد کر دینا جیسے اپنے ساتھ اسے بھی لے گئے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اس جگہ لے ڈوبے زبانوں پر ہے۔

لے جانا :- مار ڈالنا، اٹھا دینا، قائم نہ رکھنا، جینے نہ دینا۔

کھا کھا کے غم ہر ایک کا یاں گھلتے گھلتے کو بس
دنیا ہی سے ہمیں غم احباب لے گیا
جرأت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - تنہا ان معنوں میں نہیں بولتے

لے جانا :- بہا دینا، گرا دینا، ڈھا دینا

ہاتی ہے جوش گریہ سے اب تو خدا کا نام
سب گھر کے گھر کو موسم برسات لے گیا
جرأت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اس طرح اب کوئی نہیں بولتا۔

لے جانا :- سلب کرلینا، چھین لینا، لے لینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

مبہوت اس کو دیکھ کے کیوں شیخ جی بنے
یہ کون ان کی کشف و کرامات لے گیا جرأت
لے گیا ہے کوئی پگڑی جو اڑا کر حسرت
مجھ گنہگار پہ ناحق ہے گمان داغ حسرت موہانی

لیجر :- (LEDGER) روزنامچہ بہی کھاتا، روزانہ حساب کی کتاب، انگریزی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لیجلیٹیو اسمبلی :- LEGISLATIVE ASSEMBLY (بے مجہول، لے لو - اسیم بلی) ہندوستان کی بڑی قانونی مجلس جو تمام صوبوں کے نمائندوں پر مشتمل اور ہندوستان بھر کے حالات و معاملات پر حاوی ہے - انگریزی مونث - (نور اللغات)

قول فیصل - موجودہ دور میں مندرجہ بالا معنوں کے لئے پارلیمنٹ کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور صوبائی قانونی مجلس کو لیجلیٹو اسمبلی کہتے ہیں اور اس کے عوامی منتخب نمائندے کو ایم ایل اے کہتے ہیں یعنی ممبر آف لیجلیٹو اسمبلی جیسے امسال لکھنؤ کے مغربی حلقے سے سید علی ظہیر صاحب ایم - ایل - اے - کا الیکشن جیتے ہیں

لیجلیٹو کونسل :- (بے مجہول) بڑی کونسل قانونی مجلس، واضع آئین و قوانین جو ہر صوبے میں قائم ہے - انگریزی مونث، رائج۔

قول فیصل - اس کے نمائندے کو ایم ایل سی کہتے ہیں یعنی ممبر آف لیجلیٹو کونسل - جیسے سرکار نصیر الملت اعلی اللہ مقامہ ۱۹ سال تک لیجلیٹو کونسل کے ممبر رہے ہیں۔

لیجیو :- (بیائے معروف واو مجہول) لو چھین لو، لے لو، حاصل کرو۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

دیکھو نہ سرکشوں کو اماں اے دلاور
اعدا سے چھین لیجیو نشان اے دلاور مونس

قول فیصل - اس محل پر لیجیو عام طور سے زبانوں پر تھا اور اب بھی کمی کے ساتھ نظم کر دیتے ہیں۔

لیجھی :- وہ چیز جو پان کی گلوری کا عرق نکلنے کے بعد رہ جاتی ہے جیسے پان کی لیجھی۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ اس جگہ اگال یا پھوک بولتے ہیں۔

لیجھی :- (کنایۃ) ہر گاڑھا اور زم شدہ چیز کے متعلق ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ عورتیں کچّھی، کچّھی زیادہ بولتی ہیں۔

لیچھی:۔ کسوم کے رنگ نکال لینے کے بعد جو فضلہ بچتا ہے اس کو بھی لیچھی کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لیجیو:۔ پکڑنا، لینا، جانے نہ دینا، روکنا تھامنا، گرفتار کرنا۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

ہم ایک نظر دیکھ نظیر اس کو جو بھاگے
بولا کہ اسے لیجیو ہاں جانے نہ پاوے — نظیر

لیجے:۔ (بیائے مجہول) لے لیجئے، حاضر ہے دیجئے۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

ع۔ لیجے یہی ہے لاش علمدار باوفا — انیس

قول فیصل۔ اس جگہ لیجئے زبانوں پر زیادہ ہے

پونچھ کے دانتوں کی مسّی ہنس کے فرمانے لگے
لیجئے تارے نکل آئے گھٹا جاتی رہی — عشق لکھنوی

لیچڑ:۔ (بیائے معروف و فتح سوم) نادہند قرضہ لے کر مشکل دینے والا بدمعاملہ۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

لیچڑ:۲۔ کاہل، سست، کام میں دیر لگانیوالا اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ تم نے ان کو کپڑے سینے کو دیئے ہیں وہ بہت لیچڑ آدمی ہیں دو مہینے میں مل جائیں تو شکر کرنا۔

لیچڑپن:۔ بدمعاملگی، کسی چیز کے دینے میں سستی کرنا۔ اردو صفت مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

لے چلنا:۔ ساتھ لے کر چلنا، ساتھ لیجانا ہمراہ لے جانا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

لے چلنا:۔ لے کر بھاگنا۔

(فقرہ) وہ میری گھڑی لے چلا (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے اس طرح زبانوں پر نہیں ہے۔

لے چھانا:۔ (بفتح اول) آواز کا گونج جانا کسی مقام میں، کیفیت طاری ہونا۔

فضائے عدم میں وہ لے چھاگئی — محسن کاکوروی
کہ قالب میں مردوں کے جان آگئی (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لیچی:۔ ایک خاردار چھلکے والے سرخی مائل شیریں پھل اور اس کے درخت کا نام ایک قسم کا میوہ، اس پھل کو لیچھی کہتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل اہل لکھنؤ عام طور سے لیچی کہتے ہیں

لی خمسۃ:۔ ایک دعا کا نام جو وقت بلا و مصیبت میں پڑھی جاتی ہے۔ عربی، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

نہ اضطراب میں چاروں طرف بڑھے جاؤ
بلا کا وقت ہے لی خمسۃ پڑھے جاؤ — حسن

قول فیصل۔ یہ دعا مکمل شعر یہ ہے۔

لی خمسۃ اُطفی بھا حرّ الوباء الحاطمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناھما والفاطمہ

لید:۔ گھوڑے گدھے، ہاتھی وغیرہ کا گوبر۔ فضلہ (کرنا کے ساتھ) ہندی مونث

(فقرہ) گھوڑے کی لید اٹھواؤ۔
گھوڑا لید کرتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ہاتھی کے لئے عام طور سے لینڈ بولتے ہیں۔ لید نہیں کہتے۔

دھرتی دلویں گے جب جلا کر لید
بھاگے گا کہہ جلا جلا وہ پلید — امانت گلزار

لے داری:۔ خوش لحانی خوش آوازی سروں میں ڈوبی ہوئی آواز، موسیقی ریز آواز اردو مونث، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ میاں شوری کے ٹپے، گدّن پیا کی ٹھمریاں، گھسیٹ خاں کی ٹیپ دار آواز، بہادر علی کی گٹکری، صادق علی خاں کی لے داری، پیار خاں کا خیال چھوڑ کر جائیں کہاں۔ اب تو یہی دین و ایمان ہے۔ (فسانہ آزاد)

لے دوڑنا:۔ جلدی سے لے کر آجانا، بھاگ کر لے آنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان

قول فیصل۔ کا آنا اور لے دوڑنے کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

لے دوڑنا:۲۔ بیان کرنے لگنا، منہ سے بات چھین لینا، ذکر کرنے لگنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

لے دوڑنا:۔ (کنایۃً) بے موقع اور بے ڈھنگے طریقے سے بیان کرنے لگنا، ذکر چھیڑ دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لے دھنسنا:۔ لے کے دھنس جانا، کسی بوجھ کی وجہ سے اٹھ نہ سکنا، زمین میں دھنسا جانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بار احسان جو میں لوں اہل دول کا سر پہ
لے دھنسے خاک میں قارون کا خزانہ ہو گئے — جلال

لے دہی لادہی:۔ زبردستی کوئی چیز کسی کے سر منڈھنا اور پھر احسان جتانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ لے دہی والوں میں تو بیٹھے نہیں

جو کوئی پوچھتا ہے دہی لا دہی کی وجہ سے سب ہی گاہک
بن گئے (داود ھ پنچ)

لے ڈھیلے کی :- کیا برا نتیجہ ہوا اور لے
نتیجہ بھگت کی جگہ۔ عوام لکھنؤ کی زبان۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لے دے :- ۱ مجازاً دوڑ دھوپ، جدوجہد کوشش
سعی۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

لے دے :- ۲ (کنایۃً) سرزنش، لعنت ملامت
لتاڑ، تکرار، حجت، ڈانٹ ڈپٹ، زجرو توبیخ
اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

لے دے ہوئی رقیبوں پہ وہ شادو مدے آج
لے لے کے اپنا منہ وہ گریباں میں رہ گئے (لاعلم)

لے دے کر :- نہایت کوشش اور محنت سے، نہایت
سعی وجدوجہد سے۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان

قول فیصل۔ اس جگہ لے دے کے بھی زبانوں پر ہے۔

لے دے کر :- ۲ بمشکل، نہایت کوشش سے
بڑی مشکل سے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اس جگہ لے دے کے بھی زبانوں پر ہے۔

لے دے کر :- ۳ بیباقی کر کے
دے دلا کر، کاٹ کوٹ کر، بانٹ بونٹ کر۔ اردو
صرف، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس جگہ لے دے کے بھی زبانوں پر ہے

لے دے کے بیچ رہیں گے جو مٹھلے بہشت کے
وہ کس کو دیجئے گا گنہ گار کے سوا (شرف)

لے دے کر :- فقط، صرف، کل، بس، یہی
تنہا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

دل میں لے دیکر رہا تھا ایک قطرہ خون کا
کچھ نثار غم ہوا کچھ صرف مژگاں ہو گیا (داغ)

قول فیصل۔ اسی جگہ لے دے کے بھی زبانوں پر ہے۔

اک جوڑے دیکھے ہمیں شیوہ یاری آیا
وہ بھی کچھ کام نہ خدمت میں تمہاری آیا (حسرت موہانی)

لے دے کر رکھے :- شدت سے برسنا (مینہ کے لئے)

(مفتی) آخر برسا اور کچھ ایسا لے دے کے
کہ دن گذرا، رات گذری اور دوسرا دن بھی
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لے دے کرنا :- ۱ نہایت کوشش اور محنت کرنا
جدوجہد کرنا، تندہی کرنا، نہایت جدوجہد کرنا۔ اردو
صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ اب تو وہ بھی بہت سنبھل گئی ہیں۔ ہر
بات کی لے دے کرتی ہیں: بچوں کو پڑھنے کی تاکید ہے
نوکروں پر تقید ہے۔ (دختر ہنبلی)

لے دے کرنا :- ۲ سرزنش کرنا، لعنت ملامت کرنا
ڈانٹنا ڈپٹنا، زجرو توبیخ کرنا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔
اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ اگر کسی سے بے ادبی ہوتی تو
میرے سامنے اس پر لے دے کرتیں کو سنو صاحب
جھوٹ بڑی چیز ہے۔ (مجالس النساء)

لے دے کرنا :- ۳ مار پیٹ کرنا۔ جیسے جب تک
زمیندار اور پر لے دے نہ کرو کوڑی نہیں دیتے
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لے دینا :- لے کے دینا، خرید دا دینا
مول لے دینا، خرید دینا، مول لے کر دینا۔ اردو صرف
عوام کی زبان۔

محل صرف۔ جب اپنے بچوں کو کیلے دلوا رہے ہو تو تمہارا
بھانجا کھڑا ہے اس کو بھی ایک کیلا لے دو۔

لے دے ہونا :- سرزنش ہونا، زجرو توبیخ ہونا
لتاڑ ہونا، لعنت ملامت ہونا، برا بھلا کہا جانا۔ اردو
صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

یاں وہ لے دے ہوئی کہ الٰہی توبہ
ہم تو سمجھے تھے کہ محشر میں تماشا ہوگا (ریاض خیرآبادی)

لے ڈالنا :- ۱ شامل کر لینا، ملا لینا۔ اردو
صرف، عوام کی زبان۔

لے ڈالنا :- ۲ خرید لینا، خرید ڈالنا، مول لے لینا
اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تم اتنے دنوں سے کہہ رہے ہو کہ موٹر خریدینگے
اب جب تمکو بہت سارا روپیہ مل گیا ہے تو پھر لے ہی ڈالو۔

قول فیصل۔ اس جگہ زبانوں پر لے لو یا لے ہی لو
زیادہ ہے۔

لے ڈالنا :- ۳ تباہ کر دینا

یہ ہم کو خاک میں ملنے کا ہے شوق
کہ لے ڈالی ہے خاک اس کی گلی کی (جلال)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ پورا محاورہ خاک لے ڈالنا ہے تنہا
نہیں بولتے اور معنی بھی تباہ کر دینا نہیں ہیں بلکہ کسی کے گھر یا گلی
کے بہت سے چکر لگانا کسی کام کے لئے بہت دوڑنا۔

لے ڈالنا :- ۴ انجام پر پہونچا دینا۔ تمام
کر دینا۔ جیسے آج اس کام کو بھی لے ڈالونگا
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لے ڈالنا :- ۵ لے لینا، باقی نہ چھوڑنا جیسے تم نے تو اس
کی جان لے ڈالی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ جان لے لینا ہی زبانوں پر زیادہ ہے۔

لے ڈالنا: (۱) عاجز کردینا۔ ہرادینا۔ براحال کردینا۔
(فقرہ) چار ہی دن کے بخار نے لے ڈالا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لے ڈالنا: (۲) آڑے ہاتھوں لینا۔ سرزنش کرنا۔ برا بھلا کہنا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

محل صاف۔ اللہ بارہ پردریہ خاکسار نے کیا کیا تھا جو حضور نے لے ڈالا۔ (فسانۂ آزاد)

لے ڈالنا: (۳) جیت لینا۔ جیت جانا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لیڈر:۔ (LEADER) (بیائے معروف و فتح سوم) سرگروہ۔ سردار۔ سرغنہ۔ قائد رہبر و رہنما۔ انگریزی صفت، رائج۔

یہ بات تو کھری ہے ہرگز نہیں ہے کھوٹی
عربی میں نظم ملت۔ بی اے میں فرد ٹی
لیکن جناب لیڈر بن کر یہ شعر بولے
بندھوائیں گے یہ حضرت اس قوم کو لنگوٹی
اکبر الہ آبادی

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع لیڈروں ہے۔
فرھنگ لکھ... لیڈروں کو دوں۔
تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہیے... اس کی جمع اردو والوں نے لیڈران بھی بنائی ہے اور اس کو ترکیب کے ساتھ استعمال بھی کرتے ہیں۔ جیسے لیڈران قوم وغیرہ۔ خود اکبر الہ آبادی نے مندرجہ بالا شعر میں لیڈر کو ترکیب کے ساتھ نظم کیا ہے جو قاعدۃً غلط ہے۔

لیڈر: (۲) ایڈیٹر کا لکھا ہوا مضمون۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لیڈری:۔ (بیائے معروف و فتح سوم) قیادت۔ رہنمائی۔ سربراہی۔ رہبری۔ اردو۔ مونث۔ عوام کی زبان۔

زندگی کو عزیز رہے اک شغل
خیر بالفعل لیڈری ہی سہی اکبر الہ آبادی

قول فیصل۔ زبانوں پر زیادہ تر بسکون حرف سوم لیڈری ہے۔

لے ڈوبنا:۔ اپنے ساتھ دوسرے کو بھی نقصان پہونچانا۔ اپنے ساتھ دوسرے کو بھی تباہ کردینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان

لے نہ ڈوبے دلکو جوش گریہ فرقت کہیں
ناخدا ہے اپنے بیڑے کا خدا برسات میں جلال

لے ڈوبنا: (۲) ساتھ ڈبو دینا۔ غرق کردینا۔ پانی میں بٹھا دینا۔ دریائے فنا میں غرق کردینا۔ ڈبو دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

سنا جب دم کہ موج گل در و دیوار لے ڈوبی
اسیران قفس کو حسرت دیدار لے ڈوبی قائم

لیڈی:۔ (LADY) (بیائے مجہول) بی بی۔ بیگم۔ معزز عورت۔ خاتون۔ انگریزی مونث۔ رائج۔

محل صاف۔ دروازہ جس نے کھولا وہ ایک لیڈی تھی۔ کوئی انیس برس کا سن۔ اسی روز اس نیک بی بی کی شادی ہوئی تھی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اس کی انگریزی جمع لیڈیز بھی اردو میں رائج ہے۔

لیڈی ڈاکٹر:۔ زنانہ امراض کا علاج معالجہ کرنے والی عورت۔ ڈاکٹرنی۔ انگریزی۔ مونث۔ رائج۔

لیر:۔ دھجی، کتر۔ کپڑے کی لمبی اور پتلی بتی، چیتھڑا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لے رکھنا:۔ لیکر رکھنا۔ خرید کر رکھ چھوڑنا۔ مول لے رکھنا۔ خرید لینا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

محل صاف۔ اب کی جب ڈالڈا آئے تو ایک ڈبہ ہمارے لئے لے رکھنا ہم آتے ہی پیسے دیدینگے۔

لیر لیر کرنا:۔ دھجیاں اڑانا۔ پھاڑ ڈالنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔ چیر پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کردینا۔ ہونا کے ساتھ صرف ہے۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

لے رہنا: (۱) حاصل کر لینا، کما لینا، جیسے اس سودے میں بھی کچھ نہ کچھ لے ہی رہے گا۔

یقیں ہے وہ آخر کو کچھ لے رہیں گے
ترے ہاتھ پر دل جو ہارے ہوئے ہیں داغ
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ اس جگہ لے مرنا بولتے ہیں۔

لے رہنا: (۲) پہونچ جانا۔ رسائی حاصل کر لینا۔

لے رہے گا ایک دن پائے طلب دست دعا
خود ملیں گے وہ اگر ہمت نہ ہارے ہاتھ پاؤں راسخ
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لے رہنا: (۳) دل کے ساتھ، چھپا رکھنا۔

تفاوت اس قدر ہے زاہدوں میں اور رندوں میں
کہ وہ کچھ دل میں لئے رہتے ہیں وہ سب لب پر
امیر (نور اللغات)

قول فیصل - اب اس جگہ دل میں لئے رہنا بولتے ہیں اور دل میں بات لئے رہنا بھی بولتے ہیں۔

لیری :- وہ لمبی دھجی جو کنکوے کے پچھائے میں باندھ دیتے ہیں - ہندی اسم - مونث (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لیکڑ - چیتھڑے، دھجیاں - ہندی مذکر - (نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ۔

لیکڑ لگنا :- کپڑے پھٹ جانا - کپڑوں کا تار تار ہو جانا - چیتھڑے لگنا - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - لکھنؤ کے عوام اور عورتیں اس جگہ چیتھڑے لگنا بولتے ہیں۔

لیریں لگنا :- پرانا ہو کر لباس کا تار تار ہو جانا - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لیزم :- (بیائے مجہول و فتح سوم) کبادہ - ایک قسم کی نرم اور لچکدار کمان جس پر کمان کھینچنے کی مشق کرتے ہیں - ایک قسم کی نرم لچکدار کمان جس میں تانت کی جگہ لوہے کی زنجیر ہوتی ہے اور متعدد کٹوریاں پڑی ہوتی ہیں - فارسی - مذکر - قلیل الاستعمال -

محل صرف - کہیں کشتی ہو رہی ہے کوئی لیزم اور پٹا ہلا رہا ہے - (طلسم ہوشربا)

قول فیصل - پہلوان اور کسرتی لوگ اس سے جسمانی کسرت کیا کرتے ہیں اس سے تھوڑی سی دیر میں ڈنڑ ابھر آتے ہیں ۔ اس کا صرف ہلانا اور ہلوانا کے ساتھ ہے ۔

مجھ سے ہلواتا ہے اب لیزم جنوں زنجیر کی
اور کوہ عشق کے کہتا ہے تو مگدر اٹھا ناسخ

اب عام طور سے مونث ہی بولتے ہیں۔

ہوتے پیدا نہ اگر ہم سے ہلانے والے
لیزم عشق نہ تھی تو کسی قابل بھاری جرأت

یہ نہیں قوس قزح گردوں کو آج ہے
ہاتھ آئی لیزم ان کے ہاتھ کی تعمیر

لیس :- (بالفتح) کیل کانٹے سے درست آمادہ - مستعد - بالکل تیار - موجود - اردو صفت - عوام کی زبان -

محل صرف - بھلا کھانا کیونکر پکے گا اور چار کیونکر تیار ہوگی - اس سے بہتر یہی ہے کہ کیل کانٹے سے درست رہیں - سب چیزیں لیس کل سامان درست - (سیر کہسار)

قول فیصل - اس کا صرف رہنا، کرنا، ہونا کے ساتھ ہے ۔

میں لیس رہی اپنے نشانے کو نہ چوکی
نیمچہ کے کیا ناک میں کب تیر نہیں ہے جان صاحب

خدنگ ناز کیا ہے جو لیس قاتل نے
یہ تیر ہے مرے دل کے شکار قابل شرف

ہوتے ہیں لیس تیروں کے دستے کئی ہزار
انیس

لیس :- کلابتوں کا فیتہ - جو طلائی اور نقرئی ہوتا ہے - اردو مونث، رائج -

برق نظر سے جامۂ ہستی جل گیا
میری قبا میں لیس ہے تیر نگاہ کی منیر

لیس :- ایک قسم کا تیر جس کا پیکاں دراز ہوتا ہے - (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لیس :- (بالکسر یائے مجہول) گوبر اور مٹی اور بھوسہ ملا کر پلاسٹر دیواروں پر کرتے ہیں اور اس کو لیس کہتے ہیں وہ چیز جو دیوار پر لیستے ہیں تاکہ سوراخ بند ہو جائیں - ہندی مذکر - (نور اللغات)

قول فیصل - اس جگہ لیپا پوتی عوام کی زبانوں پر ہے ۔

لیس :- (بالکسر یائے مجہول) ایک قسم کی چپکنے والی چیز اردو مذکر - عوام اور عورتوں کی زبان -

مدوائے چاشنیٔ وصل بغل میں جو سٹھلے
لیس الباہوں کہ پہلو سے اٹھائے نہ بنے شاد

لیس :- (ہندی میں لیسید بن جانا سے ماخوذ - مرکبات میں مستعمل ہے جیسے کاسہ لیس (نور اللغات)

قول فیصل - تنہا نہیں بولتے - کاسہ لیس کی ترکیب سے ہی زبانوں پر ہے ۔

لیس :- (بکسر لام) لزوجت چپچپاہٹ اردو صفت - رائج -

لیس پوت :- لیپنا اور پوتنا - مونث (نور اللغات)

قول فیصل - اس جگہ لیپا پوتی عوام کی زبان پر ہے ۔

لیس پوت :- (کنایتہً) بگڑی ہوئی بات بنانا -

(فقرہ) تم لاکھ لیس پوت کرو میرے

دل سے ان کی برائی نہیں جاتی ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس محل پر بھی بہت کمی کے ساتھ عورتیں لیسا پوتی بول دیتی ہیں۔

لیسدار :- لسدار ۔ صفت، دہلی کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل ۔ دہلی کی کوئی خصوصیت نہیں لکھنؤ میں بھی اسی صورت سے مستعمل ہے ۔

لیس دینا :- چپکا دینا، لیپٹ دینا، لگا دینا ۔ اردو صرف، عوام کی زبان ۔

لیسنا :- پلاسٹر کرنا، لیپنا، لگانا، کسی جگہ سے لگانا ۔ ہندی ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے

لیسنا :- بھرنا ۔

(فقرہ) تم نے اپنا دامن کیوں لیسا (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں اس جگہ سانا آلودہ کرنا بولتے ہیں ۔

لیسوال :- اچھی طرح لیسا ہوا، گھنا ہندی صفت، عورتوں کی زبان ۔

پہاڑوں پر دکھائی دے گا ایسا لیسوال سبزہ
کہ گویا جڑ دیے ہیں سنگ پر فیروزہ کانی قدر
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ ۔ "لکھنؤ میں لیواں یا لیسواں (یائے معروف) کہتے ہیں ۔ مؤلف تائید کرتا ہے لیکن یہ عوام کی زبان ہے ۔

لیس ہونا :- کمربستہ ہونا، کمر باندھنا، آراستہ ہو جانا، مستعد ہو جانا، آمادہ ہونا تیار ہونا ۔ اردو صرف، عوام کی زبان ۔

دل پہ دعا دا کر گئی یہ بیشک لیس پلٹن ہے تیر مژگاں کا
داغ

لیک :- (بیائے معروف) وہ لکیر جو کسی راستے پر لوگوں کے چلنے سے پڑ جاتی ہے ۔ پگڈنڈی اردو مونث، دیہاتیوں کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اسیر اور اسیر نے پتھر کی لیک نظم کیا ہے مگر اب اس جگہ پتھر کی لکیر عام طور سے زبانوں پر ہے ۔

سوال وصل اس بت سے کروں لیکن یہ ڈرتا ہوں
ہے گی لیک پتھر کی اگر منہ سے نہیں نکلی اسیر

ہے وہی انکار جو آگے سے تھا انکار وصل
اس صنم کی بات بھی پتھر کی گویا لیک ہے اسیر

لیک :- ۲ وہ نشان جو گاڑی کے پہیے سے ہو جاتا ہے ۔ سانپ یا چیونٹی وغیرہ کے چلنے کا نشان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اس جگہ زبانوں پر لکیر ہی ہے ۔

لیک :- ۳ وہ انعام جو حسب دستور شادی کی تقریب میں کمینوں کو دیا جاتا ہے نیگ ۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس کو نیگ کہتے ہیں اور اس میں کمینوں کی قید نہیں، قریبی اعزا بھائیوں، بہنوں، بہنوئیوں وغیرہ کو بھی نیگ دیا جاتا ہے ۔

لیک :- ۴ رسم و رواج، پرانا دستور اردو صفت، متروک ۔

ہیں زمانے کی روش سے بے خبر
چلتے ہیں اب بھی پرانی لیک پر نوشہ

قول فیصل ۔ اس جگہ لکیر زبانوں پر ہے ۔

لیکھ :- ۱ کلنگ، داغ، عیب ۔ ۲ جوں کا انڈا، بیضۂ شپش ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ معنی نمبر ۱ میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے معنی نمبر ۲ میں اس جگہ لیکھ بولتے ہیں جو عورتوں کی زبان ہے اور زیادہ تر بصورت جمع بولتے ہیں یعنی لیکھیں ۔

لیک :- (بیائے مجہول) لیکن کا مخفف، حرف استثنا، فارسی، متروک ۔

کس کو ہے ذوق تلخ کامی لیک
جنگ میں کچھ مزا نہیں ہوتا مومن

قول فیصل ۔ اب اس جگہ لیکن مستعمل ہے ۔

لیک پیٹنا :- لکیر پیٹنا ۔ پرانی رسم پہ چلے جانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس جگہ اہل لکھنؤ لکیر پیٹنا یا پرانی لکیر پیٹنا بولتے ہیں ۔

لیک پیٹنا :- ۲ کسی بات کو بار بار دہرانا ایک بات پر بار بار بحث کیے جانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس جگہ بات پیٹنا عورتیں بول دیتی ہیں ۔

لیک پیٹنا :- ۳ ترقی نہ کرنا، نیا راستہ نہ دریافت کرنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ۔

لیک سے بے لیک ہونا :- راستہ کو چھوڑ کر بے راستہ چلنا، گمراہ ہونا، سیدھا راستہ چھوڑنا (کنایۃً) قدیم رسم و رواج کا ترک کرنا ۔ عورتوں کی زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں ۔

لیک لیک چلنا :- رستہ سے چلنا راہ راہ چلنا (کنایۃً) پرانے رسم و رواج کا پابند رہنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

لیکن:- اِلّا، پر، مگر، ولے، ولیکن، پھر بھی اس کے باوجود بھی۔ استدراک کا حرف، فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

کرتی ہے کنگھی چوٹی بڑھاپے میں بیگما
رسّی زنانی جل گئی لیکن نہ بل گیا جان صاحب

لیکھ:- (بیائے معروف) بیضۂ شپش، جوں کا انڈا۔ اردو مونث، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ ڈھک وہ ہے کہ جو انڈے سے نکل کے رینگنے لگے۔ بہت چھوٹی جوں۔

لیکھ:- لکیر، آمد و رفت کا نشان جو راہ میں ہو جاتا ہے۔ اردو مونث، دیہاتیوں کی زبان۔

محل صرف۔ کثرتِ گھٹا منور سے لیکھ اہل کی شاخ کہکشاں پر از انجمِ درخشاں تھی۔
(طلسم ہوشربا)

لیکھا:- (بیائے مجہول) حساب کتاب، لین دین۔ اردو مذکر، قریب بمتروک۔

محل صرف۔ پانچھ کی اشرفیاں دو سو بدلے رکھوائی تھیں کہیں ان کا لیکھا برابر کرنے کا ارادہ نہ ہو۔ (ایامی)

لیکھا:- پکا حساب، بہی کھاتہ۔

نیا لیکھا لکھے ز راہ کرم
کوئی چاہیئے بندۂ بے درم محسن کاکوروی
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ حساب والوں کی اصطلاح ہے اور قریب بمتروک ہے۔

لیکھا:- معاملہ، برتاؤ۔ اردو، مذکر، متروک۔

رباعی اے درد بہت کیا پرکھا ہم نے
دیکھا یہ عجب بیان کا لیکھا ہم نے
بینائی نہ تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ
جب آنکھ کھلی تو کچھ نہ دیکھا ہم نے
درد

لیکھا بہی:- مہاجن کا روزنامچہ، لین دین کی بہی کتاب حساب۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لیکھا بہی:- خاص وہ کتاب جس میں کسی کا حساب کتاب جاری ہو (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لیکھا پورا کرنا یا لیکھا پھر جایا کرنا:- حساب چکانا، حساب نمٹانا، روپیہ بیباق کرنا، حساب کا فیصلہ کر دینا۔ ہندی عمل متعدی، تقاولوں کی اصطلاح۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لیکھا چھوٹنا:- عادت ترک ہونا۔

لگائی اور بجھائی میری جانب سے ہی جس لت کو
یہ لیکھا چھوٹ جائے یا الٰہی دائی سوسن کا
(رنگین) (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لیکھا ڈیوڑھا برابر کرنا:- حساب کا صاف کرنا، ادا کرنا، حساب چکانا، حساب بیباق کرنا۔

(چونکہ مہاجنوں کا دستور ہے کہ جب مدت کا حساب اتارتے اتارتے تھک جاتے ہیں اور اسے برابر سرابر کرنا منظور ہوتا ہے تو وہ اس لیکھے کو جو ڈیوڑھا رہتا ہے دوسری طرف باقی یا فاضل جمع کر کے آمد و خرچ برابر کر دیتے ہیں تاکہ آمد و خرچ کی میزان میں جھمیلا نہ پڑے۔ پس اس وجہ سے حساب برابر کر دینے کے موقع پر بولنے لگے) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ مہاجنوں اور منشیوں کی اصطلاح ہے۔ عام طور سے اس جگہ اب بولتے ہیں۔ کوئی کسی سے قرض لے اور نہ دے۔ تو قرض دینے والا کسی دوسری صورت سے اپنے روپیہ کی ادائیگی کر لیتا ہے ہیں کہ ہم نے لیکھا ڈیوڑھا برابر کر لیا۔

لیکھا ڈیوڑھا برابر کرنا:- کمی بیشی مٹا دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

لیکھا ڈیوڑھا برابر ہونا:- حساب بیباق ہونا، کمی بیشی نہ رہنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

لیکھا کرنا:- حساب کرنا، لین دین کی رقم معلوم کرنا، حساب دیکھنا، لین دین کی مطابقت کرنا۔ باقی ساقی نکال کر ایک رقم معلوم کرنا۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لیکھا کرنا:- معاملہ کرنا جیسے آؤ میاں لیکھا کریں۔ بیوی کا منہ دیکھا کریں۔ (کہاوت)
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لیکھے:- نزدیک جیسے اس کے لیکھے کچھ نہی ہو ہمارے لیکھے تو مر گیا۔ اندھے کے لیکھے رات دن برابر۔
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں لکھنؤ کی عورتیں بولتی تھیں اب شاید ہی کوئی عورت بولتی ہو۔

لیکھے:- نرخ، بھاؤ، در۔ جیسے تیرہ کے لیکھے کا انڈا ٹکے کو بھی دینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

لیکے: ۱ (بیائے مجہول) ابتدا کر کے۔ ابتدا سے۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

صبح سے لیکے شام تک شام سے لیکے صبح تک
صرف ہوں اشتیاق کا، وقف ہوں انتظار کا
رشک

لیکے: ۲ لیکر۔ ہمراہ لیکر۔ ساتھ لیکر۔ اردو۔ فصیح، رائج۔

ع۔ گھوڑا کسی طرف اسے لیکر نکل گیا۔ انیس

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں فصحا، قافیہ کی مجبوری سے لیکر نظم کر دیتے تھے۔ ورنہ اس محل پر لیکے ہی بولتے تھے اور اسی کو فصیح سمجھتے تھے۔

لیکے بیٹھنا: بیان کرنا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

پسند آیا انہیں مجھکو اسی کا شکر کیا کم ہے
کہ شکوہ لیکے بیٹھوں آپ دل لیکر گئے ہیں امیر

لیکے جانا: جب کوئی چیز بیکار ہوتی ہے اس کی نسبت کہتے ہیں۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ جب اپنی لعل سی جان گھل گھل کے تمام ہو گئی تو سہاگ کو لیکے جاؤں گی (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ اسی جگہ لیکے جاؤں بھی عورتوں کی زبان پر ہے۔

نقش حب کو لیکے جاؤں کیا کروں اے عامل
وہ فسوں ساز آئے جس سے وہ فسوں درکار ہے شرف

لیکے گرنا: ساتھ لیکے گرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

ابر گری لیکے آسمانوں کو
آہ عرش آشیاں خدا کی پناہ ناسخ

لیل: (بفتح اول) رات، شب، عربی۔ مونث۔ فصیح، رائج۔

جب محمدؐ سا نبی گزرا تو دنیا ہے خاک
پیٹے دن سے کہ وہ لیل وفات آپہونچی اختر

دیکھا صبح شب وصل بہار عارض
لیل گیسو سے نمایاں ہے نہار عارض حسرت

قول فیصل۔ زیادہ تر لیل ونہار ملا کے بولتے ہیں۔

عروج خالق لیل ونہار دے مجھکو
کچھ اعتبار نہیں اعتبار دے مجھکو عشق

لیلا: (بیائے معروف) بزم عیش و نشاط، سیر و تماشا، بزم خوشی۔ اردو مونث اہل ہنود کی زبان۔

رقیب روسیہ ہر روز کیا کیا سوانگ لاتے ہیں
تمہاری بزم بھی گویا کنہیا جی کی لیلا ہے قدر

قول فیصل۔ نام لیلا کنہیا جی کی لیلا کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

لیلا: ۲ کھیل تماشا۔ (نورالغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

لیل الیل: نہایت تاریک رات شب دیجور۔ عربی الفاظ۔ فارسی۔ ترکیب تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

اودی اودی یہ گھٹائیں ہیں کہ لیل الیل
بن گئی یا شب دیجور سمٹ کر بادل
نظم طباطبائی

قول فیصل۔ اس جگہ شب دیجور ہی زبانوں پر زیادہ ہے۔

لیلام: نیلام۔ اردو جہلاء کی زبان

لیلاوتی: عیاش عورت۔ عیش نشاط منانے والی عورت۔ زن بازیچہ لیشر کھلاڑ، خوبصورت۔ حسین۔ ہندی، مونث۔ (نورالغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لیلاوتی: بھاسکر آچارج کی بیٹی کا نام جس سے ہندوستان کے ہندو مسلمان سب واقف ہی نہیں بلکہ جو لوگ حساب اور ہندسہ کے شوقین ہیں انہیں تو اس کے نام کی جنبی ہے۔ بھاسکر آچارج ہندوستان میں بڑا نامی ہیئت داں گزرا ہے یہ لیلاوتی اسی کی بیٹی تھی بھاسکر کا زمانہ بعض کے قول سے محمد غوری کا وقت یعنی [illegible] پایا جاتا ہے اور بعض اس سے بیشتر بیان کرتے ہیں۔ لیلاوتی ایسی بدنصیب پیدا ہوئی تھی کہ جنم پترے سے اس کا سدا کنوارا رہنا سمجھا جاتا تھا۔ بھاسکر آچارج کے دل میں یہ بات کانٹے کی طرح کھٹکتی رہتی۔ بہت سی ادھیڑ بن کے بعد یہ بات خیال میں آئی کہ پھیرے دل کے لئے کوئی ایسی شبھ گھڑی مقرر کرنی چاہیے جس سے گرہ کی سختی جاتی رہے ظاہر ہے ایسا وقت اتفاق ہی سے ملتا ہے۔ برسوں بھاسکر آچارج اس ساعت کا منتظر رہا۔ جب وہ دن آیا اور وہ شبھ گھڑی آپہونچی تو اس نے ایک ہوشیار منجم کو گھڑے کے کٹورے پر نگہبانی کیلئے کھڑا کر دیا اور نہایت تاکید کے ساتھ کہدیا کہ جس وقت کٹورا ڈوبے اسی وقت آکر ہمیں اطلاع دو۔ مگر تقدیر کا لکھا کب مٹتا ہے جو گھڑی بھاسکر نے اتنی مدت سے سادھ رکھی تھی وہ ایک آن کی آن میں ہاتھ سے نکل گئی اور سب ہاتھ ملتے رہ گئے۔ بچوں کا قاعدہ ہے کہ نئی چیز کو بڑی چاؤ سے دیکھا کرتے ہیں۔ لیلاوتی

گو سمجھدار تھی مگر پھر بھی بچہ ہی تھی جس ناند میں
کٹورا ڈال رکھا تھا اس کے پاس بار بار جاتی
تھی اور جھاک جھاک کر کٹورے کو دیکھتی تھی۔
ایک بار جھکتے میں اس کی چوڑی کا ایک موتی
جھڑ گیا اور وہ کٹورے کے عین سوراخ پر جا کے
ٹھیرا فوراً پانی آنے کا رستہ بند ہو گیا اور
جب اندازے سے زیادہ دیر لگی اور منجم نے آ کر
کچھ خبر نہ دی تو بھاسکر آچارج کا ماتھا ٹھنکا
دل میں سمجھا کہ لیلاوتی کے ستارے نے کچھ کرشمہ
دکھایا اس نے کٹورے کو آ کر جو دیکھا پایا ابھی
کٹورے کے بھرنے میں بہت دیر تھی۔ اس کا
پانی نکال کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک چھوٹے
سے موتی نے اس کا روزن بند کر رکھا ہے اب
کیا ہو سکتا تھا بھاسکر نے اپنے جی میں کہا کہ یہ
ہمارے منصوبے باندھنے بالکل عبث تھے
پرمیشر کے حکم بغیر پتا نہیں ہلتا۔ پھر اپنی بدنصیب
بیٹی سے کہا۔ سنو پیاری بیاہ شادی اس لئے
کرتے ہیں کہ اولاد ہو اور اس سے دنیا میں
نام چلے سو میں تیرے نام کی ایک ایسی کتاب
بناتا ہوں کہ جب تک دنیا قائم ہے اس سے
جہاں میں تیرا نام روشن رہے گا حقیقت میں
اس نے جو اقرار کیا تھا اسے پورا کیا حساب
اور ہندسہ علمی میں ایک نہایت عمدہ کتاب
لکھی اور لیلاوتی اس کا نام رکھا۔ جس سے آج
تک لیلاوتی کا نام زبان زد خاص و عام ہے
غرض جب یہ بات ٹھہر گئی کہ لیلاوتی کو ساری
عمر کنوارے بن میں رہنا پڑے گا تو باپ نے
بڑی محنت اور جانفشانی سے اسے ہر طرح
کے علم سکھائے اور سچ یہ ہے کہ اس نے مٹی
کی تنہائی کا ایسا عمدہ علاج کیا کہ اس سے بہتر
ہو نہیں سکتا۔ کہتے ہیں کہ لیلاوتی نے حساب میں
وہ مشق بہم پہنچائی تھی کہ ایک نگاہ ڈال کر بڑے
سے بڑے درخت کے پھل اور پتوں کا شمار بتا
دیتی تھی جسے مساوات جاننے والے خوب سمجھ
سکتے ہیں۔ اس مہارت کے سبب سب کو یہی
یقین ہو گیا تھا کہ وہ کتاب خاص اسی کی لکھی
ہوئی ہے۔ چنانچہ اب تک بھی اکثر لوگوں کا
یہی خیال ہے کتاب لیلاوتی کی ترتیب اس
عنوان پر رکھی گئی ہے کہ اول سے آخر تک باپ
بیٹی سے سوال کرتا چلا گیا ہے۔ ڈاکٹر ہٹن صاحب
کو اس کتاب کے ترجمہ کے چند اوراق مل گئے
تھے وہ دیکھ کر انہوں نے اس کتاب کی نہایت
تعریف کی فارسی میں اس کا ترجمہ فیضی نے
اور انگریزی میں ڈاکٹر ٹیلر صاحب اور مسٹر
کولبرک صاحب نے کیا ہے۔
(فرہنگ آصفیہ)

لَیْلَۃُ الْاَسْرٰی :- شب معراج
عربی۔ مونث۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

خواب میں پھرتے ہیں اس کوچے کے گرد
لیلۃ الاسریٰ ہماری رات ہے — اسیر

لَیْلَۃُ الْبَدْر :- ہر قمری مہینے
کی چودھویں رات جس میں چاند پورا ہو جاتا
ہے اور اس کی روشنی کمال کو پہنچ جاتی ہے۔ عربی۔
مونث۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔
محل صانہ۔ نور چراغاں سے یہی معلوم ہوتا
ہے کہ رات رشک لیلۃ القدر ہے۔ غنیمت
لیلۃ البدر ہے۔ جدھر جاؤ نور ہی نور برس رہا ہے۔
(فسانہ آزاد)

لَیْلَۃُ الْقَدْر :- ۱ شب قدر۔ عربی۔
مونث۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں
"ایک قابل قدر رات کا نام جو سال میں ایک بار
آتی ہے مگر اس کے تعین میں مختلف روایتیں
ہیں۔ مگر اکثر لوگوں کے نزدیک رمضان المبارک
کی ۲۷ تاریخ ہے۔ چونکہ اس ایک رات کی عبادت
ہزار ماہ کے برابر ہے اس سبب سے اس کی سب سے
زیادہ قدر کرتے ہیں۔"

لیلۃ القدر کنایہ نہ شب وصل سے ہو
اس کا افسانہ میاں رمضان ہو کر جو تھا — آتش

شیعوں میں بھی اختلاف روایات کی بنا پر ماہ
صیام کی انیسویں شب، اکیسویں شب اور تیئسویں
کی شب شب قدر سمجھی جاتی ہے لیکن تیئسویں شب
کو ترجیح ہے۔ جس میں پوری شب عبادت و اعمال
کرتے ہیں اور جاگتے ہیں۔ اسی شب میں نزول
قرآن بھی ہوا ہے۔ حضرات اہل سنت کے یہاں
۲۷ رمضان المبارک کی شب شب قدر ہے۔

لَیْلَۃُ الْقَدْر :- ۲ (کنایۃً) خوشی
کی رات۔ متبرک رات۔ عربی۔ تعلیمیافتہ
طبقے کی زبان۔

حور وش یار نے فرمایا نزول اجلال
لیلۃ القدر سمجھ عاشق زار آج کی رات — زند

قول فیصل۔ خوشی کی رات کے معنوں میں عام
طور سے شب برات زبانوں پر زیادہ ہے۔

لَیْلَۃُ الْقَدْر :- ۳ (کنایۃً) بہت روشنی کی جگہ۔
عربی، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

لیلۃ القدر کیا رات کی اندھیاری کو
داغ اس حسن کرامات سے چمکا دل کا — شرف

لے لگنا :- رٹنا لگنا - ہر وقت ایک ہی چیز کا خیال رہنا - (نور اللغات)

قول فیصل - اس جگہ لو لگنا زبانوں پر ہے -

ہم لو لگائے بیٹھے ہیں گل کے چراغ سے
جو دیکھ کے جلے نہ نکل جائے باغ سے مودب

لبلبنا :- لگنا عورات اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں -

لے لوا کے :- لیکے - ہمراہ لیکے - اردو صرف - عورتوں کی زبان -

وہ مہماں نہیں ایسے کہ جائیں خالی ہاتھ
کہ جب چلے تو مرے دل کو لے لوا کے چلے داغ

لے لوٹ :- دبکسر اول، قرض لیکر نہ دینے والا - بیجڑ، نادہندی صفت (نور اللغات)

قول فیصل - اردو لغت سے اسکا کوئی تعلق نہیں -

لیل و نہار :- رات دن - شب و روز زمانہ - الفاظ، فارسی - ترکیب - مذکر - فصیح، رائج -

گذر رکھے اسی گردش میں اپنے لیل و نہار
شب فراق گئی روز انتظار آیا داغ

رات کو آگ اور دن کو دھوپ
بھاڑ میں جائیں ایسے لیل و نہار غالب

قول فیصل - مولف نور اللغات نے اس کو عربی لکھا ہے جو درست نہیں عربی الفاظ ضرور ہیں لیکن لفظ بذاتہ عربی نہیں ہے بلکہ عربی الفاظ ہیں اور فارسی ترکیب ہے -

لیلیٰ :- دبفتح اول، قیس کی معشوقہ کا نام - عربی - مونث، فصیح، رائج -

نجد سے جانب لیلیٰ جو ہوا آتی ہے
دل مجنوں کے دھڑکنے کی صدا آتی ہے تعشق

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ قیس یعنی مجنوں کی معشوقہ کا نام جو عامر کی بیٹی تھی نجد واقع عرب کے رہنے والے خلفائے بنی امیہ کے عہد سنہ ۷۰ھ میں موجود تھی -

عربی میں لیلی بروزن فعلی تھا - لغوی معنی سیاہ فام - سانولی - نجد میں قیس کی معشوقہ کا رنگ سیاہ تھا اس وجہ سے اس کا نام لیلی ہوا فارسیوں نے امالہ کرکے لیلی کر لیا - ضرورت شعری کی بنا پر لیلیٰ کا قافیہ شعرا لیلی بھی کر لیتے ہیں

لیلیٰ :- مجازاً ہر ایک معشوقہ - حسینہ - جمیلہ عربی - مونث - قلیل الاستعمال -

تھی محل مغرب میں جو لیلیٰ نکل آئی
پردے سے افق کے شب یلدا نکل آئی اوج

لیلی :- (بفتح اول وکسر سوم) رات کا لیلی سے استعارہ بھی کرتے ہیں - عربی - مونث - فصیح رائج -

شب فراق ہے کیونکر نصیب روز فراق
کہ زلف لیلیٔ شب کس طرح سنوارے دن داغ

لیلیٰ را بچشم مجنوں باید دید :- معشوق کو عاشق کی نظر سے دیکھنا چاہیئے - فارسی - مقولہ -

دید لیلیٰ کے لئے دیدہ مجنوں ہے ضرور
میری آنکھوں سے کوئی دیکھے تماشا تیرا رند

(نور اللغات)

قول فیصل - صاحب نور اللغات نے فارسی مقولہ کی مثال میں اردو کا شعر جس میں مندرجہ بالا مقولہ کا ترجمہ نظم ہیں کیا ہے - بہرحال یہ مقولہ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان پر ہے -

لے لے کرنا :- اشتعال دینا - اکسانا - سمت : للانا - (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

لیلیٰ کی انگلیاں ہیں مجنوں کی پسلیاں ہیں کیا خوب ککڑیاں ہیں :- ترکاری بیچنے والے ککڑیوں کے لئے یہ صدا لگاتے ہیں - اردو مقولہ قریب بمتروک -

محل صرف - جہلا کے کلام میں بھی شاعرانہ خیال آفرینیوں، تشبیہوں اور استعاروں کی جھلک نظر آنے لگی - یہی وجہ ہے کہ آج تک یہاں کے سودے والے آواز لگاتے ہیں تو بجائے یہ کہنے کے کہ ککڑیاں کون لیگا - استعارہ ڈلیوں کہتے ہیں کہ یہ قند کے ڈلے کون لیگا ککڑیوں کے بیچنے والے چلاتے ہیں کہ لیلیٰ کی .... (قدیم شہرہ شہر ستان اودھ)

لیلیٰ وش :- ماہوش - حسین - خوبصورت لیلیٰ کی مانند - فارسی ترکیب صفت - قلیل الاستعمال -

لے لینا :- گانا شروع کرنا - الاپنا - اردو صرف - گانے والوں کی اصطلاح -

اگر سم پہ آئی تو بس خوں کیا
وہ لے لی کہ لیلی کو مجنوں کیا اختر شاہ اودھ

لے لینا :- چھین لینا - مار لینا - دبا لینا غصب کرلینا - زبردستی لینا - مار لینا - دبا لینا -

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - زبردستی کی قید نہیں چاہے خوشی سے ہو یا بغیر خوشی کے کسی کی چیز کو قبضے میں کرلینا یا حاصل کرلینا لے لینا ہے -

لے لینا :- خرید لینا - اپنا کرلینا - اردو صرف، فصیح، رائج -

محل صرف - آپ نے دو ہزار کا مکان لے لیا لیکن یہ خیال نہ کیا کہ یہ مکان غصبی ہے اس کی بیع ناجائز

لے لینا :- کسی چیز کے لینے کا کام ختم کرنا - (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

لے لینا: سنبھال لینا، قابو کر لینا، گرفت کر لینا۔ اردو صرف، رائج۔

لے لینا: قبول کر لینا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

نہیں ملنے تک اے شیخ حرم ساداً لقدس ہو
برہمن ہوئے تو سجدے کو کے مٹی کے صنم لے لو امیر

لے لینا: واپس کر لینا، پھیر لینا، لوٹا لینا۔ اردو صرف، رائج۔

لے لینا: جا پہنچنا، طے کر لینا، منزل طے کر لینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لے لینا: پکڑ لینا، پکڑ لینا، جیسے دو ہی کوس پر لے لیا۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: یہ قلیل الاستعمال ہے۔

لے لینا: بہم پہنچانا۔ حاصل کر لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل مدح۔ تم ان سے ضرور ملو وہ بڑے سخی انسان ہیں جو بھی دے لے لو کچھ کہنا نہیں۔

لے لینا: آگے کر لینا۔

نسیہ و نقد دو عالم کی حقیقت معلوم
لے لیا مجھ سے مری ہمت عالی نے مجھے غالب (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

لے لینا: برداشت کرنا، اٹھانا۔ دیکھو احسان لینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا بول کے پیرا دہیں لیتے۔

لے لینا: قبضہ کر لینا، چھین لینا اردو صرف فصیح، رائج۔

میدان تو لے لیا ہے یہ صحرا بھی چھین لو
دو ہاتھ اور مار کے دریا بھی چھین لو موجب

لے لے ہونا: اعتراضات ہونا۔

ہوئی چاروں طرف سے جب لے لے عالمت
ملکہ بولی کچھ اس طرح جل کے (قرار الکلمی)

قول فیصل۔ اس نکتہ سے دہے ہوتا ہوتے ہیں۔

لے ماری کرنا: بے ایمانی کرنا، لے کے نہ دینا، کسی کی کوئی چیز لے کے مار لینا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان

قول فیصل۔ اس جگہ لے ماری کی عادت ہونا بھی زبانوں پر ہے۔

لیمپ: (بالفتح اول) LAMP ظرف روشنی، چراغ، ایک قسم کی کپّی مع بتی وچمنی وغیرہ انگریزی کا لفظ

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ لیمپ دراصل لاطینی زبان لیمپس سے مشتق ہے۔ تھوڑی مدت پیشتر اسکی یہ تعریف تھی کہ یہ ایک روشنی کا ظرف ہے جو تیل دیتی ہے گو تاریخ سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ ابتدا میں اس کی کیا قطع وضع تھی البتہ اتنا معلوم ہوتا ہے کہ قدما مصر، یونان اور یہود میں جس ظرف کا استعمال ہوتا تھا وہ یا تو چپٹا یا مدور یا مستطیل شکل کا ہوا کرتا تھا جس کے ایک طرف دستی اور دوسری جانب ٹونٹی لگا دیا کرتے تھے اکثر نباتی تیل جلایا کرتے تھے مگر پلینی محقق کی تحریر سے پایا جاتا ہے کہ روغن نفط کا استعمال بھی ہوتا تھا اس زمانے کے چراغ خوش وضع و خوشنما نیز نقش و نگار سے مزین بھی ہوا کرتے تھے۔ بڑے بڑے چراغ زنجیروں میں لٹکا کر روشن کئے جاتے تھے نا رنسٹم اور اجینا اس قسم کے چراغ بنانے میں مشہور تھے حالانکہ کا ادین ایک فرانسیسی فرقہ کے استعمال میں اب تک اس قسم کے چراغ چلے آتے ہیں۔

یہودیوں میں تمام شب چراغ جلانے کا دستور تھا بلکہ اب تک بھی دمشق اور مصر کے یہودیوں میں یہ رواج پایا جاتا ہے۔ زمانہ سلف سے لے کر حال کی وسط صدی تک قریب قریب ایسے ہی چراغ جلائے جاتے تھے۔ مصنوعی روشنی کا ایجاد ایم۔ آرجی آرگنیٹ نے سنہ ۱۷۸۴ء میں گول بتی بنا کر ظاہر کیا اس ترکیب سے لو کو اندرونی اور بیرونی ہوا پہنچنے لگی۔ آرگنیٹ ہی چمنی کا بھی موجد اول ہے گول بتی کے لیمپ میں تیل بھرنے کا ظرف بھی مجوف ہوا کرتا تھا اور جس مقام پر بتی لگاتے تھے وہ اس ظرف کے بیچوں بیچ ہوا کرتا تھا کارسل نامی ایک شخص نے لیمپ کے پیندے کے نزدیک ایک پرزہ لگایا جس سے تیل بتی تک برابر پہنچنے لگا بعد ازاں لیمپ میں خفیف خفیف تغیر و تبدل ہوتے رہے جو پہلی تمام ترمیموں سے بہتر رہے لیکن گراں ہونے کے سبب عام استعمال نہ ہو سکا اس صدی میں ڈی آگس نچو کارسل کے لیمپ میں ترمیم کر کے جدید لیمپ بنایا اس کی بہت شہرت رہی۔ بڑا کبر سنہ ۱۸۰۳ء میں لیمپ میں بہت کچھ ایجاد کیا اور اسی زمانے سے لیمپ کے رواج و استعمال نے روز افزوں ترقی میں قدم رکھا ہے۔

آرگنٹ نے بتی تک تیل پہنچنے کی غرض سے ایک ایسا مرکب ایجاد کیا جس سے تیل کا وزن تناسب زیادہ بڑھ گیا یہ مرکب دراصل یہی معمولی نمک اور پانی تھا۔

سنہ ۱۸۰۴ء میں یورڈ کے اتفاقیہ ایجاد کی

دراصل یہی معمولی نمک اور پانی تھا۔

سنہ ١٨٠٣ء میں پورٹر کے اتفاقیہ ایجاد کی از بس قدر ہوئی لیمپ ایک طور پر آویزاں کیا جاتا اور ایک مساوی الوزن لنگر اس کی دوسری جانب باندھ دیا جاتا تھا۔ جس قدر بتی جلتی اور تیل کم ہوتا تھا اسی قدر بتی خود بخود نیچے اتر تی جاتی تھی۔

سنہ ١٨٢٢ء میں سموسیل پارکر نے نہایت ضروری ایجاد کیا وہ یہ ہے کہ چمنی کو دھاتی حلقہ یعنی چوڑی میں لگایا حال کے لیمپوں اور ان سے پہلے ہی کے لیمپوں میں باعتبار اصول چنداں فرق نہ تھا لیکن سنہ ١٨٦٥ء میں کروسین یعنی مٹی کے تیل کے ظاہر ہونے سے لیمپ کے اصول میں ایک تغیر عظیم واقع ہو گیا بلکہ گیس اور برقی روشنی کے ایجاد نے بھی کچھ کم تغیر پیدا نہیں کیا۔

لیمپ کے متعلق سب سے زیادہ عجیب اور حیرت انگیز ایجاد ہیرو سائکن اسکندریہ نے کیے تھے پانی کے آمیزش سے تیل اوپر چڑھ جاتا تھا۔"

آج سے پچاس برس قبل بیٹھک کے لیمپ اور دیوار گیری کے لیمپ عام طور سے رائج تھے۔ موجودہ دور میں اس کا رواج بہت کم ہو گیا۔ عوام کی زبان پر اس کا تلفظ لمپ ہے

لے مرنا: ۱؎ لے ڈوبنا۔ لے بیٹھنا۔ اپنے ساتھ دوسرے کو بھی نقصان پہونچانا۔

جنم دنگہ کو تیرے بدنام کیوں کرے گا
مرگ دفعتاً کو عاشق تیرا نہ لے مرے گا ذوق
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ لے ڈوبنا زیادہ بولتے ہیں۔

ع ہم تو ڈوبے ہیں مگر یار کو لے ڈوبیں گے مشہور

لے مرنا: ۲؎ الزام دھرنا۔ چوری لگانا۔ بہتان لگانا۔ اتہام رکھنا۔ متہم کرنا۔ اردو صرف متروک

مفت الزام میرے سر دھرنا
بے خطاب قصور لے مرنا داغ

ارے بھائی قاضی خدا سے ڈرو
کسی کو نہ یوں بے خطا لے مرو شوق قدوائی

کیا قہر ہے جو ہم کو کفن بھی نہ ہو نصیب
وہ لے مرے کہ مرا ڈوپٹہ اٹھا لیا بجر

لے مرنا: ۳؎ دبا لینا۔ مار لینا۔ غصب کر لینا۔ جیسے اس کا روپیہ بھی لے مرا۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لے مرنا: ۴؎ حاصل کر لینا۔ کما لینا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

محل صرافہ۔ بلکہ اس سے بہت زیادہ ان کے اردلی۔ خدمتگار۔ شاگرد پیشہ بیشی کے عملے والے لے مرتے۔ (ابن الوقت)

لیمن سٹ:۔ شربت یا پانی پینے کے گلاسوں اور جگ کا سٹ۔ انگریزی۔ مذکر۔ رائج۔

لیمو:۔ نیبو۔ ایک ترش گول پھل کا نام جو دافع صفرا ہوتا ہے۔ فارسی۔ مذکر۔ رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے نیبو بولتے ہیں۔ لیمو کی ایک قسم کاغذی بھی ہوتی ہے جسے لیموے کاغذی بھی کہتے ہیں۔

لیموے چور کا ہاتھ کٹا ہے:۔ یعنی شہر ناپرساں ہے اور بازار ظلم و جفا گرم ہے۔ اندھیر نگری چوپٹ راج۔ اردو۔ محاورہ قدیم

کیا ہوا یا روہ نسق ہیہات سودا
لیمو کے چور کا کٹے ہے ہات (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

لیموں:۔ (بفتح اول) نیبو، ترنج۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں۔ سکنجبین لیمونی وغیرہ کی ترکیبوں سے کہدیتے ہیں۔

لے موئے نگھٹے اپنی ناک:۔ کسی کے احسان کو خاطر میں نہ لانا۔ اور معمولی اور ذلیل سے سلوک کر کے اپنے نزدیک سبکدوش ہو جانا۔ عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ عورتیں بولتی ہیں۔

لے میں دبا ہونا:۔ سروں میں ڈوبا ہونا۔ خوش الحان ہونا۔ آواز سریلی ہونا۔ اردو صرف۔ عوام اور گانے والوں کی اصطلاح۔

محل صرافہ۔ دھن وزن نہیں جانتا۔ وزن تقطیع بحر البتہ پوچھو تو تشفی کر دوں۔ آپ تو میں دیکھتا ہوں لے میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ بندہ نواز۔ (فسانۂ آزاد)

لے میں ڈوبی آواز:۔ سریلی آواز جو اصول موسیقی کے مطابق ہو۔ اردو صرف۔ گویوں کی اصطلاح۔

ڈوبی ہوئی لے میں سب کی آواز
وہ آفت جاں سروں کا انداز اختر

لین:۔ (بیائے معروف، نرمی) حروف لین واؤ یائے تحتانی ساکن ماقبل مفتوح کو کہتے ہیں۔ جیسے طور اور عیب۔ عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل - یہ عربی داں طبقہ کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

لین : ۱ (بفتح اول) (انگریزی لائن) لکیر - خط - جدول - اردو - مونث - رائج ہے۔

لین : ۲ ڈوری - رسی - (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لین : ۳ حد - مینڈ - (نور اللغات)

قول فیصل - اس جگہ مینڈ ہی زبانوں پر ہے۔

لین : ۴ مصرع - فرد - بیت - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لین : ۵ قطار - صف - باڑ - اردو مونث عوام کی زبان۔

محل صرف - راشن کی دوکان میں تنکرا آگئی ہے کل سویرے سویرے جا کے لین میں لگ جانا تو جلدی مل جائے گی۔

لین : ۶ سطر - اردو مونث - عوام کی زبان

محل صرف - پندرہ دن میں ماسٹر صاحب نے صرف دس لینیں پڑھائی ہیں۔ اس طرح تو کتاب ختم ہو چکی۔

لین : ۷ لوہے کی پٹری - ریل کی سڑک پٹری - اردو مونث - عوام کی زبان۔

عدم کی ہے درپیش ہر اک کو راہ
چلا جاتا ہے ہر کوئی لین لین — نواب
(معادن الشعرا)

لین : ۸ چھاؤنی - کیمپ - لشکرگاہ - انگریزی فوج کے رہنے کا مکان۔ (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لینا : ۱ مار ڈالنا - فنا کر دینا - دنیا سے کھو دینا - اٹھانا۔ جیسے سیلاب نے اس کا دوسرا بچہ بھی لے لیا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لینا : ۲ غضب کرنا - مار لینا - دبا لینا - جیسے کسی کا مال لے لینا - مکان لے لینا - وغیرہ - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - تنہا بول کے یہ معنی مراد نہیں لیتے۔

لینا : ۳ کھلانا - کھلوانا - یاد کرانا - لوانا - جیسے قسم لینا - سوگند لینا - عہد لینا - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - تنہا ان معنوں میں نہیں بولتے۔

لینا : ۴ ملانا - شریک کرنا - جیسے اسے بھی پارٹی میں لے لو - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - کسی کے ساتھ عوام بول دیتے ہیں۔

لینا : ۵ رشوت کھانا - جیسے یہ تھانہ دار یا سررشتہ دار تو خوب لیتا ہے - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - رشوت وغیرہ لینا کے ساتھ ہی بولتے

لینا : ۶ کاٹنا - تراشنا - مونڈنا - چھانٹنا - بال لینا - ناخن لینا - اوپری اوپری کی گھاس لے ڈالو - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لینا : ۷ نکالنا - کھینچنا - جیسے خون لینا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - تنہا نہیں بولتے۔

لینا : ۸ ذلیل کرنا - شرمندہ کرنا - شرم دلانا - قائل معقول کرنا - جیسے آج اسے خوب

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لینا : ۹ کسی فعل کی تکمیل کرنا - کوئی کام پورا کر دینے کے واسطے - جس طرح کہ لفظ ڈالنا - جانا - پڑنا - وغیرہ آتے ہیں - جیسے آنا - نہانے اتار لینا - کھانا سے کھا لینا - علیٰ ہذا القیاس گن لینا - سنبھال لینا - سنوار لینا - پکڑ لینا - وغیرہ -

صنم کے در پہ مبارک ہو مجھ کو مر لینا
رہا ہوں کھیت نہ میری کوئی خبر لینا — ناظم
کتاں کی مینڈ ادا جب یہ اس کی یاد آئے
اٹھا کے تکیہ سے بازو پہ سر کو دھر لینا — ناظم
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - تنہا نہیں بولتے۔

لینا : ۱۰ جماع کرنا - مباشرت کرنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - یہ بازاری زبان ہے۔

لینا : ۱۱ اغلام بازی کرنا - برا کام کرنا - جیسے ہم اس کی کئی بار لے چکے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - یہ خاص بازاری لوگوں کی زبان ہے۔

لینا : ۱۲ بازی جیتنا -

سودا قمار عشق میں شیریں سے کوہکن
بازی اگرچہ لے نہ سکا سر تو کھو سکا — سودا
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اب یہ صرف متروک ہے۔

لینا : ۱۳ وہ روپیہ جو لینا ہو - آتا - سود - قرضا - اجارہ - دعویٰ - ہندی - مذکر۔

وہ جس طرح جسے چاہے اسی طرح پالے
کسی کا کچھ نہیں پروردگار پر لینا — ناظم
(نور اللغات - فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لینا : ۱۴ گرفت کرنا - ۲ ستانا کا ترجمہ حاصل کرنا - اخذ کرنا -

بچے نہ سیم و زر ان سے نہ دین و دل چھوٹے
کچھ اور خاک نہیں جانتے مگر لینا — ناظم
(نور اللغات - فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - تنہا نہیں بولتے۔

لینا ۱۵: نفع حاصل کرنا۔

غیر سے مل کے کیا لیا تم نے
ہم سے ملتے تو کچھ مزہ ملتا (داغ) (نور اللغات و فرہنگ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ پایا یا ملا بولتے ہیں۔

لینا ۱۶: آزمانا۔ جیسے دل لینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ دل لینا کی ترکیب ہی سے بولتے ہیں۔

لینا ۱۷: چننا، استنباط کرنا، اقتباس کرنا انتخاب کرنا۔ چھانٹنا جیسے کتاب میں سے کوئی مضمون لینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا ان معنوں میں نہیں بولتے۔

لینا ۱۸: سنبھالنا، سہارنا، تھامنا۔ اردو فصیح، رائج۔

کیفیت چشم اس کی تجھے یاد ہے سودا
ساغر کو مرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں (سودا)

لینا ۱۹: خریدنا، خرید کرنا، مول لینا۔ اردو، فصیح، رائج۔

کرور مرتبہ لی نقد آبرو دے کر
نہ پائے گی کوئی تجھ سا شراب خوار خراب (رشک)

لینا ۲۰: قرض لینا، ادھار لینا۔ جیسے سو روپئے مہاجن سے لئے جب کام چلا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے، قرض لینا، ادھار لینا وغیرہ کے ساتھ ہی بولتے ہیں۔

لینا ۲۱: ہٹانا، سرکانا، پرے کرنا، اڑانا۔ جیسے ہوا کا بادل کو لے جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔

لینا ۲۲: کرانا، جیسے تحریر لینا، مچلکہ لینا، اقرار لینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ تحریر، مچلکے وغیرہ کے ساتھ ہی بولتے ہیں۔

لینا ۲۳: (بیائے مجہول) فتح کرنا، جیتنا، تسخیر کرنا، قبضہ کرنا تصرف کرنا، اردو مصدر، رائج۔

میداں تو لے لیا ہے یہ صحرا بھی چھین لو
دو ہاتھ اور مار کے دریا بھی چھین لو (مونس)

لینا ۲۴: فرض کرنا، ماننا، تسلیم کرنا [illegible] اردو، رائج۔

محل صرف۔ کچھ عجیب طرح کی عبارت ہے عجیب طرح کے جملے ہیں ایک ایک جملہ سے آپ کئی کئی معنی مراد لے سکتے ہیں۔

لینا ۲۵: پہنچنا، پکڑنا، داخل ہونا۔ جیسے آندھی میں گھر لینا مشکل پڑ گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لینا ۲۶: وصول کرنا، اگاہنا، تحصیل کرنا جیسے مال گزاری لینا، ٹیکس لینا، جزیہ لینا، بھینٹ لینا، نذر لینا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ مندرجہ بالا ترکیبوں ہی سے بولتے ہیں۔

لینا ۲۷: جھیلنا، برداشت کرنا، اٹھانا۔ جیسے بوجھ لینا ناحق کا دکھ لینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ ترکیب کے ساتھ ہی بولتے ہیں۔

لینا ۲۸: پکڑنا کی جگہ۔ اردو، عوام کی زبان۔

وہ لئے جاتا ہے دل اس کو پکڑنا تھامنا
دیکھنا لینا وہ بت اللہ کا گھر لے چلا (راسخ)

قول فیصل۔ اس جگہ لینا پکڑنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

لینا ۲۹: (کی کے ساتھ) دعویٰ کرنا۔ جیسے بانکپن کی لینا۔

دے دے کے بل اپنے کاکلوں کو
لیتے ہیں وہ ہم سے بانکپن کی (سحر) (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

لینا ۳۰: (دے کے ساتھ) پیش آنا۔

نواب صاحب نے مجھ کو اس قدر عزت و توقیر سے لیا کہ اس کا عشر عشیر بھی میرے خیال میں نہ تھا (ایامی) (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے اس جگہ ہاتھوں ہاتھ لینا زبانوں پر ہے۔

لینا ۳۱: پینے کھانے کے معنی پر بھی آتا ہے۔

کیا ہوئے گا دو چار قدح میں مجھے ساقی
لے لوں گا ترے سر کی قسم اور زیادہ (ذوق) (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لینا ۳۲: (کنایۃً) نقصان پہنچانا، ضرر پہنچانا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

اک کنارے پڑا ہوا ہے اسیر
کچھ تمہارا غریب لیتا ہے (امیر مینائی)

لینا ۳۳: منظور کرنا۔ اردو، قلیل الاستعمال

ہلالی ہم سے نہ جزیے میں آبرو لیتے
ہمیں جو اپنی غلامی میں خوبرو لیتے (سحر)

لینا ۳۴: سونگھنا۔ اردو، قلیل الاستعمال

کسی کے ہار میں ہوتا جو اپنا تار نفس
لپٹ لپٹ کے گلے سے بدن کی بو لیتے (سحر)

لینا ۳۵: (نام کے ساتھ) زبان سے کہنا اردو، فصیح، رائج۔

دیار عشق میں یہ ہے رواج رسوائی

ذلیل ہوتا اگر نام آبرو لیتے — بحر

لینا [۳۶]: (جان وغیرہ کے ساتھ) مار ڈالنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

ہزار شکر ملے ہم نہ بد مزاجوں سے
ضرر در جان ہماری یہ کینہ جو لیتے — بحر

لینا [۳۷]: عوض میں حاصل کرنا، اردو، رائج۔

جہان میں جو گرانی شراب کی ہوتی
سر اپنا بیچ کے ساقی سے ہم سبو لیتے — بحر

لینا [۳۸]: پکڑنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

یہ کیا خبر تھی کہ ڈس جائے گی یہ ناگن ہے
کبھی نہ ہاتھ میں وہ زلف مشکبو لیتے — بحر

لینا [۳۹]: استقبال کرنا۔ اردو، قلیل الاستعمال

ہوں وہ مجنوں کہ جو لیلیٰ کی طرف جا نکلوں
اٹھ کے تعظیم کو لے پردۂ محمل مجھ کو — امیر

لینا [۴۰]: مستند سمجھنا۔ مستند سمجھ کر انتخاب کرنا۔ اردو، قلیل الاستعمال

ہم سند کے لئے لغت میں امیر
فصحا کی زبان لیتے ہیں — امیر

لینا [۴۱]: سیکھنا۔ طرز اڑانا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لینا [۴۲]: گود میں لینا۔ در کنار گرفتن کا ترجمہ۔ گودی چڑھانا۔
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ گود کے ساتھ ہی صرف ہے یعنی گود میں لینا۔
صرف گود لینا بھی بیٹا بنانے، متبنّی کرنے کے معنوں میں بھی بول دیتے ہیں۔

لینا [۴۳]: رکھنا، بہلانا جیسے تم بچے کو لو میں روٹی پکاؤں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ خاص طور سے ان معنیٰ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لینا [۴۴]: نکالنا، کاڑھنا، بھرنا، جیسے بدلہ لینا انتقام لینا، دشمنی لینا۔

بے گنہ انتقام لیتے ہو
دل نہ دینے کے طعنے دیتے ہو — مومن (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ بدلہ، انتقام وغیرہ کے ساتھ ہی بولتے ہیں۔

لینا [۴۵]: کرایہ پر لینا، کرایہ پر حاصل کرنا۔ جیسے دوکان لینا۔ مکان لینا۔

اس نے ہمسائے میں آ کر گھر لیا تو کیا ہوا
اب اسے آواز میں اپنی سناؤں دور یار — زنگبین
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے، گھر، مکان، کوٹھی، دوکان وغیرہ کے ساتھ ہی مستعمل ہے۔

لینا [۴۶]: پینا، نوش کرنا، چسکی بھرنا، جیسے گھونٹ لینا، حقہ کا دم لینا۔

جام الفت زہر، خوناب و ہلاہل سے ہے پُر
جس کو لینا ہے سوے اس ساغر لبریز کو — ممنون
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ حقہ کا دم مارنا بولتے ہیں۔

لینا [۴۷]: طے کرنا، مسافت پوری کرنا، پکڑنا، پہنچنا۔ اردو، متروک۔

نہ رہ غافل سرائے دہر میں ہے آخری پھیرا
مسافر جلد لے منزل کہ دن باقی ہے تھوڑا سا — جرأت

قول فیصل۔ اب اس جگہ طے کرنا ہی بولتے ہیں۔

لینا [۴۸]: جذب کرنا۔ یہ لفظ جب کسی امر کے صیغے سے مرکب ہو کر آتا ہے تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ ابھی کام کا موقع باقی ہے۔

نہ توڑ شام سے اک دن شب فراق میں دم
ابھی تو رات ہی ساری پڑی ہے مر لینا — امیر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عوام اور عورتیں کمی کے ساتھ بول دیتی ہیں۔

لینا ایک نہ دینا دو: صفت کسی علت میں پھنس جانا، ناحق کی مصیبت، حاصل نہ حصول، فائدہ نہ غرض نہ کسی سے ایک لیں گے نہ دو دیں گے۔ (نور اللغات)
(گنجینۂ اقوال و امثال)

ردّ و بدل کیا بوسہ دو
لینا ایک نہ دینا دو — شاد

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ، لکھتے ہیں کہ اس محاورے کی نسبت ایک کہانی بھی مشہور ہے کہ ایک مینڈک اور مور کی دوستی تھی ایک روز مور مینڈک کو باغ کی سیر کرانے لے گیا۔ مینڈک نے کہا کہ یار میں تو تھک گیا میرے گھر میں پہنچا دو مور نے پیٹھ پر بٹھا جھٹ دریا کنارے پہنچا دیا جب واپس آیا تو ایک چڑیمار نے جال بچھا رکھا تھا یہ دانے کے لالچ میں جا پھنسا۔
مور نے کہا مجھے کیوں پکڑا اس نے کہا کہ دانوں کے لالچ سے۔ اس نے کہا کہ چلو یہاں میرا ایک دوست ہے اس سے کچھ دلوا دوں۔
وہ مان گیا۔ اور یہ مینڈک کے پاس لے آیا اور کہا کہ اسے کچھ دے کر

میرا بیچا چھڑا دو۔ اس نے ایک لعل لاکر چڑیمار کو دیا اس نے کہا اگر میں تو دو دوں گا۔ مینڈک نے کہا کہ تم مور کو تو چھوڑ دو میں دوسرا ابھی لاتا ہوں اس نے کہا اچھا مور کے رہا ہوتے ہی مینڈک نے اپنے یار سے کہا کہ تو بارا اڑ جاؤ۔ اب تو لینا ایک نہ دینا دو یعنی نہ تو اب میں اس سے ایک لعل واپس لیتا ہوں نہ دو دیتا ہوں کام بن ہی گیا۔ پس اسی کے نتیجہ سے یہ فقرہ بطور ضرب المثل مشہور ہو گیا۔

مولف کے نزدیک یہ فرضی واقعہ ہے عوام اکثر عام طور سے نہ لینا ایک نہ دینا دو بولتے ہیں

لینا دینا :- لین دین۔ داد و ستد۔ حساب کتاب۔ برتاؤ۔ معاملہ۔

تم کو بوسہ مجھ کو دل دو پھر نہیں
لینے دینے کو مقدر چاہیے — راسخ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عوام بولتے ہیں جیسے اگر دو گز بھی گئے تو کیا ہے ہمیں ان سے کیا لینا دینا ہے۔

لینا لوٹنا :- (کنایۃً) قرضا چوری یا فقنی سے۔ حاصل کرنا۔ فائدہ حاصل کرنا۔ اردو۔ صرف۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ افسوس کہ موت نے مجھے مہلت نہ دی، لوگوں کا لینا دینا حساب کتاب بڑے بڑے بکھیڑے ہیں اجل سر پر آپہونچی تمام لینا لوٹنا مارا پڑا۔ (توبۃ النصوح)

لینا لینا :- بڑے بندر۔ چور یا کسی اور بھاگنے والے کے تعاقب کے لئے مستعمل ہے۔

ہے گریباں گیر تقوی یار کا دزد نظر — راسخ
لینا لینا چور نے ہے سپاہی کے سے (نور اللغات)

قول فیصل۔ بندر کے لئے اس جگہ لگے لگے اور آدمی کیلئے لینا لینا یا لینا پکڑنا بولتے ہیں۔

لینا لینا :- بڑے تھامنا۔ کسی گرتے ہوئے کو سنبھالنا۔ خبر گیری کرنا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

آنکھیں پھوٹیں جو ہمیں دیکھے یہ تم نے کیا کہا
لینا لینا تھامنا مجھ کو میں اندھا ہو گیا — راسخ

لینا نہ دینا باتوں کا جمع خرچ :- فضول وقت گزارنا۔ تضیع اوقات کرنا۔ ایسی باتیں کرنا جن کا نتیجہ کچھ نہ ہو۔ یعنی باتوں ہی میں ٹالتے ہیں۔ نری باتیں ہی باتیں ہیں۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے

لینا نہ دینا نہ کارے نہ مسلے

کچھ حاصل نہ وصول۔ اردو کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب خزینۃ الامثال نے اس مثل کو اس طرح لکھا ہے "لینا نہ دینا کارے نہ شلے" لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ کارے نہ مسلے بولتی ہیں۔

لینت :- (بیائے معروف فتح سوم) نرمی جو برتاؤ میں ہو۔ نرمی۔ عربی۔ مونث۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

لین دار :- (بکسر اول و یائے مجہول) قرض خواہ صفت (فقرہ) لین دار ہزاروں باتیں سناتا ہے اور تم کان دبائے سن رہے ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں نہیں بولتے بلکہ لینے والے اور حقدار کے معنوں میں جہلا کی زبان ہے جیسے ہمیں ان سے لینے کا کوئی حق نہیں اس کے لین دار ہم ہیں۔

لین دین :- لینا دینا۔ داد و ستد۔ حساب کتاب بمعاملہ۔ اردو۔ مذکر۔ عوام کی زبان۔

جاری ہے لین دین یہ رسم زمانہ ہے
دریا کا ابر ابر کا دریا خزانہ ہے — امیر

لین دین :- بڑے خرید فروخت کا معاملہ۔ برتاؤ۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

چھوڑ دو دل کا لین دین منیر — منیر
اس میں اک روز جان جائیگی (معادن الشعرا)

لین دین :- بڑے کاروبار۔ تجارت۔ سوداگری۔ اردو مذکر۔ عوام کی زبان۔

لین دین بند کرنا :- دینا لینا بند کرنا۔ کسی سے حساب کتاب ختم کرنا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

لین دین کرنا :- کاروبار کرنا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ کاروبار زبانوں پر زیادہ ہے۔

لینڈ :- (بیائے مجہول و نون غنہ) فضلہ موٹی لینڈی۔ انسان اور ہاتھی کے فضلہ کے لئے مستعمل ہے۔ اردو۔ مذکر۔ عوام کی زبان۔

چاندنی کے کھیت میں ہگنے جو بیٹھا ماہ رو
لینڈ خم کھا کر ہلال چرخ گردوں بن گیا — چرکین

لینڈ :- بڑے مجازاً بدصورت۔ بدقطع آدمی یا بچہ۔ اردو صفت۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ ان کے میاں ایسے بدصورت ہیں کہ بالکل لینڈ ہو رہے ہیں۔

لین ڈوری :- (بفتح اول) وہ خیمہ جو آگے جاتا ہے۔ پیش خیمہ۔ وہ فوجی سامان جو کوچ سے پیشتر روانہ کیا جاتا ہے۔

مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لین ڈوری: ۲ (کنایۃً) کسی بات کی آمد کا نشان۔ کسی کام کے آغاز کی نشانی۔ ابتدا۔ اردو صرف۔ متروک۔

یہ سمجھ رکھیے دل کا آجانا
لین ڈوری ہے جان جانے کی — منیر

لین ڈوری: ۳ تسلسل۔ کسی بات کا مسلسل ہونا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف لگنا اور لگی ہونا کے ساتھ ہے جیسے صبح سے برابر تقاضے کے لئے آدمی بھیج رہے ہیں ایک لین ڈوری لگی ہے۔

لینڈی:۔ (بیاے مجہول و نون غنہ) انسان کا براز۔ بستہ اجابت۔ اردو صفت مونث، عوام کی زبان۔

لینڈی: ۲ ایک قسم کا کتا۔ بازاری کتا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے لینڈی کتا زبانوں پر ہے۔

لینڈی: ۳ ڈرپوک۔ کمزور بودا۔ اردو۔ صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

لینڈی اونچی ہونا:۔ دماغ خراب ہونا۔ دماغ اونچا ہونا۔ غرور ہونا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ پست طبقہ کے مرد بھی بول دیتے ہیں۔

لینڈی آسمان پر ہونا:۔ مغرور ہونا۔ دماغ خراب ہونا۔ دماغ بہت اونچا ہونا زمین پر پاؤں نہ رکھنا۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ لینڈی آسمان پر ہونا بھی بول دیتے ہیں۔

لینڈی پھولنا:۔ (کنایۃً) مغرور ہونا غرور ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں کہتے ہیں لینڈی آسمان پر ہونا" مولف تائید کرتا ہے۔

لینڈی تر ہونا:۔ (کنایۃً) غرور بڑھنا بہت خوش ہونا۔ نازاں ہونا۔ اترانا۔ دماغ چلنا گھمنڈ بڑھنا۔ جوں جوں خوشامد کرتے ہیں میاں کی لینڈی تر ہوتی ہے۔ یعنی زیادہ اتراتے ہیں۔ (چونکہ لینڈی تر ہونے سے بآسانی نکل آتی ہے پس اسی طرح خوشامد سے غرور میں آسانی ہوجاتی ہے اور آدمی زیادہ اترانے لگتا ہے) طنزاً مستعمل۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کمی کے ساتھ عورتیں اور عوام بولتے ہیں۔

لینڈی جُڑنا:۔ آشنائی ہونا۔ اتحاد ہونا۔ گہری دوستی ہونا۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لینڈی دماغ کو چڑھ جانا:۔ متکبر اور مغرور ہوجانا تھوڑی سی چیز پر پھول جانا۔ (محاورات ہندوستان) (عام بازاری زبان)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لینڈی کتے کی موت مارنا:۔ (کنایۃً) کمال ذلت سے مارنا۔ نہایت ذلت و خواری سے مارنا۔ نہایت آسانی کے ساتھ مار ڈالنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

گرگ و شیر و پلنگ کو وہ ترک
لینڈی کتے کی موت مار آیا — شیخ باقر علی

اس کی لازمی صورت لینڈی کتے کی موت مرنا بھی کمی کے ساتھ مستعمل ہے۔ زیادہ تر کتے کی موت مرنا مارنا بولتے ہیں۔

لے نکلنا:۔ حاصل کرلینا۔ لے اڑنا سیکھ جانا۔ کامیاب ہوجانا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

کسی کی جان لے لینا کسی کا دل اڑا لینا
غرض جب گھر سے وہ آتے ہیں کچھ لے ہی نکلتے ہیں — جلیل

لین کلیر:۔ Line clear معنا (انگریزی میں لائن کلیر) وہ پروانہ جو اسٹیشن ماسٹر انجن ڈرائیور کو صفائی سڑک کے بابت لکھ کے دیتا ہے۔ اردو مذکر۔ رائج۔

لین کلیر: ۲ سڑک کے صاف اور قابل آمد و رفت ہونے کی سند۔ (ہونا۔ دینا وغیرہ کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے سڑک کے لئے نہیں بولتے بلکہ ریل کی پٹری ہی کیلئے بولتے ہیں۔

لیناگ تھیناگ ہونا:۔ لڑائی جھگڑا یا دنگا فساد ہونا۔ ہندی۔ فعل لازم۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لینے آنا:۔ کسی کے استقبال کے واسطے آنا۔ کسی چیز یا آدمی کو لیجانے کے واسطے آنا۔ اردو صرف، فصیح رائج۔

محل صافہ۔ میں نے طے کر لیا تھا کہ ہرگز نہ جاؤں اگر آپ لینے نہ آتے تو میں نہ جاتا۔

لینے آئیں آگ اور بن بیٹھیں باورچن:۔ کسی بہانے سے کہیں اپنے قدم جمانا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔

لینے دینے میں نہ ہونا:۔ بے تعلق اور بے غرض ہونا واسطہ نہ ہونا۔ اردو حرف۔ عورتوں کی زبان

کسی کے لینے دینے میں نہیں کونے میں بیٹھے ہیں
تمہارا غم ستاتا ہے اسے سمجھائیے صاحب ناسلوکی

لینے کو بڑھنا:۔ استقبال کرنا۔ پیشوائی کو بڑھنا، لینے آنا۔ اردو حرف، فصیح، راسخ

گذرے جو سر شام ادھر عاشق گیسو
لینے کو بڑھا سایۂ دیوار محمد جلیل

لینے کے دینے پڑجانا:۔ فائدہ کی جگہ نقصان ہونا۔ دقت میں پڑجانا، مشکل میں پھنسنا مصیبت میں مبتلا ہونا۔ اردو حرف عورتوں کی زبان

پڑگئے لینے کے دینے دلکو واپس مانگ کر
(پڑجانا) لیجیے ہم کو اپنی بات دینی آگئی داغ

بوسہ دینے کے عوض دل لیکے الٹے لڑگئے
(پڑجانا) وہ تسل اپنی ہوئی لینے کے دینے پڑگئے شاد

پڑگئے لینے کے۔ بنے سر محشر ہم کو
ہوگیا نفع کی امید میں نقصان الٹا داغ

(پڑنا) محل صاف۔ اتفاق وقت ہے وہ ایسا گھبرایا کہ بڑے زور سے پھونک ماری میں نے کہا خدا ہی خیر کرے ایسا نہ ہو کہ نوابصاحب جاگ پڑیں تو لینے کے دینے پڑیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اس جگہ لینے کے دینے پڑنا بھی مستعمل ہے۔

لینے کے دینے پڑجانا:۔ جان کے لالے پڑنا۔ آس جاتی رہنا۔ اردو حرف، عورتوں کی زبان

قول فیصل۔ اس جگہ لینے کے دینے پڑنا بھی مستعمل ہے۔ جان کے ساتھ زبانوں پر زیادہ ہے یعنی جان کے لینے کے دینے پڑنا یا پڑجانا۔

لینے میں نہ دینے میں:۔ نفع میں نہ نقصان میں۔ برے میں نہ بھلے میں۔ بے تعلق اور بے غرض۔ اردو حرف عورتوں کی زبان۔

ناسخ نہ لینے میں ہوں کسی کے نہ دینے میں
مفلس سے کچھ غرض ہے نہ زردار سے غرض ناسخ

کسی کے نہ لینے نہ دینے میں تھے
غریبوں کو ناحق ستا کر چلے سوز

لیوا: (بیائے مجہول) لینے والا محصل ہندی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ عورتیں جان لیوا کی ترکیب سے بول دیتی ہیں۔

لیوا:۔ گائے بھینس یا بکری کا تھن۔ مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

لیوا:۔ مٹی تر کر کے دیگچی یا ہانڈی کے پیندے میں لگاتے ہیں اور اس کو لیوا کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔

لیے ہونا:۔ دشمن ہونا، خاص انداز ہونا، خاص اصول ہونا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

فریاد کی کوئی لے نہیں ہے
نالہ پابند نے نہیں ہے غالب

لیہی:۔ سرشتی۔ ہندی مونث پورب کی زبان۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لیہی پیچھی:۔ سرمایہ، پونجی، مال و متاع روپیہ پیسہ۔ پورب کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

لیئی:۔ (بکسر اول و سکون دوم مجہول و کسر سوم) میدے یا آٹے کو پانی میں اتنا پکاتے ہیں کہ اس میں لس پیدا ہو جاتا ہے اور اس سے کاغذ جوڑتے ہیں۔ ہندی۔ مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے لفتح اول لئی بولتے ہیں۔

م: ۱؎ عربی کا چوبیسواں، فارسی کا اٹھائیسواں ہندی کا پچیسواں اردو کا اکتیسواں حرف۔

عربی، مونث، رائج۔

خوشنویسوں ہیں دو آنکھیں میم ملفوظی کا جوڑ
لکھ سکو ایسی اگر دو ایک میمیں لطف ہے رشک

قول فیصل۔ زبانوں پر بصورت مذکر بھی ہے

جو آنکھیں ہوں تو نام پاک سے پیدا ہے یکتائی امر
کہ آغوش احد میں جلوہ گر ہے میم احمدؐ کا ملیانی

حساب جمل میں اس کے چالیس عدد مانے گئے ہیں
صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ وہ مخصوص دستخط
جو سلطنت مغلیہ کے زمانے میں دیوان سلطنت
معافی یا جاگیر پر اس حرف کو لکھ کر کیا کرتا تھا
لیکن اب یہ طریقہ متروک ہے۔

م: ۲؎ دہن معشوق باعتبار نقطۂ موہوم یا بشکل غنچہ
فارسی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب عام طور سے استعمال نہیں ہے۔

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ جنتریوں
اور تقویموں میں یہ اتوار کے روز کی علامت ہے
اور نیز ماہ محرم کے اختصار میں بھی یہ حرف لکھا
جاتا ہے۔ اگر اسکے پہلے حرف عین ہو تو علیہ السلام
کا مخفف سمجھا جاتا ہے۔

عام طور سے لکھنؤ میں اسکا استعمال نہیں ہے علیہ السلام کی علامت
کے بطور کسی متبرک نام پر حرف ع یہ شکل بنا دیتے ہیں عم نہیں بناتے

م: ۳؎ علامت نہی جو دعا وغیرہ کی ممانعت کیواسطے آتی ہے
جیسے مبادا وغیرہ۔ فارسی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں مستعمل ہے۔ مبادا، مکن، مگو وغیرہ کی
ترکیبوں ہی سے مستعمل ہے اور یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے

م: ۴؎ اعداد میں فاعلیت کے واسطے آتا ہے جب اس کے
ماقبل پیش ہو۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل یکم، دوم، سوم، چہارم، پنجم وغیرہ کی ترکیب سے
استعمال کرتے ہیں اگر یہ کسی اسم کے اول میں آتا ہے تو وہاں ظرف
مکان یا مفعول کے معنی دیتا ہے۔ جیسے مقبرہ،
مجلس، محفل، مسکن، مسجد۔ مظلوم، مفہوم، مقرور
وغیرہ۔ اور اگر کسی اسم کے اول میں یہ حرف مضموم آتا ہے
تو فاعلیت کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے محافظ، معاون، محرر
وغیرہ۔ برائے نسبت بھی استعمال کرتے ہیں جیسے
نیلم وغیرہ۔ علامت تانیث کے بطور بھی مستعمل
ہے۔ جیسے بیگم، خانم وغیرہ۔

ما: ۱؎ اسم۔ فارسی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

۲؎ نہ، نہیں۔ مت۔ نیست، لا۔ اَن۔ بے۔ عربی
حرف نفی۔ ۳؎ کیا چیز۔ کیا۔ کون، کدام۔ کیونکر۔ کیسے
کس طرح۔ عربی۔ کلمہ استفہام۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے

ما: ۴؎ انچہ۔ جو کچھ۔ جو، ہرچہ، ہر کچھ۔ کوئی چیز۔
عربی، اسم موصول۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا اس کا استعمال اردو زبان میں نہیں
ہے تعلیم یافتہ طبقہ معنی ماسبق وغیرہ کی ترکیبوں سے
بول دیتا ہے۔

ما: ۵؎ مادر۔ اماں، ماں۔ والدہ۔ ۶؎ ایک کلمۂ
محبت جو ماں اپنے بچے سے خطاب کے وقت گویا اسی

کی زبان میں ادا کرتی ہے۔ جیسے نہیں ما تجھے کون ما سکتا ہے۔ دیکھ ما مان جا دنگا نہ کر۔ کیوں ما میں نے تم سے کہا نہیں تھا۔

دہلی کے اخیر بادشاہ کا تکیہ کلام جو اکثر باہمی گفتگو میں بلحاظ محبت زبان پر آیا کرتا تھا۔

۲؎ والدہ کو پکارنے کا لفظ۔ حرف ندا جو گنواروں میں ماں کے واسطے مخصوص ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس کا رسم الخط "ماں" ہے یعنی آخر میں نون غنہ لکھتے ہیں۔ لکھنؤ میں والدہ کو پکارنے کا لفظ "اماں" ہے۔ ماں کا لفظ رشتہ ظاہر کرنے کے لئے بولتے ہیں۔

ما اپٹی باپ تیلی بیٹا شاخ زعفران مجہول النسب یا کمینہ شیخی باز کے حق میں بولتے ہیں اور نیز جب کوئی ادنیٰ فخر خاندان ہو جائے تو اس کی نسبت کہتے ہیں۔ اردو کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس مثل میں بھی املا ماں ہونا چاہیے تھا بہر حال لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ما باپ :- والدین۔ ماتا پتا۔ مادر پدر۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ موجودہ رسم الخط میں "ماں باپ" ہے یعنی ماں کو نون غنہ کے ساتھ لکھتے ہیں۔

ما باپ کا لاڈلا :- وہ لڑکا جسے والدین نے ناز سے پالا ہو۔ ناز پروردہ۔ دلارا، والدین کا بگاڑا ہوا ہندی۔ اسم، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب ماں باپ کا لاڈلا لکھتے ہیں۔

ما بخیر شما بسلامت :- اس محل پر مستعمل ہے جب یہ کہنا ہو کہ تم سے ہم سے کسی امر میں شرکت نہیں۔ ہم الگ تم الگ۔ آپ اپنے گھر خوش رہیے ہم اپنے گھر خوش رہیں۔ (فرہنگ خیال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مابعد :- ماقبل کا عکس۔ جو کچھ بعد میں آوے پیچھے آنے والا۔ پچھلا۔ پیچھے کا۔ عربی۔ صفت۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ اردو میں ما کا لفظ بعد کے ساتھ بمشکل اپنے معنی بتا سکتا ہے اس لئے بعد کی جگہ مابعد نہیں کہنا چاہیے

عام طور سے مابعد ہی لکھتے اور بولتے ہیں۔

مابقاء :- بچا ہوا۔ باقی۔ بقایا۔ جو کچھ باقی رہ گیا ہو۔ عربی۔ صفت۔ ۲؎ پس خوردہ۔ جھوٹا کھانا۔ آلش۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مابقی :- باقی بچا ہوا۔ بقیہ۔ بچا ہوا۔ فارسی صفت۔ فصیح، رائج۔

رباعی۔ کچھ فکر مآل کار ہیہات نہیں
اندیشۂ مابقی و مافات نہیں
کیا صبح و مسا زیست کٹی جاتی ہو
مقراض حیات ہے یہ دن رات نہیں
بحر

قول فیصل۔ عورتوں کی زبانوں پر بغیر تشدید یا عام طور سے زبانوں پر ہے جیسے۔ تھوڑا تھوڑا حصہ سب بچوں کو بانٹ دو مابقی تم لے لو۔

مابون :- (بواو معروف) جو علت اُبنہ میں مبتلا ہو۔ بوبیا۔ وہ شخص جسے اغلام کرانے کی لت ہو۔ عربی۔ صفت۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مابہ الاحتیاج :- جس کی ضرورت پڑے جو کچھ ضروریات سے ہو۔ ضرورت کی چیزیں جنکی حاجت ہو۔ عربی مذکر (لغات فرہنگ آصفیہ فیروز اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مابہ الامتیاز :- وہ چیز جس سے شناخت ہو سکے۔ وہ چیز یا سبب جس سے کسی امر کی تمیز کی جائے۔ باعث امتیاز۔ عربی۔ مذکر۔

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ کمی کے ساتھ تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے اسی جگہ کمی کے ساتھ مابہ الاشتراک بھی زبانوں پر ہے

مابہ النزاع :- وہ بات جس پر نزاع واقع ہوئی ہو۔ جھگڑے کی بنا۔ فساد کا باعث۔ عربی۔ مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل ضمہ۔ کسرہ کی سند کی ضرورت نہ تھی۔ البتہ فتحہ مابہ النزاع تھا اس کی سند دی گئی۔

ما بہ تو مشغول و تو با عمرو و زید :- ہم تجھ میں مشغول ہیں اور تو عمرو و زید میں۔ یعنی ہم مریں تم پر تم مرو غیروں پر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ماہن :- والدہ و ہمشیرہ۔ ہندی اسم مونث۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل اس جگہ بنون غنہ ماں بہن زبانوں پر ہے

ماہن کرنا :- کسی کی ماں بہن کو گالی دینا۔ مادر خواہی کرنا۔ گھر تک جانا۔ ہندی فعل متعدی۔ عوام کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ بھی ماں بہن ہی ہونا چاہیے تھا۔ لیکن اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

ما بیٹیوں میں لڑائی ہوئی لوگوں نے جانا بیر پڑا :- اپنوں کی لڑائی۔ لڑائی میں داخل نہیں ہے۔ ہندی، کہاوت۔

(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ ایک تو اہل لکھنؤ بولتے نہیں اور اگر بولتے بھی تو اس کا املا نون غنہ کے ساتھ ہی ہوتا

مابیٹوں میں پھنالا نہیں چھپتا :- پاس رہنے والوں سے عیب نہیں چھپ سکتا۔ ہندی، کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مابین :- (بفتح سوم) وہ چیز جو درمیان میں ہو درمیان، بیچ، اثناء، دوران۔ عربی مذکر فصیح رائج

حالتیں ذہن کی جو ہیں یکساں
ان کے مابین ہے اک ربط نہاں — مرزا رسوا

قولِ فیصل۔ مابین: بیچ میں، درمیان کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

مجھے وہ منہ نہیں دکھلاتی خوف باراں سے
تدرو — ماہ کے مابین ہے حجاب گھٹا — بحر

۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی درمیانی، وسطی، بیچ کا، بھی لکھے ہیں مگر ان معنوں میں مستعمل نہیں۔

مابین تحقیقات :- (بامداقت - تحقیقات کے دوران۔ درمیان تفتیش۔ فارسی۔ ترکیب۔ فصیح، رائج۔

ماپ :- ۱ پیمائش۔ ناپ۔ جریب کشی۔ رقبہ بندی۔ ہندی، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ ناپ کہتے ہیں

ماپ :- ۲ پیمانہ۔ کیل۔ ناپ۔ انداز۔ (فرہنگ آصفیہ وغیرہ نوراللغات)

ناپتا ہے وہ رکھ کے چھوٹی ماپ
چلیے اب جل کیجیے فیصلہ آپ — نسیم (قران السعدین)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر ناپ کہتے ہیں۔

ماپ :- ۳ لمبائی چوڑائی کا تخمینہ۔ طول و عرض کا تخمینہ۔ جانچ۔ انداز۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ ناپ کہتے ہیں۔

ماپ تول :- عرض، طول کی پیمائش۔ رقبہ جانچ پڑتال۔ مونث۔

افسوس ہے کہ ماپ تول لوگوں میں جیسی چاہیے اب ٹھیک نہیں۔ (ترجمۃ القرآن) (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں ناپ تول کہتے ہیں۔

ماپ پنہاری بھلی باپ ہفت ہزاری بُرا :- ماں کی محبت باپ سے زیادہ ہونے کی نسبت بولتے ہیں۔ اردو، کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ماپک :- ماپ۔ ناپ۔ پیمائش۔ رقبہ بندی۔ جریب کشی۔ ۲ جریب کش۔ مساح۔ پیمائش کنندہ۔ ناپنے والا۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

ماپنا :- پیمائش کرنا۔ جانچنا۔ اندازہ کرنا۔ لکھنؤ میں ناپنا۔ ہندی۔ دہلی کی زبان۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے اس جگہ لکھنؤ میں ناپنا ہی کہتے ہیں۔

ماپھل :- مازو۔ ماجو۔ مائین۔ (دکنی لغت)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مات :- ماتا کا مخفف۔ ماں، مادر، والدہ۔ (گیتوں میں) (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مات :- (بسکون حرف سوم) (عربی میں صیغہ ماضی بفتح حرف آخر تھا۔ معنی۔ مرگیا۔ ہار گیا۔ فارسی میں بسکون آخر معنیٔ ذیل میں مستعمل ہے) ہار، شکست ہزیمت۔ زک۔ شطرنج یا بیت بازی کی ہار۔ فارسی مونث۔ فصیح، رائج۔

دل گھرا غم سے ہوا ہار کے اب جیت کہاں
شاہ شطرنج جو محبوس ہوا مات ہوئی — اسیر

مات :- ۲ بے حقیقت، کچھ نہیں۔ پھیکا۔ بے کیف۔ ماند۔ اردو صفت۔ عورتوں کی زبان۔ محل صرفہ۔ دونوں اور بھی مست ہوئے۔ چاندنی رات اور حور و دراز قصور ساقی جس کے مقابل میں پرستان کی پریاں مات۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہی ہے۔

ماتا :- ۱ ماں۔ والدہ۔ اماں۔ ہندی مونث اہل ہنود کی زبان۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں اہل ہنود حضرتِ سرا ماتا اور ماتا جی بولدیتے ہیں۔

ماتا :- ۲ چیچک۔ سیتلا۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ اہل ہنود بالخصوص دیہاتیوں کی زبان ہے۔ بڑے دانوں کی چیچک کو بڑی ماتا اور چھوٹے دانوں کی چیچک کو چھوٹی ماتا کہتے ہیں۔

ماتا :- ۳ مست۔ اردو صفت۔ مذکر۔ قریب بعمر

ٹیڑھی کر کے کلاہ آتے تھے
ئے ماخوردہ کے وہ ماتے تھے — میر

قولِ فیصل۔ مونث کیلئے ماتی کہتے تھے۔

خوب جزو ہو کے مینہ کی ماتی
خواب راحت میں غافل جاتی — (دشت گلزار)

زیادہ تر ہنود کا ماتا کی ترکیب سے عوام اور عورتیں بولدیتی ہیں۔

ماتا پتا :- ماں باپ۔ والدین۔ ہندی مذکر۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ اردو سے اس کا تعلق نہیں۔

ماتا پتا :- بزرگ۔ آقا۔ مالک۔ مربی۔ (نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ کسی معنی میں اردو زبان سے اس کا تعلق نہیں ہے۔ لکھنؤ کے قرب و جوار کے

دیہاتیوں کو کہتے سنا گیا ہے۔

مات المفتی مات الفتویٰ :۔ مفتی مر گیا فتویٰ مر گیا۔ یعنی مرنے والے کے ساتھ اس کی بات ختم ہو جاتی ہے۔ جس کا دور ہوتا ہے اس کی بات چلتی ہے۔ عربی مثل۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

ماتا نکلنا :۔ بدن پر چیچک کے دانے نکلنا سیتلا نمایاں ہونا۔ ہندی، فعل لازم۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ عام طور سے چیچک نکلنا کہتے ہیں۔ حضرات اہل ہنود سیتلا نکلنا کہتے ہیں۔

مات بچنا :۔ شطرنج کی ہار سے بچنا۔ شکست سے بچنا۔ اردو صرف۔ شطرنج بازوں کی اصطلاح۔ قلیل الاستعمال۔

تنگ ہوں جینے سے اب مرنا کہاں —
ضیق ہو جاتے میں بچتی مات ہے — ناظم

(معین الشعراء)

ماتحت :۔ (بفتح اول و سکون دوم) زیر فرمان زیر حکم۔ زیر نگرانی۔ عربی۔ فصیح، رائج۔

محل اضافہ۔ یہ دونوں بھانجے بادشاہ کے ہیں کئی لاکھ سپاہ اپنے ماتحت رکھتے ہیں۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ جہلا بکسر چہارم بول دیتے ہیں۔

ماتحت :۔ تابع۔ پابند۔ زیر اثر۔ فارسی۔ قلیل الاستعمال۔

اس کی تاثیر کے ماتحت ہے شوق
شوق وہ جو کہ ارادے پہ ہے فوق — مرزا رسوا

ماتحت :۔ اسسٹنٹ۔ معاون۔ نائب۔ مددگار ہاتھ بٹانے والا۔ عربی۔ مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ "دفتری اصطلاح میں (ماتحت) عمال دفتر کہلاتے ہیں۔ جو کسی افسر کے تحت ہوتے ہیں۔ اس حد تک جائز رکھا جا سکتا ہے۔ حالانکہ ما اسم موصول غیر ذی روح کے لئے آتا ہے۔ لیکن کسی کی نسبت یہ کہنا کہ "یہ فلاں افسر کے ماتحت کام کرتے ہیں" درست نہ ہوگا۔ یہاں تحت ہی صحیح ہو سکتا ہے (اور دتحت میں) بھی کہا جاتا ہے"

مولف تائید کرتا ہے اس اضافے کے ساتھ کہ اس کو اردو بھی کہا جا سکتا ہے۔

مات دینا :۔ شطرنج کی بازی میں حریف پر غالب آنا اور اس سے بازی لے جانا۔ بازی دینا۔ بازی لے جانا۔ جیتنا۔ ہرانا۔ شکست دینا۔ زک دینا۔ مغلوب کرنا۔ عاجز کرنا۔ پست کرنا۔

چالاکیوں سے اپنی بچے میرے ہاتھ سے
ورنہ میں دے چکا تھا انہیں کل تو مات ہا — جعفر

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ شطرنج بازوں کی اصطلاح ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

مات دینا :۔ نیچا دکھانا۔ شرمندہ کرنا۔ خجل کرنا۔ نادم کرنا۔ منفعل کرنا۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔

مات دینا :۔ بیت بازی میں ہرا دینا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے

ماترا :۔ ہندی حروف کے اعراب (لگانا کے ساتھ)، ہندی۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

ماتقدم :۔ (بفتح سوم و چہارم و پنجم مشدد) اوّل کا۔ پہلے کا۔ مذکورہ بالا۔ وہ چیز جو پہلے گزر چکی ہو۔ حفظ ماتقدم۔ عربی۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ماتقدم تنہا نہیں بولتے حفظ ماتقدم کی ترکیب سے اس کا استعمال ہے۔ جہلا بضم پنجم مشدد بھی بولتے ہیں جو صحیح نہیں ہے۔

مات کرم ، مات کردم من ترا۔ ناک کاٹوں کان کاٹوں لے چھرا :۔ بیت بازی میں جو لڑکا جیت جاتا ہے وہ اپنے حریف کے ذلیل کرنے کے لئے یہ شعر پڑھتا ہے

(نور اللغات)

قول فیصل۔ نہ عام طور سے زبانوں پر ہے نہ عام طور سے یہ شعر پڑھا جاتا ہے۔

مات کرنا :۔ شطرنج بازی میں حریف پر غالب آنا اور اس سے بازی لیجانا۔ اردو صرف، شطرنج بازوں کی اصطلاح۔

مات کرنا :۔ مات دینا۔ شکست دینا۔ مغلوب کرنا۔ ہرانا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

زلفوں نے تیری پھینکی ہے خورشید پہ کمند
رخ نے ترے کیا ہے چاردہ کو مات — مصحفی

مات کرنا :۔ فوقیت لیجانا۔ کسی کام میں بڑھ جانا۔ سبقت لیجانا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

کوئی معشوق گرما گرم ایسا کس نے دیکھا ہے
کیا ہے مات پریوں کو بھی تم نے اپنی چھل بل سے — بحر

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت مات کر دینا ہے بھی رائج ہے۔

وہ رخ کو بھی مات کر دیا ہے
اے سوزش دل ترا برا ہو — صبا

اسی جگہ مات کر ڈالنا بھی عام طور سے بولتے تھے۔

رنگ چہرے کا اس قدر کالا
شب فرقت کو مات کر ڈالا　　عالم

فصحائے لکھنؤ اس طرح استعمال سے پرہیز کرتے تھے۔

مات کرنا:- قائل کرنا۔ شرمندہ کرنا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

سبزۂ نوخیز ہے کشت فلک سے سبزتر
مات کرتا ہے شفق کو لالہ زار اب کے برس　　صبا

مات کھانا:- ہار جانا۔ بازی میں مات ہونا۔ شطرنج کی بازی یا بیت بازی میں حریف سے مغلوب ہونا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال

مات کھانا:- کنایہ ہے کسی چیز کے مقابلے میں کسی چیز کے بے رنگ و بے رونق ہو جانے سے مغلوب ہونا۔ شکست کھانا۔ ہارنا۔ عاجز ہونا مغلوب ہونا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال

زلفیں بی دیکھ کر نہ خجل رات ہو گئی
مکھڑا جو کھل گیا تو سحر مات ہو گئی　　اسد

ماتم :- (بفتح سوم) گریہ و زاری کرنا۔ رونا پیٹنا۔ مرنے والے کے غم میں نالہ و فغاں عربی، مذکر۔ فصیح، رائج۔

وہ اٹھا شور ماتم آخری دیدار میت کا
اب اٹھا چاہتی ہے لاش فانی دیکھنے والو　　فانی

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

شور محشر بھی ہوا آ کر شریک تعزیت
دھوم سے میرے دل مرحوم کا ماتم ہوا　　امیر مینائی

فصحائے لکھنؤ صف ماتم کی ترکیب صحیح نہیں سمجھتے اس لئے کہ "صف" مردے کی صف کے معنی میں اردو ہے ایرانیوں نے اس معنی میں صف کو کہیں استعمال نہیں کیا ہے۔ اس لئے صف ماتم کی ترکیب اردو ہوئی۔ حضرت عشق نے بھی ہمیشہ بلا ترکیب ہی نظم کیا۔

ماتم کی صف بچھائیں گے سوئیں گے ایک جا
ہم تم سحر کو بیٹھ کے روئیں گے ایک جا　　عشق

ماتم :- (۲) رنج و غم۔ اندوہ و ملال۔ الم۔ سوگ عربی۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

مرتے ہیں تیرے سب پہ نہ اس بیکسی کے ساتھ
ماتم میں تیرے کوئی نہ رویا پکار کے　　بحر

سحر ہونے کو ہے خاموش شبنم ہوتی جاتی ہے
خوشی منجملۂ اسباب ماتم ہوتی جاتی ہے　　جگر مرادآبادی

ماتم :- (۳) بپتا، مصیبت، بلا، آفت۔ (۴) عورتوں کا کسی کار خیر یا شر میں اجتماع۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ماتم :- (۵) کہرام، شور و فغان۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔

تم اٹھ گئے جو صنم مصحفی کی بالیں سے
تمام رات پڑا ماتم اس کے گھر میں رہا　　مصحفی

ماتم :- (۶) حضرت امام حسینؑ کی عزاداری میں سینہ کوبی یا سینہ زنی کرنا۔ سینے پر ہاتھ مارنا اردو مذکر، رائج۔

ماتم :- (۷) وہ اشعار جو واقعۂ کربلا سے تعلق رکھتے ہوں۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع ماتموں ہے ماتم اور نوحے میں فرق یہ ہے کہ ماتم میں متفرق اشعار ہوتے ہیں اور فضائل اور مصائب دونوں طرح کے اشعار ہوتے ہیں نوحہ میں صرف کسی ایک سے تعلق ہوتا ہے اور اسی کی زبان سے سب اشعار کہے جاتے ہیں اور سب مصائب ہی کے اشعار ہوتے ہیں۔

کہیں بانو سے میں تو اؤں کہاں
موراسیاں تو میکا بسار گیو۔

ماتم اندوز:- ماتم میں مصروف، غمزدہ فارسی ترکیب۔ صفت، متروک۔

ہوئی جب رات وہ ماہ دل افروز
الم سے تھی وہ ہر دم ماتم اندوز　　(زلیخائے اردو)

ماتم پرسی:- پرسہ، تعزیت، مرنے والے کے اعزا کی غمخواری۔ ہمدردی۔ فارسی مونث قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے۔

ماتم پڑنا:- رونے کا کہرام ہونا۔ اردو مصدر قریب بہ متروک۔

لاشے پہ چلے خاک بسر سید عالم
اکبرؑ کی جدائی کا پڑا خیمے میں ماتم　　انیس

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے ماتم پڑنا کے معنی سینہ زنی ہونے لگنا لکھے ہیں۔ ان معنوں کی کوئی خصوصیت نہیں۔

ع یہ کہہ کے چلے سرور دیں پڑ گیا ماتم　　انیس

مذکورہ بالا مصرع سے خصوصیت سے یہ معنی نہیں پیدا ہوتے۔

ماتم خانہ:- سوگ کا گھر، غمی کا گھر۔ وہ گھر جس میں کوئی مصیبت یا غمی ہو گئی ہو۔ فارسی مذکر (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ماتمدار:- ماتمی، سوگوار، ماتم کرنے والا فارسی صفت، قلیل الاستعمال

گرائے چشم جاناں نے تو دو آنسو نہ مردے پر
صف مژگاں کبھی کو میرا ماتمدار رہنا تھا　　جلال

قول فیصل۔ امام حسینؑ کی عزا میں سینہ زنی

کرنے والے کے لئے اب یہ لفظ مخصوص ہو گیا ہے۔
اس کی فارسی جمع ماتمداران ہے اور اردو جمع ماتمداروں ہے۔ جیسے امام مظلومؑ کے ماتمداروں سے گزارش ہے کہ بپابندیٔ وقت مجلس میں شرکت فرمائیں۔

ماتمداری:۔ غم، سوگ، کہرام، گریہ وزاری کرنا، شیون، اندوہ، رنج والم، آہ ونالہ (کرنا کے ساتھ) فارسی مونث۔
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ یہ لفظ اب قلیل الاستعمال ہے۔

ماتم دھوم سے ہونا:۔ بہت شان سے غم منایا جانا، بہت زیادہ سوگ منایا جانا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

بعد میرے روئے گا سارا زمانہ دیکھنا
دھوم سے ہوگا مرا ماتم تمہارے سامنے — داغؔ

قول فیصل۔ بہت سینہ زنی کرنے کے معنوں میں اسی جگہ دھواں دھار ماتم ہونا بھی عوام کی زبان ہے۔ جیسے کل انجمن مظلومیہ نے کربلائے تالکٹورہ میں گیارہ ڈیوڑھیں اٹھائیں بہت دھواں دھار ماتم ہوا۔

ماتم دیدہ، ماتم زدہ:۔ سوگوار، ماتمی، اندوہگیں، غمگین، رنجور، فارسی صفت۔
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ کسی صورت سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ ماتم زدہ کی جگہ غمزدہ بولتے ہیں۔

ماتم سرا:۔ بیت الحزن، غم کا گھر، سوگ کا گھر، ماتم کی جگہ وہ گھر جس میں کوئی غمی ہو گئی ہو۔ فارسی صفت۔ مذکر، فصیح، رائج۔

دل ہے مردہ خلد میں جانے سے کیا ہو جائیگا
ہم جہاں ہوں گے وہ گھر ماتم سرا ہو جائیگا۔ — تعشقؔ

ماتم کدہ:۔ غم کدہ، ماتم سرا، غم کا گھر۔ فارسی صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

ماتم کرنا:۔ غم کرنا، رنج کرنا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال

اٹھ گئی ہیں سامنے سے کیسی کیسی صورتیں
روئیے کس کے لئے کس کس کا ماتم کیجئے — آتشؔ

ماتم کرنا:۔ سوگ کرنا۔ مردے کو رونا۔ گریہ وزاری کرنا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

ماتم کرنا:۔ سینہ زنی کرنا۔ سینہ کوبی کرنا۔ کسی مرنے والے کے غم میں سینہ یا سر پیٹنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

شہیدی سے نہیں واقف ہیں ہم ہاں اتنا واقف ہیں
کوئی راتوں کو یاں کرتا ہوا ماتم نکلتا ہے — شہیدیؔ

ماتم میں رہنا:۔ سوگ میں رہنا۔ رنج و غم اور ماتم کرتے رہنا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔
ع: جب وقت تلک جیتی ہوں ماتم میں رہوں گی انیسؔ

ماتم نشیں:۔ ماتم کرنے والا۔ سوگوار۔ فارسی صفت۔ قلیل الاستعمال۔

ماتم ہونا:۔ سوگ ہونا۔ غم ہونا۔ رنج والم ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

کیا کہیں مرگ احبّا میں جو ہم کو غم ہوا
گر مرا دشمن کوئی اس کا بھی اک ماتم ہوا — ناسخؔ

ماتم ہونا:۔ گریہ وزاری ہونا۔ کہرام مچنا۔ بآواز بلند آہ وفغاں کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

مر گیا جو دائے گیسوے مسلسل میں جو میں
خانۂ زنجیر میں چالیس دن ماتم رہا — آتشؔ
کس دن دل مردہ کا یاں غم نہیں ہوتا
کب آرزوئے کشتہ کا ماتم نہیں ہوتا — جلالؔ

ماتم ہونا:۔ سینہ زنی ہونا۔ کسی کے غم میں سینہ زنی کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ امام حسینؑ کے غم اور عزا میں سینہ زنی کرنے کے لئے یہ مصدر خصوصیت کے ساتھ مستعمل ہے۔

ماتمی:۔ (بفتح سوم) ماتم کرنے والا، سوگوار، سوگ رکھنے والا، فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔
قول فیصل۔ سینہ زنی کرنے والے کے معنی میں ماتمی اردو ہے۔
امام حسین علیہ السلام کی عزاداری کے سلسلے میں سینہ زنی کرنے والی انجمنوں کے معنی میں انجمنہائے ماتمی اور ماتمی دستہ کی ترکیبوں سے بھی زبانوں پر ہے۔

ماتمی:۔ ماتم سے تعلق رکھنے والا، سوگ والا فارسی صفت، فصیح، رائج۔

ماتمی پہنے ہوئے ہے گل سوسن پوشاک
دل عاشق کی طرح گل کا گریبان ہے چاک — ناظمؔ

ماتمی باجہ:۔ وہ باجہ جو ماتم کے واسطے بجاتے ہیں۔

مجھ کو میرے مرنے کا اسباب تو یہ ہو گیا
ماتمی باجوں میں گویا شور استغفار تھا — رشکؔ
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اب عام طور سے جلوس عشرے امام حسینؑ میں جو باجہ ماتمی دھن یا نوحہ پڑھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اس کو کہتے ہیں۔

ماتمی پوشاک:۔ ماتمی لباس، سوگواری کا لباس جو کسی مرنے والے کے غم میں پہنا جائے اردو صفت، فصیح، رائج۔

چمن میں پہنے ہے سوسن بھی ماتمی پوشاک
ز رنگ دیدہ نرگس آج گریاں ہے گویا۔

قول فیصل۔ عام طور سے سیاہ لباس ماتمی پوشاک کہا جاتا ہے۔

ماتمی جامہ :- ماتمی لباس۔ ماتمی پوشاک۔ ماتمی کپڑے۔ سیاہ رنگ کا لباس جو سوگ کی حالت میں پہنا جاتا ہے۔ اردو۔ صفت قلیل الاستعمال۔

تو گلے ملتا نہیں ہم سے تو کیسی خرمی
عید آئی یاں ہماری پہنے جامہ ماتمی میسرؔ

قول فیصل۔ کبھی کے ساتھ نیلے لباس سے بھی ماتمی جامہ مراد ہوتا ہے۔

ماتمی دھن :- ایسی دھن جس کو سن کے حزن و ملال پیدا ہو۔ اردو صفت۔ عوام کی زبان۔

ماتمی چہرہ :- غمگین صورت۔ غمزدہ چہرہ۔ سوگوار کا سا چہرہ۔ ایسا چہرہ جس سے غم کے آثار نمایاں ہوں۔ اردو صفت قلیل الاستعمال۔

سراپا کھول کر اور بال جھٹکا
بنایا ماتمی چہرہ وہ اپنا (زلیخائے اردو)

ماتمی صف :- ماتم کی صف۔ وہ فرش جو مردے کے غم میں انتقال کے روز سے چالیس روز تک بچھایا جاتا ہے۔ اردو۔ قلیل الاستعمال۔

بیکسی کا مرے صدمہ جو ہوا میرے بعد
ماتمی صف نے نہ چھوڑی مری جا میرے بعد شرفؔ

ماتمی لباس :- سیاہ لباس۔ وہ لباس جو اظہار غم کیلئے پہنا جائے۔ اردو۔ بفصیح، رائج۔

ماتوفیقی اِلّا باللہ :- مجھے توفیق نہیں ہے مگر خدا سے یعنی توفیق خدا ہی کی طرف سے ہے۔ اس قول سے انسان اپنی مجبوری و بے بسی ظاہر کرتا ہے یعنی ہم کیا ہیں کہ کچھ کر سکیں ہاں اگر خدا توفیق دے گا تو کچھ نہ کچھ ہو جائے گا۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کے ساتھ بول دیتا ہے۔

ماتھا :- پیشانی۔ سر کا اگلا حصہ۔ ناصیہ۔ جبہ۔ جبیں۔ اردو مذکر۔ فصیح، رائج۔

ہے عرق ماتھے پہ گیسو رخ پہ ہیں چھوٹے ہوئے
کس کی لی ہے جان آتے ہو کسے کوٹے ہوئے تعشقؔ

ماتھا :- ناؤ کا اگلا حصہ۔ جہاز کا سرا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ماتھا :- (کنایۃً) ذمہ داری۔ جیسے آئی گئی سب ان کے ماتھے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے اور اس جگہ ماتھے یا متھے بولتے ہیں۔

ماتھا بھڑکنا :- ۱ پیشانی گرم ہونا۔ پیشانی کا جلنا۔ ہندی۔ فعل لازم۔ ۲ سر میں درد ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

٭ ماتھا پھوٹنا بھی انہیں معنوں میں ہے۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی صورت سے کسی معنی میں نہیں بولتے۔

ماتھا پٹن کرنا :- سر مارنا۔ مغز زنی کرنا۔ دیر تک سمجھانا۔ ہندی فعل متعدی۔ اہل ہنود کی زبان۔ ۲ طنزاً سلام کرنا۔ رام رام کرنا۔ ۳ محنت و مشقت کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ) (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

ماتھا پیٹنا :- ماتم کرنا۔ سر پیٹنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ سر پیٹنا ہی بولتے ہیں۔

ماتھا پیٹنا :- پچھتانا۔ افسوس کرنا۔ ماتھا پیٹنا کی جگہ ماتھا کوٹنا فصیح ہے۔

رکھ کے اس در پہ جبیں اس نے ماتھا پیٹا
سر سے ہم پاؤں تلک یعنی جبیں کیوں نہ ہوئے معروف دہلوی
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے نہ ماتھا پیٹنا نہ ماتھا کوٹنا۔

ماتھا ٹیکن کرنا :- ظاہر داری سے سلام کرنا۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ماتھا پیٹی :- (ہندو۔ عو) وہ عورت جس کا ماتھا چپٹا ہو۔ اور بدنما ہو۔ ہندی صفت مونث۔ (فرہنگ آصفیہ و لغات النساء)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

ماتھا رگڑنا :- سر جھکانا۔ سجدہ کرنا۔ آداب بجا لانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ماتھا ٹھنکنا :- (ٹھنکنا بفتح اول و فتح سوم) (کنایتہً) کسی امر کے پیش آنے سے پہلے اس کے آثار بد نظر آ جانا۔ کسی حادثہ کے درپیش ہونے سے پہلے اس کا علم ہو جانا۔ کسی کام کا آغاز اور انجام کسی علامت متعلقہ سے معلوم ہو جانا۔ اندیشہ کا گمان ہونا۔ کسی امر کے واقع ہونے سے پہلے کسی امر کی آگاہی ہونا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

ہوخیر و دلہن : دلہا کی ماتھا مرا ٹھنکا
اچھا نہیں یہ ٹوٹنا سہرے کی لڑی کا جان صاحب

زنا خی سچ کہو اس دم ہی ماتھا میرا ٹھنکا تھا
بڑی رو دی کو تو نے بید حڑک جس دم اٹھایا تھا رنگین دہلوی

قول فیصل۔ بصورت نفی بھی مستعمل ہے۔

یہ بے سبب کبھی ماتھا مرا نہیں ٹھنکا
ضرور آج وہ مہمان ہوا ہے دشمن کا رفعا فرنگی محلی

مرے ہوں گے سر پھوڑ کر مرنے والے
تمہارا تو ماتھا بھی ٹھنکا نہ ہوگا سیر

ماتھا ٹیکنا :- سجدہ کرنا، سر جھکانا، اطاعت کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف - لیکن وہ لوگ بندر اور سانپ، گائے اور پیپل، پانی اور پتھر ہر چیز کے آگے ماتھا ٹیکنے کو موجود ہیں۔ (ابن الوقت)

ماتھا رگڑنا :- پیشانی گھسنا، جبیں سائی کرنا، جبہ سائی کرنا۔ مہندی فضل سعدی

ماتھا رگڑ رہا ہوں ترے آستان سے
لکھا مٹا رہا ہوں میں اپنے نصیب کا تعشق
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ماتھا رگڑنا اردو کا صرف ہے۔ ہندی کا نہیں اور یہ عوام کی زبان ہے۔

ماتھا رگڑنا :- (کنایۃً) خوشامد کرنا، نہایت عاجزی کا اظہار کرنا، سجدے پر سجدہ کرنا عاجزی سے ناک رگڑنا، منت سماجت کرنا۔

ترے نقش میں خوباں جہاں ماتھا رگڑتے ہیں
شگون شاید چرانا چاہتے ہیں فرش مخمل کی سیر

اللہ کا آج شکر ادا کر
ماتھا رگڑ اور التجا کر شوق قدوائی
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل - ان معنوں میں خصوصیت سے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ماتھا کوٹنا :- عورتیں افسوس کرنے اور کسی فعل پر پچھتانے یا بدقسمتی پر رنج کے لئے ماتھا کوٹتی ہیں پھر بے پی کر ماتھا کوٹنا؛ کیھوڑی قسمت ٹوٹی تو یہ

مصحفی مر ہی گیا دیکھ کے اس کی یہ ادا
جب ہتھیلی سے کل اس شوخ نے ماتھا کوٹا مصحفی
(نور اللغات)

قول فیصل - اب یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

ماتھا کوٹنا :- غم یا غصے کی حالت میں سر پیٹنا سر دھننا۔ ہاتھ ملنا۔ اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

تب لنگوٹ کے ماتھے کو یہ کہتے ہے ہے
مجھے رہنا ہی پڑا پھر یہ کیسا آیا لا اعلم

محل صرف۔ یہ سن کر مغلانی نے ماتھا کوٹ لیا حیرت زدہ ہو کر کہا اوئی بیوی یہ اتنی سی چھوکری کو دائی نے پھلا لاگا یا دہ جو کہتے ہیں کہ کیڑا۔ لوگوں! میرے تو سن کے حواس جاتے رہے۔ (طلسم ہوشربا)

ماتھا کوٹنا :- ماتم کرنا، سر پیٹنا، سینہ زنی کرنا، سینہ کوبی کرنا۔ اردو صرف، قریب بمتروک۔

آئے تربت پہ تو وہ کوٹ کے ماتھا بولے
سر ٹکواتے ہیں سرپاؤں پہ دھنے والے امیر

ماتھا گودنا :- دائم الحبس قیدی اور غلام کی پیشانی پر علامت بنا دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

عمر قیدی یا غلام کی پیشانی کو نشانی کے واسطے کچھ کرنیل وغیرہ بھرنا۔ پیشانی کو سوزن زدہ بنانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

ماتھر :- (بالضم سوم) متھرا کا رہنے والا متھرا باسی متھرا کا باشندہ، مذکر ۲۔ کاستھوں کی ایک ذات۔ ۳۔ متھرا کے برہمنوں کی ایک ذات۔ چوبہ۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صرف کاستھوں کی ایک ذات کے معنی میں اہل لکھنؤ بولتے ہیں۔

مات ہونا یا ہو جانا :- شطرنج کی بازی، یا بیت بازی میں حریف سے مغلوب ہونا۔ اردو صرف شطرنج بازوں کی اصطلاح۔

یاں تو آتی نہیں شطرنج زمانے کی چال
اور واں بازی ہوئی مات چلی جاتی ہے میر

مات ہونا :- (کنایۃً) کسی چیز کے مقابلے میں کسی چیز کا بے رنگ اور بے رونق ہو جانا، مرتبہ میں گھٹ جانا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

زلفیں ہی دیکھ کر نہ خجل رات ہو گئی
مکھڑا جو کھل گیا تو سحر رات ہو گئی اسد

مات ہونا :- ۳ شرمندہ ہونا، خجل ہونا، منفعل ہونا، نادم ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

لڑیں جو غیر کی عشرت سے اپنے لیل و نہار
تو رات رات سے ہو مات دن سے ہارے دن داغ

ماتھے بیٹھنا :- کسی کے سر جانا، آفت آنا، مصیبت آنا۔ عورتوں کی زبان۔

یہ آہ اوپر اوپر تو جاتی نہیں شوق قدوائی
کسی سر کے ماتھے نہ بیٹھے کہیں (نور اللغات)

قول فیصل - اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ماتھے پہ افشاں چننا :- افشاں لگانا، خوبصورتی کے لئے عورتیں ماتھے پر افشاں چنتی ہیں۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

چنا کرتا ہے ماتھے پر بت زہرہ جبیں افشاں
ستارہ آجکل چمکا ہوا دیکھا ستاروں کا راسخ

ماتھے پر الف کھینچنا :- آزاد فقیر ہو جانا فقیری بھیس اختیار کرنا۔ اردو صرف فقرا کی اصطلاح قریب بمتروک

انگشت نما کون ہو حاجت طلبی میں
ماتھے پہ الف کھینچے ہیں چھوڑ کے گھر بار نجبر

قول فیصل۔ اس جگہ صرف الف کھینچنا بھی مستعمل تھا

حضرت عشق چھپیں گے نہ کسی رنگ میں بحر
کیوں الف کھینچ کے انگشت نما ہوتا ہے بحر

ماتھے پر ٹیکا ہونا:۔ کسی امر کا کسی پر منحصر ہونا۔ اس جگہ بیشتر ماتھے ٹیکا ہونا ہے۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہو اور قلیل الاستعمال ہے۔

ماتھے پر شکن ہونا:۔ غم و رنج و اندوہ ملال یا رنجش اور ناگواری سے پیشانی پر بل پڑ جانا۔ رنجش و ملال ہونا۔ اردو صرف۔ فصیح ، رائج۔

جور و جفائے یار سے رنج و محن نہ ہو۔
دل پر ہجوم غم ہو جبیں پر شکن نہ ہو۔ آتش

قول فیصل۔ زیادہ تر غیظ و غضب کے محل پر اس کا استعمال ہے۔ اسی جگہ تیوریوں پر بل آنا یا بل پڑنا بھی ہے۔ ابرو پر بل آنا بھی بولتے ہیں۔

ع اشک شنہ دیں تھم گئے ابرو پہ بل آیا تعشق

ماتھے پر صندل لگانا:۔ درد سر کے علاج کیلئے ماتھے پر صندل ملنا۔ اردو صرف۔ رائج۔

شور سر خواب سے ذرا اسکے اٹھا تھا سر میں
درد با چرخ کے ماتھے پہ سحر نے صندل قدر

ماتھے پر عرق آنا:۔ ماتھے پر پسینہ آنا۔ اردو صرف فصیح ، رائج۔

کہہ کے یہ گود میں شبیر کے لی انگڑائی
آیا ماتھے پہ عرق چہرے پہ زردی چھائی انیس

قول فیصل۔ آنا کی جگہ کسی کے ساتھ نکلنا بھی ہے

بیان حال کو ماتھے پہ کچھ عرق نکلا
زبان رک گئی جب شرم جانگزاری سے عزیز لکھنوی

ماتھے پر لکھنا:۔ ماتھے پر تحریر کرنا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

ہے ابھی دور منزل مقصود
لکھ لو ماتھے پہ اپنے اسم ودود (گلشن عشق)

ماتھے پر موت کا پسینہ ہونا:۔ نزع روح کے وقت ماتھے پر پسینہ آنا۔ اردو صرف۔ فصیح ، رائج۔

ہچکی آتی ہے درد سینہ ہے
ماتھے پر موت کا پسینہ ہے شوق قدوائی۔

قول فیصل۔ اسی جگہ۔ ماتھے پر موت کا پسینہ آنا بھی زبانوں پر ہے۔

ع آیا ہوا ہے موت کا ماتھے پہ پسینہ لاعلم

ماتھے ٹیکا ہونا:۔ کسی خاص قسم کا فخر ہونا۔ سرخاب کا پر ہونا۔ جیسے کیا تمہارے ماتھے ٹیکا ہے ہندی فعل لازم۔ عورتوں کی زبان۔

اڑ دکھے میرے ماتھے ٹیکا
مجھ بن بیاہ نہ ہووے نیکا دوہا

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتوں کی یہ زبان نہیں۔

ماتھے جانا:۔ ذمہ پڑنا۔ تھپنا۔ کسی امر قبیح کا کسی کی طرف عائد ہونا۔ نقصان ہونا۔ الزام لگنا۔ سر لگنا۔ سر پڑنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

غیر کرتا ہے جبیں سائی قدم پر یار کے
دیکھ لینا آج ماتھے جائیگی دو چار کے جلال

مثل صاف ہے۔ سوچ لو ایسا نہ ہو تجھے میرے ماتھے جائے تم تو شہزادے بن کے چھوٹ جاؤ گے آفت میں ہوں گا۔

(فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ اسی محل پر سر ماتھے جانا بھی عوام اور عورتیں بولا دیتی ہیں۔ اسی جگہ۔ سر جانا بھی زبانوں پر ہے۔

ماتھے چاند ٹھوڑی تارا:۔ مقولہ۔ خوبصورتی کی تعریف میں کہتی ہیں یعنی ماتھا چاند سا روشن ہے۔ اور ٹھوڑی ستارے کی طرح چمک رہی ہے۔ ہندوی

عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

ماتھے رولی چاول چڑھنا:۔ بیاہ شادی ہونا۔ سر پر موڑ دھرا جانا۔ (ہندی) عورتوں کی زبان۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ماتھے کا ٹیکا ہے:۔ ننگے کا ہار بن گیا ہے کسی وقت پاس سے ٹلتا ہی نہیں۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ماتھے کا گھٹا:۔ وہ نشان جو سجدہ کرتے کرتے پیشانی پر پڑ جاتا ہے۔ داغ سجدہ۔ سجدے کا نشان۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج۔

ماتھے کی ہڈی نکل آنا:۔ دبلاپے کی انتہا ہونا۔ بے حد دبلا ہونا۔ اردو صرف ، عوام کی زبان ، قلیل الاستعمال۔

دبلاپے سے ماتھے کی بھی ہڈی نکل آئی
پڑھ لیجئے اے جان مرا خط جبیں آج شاد لکھنوی

قول فیصل۔ ماتھے کی کوئی خصوصیت نہیں صرف ہڈیاں نکل آنا زیادہ دبلاپے کے محل پر بولتے ہیں۔

ماتھے لگنا یا ماتھے پڑنا:۔ الزام عاید ہونا سر لگنا یا پڑنا۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ ماتھے جانا بولتے ہیں۔

ماتھے مارنا:۔ کنایۃً خفا ہو کر واپس کر دینا۔

میری تقدیر کا نوشتہ تھا
اس نے قاصد کے ماتھے مارا خط راسخ

(نور اللغات)

قول فیصل - اس جگہ منہ پر مارنا زبانوں پر ہے -

ماتھے مڑھنا :- ذمے ڈالنا -

عشق میں ماتھے مرے مڑھتا جو سر دھنتا جنوں
کوہکن لیتا جو ٹکر پھر تو کیا تھا کچھ نہ تھا — شاد

(نور اللغات)

قول فیصل - مڑھنا کی جگہ منڈھنا ہونا چاہیئے مڑھنا بالکل دیہاتی زبان ہے - شاد کے دیوان میں منڈھنا ہی درج ہے مگر مؤلف نور اللغات نے اس کو مڑھنا کر دیا - ماتھے منڈھنا عوام کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے - اس جگہ سر منڈھنا زبانوں پر زیادہ ہے -

ماتھے ہونا :- ذمے ہونا ، سر ہونا - اردو صرف قریب بہ متروک -

گل کے ماتھے ہو بہاری کا پیالہ اس فصل
سرو کے سر ہے جوانان چمن کا دنگل — قدر

ماتی :- دیکھو ماتا -

پُر ، سرشار ، متوالی ، مست ، سرشار ، مخمور ، بیہوش ، جیسے مدھ ماتی ۲ بالغہ ، جوان ، نوجوان ، نوخواستہ ۳ شاداب ، شگفتہ ، تر و تازہ ، ۴ بھرپور ، کامل پورا -

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عوام بہت کمی کے ساتھ مست و سرشار کے معنوں میں ماتا اور ماتی بول دیتے ہیں - جیسے نیند کا ماتا یا نیند کی ماتی اور کسی معنی میں نہیں بولتے

ماٹ :- مٹی کا بڑا مٹکا ، مٹکا ، نیل کا حوض ، نیل کا ہودہ - ہندی ، مذکر - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

ماٹ بگڑنا :- نیل کا مٹکا خراب ہو جانا ، نیل بگڑ جانا ، افواہ اڑنا ، غلط خبر اڑنا - اردو صرف ، متروک -

باندھی ہوس نے زیر فلک جھوٹ پر کمر
شاید بگڑ گیا ہے کہیں ماٹ نیل کا — اسیر

چرچا بہت دروغ کا ہے زیر آسماں
شاید کہ ماٹ نیل کا کوئی بگڑ گیا — اسیر

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں -
" چونکہ نیل خراب ہو جانے پر غلط خبر اڑانا اس کی درستی کا ٹوٹکا خیال کرتے ہیں اس وجہ سے یہ معنی ہو گئے -

ان معنوں میں پہلے بھی عام طور سے نہیں کہتے تھے - صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی لکھے ہیں کسی راجہ کا مر جانا - مگر اہل لکھنؤ نہیں بولتے

ماٹ کلاٹ بگڑا ہے :- یعنی سب کی عقل جاتی رہی یا سارے خاندان کو داغ لگا - سب کے سب بیوقوف ہو گئے ہیں -

(نور اللغات)

مطلب یہ کہ گھر کے چھوٹے بڑے سب ہی کی عادتیں خراب ہو گئی ہیں - (گنجینۂ اقوال و امثال)

گھر بھر کی عقل ماری گئی ہے - (عام بازاری زبان)

قول فیصل - اس جگہ لکھنؤ کے عوام اور عورتیں آنوے کا آنواں بگڑا ہے - یا آنوے کا آنواں ٹیڑھا ہے بولتی ہیں -

ماٹ کا ماٹ بگڑنا :- آوے کا آوا خراب ہو جانا ، سارے خاندان کا ایک ہی حال ہونا ، سب کی عقل جاتی رہنا ، سارے خاندان کو داغ لگنا - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اس محل پر آنوے کا آنواں بگڑنا یا ٹیڑھا ہونا بولتے ہیں -

ماٹھ :- بھتی ، ہندی ، مذکر (نور اللغات ، فرہنگ آصفیہ ، فیروز اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

ماٹھا پھولام :- (بواؤ غیر ملفوظ) ایک قسم کا کپڑا جو ہندوستان میں بنا جاتا ہے -

واؤ غیر ملفوظ - ہندی ، مذکر - (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فیروز اللغات نے پھولام (بزبائے فارسی) کے بجائے بھولام (بائے موحدہ) لکھا ہے - یہ ایک معمولی قسم کا کپڑا تھا چونکہ اب اس کپڑے کا استعمال نہیں ہے اس لئے یہ لفظ بھی کمی کے ساتھ زبانوں پر آتا ہے -

ماٹھو :- ۱ (بواؤ معروف) مسخرا آدمی ، بندر کی ایک قسم - ہندی (نور اللغات)

مضحک اور مسخرے آدمی کو کہتے ہیں -

(سرمایہ زبان اردو)

قول فیصل - اب ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا -

ماٹھو :- ۲ کم عقل ، بیوقوف آدمی ، بھولا - ہندی - (نور اللغات - د - دکنی لغت)

قول فیصل - عوام اور عورتیں کمی کے ساتھ بول دیتی ہیں -

ماٹھی ملا :- عورتوں کا ایک کوسنا -

(دکنی لغت)

قول فیصل - اسی جگہ ماٹی ملا بھی اہل دکن بولتے ہیں - بہرحال لکھنؤ سے اس کا کوئی تعلق نہیں -

ماٹی :- ۱ مٹی ، خاک ، دھول ، گرد ، غبار - اردو ، مونث - دیہاتیوں کی زبان -

ع سرخ و سفید ماٹی کی مورت ہوئی تو کیا — لائق

ماٹی :- ۲ زمین ، دھرتی - ہندی ، مونث -

(نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

ماٹی کا کھوا :- مٹی کا چھوت - اردو ، صفت

قریب بمنزلہ دک

قطعہ عروس شیخ سے پوچھا یہ ایک زاہد نے
سبب یہ کیا ہے کہ دل تجھ سے کا الفت آ ہوا
ہزار حیف کہ اے شمع محفل صلحا
کیا نکاح تو اس سے جو ماٹی کا ہیں کھوا سودا

قول فیصل۔ اب اس جگہ عورتیں مٹی کا کھوا اصل معنوں میں بھی بولتی ہیں اور مجازاً کاہل، موٹا، بدقطع سست، کے معنوں میں بھی بولتی ہیں۔

ماٹی کی مورت :۔ مٹی کا بنا ہوا مٹی کا انسانی مجسمہ اردو صرف۔ دیہاتیوں کی زبان۔

ماٹی کی مورت بنا دے ہم کمہار
کوئی بد صورت ہو کوئی تاجدار سودا

مالہ :۔ سونا، بانگی، وہ چیز جو دکھانے کے واسطے آئے۔ (دکنی لغت)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ماثور :۔ (واؤ معروف) اثر قبول کیا ہوا۔ جزا دیا گیا۔

یہ لفظ عربی میں نہیں ملا۔ عربی میں اس معنی میں متاثر ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ مذکورہ بالا معنی فارسی کے ہیں عربی میں اس کے معنی منقول اور نقل کیا ہوا، بیان کیا ہوا کے ہیں۔

جیسے یہ لازم نہیں کہ الفاظ دعا غالباً ماثور ہوں۔ (رسالہ نور کے تڑکے کی دعا)

ماثورہ :۔ جزا دیا گیا۔ دیکھو ادعیہ ماثورہ، صفت، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ ماثورہ کے عام طور سے منقولہ، نقل شدہ، بیان کردہ معنی ہی مراد ہوتے ہیں، جیسے ادعیہ ماثورہ۔ اہل فارس نے جزا دیا گیا کے معنی میں بھی استعمال کیا ہے۔

ماجد :۔ (بکسر سوم) بزرگ، قابل احترام مجد: بزرگی والا، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں والد ماجد وغیرہ کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ: "مجد بمعنی بزرگی ہے جس طرح عالم بمعنی علیم ہے اسی طرح ماجد بمعنی مجید ہے۔" تانیث کے محل پر ماجدہ کہتے ہیں جیسے والدہ ماجدہ۔

ماجرا :۔ (بفتح سوم) سرگزشت احوال عربی۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بسکون حرف سوم ہے۔

دھوبی کمہار کے گدھے اس دن ہوئے گم
اس ماجرے کو سن کیا دونوں نے وان گزر سودا

وہ طبیب نفس اتنا سن کے یوں گویا ہوا
کچھ مجھے معلوم بھی ہے یہ حقیقی ماجرا محشر لکھنوی

ماجرا :۔ واقعہ، واردات، قضیہ، حادثہ سانحہ۔ (نور اللغات)

اب پھر ہمارا اس کا محشر میں ماجرا ہے
دیکھیں تو اس جگہ کیا انصاف داد گر ہے میر

قول فیصل۔ واقعہ، واردات کے معنوں میں تو مستعمل ہے لیکن جس طرح میر نے کہا ہے، اب نہیں بولتے۔

ماجرا :۔ حالت درجہ، کیفیت، مذکر۔ اردو صفت رائج۔

کیا ماجرا کہوں دل امیدوار کا
اک آرزو ہزار مصیبت سے کم نہیں داغ

ماجرا پوچھنا :۔ حال پوچھنا، سرگزشت پوچھنا، احوال پوچھنا، واقعہ معلوم کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

شب غم کا پوچھو نہ ماجرا کہ مرے دہن میں زباں نہیں
جو زباں ہو بھی تو کیا کروں کہ مجال تاب بیاں نہیں
محشر لکھنوی

ماجرا سننا :۔ حال سننا، واقعہ سننا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

ماجرا سن کے تیغ کا بتری
الاماں الاماں کہیں کافر مومن

ماجرا کہنا :۔ حال کہنا، سرگزشت بیان کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہا اس لطافت سے سب ماجرا
کہ نقش دل اہل عالم ہوا ضمیر لکھنوی

قول فیصل۔ اس جگہ ماجرا بیان کرنا بھی ہے

ع میں ماجرائے چمن کیا کروں بیاں صیاد رند

ماجو :۔ مازو۔ ایک دوا کا نام، ایک تخم کا نام، جو مزے میں کسیلا اور نہایت کساؤ دار ہوتا ہے۔ فارسی، مونث، قلیل الاستعمال۔

مٹی خراب ہوتی ہے کو کا تو ڈھونڈھ لا
سوسن کو طاق میں نہیں ماجو نظر پڑا جان صاحب

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر مازو ہی ہے

ماجوج :۔ (واؤ مجہول) ایک قوم کا نام جو حضرت یافث ابن نوح کی اولاد سے ہے۔ تاتاری لوگ سریانی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ماجوج :۔ حضرت یافث ابن نوح علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام جسے منشج بھی کہتے ہیں۔ ان کی اولاد اب تک منگولیا یعنی مغلستان وغیرہ میں آباد ہے۔ فی زمانہ یہ لوگ قلماق کے نام سے مشہور ہیں جو چین کے شمال یا چین کے اس شرقی حصہ

میں رہتے ہیں جسے انگریزی میں منگولیا اور فارسی میں مغلستان کہتے ہیں)۔ سریانی مذکر۔

یافث ابن نوح علیہ السلام کی اولاد ۔ تاتاری لوگ ، چینی تاتار کے آدمی۔ مولوی سید احمد خاں صاحب نے اس لفظ کی تحقیقات میں لکھا ہے کہ ہمارے بعض علماء نے یاجوج ماجوج کو عربی بنانا چاہا مگر اس کی کوئی وجہ توجیہ نہ بیان کرسکے ۔ بیشک یہ دونوں لفظ عجمی زبان کے ہیں ۔ توریت کتاب پیدائش باب دہم آیت دوم میں یافث کے ایک بیٹے کا نام ماغوغ آیا ہے چونکہ عبرانی زبان میں غین کا تلفظ گاف کی آواز سے ہوتا ہے پس ماغوغ کو ماگوگ بولا گیا اور جب اسے عربی زبان میں لائے تو گاف کو حسب قاعدہ جیم سے بدل کر ماجوج کرلیا ۔ بیبل کا عربی ترجمہ جو پوپ کے حکم سے ہوا ۔ اور ۱۶۷۹ء میں چھپا اس میں بھی ماغوغ کو عربی میں ماجوج لکھا ہے ۔

یورپ کی زبانوں میں واؤ کا تلفظ ایسی آواز سے ہوتا ہے جو آواز زبرِ حرف الف اور حرف واؤ یا واؤ منقلب بہ الف ہو اسو جہ سے جب توریت کا ترجمہ یونانی زبان میں ہوا تو ماغوغ کا تلفظ ماگوگ یا میگاگ لکھا گیا اور میگاگ کی نسل یعنی اس قوم کا جو میگاگ سے نکلی گوگ یا گاگ نام ہوا اور پھر اس ملک پر بھی جہاں آباد تھی گاگ کا استعمال ہونے لگا مگر استعمال میں یہ دونوں لفظ ساتھ ساتھ بولے جاتے تھے جیسے گاگ میگاگ اور ایک کا دوسرے لفظ پر اطلاق ہوتا تھا ۔ عربی زبان میں بجائے گاگ میگاگ کے یاجوج ماجوج کا استعمال ہوا ۔ پس یہ دونوں لفظ عجمی ہیں اور علم کے طور پہ مستعمل ہوتے ہیں ۔ اور اسی سبب سے عربی زبان میں غیر منصرف مستعمل ہوتے ہیں ۔ کتاب فرقیل نبی باب ۳۸ درس ۲ میں گوگ کا لفظ قوم پر اور ماگوگ کا لفظ ملک پر بولا گیا ہے لیکن جب یہ ثابت ہوگیا کہ یاجوج ماجوج گاگ میگاگ سے معرب ہوگیا ہے اور ان میں سے ایک ملک کا دوسرے قوم کا نام ہے تو یاجوج ماجوج کو دو شخص سمجھنا جیسے کہ ہمارے مورخوں اور مفسروں نے سمجھا ہے صحیح نہیں ہوسکتا بلکہ ان سے وہی مطلب سمجھا جائے گا جو گوگ اور ماگوگ سے سمجھا جاتا ہے جو ملک کہ اب تک تبت کے شمال میں واقع ہے اور جو قدیم زمانے میں سیتھیا اور تاتار کہلاتا تھا ۔ اب حال کے نقشوں میں چینی تاتار کے نام سے لکھا جاتا ہے ۔ اس قوم کے رہنے کی جگہ تھی اور تاتاری انھیں کی نسل سے ہیں ۔ بہت سے لوگوں نے تاتاریوں کو دیکھا ہوگا ۔ وہ مثل عام انسانوں کے ہیں ۔ ان میں کوئی بھی عجیب بات نہیں ۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اب عام طور سے زبانوں پر یاجوج ماجوج کی ترکیب سے ہے ۔

ماجور :۔ اجر دیا گیا ، ثواب دیا گیا وہ کہ جس کو اجر ملا ہو ۔ عربی ، مذکر ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔ محل صرف ۔ حضرات مومنین مجلس عزا میں شرکت فرما کر ماجور و مثاب ہوں ۔

ماجھی ، مانجھی :۔ ملاح ، کشتی چلانے والا ناؤ چلانے والا ۔ ہندی مذکر (نوراللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ :۔ "لکھنؤ میں موخرالذکر مانجھی ہے" لیکن اب کمی کے ساتھ بولتے ہیں اس جگہ ملاح وغیرہ ہی ہے

ماچا :۱ اونچی اور بہت بڑی چارپائی بہت بڑا پلنگ ۔ ہندی مذکر (نوراللغات)

قول فیصل ۔ اب عام طور سے زبانوں پہ نہیں ہے

ماچا :۲ وہ اونچی جگہ جہاں بیٹھ کر کھیت کے پرندوں کو اڑاتے ہیں ۔

(نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

ماچا توڑ :۔ پلنگ توڑنے والا (کنایتہً) کاہل ، سست ۔ وہ شخص جسے پلنگ پر پڑے ہوئے چارپائی توڑنے کے سوا دوسرا کام نہ ہو ۔ اردو صفت عوام کی زبان ، متروک محل صرف ۔ کیا گھوڑے بیچ کر سوئے ہو بھئی الٰہی خیر ۔ واہ رے ماچا توڑ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل ۔ دہلی میں بھی عام طور سے زبانوں پہ تھا ۔

اب تو وہ جانے کے نہیں ، بن کے ہیں بیٹھے ماچا توڑ
انھیں سی میں کر تو چکا صاف کہوں ہوں منہ کو پھوڑ (انشا)

(فرہنگ آصفیہ)

صاحب فرہنگ آصفیہ نے یہ معنی بھی لکھے ہیں "وہ راجپوت سپاہی جو ہمیشہ افیون کھانے کے سبب سست معلوم ہوتے ہیں مگر جوش میں آکر سب سے زیادہ بہادری دکھائے مگر اہل لکھنؤ نہیں بولتے" ۔

ماچاخرنی :۔ موٹی بھدی اور کاہل عورت اردو ، عورتوں کی زبان ۔ متروک ۔ محل صرف ۔ صورت ہیبت ناک اس ماچاخرنی کی دیکھ کر قلب تھرائے ۔ (طلسم ہوشربا)

ماچس ھ بے ۱ دیاسلائی۔ اردو مونث، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ تیلی کے بجائے ڈبیہ کے معنوں میں کبھی بول دیتے ہیں جیسے بازار جارہے ہو تو ماچس لیتے آنا۔ فصحائے لکھنؤ اس جگہ دیاسلائی بولتے ہیں۔

ماچس بے ۲ مرزا محمد اقبال لکھنوی شاگرد آرزو لکھنوی کا تخلص۔ سنجیدہ شاعری میں سوختہ تخلص کرتے تھے۔ ایم، ایم اقبال کہلاتے اور ماچس کے نام سے مشہور تھے۔ اپنے آبائی مکان، جو کاظمین گیٹ پر واقع ہے پیدا ہوئے اور آخر دم تک اسی میں مقیم رہے۔ ان کے مورث اعلیٰ نواب سعادت خاں برہان الملک اودھ کی نظامت پر فائز ہو کے دہلی دربار سے فیض آباد آئے تھے یہ سلسلہ نواب وزیر کے حسن انتظام سے شروع ہو کے اودھ کی بادشاہت پر ختم ہوا۔ اودھ کے تیسرے بادشاہ محمد علی شاہ سے ان کا ددھیالی کے علاوہ ننھیالی سلسلۂ نسب بھی ملتا ہے —

ایم ایم اقبال نے ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے نانا پرنس حکیم مرزا محمد ابراہیم علیش سے پائی۔ علیش لکھنوی محمد علی شاہ کے پوتے تھے جن کا شمار فارسی کے مسلم الثبوت اساتذہ میں تھا۔ ایم ایم اقبال نے انگریزی میں ہائی اسکول تک تعلیم پائی اور محکمہ سیلس ٹیکس سے وابستہ ہوگئے ان کی علالت کا سلسلہ جون ۱۹۷۰ء سے شروع ہوا اور ۲۶ راگست ۱۹۷۰ء کو ۸ بجے شب میں کینسر کے مرض میں وفات پائی اور کربلائے امین الدولہ المعروف بہ امداد حسین خاں میں سپرد خاک ہوئے ان کے بھتیجے سگار لکھنوی نے تاریخ کہی۔

مصرع تاریخ ہجری میں یہ لکھوائے سگار
سکۂ خلد بریں اقبال ماچس لکھنوی
۱۳۹۰ھ

۵۲ برس کی عمر پائی۔ پسماندگان میں ان کی بیوہ دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ وقت وفات ان کے بڑے بھائی مرزا محمد عزیز معزز لکھنوی زندہ تھے اور انھوں نے اپنے بھتیجوں اور بھتیجی کو اپنی کفالت میں لے لیا تھا مگر افسوس ۲۹ رذی قعدہ ۱۳۹۶ھ کو ان کا بھی انتقال ہوگیا۔ معزز لکھنوی کے بیٹے اور ایم ایم اقبال کے بھتیجے سگار لکھنوی ہیں جو ماشاء اللہ بقید حیات ہیں اور بمبئی میں قیام فرما ہیں۔

ماچس لکھنوی کشیدہ قامت خوش لباس، جامہ زیب، حساس، محتاط، متین، کم آمیز، مہذب، شائستہ، خوش خلیق اور خود دار انسان تھے شعر و ادب اور ظرافت کے رموز و نکات پر گہری نظر تھی۔ گفتگو زیادہ تر شعر و شاعری پر کرتے تھے۔ غضب کا حافظہ تھا اپنے سارے کلام کے علاوہ اساتذہ کا اکثر کلام بھی ازبر تھا۔ ماچس لکھنوی اپنے عہد کے لکھنؤ کی مخصوص سنجیدہ اور متین ظرافت کے نمائندے تھے۔ ماچس کے کلام کا آغاز اودھ پنچ اور سرپنچ کے ظریفانہ کالموں سے ہوا آپ مزاحیہ شعرا میں ایک اعلیٰ درجہ رکھتے تھے۔

ماچہ می سرایم و طنبورۂ ماچہ می سراید :- میں کچھ کہتا ہوں اور میرا طنبورہ کچھ کہتا ہے وہ کچھ کہتا ہے میں کچھ کہتا ہوں (مجازاً) بے تکی باتوں کے لئے بول دیتے ہیں۔ فارسی مثل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ماچی : بے ۱ چارپائی، پلنگڑی، چھوٹا پلنگ ہندی مونث، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ماچی : بے ۲ وہ ستلی یا رسی کا جالی دار تھیلا جو گاڑی کے پیچھے اسباب وغیرہ رکھنے کے لئے ہوتا ہے۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ماچی : بے ۳ گاڑی کے پیچھے کی وہ جگہ جس میں نوکر یا بچہ بیٹھ جاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ماچی : بے ۴ وہ لکڑی کا آنہ جو بوقت قلبہ رانی بیلوں کے گلے میں ڈالتے ہیں۔ وہ دو لکڑیاں جو ہل کے بیلوں کی گردن پر رکھی جاتی ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے اس جگہ زبانوں پر جوا ہے۔

ماحصل : بے ۱ (بفتح سوم و چہارم) نتیجہ، ثمرہ، پھل، انجام۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

حصول صورت۔ اس تقریر کا ماحصل کیا ہوا ہماری سمجھ میں نہ آیا۔

ماحصل : بے ۲ خلاصہ، لب لباب، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

آپ سے صبر کا سرمایہ ملا غربت میں
ماحصل چار صحیفوں کا ہے اک صورت میں

ماحصل : بے ۳ پیداوار، غلہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ ان معنی میں اردو ہے ۔ لیکن عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

ماحصل :۔ ع ۔ نفع ، فائدہ ۔

فقرہ ۔ اب اس ندامت کا کچھ حاصل نہیں ۔

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ ان معنی میں بھی اردو ہے ۔

ماحضر :۔ ع ۔ جو کچھ حاضر ہو ، جو موجود ہو ، عربی مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

عدو کبھی آئے تو فرمائیں بے خطر حاضر
ہمیشہ ہے پے محتاج ماحضر حاضر　　عشق

قول فیصل ۔ یہ در اصل ماحضر ہے ما موصول کا جو حضر ماضی کا صیغہ حاضر ہوا ۔

ماحضر :۔ ع ۔ وہ تھوڑا سا کھانا جو وقت پر موجود ہو ۔ کھانا ، طعام ۔ فارسی مذکر ، فصیح ۔ رائج ۔

آپ کے غم پہ دل و جان و جگر صدقے کئے
پیش جہاں ماحضر اے بندہ پرور رکھ دیا　　منیر

ماحول :۔ گرد و پیش ، گرداگرد ۔ وہ شے جو چاروں طرف ہو ۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اس کے ایک معنی حالات حاضرہ موجودہ حالات ہیں اور خصوصی طور پر برے معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے جہاں جا کے تم بیٹھتے ہو وہاں کا ماحول انتہا درجے کا خراب ہے تم وہاں نہ جایا کرو تو بہتر ہے ۔

آج سے تقریباً ساٹھ سال قبل حضرت مودب مرحوم نے اپنے استاد اور چچا پیارے صاحب رشید کے سامنے اس لفظ کا استعمال کیا ۔ فوراً حضرت رشید مرحوم نے ٹوکا اور فرمایا کہ کیا ابھی آجکل مدرسہ ناظمیہ میں تمہاری نشست و برخاست زیادہ ہو گئی ہے جو اتنا بڑا لفظ تم نے استعمال کیا ابھی اردو زبان اسکی متحمل نہیں ہے

زبان کو کیوں تباہ کرتے ہو ۔

ماحی :۔ محو کرنے والا ، نیست و نابود کرنے والا مٹانے والا ۔ عربی صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال ۔

وہ طفل کہ جو باز دے سیمبر عادل
وہ طفل کہ جو بت شکن و ماحئ بدعات　　محشر لکھنوی

ماخذ :۔ ع ۔ (بفتح سوم) وہ جگہ جہاں سے کوئی چیز نکلے ۔ منبع ، اخذ کرنے یا لینے کی جگہ عربی صفت اسم ظرف ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جز ذکر حق زباں کو نہیں اور کوئی کام
ہے ماخذ کلام خدا اس میں کیا کلام　　عشق

ماخذ :۔ ع ۔ اصل ، بنیاد ۔ جڑ ، بیخ ۔ عربی صفت مذکر ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

ماخذ :۔ ع ۔ مادہ ، مبداء ۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

ماخوذ :۔ (بواؤ معروف) اخذ کیا ہوا ، نکلا ہوا نکالا ہوا ، عربی اسم مفعول ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ماخوذ :۔ ع ۔ گرفتار ، پھنسا ہوا ، پکڑا ہوا ۔ عربی صفت ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ ان بیچارے کی قسمت ہی خراب ہے ڈاکا ڈالا دوسروں نے مقدمہ میں ماخوذ ہو گئے چھدن ۔ دیکھئے اب کیا ہوتا ہے ۔

ماخوذ :۔ ع ۔ مبتلا ۔ لپٹا ہوا ۔ بیچ میں آیا ہوا ۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے ان معنی میں زبانوں پر نہیں ہے ۔

ماخوذہ :۔ ع ۔ محاسبہ طلب ۔ مواخذہ طلب ۔ جواب طلب ۔ باز پرس میں مبتلا ۔　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

ماخوذ کرنا :۔ ع ۔ گرفتار کرنا ۔ پکڑنا ۔ پھنسانا ، لپیٹنا [?] اردو صرف ، رائج ۔

ماخوذ کرنا :۔ ع ۔ الزام دھرنا ، مجرم قرار دینا دوش دینا ۔ اردو صرف ، رائج ۔

ماخوذ ہونا :۔ گرفتار ہونا ، پکڑا جانا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ میں اپنے گناہوں کی جوابدہی میں ماخوذ ہوں ۔　(توبۃ النصوح)

ماخوذی :۔ گرفتاری ، فارسی ، مونث ۔

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے ۔

ماخولیا :۔ یو ۔ یونانی زبان میں ماخول مخفف مالیخولیا اور ماخولیا مخفف ملن خولیا کا ہے ۔ ملن بفتح اول و دوم و سکون سوم سیاہ خلیا بالفتح فتح سوم ، صفرا ۔ اصطلاح میں جنون کے معنی میں مستعمل ہوا مجازاً اس شخص کو بھی کہتے ہیں جس کو خلل دماغ ہو ۔ مرض ۔ جنون ۔ خیال خام عربی مذکر ۔　(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب عام طور سے زبانوں پر مالیخولیا ہے

ماخولیا :۔ ع ۔ صفت (کنایۃً) بیوقوف اردو میں معنی نمبر ۲ میں بیشتر مخولیا ۔ بحذف الف ، زبانوں پر ہے ۔　(نور اللغات)

" دیوانے اور احمق آدمی کو کہتے ہیں ۔

(سرمایۂ زبان اردو)

" زبانوں پر مخولیا (بغیر الف بجذ میم) ہے اور یہی فصیح ہے ۔ مخول ۔ بمعنی ٹھٹھا ہے نہ کہ خول اس سے اسم فاعل مخولیا بنے گا نہ کہ ماخولیا ۔ مگر پلیٹس حضرت مولف کا ہمنوا ہے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ مولف صاحب فرہنگ اثر کی تائید

کرتا ہے۔ مخولیا اردو ہے اور عام طور سے
زبانوں پر ہے۔

مادام: (ب) جب تک، تا وقتیکہ۔ عربی
تابع فعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مادام: (ب) ہمیشہ، مدام، سدا۔ عربی فعل
ناقص۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مادام: (ب) میڈم کا معرب۔ خاتون، بیگم۔ عربی
مونث، قلیل الاستعمال۔

مادام الحیات: (بر فتح تحتانی) تا زندگی، تمام عمر، عمر بھر
تا زیست، ہمیشہ، سدا۔ عربی تابع فعل تعلیمیافتہ
طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ مادام العمر بھی زبانوں
پر ہے۔

مادر: (بفتح سوم) ماں، والدہ، اماں۔ فارسی
مونث، فصیح، رائج۔

ہر اک اشارہ ہے کل ایماں ہر اک کنایہ تمام عرفاں
مچل مچل کے کنار مادر میں بھولی بھولی ادا نہیں ہو
محشر لکھنوی

حسن آرا اس پری کی مادر
باپ اس کا بادشہ مظفر دیا شنکر نسیم

مادرانہ: ماں کی طرف منسوب۔ ماں کی طرح
ماں کی سی۔ فارسی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان۔

مثال نثر: تم نے جن کو ہمیشہ اپنا دشمن سمجھا آج
انھیں کی تمہارے لئے مادرانہ شفقت کام آرہی
ہے۔ تم احسان فراموش ہو۔

قول فیصل۔ اسی جگہ مادری بھی زبانوں پر ہے
جیسے شفقت مادری، محبت مادری وغیرہ۔

مادر بخطا: ایک سخت گالی یعنی تیری ماں حرامکار تھی
ایک قسم کی گالی، حرامی، ولد الزنا۔ فارسی تعلیمیافتہ
طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر مادر بخطا
(بہ تشدید) ہے جو اردو ہے۔

مادر پدر ہو رہے ہیں: گالی گلوج
ہو رہی ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں مادر پدر ہونا بولتے ہیں
یعنی ماں بہن کی گالیاں دی جا رہی ہیں۔

مادر چود: (بواؤ مجہول) ایک قسم کی گالی،
یعنی ماں کے ساتھ فلاں کرنے والا۔ اردو صفت
بازاری زبان۔

مادر چہ خیالیم و فلک در چہ خیال:
ہم کس خیال میں ہیں اور آسمان کس خیال میں ہے
جب کسی شخص کی امید، خواہش یا منصوبے کے
خلاف کوئی بات ہو جاتی ہے تو وہ یہ مصرع
پڑھتا ہے۔ (فرہنگ امثال)
"اپنا سوچا ہوا کچھ نہیں ہوتا (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ یہ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ہے۔

مادر خواہر کرنا: ماں بہن کی گالی دینا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے خواہر
کی جگہ "خواہی" لکھا ہے۔ (مادر خواہی) مگر لکھنؤ
میں یہ دونوں صورتیں رائج نہیں اس جگہ مادر پدر
کرنا عوام کی زبانوں پر ہے۔

مادر خواہی کرنا: ماں کی گالی دینا، ماں کا
نام لے کر برا بھلا کہنا، ماں بہن کرنا۔ اردو فعل متعدی
(فرہنگ آصفیہ وغیرہ اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ مادر پدر کرنا ہی
بولتے ہیں۔

مادر رضاعی: (باضافت) وہ عورت جس نے کسی بچے کو
دودھ پلایا ہو۔ انّا۔ فارسی۔ عربی الفاظ فارسی
ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مادر زاد: پیدائشی، جنم کا، جس طرح ماں
نے جنا۔ فارسی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

کچھ برہنہ تھا یہ تو مادر زاد
تھا بدن قید جامہ سے آزاد دہشت گلزار

یزید کو تو اولی الامر سمجھے ہے مردود
تف اس عقیدے پہ او خارجی مادر زاد سودا

قول فیصل۔ زیادہ تر کور مادر زاد کی ترکیب سے
زبانوں پر ہے۔

مادر زاد اندھا: پیدائشی اندھا۔ کور مادر زاد
اردو صفت، رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ مادر زاد نابینا بھی زبانوں
پر ہے۔

مادر زاد ننگا: بالکل ننگا، بالکل برہنہ،
ایسا برہنہ کہ جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا،
اردو صفت، رائج۔

قول فیصل۔ ننگا مادر زاد بھی بولتے ہیں، جو
زیادہ تر عورتوں کی زبان ہے۔

مادر علاتی: (باضافت) سوتیلی ماں، وہ ماں جو سگی نہ ہو
فارسی ترکیب۔ مونث۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مادر گیتی: (باضافت) کنایۃً گیتی۔ زمین
فارسی ترکیب، مونث، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان
قلیل الاستعمال۔

اے بنت السو تم کو یہ مولود مبارک
جو مادر گیتی کے لئے وجہ مباہات محشر لکھنوی

مادر مادر: نانی۔ ماں کی والدہ۔ فارسی اسم
مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو میں عام طور سے زبانوں پرنانی ہی ہے۔

مادری (بفتح سوم):۔ مادر کی طرف منسوب، مادرانہ ماں کا یا ماں کی پیدائشی فطری۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

محل صرف۔ الفت مادری کا تقاضا تھا کہ تمہاری مصیبت پر ان کو بھی تکلیف محسوس ہوتی۔

قول فیصل۔ مادری زبان، مادری محبت، مادری الفت، مادری حق یا الفت مادری وغیرہ کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

مادری زبان:۔ ماں کی زبان، ماں باپ کی زبان، گھر کی زبان، خاندانی بولی، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بنگالیوں نے تو یہاں تک انگریزی میں ترقی کی ہے کہ انگریزی گویا ان کی مادری زبان ہو جاتی ہو۔ (ابن الوقت)

مادہ:۔ (بفتح سوم) نر کا عکس، مادین، فارسی مونث، فصیح، رائج۔

دو مرغ تھے بیٹھے اک شجر پہ
مادہ لگی پوچھنے کہ او نر (گلزار نسیم)

قول فیصل۔ جانوروں کے لئے اس کا استعمال ہے اسی جگہ مادین بھی زبانوں پر ہے۔

مادہ مینڈھر کے لئے مُریا زبانوں پر ہے اور لال کے لئے ستاریا بولتے ہیں۔

لکھنؤ کے مشہور و معروف مزاحیہ شاعر مقبول حسین ظریف لکھنوی نے انسانوں کے لئے بھی استعمال کیا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔

زہے یا مادہ عجب ترکیب ہو ہے اس نام کی
کچھ حقیقت ہی نہیں کھلتی ہے سنیا رام کی (ظریف لکھنوی)

مادّہ:۔ ہر چیز کی اصل، وہ شئے جس سے کوئی چیز بنائی جائے۔ عربی ترکیب مذکر فصیح، رائج

دم معجز نمائی روح گر بخشیں ہیولا کو
عدم میں منھ سے بولے مادہ تصویر انساں کا (محشر لکھنوی)

وفا پرستوں نے اپنی دنیا بنائی ہے ایسے مادے سے
کہ ظاہر اسباب تا قیامت جسے امید فنا نہیں ہے
محشر لکھنوی

مادّہ:۲ قابلیت، صلاحیت، استعداد، ملکہ، عربی صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مادّہ:۳ کسی بات کے سمجھنے کی قوت، مغز دماغ، قوت فہم، عقل، تمیز، فارسی مذکر، فصیح رائج۔

شیخ کیا سمجھے میرے دل کی بات
مادّہ جب نہ ہو سمجھنے کا (منیر)

مادّہ:۴ جسم، وجود وہ چیز جو محسوس ہو سکے ہیولی۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مادّہ:۵ مواد، پیپ، ریم۔ اردو صفت مذکر، قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ ان معنوں میں مواد زبانوں پر زیادہ ہے۔

مادّہ بر عضو ضعیف میریزد:۔ اس وقت بولتے ہیں جب کسی ضعیف کو نقصان پہنچے۔ کمزور کو سب دباتے ہیں۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مادّہ تاریخ:۔ وہ مصرعہ یا فقرہ جس کے حروف کے اعداد جوڑنے سے وہ سال نکلے جس سن کے لئے کہا گیا ہو فارسی ترکیب، فصیح، رائج

محل صرف۔ تھوڑی دیر کے بعد خوجی سوچے کہ دیکھیں مادّہ تاریخ صحیح ہے یا نہیں پہلے اس تاریخ پر غور کرنے لگے گویا سمجھ ہی تو جائیں گے۔ (فسانہ آزاد)

مادہ رو:۔ (بفتح سوم) وہ آدمی جس کی صورت پہ زنانہ پن برستا ہو۔ وہ مرد جو نسوانی حرکتیں کرے۔ وہ مرد جس کی صورت سے نسوانیت برستی ہو۔ فارسی ترکیب، اردو صفت، رائج

مادہ گاؤ:۔ گائے۔ بیل کا عکس۔ فارسی ترکیب اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ فارسی میں تذکیر و تانیث کے لئے گاؤ ہی کہتے ہیں۔

مادّہ نہ ہونا:۔ صلاحیت و استعداد نہ ہونا قابلیت نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جناب بنت الاسد کی گود میں جب آج آیا ہو طفل ایسا
کہ جس کی خلقت کو سمجھے دنیا کسی میں یہ مادّہ نہیں ہے
محشر لکھنوی

مادھو:۔ کرشن جی کا لقب۔ جیسے اودھو کا لین نہ مادھو کا دین۔ سنسکرت، اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا تعلق نہیں۔

مادھو کا دین نہ اودھو کا لین:۔ معاملہ کا صاف ہونا۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پہ نہیں۔

مادّی:۔ (بر وزن فاعلن) منسوب بہ مادہ ذاتی، اصلی، قدرتی، جبلّی، خلقی، طبعی، سرشتی طبیعی۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

الٰہی سارا شوق نے تنقید دعوائے برہمن پہ
کہاں تک مادّی شکلوں میں حسن بنیا لی ہے
محشر لکھنوی

مادیان :- گھوڑی ، مادہ اسپ ، فارسی
مونث - (نورُ اللغات)
قولِ فیصل - یہ لفظ جمع نہیں ہے بلکہ مفرد ہے
اس میں الف نون اصلی ہے اور فارسی گھوڑی
کے لیے مستعمل ہے - لیکن اُردو میں عام طور سے
رائج نہیں -

مادّیت :- مادہ ہونا ، جسمانیت ، جسمیت
عربی مونث ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

منفعت کا ہے زمانے میں دور
مادّیت نے نکالے ہیں طور مرزا رسوا

مادین :- (بیائے معروف) نر کا عکس ، مادہ
اُردو مونث ، عوام کی زبان -
قولِ فیصل - گھوڑے کے لیے گھوڑی بولتے ہیں
بھیڑ کے لیے مادین اور مادہ بولتے ہیں -

ماذنہ :- (بفتح حرف سوم) گلدستہ اذان ،
اذان دینے کی جگہ ، مسجد میں وہ اونچی مخصوص
جگہ جس پر کھڑے ہو کے موذن اذان دیتا ہے -
عربی - اسم ظرف ، تعلیم یافتہ طبقہ کی اذان -

ماذون :- (بواو معروف) اذن دیا گیا - وہ
جس کو کسی کام کی اجازت دی گئی ہو - عربی صفت
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

مار :- سانپ - ناگ - افعی - فارسی - مذکر
فصیح ، رائج -
محلِ صرف - لیکن جہاں گل ہے وہاں خار
ہے جہاں خزانہ ہے وہاں مار ہے - (فسانۂ آزاد)
قولِ فیصل - تنہا کم کسی دوسرے لفظ کے ساتھ
بہ ترکیب زیادہ مستعمل ہے جیسے مارِ سفید ،
مارِ سیہ ، مارِ عذاب ، مارِ زلف ، مارِ آستین وغیرہ -
موئے سر مار الٰہی سیہ کا ایک سر لشکر ہے

مانگ جو ہو اک مارِ سفید اس لشکر کا سر لشکر ہے ذوق

بعد مردن کیا رہے گی یاد گیسوئے بتاں
قبر مومن میں کبھی مارِ عذاب آتا نہیں امیر

کاکلِ پیچانِ جانانی کا اگر غم ہے یہی
سوکھ کر مارِ سیہ مانند مو ہو جائیگا ناسخ

مار :- چوٹ - ضرب - زد و کوب - کوبہ کاری
اردو - غیر فصیح ، رائج -
نہیں تلوار کی حاجت جو دشمن ہوا سے زر دے
زیادہ ہوتی ہے لوہے سے اے دل مار سونے کی ناسخ

عشق ابرو نے مجھے ڈال دیا زخمے میں
جس طرف دیکھتا ہوں مار ہے تلواروں کی رند

مار :- مارنا مصدر سے امر کا صیغہ - بزن ، ضرب
لگا - چوٹ لگا - وار کر - قتل کر - وار لگا - اردو -
فصیح ، رائج -

مار :- دھکا - صدمہ - رنج - عذاب ، دکھ
تکلیف - اردو عورتوں کی زبان -
محلِ صرف - خدا پیٹ کی مار دشمن کو بھی نہ دے
سب کچھ سہا جاتا ہے روٹی کپڑے کی مار نہیں سہی جاتی

مار :- لعنت - پھٹکار - ملامت - دھتکار ، بددعا
اردو عورتوں کی زبان - قلیل الاستعمال -

تیری چھوچھو کو ہو نبی کی مار
قہر ہے وہ اسے علی کی مار رنگین دہلوی

مار :- نقصان - ٹوٹا - خسارہ - غضب - خیانت
حق تلفی - جیسے یہ وہ سرکار نہیں ہے جہاں تمہارا
روپیہ مار میں جائے - (فرہنگِ آصفیہ)
قولِ فیصل - اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے -

مار :- مراد لوٹ - غارت ، دستبرد - اردو
غیر فصیح ، رائج -

مار :- غضبِ الٰہی - وبال - آفت - بلا - عذاب
شامت - (فرہنگِ آصفیہ)
قولِ فیصل - لکھنؤ میں تنہا مار نہیں بلکہ خدا کی مار
بولتے ہیں -

پڑا کو پچھے میں ممکن کے لڈو کیں کھانے جلالی ہوگی
یہ اے عشق صنم تجھ پہ خدا کی مار کیسی ہے جلال

مار :- سزا ، تعزیر - مکافاتِ عمل - جیسے
اس کو پیٹ کی مار دو آپ درست ہو جائیگی -
جیسا باپ کو ستایا ویسی ہی مار پڑی - (فرہنگِ آصفیہ)
قولِ فیصل - یہ صرف قلیل الاستعمال ہے -

مار :- تہدید - تخویف - دھمکی ڈراوا - جیسے
بچے کو آنکھ کی مار بہت ہے - (فرہنگِ آصفیہ)
قولِ فیصل - اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے -

مار :- آفت - کثرت - بہتات - شدت زیادتی
اردو عورتوں کی زبان - قلیل الاستعمال -
محلِ صرف - مچھلی پکانے میں فقط آنچ کا کھیل ہے
دہی اور گھی کی مار ہے - (دستگاہِ سہیلی)

مار :- صرف ، خرچ - جیسے بڑا آدمی ہے سیکڑوں
پانوں کی مار رہتی ہے اتنی تو کسی کے ہاں بھی نہ ہوگی -
پھر مار بھی اسی معنی میں ہے وہاں دونوں مترادف جمع
ہو گئے ہیں - (فرہنگِ آصفیہ)
قولِ فیصل - لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں -

مار :- کاروبار ، کام کاج - دو گھروں کی مار میں
بچہ کا منہ نکل آیا - عورتوں کی زبان - (فرہنگِ آصفیہ)
قولِ فیصل - لکھنؤ کی عورتوں کی یہ زبان نہیں -

مار :- سعی - کوشش - جلدی - تاکید - جیسے
اپنی جانب میں تو بہتیری مار کرتے ہیں آگے قسمت اپنی
طرف سے تو مار مار کئے جاؤ - عورتوں کی زبان
(فرہنگِ آصفیہ)
قولِ فیصل - لکھنؤ کی یہ زبان نہیں -

مار: ۱۵ شدت ، دفعیہ ، علاج ، بدرقہ ، مشلع عورتوں کی زبان ۔

فقرہ ۔ کھجلی کی مار گھی ہے ۔

اس معنی میں عورتوں کی زبان پر مار گ ہو۔

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں کسی طرح نہیں بولتیں

مار: ۱۶ توڑ ، زدو، پلہ، ٹپہ ، فاصلہ اردو ، عوام کی زبان

محل صرف ۔ راگنی کی مار تین سر کی ہوتی ہے

مار: ۱۷ فریب ، دھوکا ، چال ۔ جیسے کس مارت بلبل کو پکڑا ہے ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مار: ۱۸ (مرکبات میں) اسم فاعل ترکیبی ہو کر ہلاک کرنے والے کے معنی ہو جاتے ہیں ۔ جیسے مرد مار عورت ، یعنی مرد کو ہلاک کر دینے والی عورت ۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ عورتوں کی زبان ہے ۔

مار: ۱۹ (کنایۃً) طمع ، حرص ، لالچ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مار: ۲۰ پنڈول مٹی ، ایک قسم کی عمدہ مٹی ، پوتنی مٹی بندیل کھنڈ ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مار: ۲۱ چکنی دھرتی ، جس میں اکثر دھان پیدا ہوتا ہے ، دھانی مٹیا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ۔

مار: ۲۲ کلام میں زائد آتا ہے ، زیادتی ، کثرت اردو ، عورتوں کی زبان ۔

محل صرف ۔ کل سڑک پر زبردست لاٹھی چلی اور اوندھیا بیوں نے مار آفت کر دی وہ تو کہیے پولیس آگئی ورنہ غضب ہو جاتا ۔

مارا: ۔ بارانی زمین ، وہ زمین جس میں صرف بارش کے پانی سے پیداوار ہو ۔ پہاڑی کیار کہتے ہیں ۔ وہ زمین جس کا تردد بارش پر منحصر ہے ، ہندی ، مونث

(نور اللغات ۔ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مارا: ۲ مارا ہوا ، زدہ ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج

قول فیصل ۔ خوف ، دہشت ، ڈر وغیرہ کے ساتھ صرف ہے ۔

وصل کی شب میں بھی نہ سویا آہ
روز ہجراں کے خوف کا مارا معروف

مارا: ۳ مقتول ، قتل شدہ ، کشتہ ، مذبوح ڈسا ہوا ، گزیدہ ۔ اردو ، صفت ، رائج ۔

ڈسا ہو کالے نے جس کو کافر تو وہ نسوں کے اثر سے کھیلے
دہان گیسو کا نیرے مارا نہ منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے

ذوق دہلوی

مارا: ۴ تکلیف رسیدہ ، رنج کشیدہ ، دکھ زدہ ستایا ہوا ۔ اردو صفت ، فصیح ، رائج ۔

قول فیصل ۔ مختلف ترکیبوں سے رائج ہے جیسے سردی کا مارا ، غم کا مارا ، آفت کا مارا ، بھوک کا مارا ، پیاس کا مارا ۔

پریشان دیکھ کر اس زلف کو دل کی یہ حالت ہے
کہ جیسے دھوپ کا مارا تڑپے ہے دم بدم سایا معروف

مارا: ۵ تباہ شدہ ، برباد شدہ

کہتے ہیں ہنس ہنس کے وہ جب غش میں سنتے ہیں مجھے
غم زدہ غفلت کا مارا بے خبر کیونکر نہ ہو

ثروت (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس کے معنی غفلت میں پڑا ہوا ہیں نہ کہ تباہ شدہ ، برباد شدہ ۔

مارا: ۶ مارنا کا ماضی ، تڑپا دیا ، بیتاب کر دیا بے قرار کر دیا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

مجھ کو بیتاب دیکھ کر بولے
آپ کے اضطراب نے مارا داغ

مارا: ۷ نقصان پہنچایا ہوا یا تباہ کیا ہوا ، تباہ شدہ ، برباد شدہ ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

جا چکیں خلدیوں کہ دوزخ میں
طول روز حساب نے مارا داغ

مارا از ایں گیاہ ضعیف ایں گماں نہ بود ۔ جب کوئی ضعیف یا کمزور ایسا کام کرے جو اس کے حوصلہ ہمت سے بالاتر ہو تو اس کی نسبت یہ مثل بولتے ہیں ۔

یہ عشق کا پہاڑ کہاں اور کہاں جلیل
مارا ازیں گیاہ ضعیف ایں گماں نبود جلیل (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے ۔

مارا بہ سخت جانی خود ایں گماں نہ بود ۔ مجھ کو اپنی سخت جانی کا یہ گمان نہ تھا ۔ یعنی مجھ کو یہ گمان نہ تھا کہ میں اس قدر سخت جان ہوں

(فرہنگ اثال)

قول فیصل ۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے

مارا پانی نہ مانگے :۔ دفعتہً مرجانے کی جگہ

کیا تری زلف کا مارا کوئی پانی مانگے
دفعتہً کاٹ کے ناگن یہ پلٹ جاتی ہے شاد

اس کا مارا ہوا پانی بھی نہ مانگے قاتل
ختم خونریزی کا جوہر ہے ترے خنجر بس رند

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس کی وضاحت ضروری تھی کہ کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ ہی بولتے ہیں جیسے

شاد کے شعر میں ہے۔ زلف کا مار کیا پانی مانگے ،
اور رند کے شعر میں ہو۔ اس کا مارا ہوا پانی نہ مانگے
اور ذیل کے شعر میں ہے ان کا مارا پانی نہ مانگتا۔

ان کا مارا نہ مانگتا پانی
ہیچ تو یوں ہے جاتی دیوانی (گلشن عشق)

مار پڑنا :- قتل کیا جانا ، مارا جانا ، قتل ہونا ، خستہ ہونا ، شکستہ ہونا - اردو صرف ، متروک ۔

مارا پڑا جہاں میں میں اپنے نصیب سے
بخت سیاہ مجھ کو سیہ مار ہو گیا (اثیر)

مرغ دل مارا پڑا چشم سیاہ یار سے
پنجۂ مژگاں اسے شاہیں کا چنگل ہو گیا (آتش)

مار پڑنا :- گھاٹے میں رہنا - اردو صرف ، متروک

عشق بازی کا بکھیڑا مرے سر سارا پڑا ہے
دل نے تو چاہا اسے میں مفت ہی مارا پڑا (شوق قدوائی)

مار پڑنا :- تباہ ہونا ، برباد ہونا ، اس قدر نقصان اٹھانا کہ جان پر صدمہ ہو ۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اب یہ صرف متروک ہے ۔

مارا پھرنا :- واہی تباہی پھرنا ، خراب و خستہ پھرنا ذلیل و خوار پھرنا ، آوارہ پھرنا ۔

یا خدا پہنچا تجلی کو مدینے کی طرف
ہند میں مارا پھرے بے زور و بے زر کب تلک (تجلی)
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اس جگہ تکرار کے ساتھ مارا مارا پھرنا ہی جو عوام کی زبان ہے ۔

مارا پھرنا :- دھکے کھاتے پھرنا ، ٹھوکریں کھاتے پھرنا ، دربدر پھرنا ، بیقراری ہونا ۔

جب سے ہے مجھ کو روز ہجر پسند
ماری پھرتی ہے دربدر شب وصل (ناسخ)

جنس زبوں کی طرح سے مارا پھرا ہوں میں
ہر کوچے ، ہر گلی میں خریدار کے لئے (خاقانی)
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اب یہ تکرار مارا مارا پھرنا عوام کی زبان ہے ۔

مار اتارنا :- مار ڈالنا ، کام تمام کر دینا ہلاک کر دینا ، جیتا نہ چھوڑنا ۔ اردو محاورہ قریب بہ متروک

سر تن سے مرے تو نے ستمگار اتارا
آخر کو محبت نے مجھے مار اتارا (جرأت)

تنگ ہیں جینے سے خود فرقت میں کاٹیں گے گلا
مار ڈالے گی یہ آخر موت کی تاخیر بھی (جلال)

مار اتارنا :- مرنے کے قریب کر دینا ، ہلکان کر ڈالنا ، حیران و پریشان کرنا ۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان ۔

مار اتارا مجھے تڑپا کے جو بے موت اس نے
کیا گنہ میں نے کیا تھا شب تنہائی مجھے (شرف)

قول فیصل ۔ اس کا ایک مفہوم ہے فریفتہ کر لینا ۔ اپنی محبت کی زنجیر میں جکڑ لینا جو قریب بہ متروک ہے ۔

شب سر سے جو زلفوں کا سیہ مار اتارا
کس پیچ سے عالم کے تئیں مار اتارا (شوق)

ایک مفہوم ہے محبت میں بیتاب و بیقرار کر دینا جو عورتوں کی زبان ہے ۔

بے آنکھ لڑے مار اتارے گی وہ چتون
کمبخت کو سوجھی کوئی شوخی جو حیا میں (جلال)

مارا تو کیا مارا :- جو خود ہی مر رہا ہو اس کا مارنا کچھ دلاوری کا کام نہیں ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

کسی بیکس کو اے بیداد گر مارا تو کیا مارا
جو خود ہی مر رہا ہو اس کو گر مارا تو کیا مارا (ذوق)

مارا جانا :- جان سے جانا ، قتل ہونا ، ہلاک ہونا کام تمام ہونا ، قتل کیا جانا ۔ اردو صرف فصیح ، رائج

آنکھ سے آنکھ ہے لڑتی مجھے ڈر ہے دل کا
کہیں یہ جائے نہ اس جنگ و جدل میں مارا (ذوق)

تابہ نام و نشاں آپ پھر کیا یہ سوال
دیا جواب کہ مارا گیا علی کا لال (عشق)

مارا جانا :- ڈوبنا ، ضائع ہونا ، روپیہ کا وصول نہ ہونا ، تلف ہونا ، اردو صرف ، عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ بے سمجھے بوجھے تجارت شروع کی ہزاروں روپیہ کا سودا قرضہ میں گیا وصول ایک پائی نہ ہوئی سارا روپیہ مارا گیا ۔

مارا جانا :- تباہ ہونا ، برباد ہونا ، ویران ہونا اجڑنا ، جیسے بیج مارا جانا ۔ اب کے اولوں سے چنا مارا گیا ۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس صورت سے نہیں بولتے

مارا جانا :- کھویا جانا ، تلف ہونا جیسے حق مارا جانا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ عوام کی زبان ہے ۔

مارا جانا :- شامت آنا ، آفت میں پھنسنا ، بلا میں پھنسنا ، مبتلائے آفت ہونا جیسے وہ غریب تو مفت مارا گیا ۔

چپکے چل مجھ سے دوگانا ترے واری جاؤں
مفت میں ایسا نہ ہو ہیں کہیں ماری جاؤں (رنگین بیگم) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں کمی کے ساتھ بولتی ہیں ۔

مارا جانا :- (کنایۃً) غائب ہو جانا ، اڑ جانا ، ناپید ہو جانا ، غارت ہو جانا ، جاتا رہنا ، گم ہو جانا جیسے آج سب کے سب ملازم کہاں مارے گئے ۔ (دفعۃً) آج سب نوکر کہاں مارے گئے ، ایک بھی حاضر نہیں ۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ صاحبِ فرہنگ اثر لکھتے ہیں: "لکھنؤ میں اس موقع پر کہیں گے۔ آج سب نوکر کہاں مر گئے۔"

مؤلف تائید کرتا ہے۔

مارا جانا: ۱۔ لٹ جانا، مُس جانا، چوری ہو جانا (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

مارا جانا: ۲۔ مردود، ذلیل ہونا، ذلیل و خوار ہونا۔ اردو، صرف، قریب بمتروک۔

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے میں
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا (ذوق)

مارا چاہیں قصہ کو گاؤ آمد و خر رفت: ۱۔ مجھ کو اس قصہ سے کیا مطلب کوئی آئے کوئی گیا۔ کسی معاملے سے بے تعلقی ظاہر کرنے کے لئے یہ مصرع پڑھتے ہیں۔ (فرہنگِ اقبال)

کسی کے آنے جانے پر بے پروائی ظاہر کرنے کے لئے۔ (نور اللغات)

کسی کے عزل و نصب سے ہمیں کیا مطلب۔ (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل۔ یہ فارسی کی مثل ہے اور تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان ہے۔

مارا دھرا ہونا: مرنے کے قریب ہونا، قریب مرگ ہونا (مجازاً) مردہ ہو جانا۔ اردو، صرف، متروک۔

فقرہ ۔ مارا دھرا ہے آنکھ ملانے کی دیر ہے

مارا لہر نہ لے: سانپ کا کاٹا ہوا جو فوراً مر جائے۔

لہرے جس کا نہ مارا زلف کی سو نہیں
جو جٹا دھاری بلا کے ہیں ہیں ان کالوں میں ہوں شاد (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ کسی ضمیر کے ساتھ مستعمل ہے۔ جیسا کہ شعر میں ہے "جس کا مارا لہر نہ لے" اور "اس کا مارا لہر نہ لے"۔

اب مارا کی جگہ کاٹا لہر نہ لے زبانوں پر زیادہ ہے۔ لیکن کسی ضمیر کے ساتھ ہی آتا ہے۔

مارا مار: ۱۔ پیہم، پے در پے، متواتر، برابر۔ اردو، مؤنث، متروک۔

وہ بہادری کی بہاریں وہ راگ ساون کے
وہ کوئلیوں کی صدائیں وہ پینگ مارا مار (قدر)

مارا مار: ۲۔ کشاکش، دھکا پیل، اینچا تانی (کشمکش) (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

مارا مار: ۳۔ برائے اظہارِ کثرت، بہتات، افزونی، زیادتی۔

فقرہ ۔ سال ختم ہے۔ آجکل کام کی مارا مار ہے۔ (نور اللغات و فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

مارا مار: ۴۔ کڑی محنت، جانفشانی، زحمت کشی، جفاکشی۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

مارا مار: ۵۔ جدوجہد کرنا، کوشش کرنا۔

فقرہ ۔ مارا مار کر کے آج یہ کام ختم کر دیا۔ (نور اللغات)

"نہایت کوشش، از حد سعی، دوڑ دھوپ، جدوجہد، تندہی مثلاً جیسی ہی نے اس کام پہ مارا مار کی کہ کچھ کیا کرے گا۔" (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

مارا مار: ۶۔ بھاگڑ، ہلچل، افراتفری۔ (نور اللغات و فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

مارا مار: ۷۔ ظلم و ستم جو ہر طرف سے کسی پر ہو، زد و کوب، مار دھاڑ، جوتی پیزار، از حد جور و جفا۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

کوچہ گنبد میں کیوں جاؤں میں سودائی نہیں
تنگ ہے اندھیرے ہے غوغا ہے مارا مار ہے (رشک)

مارا مارا پھرنا: ۱۔ آوارہ پھرنا، سرگردانی ہونا، واہی تباہی پھرنا، خستہ و خراب پھرنا، دربدر پھرنا۔ اردو، صرف، عوام کی زبان۔

تاکہ کر خطا وہ لئے تیر دکان بیٹھے ہیں
مارا مارا پھرتا ہے کبوتر باہر (داغ)

قولِ فیصل۔ جمع کے لئے بالتخفیف مارے مارے پھرنا بولتے ہیں۔

بھر رہے ہیں اس پرند کا نہیں ٹھکانا
کیا جائیے کہاں وہ پھرتے ہیں مارے مارے (بہر)

تانیث کے لئے ماری ماری پھرنا بولتے ہیں۔

دو شنبہ اس کا جو پھوسا اٹھ گیا دنیا سے ہو
بیکسی پھرتی ہے کیسی ماری ماری روز و شب (آتش)

مارا مارا پھرنا: ۲۔ ٹھوکریں کھاتے پھرنا، اردو، صرف، عوام کی زبان۔

ہیں وہ سنگ رہ ہوں کہ جو ٹھکرا دیا
پھرے ہر طرف مارا مارا زمیں پر (مصحفی)

مارا مارا پھرنا: ۳۔ بھولا بھٹکا پھرنا، بھٹکتا پھرنا

اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

وہ عشق میں پھرتے ہیں مارے مارے
تباہی زدہ کا روان کیسے کیسے امیر

مارا مار جانا: کسی طرح پہنچنا، بدقت پہنچنا، افتاں و خیزاں پہنچنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

الغرض مضطرب وہ گھر آیا
رات کو مارا مار جا پہنچا (عروج اختر)

مارا مار چلا آنا: تیزی کے ساتھ ایک دم سے آنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ کچھ دیر تک بجز گرد کے اور کچھ نظر نہ آیا اور بجز ٹاپوں کے اور کوئی آواز نہ سنی۔ جب قریب آ گئے تو دیکھا کہ دس سوار مارا مار چلے آتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

مارا مار کرنا: نہایت کوشش کرنا، دوڑ دھوپ کرنا، جلدی کرنا، بمشکل تمام کوئی کام کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ رمضان میں سپارہ شروع کیا اور اتنا گھسیٹا کہ مارا مار کر کے اگلے رمضان تک ایک سپارہ ہوتا تھا۔ (ایامی)

(۲) مارا مار کر کے تمہارا ڈوپٹہ بجا رہی ہوں ٹانکا۔ (سگھڑ سہیلی)

مارا مار کرنا: کسی چیز کی افراط کرنا، تقاضہ کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مارا ہوا: تباہ و برباد کیا ہوا، ہلکان کیا ہوا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کشتہ ہے گرم جوشی ہرجائی یار کا
مارا ہوا دل اپنا ہے فصل بہار کا — آتش

مارا ہوا ہونا: فریفتہ ہونا، ستایا ہوا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میں یونہی مارا ہوا تھا گردش تقدیر کا
اور وحشت نے نکالا سلسلہ زنجیر کا — قرار
(نور اللغات)

مارِ آستین: (اضافت) دوست نما دشمن، دوست بن کے ہر وقت ساتھ رہنے والا دشمن، قریبی دشمن۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

ہیں عشق زلف میں اعضا بھی دشمن
ہمارا ہاتھ مارِ آستین ہے — وزیر

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے باہر میں کسی طرح نہیں بولتے۔

یہ جان تو مارِ آستین ہوئی — اختر شاہ اودھ

مار آنا مار نہ کھانا: خود جو کچھ جی چاہے کرنا دوسرے کو کچھ نہ کرنے دینا، خود چاہے زیادتی کرنا دوسرے کی زیادتی نہ برداشت کرنا۔ اردو دہلی، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ باجی آپ نے اپنے لڑکے کو سر دے رکھی ہے۔ جب لڑتا ہے تو آپ اس کی پچ کرتی ہیں وہی مثل ہے کہ بیٹا مار آنا مار نہ کھانا۔

مار بیخ سہے: تکلیف دہ شے بن گیا ہے نہ خود استعمال کرتا ہے نہ دوسرے کو استعمال کرنے دیتا ہے۔ (محاورات ہندوستانی)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مار بھگانا: مار کر بھگانا، ہرا دینا، شکست دینا، مارتے ہوئے دور تک لے جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

مار بیٹھنا: ٹھونک دینا، لکڑی سے پیٹ دینا، گت بنا دینا، پیٹ دینا، تھپڑ لگا دینا۔ جیسے

اندھے کی دادنہ فریاد اندھا مار بیٹھے گا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تھوڑی یا اور کسی چیز سے کم بلکہ عام طور سے ہاتھ سے مار بیٹھنے کے معنوں میں بولتے ہیں۔

مار بیٹھنا (۲): مال مار لینا، غصب کر لینا، کسی کا مال دبا بیٹھنا، خیانت کر لینا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

مرا نقدِ دل مار بیٹھے حسین
یہ دولت اِدھر سے اُدھر ہو گئی — قلق

مار پٹائی: مار پیٹ، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ مار پیٹ ہی زبانوں پر ہے۔

مار پٹنا: مارا جانا، زدوکوب ہونا، مرمت ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تم کو مار پٹنی تو تم جانتے کہ کس قدر کی بات ہے۔ (توبۃ النصوح)

مار پچھڑ ہونا: (بفتح چہارم و پنجم) کشتی میں چت پٹ ہونا، کسی ایک کا چت ہونا، کشتی آر ہم پار ہو جانا۔ اردو صرف، عوام اور پہلوانوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ بھائی ہمیں تو کاٹھ کشتی پسند ہے، نورا کشتی سے نفرت ہے جب تک دنگل میں مار پچھڑ نہ ہو مزہ نہیں آتا۔

مار پڑنا: مار پیٹ ہونا، زدوکوب ہونا، کو بہ کاری ہونا، جوتا کاری ہونا، پیٹا جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ہو وہ آزردہ کسی اور سے ہم کو سے جائیں
کوئی تقصیر کرے ان کی ہمیں مار پڑے — رند

مار پڑنا (۲): خدا کا غضب ٹوٹنا، آفت آنا

قہر الٰہی نازل ہونا، صدمہ پہنچنا - اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان -

ایکی تو چنی ہی کو آئے : زیارت کو اگر
علم حضرت عباسؑ ہی کی مار پڑے رند

قول فیصل - کسی نہ کسی بزرگ ہستی یا کسی ضمیر کے ساتھ بولتے ہیں - جیسے خدا کی مار پڑے حضرت عباسؑ کی مار پڑے وغیرہ -

مار پڑنا : ہ۲ صبر پڑنا، آ لگنا - اردو صرف دہلی کی زبان

سینک دے آتش رخسار سے دل کی چوٹیں
عشق کی مار پڑی ہے ترے بیماروں پر داغ

قول فیصل - لکھنؤ کی عورتیں صبر پڑنا ہی بولتی ہیں جاہل عورتیں صبر (بفتحتین) بولتی ہیں -

مار پڑنا : ہ۳ بد دعا لگنا، کوسا پڑنا جیسے اے تو فقیر کی مار پڑ گئی - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

مار پڑے : - زد و کوب ہو - عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل - کسی ضمیر کے ساتھ ملا کے بولتے ہیں -

مار پڑے : ہ۲ خدا کا غضب نازل ہو - (فقرہ) اے تجھ پہ خدا کی مار پڑے - (نور اللغات)

قول فیصل - کسی بزرگ ہستی کے نام کے ساتھ بولتے ہیں جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے مطلب ہوتا ہے کہ وہ لوگ تم سے سمجھیں -

مار پیٹ : - زد و کوب، لڑائی جھگڑا اردو صرف عوام کی زبان -

محل صرف - آج منصور نگر کی چڑھائی پر رکنے والوں میں بہت زبردست مار پیٹ ہوئی پولیس سب کو پکڑ لے گئی چوکی پر لے گئی -

مار پیٹ کے : - دقت سے، مشکل سے - (نور اللغات)

قول فیصل - اس جگہ مر پٹ کے بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہو -

مار پیچ : - پرچم، سیاہ ریشم کا گچھا جو جھنڈے کے سر پہ لٹکا دیتے ہیں - جود، جھنڈے کی چوٹی (۲) کئی سانپوں کی مانند باہم پیچیدہ تصویر - (نور اللغات)

قول فیصل - ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

مار پیچ : ہ۲ راہ پر پیچ، پیچدار راستہ، ٹیڑھا راستہ چکر کی سڑک، ہیر پھیر کا راستہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

مار پیچ : - پیچیدگی - فارسی مذکر

مار پیچ اس میں پڑ گیا ہے عجب ظفر
نہیں کھلتا جو بد عذر سبب (قران السعدین)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں برتتے -

مار پیچ کی باتیں : - فریب کی باتیں - (نور اللغات)

قول فیصل - تنہا پیچ کی باتیں زبانوں پر ہے -

مار پیچ کی راہ : - ٹیڑھا راستہ، راہ پیچ دار، ہیر پھیر کی راہ، چکر کا رستہ -

رکھتا ہے زلف یار کا رستہ ہزار پیچ
اے دل سمجھ کے جائیو ہے راہ مار پیچ کلیم
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

مار پیچھے سنوار : - عورتیں ذلت کے بعد عزت کے محل پر بولتی ہیں (فقرہ) وہ کسی کو ایک مینہ کر آدمی کے پیچھے مار تھوڑی ڈالیں گے یہی ناکہ خفا ہوں گے - شور کریں گے اور کیا کریں گے - پھر مار پیچھے سنوار ہوئی تو گیا، اس جگہ مار کے پیچھے الخ بھی مستعمل ہے

موباف اس کی چوٹی میں گوہر نگار ہے
سچ کہتے ہیں کہ مار کے پیچھے سنوار ہے راسخ
(نور اللغات)

" جنگ کے بعد انتقام مشکل ہی سے لیا جاتا ہے کام بگڑ جانے یا عشق میں فرق آ جانے کے بعد صلح و آشتی بیکار ہے "

لڑتے پھرتے ہیں یار سے سو ہے
مار پیچھے سنوار ہے سو ہے درد

دل عشاق پر یہاں پہلے
مار گیسو کی مار ہوتی ہے قطعہ
چشم کرتی ہے عذر خواہی پھر نکہت
مار پیچھے سنوار ہوتی ہے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - یہ دہلی کی زبان ہے -

مارتا ہوا : - جھلک دیتا ہوا - اردو صرف قلیل الاستعمال -

محل صرف - تمہارے ڈوپٹہ کا سیاہی مارتا ہوا سبز رنگ ہے بہت اچھا معلوم ہوتا ہے -

مارتے خاں : - (کنایتہً) بہادر، ظالم ستمگر، سفاک، زبردست، زورآور - اردو اسم مذکر - (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - لکھنؤ کے عوام بھی کبھی کبھی بول دیتے ہیں -

مارتے خاں سے سب ڈرتے ہیں : - ظالم سے سب ڈرتے ہیں - ظالم آدمی سے ہر شخص خوف کھاتا ہے - اردو صرف، عوام کی زبان -

مارتے کا ہاتھ پکڑا جاتا ہے کہنے کا منھ نہیں پکڑا جاتا ہے۔ (مثل) بدزبان کی بدزبانی کے روک نہ سکنے کے محل پر بولتے ہیں۔ (نور اللغات)

۔ مارتے کے ہاتھ پکڑے جاتے ہیں بولنے کی زبان نہیں پکڑی جاتی۔ زبان کسی کے روکے نہیں رکتی یہ بے قابو کی چیز ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ عوام اور عورتیں مارتے کا ہاتھ پکڑا جاتا ہے کہنے کی زبان نہیں پکڑتے بولتی ہیں

مارتے کے پیچھے بھاگتے کے آگے ارکاڑی:۔ (مثل) بزدلی کے متعلق مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ مارتے کے آگے بھاگتے کے پیچھے بولتے ہیں۔

مارتے مارتے اتو بنا دینا:۔ خوب مارنا۔ ازحد پیٹنا، بری طرح مارنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مارتے مارتے بھرکس نکال دینا:۔ بہت مارنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے اسی جگہ مارتے مارتے بھس بھر دینا بھی بولتے ہیں۔ مارتے مارتے دم نکال لینا بھی اسی جگہ مستعمل ہے۔

مارتے مارتے مجبور کر دینا:۔ بری طرح پیٹنا۔ "اتنا مارنا کہ آدمی لوتھ ہو جائے"۔ اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ کسی کے ساتھ مارتے مارتے کچلا کر دینا بھی ہے۔ جیسے "بے تمیز زبان سنبھال کر نہیں بولتی ابھی مارتے مارتے کچلا کر ڈالوں گی۔" (بنات النعش)

قول فیصل۔ اسی جگہ مارتے مارتے چمڑی ادھیڑ دینا بھی بولتے ہیں

مارچ:۔ (بکسون دوم و سوم) سال عیسوی کا تیسرا مہینہ جو ۳۱ دن کا ہوتا ہے۔ انگریزی مذکر، رائج۔

مارچال:۔ ہندی شاعری کی ایک صنعت کا نام۔ ہندی، اہل ہنود کی زبان۔

محل صرف۔ واللہ کیا مارچال ہے اور کیا صاف بول چال ہے۔ (فسانۂ آزاد)

مار چلنا:۔ مار شروع کرنا۔

فقرہ ۔ ہر ایک کو بید سے مار چلو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

مار دلوانا:۔ کسی کو پٹوانا، زد و کوب کرانا (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

کسی پر زد و کوب کروانا (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:۔ "یہ مار دلوانا نہیں، مار کھلوانا ہے۔" مؤلف تائید کرتا ہے ممکن ہے کہ کسی زمانے میں بولتے ہوں مگر اب بالعموم مار کھلوانا ہی زبانوں پر ہے۔

مار دو زبان (بفتح دال) (کنایۃً) منافق آدمی۔ فارسی ترکیب، صفت، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مار دھاڑ:۔ زد و کوب، لڑائی، جنگ و جدل، مار پیٹ۔ اردو مونث عورتوں کی زبان

الٰہی خیر ہو پکڑا گیا ہے دل قاصد
قبول دے نہ کہیں مار دھاڑ میں کاغذ ظفر دہلوی

کرنا کے ساتھ صرف ہے۔

غلبہ تھا دیں کا کفر کی بستی اجاڑ تھی
میدان سو کہ میں عجب مار دھاڑ تھی انیس

مار دینا:۔ ۱ قتل کر دینا، ہلاک کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ڈاکو بھی عجب قیامت کے تھے، رتنا پاسی کا سارا مال لوٹا اور اس کے بچوں کو بھی مار دیا۔

قول فیصل۔ اس جگہ جان سے مار دینا بھی زبانوں پر ہے۔

مار دینا:۔ ۲ مار بیٹھنا، ہاتھ چلا بیٹھنا، دست اندازی کر بیٹھنا۔ کسی کو غصہ وغیرہ میں مار بیٹھنا، زد و کوب کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ لڑکا سیدھا چلا جا رہا ہے تم نے خواہ مخواہ بھی اس کو مار دیا۔

قول فیصل۔ اس جگہ مار بیٹھنا بھی زبانوں پر ہے۔

مار دینا:۔ ۳ کسی کے ساتھ بدفعلی کرنا، (اغلام بازی کرنا، برا کام کرنا۔ اردو صرف بازاری زبان۔

کوئی ہوا اس کی مار دیتے ہیں
وہ ذرا سے ہوا کہ نانا ہوا حلم

مار دینا:۔ ۴ رقم یا روپیہ پیسہ وغیرہ میں خیانت کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ نواب صاحب کی قیمتی رقم تھی [illegible] صاحب نے سب مار دی اب خود نواب صاحب ایک ایک پیسے کو محتاج ہیں۔

مار ڈالنا :- ہلاک کر دینا، قتل کر دینا، ذبح کر دینا، موت کے گھاٹ اتارنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مار ڈالے گی ہمیں یہ خوش بیانی آپ کی
موت کا پیغام آئے گا زبانی آپ کی — رشید لکھنوی

مار ڈالنا :- ۲ تباہ و برباد کر دینا، کہیں کا نہ رکھنا، پریشان و حیران کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا غضب ہے کہ وہ الفت کو سمجھتا ہی نہیں
مارے ڈالے ہے ہمیں آہ محبت جس کی جرأت

مار ڈالنا :- ۳ عاشق بنا لینا، فریفتہ کر لینا، موہ لینا، گرویدہ کر لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

انگڑائی لے کے اپنا مجھ پہ خمار ڈالا
کافر کی اس ادا نے مجھ کو تو مار ڈالا — مصحفی

مار ڈالنا :- ۴ بیتاب کر دینا، پھڑکا دینا، بے چین کر دینا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مار ڈالا ہم کو اس خالی کمان نے بے خدنگ
جب اٹھا کر ہاتھ وہ انگڑائیاں لینے لگا — مہدی خاقانی

مار ذبح کرنا :- قتل و غارت کرنا، مار کر کام تمام کرنا، مار رکھنا، مار ڈالنا، جیتا نہ چھوڑنا۔

ہم کو تو مار ذبح کیا اس نے ہجر نے
قاصد تو کہہ کے لایا ہو قاتل سے کیا خبر — مصحفی

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس میں مار ذبح کرنا مستقل صرف نہیں ہے نہ مار کے معنی قتل کے ہیں بلکہ مار زائد ہے جو کلام میں آتا ہے جیسے مار آفت کر دی، مار ہنگامہ کر دیا وغیرہ اور یہ عورتوں کی زبان ہے۔

مار رکھنا :- کام تمام کر دینا، ذبح کر جانے نہ دینا، قتل کر دینا، جان سے ڈالنا، مار ڈالنا۔ اردو صرف، قریب بمتروک۔

زلف اس کی سیاہ ناگن ہے
مار رکھتی ہے جس کو ڈستی ہے — رند

محل صرف۔ میاں مٹھو بچے بھی غضب کے ہوتے ہیں جس پہ مرتے ہیں اسے مار رکھتے ہیں (اردوئے معلی۔ غالب)

مار رکھنا :- ۲ عاشق بنا لینا، موہ لینا، مائل کر لینا، فریفتہ کر لینا، متوجہ کر لینا۔ اردو صرف، قریب بمتروک۔

عالم کو مار رکھا ہے باقد کوزپشت
زاہد یہ کاٹ ہے ترے تیغ دو نیم کا — میر

دیکھو جب بنتی سنورتی ہو وہ زلف
مار رکھنے کی یہ اچھی گھات ہے — مینائی اکبر

مار رکھنا :- ۳ تباہ و برباد کر دینا، اجاڑ دینا، ویران کر دینا، پریشان کر دینا۔ اردو صرف، متروک۔

یہ وہ اژدر ہے کہ اک شعلے میں کر دے فی النار
یہ وہ کالا ہے جو انسان کو رکھے پیچ سے مار — امانت لکھنوی

عشق جانا تھا مار رکھے گا
ابتدا میں تھی انتہا معلوم — میر

مار رکھنا :- ۴ دوسرے کے مال پر ناجائز قبضہ کر لینا، پرایا مال دبا لینا، ہتھیا لینا۔ دبا لینا، دبا رکھنا، امانت میں خیانت کرنا، قرضہ مار لینا، اینٹھ لینا۔

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ مار دینا، مار لینا زبانوں پر ہے

مار رکھنا :- ۵ نابود کرنا، غائب کر دینا۔

تیرے آگے نہ چلے جان سپہ مار کے پیچ
زلف پیچاں نے اسے مار رکھا مار کے پیچ — ناسخ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

مار رہنا :- کسی امر کی افزونی رہنا، زیادتی رہنا، کثرت ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کون اس محبوب کو لکھتا نہیں حالات شوق
مار رہتی ہے دلوں کی نامہ پر پر آن دنوں — آتش

مار سکنا :- مارنے کے قابل ہونا، مارنے کے لائق ہونا۔ ہندی فعل لازم (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس صرف کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ کھا سکنا، جا سکنا، آ سکنا، لیٹ سکنا کچھ کہہ سکتے ہیں۔

مار سے بھاگنا :- پٹنے کے خوف سے رفوچکر ہونا، زد و کوب کے سبب کھڑا نہ رہنا، چوٹ کے ڈر سے چل دینا۔

جوتیاں کھا کر نہ آیا پھر رقیب
سچ کہا ہے بھوت بھاگے مار سے — شہید (؟)

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے کسی طرح بھی کہہ سکتے ہیں۔

مار سے بھوت بھاگتا ہے :-
مار کے آگے بھوت بھاگے :-

(مثل) مار کے آگے سب سرکشی اور شرارت دور ہو جاتی ہے، مار کے آگے سب ہی دب جاتے ہیں زد و کوب سے باغی منتبہ ہوتا ہے، مار سب کو سیدھا بنا لیتی ہے۔

زلف کی کجی سے دل ڈرتا نہیں
بھوت بھاگے ہے وگرنہ مار سے — ذوق

(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ عام طور سے "مار کے آگے بھوت بھاگتا ہے" بولتے ہیں۔

مارشل (MARTIAL) سپہ سالار۔ انگریزی رائج۔

مارشل لا:۔ فوجی قانون۔ انگریزی، مذکر، رائج
قول فیصل۔ عوام مارشلا بولتے ہیں جیسے پاکستان میں آج کل مارشلا لگی ہوئی ہے یعنی بصورت تانیث استعمال کرتے ہیں۔

مارِ ضحاک:۔ (بافانت وتشدید حیم) وہ سانپ جو کاندھے پر ضحاک کے پیدا ہوئے تھے اور ہمیشہ آدمی کے سر کا مغز کھاتے تھے۔ فارسی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مارکا:۔ وہ نشان جو کسی سلطنت کی طرف سے سلطنت کی علامت ظاہر کرنے کو بنا دیں جیسے شیر علامت برطانیہ کی ہے۔ اردو مذکر رائج۔
قول فیصل۔ عام طور سے اس کا املا مارکہ ہے انگریزی لفظ مارک بمعنی نشان اور علامت سے یہ لفظ بگڑ کے بنا ہے۔

مارکا:۔ وہ علامت جو کوئی کمپنی اپنے کارخانے کے واسطے مقرر کرے جیسے مٹی کے تیل پر ہاتھی کی تصویر بناتے اور اس کو ہاتھی مارکا کہتے ہیں۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اس کا املا عام طور سے مارکہ ہے۔

مارکٹائی:۔ مارپیٹ، زد و کوب، مار دھاڑ اردو مونث، دہلی کی زبان۔
محل صرف۔ بے سوچے سمجھے گالی گلوج اتنا پائی مارکٹائی پر اتر پڑے۔ (اجتہاد)

زہرہ جب آپس میں دھا دھم ہوئے
مارکٹائی سے یہ سب یہ دم ہوئے سودا

مار کر پیڑا کر دینا:۔ مغلوب کر کے تباہ کرنا، نیست و نابود کرنا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان
محل صرف۔ مگر یورپ کی کلوں نے انکو مار کر پیڑا کر دیا۔ (ابن الوقت)

مار کھا جاتا ہے:۔ دھوکے میں آجانا، فریب میں آجانا، دھوکا کھا جانا، اردو مصدر، عوام کی زبان۔
محل صرف۔ نواب صاحب نے اپنا قلمی دیوان ایک کے حوالے کر دیا اس نے بیچ کھایا۔ بہت ہوشیار بنتے تھے مار کھا گئے۔
قول فیصل۔ اسی جگہ چوٹ کھا جانا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

مار کھانا:۔ سزا پانا، پٹنا، ضرب کھانا زد و کوب اٹھانا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان
محل صرف۔ سواری کا ٹٹو نہایت سست اور مریل تھا بغیر مار کھائے نو دن چلے اڑھائی کوس۔ (فسانۂ آزاد)

چپکے سے کچھ جو کہیئے تو کہتا ہے یہ وہ شوخ
کھاؤ گے مار بولے جو چلا کے سامنے صبا

مار کھانا:۔ فریب و دغابازی سے کمانا، فریب یا دھوکے سے کچھ حاصل کر لینا، چالینا، چرا کر کھانا، جیسے وہ سودا سلف میں بھی دو چار پیسے روز مار کھاتا ہے۔
(فقرہ) وہ دو روپیئے روز مار کھاتا ہے
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مار کھانے کی باتیں:۔ سزا کے قابل باتیں، جوتے کھانے کے لائق باتیں۔ اردو صرف عوام کی زبان۔
محل صرف۔ تم کیوں مار کھانے کی باتیں کرتے ہو اگر ہمارا ہاتھ کسی دن اٹھ گیا تو پھر نہ رکے گا۔

مار کھانے کی نشانی:۔ کمزور کے واسطے مستعمل ہے۔ عورتوں کی زبان۔
یہی کنجڑے والا رمضانی مار کھانے کی نشانی۔ (توبۃ النصوح)
(نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے لکھنؤ میں ۔ کمزور مار کھانے کی نشانی ۔ زبانوں پر ہے۔

مار کھلوانا:۔ کسی کو پٹوانا، کسی کو زد و کوب کروانا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ تم نے خواہ مخواہ ہی اپنے بھائی کو مولوی صاحب سے شکایت کر کے مار کھلوائی

مار کے:۔ (برائے اظہار کثرت) بے حد از حد بہت، بے حد، نہایت اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔ پانی ہی کے زور سے تو ریل چلتی ہے جو پانی اور آگ نہ ہو تو یہ اتنی ساری گاڑیوں کو کون کھینچے، تانتا بندھا ہوتا ہے یہاں سے وہاں تک مار کے گاڑی ہی گاڑی۔ (فسانۂ آزاد)

مار کے:۔ ضرب لگا کے، چوٹ لگا کے زد و کوب کر کے۔ اردو صرف، عوام کی زبان
محل صرف۔ کل رات کو بہت سے ڈاکوؤں نے حملہ کیا لیکن میں لاٹھی لے کے نکل آیا اور ایک ایک کو مار کے بھگا دیا۔

مار کے الّو کر دوں گا یا بنا دوں گا:۔ ایسی سخت سزا دوں گا کہ جسم پر نشان ظاہر ہوں گے۔ (محاورات ہندوستان)
قول فیصل۔ کمی کے ساتھ عوام اور عورتیں بول دیتی ہیں اسی جگہ مارتے مارتے الّو بنا دوں گا زبانوں پر ہے۔

مار کے آگے بھوت بھاگتا ہے:۔

مار ایسی چیز ہے کہ اس کے آگے بڑے بڑے سرکش بھی دب جاتے ہیں۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تلوار کے آگے ساحر و غیر ساحر سب یکساں ہیں۔ مثل مشہور ہے کہ مار کے آگے بھوت بھاگتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل ۔ اسی محل پر، مار سے بھوت بھاگتا ہے بھی استعمال ہوا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

پڑے ہیں چاہ میں ہاروت و ماروت
کہا سچ بھاگتا ہے مار سے بھوت (الف لیلیٰ منظوم)

اسی جگہ مار کے آگے بھوت ناچے بھی لکھا جو اب قریب بہ متروک ہے۔

جیسے :- زعفران نے جو باہر آکر دیکھا تو حضرت مرجھیں لے رہے ہیں۔ جل بھن کر خاک ہی تو ہو گئی اور جاتے ہی میاں خوجی کے کے پٹے پکڑ کر ایک دو تین چار چپتیں تڑاتڑ لگا ہی تو دیں۔ خوجی کا نشہ ہرن ہو گیا مار کے آگے بھوت ناچے۔ (فسانۂ آزاد)

مارکیٹ :- (MARKET) (دیکھئے بجول) بازار، وہ جگہ جہاں ضرورت کی تمام چیزیں بکتی ہوں۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل ۔ عوام مارکٹ بولتے ہیں۔

مار کے فرش کر دینا :- بہت زیادہ مارنا ۔ ایسا مارنا کہ مار کھانے والا زمین پر لوٹنے لگے، لٹا لٹا کے مارنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

اے بی مہتاب اگر چاندنی لے جاؤ گی
فرش کر دیں گے ابھی مار کے فراش (جان صاحب)

مار کے مرنا :- دوسرے کی جان لے کے اپنی جان دینا۔ پہلے مار ڈالنا پھر خود مر جانا بہت غیظ و غضب ظاہر کرنے کے محل پر اردو صرف ۔ عوام اور عورتوں کی زبان

محل صرف ۔ تم یہ نہ سمجھنا کہ ہم تم کو چھوڑ دیں گے یاد رکھنا کہ تم کو مار کے مریں گے چاہے کچھ بھی ہو۔

مارکین :- (دیکھئے معروف) وہ معمولی قسم کا کپڑا جو گاڑھے سے ملتا جلتا ہوتا ہے۔ ایک قسم کا معمولی سوتی کپڑا۔ اردو، مونث، رائج۔

محل صرف ۔ نخاس جا رہے ہو تو بھورے لال کے یہاں سے دو گز مارکین لیتے آنا لحاف کے استر میں لگتا ہے۔

مارگ :- (ہ) علاج، تدبیر، چارہ ہندی عورتوں کی زبان ۔ مذکر۔

(فقرہ) زہر کا مارگ تم کو نہیں معلوم۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں بجائے عربی "مارک" بولتی ہیں جیسے اگر کوئی متا کو یا نشہ کی چیز بہت استعمال کرتا ہو تو اس کی مارک مرغ ہے۔

مارگ :- (ہ) (بسکون سوم) راستہ (فرہنگ اثر)

قول فیصل ۔ یہ ہندی ہے اردو زبان میں داخل نہیں۔

مار گرانا :- مار کر گرا دینا۔ اس طرح مارنا کہ جس کو مارا جا رہا ہے وہ بیدم ہو کے گر جائے۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

مار گرانا، بچھاڑ دینا، پٹک دینا، دے مارنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ ان معنوں پر نہیں بولتے۔

مارگزیدہ :- (فتح چہارم) وہ شخص جسے سانپ نے کاٹ کھایا ہو۔ سانپ کا ڈسا ہوا۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ایک دم بھی اسے اس رات کو آیا نہیں خواب
صورت مارگزیدہ وہ جری ہے بیتاب (نفیس)

مارگزیدہ از ریسمان سیاہ می ترسد :- سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے۔ دودھ کا جلا ہوا مٹھا پھونک پھونک کر پیتا ہے (فرہنگ امثال)

قول فیصل ۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے عوام اس جگہ سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے، بولتے ہیں۔

مار گنج :- (بالفتح) وہ سانپ جو خزانہ دفن کر کے بطور طلسم اس پر بٹھا دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مار گنج :- (۲) (کنایۃً) مالدار بخیل

نہیں ہے مار جہنم سے کم زر ممسک
کہ مار گنج بھی اک گنج اک عذاب میں ہو (شعور)

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مارگیر :- (۱) سانپ پکڑنے والا، سانپ کا کھلاڑی، سپیرا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مارگیر :- (۲) مکار، حیلہ ساز، فریبی دغاباز (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ دہلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مارگیری :۔ مکاری، حیلہ سازی، فریب دغابازی۔ اردو صفت، دہلی کی زبان۔

مارگیری سے زمانے کی نہ دل کو جمع رکھ
سگ چال دیکھی اس کی ایسی ہو کہ جوں لگن پھٹے میر

مارگیسو :۔ (با اضافت) پیچدار زلف کا سانپ سے استعارہ کرتے ہیں۔ معشوق کی لٹ، معشوق کی زلف، کاکل معشوق۔ فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مارگیسوئے سیہ ٹھہر گئے تھے کہاں
موذی اس طرح ترے سائے سے بچتے تھے کہاں امیر

مار لات پوٹا پھٹ جائے :۔ مستعدی اور چالاکی کو کام میں لانا۔ (عام بازاری زبان)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مار لانا :۔ مار کر لانا، شکار کر لانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ یہ تیتر کہاں سے مار لائے۔ پکوائیے تو ہم کو بھی کھلانا۔

مار لانا :۔ غصب کر کے لانا، چھین کر لانا، فریب دے کر لانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان

محل صرف۔ تمہارا لڑکا بمبئی میں ایک سیٹھ کو دھوکا دے کر پانچ ہزار روپے مار لایا ہے دیکھو کیا ہوتا ہے۔ گھر سے نہ نکلنے دینا۔

مار لیا ہے :۔ کامیابی ہوگئی، مقصد حاصل ہو گیا کام بن جانے کے محل پر۔ اردو صرف، عوام کی زبان قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ من اپنے دل میں نہایت ہی خوش ہوا کہ مار لیا ہے۔ نواب صاحب کو خوب چنگ پر چڑھایا اور مولوی نے اچھا فقرہ چست کیا کہ وہاں گئے' اور گھینگھا ہو جائے گا۔ (سیر کہسار)

مار لینا :۔ لوٹ لینا، تباہ کر دینا، برباد کر دینا۔ جیسے اس ٹیکس نے تو مار لیا ہے۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ اہل لکھنؤ مار ڈالا بولتے ہیں

مار لینا :۔ صیدی کا کبوتر پکڑ لینا۔ اردو صرف کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

مار لینا :۔ فتح کرنا، غالب آجانا، مغلوب کر لینا، چت کر لینا۔ اردو صرف، پہلوانوں اور عوام کی اصطلاح۔

محل صرف۔ کل ٹکیٹ گنج کے اکھاڑے میں شاگرد شاہ نے گلبو پہلوان کو دو منٹ میں ہاتھ ملاتے ہی مار لیا۔

مار لینا :۔ دبا لینا، غصب کر لینا، دبا بیٹھنا ہتھیا لینا، غبن کرنا، ناجائز طور پر قبضہ کر لینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تمہارا کیا حشر ہوگا۔ صفدر نواب صاحب نے امانتاً تمہارے پاس روپیہ رکھوایا تھا تم نے صاف انکار کر دیا اور کل روپیہ مار لیا

مار لینا :۔ ہاتھ کے ساتھ شرط بدنا۔

فقرہ۔ ہاتھ مارلو (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ ہاتھ مارو اہل لکھنؤ بولتے ہیں۔ جیسے پھر انکار نہ کرنا ہمارے تمہارے شرط ہو جائے اور ہاتھ مارو۔

مار لینا :۔ زخم لگا لینا، زخمی کرنا، ہلاک کرنا اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ پھکو پاسی بڑا اجیالا ہے۔ اپنے سینے پر خود چاقو مار لیا اور پیٹ تک چاک کر لیا۔

مار لینا :۔ قابو میں کر لینا، مطیع کر لینا۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

آدمی چاہے تو دیو آسماں کو مارلے
نفس سرکش پر مگر فتح و ظفر ملتی نہیں صبا

مار مار :۔ بزن بزن، لگا لگا، پیٹو پیٹو۔ جیسے مار مار کے جا فتح داد الٰہی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مار مار :۔ پیٹ پیٹ کے، مار مار کے۔ جیسے مار مار دھول اڑادی۔ تابع فعل۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل، عوام لکھنؤ مار مار کے بولتے ہیں۔

مار مار :۔ تاڑ، سرزنش، زجر و توبیخ، لے دے خرابی۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

سودائی ہونا زلف سیہ فام کچھ نہیں
ہے مار مار ہر طرف انجام کچھ نہیں آغا

مار مار :۔ کوشش، سعی (د) شامت، آفت مار پیٹ، مار دھاڑ، زدوکوب

قہر سرکش یہ زلف یار ہے اب
ہر طرف دل کو مار مار ہے اب شاہ نصیر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

مار مار :۔ ہنکائے جانے کا فعل، ہلچل۔

پائی سزا رے ہمسری زلف سانپ نے
مارا ہے جس طرف کو ادھر مار مار ہے۔ شعور
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مار مار دھول اڑانا :۔ کشتی دھوم دھڑکا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

مار مار رکھنا :- ناچار جبر صبر اختیار کرنا۔

خیال زلف بتاں بار بار رکھتے ہیں
تو اپنے دل کو بہت مار مار رکھتے ہیں شاہ نصیر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ دل مارنا، دل کو مارنا لکھنؤ کی عورتیں بولتی ہیں۔

مار مار کر بھرکس نکال دینا :- خوب زد و کوب کرنا، کچومر نکال دینا - اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی جگہ مارتے مارتے بھرکس نکال دینا بھی زبانوں پر ہے۔

مار مار کرنا :- تاکید کے ساتھ پیٹنے کی اجازت دینا، دے تیرے کی دے تیرے کی کرنا۔ لگے گے کہنا۔ فعل متعدی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے

مار مار کرنا :- تاڑ کرنا، لے دے کرنا۔ سرزنش کرنا، زجر و توبیخ کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مار مار کرنا :- نہایت کوشش کرنا، کمال تندہی کرنا خوب جد و جہد کرنا۔ (۴) کمال محنت و مشقت کرنا۔ (۵) نہایت جلدی کرنا۔ شتابی کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

مار مار کرنا :- دور دکب کرنا۔ پاس نہ پھٹکنے دینا، پھٹکارنا، مار پیٹ کرنا۔

یوں ہم تو تیری کاکل شکیں پہ جاں دیں
وہ سب طرف سے ہم پہ کرے مار مار حیف جعفر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مار مار کئے جانا :- کوشش کئے جانا، کوشش میں کسر نہ رکھنا جیسے فتح و شکست تو خدا کے ہاتھ ہے مگر اپنی طرف سے تو مار مار کئے جاؤ۔ ہندی فعل لازم (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

مار مار کیے جا فتح داد الٰہی ہے :- اپنی کوشش سے آدمی کو ہاتھ نہ اٹھانا چاہیئے فتح و شکست خدا کے ہاتھ ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

کوشش میں لگا رہے تو کچھ نہ کچھ ہو ہی رہتا ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

مار مار کے سیدھا کرنا :- سزائے جسمانی سے ٹھیک بنانا، پیٹ پیٹ کر درست کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

شانے نے بل نکال دیے زلف یار کے
سیدھا کیا ہے موذیوں کو مار مار کے حقیر

مار مارنا :- زد و کوب کرنا، پیٹنا، مارنا، چوٹ لگانا، ضرب لگانا۔ جیسے مجھ سے بولے تو وہ مار ماروں کہ یاد کرے۔

(نور اللغات : فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی عورتوں اور عوام کی زبان ہے۔

مار مار ہو رہی ہے :- بڑی جلدی کی جا رہی ہے (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مار ماہی :- (بلا اضافت) ایک قسم کی مچھلی بام مچھلی۔ فارسی مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بام مچھلی ہی ہے۔

مار مرنا :- اپنے تئیں خنجر وغیرہ سے ہلاک کرنا، خودکشی کرنا جان دیدینا۔ دوسرے کو قتل کرکے اپنے آپ کو ہلاک کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

بیں نے کہا تنگ ہوں مار مروں کیا کروں
ہنس کے لگے کہنے ہاں کچھ تو کیا چاہیئے ناظم

مار موئے مار تیری ہتھڑی پھر ایسے میری عادت نہ جائے :- چاہے کیسی ہی سزا دے تیرے اپنے ہی ہاتھ درد کریں گے، میری عادت نہ چھوٹے گی۔ ہندی مثل۔ (فیروز اللغات)

قول فیصل۔ یہ پست طبقے کی عورتوں کی زبان ہے۔

مار مہرہ :- وہ مہرہ جو سانپ کے سر سے نکالتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مار مہرہ :- مار زہر (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مار میں جانا :- روپیہ کا وصول نہ ہونا، ڈوب جانا، مارا جانا۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

مارنا :- (۱) پیٹنا، زد و کوب کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خطا تو دل کی تھی قابل بہت سی مار کھانے کے
تری زلفوں نے مشکیں باندھ کر مارا تو کیا مارا ذوق

مارنا :- (۲) حملہ کرنا، وار کرنا، ضرب لگانا، حربہ کرنا ہاتھ اٹھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رہوار پر سنبھل کے دوبارہ دبیر نے
پورا جا کے ہاتھ جو مارا دبیر نے تعشق

مارنا :- (۳) حملہ کرنا، ہلہ کرنا، دھاوا کرنا، جیسے چھاپہ یا شب خون مارنا۔

آ جگا یا خفتگان خاک کو
کس سے تم سیکھے ہو چھاپہ مارنا معروف
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ شب خون یا چھاپہ وغیرہ کے ساتھ ہی بولتے ہیں۔

مارنا: ۴ جڑنا، لگانا، ٹکانا صحیح کرنا، دھرنا جیسے غوطہ، چکر، ڈھول، جوتا، لٹھ، چانٹا، مکا، تھپڑ وغیرہ مارنا۔

پاس آنے نہ دیا آہ شرر افشاں نے
دور سے پھونک کے جلاد نے خنجر مارا — داغ

قلزم عشق میں ہے گوہر مقصود ازل
تو نے غوطہ نہ کبھی اس میں شناور مارا — داغ

ستم چرخ نے مارا ہے یہ ظاہر ہو جائے
اس لئے اڑ گئے مری خاک نے چکر مارا — داغ

نیند اڑ جاتی ہے جب آتا ہے یاد
منھ پہ اس کافر کا تکیہ مارنا — معروف

تیشہ فرہاد نے جب سر پہ اٹھا کر مارا
سن کے شیریں نے کیوں سینے پہ پتھر مارا — مصحفی

بسکہ دیوانہ نزاکت کا تری تھا مجھ کو
گل بھی مارا جو کسی شخص نے پتھر مارا — مصحفی

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے کسی نہ کسی کے ساتھ ہی ملا کے بولتے ہیں۔ جیسا کہ اشعار بالا سے ظاہر ہے۔

مارنا: ۵ ہلاک کرنا، قتل کرنا، شہید کرنا، جان لینا، کام تمام کرنا، فنا کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

تمام فوج میں غل تھا امام کو مارا
خوشی ہوئی کہ شہ خاص و عام کو مارا — عشق

قاتل نے کیا قتل نہ جلاد نے مارا
کافر ترے اس حسن خدا داد نے مارا — رند

مارنا: ۶ راکھ کرنا، پھونکنا، کشتہ کرنا، خاکستر کرنا۔ اردو صرف متروک۔

نہ مارا آپ کو جو خاک ہو اکسیر بن جاتا
اگر پارے کو اے اکسیر گر مارا تو کیا مارا — ذوق

مارنا: ۷ غصب کرنا، دبانا، ہتھیانا، امانت میں خیانت کرنا جیسے حق مارنا، جائداد مارنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ حق، جائداد، مال روپیہ پیسہ وغیرہ کے ساتھ ہی بولتے ہیں۔

مارنا: ۸ روکنا، مزاحم ہونا، مانع آنا، سد راہ ہونا جیسے راہ مارنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ راہ مارنا بھی اب قلیل الاستعمال ہے۔

مارنا: ۹ نشانہ بنانا، ہدف بنانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تفنگ و تیر تو ظاہر نہ تھا کچھ پاس قاتل کے
الٰہی پھر جو دل پہ تاک کر مارا تو کیا مارا — ذوق

مارنا: ۱۰ دبانا، زیر کرنا، مغلوب کرنا، کم کرنا جیسے پیاز یا لہسن کی بو مارنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے لیکن تنہا نہیں بولتیں بو مارنا کے ساتھ ہی صرف ہے۔

مارنا: ۱۱ تیزی کم کرنا جیسے گھی سے مرچ کی تیزی ماری ہوتی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔

مارنا: ۱۲ کم کرنا، گھٹانا، کھونا جیسے زیادہ گھی بھوک مار دیتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔

مارنا: ۱۳ اثر کم کرنا، زور توڑنا، دبانا جیسے آگ آگ کو مارتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مارنا: ۱۴ ستانا، تنگ کرنا، رنج پہونچانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

کھا گیا مغز ناصح ناداں
مجھ کو اس خیر خواہ نے مارا — داغ

مارنا: ۱۵ تباہ کرنا، برباد کرنا، کہیں کا نہ رکھنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل پر اضطراب نے مارا
اسی خانہ خراب نے مارا — داغ

مجھے اے دل تری جلدی نے مارا
نہیں تقصیر اس دیر آشنا کی — مومن

مارنا: ۱۶ اجاڑنا، ویران کرنا، خراب کرنا اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

مری کشت تمنا پہ تو آفت ہی برستی ہے
کبھی بجلی گری ہے اور کبھی پانی نے مارا ہے — غافل

مارنا: ۱۷ شرمندہ کرنا، احسانمند کرنا، نادم کرنا۔

خوب روکا شکایتوں سے مجھے
تو نے مارا عنایتوں سے مجھے — ذوق (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ خاص طور سے ان معنوں میں نہیں بولتے۔

مارنا: ۱۸ سزا دینا، ڈانٹنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا ان معنوں میں استعمال نہیں ہے

مارنا: ۱۹ حلال کرنا، ذبح کرنا، گردن اڑانا اردو صرف، فصیح، رائج۔

آنکھوں آنکھوں میں ہمیں اس بت بیدرد نے آہ
تیغ بے نازکی خنجر سے ادا کے مارا — ظفر

قول فیصل۔ قتل کرنا کے معنوں میں گردن مارنا بھی بولتے ہیں۔

مارنا: ۲۰ فتح کرنا، جیتنا، زیر کرنا، سر کرنا، تسخیر کرنا، جیسے میدان مارنا، ملک مارنا، معرکہ مارنا۔

جنس صبر و خرد لوٹی معروف
ملک دل فوج غم نے آ مارا معروف

مدعی کوئی بھی میدان سخن میں نہ رہا
تو نے کیا مر کے اے داغ سخنور مارا داغ

(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ ملک مارنا کوئی نہیں بولتا معرکہ مارنا بولتے تھے اب کوئی نہیں بولتا۔

مارنا: ف۲۱ جیتنا، بازی لینا، کشتی جیتنا، حریف کے مہرے یا نرد یا گوٹ کو پیٹنا جیسے پیادے کا گھوڑے کو، مرغ کا مرغ کو، پہلوان کا پہلوان کو مارنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے کسی فعل کے ساتھ ہی بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے جیسے کشتی مارنا

مارنا: ف۲۲ ہنکانا، دور کرنا، ڈھکانا، ہٹانا سرکانا، جیسے کتے کو مارنا، مرغی کو مارنا کھیت سے گائے کو مارنا وغیرہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

مارنا: ف۲۳ خرد برد کرنا غبن کرنا، بے ایمانی سے لینا، کھا جانا، اڑا دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

اس نے جب مال بہت رد و بدل میں مارا
ہم نے دل اپنا اٹھا اپنی بغل میں مارا ذوق

مارنا: ف۲۴ پکڑنا، پھنسانا، پھانسنا، دوسرے کا کبوتر پکڑنا۔ اردو صرف، کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

پنجۂ فکر سے چھوٹا نہ ذہن کا مضمون
کیا کبوتر کی طرح ہاتھ سے خفتا مارا برق

طائر نامہ بر اپنا تو نہ ہوا بے تقدیر
آج سنتا ہوں کوئی اس نے کبوتر مارا داغ

قول فیصل۔ کبوتر، مچھلی وغیرہ کے ساتھ ہی صرف ہے

مارنا: ف۲۵ پٹکنا، پچھاڑنا، نیچے گرانا، چت کرنا، مارنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان

چین سے گھر میں پڑے کرتے تھے باتیں دل سے
وحشت عشق نے وے ہم کو اٹھا کے مارا ظفر

مارنا: ف۲۶ چلانا، چھوڑنا، سر کرنا، فیر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل بد خواہ میں تھا مارنا یا چشم بد بیں میں
فلک پر ذوق تیر آہ گر مارا تو کیا مارا ذوق

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ تیر، بندوق، پستول، توپ، غلہ وغیرہ کے ساتھ ہی صرف ہے

مارنا: ف۲۷ نکالنا، بھرنا، سر کرنا، باہر لانا جیسے آہ مارنا، نعرہ مارنا۔

جا کے چوری سے اسے تب یوں جگایا ہم نے
کہ کہیں چیخ نہ وہ باعث دہشت مارے ظفر

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ آہ مارنا نہیں بولتے چیخ مارنا، نعرہ مارنا زبانوں پر ہے۔

مارنا: ف۲۸ کمانا، حاصل کرنا جیسے آج بھی سودے میں اس نے چار پیسے مار ہی لیے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

مارنا: ف۲۹ فریفتہ کرنا، عاشق کرنا۔ لبھانا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

شعلۂ حسن تو اوروں کو دکھا کے مارا
تو نے ظالم ہمیں بے آگ جلا کے مارا ظفر

مارنا: ف۳۰ پژمردہ کرنا، مرجھا دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تم سے کہا تھا کہ دھیری یا لنگڑا لانا تم یہ لو کے مارے تخمی اٹھا لائے۔

مارنا: ف۳۱ بھونکنا، گھسیڑنا، خنجر مارنا، نشتر مارنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ نشتر مارنا اہل لکھنؤ نہیں بولتے خنجر مارنا زبانوں پر ہے۔

مارنا: ف۳۲ دینا، لگانا۔ جیسے جھٹکا مارنا۔

ڈالی پہلے تو گردن میں کمند
اور پھر اس کا وہ جھٹکا مارا معروف

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

مارنا: ف۳۳ خواہشوں سے روکنا، خواہشوں سے باز رکھنا، ضبط کرنا، مغلوب کرنا، قابو میں کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا
نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا ذوق

مارنا: ف۳۴ بجانا، چوب لگانا، ضرب مارنا ہاتھ پہ ہاتھ مارنا، گھنٹہ مارنا، گھنٹی مارنا۔

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دے دیکر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا ذوق (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل، تنہا نہیں بولتے۔

مارنا: ف۳۵ کرنا، عمل میں لانا، لگانا، ہانکنا جیسے شیخی مارنا، ڈینگ مارنا، قہقہہ مارنا، ٹھٹھا مارنا، گپ مارنا، آواز مارنا، زور مارنا

ہنسی کے ساتھ یاں رونا ہے مثل قلقل مینا
کسی نے قہقہہ اے بے خبر مارا تو کیا مارا ذوق

نہ ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب
ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا ذوق

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے کسی نہ کسی فعل کے ساتھ بولتے ہیں ۔ آواز مارنا اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مارنا: ۳۶ (اس پر کے ساتھ) (کنایۃً) کمال حقیر سمجھنا ۔

جگدھر کو اور للّو کو اس پہ ہول مارتی
اے جانؔ شاد ہو گئی جب تو نظر پڑا جانؔ صاحب

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے ۔ اس پر مارنا، کوڑے پر مارنا وغیرہ کی صورت سے بولتے ہیں جو بازاری زبان ہے ۔

نہ تجھ سے جھانٹ بھی اکھڑے گی گردش دوراں
غم حیات کو لوڑے پہ مارتا ہوں میں لاعلم

مارنا: ۳۷ رگڑنا، گھسنا، ٹکرانا ۔ اردو صرف قریب بہ متروک ۔

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے سے
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا ذوقؔ

مارنا: ۳۸ ڈسنا، کاٹنا، ڈنک مارنا ۔ اردو صرف قلیل الاستعمال ۔

ڈسا ہو کالے نے جس کو کافر تو دہ فسوں کے اثر سے کھیلے
وہاں دو گیسو کا تیرے مارا نہ ڈھے بولے نہ سر سے کھیلے ذوقؔ

قول فیصل ۔ عام طور سے سانپ کے لئے کاٹنا اور بچھو کے ڈنک کے لئے مارنا بولتے ہیں

مارنا: ۳۹ دبانا، دبوچنا، لینا، سنبھالنا ۔

یہ جب مرے قاتل نے بغل میں مارا
جو چڑھا مصحف اسے میدان اجل میں مارا ذوقؔ

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مارنا: ۴۰ گھائل کرنا، مجروح کرنا، زخمی کرنا اردو صرف قلیل الاستعمال

دل لگاوٹ نے کر دیا بسمل
اور پھر اجتناب نے مارا داغؔ

مارنا: ۴۱ سینا، دوخت کرنا، جیسے ٹانکا مارنا کھونپ مارنا، شلنگا مارنا، سوئی مارنا وغیرہ

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ ٹانکے لگائے جاتے ہیں ۔ کھونپ سی جاتی ہے ۔ شلنگے ڈالے جاتے ہیں ۔ سوئی مارنا اہل لکھنؤ بولتے ہی نہیں ۔

مارنا: ۴۲ دھوکا دینا، فریب دینا، دغا دینا، دھوکے سے لوٹنا ۔ اردو صرف، عوام کی زبان قلیل الاستعمال

کیا کہیں خاک کہیں عشوۂ گردوں نے مارا
جان کر سیدھا سادا بیچارہ مسلماں ہم کو نامعلوم

مارنا: ۴۳ (مرکبات) کھانا، نگلنا، حلق میں اتارنا ۔ جیسے نوالہ مارنا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مارنا: ۴۴ برائے تکمیل فعل جیسے دینا، ڈالنا وغیرہ جیسے ہیں مارنا، تنا مارنا، رنگا مارنا ۔

ایک تو بھی ہے بد بلا اے چشم
دل کو بھی زلف میں پھنسا مارا سرتاج ہلوی

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ کسی کے ساتھ لکھنؤ کی عورتیں بول دیتی ہیں ۔

مارنا: ۴۵ بجھانا، فرو کرنا، زور گھٹانا ۔ جیسے شہوت مارنا، شوق مارنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

مارنا: ۴۶ جھپکانا، جنبش دینا، پھڑکانا، ٹمکانا جیسے آنکھ مارنا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے آنکھ مارنا ہی بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے

مارنا: ۴۷ جھٹکانا، جھونک دینا ۔ جیسے تول میں ڈنڈی مارنا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے ڈنڈی مارنا کی ترکیب سے ہی زبانوں پر ہے جیسے یوں تو دیکھنے میں بہت نیک بنتا ہے جب کوئی سودا لو تو تول میں ڈنڈی ضرور مارتا ہے ۔

مارنا: ۴۸ کاٹنا، چھیلنا، مٹانا، رد کرنا، لکیر پھیرنا جیسے لکھنے پر قلم مارنا ۔ اس پر بھی قلم مار دو ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مارنا: ۴۹ شکار کرنا، صید کرنا، پکڑنا ۔ جیسے آج بہت سی مچھلیاں ماریں دو ہرن روز شکار مار لاتا ہے ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ ہرن، ہریل وغیرہ کے ساتھ ہی بولتے ہیں ۔

مارنا: ۵۰ کم کرنا، مدھم کرنا، مندا کرنا کھونا، جیسے جھوٹے کام نے سچے کام کی تجارت مار دی ۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مارنا: ۵۱ ٹپکنا، دے مارنا ۔ اردو صرف فصیح، رائج ۔

صحبت مے کا مزہ ساقیٔ دوراں تک تھا
جام کو مرقد جمشید پہ جا کر مارا سحرؔ

مارنا: ۵۲ دبانا، چھپانا، دبو کر دینا جیسے بدنامی کی بات مار دینا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مارنا: ۵۳ پینا، روکنا، ہضم کرنا ۔ جیسے غصہ مارنا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ دہلی کی زبان ہے ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مارنا: ۵۴ بچھانا، پھیلانا ۔ جیسے جال مارنا ۔

جال زلف سیاہ نے مارا
تیر کافر نگاہ نے مارا — داغ

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ دہلی کی زبان ہے ۔ اس جگہ اہل لکھنؤ جال پھینکنا بولتے ہیں یا کمپا مارنا اور چھپکا مارنا بولتے ہیں ۔

مارنا: ـ نکالنا، سرکنا جیسے دم مارنا، سانس مارنا

زیر خنجر بھی ضبط عشق رہا
دم نہ اس بیگناہ نے مارا — داغ

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ سانس مارنا نہیں بولتے
دم نہ مارنا کے معنی سانس نہ لینا ہیں ۔ دم مارنا کے معنی حقہ پینا، سگرٹ کا گھونٹ لینا، چرس کا دم مارنا بولتے ہیں ۔

مارنا: ۵۶ (کنایۃً) اغلام کرنا ۔ بدفعلی کرنا، مرد کا مرد کے ساتھ خلاف وضع فطرت فعل کرنا ۔ اردو صرف، بازاری زبان ۔

قول فیصل ۔ اس جگہ گانڈ مارنا بھی زبانوں پر ہے

مارنا: ۵۷ ہرانا، تھکانا، مغلوب کرنا، زیر کرنا جتانا کا عکس ۔ اردو صرف، عوام کی زبان ۔

پھر گیا روز حشر دل مجھ سے
مجھ کو ل کر گواہ نے مارا — داغ

مارنا: ـ رسوا کرنا، ذلیل کرنا ۔ اردو صرف عوام کی زبان ۔

دیکھ اے داغ اہل دنیا کو
ہوس عزو جاہ نے مارا — داغ

مارنا: ۵۹ ڈالنا، بھاری کرنا ۔ اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال ۔

آسماں سے ترے کوچے میں بہت زور ہوئے
نہ ہٹے ایک قدم ہم نے جو لنگر مارے — داغ

مارنا: ۶۰ کثیر نفع حاصل ہونا ۔ فائدہ کثیر پہنچنا ۔ اردو صرف، عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ تم نواب صاحب بھوپال کے معتمد خاص ہوگئے ہو بڑا لمبا ہاتھ مارا ۔

قول فیصل ۔ اس جگہ مال کاٹنا بھی بولتے ہیں

مارنا: ۶۱ آنا، معلوم دینا، محسوس ہونا جیسے یہاں تو بو مارتی ہے ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مارنا: ۶۲ سٹہ زنی کرنا، سٹہ کا لگانا ۔ اردو صرف عوام کی زبان ۔

محل صرف ۔ تم نے سٹہ کا مار مار کے اپنی صحت چوپٹ کرلی ۔ یہ عادت اب چھوڑ دو ۔

مارنا: ۶۳ فریفتہ کرنا، شیفتہ کرنا، عاشق بنانا طلب میں بیتاب کرنا ۔ اردو صرف، قریب بمتروک

ہلا کر سر کیا کربات تو مجھ سے نہ ہنس ہنس کر
زنا خی مارتا ہے مجھ کو ڈورا تیری گردن کا — رنگین دہلوی

مارتی ہیں بنا وٹیں ان کی
ہیں قیامت لگاوٹیں ان کی — شوق

مارننگ: ـ صبح، انگریزی مونث، رائج ۔

مارنے والے سے جلانے والا بڑا ہے: ـ
اس محل پر بولتے ہیں جب دشمن کسی برائی یا ہلاکت میں جہاں تک ممکن ہو کوشش کر چکے اور خدا کی مہربانی سے کچھ نقصان نہ پہنچے ۔ (نور اللغات)
یہ مقولہ ایسے محل پر بولتے ہیں جب کوئی شخص کسی کے مارنے اور ہلاک کرنے میں اپنی امکانی کوشش کر ڈالے اور اس کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے ۔
(گنجینۂ اقوال و امثال)

۔ دشمن اگر قوی ست نگہباں قوی تراست ۔ خدا محافظ ہو تو کوئی دشمن کچھ نہیں کرسکتا ہے ۔ (محاورات ہندوستانی)

قول فیصل ۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے ۔ تعلیم یافتہ طبقہ اس جگہ دشمن اگر قوی ست نگہباں قوی تراست ۔ بولتا ہے ۔

مارو: ـ مارنے والا، ہلاک کرنے والا ۔ ہندی مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مارو: ۲ مال مارنے والا ۔ لے کے نہ دینے والا قرضہ نہ واپس کرنے والا، نادہند ۔ اردو صفت قلیل الاستعمال ۔

قول فیصل ۔ لے مارو کی ترکیب سے عوام اور عورتیں بول دیتی ہیں ۔ اس جگہ "لے مارو" زبانوں پر زیادہ ہے ۔

مارو: ۳ ایک راگنی کا نام ۔ مونث ۔

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں اسے مانڈ کہتے ہیں (نون غنہ) جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

مارو: ۴ مارو بینگن ۔ ایک قسم کا بینگن مذکر ۔ (نور اللغات)

" ایک قسم کا گول اور بڑا بینگن جو دریا کے کنارے یا ریتی میں پیدا ہوتا اور بھرتا وغیرہ بنانے کے کام آتا ہے ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

مارواڑ: ـ علاقہ جودھ پور کا نام (۲) ایک قسم کے گیت جو راجپوتانہ میں گائے جاتے ہیں ۔

(۳) ایک قسم کے نسا وری کبوتر جو رنگ سبز جن کے پروں پر کچھ سفید چتیاں اور پریاں بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ صرف معنی نمبر ۱ میں بولتے ہیں اور کسی معنی میں نہیں بولتے مار دھاڑ کے دھنے والے کو مار دھاڑی کہتے ہیں یہ بھی زبانوں پر ہے۔

ماروت :۔ (بواؤ معروف) ایک معذب فرشتے کا نام۔ عربی مذکر، رائج۔

زہرہ کی جب آئی آفت ماروت ہیں انگلی
کی رشک نے شب دیدہ ماروت میں انگلی مصحفی

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "ان دو فرشتوں میں سے ایک فرشتے کا نام جو چاہ بابل میں اوندھے لٹکے ہوئے عذاب الٰہی میں مبتلا ہیں۔ اگر کوئی شخص جادو سیکھنے جاتا ہے تو وہ اسے تعلیم بھی کرتے ہیں یہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ ایک حسین طوائف زہرہ پر عاشق ہونے کے سبب بابل کے کنوئیں میں قید کئے گئے تھے جس کا قصہ اس طرح یہ مشہور ہے کہ جب وہ طوائف مذکور پر عاشق وشیدا ہوگئے تو زہرہ نے ان سے علوی یعنی آسمانوں پر چڑھنے کا علم سیکھا اور ان کو اپنا سفلی علم یعنی جادو سکھا دینے کے دم سے کنوئیں میں لٹکا آپ آسمان پر ان کی جگہ زہرہ ستارہ بن گئی۔

مار و گیر :۔ مارنے والا، اغلام کرنے والا اردو مذکر، بازاری زبان

مار ڈوں گھٹنا پھوٹے آنکھ :۔ بے محل اور بے جوڑ بات بول اٹھنے کے محل پر کہتے ہیں وہ بات جس کا کوئی سر پیر نہ ہو۔ اردو مثل عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی جگہ مارون گھٹنا پھوٹے فیض آباد بھی زبانوں پر ہے۔

مار بھگانا :۔ پسپا کرنا، مار پیٹ کے بھگا دینا مار کے بھگا دینا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ اس کے بعد طاقت والوں نے کچھ کیا کر دھاوا کیا تو طاقت والوں کو مار بھگایا (ابن الوقت)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ اس جگہ مار بھگانا بولتے ہیں۔

مار ہونا :۔ لڑائی ہونا، دنگا فساد ہونا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

محل صرف۔ کاکوری اور ملیح آباد کے لوگوں میں آج منڈھیلے میں بڑی مار ہوئی بہت سے لوگ شدید زخمی ہوگئے۔

مار ہی ڈالنا :۔ ضرور مار ڈالنا، یقیناً مار ڈالنا۔ بلا شک ختم کر دینا۔ اردو صرف، رائج

ان کی تشخیص ہے از بسکہ سقیم
مار ہی ڈالیں گے یہ ہم حکیم مرزا رسوا

مارے :۔ ایک کلمہ ہے کہ لفظ سبب اور باعث کے معنی کا فائدہ دیتا ہے۔ سبب باعث، وجہ خاطر، واسطے۔ اردو، فصیح، رائج۔

نہ چین آئے گا تجھ کو قبر میں کبھی ہول کے مارے
سنا ہے خلق ہوگی حشر میں بار دگر پیدا ناسخ

مارے (صیغہ مضارع واحد غائب) لگائے لگاوے، پیٹے ضرب لگائے۔ زدہ جیسے شامت کے مارے نے پھر قصور کیا یعنی شامت زدہ نے۔

زلف کا پیچ جو وہ کان ملاحت مارے
ہوں گرفتار بلا سیکڑوں شامت مارے ظفر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عورتیں "کے"، "کے مارے" کے معنی کے ساتھ بولتی ہیں۔ یعنی شامت کے مارے۔

مارے اور رونے نہ دے :۔ زبردست فریاد بھی نہیں سنتا۔ مثل (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ :۔ پوری مثل اس طرح ہے۔ "زبردست مارے اور رونے نہ دے" مولف تائید کرتا ہے۔

مارے آپ لگا وے تاپ :۔ کرے آپ اور دوسرے کے سر تھوپے۔
(گنجینہ اقوال و امثال و محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مارے باندھے :۔ زبردستی، زور زبردستی کے ساتھ۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان

مارے باندھے سے تو یہ بات نہیں ہوتی ہے
کچھ زبردستی ملاقات نہیں ہوتی ہے عاشق

مارے باندھے کا سودا :۔ مجبوری کا کام زبردستی کا کام۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

بستۂ زلف دُر سے کھاتے ہیں
مارے باندھے کا ہو یہی سودا شاد لکھنوی

مارے پڑنا :۔ قتل ہونا، ذبح ہونا، مارا جانا۔ اردو صرف، متروک۔

ایک دن مارے پڑیں گے کوئے قاتل میں ضرور
آرزوئے قتل اگر دل میں سلامت رہ گئی جلال

ماری پڑنا :۔ شامت آنا، صدمہ گزرنا، صدمہ پہنچنا، خسارا ہونا، (بازاری زبان)
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

ماری پڑی ہونا :۔ بدنام ہونا، رسوا ہونا۔

اردو صرف، عورتوں کی زبان، متروک

ادا قاتل ہے الزام اس کے سر پر
قضا کیا سخت میں ماری پڑی ہے — اسیر

مارے پھرنا :- دھکے کھاتے پھرنا، آوارہ پھرنا، حیران و سرگردان رہنا، در بدر پھرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہم تو اے غیرت لیلیٰ تری خاطر اب تک
قیس کی طرح پڑے پھرتے ہیں بن بن مارے — مصحفی

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ مارے مارے پھرنا بولتے ہیں۔

مارے پیاس کے :- پیاس کے سبب، پیاس کی وجہ سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع۔ تھی نازکی میں ایسی خزاں مارے پیاس کے — انیس

مارے جوتیوں کے سر پہ ایک بال نہ رکھوں :- کسی پر غصہ ظاہر کرنے کے لئے یہ کلمات بولتے ہیں۔

یہی نالائق جو آج بڑا لمبا چوڑا پردہ لگائے بیٹھی ہے بے اختیار جی چاہتا ہے کہ مارے جوتیوں کے بدذات کے سر پہ ایک بال باقی نہ رکھوں (نعمت اللہ) (نور اللغات)

قول فیصل۔ عوام اس جگہ مارے جوتوں کے سر پہ ایک بال نہ رکھوں، بولتے ہیں۔

مارے جوتیوں کے فرش کر دینا :- بہت مارنا، لتاڑ کے مارنا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ فراش کو مارے جوتیوں کے فرش کر دیا۔ درزی کی قطع بگاڑ دی۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ اسی جگہ مارے جوتوں کے فرش کر دینا بھی بولتے ہیں۔

مارے خوشی کے منھ سے بات نہ نکلنا :- انتہائی مسرت کی وجہ سے بات نہ کر سکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مارے خوشی کے منھ سے نکلتی نہیں ہے بات
شاید زبانی لایا ہے قاصد پیام دوست — رند

مارے سپاہی نام سردار کا کاٹے باڑھ نام تلوار کا :- کام کوئی کرے نام کسی کا ہو۔ نقل (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

مارے غصے کے :- غصے کی وجہ سے غصے کے سبب، طیش کے باعث۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جھلا کر شمشیر خوش غلاف ہاتھ میں لئے باہر نکل آئے۔ چہرہ مارے غصے کے سرخ جیسے بیر بہوٹی۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ اسی جگہ "غصے کے مارے" بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے غصے کے مارے اس نے دو دن سے نہ کچھ کھایا ہے اور نہ پیا ہے خدا ہی اس پر رحم کرے۔

مارے غصے کے منھ تمتمانے لگنا :- بہت غصہ آنا کہ چہرہ سرخ ہو جائے اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ہرمزجی کے ایک آدمی نے دوسرا رقعہ دیا۔ "مجھے سو روز کا مجت نامہ ہے ....." کھولا تو یہ قطعہ خواجہ صاحب کا نظر فیض اثر سے گزرا ..... اب اور بھی جھلائے مارے غصے کے منھ تمتمانے لگا۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ اسی جگہ منھ لال ہو جانا، منھ سرخ ہو جانا بھی بولتے ہیں۔

مارے کوڑوں کے کھال گرا دینا :- کوڑے سے بہت زدوکوب کرنا۔ کوڑے مار مار کے کھال ادھیڑ دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ جس دن غصہ آئے گا۔ مارے کوڑوں کے کھال گرا دوں گا۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ اب اس جگہ مارے کوڑوں کے کھال ادھیڑ دوں گا،

مارے کر یا مار کے :- نہایت پیٹ کر پیٹ پیٹ کر خوب زدوکوب کر کے۔ ہندی تاریخ فعل (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ مار مار کے" زبانوں پر زیادہ ہے جیسے پندرہ بیس آدمی اس کو مارنے آئے تھے لیکن اس نے ایک ایک کو مار مار کے بھگا دیا۔

مارے کر بچھا دینا :- پیٹتے پیٹتے زمین پر لٹا دینا۔ مارتے مارتے فرش کر دینا، نہایت پیٹنا۔ ہندی فعل متعدی۔ (فرہنگ آصفیہ)

اتنا کہا تھا فرش تری راہ کے ہم ہوں کاش
سو تو نے مار مار کے آکر بچھا دیا — میر

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اس جگہ مارتے مارتے فرش کر دینا بولتے ہیں۔

مارے مارے پھرنا :- خراب اور تباہ پھرنا، در بدر پھرنا، آوارہ و سرگردان رہنا آوارہ پھرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

جو مر رہے ہیں اس پہ ان کا کہیں ٹھکانا
کیا جانیے کہاں وہ پھرتے ہیں مارے مارے — میر

قول فیصل۔ بصورت تانیث ماری ماری پھرنا بھی زبانوں پر ہے جیسے۔ "یہ جن پر ہمارے رنگیلے

جوان کا دل آیا ہے کچھ ایسی آفت کی پرکالہ نہیں
ایسی تو گلی کوچوں میں ماری ماری پھرتی ہیں
ٹکے کو کوئی نہیں پوچھتا۔ (فسانۂ آزاد)

مارے مرنا :- مرجانا، مار ڈالنا۔ اردو
صرف، متروک۔

بہتر نہ ایسا ہووے کہیں پردہ ہی پردہ مارے مر
ڈرگتا ہے اس سے ہم کو ہے وہ ظاہر دار بہت
میر تقی میر

مارے مرے نہ کاٹے کٹے :- مشکل کام جو
ختم ہونے ہی کو نہ آئے۔
(گنجینۂ اقوال و امثال و محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اس طرح عام طور سے زبانوں
پر نہیں ہے۔

مارے نہ کوٹے دل ہی دل میں گھونٹے :-
دل ہی دل میں کسی کو اذیت دے کے سیدھا کرنا۔
(محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ماریہ :- نینوا، کربلا کا دوسرا نام، عربی
مؤنث۔ فصیح، رائج۔

ع یہ ہے ذبیح ماریہ و نینوا حسینؑ انیس

مارے ہنسی کے پیٹ میں بل پڑ جانا :-
بہت ہنسنا، حد سے زیادہ ہنسی آنا۔ ہنستے
ہنستے لوٹ جانا، اتنا ہنسنا کہ پیٹ میں تکلیف
محسوس ہونے لگے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال
محل صرف۔ خوجی نے ناچنا شروع کیا میاں
آزاد کی یہ کیفیت کہ مارے ہنسی کے پیٹ
میں بل پڑ پڑ گئے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ زیادہ تر بغیر تکرار مارے ہنسی کے
پیٹ میں بل پڑ جانا عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

مارے ہنسی کے لوٹ جانا :- ہنسی کی
شدت سے بیتاب ہو جانا۔ بے انتہا ہنسنا
اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

دیکھ کے میری تڑپ مارے ہنسی کے لوٹنا
وہ مجھے اور میں جلاد کو بسمل سمجھا قدر

مارے ہول کے :- ہول کی شدت
سے، مارے ڈر کے۔ اختلاج قلب کے باعث
اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

الٰہی آندھی وہ آئے ہماری آہوں کی
کہ مارے ہول کے دینے لگے اذاں صیاد شرف

مارڑیا :- دبلا، ضعیف و زار۔ ہندی
میں مارڑا تھا۔ ہندی۔ صفت لکھنؤ کی زبان
(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

مازاد :- ما موصولہ، زاد۔ زیادہ ہوا)
اردو میں بسکون حرف آخر ہے وہ جو زیادہ
ہے۔

اس نے ڈاڑھی کو مٹھی میں پکڑ مازاد کو
چراغ کی لو پر رکھ دیا۔ (اجتہاد)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی
خاص تعلق نہیں۔

مازاغ :- اشارہ ہے طرف قرآن شریف
کی آیت مازاغ البصر و ماطغیٰ کے یعنی آنحضرت
نے معراج کے مقام میں کسی طرف آنکھ نہیں
پھیری اور نہ حکم الٰہی سے نافرمانی کی۔ عربی
میں ما۔ نافیہ اور زاغ ماضی کا صیغہ تھا
زیغ سے اردو میں زاغ کا حرف آخر میں
ساکن ہو گیا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو لغت سے اس کا کوئی تعلق
نہیں۔

مازِ لطف تو گر نشیتم غضب را چہ علاج :
ہم تمہاری مہربانی سے باز آئے مگر غصے
کا کیا علاج۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول
دیتا ہے۔

مازو :- ماجو۔ مائیں۔ فارسی اسم مذکر۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مشہور فارسی لفظ ہے اسے عربی
میں عفص اور عفص البلوط کہتے ہیں۔ بلوط کے درخت
پر ایک کیڑا اپنا گھر بناتا ہے۔ یہی گھر مازو کہلاتا
ہے مازو کو ہندی میں ماجو پھل کہتے ہیں یہ اطباء
کی اصطلاح ہے۔

**مازِ یاراں چشم یاری داشتیم
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم**

ہم دوستوں سے دوستی کی امید رکھتے تھے
مگر ہم جو سمجھے تھے وہ بالکل غلط تھا۔
(فرہنگ اقبال)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول
دیتا ہے۔

ماس :- ماہ، مہینہ، شہر، چاند۔ سنسکرت مذکر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے

ماس :- گوشت، لحم، شکار، سالن
قلیہ جیسے ماس بنا سب گھاس رسوئی۔ ہندی
مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر
نہیں ہے صرف اس مثل کی صورت سے

بہت، کمی کے ساتھ بول دیتے ہیں "جیسے ماس کس کو ملا ہے"
کیا اس سے فیض ہو کہ نہیں آپ جس کے پاس دنیا میں چیل سے بھی ملا ہے کسی کو ماس
نذیر احمد خاں۔

ماسبق :۔ (بفتح سوم و چہارم) گذشتہ جو پہلے گذر چکا ہو۔ اول الذکر، مابعد کا عکس عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ تراپی یادگار رمضان ماسبق
دے رہا ہے ہمکو استقلال کا اک سبق صفی لکھنوی

قول فیصل۔ اسی جگہ ماسلف بھی زبانوں پر ہے۔

ماس بناسب گھاس رسوئی :۔ بغیر گوشت کے کوئی کھانا بھی اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)
(محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ماست :۔ (بسکون سوم و چہارم) دودھ دہی، فارسی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

اس کی باتیں سن کے ہم چپ ہو رہے
کون اپنے ماست کو کھٹا کہے صفدر (از فران السوئم)

ماسٹر :۔ (MASTER) (بسکون سوم و فتح چہارم) استاد، معلم، تعلیم دینے والا۔ مالک، سردار، انگریزی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں کسی فن میں ماہر اور تعلیم دینے والے کے معنی میں مستعمل ہے مالک اور سردار کے معنی میں کوئی نہیں بولتا۔ یوں تو ہر فن کے ماہر کو ماسٹر کہہ سکتے ہیں لیکن درزی کے معنوں میں ٹیلر ماسٹر یا ماسٹر زبانوں پر زیادہ ہے

ماسٹر پیس :۔ (MASTER PIECE) سب سے بڑا، شاہکار، کارنامہ، انگریزی صفت، رائج۔

قول فیصل۔ انگریزی داں طبقہ بولتا ہے۔

ماس سب کوئی کھاتا ہے۔ ہڈی گلے میں کوئی نہیں باندھتا :۔ اچھی چیز یعنی لائق آدمی سے سب کو محبت ہوتی ہے نالائق اور نکمے کو کوئی نہیں پوچھتا اچھے کے سب لاگو ہیں برے کا کوئی خواہاں نہیں۔ ہندی کہاوت (فرہنگ آصفیہ)

ماس سب کھاتے ہیں ہاڑ گلے میں کوئی نہیں باندھتا :۔ لائق آدمی کو ہر کوئی چاہتا ہے۔ نالائق کو کوئی نہیں پوچھتا۔
(محاورات ہندوستان و گنجینہ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ مذکورہ دونوں صورتوں سے کسی صورت سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ماسکہ :۔ وہ قوت جو غذا کو معدے میں ہضم کے واسطے روکتی ہے۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ع قوت ماسکہ مسک کی قوی ہے گم ہو۔ ذوق

ماسلف :۔ گذرا ہوا، گذشتہ، بیتا ہوا، مابعد کی ضد۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

مالک پر نظر کی اور سب کو صف جھف دیکھا
تجربے جال انبیائے ماسلف دیکھا
محشر لکھنوی

قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ "اس کی جگہ سلف کہنا چاہیئے جیسے شاہان ماسلف کے مرقع دیکھے یہاں (ما) بے معنی ہے اس جگہ شاہان سلف ہی کہنا صحیح ہوگا۔"

ماس نوچنا :۔ گوشت اتارنا، بوٹیاں کاٹنا، کسی کو دق کر کے اس سے اپنے صرف کے لئے لینا، کھانے کو نگنا۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے اس جگہ لکھنؤ کی عورتیں بوٹیاں نوچنا بولتی ہیں۔

ماسوا :۔ بجز، اس کے علاوہ، اس کے سوا۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ سوا کی جگہ ماسوا کہنا یا لکھنا درست نہیں۔

ماسوا :۔ موجودات، مخلوقات، ذات باری کے علاوہ سب کچھ۔ عربی، فصیح، رائج۔

ہوس مٹ جائے دل سے ماسوا کی
رہے باقی ہوا تیری لقا کی (از نیاز اردو)

قول فیصل۔ ترکیب کے ساتھ بھی کہا گیا ہے

نگاہ اٹھتی ہے احساس ماسوا کے لئے
کہاں ہے دل اسے روکے ذرا خدا کے لئے اکبر الہ آبادی

اسی جگہ عوام ماسوائے بھی بولی دیتے ہیں جو سراسر غلط ہے۔

ماسوا اللہ :۔ کل مخلوقات، وہ جو خدا کے علاوہ ہے، خدا کے علاوہ ہر شے عربی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ماسوا اللہ کی الفت سے خبط
ہے یہ مضمون سراسر بے ربط مرزا رسوا

ماسی :۔ خالہ، اردو ہندی مذکر۔ اہل ہنود کی زبان (فیروز اللغات اردو جدید)

قول فیصل۔ گنواروں کو موسی بولتے سنا ہے۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

ماش :- اردو۔ ایک مشہور غلہ جس کی دال کھائی جاتی ہے۔ اردو۔ مذکر۔ رائج۔

جس گھڑی یال وہ گھر سے آئی تھی
ماش کچھ اپنے ساتھ لائی تھی
(گلشن عشق)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر ماش کی دال ہے۔ یہ غلہ نہایت لیسدار اور مزے کا بڑا ہوتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک سیاہ اور ایک سبز۔ فارسی میں اس کو بنو ماش یا بنو سیاہ کہتے ہیں۔ کتب لغات کے بعض قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ فارسی کلمہ ہے ممکن ہے توافق لسانین ہو مگر غالباً ہندی ہے۔ کیونکہ بعض جگہ ماش ہندی کی ترکیب سے لکھا ہوا ملتا ہے۔ سیاہ ماش کو اردو میں کالا ماش کہتے ہیں مگر لفظ بے جمع کا ماش زبانوں پر زیادہ ہے

سر شام آپ کے چوراہے میں جاتے ہیں جگنو سے
تصدق کے عوض کالے ماش اے سرو نکلتے ہیں شعور

جادوگر، عامل وغیرہ اس کے دانوں پر جادو کا منتر یا عامل دعا پڑھتے ہیں اور جس پر اثر ڈالنا ہوتا ہے اس پر وہ پڑھے ہوئے ماش مارتے ہیں۔

پھنسا جو مولوی کیا پڑھ کے جادو ماش مارا ہے
پری خانم نے پکے جن کو شیشے میں اتارا ہے
جان صاحب

چوراہوں پر صدقے وغیرہ کے لئے بھی تیل ماش رکھے جاتے ہیں۔

ماشاء اللہ :- (جو اللہ نے چاہا) تحسین و آفرین کا کلمہ۔ مرحبا، آفرین، واہ واہ خدا چشم بد سے محفوظ رکھے۔ شاباش۔ چشم بد دور۔ عربی فقرہ، فصیح، رائج۔

واہ امیر ایسا ہو کہنا شعر ہیں یا معشوق کا گہنا ہے
صاف ہے بندش مضمون روشن ماشاء اللہ ماشاء اللہ
امیر مینائی

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی کی وضاحت یوں کی ہے، جو خدا چاہے۔ اگر خدا نے چاہا۔ خدا کرے، رام کرے۔ خدا کی مرضی سے خدا کے چاہنے سے۔ جب کسی اپنے عزیز یا حبیب کی تعریف کرتے ہیں تو دفعیہ چشم بد کے واسطے تعریف سے پیشتر یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں جس سے چشم بد دور حفظ نظر مراد ہوتی ہے۔ جیسے ماشاء اللہ وہ سب سے خوبصورت اور خوب سیرت ہے۔ یا اب تو ماشاء اللہ تم بھی جوان ہو گئے۔

آ گئے آفت قیامت ہو گئے ڈھنگ ایسے ہی ہیں آپ کے گر
ماشاء اللہ آپ ابھی سے اتنی شرارت رکھتے ہیں
نصیر الدین قناعت

صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس بات کی وضاحت نہیں فرمائی کہ یہ فقرہ بطور دعا اپنے کسی ایسے عزیز یا محبوب ترین ہستی کے متعلق کہتے ہیں جو یہ فقرہ استعمال کرنے والے سے عمر میں چھوٹا ہو — برابر والے یا بزرگ کے لئے سبحان اللہ یا جزاک اللہ کہتے ہیں۔

عورتوں کی زبان پر "ماشے اللہ" ہے اور کبھی کبھی "سے" کے اضافے کے ساتھ "ماشے اللہ سے" بھی بول دیتی ہیں جیسے "ماشے اللہ سے ان کے چار لڑکے ہیں اور چاروں کاروبار سے لگے ہوئے ہیں۔

ماشاء اللہ :- (تعریف کے محل پر) سبحان اللہ کیا کہنا کی جگہ۔ عربی فقرہ۔ فصیح، رائج۔

اس پری چہرہ خوش انداز کا وہ حسن و جمال
حور بھی جس کو کہے دیکھ کے ماشاء اللہ
داغ

شاہ ہر ضرب پہ فرماتے تھے ماشاء اللہ
انیس

قول فیصل۔ طنزاً بھی مستعمل ہے۔

خوب انصاف کیا آپ نے ماشاء اللہ
آنکھ سے آنکھ لڑی چھین لیا دل میرا
جلیل

کسی خوبصورت چیز کو دیکھ کر بھی کہتے ہیں تاکہ نظر بد نہ لگے۔

ماشاء اللہ چشم بد دور
کیا خوب جوان مہ لقا ہو
صبا

ماشرا :- دموی اور صفراوی ورم جو سر اور چہرے پر لاحق ہو جاتا ہے۔ سریانی زبان کا لفظ مذکر، اطبا کی اصطلاح۔

ماش کا آٹا ہوا جانا :- غرور کرنا، اینٹھنا، اکڑنا۔ اردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔
محل صرفہ۔ تم ماش کا آٹا ہوئے جاتے ہو۔
(فسانہ آزاد)

ماش کا پُتلا :- (کنایۃً) گورا چٹا۔ خوبصورت۔ صفت۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے مؤلف نور اللغات کے ان معنی پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے۔

اس کی صحت بہت مشتبہ ہے جو شخص بہت اکڑتا اور غرور کرتا ہے اس کے متعلق کہتے ہیں کہ ماش کے آٹے کا بنا ہے کیونکہ گندھا ماش کا آٹا بھی اینٹھتا بہت ہے پھر ماش کے آٹے کا پتلا بنا کر اور صدقے اتار کر چوراہے پر رکھ دیتے ہیں جیسا کہ خود نور اللغات میں دوسری جگہ درج ہے۔ گورے چٹے شخص کو ماش کا پتلا کہنا صحیح نہیں۔ کوئی سند بھی پیش نہیں کی گئی۔ تصدق کے لئے ماش کے آٹے کا پتلا بنانا رند کے اس شعر سے بھی پایا جاتا ہے۔

اس مسیحا پہ تصدق جو کیا پڑ گئی جان، ماش کے پتلے کو میں خاک کا پتلا سمجھا
رند

لکھنؤ کی عورتیں گورے چٹے کے معنی ہو۔ بدے کی نوئی بولتی ہیں۔" مؤلف تائید کرتا ہے۔

ماش کا پتلا:۔ ماش کے آٹے کو گوندھ کر بناتی ہیں اور چوراہے پر رکھواتی ہیں۔ اردو صفت مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

صحت ہوئی ان کو جو اترنے نہیں صدقے
چوراہے پہ اب ماش کا پتلا نہیں جاتا (رند)

ماش مارنا:۔ اردوں پر منتر پڑھ کے جادو کرنے کے واسطے کسی آدمی یا کسی چیز پر پھینکنا۔ جادو کرنا سحر کرنا۔ اردو صرف، رائج۔

مل گئی گر کوئی بنگالے کی اوباش ہتیں
بھیڑ بن جاؤ گے مارے گی جو وہ ماش ہتیں (جان صاحب)

ماشہ:۔ ایک تولے کا بارہواں حصہ، آٹھ رتی کا وزن۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

رکھتا تھا کس غضب کی حرارت یہ خونِ دل
تولا جو اس کو ماشہ دو ماشہ بھی تولہ تھا (منیر)

ماشہ:۔ چھوٹی کیل، کوکہ، تار کی بندش چنانچہ چینی یا شیشے کا برتن ٹوٹ جانے پر ماشے لگواتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ماشہ بھر:۔ ایک ماشہ کی مقدار، پورا آٹھ رتی۔ اردو صفت، رائج۔

قول فیصل۔ ذرا سا، تھوڑا سا کے معنوں میں ماشہ بھر اور رتی بھر بھی زبانوں پر ہے۔

ماشہ بھر کی:۔ بالکل ذرا سی، کم وزن کی۔ اردو صفت، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ بیسواؤں کی طرح پٹیاں جمائے عطر عروس لگائے، نگے دار ماشہ بھر کی ننھی سی ٹوپی الپین سے اٹکائے..... پھونک پھونک کر قدم دھرتے چلے آتے تھے۔ (فسانہ آزاد)

ماشہ تولہ ہونا:۔ ایک حالت پہ قیام نہ رہنا متلون مزاج ہونا۔ حالت بدلتی رہنا، بہت نازک ہونا، مزاج کے لئے مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں "گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ" بولتی ہیں۔ آدمی کے لئے نہیں بلکہ اس کے مزاج کے لئے بولتی ہیں جیسے ان کے مزاج کا کوئی ٹھکانا ہی نہیں گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ"

صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی "ماشہ تولہ ہونا" لغت قائم کیا ہے مگر مثال میں جو شعر لکھا ہے اس میں گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ نظم ہوا ہے

مزاج کیا ہے کہ اک تماشا
گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ (فرہنگ آصفیہ)

جان صاحب نے ضرورت شعری کے ماتحت "ماشہ گھڑی میں تولہ ہے"..... نظم کیا ہے جو عام بول چال کے مطابق نہیں ہے۔

دولت نثار نے اشرفی خانم سے سچ کہا
ماشہ گھڑی میں تولہ ہو زردار کا مزاج (جان صاحب)

اسی جگہ صرف تولہ ماشہ بھی بول دیتے ہیں۔

ماشی:۔ ایک رنگ کا نام جو ماش سے مشابہ ہوتا ہے سبز کاہی سیاہی مائل سبز۔ اردو مذکر۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تمہاری لنگی میں یہ ماشی رنگ کی دھاریاں بڑی خوبصورت معلوم ہو رہی ہیں۔

ماشی:۔ ماش کے رنگ کا۔ اردو صفت۔ رائج۔

خال عارض نہیں ماشی ہیں یہ جادو کے نشاں
پڑھ کے مارے ہیں مگر عاملوں نے ماش کہیں (اشک)

ماشی کبوترا:۔ ایک قسم کا کبوتر۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے یہ کبوتر بازوں کی اصطلاح ہے یعنی وہ ماشی رنگ کا کبوتر جس کے پوٹے پر سفید پر ہوں۔

ماصدق:۔ (بفتح سوم چہارم) (اصل میں ماصدق علیہ تھا فارسیوں نے بمعنی مضمون و معنی استعمال کیا) وہ چیز جو صادق ہو۔ عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ماصدق:۔ مضمون و معنی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصلہ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

ماضی:۔ وہ زمانہ جو گزر چکا ہو۔ وہ فعلی صورت جو گزرے ہوئے زمانے سے تعلق رکھتی ہو۔ عربی مذکر۔ اصطلاح صرف و نحو۔

دھیان ماضی کا نہیں گزری سو گزری اے اسیر
حال ابتر ہے ہمارا فکر استقبال میں (اسیر)

قول فیصل۔ علم صرف کی کتابوں کے موافق ذیل کی تفصیل کے ساتھ چھ قسمیں ماضی کی ہیں۔ مگر فارسیوں نے ایک ماضی کا اور اضافہ کیا ہے جسے ماضی معطوفہ کہتے ہیں۔

ماضی احتمالی یا شکیہ:۔ وہ ماضی جس سے زمانہ گزشتہ میں کسی فعل کے صادر ہونے کا احتمال پایا جائے۔ جیسے گیا ہوگا۔

ماضی استمراری یا ناتمام:۔ وہ ماضی جس سے زمانہ گزشتہ میں فعل کا تواتر مفہوم ہو جیسے وہ آتا تھا وہ جاتا تھا۔

ماضی بعید:۔ وہ ماضی جس سے زیادہ

گزرا ہوا زمانہ سمجھا جائے۔ جیسے گیا تھا۔

(۴) ماضی تمنائی یا شرطی:۔ وہ ماضی جس کے پہلے تمنا یا شرط کا کلمہ ہو جیسے کاش آتا یا اگر آتا۔

(۵) ماضی قریب:۔ وہ ماضی جس سے قریب کا گزرا ہوا زمانہ سمجھا جائے۔ جیسے کہا ہے۔

(۶) ماضی مطلق:۔ وہ ماضی جس سے مطلق گزرا ہوا زمانہ کسی قید کے بغیر سمجھا جائے جیسے آیا۔ گیا

(۷) ماضی معطوفہ:۔ وہ ماضی جو ماضی مطلق سے مل کر حرف عاطفہ کے ساتھ بنائی جائے جیسے آمد و رفت نشست و برخاست وغیرہ

ماضیہ:۔ بیتا ہوا، گذشتہ، پیشتر کا، سابق اگلا، اب سے پہلے کا۔ عربی، صفت، مونث قلیل الاستعمال۔

حضور بادشہ میں اس کو لایا
وہ حال ماضیہ اس کو سنایا　　لاعلم

قول فیصل۔ اسی جگہ زمانۂ ماضیہ بھی بولتے ہیں

ما علینا الا البلاغ:۔ ہم پر کچھ فرض نہیں ہے مگر بات کا پہنچا دینا۔ یعنی ہمارا فرض صرف کہہ دینا ہے۔ ماننے نہ ماننے کا آپ کو اختیار ہے۔　(فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ یہ عربی جملہ تعلیم یافتہ طبقہ ہی بولتا ہے۔ اسی جگہ و ما علینا الا البلاغ بھی بول دیتے ہیں۔

مانع:۔ ایک قسم کا کبوتر۔ فارسی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مافات:۔ جو فوت ہوا، جو گزر گیا، ماضی، عربی، مذکر قلیل الاستعمال۔

رباعی　کچھ فکر مآلِ کار ہیہات نہیں
اندیشۂ مابقی و مافات نہیں
کیا صبح دمساز لبیت کٹی جاتی ہے
متفرا ض حیثا ہی یہ دن رات نہیں　　بحر

مافقیر نی پوت نفخ خال:۔ کم قدر مجہول لگ مغرور آدمی کی نسبت بولتے ہیں۔ اردو کہاوت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے یوں بھی لکھنؤ میں ماں بغیر نون نہیں بولتے۔

مافوق:۔ (بفتح سوم) جو فوقیت رکھتا ہو جو اوپر ہو، اعلیٰ ممتاز، اونچا، بلند، برتر، فائق۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع　وہ اک مافوق فطرت فہم انسانی میں کیا آئے　مختر لکھنؤ

مافی الضمیر:۔ جو کچھ دل میں ہو، منشا، ارادہ دلی بات، دل کی بات، نیت، مدعا، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

واعظا یہ وعظ آپکا کیا ہو اثر پذیر　(منشا)
واقف ہوں میں جناب کے مافی الضمیر سے　عزیز

ملتا ہے یہ طلب کہ جو سائل کی ہو ہوس　(نیشد)
حقا کہ آپ عالم مافی الضمیر ہیں　رند

محل صرف۔ میں ہاتھ جوڑتا ہوں۔ بات نہ ٹالو واسطے خدا کے ایسی گفتگو کرو کہ تمہیں　(دہ رعنا)
اپنا مافی الضمیر کہنے کی جرأت ہو۔　(فسانہ آزاد)

مافیہا:۔ جو کچھ اس دنیا میں ہو۔ عربی مذکر

سحر نظارہ ہوا اس صنم رعنا کا
ہوش دنیا کا رہا مجھکو نہ مافیہا کا　ناظم
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ مافیہا نہیں بلکہ ناظم نے دنیا مافیہا کہا ہے لیکن تعلیم یافتہ طبقہ دنیا و مافیہا فارسی ترکیب سے اور دنیا و ما فیہا عربی ترکیب سے بولتا ہے ما موصولہ ہے فی حرف جار ہے۔ ہا ضمیر مونث ہے جو دنیا کی طرف راجع ہو رہی ہے خود صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی مافیہا کے ذیل میں دنیا و مافیہا کی مثال دی ہے جیسے دنیا و مافیہا سے کچھ تعلق نہیں۔

ماقبل:۔ پہلے کا جو پہلے ہو، مابعد کا عکس۔ پہلے عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مقدمہ دائر کرنے کے ماقبل تم بھی وکلا سے مشورہ کر لینا چاہیئے تھا۔ اس کے بعد تم کو عدالت چارہ جوئی کرنا چاہیئے تھی۔

قول فیصل۔ اسی جگہ صرف قبل بھی بول دیتے ہیں ماقبل و مابعد لا کے بھی بول دیتے ہیں۔ جیسے اپنے مضمون کے ہر جملے کو دیکھو کہ اپنے ماقبل اور مابعد سے مربوط ہے کہ نہیں۔

ماقبل الذکر:۔ جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہو۔ مذکورۂ بالا۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ خالص عربی دان طبقہ "اضمار قبل الذکر" کی ترکیب سے بھی بولتا ہے۔

ماقلَّ و دَلَّ:۔ عربی میں دونوں لام مشدد اور مفتوح تھے اردو میں آخر کا لام ساکن ہو گیا ہے) تھوڑا کلام جس کے معنی بہت سے ہوں۔

تیری صورت سے کھلے معنیٔ ماقل و دل
انبیا شرح مفصل ہیں تو متن مجمل　محسن
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کے معنی ہوئے کہ جو کچھ کہا وہ کم ہے لیکن اس میں معنی و دلائل اور ثبوت بہت ہیں جیسا کہ شعر سے واضح ہے کہ ذات جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھ کے یہ ثابت ہو گیا کہ وہ تمام انبیا کے کمالات کا خلاصہ ہیں۔

ماقوقی:۔ ایک قسم کا حلوہ۔ فارسی مذکر قلیل الاستعمال۔

ماکا پیٹ کمہار کا آوا کوئی کالا کوئی گورا :۔ یعنی جس طرح کمہار کے آوے میں سب برتن سرخ نہیں نکلتے اسی طرح ماں کے پیٹ سے ہر ایک گورا ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ہندی۔ کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ایک تو اہل لکھنؤ بولتے نہیں اگر بولتے بھی تو ماں (نون غنہ) کے ساتھ۔

ماکا دودھ :۔ (۱) شیر مادر۔ (۲) ہر طرح سے مفید اور مزاج کے موافق۔ نہایت مفید۔ (۳) حلال۔ مباح۔ جائز۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بغیر نون غنہ نہیں بولتے۔ بلکہ ماں کہتے ہیں۔

معنی ۱ میں ماں کا دودھ زبانوں پر ہے یعنی شیر مادر۔

معنی ۲ میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

معنی ۳ میں اس جگہ عورتیں "شیر مادر" بولتی ہیں بلکہ "شیر مادر نوش جان" بولتی ہیں۔

ماکار خویش را بخداوند کارساز بگزاشتیم تا کرم او چہا کند :۔ ہم نے اپنا کام خدائے کارساز پر چھوڑ دیا تا کہ اس کا کرم جو چاہے کرے۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ زیادہ تر تحریراً تعلیمیافتہ طبقہ استعمال کرتا ہے۔

ماکولات :۔ (بعد ہ مع) کھانے کے لائق چیزیں۔ عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ "ماکولات و مشروبات" ایک ساتھ ملاکر بولتے ہیں تنہا "ماکولات" زبانوں پر نہیں ہے اور یہ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ہے۔

ماکولات و مشروبات :۔ کھانے پینے کی چیزیں۔ عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے مشروبات (بغیر واؤ) لکھا ہے جو ممکن ہے کتابت کی غلطی ہو۔ دراصل ہے "مشروبات" (مع واؤ) بول چال میں بھی "ماکولات و مشروبات" ہی ہے اور یہ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ہے۔

ماکول اللحم :۔ (بواؤ معروف ضم لام و تشدید مفتوح و سکون ہشتم) وہ جانور جس کا گوشت کھانا شرعاً جائز و مباح ہو۔ عربی ترکیب۔ صفت۔ فقہاء کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ گائے، بھینس، بھیڑ، بکری، دنبہ وغیرہ ماکول اللحم ہیں۔ کتا۔ سور۔ بلی۔ بھیڑیا۔ شیر وغیرہ غیر ماکول اللحم کہلاتے ہیں۔

ماکو نہ باپ کو جو بھئے سو آپ کو :۔ ہر شخص اپنے اعمال کا جوابدہ اور کرنی کا بھوگی۔ ہندی کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ماکھو :۔ افواہ۔ چرچا۔ شہرت۔ مذکور۔ لوگوں کے منہ میں کسی بات کا پڑ جانا۔ ہندی۔ اسم مونث۔ دوڑنا کے ساتھ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ماکیاں :۔ بمعنی خروس مادہ اور نر دونوں کیلئے مستعمل ہے، مرغی۔ یہ لفظ جمع نہیں ہے مفرد ہے۔ فارسی۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ لفظ فارسی زبان تک محدود ہے۔ اردو میں کوئی نہیں بولتا۔ اردو میں اس کا ہم معنی لفظ مرغی مستعمل ہے۔

ماکے پیٹ سے کوئی نہیں آتا :۔ سیکھا سکھایا کوئی نہیں پیدا ہوتا۔ (کم شوق کی توجہ اور ترغیب کے واسطے کہتے ہیں) ہندی کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ ماں (نون غنہ) کے ساتھ بولدیتے ہیں۔

ماگھ :۔ (بگون حرف سوم) ہندی کے گیارہویں مہینے کا نام ۱۵ جنوری سے ۱۵ فروری تک کا عرصہ۔ پوس کے بعد اور پھاگن سے پہلے کا مہینہ ہندی مذکر۔ اہل ہنود کی زبان۔

قول فیصل۔ کبھی کبھی اردو والے طبقہ بھی بولدیتا ہے۔

ماگھ پوس کی ڈری اور کنوار کا گھام ان سے کو جھیل گیا تو پار آیا ہم :۔ جاڑے کی سردی برسات سب جھیلنا پڑتا ہے۔ عام بازاری زبان۔

قول فیصل۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

ماگھ کا جاڑا جیٹھ کی دھوپ :۔ دونوں سخت اور تکلیف دہ (محاورات ہنود)

قول فیصل۔ کمی کے ساتھ عوام بولتے ہیں۔

ماگھ ننگی بیساکھ بھوکی :۔ سدا مفلس، ہمیشہ محتاج ہندی کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب گنجینۂ اقوال و امثال نے "ماگھ ننگی بیساکھ بھوکی" لکھا ہے اور مفہوم قریب قریب یہی ہے جو صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے۔ صاحب محاورات ہندوستان نے بھی "ماگھ ننگی بیساکھ بھوکی" لکھا ہے۔ موجودہ دور میں کسی صورت سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مال :۔ وہ ڈور جو چرخے میں ہلانے کو متحرک کرتی ہے۔ ہندی مونث۔

تار نفس ہے سینے میں گردش کے واسطے
ڈورا کمر میں چرخ کی ڈالا ہے مال کا — مرزا صابر

ع۔ بسیرہ نہ ہو جو پاس تو چرخے کی مال ہو۔ نیلکر

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مال :- وہ چیز جو کسی کی ملک ہو ، مقبوضہ چیزیں ، ملکیت ، دھن دولت ، روپیہ ، پیسہ ، نقدی عربی ، مذکر فصیح ، رائج ۔

افسوس ہے انسان نہ ہو علم کا جو یا
وہ مال ہے یہ صرف سے جو کم نہیں ہوتا　　آتش

قول فیصل ۔ اس کی جمع اموال ہے ۔

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ :۔

کہتے ہیں کہ چونکہ طبع انسانی اس کی طرف مائل ہوتی ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا مگر اصل بات یہ ہے کہ عربی زبان میں مال بمعنی شتر ہے کیونکہ جس طرح ہندوستان میں گائے بھینس ڈھور کے لفظ سے تعبیر کئے جاتے ہیں اسی طرح وہاں بھی چوپائے دولت سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ زمین کی پیداوار کم اور یہی ان کی دولت تھی ۔

ایک سے ایک حسینوں میں ہے اچھا لیکن
بیٹھے چڑھ جائے جو اپنے وہی مال اچھا ہے　　اکبر

مال :۲ دولت ، اسباب ، جائداد ، متاع اثاثہ ، سامان ۔ عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

رہا نہ مال نہ تھا کوئی آشنا باقی
بس ایک تختہ کشتی تو رہ گیا باقی　　عشق

مال :۳ جنس ، چیز ، اشیا ، رقم ۔ عربی مذکر فصیح ، رائج ۔

کوئی ہستی سے نہ لے جنس جزا عمال کو
کہ یہی مال سوئے ملک عدم چڑھتا ہے　　ظفر

مال :۴ مالگزاری ، لگان ، خراج ، محصول وہ محصول جو سرکار زمینداروں پر لگائے اردو ۔　　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اس جگہ مالگزاری ہی زبانوں پر ہے ۔

مال :۵ مالیدن مصدر سے امر کا صیغہ جو مرکبات میں آتا ہے مالش ، رگڑ ، جیسے رومال سے منھ پوچھا جائے دستمال جس سے ہاتھ پوچھیں فارسی ۔　　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے ۔ رومال ، دستمال گوشمال وغیرہ کی ترکیبوں ہی سے زبانوں پر ہے ۔

مال :۶ (قانون) پیداوار ، آمدنی ، زراعت جیسے صیغہ مال یعنی صیغہ زراعت یا پیداوار یا آمد ۔　　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ قانونی اصطلاح ہے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

مال :۷ ڈاک کی تھیلی ، ڈاک کا بیگ ۔　　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مال :۸ خوبصورت اور نوعمر لڑکی ، رقم قابل قدر عورت حسین آدمی ، خوبصورت آدمی

عرصۂ حشر میں سب ہو گئے خواہاں اس کے
لوگ کہتے ہیں اشاروں سے یہ مال اچھا ہے　　داغ

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ باعتبار لکھنؤ بازاری زبان ہے ۔

مال :۹ حقیقت ، اصل ، کائنات ، وجود ، ہستی اردو صفت ، مذکر قریب بہ متروک

یاوری طالع کریں تو کیمیا کیا مال ہے
سنگریزہ ہاتھ میں ہوگا تو زر ہو جائے گا　　رند

لب تیرے سے زیادہ یاقوت لال کیا ہے
دانتوں کے آگے تیرے الماس مال کیا ہے　　ظفر

مال :۱۰ باوقعت چیز ، نادر شے ، بیش قیمت شے ، قیمتی چیز ۔ اردو صرف قلیل الاستعمال ۔

جان صدقے کرو دل کیا مال ہے مال
کاٹ دو دل سر کو جو فرمایئے آپ　　رند

مال :۱۱ نفیس اور خوش مزہ کھانا ، قیمتی طعام عمدہ کھانا ، امیرانہ کھانا حلوہ ، پوری ، ملائی وغیرہ جیسے ۔ سسرال میں جا کر تو خوب مال اڑاتے ہوگے ۔　　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ عوام کی زبان ہے ۔

مال :۱۲ نیل کی تیار ٹکیاں جو فروخت کی جاتی ہیں ۔ وہ دانہ دار نیل کی گاد جو نیل کے ماٹ میں گرمی پہنچانے اور پانی خشک کرنے کے بعد باقی رہ جاتی ہے ۔　　(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مالا :- (دہلی میں مونث ، لکھنؤ میں مذکر) ہار گجرا ، پھولوں ، سونے یا موتیوں کا بنا ہوا ہار

سلسلہ اشک کا توڑے تو مرا دیدۂ تر
موتیوں کی نہ کرو تم ابھی مالا ٹھنڈی　　اسیر

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ مؤلف نور اللغات نے مالا کو لکھنؤ میں مذکر لکھا ہے مگر لطف یہ ہے کہ مثال میں اسیر لکھنوی کا جو شعر دیا ہے اس میں تانیث کے ساتھ "مالا ٹھنڈی" لکھا ہے جب کہ دیوان اسیر الموسوم ریاض مصنف میں ایک پوری غزل ہی ایسی ہے جس کی ردیف ٹھنڈا (مذکر) ہے اس غزل کا مطلع ہے ۔

کب ہوا خنجر قاتل سے کلیجا ٹھنڈا
نہ ملا پیاس میں پانی ہمیں ٹھنڈا ٹھنڈا

اسی غزل میں مولف نور اللغات کا تحریر کردہ

شعر یوں لکھا ہے ؎

سلسلۂ اشک کا توڑے تو مرا دیدۂ تر
موتیوں کا نہ کرو تم ابھی مالا ٹھنڈا

یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ مولف مذکور نے اسیر کے شعر میں یہ تحریف کیوں کی؟

صاحب فرہنگ آصفیہ نے مالا کے متعلق لکھا ہے کہ دہلی میں مونث ہی ہے مگر مثال میں جو شعر پیش کیا ہے اس میں تذکیر کے ساتھ نظم ہے اور شعر بھی کسی لکھنوی شاعر کا نہیں ہے بلکہ دہلوی شاعر نسیم دہلوی کا ہے جو حسرت دہلوی کے شاگرد تھے

ابر نیساں کی پڑیں بوندیں جو تیری زلف پر
موتیوں کا گردن افعی میں مالا ہوگیا — نسیم دہلوی

لکھنؤ میں عام طور سے مالا مذکر ہی مستعمل ہے۔

ہر بار شبہ ہے ترے دانتوں کے عکس پہ
مالا گلے کا لوٹ کے موتی بکھر گئے — بحر

تیرا مالا موتیوں کا قتل کرتا ہے مجھے
اے پری مالا سری کا یہ مالا ہوگیا — ناسخ

اے شہادت ہم نہیں طالب جڑاؤ ہار کا
چاہیے زیور میں مالا تیغ جوہر دار کا — امانت

مالا: ؎ ہندوؤں کی تسبیح، جپ مالا، ڈورے میں پروئے ہوئے کچھ دانے جن کو اہل ہنود لے کر اپنے معبود کا ذکر کرتے ہیں۔ کنٹھے کی طرح کی ایک شے۔ اردو، مذکر، رائج۔

جوں شمع مجھے شرم ہے زنار کی اے شیخ
مالا نہ جپوں رات کو بے اشک فشانی — سودا

مالا: ؎ دو نشان جو تیغ فولادی اور شمشیر ہندی کے دونوں طرف ہوتا ہے۔ اردو مذکر قریب بہ ترک۔

تیرا مالا موتیوں کا قتل کرتا ہے مجھے
اے پری مالا سری کا یہ مالا ہوگیا — ناسخ

مالا: ؎ ایک درخت کا نام جس کے سرخ سرخ پھول بشکل مرجان ہوتے اور ان کے ہار بنا کر پہنا کرتے ہیں۔ اور نیز ایک اور درخت کا نام جس کے پھولوں کو گل تسبیح کہتے اور اس کے سیاہ سیاہ بیجوں کی تسبیح بناتے ہیں۔ ہندو لوگ انھیں بیجوں کو مالا پھل کہتے ہیں۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مال اٹھانا: روپیہ پیسہ زر و مال صرف کرنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

رکھا نہ اپنے پاس کبھی مال و زر جلال
جو کچھ دیا خدا نے اٹھایا، دیا، لیا — جلال

قول فیصل۔ خریدا ہوا مال منگوانا یا خریدنے کی غرض سے کسی دوکان یا گودام سے مال منگوانا یا خریدنا جیسے تم نے اپنا مال آڑھتیے کے یہاں سے اٹھایا کہ نہیں۔

مال اٹھ جانا: مال چوری ہونا، مال جاتا رہنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

دل یار لے گیا نہ ہوئی آنکھ کو خبر
مال اٹھ گیا رہی نظر پاسباں بلند — اسیر

مالا جپنا: ہندو فقرا اور سادھوؤں کا کنٹھا یا تسبیح کے دانوں پر اپنے معبود کا ذکر کرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

جوں شمع مجھے شرم ہے زنار کی اے شیخ
مالا نہ جپوں رات کو بے اشک فشانی — سودا

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اسی جگہ مالا پھیرنا بھی لکھا ہے جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

مال اڑانا: فضول خرچی کرنا، روپیہ صرف کر کے عیش کرنا، روپیہ بیجا صرف کرنا، روپیہ برباد کرنا، عیاشی میں مال خرچ کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ نواب سن رسیدہ نے جنوری ۱۹۱۰ء میں اپنے والد کے متروکہ میں جتنا مال پایا ایک سال میں سب اڑا دیا۔

مال اڑانا: ؎ لذیذ اور عمدہ غذائیں کھانا تر مال کھانا۔ نفیس کھانے اور لذیذ و قیمتی چیزیں کھانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ قسمت سے جب سے راجہ صاحب محمود آباد کے یہاں نوکر ہو گئے ہیں ایک سے ایک مرغن غذائیں کھانے کو ملتی ہیں۔ صبح و شام مال اڑاتے ہیں۔

قول فیصل۔ محل ذم میں بھی مستعمل ہے جو بازاری زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

شہر کے اوباش بھی جانے لگے
ٹکھنے لگے مال اڑانے لگے — قدر

مال اڑانا: ؎ روپیہ خرد برد کرنا غبن کرنا خیانت کرنا، کسی کے مال پر ہاتھ مارنا۔

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مال اڑانا: روپیہ صرف کر کے مزے اڑانا۔ عیش منانا۔ فضول خرچی کرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

مال اڑ جانا: مال خرچ ہو جانا، دولت کا صرف میں آ جانا، روپیہ برباد اور غارت ہو جانا

یہی دولت کا مزہ ہے کہ اڑیں گلچھرے
ہاتھ آتے ہی جو اڑ جائے وہ مال اچھا ہے — داغ
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مال از بہر آسائش عمر است نہ عمر

از بہر گردن مال :۔ مال زندگی کے آرام کے لیے، زندگی مال جمع کرنے کے لئے نہیں۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ یہ مثل کمی کے ساتھ تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

مالا کلام :۔ جس میں کچھ شبہ اور اعتراض کی گنجایش نہ ہو۔ عربی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

مال المال :۔ کسی عدد کی چوتھی قوت چوتھا چڑھاؤ۔ جیسے ۲۵۶ = ۴ × ۴ × ۴ × ۴ کا مال المال ہے۔ علم حساب کی اصطلاح (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مالا مال :۔ زرخیز، پیداوار کے قابل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مالا مال (۲) بھرا ہوا، لبریز، لبالب، ملبّب، مملو۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال

دولت ساقی سے مالا مال ہے پیمانہ آج
بادشاہ وقت ہے اپنا دل دیوانہ آج　　آتش

ساغر دل خوں سے مالا مال رہتا ہے مرا
اہل دل گر مست رہتے ہیں تو پیتے جام سے　　سودا دہلوی

قول فیصل۔ اس کو ان معنی میں اردو میں بھی کہا جا سکتا ہے۔

مالا مال (۳) خوشحال، دولت مند، دولت سے پر، کثیر دولت کے مالک۔ اردو صفت فصیح، رائج

دیکھیے جس بے ہنر کو آج مالا مال ہے
تھا غلط مشہور دولت بے ہنر ملتی نہیں　　رند

قول فیصل۔ کر دینا، ہو جانا، اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے تیری عنایت سے آج مالا مال ہو جاؤں گا سب رنج و ملال بھول جاؤں گا (طلسم ہوش ربا)

ہائے اگر ہیں اس وقت پیک فرخندہ فال ہوتا تو دونوں عاشق و معشوق کا دامن گوہر مقصود سے مالا مال ہوتا۔ (فسانہ آزاد)

مال اموات :۔ وہ اثاثہ اور نقدی وغیرہ جو کوئی شخص متوفی اپنے پیچھے چھوڑ جائے۔ مردوں کا مال۔ لاوارثی مال۔ فارسی ترکیب مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عوام مردے کا مال بھی بولتے ہیں جس کے معنی مفت کی چیز کے ہیں جیسے کیا تم نے مردے کا مال سمجھا ہے جو اٹھائے لے جاتے ہو۔

مالا یطاق :۔ (بضم حرف پنجم) طاقت سے بڑھ کر جو کسی کی قدرت میں نہ ہو۔ کسی کی طاقت سے باہر کی چیز یا کام جو برداشت کے قابل نہ ہو۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

عشق نے تکلیف کی مالا یطاق
بار امانت کا گراں ہیں ناتواں　　میر

ع　سو بھی نئی مشقت مالا یطاق میں　　دبیر

قول فیصل۔ زیادہ تر تکلیف کے ساتھ ہی اس کا صرف ہے یعنی "تکلیف مالا یطاق" جیسے مذہب اسلام کے علاوہ دوسرا کوئی مذہب تکلیف مالا یطاق سے خالی نہیں دکھائی دیتا۔

مالا ینحل :۔ جو حل نہ ہو سکے۔ ادق مسئلہ جو ناقابل حل ہو۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ لفظ مسئلہ یا عقدہ کے ساتھ لاینحل بھی بول دیتے ہیں۔ اسی جگہ کمی کے ساتھ صرف لاحل بھی بول دیتے ہیں۔

مال بچا بیٹھنا :۔ غبن کرنا، خیانت کرنا۔

تم بچا بیٹھے ہو پرایا مال
دل کی نالش کریں گے حاکم سے　　داغ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ :۔ "لکھنؤ میں کہتے ہیں مال دبا بیٹھنا، ہضم کر جانا، اپنا مؤلف تائید کرتا ہے۔"

مال بر آمد :۔ اپنے ملک سے دوسرے ملک میں لے جا کر فروخت کرنے کی جنس، تجارتی مال و سامان سوداگری اسباب۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تجارتی کمی کے ساتھ بول دیتے ہیں اسی کا عکس مال درآمد بھی بولتے ہیں۔

مال پچنا :۔ کسی کی دولت کا ہضم ہونا۔ کسی کے مال کا قبضہ اور تصرف میں آجانا۔ کسی کا مال اپنا ہو جانا۔ اردو فعل لازم۔

بو اس کی غنچہ نے جو چرائی تو کھل گئی
کیونکر کسی کا مال کسی کو بھلا پچے　　معروف دہلوی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی عورتوں کی زبان ہے۔

مال پر زکوٰۃ ہے :۔ آمد پر خیرات بھی موقوف ہے۔ آمد ہی پر خرچ ہوتا ہے۔ آمدنی ہی پر خیرات منحصر ہے۔ مثل (فرہنگ آصفیہ)

آمدنی پر خرچ کا انحصار ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال و محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مال پرست :۔ بندۂ سیم و زر۔ فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے اس جگہ زر پرست زبانوں پر ہے اور زر کا بندہ بھی بول دیتے ہیں۔

کیسا رحیم اور کیسا رام
آج ہر اک زر کا بندہ ہے　　لا علم

مال پر لوٹ ہونا :۔ (بواؤ مجہول) کوئی چیز بہت پسند ہونا۔

پھیر دو دل جو نہیں دیتے ہو بوسہ یہ کیا
مال پہ لوٹ بھی ہو دام لگاتے بھی نہیں امیر مینائی

(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب اس جگہ لہلوٹ ہوئے جانا زبانوں پر زیادہ ہے جو عورتوں کی زبان ہے۔

مال پڑا پانا:۔ بے محنت و مشقت کوئی چیز ہاتھ آنا۔ جب کوئی شخص ہشاش بشاش ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ کیا کچھ مال پڑا پایا ہے جو اس قدر خوش ہو

جب ترے کانوں میں پڑتے ہیں جڑاؤ پتے
خوش یہ ہوتے ہیں کہ ہم مال پڑا پاتے ہیں رشک

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس طرح اب یہ صرف قریب بمتروک ہے۔

مال پھیرنا:۔ کوئی چیز خریدنے کے بعد واپس کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل کی قیمت جو بوسہ دیتے نہیں
پھیر دیں وہ ہمارا مال ہمیں لائق

قول فیصل۔ اسی جگہ مال واپس کرنا بھی زبانوں پر ہے۔

مال تال:۔ (لفظ دوم تابع مہمل) روپیہ پیسہ، مال و متاع، مال و منال۔ اردو مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

راہ عدم میں کوئی کسی کا نہیں معین
خالی ہیں مال تال سے ہر ہمسفر کے ساتھ برق

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

اتنے کے لئے ملال تھا بس
یہ آپ کا مال تال تھا بس عاشق

تعلیمیافتہ طبقہ اس جگہ مال و متاع بولتا ہو۔

مالتی: ۱ ایک بوٹی کا نام، ایک قسم کی بیل ہندی مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا تعلق نہیں۔

مالتی: ۲ ایک قسم کے پھول کا نام۔ چنبیلی یاسمن۔ اردو مونث، قلیل الاستعمال

مالتی کھل رہی جو بر سو ہے
کچھ عجب بھینی بھینی خوشبو ہے (فریب عشق)

مالتی: ۳ جوان عورت (۴) دریا (۵) چاندنی (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں

مالتی بسنت:۔ ایک قسم کا کشتہ جو سونے کے ورقوں اور موتیوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ اسے تپ دق یا تپ کہنہ کے واسطے بہت مفید بیان کرتے ہیں۔ سنسکرت اسم مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پہ نہیں ہے۔

مال چکھنا: کنایہ ہے کسی کا روپیہ کسی کے خرچ کر لے سے کھانے پینے میں۔

کھو بیٹھے ہیں دولت دنیا شراب میں
چکھا گئے ہیں مال ہم اس پیر زال کا مبصر

(نور اللغات و سرمایۂ زبان اردو)

"پرایا روپیہ اپنے صرف میں لانا، تر نوالے کھانا دوسرے کی بدولت مزے اڑانا

باقی ہے نہ دل کا کوئی ٹکڑا نہ جگر کا
چکھا غم دلدار نے سب مال ہمارا لاعلم

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب یہ عوام کی زبان ہے۔

مال چیرنا:۔ مال ہضم کر جانا، غبن کرنا، غصب کرنا۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ کے عوام کہتے ہیں کہ بکرا ہضم (بفتح اول و دوم) لیکن اس جگہ زیادہ تر مال ہضم کر لینا زبانوں پر ہے۔

مال حرام:۔ (باضافت) ناجائز کمائی، وہ مال جو بیجا طور سے حاصل کیا جائے، بلا محنت و مشقت حاصل کی ہوئی دولت۔ مال مفت۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے چوری کا مال بھی ایک مفہوم درج کیا ہے۔ چوری کا مال حرام کا مال ضرور ہے مگر خصوصیت کے ساتھ مال حرام نہیں کہتے۔

مال حرام بود بجائے حرام رفت:۔ جیسی بری کمائی تھی ویسی ہی بری جگہ صرف ہوئی اس محل پر بولتے ہیں جب حرام کا کمایا ہوا مال ضائع ہو جائے یا ناجائز جگہ خرچ ہو۔ فارسی مثل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ کبھی کبھی عوام بھی اس کو بول دیتے ہیں۔

مال حرام خور:۔ ۱ وہ شخص جو دوسروں کا مال غصب کرے ۲ وہ شخص جو قرض لے اور ادا نہ کرے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں یہ فقرہ سننے میں نہیں آیا۔ ۱ کو حرام خور ۲ کو نادہند کہتے ہیں۔

مؤلف تائید کرتا ہے۔

مال حصہ داری:۔ حصہ داروں کا سرمایہ ساجھے کی پونجی، ساجھے کا دھن، شراکت کا مال اردو، اسم مونث۔ قانون کی اصطلاح۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

مال خانہ:۔ وہ مکان جس میں مال و متاع رکھتے ہیں۔ فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کچہری اور پولیس کی اصطلاح ہے وہ جگہ جہاں چوری وغیرہ کا پکڑا ہوا مال سرکاری طور سے جمع ہوتا ہے اور وہ جگہ جہاں پولیس کے اسلحہ وغیرہ ہوتے ہیں۔

مال خانہ: اسم مذکر گودام، خزانہ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ زبانوں پر گودام ہی زیادہ ہے

مال خانہ: اسم مذکر جنس رکھنے کا مکان (نور اللغات)

قول فیصل۔ عوام اس کو بھی گودام کہتے ہیں۔

مال خانہ: اسم مذکر ریلوے اسٹیشن کا وہ بڑا گودام جہاں مال گاڑی سے اسباب اتار کر رکھا جاتا ہے مال گھر، مال گودام۔ فارسی مذکر۔ عوام کی زبان۔

مالدار:- دولتمند، روپئے والا، زردار، صاحب دولت، تونگر۔ فارسی صفت، فصیح، رائج

محل صرف۔ اچھے اچھے رئیس زادے فخر سے مصاحبت کرتے ہیں۔ ایک بڑے مالدار جوہری صاحب مٹکتے ہوئے آئے۔ دس روپیہ کی کارچوبی ٹوپی زیب سر۔ (فسانۂ آزاد)

مالداری:- دولتمندی، ثروت۔ فارسی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

مال دنیا:- اثاثہ، اثاث البیت، سازو سامان، روپیہ پیسہ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج

محل صرف۔ اس وقت میرے پاس مال دنیا میں سے ایک کمبل رہ گیا ہے اور آٹھ روپئے باقی سب چوری ہو گیا۔

مال دھنی:- مالک۔ اردو صرف، مذکر عوام کی زبان۔

غرض بازار سے بوسہ دل بے مال کا مول
آگے جو مال دھنی دے ہے وہی مال کا مول۔ شاد لکھنوی

مال ڈھالنا:- تنہا مستعمل نہیں، کوڑیوں کے مول مال ڈھالنا۔ سستا بیچ ڈالنے کی جگہ مستعمل ہے

دنداں جو دکھینچے وہ دل بیچ ڈالتے ہیں
لو کوڑیوں کے مولوں یہ مال ڈھالتے ہیں۔ شاد
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں کہتے ہیں مال کوڑیوں کے مول پھینک دینا" جس طرح شاد نے کہا ہے اب نہیں بولتے۔

مال کوڑیوں کے مول پھینکنا کی جگہ بیچنا بھی زبانوں پر ہے۔

مالزادہ: اسم مذکر حرام کا بچہ، حرامزادہ، پیشہ ور عورت کا بچہ، رنڈی کا جنا، حرامی۔ فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مال زادی: اسم مونث زن فاحشہ، قحبہ، کسبی رنڈی، زن بازاری۔ فارسی مونث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مالزادی نہیں یہاں کوئی
جو کرے تم سے گرمیاں کوئی (طلسم الفت)

قول فیصل۔ مالزادی اس لئے کہتے ہیں کہ چونکہ اس کی ماں نے پیشہ ور ہونے کی حیثیت سے اس کو جنا۔ اور حرام طریقہ سے عالم وجود میں آئی۔ ماں نے روپیہ لے کے زنا کرایا تھا اس لئے اسکو مالزادی کہتے ہیں۔

مال زادی: اسم مونث دلالہ، کٹنی، نائکہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ خاص طور سے ان معنوں میں نہیں بولتے اگر بولیں گے تو مراد گالی ہوگی۔

مال زادی: اسم مونث چھنال، بدکار، فاحشہ، قحبہ حرامزادی۔ ایک قسم کی سخت گالی۔ اردو مونث عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ جہاں بیٹیوں کی لالوں کی لال ہوں گی میں کیوں کسی مال زادی کو سوت بناؤں۔ (طلسم ہوشربا)

مال سائر:- (قانون) مالگزاری کے علاوہ تمام متفرق محاصل۔ جیسے چنگی، کر۔ مذکر۔ (نور اللغات و اعظم اللغات)

قول فیصل۔ یہ اصطلاحیں قدیم زمانے میں رائج تھیں اب قریب بہ متروک ہیں۔

مالسری:- ایک راگنی کا نام جو بعد دوپہر گائی جاتی ہے۔ سنسکرت، مونث (نور اللغات)

سری راگ کی پانچویں راگنی کا نام جو دوپہر کے بعد اگہن پوس مطابق نومبر دسمبر میں گائی جاتی ہے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ خاص طور سے گانے والوں کی اصطلاح ہے اور مونث ہے۔

مال سستے پر ڈھالنا:- (کنایۃً) سستا بیچنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

عطا کرو ہم کو بوسہ اب کچھ احتیاج دم نہیں ہے
جو دل کے گاہک ہو تو حسینوں یہ مال سستے پہ ڈھالتے ہیں۔ شاد

مال سمجھنا:- بادقعت سمجھنا۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

بادشاہوں کو نہیں مال سمجھتے یہ لوگ
گو نہ ہو دولت دنیا شعراء کے گھر میں۔ شعور

مالش:- (بکسر سوم) (مالیدن کا حاصل مصدر) کسی عضو پر تیل وغیرہ کا ملنا یا گردنا، کسی چیز کو

جسم پر یا جسم کے کسی عضو پر مل کر جذب کرنا یا کھپانا فارسی مونث، رائج۔

محل صرف۔ تمہاری ٹانگوں کا درد نہیں جاتا ہے نورانی تیل کی مالش تمہارے لئے بہت زیادہ مفید ہے۔

مالِش :- متلی، غثیان، جی کا متلانا۔ اردو مونث، عوام کی زبان۔

کیا پیو گے تم شراب حوض کوثر شیخ جی
جب کہ یاں کی مے کے پینے سے تمہیں ہوتی ہے مالش نجم

مالِش :- صیقل، جلا، پالش۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ پالش ہی زبانوں پر ہے۔

مالِ شراکت :- ساجھے کی پونجی، شرکت کا مال۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ شراکت صحیح نہیں نہ مال شراکت بولتے ہیں ضرورتاً اپنے اصلی معنوں میں مال شرکت بول دیتے ہیں۔

مالش کرنا :- رگڑنا، ملنا، کھپانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ کچھ عرصہ سے لکھنؤ اور دیگر شہروں میں مالش کرنے والے کافی تعداد میں ہو گئے ہیں جن کا کام ہاتھ میں تیل لگا کے سر کی مالش کرنا ہے۔

قول فیصل۔ کرنا کے ساتھ بھی صرف ہے۔

مالش کرنا :- مانجھنا، صاف کرنا، جلا کرنا، صیقل کرنا، پالش کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ اس جگہ پالش ہی بولتے ہیں۔

مالش کرنا :- جی متلانا، ابکائی آنا، قے کرنے کو جی چاہنا۔ ایسی کیفیت پیدا ہونا جس سے معلوم ہو کہ قے ہو جائے گی۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ طبیعت یا جی کے ساتھ ہی بولتے ہیں تنہا نہیں بولتے۔

جی متلانے کی جگہ مالش ہونا بھی بولتے ہیں۔ جیسے آج اجابت نہیں ہوئی۔ صبح سے مالش ہو رہی ہے خدا خیر کرے دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

مالِ ضامن :- حاضر ضامن کا نقیض۔ نقدی کی ضمانت دینے والا، روپیہ ادا کرنے کا ذمہ دار وہ شخص جو اس طرح پر ضامن ہو کہ اگر یہ شخص چلا جائے گا تو میں اس قدر مال سرکار میں حاضر کر دوں گا۔ فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کچہری کی اصطلاح ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

مالِ ضامنی :- مال کی ضمانت دینا، روپیہ بھر دینے کی ضمانت روپیہ کی ذمہ داری فارسی مونث۔ (فرہنگ آصفیہ۔ اعظم اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مالِ ضامنی داخل کرنا :- ضمانت دینا۔ سرکاری خزانہ میں ضمانت کا روپیہ پہنچا دینا ضمانت کا روپیہ ادا کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مالِ ضامنی دینا :- روپیہ بھر دینے کا ذمہ دار ہونا۔ نقدی کی ضمانت دینا۔ اردو فعل متعدی۔

پوچھو اگر کرے کوئی اقبال ضامنی
ہم دیویں دل جو دیوے کوئی مال ضامنی معروف

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مالِ ضبطی :- قرق شدہ مال، سرکاری حکم سے قبضہ کیا ہوا مال۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے اس جگہ مال مقروقہ بولتے ہیں جو کچہری کی اصطلاح ہے۔

مالِ طیّب :- حلال کی کمائی، اچھا مال، پاکیزہ مال، حق حلال کا مال، تر مال، مذکر مجاز ابری کمائی اور مال حرام کو بھی کہہ دیتے ہیں۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کا تعلیم یافتہ طبقہ کمی کے ساتھ پاک اور طاہر مال کے لئے بول دیتا ہے لیکن بری کمائی یا مال حرام کے لئے کوئی نہیں بولتا۔

مالِ عرب پیشِ عرب :- اپنا مال اپنی ہی آنکھوں کے سامنے ہونا اچھا ہے۔

عرب کا مال عرب کے سامنے۔ جب کوئی شخص حفاظت کے خیال سے اپنی کوئی چیز اپنے سامنے رکھ لیتا ہے تو یہ فقرہ بولا جاتا ہے۔

"اپنی شے کو اپنی ہی نگہبانی میں رکھنا" فارسی مثل، رائج۔

جب حضوری میں رسول آئے نہ کس طرح دام
ہے یہ مشہور مثل مال عرب پیش عرب ذوقؔ

قول فیصل۔ یہ مثل تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے اور عوام کبھی عام طور سے بول دیتے ہیں۔

مالِ غنیمت :- (با ضافت) لوٹ کا مال لوٹ کھسوٹ کا مال، وہ مال جو غارت گری سے لایا گیا ہو۔ لوٹ، فارسی، مذکر۔

(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مالِ غنیمت :- دشمنوں کا وہ مال جو لڑائی میں ہاتھ آئے۔

"وہ مباح مال جو کافروں سے زبردستی چھین کر یا لوٹ کر لائے ہوں، کافروں کا مال

جو لڑائی میں مسلمانوں کے ہاتھ آئے اور وہ جنگ جائز بھی ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مال غنیمت :۔ (کنایۃً) مفت کا مال۔ اردو صفت عوام کی زبان۔

مال غیر منقولہ :۔ وہ مال جو اپنی جگہ سے سرک نہ سکے، جیسے مکانات، زمین، کھیت وغیرہ۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "اسے جائداد غیر منقولہ کہتے ہیں۔ مال کے لئے منقولہ یہ مستقل صفت سے بن گئے ہیں ان میں تصرف جائز نہیں"۔

مؤلف تائید کرتا ہے۔

مال فرود :۔ مال اترنے کی جگہ۔ آڑت منڈی، مذکر۔ (اعظم اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔ عام بول چال میں "منڈی" ہے۔

مالک :۔ صاحب، آقا، خداوند۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بدبو جو اب تک اسی کو اپنا مالک جانتی تھیں اس کے حکم دیتی ہیں وہ طاؤس پر جا چڑھیں۔ (طلسم ہوش ربا)

مالک :۔ خدائے تعالیٰ، اللہ، رب عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

نبا دیا جسے چاہا مٹا دیا مالک
کسی کو دخل تری مصلحت میں کیا مالک (عشق)

مالک :۔ کسی چیز کی ملکیت رکھنے والا شخص۔ والی، کسی چیز کا خداوند، ملک والا وارث، قابض، متصرف۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ان کی دولت کی تھاہ نہیں ہے پچاس مکانوں کے مالک ہیں۔ نہ معلوم کتنے گاؤں ہیں۔

مالک :۔ خصم، شوہر، خاوند۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مالک :۔ مختار، اختیار والا، صاحب اختیار، خود مختار۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

گر ہوتی نہ ذات ان کی تو جرأت بہ یقین ہے
ہوتا کوئی مالک نہ زبان کا نہ جرأت

مالک :۔ حاکم، افسر، سردار۔ عربی مذکر قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عوام زیادہ تر یوں بھی بول دیتے ہیں جیسے چمار سے اگر جوتا سلوایا تو وہ کہتا ہے کہ مالک پیسے آپ نے کم دیے ہیں

مالک :۔ حضرات اہلسنت کے چار اماموں سے ایک مشہور امام کا نام جو تیسرے امام مانے گئے ہیں اور ان کے اکثر پیرو ملک عرب میں پائے جاتے ہیں، بیت اللہ شریف میں ان کا بھی مصلے بنا ہوا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ حضرات اہلسنت کی اصطلاح ہے ان کے مسلک پر چلنے والے اور ان کے پیرو کو مالکی کہتے ہیں۔

مالک :۔ داروغۂ جہنم کا نام۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ع مالک نے بڑھ کے آگ بجھا دی تنور کی (مؤلف)

قول فیصل۔ داروغۂ جنت کو رضوان کہتے ہیں

مالک :۔ سوداگر جس نے یوسف کو مصر میں بہت سستا بیچ ڈالا تھا۔

کہا پانی کے سوال آ کر مالک نے گھر بیچا
ہے سخت گراں سستا یوسف کا بکا جانا (میر)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مال کاٹنا :۔ چلتی گاڑی میں سے اسباب نکال لینا، گاڑی میں سے چوری کر لینا (۲) بہت سا مال فروخت کر دینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مذکورہ بالا معنوں میں نہیں بولتے اس کا ایک مفہوم ہے "جائز ناجائز کا خیال کئے بغیر بہت سی رقم حاصل کرنا جیسے ریاست اور کے ملازمین نے ریاست کا بہت مال کاٹا اور اسے تباہ کر دیا"

مالک اراضی یا زمین :۔ زمیندار، جاگیردار (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ مالک اراضی زبانوں پر زیادہ ہے۔

مالک اشتر :۔ (با اضافت) مشہور و معروف صحابیٔ پیغمبر کا نام۔ علامہ ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ جلد ۳ صفحہ ۴۱۶ میں تحریر کرتے ہیں کہ جناب مالک شجاع و بہادر اور رئیس تھے عظیم ترین شیعوں میں شمار کئے جاتے تھے امیر المومنینؑ کی محبت میں ثابت قدم اور پختہ تھے حضرت علیؑ کے زبردست ناصر و معین و مددگار تھے ان کی شہادت کے بعد حضرت نے ارشاد فرمایا خدا مالک پر رحم کرے وہ میرے لئے ویسے ہی تھے جس طرح میں رسول خدا کے لئے تھا۔ زمانہ حکومت حضرت علیؑ میں جب مصر کی حالت دگرگوں ہوئی اور محمد ابن ابوبکر کے خلاف لوگوں نے ہنگامہ شروع کر دیا تو حضرت نے آذربائیجان سے واپس بلا کر مصر روانہ کیا۔ اطلاع معاویہ کے جاسوسوں نے معاویہ کو دی اس نے مقام قلزم کے

اہل حرم حج میں سے ایک شخص کے ذریعے سے شہد میں زہر ملا کر دھوکے سے پلوا بھیجا جب ان کی شہادت ہوئی آپکی قبر مبارک مصر میں ہے۔ (صاحب آصفیہ) (نور اللغات جلد اول)

مالک الملک:- خداوند تعالیٰ، اللہ۔ عربی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ذوق: مالک الملک دنیا و دیں
ہے قبضے پر جس کے زمان و زمیں　　(سحر البیان)

مالک الملک:- بادشاہ، شہنشاہ، ملک کا مالک۔ عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مال کا منہ کرتا ہے جان کا منہ نہیں کرتا:- بخیل کی نسبت بولتے ہیں یعنی مال کے لئے عزت و آبرو کی پروا نہیں کرتا۔ مثل (نور اللغات)

قول فیصل۔ شاید ہی اہل لکھنؤ بولتے ہوں۔

مال کا نقصان جان کی خیر:- اس وقت کہتے ہیں جب مال کا نقصان ہو کر جان بچ جائے۔ مقولہ۔

جو مجھ پہ آنی تھی مرے دل پہ گذر گئی
ہوتی ہے خیر جان کی نقصان مال کا　　قدر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں:- دہلی میں محاورہ سازی ورنہ بول چال میں یوں ہے۔ جان کا صدقہ مال۔ مؤلف تائید کرتا ہے۔

مالکِ تقدیر:- (باضافت) قسمت کا مالک، قسمت بنانے والا، استعارۃً خداوند عالم۔ فارسی مذکر۔ فصیح، رائج۔

ع پیمانہ کئے مالک تقدیر نے دیکھے　　انیس

مال کٹنا:- مال کا چوری جانا، گاڑی میں سے مال چوری جانا۔ گاڑی میں سے بہت سا مال نکل جانا۔ گاڑی میں چوری ہو جانا (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے اس طرح زبانوں پر نہیں ہے۔ کسی کے مال سے غبن کرنا۔ تھوڑا تھوڑا چھپا کے لینا کے معنوں میں بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔ جیسے سکریٹری صاحب نے خفیہ طور سے ریاست کا بہت مال کاٹا اور اپنا گھر بھر لیا۔

مال کٹنا:- مال کا کثرت سے بکنا

فقرہ۔ اس منڈی میں بڑا مال کٹتا ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کہیں گے آج کل فلاں مال کی بہت مانگ ہے، کھپت ہے۔ نکاسی ہے۔

مالکِ حقیقی:- (باضافت) خدائے تعالیٰ، خداوند عالم۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

مالکِ حقیقی:- اصلی مالک۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ اس جگہ اصلی مالک وغیرہ زیادہ تر بولتے ہیں۔

مالکِ خود کاشت:- (باضافت) وہ مالک جو اپنی زمین آپ بوتا ہے (قانون) (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:- "خود کاشت ہی وہ زمین جو مالک آراضی کی کاشت میں ہو۔ لفظ مالک کے اضافے کی ضرورت نہیں۔" مؤلف تائید کرتا ہے۔

مالک دینار:- ایک با خدا ولی اللہ کا لقب کہتے ہیں یہ بزرگ ایک روز کشتی میں سوار تھے ناخدا کا ایک دینار گم ہو گیا اور تہمت چوری کی آپ پر لگائی گئی۔ آپ نے رونا شروع کیا مچھلیوں نے اس قدر دینار کشتی میں ڈالنا شروع کئے کہ اگر ناخدا اپنی خطا سے توبہ نہ کرتا تو کشتی دیناروں کے بوجھ سے غرق ہو جاتی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مالک زندہ مال میراث:- بدمعاش اولاد کا ماں باپ کی زندگی ہی میں حصہ بانٹ کرنا یا مال کھانا اور اڑانا۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

مالک علی الاطلاق:- مالک، مطلق، ہر کام کا مالک مختار یعنی خدائے تعالیٰ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔

مالک کرنا:- مالک بنانا، قبضہ دینا، مختار کرنا۔ اختیار دینا، خود مختار بنانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع مالک کیا خدا نے زمین آسمان کا　　لاعلم

مالکِ مکان:- (باضافت) گھر والا۔ صاحب خانہ گھر کا مالک، مکاندار۔ فارسی ترکیب، صفت فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بغیر اضافت مالک مکان بھی کمی کے ساتھ عوام بول دیتے ہیں۔

مالکن:- (بفتح چہارم) مالکہ، مخدومہ۔ اردو مونث، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ بکسر چہارم مالکن بھی زبانوں پر ہے۔

مال کنگنی:- ایک مشہور خوشبودار دانے کا نام جو تین پہلو کا ہوتا ہے اور دوا میں مستعمل ہے۔ اردو مونث، اطبا کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اس دوا کا مزاج تیسرے درجے میں حار (گرم) اور دوسرے درجے میں یابس (خشک) ہے اطبا کے نزدیک یہ دوا مقوی دماغ و باہ ہے۔ ذہن اور حافظے کو قوت دیتی ہے اور لقوہ و فالج وغیرہ میں بھی مفید ہے۔ اس کا مزہ تلخ ہوتا ہے۔ مالکنگنی ممالک متحدہ آگرہ اودھ (اتر پردیش) اور پنجاب میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ ایک بیل دار بوٹی ہے اس کے پتے

شہتوت کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں پھل عنب الثعلب (مکو) کی طرح خوشوں میں آتے ہیں۔

مالکوس :- ایک راگ کا نام جو ماگھ پھاگن یعنی جنوری فروری میں گایا جاتا ہے۔ اردو، مذکر۔ موسیقاروں کی اصطلاح

مالک و مختار :- مالک، صاحب اختیار فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ع تو مالک، ومختار ہے اس طبل وعلم کا انیس

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا ہونا کے ساتھ ہے یعنی ہر طرح قابض ہونا، مسلّط ہونا۔

مال کھانا :- مال چکھنا، سرمایہ اور پونجی وغیرہ استعمال کر کے ختم کر دینا۔ اردو صرف عوام کی زبان

باقی ہے نہ دل کا کوئی ٹکڑا نہ جگر کا
کھایا غم دلدار نے سب مال ہمارا جلال

مال کھلانا :- اپنی دولت صرف کرنا، رقم خرچ کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ ایک جانب ڈھاک کے جنگل جل رہے ہیں چلم بھرنے والا آتش محبت کا جلا ہوا ساقن کا عاشق تھا ہم، پہلے مال کھلایا مفلس ہو کر چلمیں بھرنے لگا۔ اس نے پھونک کر آگ جلائی (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اس کے معنی اچھے اچھے کھانے کھلانا لکھے ہیں اور یہ شعر دیا ہے۔

خصم کا مال تو ہی یار کو کھلا رنڈی
ہمیں ترا لکھ کا گھر خاک کر نہیں آتا جان صاحب

صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں:

"سمجھ میں نہیں آتا کہ شعر سے اچھے اچھے کھانے کھلانے کا مفہوم کیونکر نکلتا ہے۔ یار کو مال کھلانا چوری چھپے خصم کا مال یار کو دیدینا نہ کہ اچھے اچھے کھانے کھلانا۔"

مؤلف تائید کرتا ہے۔

مالک ہونا :- ۱- وارث ہونا، والی ہونا، قابض ہونا، متصرف ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مالک ہونا :- ۲- مختار ہونا، مجاز ہونا۔ صاحب اختیار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ ہی اس کے مالک ہیں جو دل چاہے کریں میں کچھ نہ کہوں گا۔

مالک ہونا :- ۳- آقا، مخدوم۔ (فرہنگ آصفیہ)

فقرہ۔ ہم تمہارے ہی یہاں جا رہے ہیں کیا تمہارے مالک گھر پر ہیں۔ اگر ہوں تو بلا دو۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے سرپرست مربی بھی معنی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ صرف مالک کے معنی آتا ہیں۔

مال کھینچنا :- مال کمانا، مال جمع کرنا، روپیہ کمانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ناصح قمار گاہ محبت میں جی نہ ہار
دل کو لگا کے نفع اٹھا خوب مال کھینچ داغ

مالکی :- امام مالک کا پیرو، امام مالک کا ماننے والا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

مالکی :- ۲- ملکیت، مالک ہونا۔ عوام کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مالکیت :- (عربی میں ملکیت) ملکیت، مالک ہونا عوام کی زبان۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مال کی خاطر پہاڑ اٹھاتے ہیں :- مال کے خیال اور امید میں مشکل سے مشکل کام کر گزرتے ہیں۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مال کی رسید :- اسباب کی بلٹی، بل مال بھیج جانے کی سند یا دستاویز۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے رسید کسی چیز کی ہو سکتی ہے۔

مال گاڑی :- وہ ریل گاڑی جس میں مال روانہ کیا جاتا ہے۔ اردو مونث، رائج۔

مال گدام :- وہ جگہ جہاں سرکاری طور سے یا غیر سرکاری طور سے تجارتی سامان رکھا جائے۔ اردو مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ مال گودام بھی لکھا جاتا ہے۔

مال گزار :- مالگذاری ادا کرنے والا، باجگزار زمین کا خراج یا ٹیکس ادا کرنے والا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ زمینداری کی اصطلاح تھی خاتمۂ زمینداری کے بعد سے زبانوں پر کم ہے۔ اس طرح بھی بولتے تھے۔ کہ آپ کتنے کے مالگذار ہیں۔

مالگذاری :- خراج زمین کا، خراج، سرکاری محصول، سرکاری ٹیکس جو زمینداروں سے وصول کیا جاتا ہے۔ اردو مونث، قلیل الاستعمال۔

مال گلتا ہے :- مال کا کثرت سے صرف ہونے کے لئے مستعمل ہے۔

گرہ سے نقد دل کھوتے ہیں نقد عیش کی خاطر
قمار عشق میں کیا ہی ہمارا مال گلتا ہے داغ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ

مال گننا مال کا ضائع ہونا تلف ہونا۔ محض صرف ہوتا ہے :

مؤلف کے نزدیک اب کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے

مال گننا :۔ باوقعت سمجھنا، شمار کرنا، اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال

دولت وحشت گیسو نہ یہ آنکھیں کھوئیں
مال گنتے ہیں ترے بستۂ زنجیر کسے رشک

مال لاوارث :۔ وہ مال جس کا کوئی وارث یا دعویدار نہ ہو۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے لاوارثی مال کہتے ہیں

مال لٹے سرکار کا مرزا کھیلے پھاگ :۔ پرائے مال رنگین منانا، دوسرے کا مال برباد کر کے آپ رنگ رلیاں کرنا۔ اردو کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مالم :۔ (بفتح لام) معلوم (عام بازاری زبان)

قول فیصل۔ جاہل اور دیہاتی بہت کمی کے ساتھ بول دیتے ہیں۔

مال مارنا :۔ کنایۃً کسی کا مال و دولت اپنے تصرف میں ناجائز طریقے سے لانا۔ لوٹ لینا، چوری کرنا، غبن کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

زبانی رہا ان سے دارو مدار
بہت مال مارا ہوئی مالدار (دوشاہ، اختر)

محل صرف۔ جس نے ہیکڑی کی ہی اس کو نیچا دکھا دیا۔ جو ٹیڑھا ہوا اس کو سیدھا بنا دیا۔ خوب چوریاں کرنے لگے۔ آج اس کا مال مارا کل اس کی چھت کاٹی برسوں کسی نواب کے گھر میں سیند دی۔ (فسانہ آزاد)

مال مارنا[2] :۔ (کنایۃً) بے محنت و مشقت دولت حاصل کرنا۔ اردو صرف۔ عوام کی زبان۔

سامنے آنکھوں کے پہروں ہی بٹھایا یار کو
مال مارا ہم نے لوٹا دولت دیدار کو (آتش)

مال مارو :۔ غبن کرنے والا، خائن، غاصب دوسرے کی دولت دبا بیٹھنے والا۔ صفت۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

مال متاع :۔ دولت، اسباب، مال، سرمایہ، پونجی، اثاث البیت، عربی الفاظ۔ اردو ترکیب قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر مال و متاع ہے جو فصیح ہے۔

مال محمولہ :۔ (باضافت) وہ مال جو بذریعہ گاڑی یا جہاز ایک جگہ سے دوسری جگہ لاد کر لے جائیں۔ جہاز پر لدا ہوا مال (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

مال مردم :۔ وہ شخص جو دوسروں کا مال غصب کرے۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مال مردم[2] :۔ وہ شخص جو قرض لے اور ادا نہ کرے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

مال مست :۔ دولت کے نشہ میں چور وہ شخص جسے اپنی دولت پر گھمنڈ ہو۔ فارسی ترکیب قریب بہ متروک۔

خیریت چاہے تو سیدھی چال چل اے مال مست
گرتے ہیں نشہ میں ملتے ہیں اگر بیخوار کج (ناسخ)

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ (مال مست ہونا) ہے۔

تم مال مست ہو گئے میرے جہیز سے
کھانے کو مال زادیوں کی گالیاں چیلے (راحت)

صاحب فرہنگ آصفیہ نے مال مست کی مثال میں ایک ضرب المثل لکھی ہے "کوئی حال مست، کوئی مال مست"، لکھنؤ میں یہ مثل یوں ہے۔ "کوئی کھال میں مست کوئی مال میں مست"

مال مستی :۔ دولت پر غرور کرنا، غرور دولتمندی، دولت کا تکبر۔ اردو مؤنث، قریب بہ متروک۔

مال مستی جو کریں اہل دول کیا ہے عجب
نشہ رکھتا ہے صراحی کے برابر توڑا (بحر)

مال مفت :۔ (باضافت) محنت یا کوشش کئے بغیر حاصل کیا ہوا مال، بن داموں ملا ہوا مال، بن داموں ملا ہوا مال، وہ دولت خواہ اسباب جو کسی محنت اور کوشش یا خرچ کے بغیر حاصل ہوا ہو۔ فارسی ترکیب، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مال مفت کی ترکیب ذیل کی شکل میں بولتے ہیں۔

"مالِ مفت دل بے رحم"

تنہا ان معنی میں "مفت کا مال" زبانوں پر ہے عوام مفت کا مال کہتے ہیں۔

مالِ مفت دلِ بے رحم :۔ مفت کا مال اور بے رحم دل یعنی مفت کی دولت بیدردی اور بے قدری سے خرچ کی جاتی ہے۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جب پرایا مال بے دریغ صرف کیا جائے فارسی مثل، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ نہنگ بھی ہمرکے زور میں سمجھا کہ حقیقت میں ایک عیار عنبر ساحر ہمارے سامنے سے کہاں جائے گا۔ فوراً کلید میخانہ حوالے کی۔ خواجہ نے

شراب کو تقسیم کرنا شروع کیا۔ مال مفت، دل بیرحم،
جو لوگ شراب نہ پیتے تھے وہ بھی دوڑ پڑے
(طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ اوپر لکھے ہوئے محل صرف میں اور
ذیل کی عبارت میں یہ مثل بالکل اسی صورت
سے استعمال ہوئی جس طرح بولی جاتی ہے:۔
"بے محنت جو روپیہ ملتا ہے اس کا یہی حال
ہوتا ہے کہ مال مفت دل بے رحم" (مراۃ العروس)
لیکن شاعر نے اس مثل کو جس صورت سے
استعمال کیا ہے وہ شاعرانہ جدت پسندی کی نہایت
عمدہ مثال ہے۔

دل بے رحم مال مفت کا کیا مرتبہ سمجھے
خزانہ حوض کا ہر وقت فوارہ لٹاتا ہے اسیر

مال مقروقہ:۔ (باضافت) وہ مال جو قرق کیا
گیا ہو، قرق کیا ہوا اسامان۔ فارسی ترکیب،
صفت، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال پولیس اور دیوانی
عدالت میں ہوتا ہے۔ عام طور سے زبانوں پر
نہیں ہے۔

مال منقولہ:۔ (باضافت) وہ جائداد جو ایک
جگہ سے دوسری جگہ تبدیل ہو سکے۔ جیسے:۔
روپیہ زیور گھوڑا بیل وغیرہ۔ وہ مال و متاع
یا چیز جو ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکے۔
جیسے برتن زیور کپڑا وغیرہ مذکر۔ (قانون)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے مال کی جگہ جائداد
منقولہ زبانوں پر ہے۔

مال موذی نصیب غازی:۔
بخیل کا مال لٹنے کے لیے مستعمل ہے۔ کسی کی چیز
غیر کے پاس اتفاقیہ پہنچ جانا۔ اردو مثل
عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ ساحروں نے فریاد کی کہ کیوں ملکہ
عالم۔ کافروں کا مال لوٹنے کی کبھی اجازت نہیں
ہے؟ ملکہ نے فرمایا۔ اے غازیان دیندار!
ایسا کبھی خیال بھی نہ کرنا۔ شکر ہے خدا کا لڑائی
ختم ہوئی۔ مال موذی نصیب غازی مشہور ہے
لوٹو ہم الگ انعام دیں گے۔ (طلسم ہوش ربا)

مال موقوفہ:۔ (باضافت) وقف کیا ہوا مال
وہ مال جس کو کار خیر کے لئے انسان وقف کر دے
فارسی ترکیب، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مال مومن:۔ (باضافت) مرد مومن کا مال
قابل احترام مال۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ مال مسلم کی ترکیب سے بھی
زبانوں پر ہے۔

مالن:۔ (بفتح سوم) مالی کی بیوی، زن باغبان
مالی قوم کی عورت، پھول بیچنے والی۔ اردو مونث
رائج۔

محل صرف۔ مالن۔ گیندا ہزارہ زرد گلاب کی بو باس
سے دماغ کو طبلہ عطار بناتی ہے اور صدا دے دیکر
لبھاتی ہے۔ گیندے کی بہار ہے نگے کا ہار ہے (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اس کی جمع مالنوں اور مالنیں ہے۔

مال نثار جاں بود جان نثار آبرو:۔
جان کا صدقہ مال ہے اور آبرو کا صدقہ جان
(فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان اور
قلیل الاستعمال ہے۔

مال نہ سمجھنا:۔ ہیچ سمجھنا، بے قدر سمجھنا،
بے وقعت سمجھنا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔
یوں بد کہا کرو تم یوں مال کچھ نہ سمجھو
ہم سا کبھی خیر خواہ دولت نہیں ہے کوئی آتش

مال والا:۔ مالدار، صاحب دولت، سرمایہ دار
اردو مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

مال ور:۔ مالدار۔ فارسی صفت۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

مال و زر:۔ روپیہ پیسہ، دولت اور دیگر
چیزیں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

مال و زر سامنے یوں اہل دول رکھتے ہیں
ہم فقیروں نے نہ کچھ صرف کیا ہو جیسے سالک لکھنوی
قول فیصل۔ زر و مال کی ترکیب سے بھی نسبتاً
استعمال کرتے ہیں۔

ع دنیا کے زر و مال پہ کیوں نازاں ہو سرور

مالوف:۔ (واؤ معروف) مانوس، خوگر جس
سے الفت ہو۔ عزیز، پیارا۔ عربی صفت تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ یاد صانع عالم میں ہر ذی روح
مصروف، ہر قلب ذکر حق سے مالوف۔
(طلسم ہوش ربا)

کہ یہ بھی اقربا سے اپنے مالوف
ہے صحت اس کی وال ہونے پہ موقوف سودا

قول فیصل۔ اب زیادہ تر وطن مالوف کی ترکیب
کے ساتھ بولتے ہیں جس کے معنی ہیں پیارا وطن۔

مال وقف:۔ بلا اضافت وقف شدہ مال، وہ مال جو خدا کے
نام پر عام استعمال کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ وہ
اسباب یا مکان یا چیز وغیرہ جو کسی شخص نے
اپنے مذہب یا رفاہ عام کے لئے اپنی ملکیت سے
خارج کر دی ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ سند، مسجد وغیرہ پر زیادہ اطلاق
ہوتا ہے۔

مال و متاع:۔ اسباب اور روپیہ پیسہ
فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
عمل صرف۔ قلعہ سے سب مال و متاع اور
ساز و سامان اٹھا منگوا لیا تھا۔ (ابن الوقت)

مال ہاتھ لگنا:۔ مال ملنا، مال حاصل
ہونا۔ اردو مصدر۔ عوام کی زبان۔
مال کا سمجھا یا قصور نے ہم کو
یہ نقد مال نہ لگا ہاتھ اس دفینے سے　　درد

مال ہونا: بقیمت ہونا، نادر شے ہونا۔
اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔
جان صدقے کر دوں یا مال ہو مال
کاٹ دوں سر کو جو فرمائیے آپ　　آزاد لکھنوی
دل ہوا خاک تو اکسیر کسی نے جانا
تھا یہ جب مال تو کوئی بھی خریدار نہ تھا　　داغ دہلوی

مال ہونا: خوبصورت ہونا، حسین ہونا
اردو مصدر، بازاری زبان۔
عمل صرف۔ اماں یار کیا بتاؤں تم سے کل
حضرت گنج میں اتنے عمدہ دو مال دکھائی دیے
کہ دل لوٹ گیا۔

مالی:۔ مال سے منسوب۔ فارسی صفت،
فصیح، رائج۔
فسانۂ داستان کی دی سائل کو گلزار جناں ہم کو
بد الٰہی اب کیا کیا قدرت ملکی و مالی ہے　　مخترع لکھنوی
قول فیصل۔ مالی حالت، مالی نقصان، مالی
سال وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی زبانوں پر ہے۔

مالی: باغبان، نخل بند، چمن ساز، گلچیں
اردو مذکر، عوام کی زبان۔

مالی:۔ ایک خاص قوم کا نام جو باغبانی
اور کھیتی باڑی کرتی ہے۔ جیسے:۔
مالی چاہے برسنا، دھوبی چاہے دھوپ
شاہ چاہے بولنا، چور چاہے چپ (کہاوت)
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ کھیتی باڑی کرنے والے کو نہیں کہتے
پھول توڑنے والے، بیچنے والے اور باغ کی نگرانی
کرنے والے کو کہتے ہیں۔

مالیّت:۔ (بکسر سوم و تشدید یا و مفتوح)
جمع پونجی، سرمایہ، دولت۔ عربی مونث، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ فارسیوں نے بھی بہ تشدید ہی کہا ہے
دلی از آن گشت گرانمایہ کہ در دو در اوست
ورنہ معلوم بر ماہ تو مالیّت دل
اردو میں بغیر تشدید یا مالیت عوام کی زبانوں پر
ہے اور غیر فصیح بھی ہے۔

مالیت: قیمت، مول۔ اردو صفت، مونث
غیر فصیح، رائج۔
عمل صرف۔ اس مکان کی مالیت پانچ ہزار ہے۔

مالیت جانچنا:۔ قیمت کی تشخیص کرنا، مول
لگانا، تخمینہ کرنا، آنکنا۔ اردو، فعل متعدی (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مالیخولیا:۔ لغوی معنی صفرائے سیاہ
اصطلاحی معنی میں خلل دماغ، سودا، خیال خام
خفقان، جنون، وحشت، یونانی مذکر۔ رائج۔
کہتے ہیں خبط ہو گیا ہے انھیں
خفقان مالیخولیا ہے انھیں　　(عروج الفت)
نہ یہ سمجھیں سبب نے کچھ علامت سے رفو چاہا ہے
سر چڑھی ہیں آپ مالیخولیا مجھ کو بتایا ہے　　مومن
(قاموس الاغلاط)
عشق و الفت کو جو کہتے ہیں برا
ہو گیا ہے ان کو مالیخولیا　　منیر
قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ
"یہ در اصل ملنخولیا ہے۔ فارسی دانوں نے ماخولیا
اور اردو والوں نے مالیخولیا بنا لیا ہے۔ اہل اردو
مالیخولیا زیادہ بولتے ہیں یعنی سے کو زیادہ
ظاہر کر کے نہیں پڑھتے۔

مالیدہ:۔ (۱) فارسی ملا ہوا مل کر (۲) مذکر)
ایک قسم کا پشمینہ کا کپڑا جو مل کر ملائم کیا جاتا
ہے (۲) ملیدہ اب معنی نمبر ۱ میں صرف لکھنؤ
میں لکھا جاتا ہے اور معنی ۲ میں ملیدہ بول چال
میں ہے۔　　(نور اللغات)
قول فیصل۔ معنی ۱ میں حکما، جو شاندہ جیسا نید
مالیدہ وغیرہ کی ترکیب سے استعمال کرتے ہیں۔
۲ میں اہل لکھنؤ کسی طرح نہیں بولتے۔

مالی کام:۔ معاملات مالی، روپے پیسے
سے متعلق امور۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ اسی جگہ مالی امور بھی بولتے ہیں۔

مالی کے پھول ڈالی میں:۔
جو چیز جہاں کی ہو وہیں اچھی معلوم ہوتی ہے
اردو مثل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مام:۔ مقدرت، استطاعت، بساط
قدرت، مایہ۔ ہندی مذکر، عورتوں کی زبان
فقرہ۔ مجھ میں اتنا مام نہیں کہ میں بیٹی کی
شادی کر دوں۔　　(نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مام: طاقت، بل بوتا، حوصلہ اردو مذکر ترک
خوبیاں میں گرچہ اب وہی خود کام رہ گیا
پر کیا کریں کہ اپنے میں کیا مام رہ گیا　　حبیب الدین سوزاں

ماما: ۱ ماں کا بھائی، ماموں، برادر مادر
جیسے سات ماما کا بھانجا نیوتا ہی نیوتا پھرے۔
ہندی، مذکر۔ ہندو۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ یہ دیہاتیوں اور اہل ہنود کی
زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
ماما: ۲ خادمہ، ملازمہ، کھانا پکانے والی
عورت۔ اردو، مونث، رائج۔

کوئی ماما ہے کوئی دائی ہے
کوئی انّا کوئی کھلائی ہے شوق

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ
لکھنؤ میں اس کا تلفظ ماماں ہے دونوں غنہ
سے ہے۔ در آنحالیکہ ایسا نہیں بغیر نون غنہ
ہی زبانوں پر ہے جیسا کہ فسانہ آزاد کی عبارت
سے ظاہر ہے۔ "بیگم صاحب کے سرہانے
زیور کا صندوق رکھا تھا مگر آرٹ میں ہم تو ماما
کی زبانی کچا چٹھا سن چکے تھے گھر کا بھیدی
لنکا ڈھائے، فوراً صندوق اٹھا دوسرے
رفاقی کو دیا۔"
(انھوں نے اس کو فارسی لکھا ہے لیکن فارسی
میں ماما کے معنی بوڑھی عورت ہیں۔

ماما اصیل: ۔ لونڈی، باندی، کنیز، خادمہ
اردو مونث، عوام اور عورتوں کی زبان
قلیل الاستعمال۔

ماما پچتریاں: ۔ مفت کی پکی پکائی روٹیاں
وہ روٹیاں جو کھانا پکانے والی عورتیں اپنے
بچوں کے واسطے امیروں کے گھر سے چرا کر
جاتی ہیں ۔ ۲ نخفیر سے چپاتیاں روٹیاں
اس جگہ ماما پچتریاں ہی بول چال میں ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ۔
میرا خیال تھا کہ ماما پچتریا یا ماما پچنیاں
وہ چپاتیاں جو کھانے کے ظروف پر ڈھانک کر
باورچی خانے سے دسترخوان کے لئے بھیجی جاتی
ہیں۔ اس طرح کھانا بھی گرم رہتا ہے اور وہ
روٹیاں گھی یا لعاب میں تر ہو کر یا چپڑ کر لذیذ
ہو جاتی ہیں اور رغبت سے کھائی جاتی ہیں۔
کہاں یہ مفہوم کہاں چرائی ہوئی روٹیاں۔
میرے بیان کردہ مطلب کی تصدیق فیلن اور
پلیٹس سے بھی ہوتی ہے۔ فیلن پچتری۔ بھاری
اور لذیذ (Rich) غذا (فقرہ) جس نے
ماما پچتریاں کھائیں اس سے کام نہیں ہو سکتا۔
پلیٹس۔ پچتری (دیکھو) سے کیک یا روٹیاں
جو کھانے کے ظروف پر ڈھکی جاتی تھی۔ جب
کھانا دسترخوان کے لئے بھیجا جاتا ہے چپاتیاں
جو گھی یا مکھن سے چپڑ گئی ہوں۔ یا بد رسالن
مثلاً دو پیازہ (عنبر پر ڈھکنے سے) یہ چپاتیاں
بہت نرم مقوی (زیادہ Rich) اور لذیذ ہوتی ہیں
لہٰذا ماما پچتریاں کھانا کے لفظی معنی ہوئے
ماما کی تیار کی ہوئی مرغن روٹیاں۔ پلیٹس
ماما کو ماں کا مرادف سمجھا۔ اثر مجازاً اس
شخص کے متعلق کہتے ہیں جو آرام و آسائش
کا عادی ہو۔ اور محنت برداشت کرنے کے
قابل نہ ہو۔
آپ نے دیکھا کہ ماما کی چرائی ہوئی روٹیوں
کا مطلق تذکرہ نہیں۔ ان روٹیوں کو ماما
پچتڑیاں (پچتڑ۔ یاں) کہتے ہیں جو ملازم
عورتیں چوری سے نہیں بلکہ کھلم کھلا اپنے بچوں
کے واسطے اپنے گھر بھیجتی ہیں معلوم ہوتا ہے
کہ صاحب نور اللغات کو ماما پچتریاں اور
ماما پچتڑیاں کی تجنیس لفظی نے دھوکا دیا اور
کچھ کا کچھ لکھ گئے۔
چند مثالیں اور ملاحظہ ہوں۔
"تم مزے سے بیٹھے بیٹھے ماما پچتیاں اڑایا
کئے تم کو ان باتوں سے کیا سروکار۔
(فسانہ آزاد)

جتنی باتیں تھیں سب اے نیک نظر بھول گئے
ماما پچتریوں کا کھانا وہ مگر بھول گئے جاہ
(فرہنگ اثر)

مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید میں ہے
لیکن اب یہ صرف متروک ہے۔

ماما پچتریاں کھانا: ۔ ماما کی پکائی ہوئی
روٹیاں۔ کھانا، ناز و نعمت میں پلنا۔ بے محنت
مشقت مفت کا مال چٹ کرنا، مفت کا مال
اڑانا۔

جتنی باتیں تھیں سب اے نیک نظر بھول گئے
ماما پچتریوں کا کھانا وہ مگر بھول گئے جاہ
(نور اللغات)

(وہ تر بتر روٹیاں جو مامائیں امیروں کے
ہاں سے اپنے بچوں کے واسطے بھیجتی ہیں)
اسی سبب سے مفت کے مال چٹ کرنا بن
بھائی کی کھانا۔" (دہلی کا ایک قدیم لغت)
قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے اسی
جگہ ماما پچتیاں اڑانا بھی عورتوں کی زبانوں
پر تھا۔ جیسے:۔
جب پہلی تاریخ آئے گی تو آپ کی آنکھیں
کھل جائیں گی اور دو چار دن بڑھ بڑھ کر
باتیں بنالو۔ ماما پچنیاں اڑالو (فسانہ آزاد)

ماما حوّا: بی بی حوّا حضرت آدمؑ کی زوجہ کا لقب اردو مونث دہلی کی عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ حضرت آدم بہشت میں گھبرایا کرتے تھے ان کے دل بہلانے کو خدا نے ماما حوّا کو پیدا کیا۔

(مرآۃ العروس)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں حضرت حوّا یا بی بی حوا کی ترکیب سے بولتی ہیں۔

ماما چھچھو: ماما، گھر کی کھانا پکانے والی عورت اردو مونث، قریب لبتر وک۔

محل صرف۔ ایک دن شامت اعمال سے ایک نواب صاحب ذی مقدرت کے یہاں چوری کرنے کا شوق چرایا ان کے خدمت گار کو بلایا، ماما چھچھو کو کچھ چٹایا۔

(فسانۂ آزاد)

ما، مارے اور ما، ہی پکارے: اپنوں کی سختی بھی بری نہیں لگتی۔ اپنا کتنی ہی تکلیف دے پھر اپنا ہی کہلائے گا۔ جس طرح بچہ ما سے کتنا ہی پٹے مگر ما ہی ما کہتا جائے گا۔ (مہذی کہاوت)

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بغیر نون غنہ کسی طرح نہیں بولتے ورنہ اس مثل ہی کو بولتے ہیں۔

ماماگیری: ا۔ کھانا پکانے کی ملازمت، روٹی پکانے کی خدمت۔

باورچی گری، پیشہ ملازمت جیسے ماں اپنے بچے کو چرخہ کات کر، ماماگیری کرکے جس طرح ہو پال لیتی ہے۔

جاہل عورتیں ماماگری بولتی ہیں۔ (لغات النساء) صاحب فرہنگ آصفیہ نے گیری کے بجائے ماماگری بغیر یائے اول لکھا ہو اور لکھتے ہیں کہ جاہل عورتیں ماماگیری بولتی ہیں۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ کی کس بات کو صحیح مانا جائے۔ لغات النساء میں لکھتے ہیں کہ جاہل عورتیں ماماگری (بغیر یائے اول) بولتی ہیں اور فرہنگ آصفیہ میں لکھتے ہیں "ماماگیری جاہل عورتیں بولتی ہیں۔"

بہرحال لکھنؤ میں ماماگیری ہمارے زبانوں پر ہے اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے۔ جیسے تمہاری تو زندگی ہی ماماگیری کرتے گزری، تم کو زندگی کا سکھ ہی نہیں ملا۔

ماماگیری: ۲۔ باورچی گیری، خدمت گاری کا پیشہ (کرنا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام خدمت گاری کے معنوں میں ماماگیری نہیں بولتے بلکہ لکھنؤ کی عورتیں کھانا پکانے کی خدمت کے معنوں میں ماماگیری بولتی ہیں۔

مامتا: ۱۔ الفت، محبت، پیار۔ جیسے بھائی کی مامتا۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مامتا ماں کے ساتھ مخصوص ہے۔ بھائی بہن کی محبت کہتے ہیں۔

مامتا: ۲۔ ماں کی محبت، الفت مادرانہ۔ اردو صفت، مونث، عورتوں کی زبان۔

کرتی ہو برباد کیوں لڑکی کا گھر
بجیا، اتنی مامتا اچھی نہیں (رنگین)

قول فیصل۔ مامتا اور ماں کی مامتا پیچھے لگا دینا اس کا صرف ہے جیسے۔ خدا نے اولاد کی مامتا کمبخت ایسی ہمارے پیچھے لگا دی ہے کہ جی نہیں مانتا

(توبۃ النصوح)

اس کا صرف مامتا جوش کرنا بھی تھا جو قریب متروک ہے

سب کے کہنے سے ہو گئی خاموش
کہتی تھی مامتا جو کرتی جوش (تلق)

کسی کے ساتھ زبانوں پر نہیں ہے۔

مامتا پھڑکنا: ماں کی محبت کا جوش مارنا اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

مامتا ہونا: محبت ہونا، الفت ہونا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ اولاد سے بڑھ کر بھی کسی کی مامتا ہوگی۔ (ایامی)

مامضیٰ: گذشتہ جو کچھ ہوا جو ہو چکا جو گذر گیا عربی صفت۔

ہے ہجر یار وصل کے جھگڑوں کی قدر ہے
دینے لگا ہمیں ستم مامضیٰ مزہ (رشک)

(نور اللغات)

قول فیصل۔ تعلیمیافتہ طبقہ زیادہ تر مضیٰ مامضیٰ کی ترکیب سے بولتا ہے یعنی جو کچھ ہونا تھا ہوگیا جو ہو گیا اس کو بھول جاؤ۔

مامکِ دیرینہ روز: پرانے وقت کی بڑھیا پرانی عورت۔ فارسی صفت متروک۔

محل صرف۔ اگر نوجوان بیڈی گرہستی کے کاروبار میں طاق ہو اور تدبیر منزل اور امور خانہ داری کا تہہ دل سے خیال رکھنے لگے تو بھی مامک دیرینہ روز کی پھبتی حضرات اس پر چست کریں گے (فسانۂ آزاد)

مامن: (بفتح سوم) امن کی جگہ، پناہ کی جگہ، جائے امن عربی مذکر تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

کعبہ کی طرح اب وہ بنے مامن ارماں
جو دل کہ شب ہجر میں تھا مورد آفات (محشر لکھنوی)

قول فیصل۔ مامن بنانا، مامن نہ پانا کی ترکیبوں سے نظم ہوا ہے۔

کم بخت مرے گھر سے نکلتی ہی نہیں ہے
مامن مرے مسکن کو بنایا ہے بلا نے (امیر مینائی)

دنیا میں نہ پایا کہیں مامن مرے دل نے
اس در پہ بھی اب آیا ہوں کچھ کہنے کو حالات (محشر لکھنوی)

ماموا اللہ بخش: ایک جن کا نام ہے

اکثر مسلمان عورتیں مانتی ہیں اور اس کے نام کی
نذر و نیاز کرتی ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ماموُر:- (بواو معروف) مقرر کیا گیا، متعین کیا گیا، بنایا گیا
عربی صفت، فصیح، رائج۔
محل صرف - ڈپٹی جعفر علی خاں اثر ڈپٹی کلکٹری
کے عہدہ پر الہ آباد میں بہت دن ماموُر رہے۔
قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا، رہنا، کرنا
کے ساتھ ہے۔

ماموُر:- ۲ حکم کیا گیا، اجازت دیا گیا۔ عربی اسم
مفعول۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قول فیصل۔ ماموُر من اللہ یعنی اللہ کی طرف
سے حکم دیا گیا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

ماموُر شدہ:- ماموُر کیا ہوا، مقرر کیا ہوا
فارسی صفت، قلیل الاستعمال
قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ
ماموُر شدہ غلط۔ ماموُر صیغہ مفعول ہے۔ پھر
شدہ زیادہ کرنے کی کیا ضرورت ہے (ماموُر شدہ
شخص ہٹایا گیا) کی جگہ (ماموُر شخص) صحیح ہے۔
مؤلف تائید کرتا ہے۔

ماموُر کرنا:- مقرر کرنا، متعین کرنا، تعینات کرنا
کوئی کام سپرد کرنا، کسی کام پر نوکر رکھنا۔ ملازموں
کی فہرست میں داخل کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج
محل صرف - میں نے تم کو اپنی آسائش کے لئے
خاص خاص خدمتوں پر ماموُر کر رکھا ہے (توبۃ النصوح)

ماموُر ہونا:- (پہ یا پر کے ساتھ) کوئی کام سپرد
کیا جانا، کسی عہدے یا کسی کام پر مقرر کیا جانا،
کسی عہدہ پر فائز ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج
دل کو بھی دی گئی ہے خدمت دردِ ابدی
صرف آنکھیں ہی مری رونے پہ ماموُر نہیں عزیز لکھنوی
محل صرف - ان حضرات کی آمد کا زمانہ غالباً نواب
آصف الدولہ بہادر کا عہد تھا قاضی نعمت اللہ شہزادوں
کی اصلاح پر ماموُر ہوئے اور حافظ نور اللہ کا تعلق
دربار اودھ سے ہوگیا۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

ماموُل:- امید کیا گیا، وہ چیز جس کی امید ہو۔
عربی صفت۔
آیا تھا کبھی یار سو ماموں میں اسکے
بستر پہ گرے رہتے ہیں بیمار سے اب تک میر
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اردو میں عام طور سے نہیں بولتے

ماموُن:- محفوظ، بےخوف، امن کیا گیا۔ عربی
صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اردو میں زیادہ تر "مامون و محفوظ"
عطفی ترکیب کے ساتھ زبانوں پر ہے۔ یہ تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان ہے۔

ماموُن:- ۲ ہارون رشید خلیفہ بغداد کے بیٹے
کا نام۔ عربی، مذکر (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ پورا نام عربی ترکیب کے ساتھ ——
"مامون الرشید" تھا فارسی ترکیب کے ساتھ
ماموں رشید (بنون غنہ) بھی کہتے ہیں۔

ماموں:- (بواو معروف و نون غنہ) ماں کا بھائی
برادرِ مادر۔ خال۔ اردو مذکر، رائج۔
جو ہیں نسبتی بھائی گھمن ہے نام
جو ماموں ہیں حیدر کے ہیں وہ غلام (اختر شاہ اودھ)
قول فیصل:- ماموں زاد بھائی، ماموں زاد
بہن کی ترکیبوں سے بھی بولتے ہیں۔ ماموں کی بیوی کو ممانی کہتے ہیں
ممانی جان، ممانی اماں وغیرہ بھی کہتے ہیں۔

ماموں:- ۲ عورتیں رات کو سانپ کا نام نہیں
لیتی ہیں اور ماموں کہتی ہیں۔ اردو مذکر، عورتوں
کی زبان۔
پھکنے سے دبا دیتی جو کالا ہے بلا سے
ماموں نے مجھے دیکھ لیا سسر نہ نکالا جان صاحب
اودھی ممانی جان نگوڑا دھڑکا دل میں بیٹھ گیا
اتنا جیسا موٹا سارا ماموں بل میں بیٹھ گیا افتخار
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں
"ماموں بھی زبانوں پر ہے (بغیر نون غنہ)
جو بڑھ کے باجی یہ بس ہوں بولی تو بیری تو تو کیں ماموں بیٹے
نہیں ہے ماموں تو اس سے پوچھو حیا ہے بیری کا گواہ تو بھی
رنگین دہلوی

ماموں کے کان میں انٹے بھانجے اینڈے اینڈے پھرا:- پرائے مال
پر چھینا جھپٹی یعنی دوسروں کی دست پر اتراتا
کہاوت (لغات النساء خزینۃ الامثال)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ ماموں کے
کان میں بالیاں بھانجے اینڈے اینڈے پھریں
بولتی ہیں۔

مامی:- طرفداری، ماں جیسی طرفداری
مادرانہ حمایت، جانب داری اور رعایت
اردو مؤنث، عورتوں کی زبان۔

مامی پینا:- کسی کی طرفداری کی بات کہنا۔
کھلم کھلا جانبداری کرنا، طرفداری کرنا، پچ کرنا،
پاسداری کرنا، رو رعایت کرنا۔ اردو محاورہ
عورتوں کی زبان۔
حق ماں کا بھی سمجھو نہ پیو مامی دلہن کی
بٹیا تمہیں لائق ہے کہ بات چلن کی جان صاحب
قول فیصل۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں
مامی نون غنہ کے ساتھ ہے۔

مولف کے نزدیک انھوں نے غلط لکھا ہے لکھنؤ میں مامی بغیر نون غنہ ہی رائج ہے۔

مامیران، مامیرا :- ایک قسم کی زرد مائل بہ سبزی ہلدی کی طرح گرہ دار پتلی جڑی بوٹی جو آنکھ میں پڑتی ہے۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

"ایک قسم کی زرد جڑی مائل بہ سبزی جو ہلدی کی طرح گرہ دار مگر پتلی پتلی ہوتی ہے اور آنکھ کی دوا میں اکثر پڑتی ہے۔ مزاجاً چوتھے درجے میں گرم و خشک۔ بعض لوگوں نے یرقان کے واسطے بھی نہایت مفید لکھا ہے۔ عربی میں اسے بقلۃ الخطاطیف اور شجرۃ الخطاطیف کے نام سے نامزد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب ابابیل کا بچہ گھونسلے میں اندھا ہو جاتا ہے تو اس کی ماں ممیرے کی ایک ٹہنی لاکر آشیانہ میں رکھ دیتی ہے چنانچہ اس سے اس کے بچے کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔ ایک قسم کی ہلدی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر ممیرا ہے جو اردو ہے۔

ماں :- (بنون غنہ) مادر، والدہ۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

ماں یہ کہتی تھی کہ شبیر کا سب صدقہ ہے
ورنہ تھی جان کہاں اتنی مرے پیاروں میں جلیس

قول فیصل۔ بچے اپنی ماں کو جب پکارتے ہیں تو اماں کہتے ہیں۔ بقیہ صورتوں میں ماں ہی کہتے اماں بھی فصیح و رائج ہے۔

مان :۱ـــ (با علان نون) عزت، قدر، منزلت لکھنؤ میں مان ہت اور مان تان بھی کہتے ہیں سنسکرت، مذکر۔

الطاف و کرم غیر دل پہ رتھا سے تمھارا
تم جانتے ذرہ بھی نہیں مان کسی کا — ظفر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں تنہا نہیں بولتے مان ہت مان تان یا مان دان کی ترکیبوں سے عورتیں بول دیتی ہیں۔

مان :۲ـــ خاطر، تواضع، آؤ بھگت، مدارات جیسے مان کا بیڑا ہیرا سمان ہے۔ مان کا پان بہت ہے۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے مان کا پان بہت ہے کی ترکیب سے ہی بولتے ہیں۔

مان :۳ـــ گھمنڈ، غرور، تکبر، نخوت، دماغ مزاج۔ اردو مذکر۔

خط آنے پہ اے حسن نیا مان رہے گا
ایسے میں اگر ملیئے تو احسان رہے گا — اکبر

اتنا ستم نہ کیجئے مری جان۔ جان جان
یکساں نہیں رہے گا ترا مان۔ مان مان — میر سوز
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب یہ متروک ہے۔

مان :۴ـــ ناز، نخرہ تمکنت، غمزہ، ارمان چاؤ، آرزو، تمنا، شوق، چوچلا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں کمی کے ساتھ آرزو تمنا خواہش مطالبہ کے معنی میں کمی کے ساتھ بول دیتی ہیں اور وہ بھی اس مصرعے کی صورت میں
ع جو مان نہ پوری ہو تو اس مان پہ لعنت

مان :۵ـــ عشقیہ باتیں، محبت کی باتیں، رس بتیاں انداز، پیمانہ، گیل۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مان :۶ـــ گھر، خانہ، مکان جیسے خانماں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔

مان :۷ـــ اسباب خانہ، اثاثہ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مان :۸ـــ اختیار، قابو، قبضہ، دسترس۔ اردو صفت، مذکر، عورتوں کی زبان

قول مصرف۔ میرا لڑکا میرے مان کا نہیں ہے آپ مجھ سے بیکار کہہ رہے ہیں۔ میں لاکھ سمجھاتی ہوں لیکن وہ نہیں مانتا۔

مان :۹ـــ ماننا کا امر کا صیغہ، تسلیم کر، قبول کر منظور کر، اقرار کر۔ اردو فصیح، رائج۔

ڈرنا الہائے زار سے میرے خدا کو مان
آخر نوائے مرغ گرفتار بھی نہیں — غالب

مان :۱۰ـــ راضی ہو، اجازت دے، مان نہ مان میں تیرا مہمان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔

مانا :۱ـــ فرض کیا، تسلیم کیا، منظور کیا، جانا، بالفرض۔ اردو، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے اس کا صرف کلمات بیانیہ کے ساتھ ہی ہے۔

بیتابیٔ دل حد ادب سے نہ گذرنا
مانا کہ وہاں لہجہ مانوس میں ہو بات — محشر لکھنوی

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک — غالب

مانا :۲ـــ مشابہ۔ فارسی صفت

خاتم دست سلیماں کے مشابہ لکھیے
سر پستان پریزاد سے مانا کہیے — غالب
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس طرح نہیں بولتے۔

مانامست، مانمنت :- غل شور مچانا کے ساتھ

عورتوں کی زبان۔

"لکھنؤ کی مستورات منہا منتھ بھی بولتی ہیں۔"
(فرہنگ اثر)

"میں ایک نہ مانوں گی منہا منتھ مچاؤں گی"
(فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ مؤلف تائید کرتا ہے لیکن یہ خالص عورتوں کی زبان ہے اور اب مانت یا ماناامت بہت کمی کے ساتھ ہے۔

ماناامت مچانا:۔ شور کرنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

جب وہاں بھی پتا نہ پائیں گے
کہو کیا ماناامت مچائیں گے — شوق

قول فیصل۔ اب اکثر یا بیشتر زیادہ تر منہا منتھ مچانا عورتیں بولتی ہیں۔

ماں اُپلی باپ تیلی بیٹا شاخ زعفران: جب کوئی نیچ قوم کا کمینہ شیخی مارے تو اس کے حق میں یا کوئی ادنیٰ اکثر خاندانی ہو جائے تو اس کی نسبت بولتے ہیں۔ اردو مثل۔

(خزینۃ الامثال وغیرہ از اللغات اردو جدید)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔ عورتیں اس جگہ ماں ٹینی باپ کلنگ بچے نکلے رنگ برنگ زیادہ بولتی ہیں۔

ماں باپ:۔ والدین۔ ماں اور باپ، مادر و پدر۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

نہ رہے گی کبھی سسرال میں جا کر تب تک
سر پہ لڑکی کے ہے ماں باپ کا سایہ جب تک — رنگین

قول فیصل۔ جاہل طبقہ اسی جگہ ماں باپوں بھی بول دیتا ہے۔

ماں باپ:۔ آقائے مذکر کی طرف خطاب کرکے اس کو ماں اور باپ تصور کرتے ہیں۔
(عام بازاری زبان)

قول فیصل۔ عوام اور جاہل اس جگہ مائی باپ بول دیتے ہیں جس کے معنی ہم سے بڑا استاد گرو وغیرہ ہیں۔

ماں بھٹیاری پوت فتح خاں:۔ اپنی حیثیت سے بڑھ جانے والے کو کہتے ہیں۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ماں بھری:۔ ۱ مشتاق، آرزومند، پر ارمان۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال۔

ماں بھری:۔ ۲ مغرور، دماغدار، مزاجدار، متکبر۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اسی جگہ دماغدار زبانوں پر ہے کمی کے ساتھ ماں بھری بھی عورتیں بول دیتی ہیں۔

ماں بہن:۔ ماں اور بہن، مادر و ہمشیرہ، اردو، رائج۔

ماں بہن پُنّا:۔ کسی کی ماں اور بہن کو برا بھلا کہنا، گالیاں دینا، کسی کی ماں بہن میں عیب نکالنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان

ماں بہن کرنا:۔ ماں بہن کو گالی دینا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ مادر پدر کرنا یا ماں بہن کی گالیاں دینا بولتے ہیں۔

ماں بیٹوں میں چھنالا نہیں چھپتا:۔ قریبی رشتہ داروں یا پاس رہنے والوں سے عیب نہیں چھپ سکتا۔ (وغیرہ از اللغات اردو جدید)

قول فیصل۔ کمی کے ساتھ لکھنؤ کی عورتیں بول دیتی ہیں۔

ماں بیٹوں میں فلاں غائب:۔ اپنوں ہی میں کوئی چیز گم ہو جانا۔ اردو صرف بازاری زبان۔

قول فیصل۔ اسی جگہ ماں بیٹے میں فلاں غائب بھی کمی کے ساتھ ہے۔

ماں بیٹوں میں لڑائی ہوئی لوگوں نے جانا بیر پڑے:۔ اپنوں کی لڑائی اور خفگی دیرپا نہیں ہوتی، آپس کی لڑائی کوئی لڑائی نہیں سمجھی جاتی۔ اردو مثل عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب محاورات ہندوستان نے اس مثل کو یوں لکھا ہے۔ "ماں بیٹے میں لڑائی ہوئی لوگوں نے جانا بیر پڑا" یہ بھی کمی کے ساتھ رائج ہے۔

ماں پسنہاری بھلی، باپ ہفت ہزاری نہ بھلا:۔ باپ کی محبت سے ماں کی محبت زیادہ ہونے کی نسبت بولتے ہیں۔ اردو مثل۔ عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

ماں پسنہاری پوت چھبیلا، جوڑ پر باندھے بور کا تھیلا:۔ ماں باپ تو غریب لیکن بیٹا اپنے کو دولت مند ظاہر کرے تو کہتے ہیں۔
(خزینۃ الامثال)

قول فیصل۔ شاید ہی لکھنؤ کی عورتیں بولتی ہوں۔

مانتا:۔ منت، اپنے اوپر کسی بات کا فرض کر لینا۔ آن ۲ تعظیم و تکریم، آؤ بھگت

قدر دانی جیسے وہاں جاتے ہی اس جوگی کی بڑی مانتا ہو گئی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں معنی ۲ میں آؤ بھگت زبانوں پر ہے جو عوام کی زبان ہے ۔

مان تان :۔ کسی رسم پر عمل کرنا مذکر (لکھنؤ عورتوں کی زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ آؤ بھگت کے معنوں میں مان دان لکھنؤ کی عورتیں بولتی ہیں ۔ مان تان بھی کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے ۔

مانتا ہوں :۔ قائل ہوں ، مُقِر ہوں استادی ہوشیاری عیاری تسلیم کرتا ہوں ۔ کیا کہنا کیا بات ہے ۔ اردو صرف عوام کی زبان ۔

اک زمانے میں پڑ گئی ہلچل
ؔ مانتا ہوں تمہاری چتون کو

ماں ٹینی باپ کلنگ بچے نکلے رنگ برنگ :۔ دو غلے یا نالائق خاندان کی بری اولاد کی نسبت بولتے ہیں ۔ مثل ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب محاورات ہندوستان نے مثل اس طرح لکھی ہے ۔ "ماں ٹینی باپ کلنگ جن کے بچے رنگ برنگ" اور معنی ہیں ماں کم ذات والی یا کم اصل اور باپ اچھے خاندان والا اور کوئی بچے ان کے ماں پر پڑے ہوں کوئی باپ پر"

مؤلف کے نزدیک صاحب نور اللغات نے مثل جس طرح لکھی ہے اسی طرح بولتے ہیں اور صاحب محاورات ہندوستان نے جو معنی لکھے ہیں وہ معنی صحیح ہیں ۔

مانج :۔ (ہندی نون غنہ) دلدل کی زمین ہندی اسم مؤنث ، پورب کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مانج :۔ ۲ کچھار ، ترائی ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ۔

مان جانا :۔ ۱ تسلیم کرنا ، قبول کرنا ۔

فقرہ :۔ ایک بات تو مان جاؤ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس محل پر مان لینا زبانوں پر زیادہ ہے ۔

مان جانا :۔ ۲ (طنزاً) استاد ماننا ، کسی کی استادی کا قائل ہو جانا ۔ کسی کو اپنے سے بہتر تسلیم کر لینا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

آئے ہیں وہ بکھرائے ہوئے زلف دوتا کو
کہتے ہیں کہ ہم مان گئے زلف دوتا کو ؔجلیل

قول فیصل ۔ اعتراف کرنا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں ۔

ایسے تنک مزاج کو اپنا بنا لیا
حق تو یہ ہے کہ وہ بھی نہیں مان تو گیا ؔظہیر دہلوی

مان جانا :۔ ۳ راضی ہو جانا ، خوش ہو جانا ناراضی دور ہو جانا ۔ اردو صرف عوام کی زبان

آخر ہو رات وصل کی کب تک نہیں نہیں
بس بس! خدا کو مان کے اب مان جائیے ؔامیر مینائی

مانجائی :۔ (بنون غنہ) سگی بہن ، بہن ، اردو مؤنث ۔ عوام کی زبان ۔

مانجایا :۔ (بنون غنہ) سگا بھائی ، بھائی ۔ اردو مذکر ، عوام کی زبان ، قلیل الاستعمال

قول فیصل ۔ اسی جگہ ماں جائے بھی بولتے ہیں

ع ۔ اے میرے شہید اے مرے ماں جائے برادر ؔانیس

بہن کے لئے ماں جائی بولتے ہیں ۔

مانجنا :۔ ۱ صاف کرنا ، برتن ملنا ، دھونا ، برتن وغیرہ سے کثافت دور کرنا ۔ اردو صرف ، عوام کی زبان ۔

قول فیصل ۔ مانجنا کا صرف دانتوں کے ساتھ بھی ہے یعنی دانتوں سے کثافت دور کرنا ۔

مانجھ کر دانت اس در یکتا نے جو کیں کلیاں
آب گوہر کا چھٹا فوارہ ہی موتی جھڑیں یا ؔامانت

مانجھنا :۔ ۲ سوتنا ، سادی وغیرہ کا تر کپڑے سے صاف کرنا ۔ اردو صرف ، کنگوے بازوں اور ڈور والوں کی اصطلاح ۔

مانجھنا :۔ ۳ کنایۃً کسی علم و ہنر یا اور کسی کام میں کسی کا مشاق ہونا ۔ اردو صرف عوام کی زبان

قول فیصل ۔ اس جگہ منجھ جانا بھی زبانوں پر ہے جیسے شاگردوں میں جاتے جاتے اور پڑھتے پڑھتے کافی منجھ گئے اب کوئی جھجک باقی نہیں ہے ۔

مانجھ :۔ ایک راگنی کا نام ۔ اردو مؤنث ، موسیقی دانوں کی اصطلاح ۔

محل صرف ۔ یہاں سے درد کی طرح اٹھتے تو فرنگی محل میں حیدر جان کے یہاں پہنچے ۔

نکلے خیمے سے جو ہتھیار لگائے عباسؑ
چڑھ کے رہوار پہ میدان میں آئے عباسؑ

اس سوز کو ایسی نازک آواز سے سارنگ کی مانجھ میں ادا کیا کہ سامعین لوٹن کبوتر ہو جاتے تھے ۔ (فسانہ آزاد)

مانجھ :۔ وسط ، بیچ ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مانجھا :۔ ۱ (بنون غنہ) کوٹا اور کپڑ چھان کیا ہوا شیشہ ، پکے ہوئے چاولوں کی لیدی ملا کر اور رنج یا اور کوئی رنگ ڈال کر ڈور کو سوتتے ہیں اور اس کو مانجھا کہتے ہیں ۔

وہ کلف دار مصالحہ جو ڈور پر تیزی اور برائی اور کاٹ پیدا کرنے کے لئے پھیرتے ہیں ۔ اردو مذکر ، متروک

دے اسی آگہ کوٹ کر مانجھا تو اپنی ڈور کو
شیشۂ دل میرے پہلو میں ہو چکنا چور ہے ناسخ

اس سنت کو جو کاغذ یادی کا شوق ہو
مانجھا بناؤں کوٹ کے بوتل شراب کی اسیر

مستوں کی طرح جھوم رہا ہے تراپتنگ
کیا شیشۂ شراب کا مانجھا ہے ڈور پر رند

قول فیصل۔ اب سوتی ہوئی ڈور کو مانجھا کہتے ہیں جس پر یہ لبدی پھیری جاتی ہے۔

مانجھا: ۲۔ وہ دعوت جو دولھا کی طرف سے شادی سے پہلے دی جاتی ہے۔ پنجاب کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مانجھا: ۳۔ پلنگ، چارپائی، ماچیا، کھاٹ، کھٹیا جیسے مرے نہ مانجھا لے دکھاوت یعنی نہ تو مرتا ہی ہے کہ گھٹ کو لے جائیں اور نہ تندرست ہی ہوتا ہے کہ پھر چارپائی پر ڈال دیں۔ چونکہ ہندو لوگ چارپائی پر مرنا برا خیال کرتے ہیں اس وجہ سے جب آدمی مرنے کو تیار ہوتا یا اس کی زیست سے نا امید ہو جاتے ہیں تو اسے چارپائی سے اتار لیتے اور زمین پر ڈال دیتے ہیں۔) پنجاب کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مانجھا: ۴۔ زرد رنگ کی پوشاک جو دولھا دلھن کو مانجھے میں پہناتے ہیں۔ اردو مذکر رائج

قول فیصل۔ مانجھا آنا، مانجھا دینا اس کے صرف ہیں۔ اور پہننا اور پہنانا بھی اسکے صرف ہیں۔

مانجھا: ۵۔ وہ میدان جو دریا کے دونوں طرف ہو اور طغیانی کی حالت میں اس پر پانی گزرے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مانجھا: ۶۔ نکاح سے چند روز پیشتر دولھا دلھن گھر سے باہر کی آمد و رفت موقوف کر کے گھر کے گوشے میں بیٹھتے ہیں اس کو بھی مانجھے بیٹھنا کہتے ہیں نمبر ۲، ۳، ۵ میں لکھنؤ میں بیشتر مانجا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔ لکھنؤ میں بلا اختلاف مانجھا ہے۔ مانجا کوئی نہیں بولتا۔

صاحب نور اللغات نے دولھا کو بھی مانجھے بٹھا دیا اور گھر کی چار دیواری میں بند کر دیا حالانکہ یہ پابندی صرف دلھن پر عائد ہوتی ہے۔ دولھا پر کوئی روک نہیں ہوتی البتہ دلھن ایک کمرے میں مرکان کے اندر بیٹھی رہتی ہے مکان میں بھی آزادی سے نہیں گھومتی اور اس کی ہمجولیوں کے سوا کوئی اس کے پاس نہیں آنے جاتا اس کے جسم میں خوشبو کے لئے ابٹنا ملا جاتا ہے اور سہیلیاں چہل سے ایک دوسرے کے منھ پر مل دیتی ہیں۔ اسے ابٹنا کھیلنا کہتے ہیں۔

مانجھے بیٹھنے کو مائیوں بیٹھنا بھی کہتے ہیں میرا شعر ہے۔

غنچہ ہے جیسے مائیوں بیٹھے کوئی دلہن
شائستگی کی حد نہیں رکھی بہار نے "

مؤلف تائید کرتا ہے لیکن اب مائیوں بیٹھنا متروک ہے۔

مانجھا دینا: دہلی پتنگ کی ڈور پر کے ہوئے شیشے اور سریش اور گیرو وغیرہ کو برش یا کچھ وغیرہ میں ملا کر پھیرنا۔ (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ اب مانجھا سوتنا کہتے ہیں۔

مانجھ دار: (دہلی) منجھدار تم نے اسکے لئے اس (آزادی) کا ہاتھ پکڑا تھا کہ مانجھ دار میں اس کو چھوڑ کر چلی دوگے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بھی بہت کمی کے ساتھ کسی زمانے میں بولا جاتا تھا۔

پار جس سے ترا یہ بیڑا ہو
دے مجھے مانجھدار میں نہ ڈبو دہشت گزار

اہل لکھنؤ اب منجدھار ہی بولتے ہیں۔

مانجھے بٹھانا: مانجھے کے کپڑے پہنا کے لڑکی کو بٹھانا۔ اردو صرف، رائج۔

گلشن آرا کو مانجھے بٹھلایا
ادھر اس کو بھی مانجھا بھجوایا قلق (طلسم الفت)

قول فیصل۔ اس کا لازم "مانجھے بیٹھنا" بھی رائج ہے۔

مانجھے کا جوڑا: زرد رنگ کا جوڑا دولھا دلہن کو مانجھے میں پہناتے ہیں۔ اردو مذکر رائج۔

محل ضرب۔ لڑکیاں حسن آرا بیگم کو مانجھے کا جوڑا پہنا کر باہر لائیں۔ (بنات النعش)

مانجھی: ملاح، ناخدا، کشتی بان، ناؤ چلانے یا کھینے والا۔ اردو مذکر، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس کی جمع مانجھیوں ہے۔

بتاؤ مانجھیو تم کو قسم ہے گنگا کی
کہ کدھر وہ کھیل رہے ہیں سکار کھیلی کا ناسخ

مانجی: (نون غنہ) وہ گیرو کی قطع کا آلہ جو کسم کا رنگ ٹپکانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہندی مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:۔

لکھنؤ میں اسے رینی کہتے ہیں (بفتح اول) میری ایک نظم کا شعر ہے۔

وہ دیہاتی لڑکی وہ مست شباب
وہ زلفت کہ رینی کا ٹیکا شہاب (راقم)

سوکت تائید کرتا ہے۔

ماں چھوڑ موسی سے ٹھٹھا :- بے محل کسی چھوٹے کے اپنے بڑے سے مذاق کرنے کے محل پر بولتی ہیں - اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی جگہ ماں چھوڑ موسی سے مذاق بھی بول دیتی ہیں۔

ماں چھنیل باپ کوا :- دوغلہ، کم اصل آدمی۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔

ماند :- (بہ نون غنہ) گوبر کا ڈھیر، سرگین بستہ جسے اپلوں کی طرح جلاتے ہیں۔ ہندی مونث۔ (نور اللغات)

ہونٹ موٹے ہیں کہ اپلے ماند کے
یا کہ ہیں ٹوٹے کنارے ناند کے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ماند :- غار بھٹ، کھوہ، گپھا۔ پورب کی زبان۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بہت کم کے ساتھ اس شعر کی شکل میں کہہ سکتے ہیں اور وہ بھی ماند نہیں بلکہ مان۔

جس مان میں گیدڑ نہیں اس مان پہ لعنت
جس پان میں کتھا نہیں اس پان پہ لعنت

ماند :- وہ چیز جس کی آب و تاب اور چمک جاتی رہی ہو۔ بے آب و تاب، بے رونق، بے روپ، میلا، بے صفا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

یہاں جو تشریف آپ لائے کدھر سے یہ آج چاند نکلا
کہا کہ ناکتخدائی بھی جس کے آگے جو خوب سوچو تو ماند نکلا (انشا)

ماند :- ہلکا، پھیکا، مثلاً رخ کا عکس، مدھم رنگ۔ اردو صفت، دہلی کی زبان۔

بنایا ہے کمبخت نے ماند کتنا
نہ ہے ایسا کوئی مزید اور جتا (رنگین دہلوی)

ماندا :- (بہ نون غنہ) بیمار، مریض، علیل، روگی۔ اردو صفت مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ بطور تانیث "ماندی" بولتے ہیں جیسے "روح افزا نسا تھا کچھ ماندی تھی۔ دبلی ہو گئی ہو گی" (فسانہ آزاد)

ماندا :- لفظ تھکا جو شکل گشتہ یعنی تھکے ہوئے کے معنی پر بولا جاتا ہے اس کا مرادف یہ لفظ آتا ہے - اردو، صفت فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کوئی ڈفلی، کوئی ہارمونیم بجاتا ہے کوئی دن بھر کا تھکا ماندا مزے سے لیٹا ہوا کہانی کہہ کر اپنے عزیزوں کو خوش کرتا ہے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ بصورت جمع تھکے ماندوں بھی بولتے ہیں۔

ع منزل پہ بھی پایا نہ تھکے ماندوں نے آرام (انیس)

تانیث کے لئے تھکی ماندی زبانوں پر ہے۔

ماندا پڑنا :- عاجز ہونا، بیمار ہونا، تھکا ہوا ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

وحشت میں ماندا پڑا ہو گا کہیں سائے کے ساتھ
بڑھ گیا آگے ہزاروں کوس میں فرہاد سے ناسخ

مان دان :- کسی رسم پر عمل کرنا۔ عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل۔ آؤ بھگت کرنا کے معنوں میں عورتیں بولتی ہیں جیسے سسرال میں ان کی بہت مان دان ہے سب ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں۔

ماندا ہو جانا :- بیمار ہو جانا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ تانیث کے محل پر ماندی ہو جانا، زبانوں پر ہے۔ جیسے اس نے آنکھوں کو گردش دے کر بناوٹ سے مختصر عذر کیا کہ میں کل سے ماندی ہو گئی آج تجھ کو ہوش آیا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

ماند پڑ جانا :- مدھم ہو جانا، پھیکا پڑ جانا، آب و تاب نہ رہنا، بے روپ ہو جانا۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

ماند کرنا :- بے روپ کرنا، آب و تاب کھونا، چمک دمک زائل کرنا، بے رونق کرنا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

کرے حسن کو کوئی کس طرح ماند
لگے چھپنے ہم کہیں خاک ڈالے سے چاند (میر حسن)

ماندگی :- (بفتح اول و حذف الف) تعب، تکان، کسل، سستی، تھکن، پریشانی، فارسی مونث قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ ہر ایک اپنی اپنی خدمت پر مستعد نہ ماندگی نہ کسل نہ تکان۔ (توبۃ النصوح)

مرگ اک ماندگی کا وقفہ ہے
یعنی آگے چلیں گے دم لے کر (میر)

قول فیصل۔ در ماندگی و واماندگی کی ترکیبوں سے پڑھا لکھا طبقہ بولتا ہے۔

ماندگی :- (بہ نون غنہ) علالت، بیماری، ناسازی طبیعت، روگ، آزار۔ اردو مونث عورتوں کی زبان

محل صرف۔ کیا گنوار ماندگی میں ہمیشہ مرہی

جاتے ہیں۔ وہ بخار میں برابر پُھٹے کھاتے ہیں جنھوں
کی روٹی اڑاتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ماندگی اترنا:- تھکن اترنا، تھکن دور ہونا
اردو صرف، متروک۔

تھکے تھے راہ میں منزل پہ ماندگی اتری
ملا ہے چین لحد بے قرار کے باعث (جالب)

ماندگی دکھی:- بیماری، آزار، علالت
اردو، عورتوں کی زبان۔
قول فیصل۔ اب عورتیں اس محل پہ بیماری
دکھی زیادہ بولتی ہیں جیسے بچوں والے گھر میں
بیماری دکھی لگی ہی رہتی ہے۔

ماندہ:- تھکا ہوا، خستہ۔ فارسی صفت
(نور اللغات)
قول فیصل۔ تنہا مستعمل نہیں۔

ماندہ:- (بضم اول وحذف الف) بچا ہوا
پیچھے چھوٹا ہوا۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال
قول فیصل۔ باقی ماندہ وغیرہ کی ترکیب سے
بولتے ہیں۔

ماندہ ہوجانا:- بدرپ ہوجانا، آب وتاب
کا نہ رہنا، مدھم پڑجانا، بے رونق ہوجانا۔ اردو
صرف، فصیح، رائج۔

بٹتے ہیں سونے روپے کے چھلے حضور میں
ہے جس کے آگے سیم وزر مہر و ماہ ماندہ (غالب)

ماندہ ہوجانا:- رنگ کا پھیکا پڑجانا، ہلکا رنگ
ہوجانا، رنگ اتر جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مانڈ:- (تلفظ مانڑ) پیچ، مانڈی، کانجی
ابلے ہوئے چاولوں کا پانی۔ ہندی، مذکر۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ میر حسن نے
دور دورہ اور سامان کے معنوں میں کہا ہے جو اب
متروک ہے۔

زلیخا ہے عیش وعشرت کا وہاں مانڈ
کہیں ناچیں ہیں کشمیری کہیں بھانڈ (میر حسن)

مانڈ:- ایک قسم کا مارواڑی گیت (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مانڈا:- ایک قسم کی نہایت پتلی اور بڑی روٹی
جو میدہ میں گھی ملا کر تنور میں پکائی جاتی ہے
پوری، لچئی، ہندی مذکر (نور اللغات)
قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے علاوہ مانڈا کی
ترکیب سے زبانوں پر ہے۔ کبھی کے ساتھ مانڈہ حلوا
بھی بولتے ہیں۔ جیسے شب برات کا مانڈہ حلوہ حرام
عید کی سوئیاں حرام (دنبات النعش)
بصورت جمع مانڈے بھی دہلی کی زبان ہے۔
"سموسے بن رہے ہیں مانڈے پک رہے ہیں"
(چیستر پہیلی)

مانڈا:- سفید جالا جو آنکھ کی پتلی پر آجاتا ہے
آنکھ کی پتلی پر کی جھلی۔ اردو مذکر۔ عوام کی زبان
قلیل الاستعمال۔

مال زادی ہوگی تو کیا بچوں ہی کو کھائے گی:- برا آدمی بھی اپنوں کا ضرور
لحاظ و پاس کرتا ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)
"انسان غیروں کے ساتھ کیسا ہی سلوک اور
برتاؤ کرے مگر اپنوں کا ضرور خیال رکھے گا"
(محاورات ہندوستان)
قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مانڈل:- حلقہ آہنی جو پانی کے چرس
کے منہ پر لگا رہتا ہے۔ ہندی، مونث۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مان ڈھینا:- تکبر یا نخوت نہ رہنا، گھمنڈ
جاتا رہنا، غرور ڈھینا، غرہ ڈھینا۔
(نور اللغات و لغات النساء)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مانڈی:- پیچ، کانجی، کلف، مادا، ہندی
مونث۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ دھوبیوں کی اصطلاح ہے۔

مان رکھنا:- بات رکھنا۔ خاطر و مدارات کرنا۔
تعظیم و تکریم کرنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مان رکھنا:- تمنا پوری کرنا، مراد بر لانا
آرزو بر لانا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔

مان رکھنا:- بات ماننا، کسی کا کہا مان لینا
حکم بجا لانا۔ فقرہ:- خدا ابا جان کو سلامت
رکھے وہی سر امان رکھتے ہیں۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ بہت کم کے ساتھ عورتیں
بول دیتی ہیں۔

مان رہنا:- عزت رہنا، بات رہنا۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مان رہنا:- (ہندو) ماتحت رہنا، زیر سایہ
رہنا۔ تابع رہنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

مانس:- (بفتح سوم) انسان، آدمی۔
اردو میں مرد کا نس اور بھلا مانس کی ترکیب
سے مستعمل ہے۔ ہندی، مذکر (نور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں۔

فصحائے دہلی اس لفظ کو علیحدہ استعمال نہیں کرتے بھلا مانس البتہ بولتے ہیں۔ جب بن مانس کہیں گے تو جنگلی آدمی یا بندر سے مراد ہوگی۔"

دہلی کی قید نہیں اہل لکھنؤ بھی بھلا مانس ہی کی ترکیب سے بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔ جیسے

جیب بیبب خدا ہر بھلے مانس کو بری صحبت سے بچائے۔ یہ تمھیں سوجھی کیا کہ اس جلسہ میں آئے (فسانۂ آزاد)

بہرحال فصحائے لکھنؤ اس لفظ کو استعمال نہیں کرتے۔ مرد مانس اہل لکھنؤ نہیں بولتے بن مانس بولتے ہیں۔ عورتیں اور عوام بھلا مانس اور بن مانس (بضم نون) بھی بول دیتے ہیں۔

ماں سرنگی باپ تنبورہ :- کلانوت بچہ جس کی ماں ڈومنی اور باپ ڈوم ہو، میراثی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مانس گند :- (بفتح سوم و چہارم) آدمی کی بو، آدمی کے پسینہ کی بو۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ اگر کبھی ریاح کی بدبو اور کوئی بدبو دماغ میں آتی ہے تو بچے اور عوام مانس گندھ بھی بول دیتے ہیں۔

مانسون :- (MONSOON) موسمی ہوا جو بارش لاتی ہے۔ انگریزی مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ آنا کے ساتھ اس کا صرف ہے مانسونی بارش بھی بول دیتے ہیں۔

ماں سے سوا چاہے سو پھاپھا کٹنی کہلائے :- ماں سے زیادہ پیار جتانا ضرور کسی خاص بات پر مبنی ہوتا ہے اردو مثل

اصغری نے کہا۔ بوا بیگم صاحب سے بڑھ کر محبت کا دعویٰ ہی دعویٰ ہے وہی کہاوت ہے ماں سے سوا الخ (بنات النعش) (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ خاص عورتوں کی زبان ہے۔

ماں صدقے جائے :- مائیں اپنے بچوں سے کوئی کام لیتے وقت پیار میں یہ فقرہ بولتی ہیں۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

ع ماں صدقے جائے آج تو مرنے میں نام ہو ابتک

مانع :- (بکسر نون) منع کرنے والا، روکنے والا، سد راہ، باز رکھنے والا، مزاحم ہونے والا۔ عربی صفت، صیغۂ اسم فاعل فصیح، رائج۔

ترس کھا کر جو شاید وصل کو راضی بھی وہ ہوتے
وہم آغوشی کو مانع غمزۂ شرم و حیا ہوتا شرف

مانع :- خدائے پاک کا نام یعنی جسے چاہے اور جو چاہے دیتا اور جسے چاہے اور جو چاہے نہیں دیتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ضرور ہے لیکن عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مانع آنا :- روکنا، مزاحم ہونا۔ معترض ہونا روکنا، سد راہ ہونا، اردو صرف، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

دل لگا کر آپ بھی غالب مجھی سے ہوگئے
عشق سے آتے تھے مانع میرزا صاحب مجھے غالب

مانع ہونا :- مزاحم ہونا، سد راہ ہونا، روکنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

گلی سے تری ہم تو اٹھ کر چلے تھے
ہوا ضعف مانع تو ناچار ٹھہرے مصحفی

ماں فقیرنی پوت فتح خاں :- کم اصل اور نیچ خاندان کے معزز آدمی کی نسبت بولتے ہیں۔ مثل (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں یہ مثل نہیں بولتیں۔

مانک :- رتن، جواہر، گوہر، سنسکرت مذکر عوام مانک بولتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مانک بالفتح بولتے ہیں اس سے مراد یاقوت ہوتا ہے۔

ماں کا بڑا اسمان :- پیار محبت کی تھوڑی چیز بہت ہوتی ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ماں کا پان بہت ہوتا ہے :- عزت کے ساتھ تھوڑا ملنا بھی بہت ہوتا ہے۔

خاطر داری سے تھوڑا ملے وہ بھی بہت ہے۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی جگہ صرف "ماں کا پان بہت بھی" عورتیں بول دیتی ہیں۔

ماں کا پیٹ کمہار کا آوا :- جس طرح کمہار کے آوے سے برتن سرخ و سیاہ پکے اور کچے نکلتے ہیں اسی طرح ماں کے پیٹ سے بھی کالے اور گورے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ مثل وہاں بولی جاتی ہے جہاں ایک ہی ماں باپ کے بیٹے بعض خوبصورت اور بعض بدصورت ہوں۔ مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب محاورات ہندوستان نے اس مثل کو اس طرح لکھا ہے :-

"ماں کا پیٹ کمہار کا آوا کوئی کالا کوئی گورا یعنی ایک ہی جگہ سے مختلف اقسام کی چیزیں نکلنا ایک ماں باپ کے لڑکے رنگ برنگ۔

لکھنؤ کی عورتیں کمی کے ساتھ اس طرح بولتی ہیں ماں کا پیٹ کمہار کا آنواں الخ

ماں کا دودھ :- شیر مادر، نہایت مفید
حلال، ہندی مذکر (نور اللغات)
قول فیصل - اصلی معنی میں تو ماں کا دودھ
بول دیتے ہیں۔ جیسے "اب بچہ ماں کا دودھ
نہیں پیتا ہے چھڑا دیا گیا" دوسرے معنی میں
شیر مادر بولتے ہیں۔
ماں کا دودھ حرام ہے :- اگر ایسا
نہ کروگے تو تمہارے لئے ماں کا دودھ حرام ہے
اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔
مثال صراحت - اگر تم دعویٰ دائر کرکے مقدمہ لڑکے
مکان پر قبضہ نہ کرو تو تمہیں ماں کا دودھ حرام ہے۔
ماں کا دودھ بنالیا ہے :- جائز اور حلال
کرلیا یا مشکل کام کو آسان سمجھ رکھا ہے۔
(محاورات ہندوستان)
قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے
مان کا ہونا :- اختیار کا ہونا، قابو کا ہونا
فقرہ - نا بابا یہ بچہ میرے مان کا نہیں ہے
چشم تر سے کیا رکے طفل سرشک
جب یہ مچلا پھر ہے کس کے مان کا　لکھنوی رشاد
(نور اللغات)
قول فیصل - اس کا استعمال نفی یا بطور
استفہام ہوتا ہے - اثباتی معنوں میں مستعمل
نہیں۔ مؤلف نور اللغات نے مثالیں دے دیں
مگر اس طرف کوئی اشارہ نہیں کیا۔ دراصل
لغت قائم ہونا چاہیے تھا "مان کا نہ ہونا"
مانگ ٹیکا :- ایک قسم کا ٹیکا جس میں
موتی جڑے ہوتے ہیں اور ماتھے پر لٹکاتے ہیں
اردو مذکر، قلیل الاستعمال۔
مان کرنا :- تکریم و تعظیم کرنا - آؤ بھگت کرنا
خاطر و مدارات کرنا۔ (نور اللغات)
قول فیصل - اس طرح عام طور سے زبانوں پر
نہیں ہے۔
مان کرنا ۲ :- تکبر کرنا، غرور کرنا، گھمنڈ کرنا
دماغ کرنا، نزاج کرنا، اترانا۔
مان کرتی ہے عبث اپنے وہ جوبن پہ ذرا
گات تیری بھی زناخی کہیں بات سے کم رنگین
(نور اللغات)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
ماں کو نہ باپ کو جو ہے سو اپنے آپ کو :-
تن پرور شخص کی نسبت کہا کرتے ہیں جو خود تو کھائے
لیکن اپنے بزرگوں کو نہ پوچھے۔ (گنجینہ اقوال و امثال)
"نیک و بد اعمال کا کرنے والا ہی ذمہ دار ہوتا ہے"
(فیروز اللغات جدید)
قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
ماں کہے ہوا بڑ بڑا، عمر کہے میں آئی نیڑا :-
ماں باپ لڑکے کو بڑھتے اور جوان ہوتے دیکھکر
خوش ہوتے ہیں حالانکہ زندگی کے دن اس کے
کم ہوتے چلے جاتے ہیں۔
(گنجینہ اقوال و امثال و عام بازاری زبان)
قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
ماں کے پیٹ سے لیکر نکلنا :-
سیکھے بغیر کچھ حاصل کرنا۔ اردو صرف، عوام اور
عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔
ماں کے پیٹ سے لے کر کوئی نہیں
آتا :- کام سیکھنے ہی سے آتا ہے۔ سیکھا سکھایا
کوئی پیدا نہیں ہوتا۔ اردو مثل، عوام اور
عورتوں کی زبان۔
مانگ ۱ :- (بنون غنہ) کنواری لڑکی جسکی
شادی ہوگئی ہو۔ (نور اللغات)
قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
مانگ ۲ :- شوہر، خاوند - عورتوں کی زبان۔
(نور اللغات)
قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:-
"مانگ کے یہ معنی میرے لئے بالکل نئے ہیں مانگ
بھری رہے سے البتہ یہ مراد ہوتی ہے کہ گھر والا
(شوہر) زندہ رہے سلامت رہے"
مؤلف مکمل تائید کرتا ہے۔
مانگ ۳ :- سر کے بالوں کی بیچ کی سیدھی لکیر
اردو مونث، فصیح، رائج۔
مانگ کیا زلفوں میں ظاہر ہو بنی سنوری کی
صبح نکلی چھپا کر چھپائی شب دیجور کی نظر
ہم نے دی تیری مانگ سے جو مثال
رتبہ کہکشاں بلند ہوا　ناسخ
مانگ ۴ :- خواہش، چاہ، طلب، ضرورت
حاجت، اردو مونث، قلیل الاستعمال
کیوں مانگ ہر طرف ہے شراب طہور کی
ضرورت ہے آج خلق میں کس رنگ حور کی　ضیغم
مانگ ۵ :- سفر بیداری (نور اللغات)
قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
مانگ ۶ :- انگیا کی دونوں کٹوریوں کے بیچ کی
سلائی۔ اردو مونث، عورتوں کی زبان قریب
بہ متروک۔
مانگ چڑیا کی کبھی وہ تیری سے تھی نہ بھری
گھاٹ پر ٹھہر نہ سکتی تھی پئے جلوہ گری　امانت
مانگ ۷ :- زود طلبی، تقاضہ، لاؤ لاؤ کی
پکار اردو مونث، غیر فصیح، رائج۔
میخانہ میں کیا لطف ہو کیا مانگ ہو ساقی تا آواز چلی آتی ہے چلا اور پلا اور
حضور نظام آصف

مانگا :- ستعار لیا ہوا، مطلوبہ، مانگا ہوا۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل - زیادہ تر مانگا ہوا زبانوں پر ہے مونث کے لئے مانگی ہوئی۔

مانگا تانگا :- عاریتہً لیا ہوا، قرض لیا ہوا، ادھار لیا ہوا، ستعار لیا ہوا۔ صفت، مذکر۔

فقرہ - مانگے تانگے پر فخر کرنا اکثر لڑکیوں میں دیکھا گیا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل - مانگے تانگے زبانوں پر ہے جو عوام کی زبان ہے۔

جو کثرت میں دیکھا تو گاڑی نہیں
کوئی مانگے تانگے پہ بیٹھا نہیں — میر حسن

مانگ اجڑنا :- (کنایۃً) عورت کا بیوہ ہونا، رانڈ ہونا - اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف - غرض اس نے خداوند کو سجدہ کیا اور روکر کہا "ہائے میرا بازو بھی ٹوٹ گیا اور مانگ بھی اجڑ گئی" (طلسم ہوش ربا)

مانگا کرنا :- مانگتے رہنا، مانگنا - اردو صرف رائج۔

محل صرف - اس کی عادت بہت خراب ہے ہر ایک سے پیسے مانگا کرتا ہے۔ تم اس کو ٹوکتے نہیں

مانگ بھرنا :- مانگ میں موتی یا سیندور بھرنا جو اکثر شادی کے موقع پر بھرتے ہیں۔ ہندوؤں کی زبان۔

ابھی کہیں پر لاتے نہیں کہکشاں کو رتبہ
تری مانگ موتیوں سے دو غضب بھری ہوئی ہے — قدر (نور اللغات)

قول فیصل - ہندوؤں کی قید نہیں لکھنؤ کی عورتیں عام طور سے بولتی ہیں اور مانگ میں صندل بھی بھرا جاتا ہے۔

مانگ بھرنا :- بیاہ دینا، شادی کر دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

مانگ بھری :- سہاگن، خاوند والی۔ ہندی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اس طرح عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مانگ کھری :- بڑے پیاری، عزیزہ، جورو، بیوی - ہندی اسم مونث (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مانگ بھری رہے :- سہاگ سلامت رہے شوہر زندہ رہے، اردو صرف عورتوں کی زبان

الٰہی یک نام کی کھیتی ہری رہے
صندل سے مانگ بچوں سے گودی بھری رہے — انیس

مانگ پٹی :- بالوں کی درستگی، کنگھی چوٹی۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اس جگہ لکھنؤ کی عورتیں چکن پٹی بولتی ہیں۔

مانگ پٹی میں لگا رہنا :- بناؤ سنگار میں لگا رہنا - بناؤ سنگار کرتے رہنا، کنگھی چوٹی میں مصروف رہنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ کنگھی چوٹی میں لگا رہنا بولتی ہیں۔

مانگ تانگ کر :- مانگ جانچ کر، ادھر ادھر سے لے کر قرض دام سے مانگ کھانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اس طرح عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مانگ تانگ کر کام چلانا :- ادھر ادھر سے لے لوا کر گزارہ کرنا یا کام نکالنا۔ (فیروز اللغات اردو جدید دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل - اس جگہ عام طور سے مانگے تانگے پر کام چلانا عورتیں بولتی ہیں۔

مانگ تانگ کر کھانا :- بھیک مانگ کر گزارہ کرنا - اردو، ہندی (فیروز اللغات اردو جدید)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مانگ ٹیڑھی نکلنا :- مانگ کا ٹیڑھا نکلنا، مانگ سیدھی نہ نکلنا - اردو صرف، رائج

تعجب کیا ہے نکلی کوئی دم بھی مانگ بھی ٹیڑھی
غضب کا بانکپن دیکھا ہے ہم نے کج کلاہوں کا — راسخ

مانگ جلی :- وہ عورت جس کا شوہر مر گیا ہو، رانڈ، بیوہ - اردو صفت، مونث، قریب بہ متروک۔

دل جلی، کوکھ جلی، مانگ جلی دکھیا سوں
ڈھونڈا کرے گا مجھے اودھی کا بیچا میرا جان صاحب

مانگ چھٹ کرنا :- ازالہ بکر ہونا، سر ڈھکا جانا، چیرا ٹوٹنا، سیندھی کھلنا، کنوارپنا دور ہونا۔ زنان بازاری یا طوائف کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ اس جگہ مستی ہونا اور سر ڈھکا جانا بولتے ہیں

مانگ چوٹی میں گرفتار رہنا :- ہر وقت بناؤ سنگار کی فکر رہنا - اردو صرف عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال

محل صرف - اب بھی وہ خبط ہے کہ دن رات مانگ چوٹی میں گرفتار رہتی ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

مانگدار :- ایک قسم کا کنکوا جس میں مانگ کی صورت بنی ہوتی ہے۔ اردو صرف، رائج۔

کنکوا اک لنگوڑے نے پیٹے میں ڈال کر
اے جان بیری کاٹ دی کل مانگدار سرخ جان صاحب

مانگدار خربوزہ :- ایک قسم کا خربوزہ جس میں مانگ کی طرح لکیریں بنی ہوتی ہیں (نور اللغات)
قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اسے دھاریدار خربوزہ کہتے ہیں

مانگ سنوارنا :- بالوں کو درست کرنا، کنگھی چوٹی کرنا، پٹیاں جمانا، اردو صرف، قریب بمتروک
مانگ کیا بیٹھا سنوارے ہو گلے لگ جا مرے
رات باقی اے بت بے پیر آدھی رہ گئی ظفر
تمام عمر دل الجھا جو زلف سلجھائی
کسی کی مانگ سنواری تو غیر حال ہوا شرف

مانگ سنورنا :- بال درست ہونا۔ کنگھی چوٹی ہونا، اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال
چھوڑ کر اس کو بکھر جائیں گے موتی اس میں
مانگ سنورے گی ابھی زلف گرہ گیر کے بعد شرف

مانگ سے ٹھنڈی رہے :- (دعا) خاوند جیتا رہے، سہاگ بنا رہے، سہاگن رہے
اردو صرف، عورتوں کی زبان، متروک۔
قول فیصل ۔ اب اس جگہ کوکھ ٹھنڈی رہے عورتیں بولتی ہیں۔

مانگ کوکھ سے ٹھنڈی رہنا :- تیرے بچے سلامت اور شوہر زندہ رہے، سہاگ قائم رہنا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان قلیل الاستعمال
سر کو لگا کے چھاتی سے زینب نے یہ کہا
تو اپنی مانگ کوکھ سے ٹھنڈی رہے سدا انیس

مانگ کوکھ سے ٹھنڈی ہے :- سہاگن ہے، خاوند زندہ ہے، عورتوں کی زبان
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اب لکھنؤ کی عورتیں اس طرح نہیں بولتیں۔

مانگ کھانا :- بھیک مانگ کے زندگی بسر کرنا، سوال کرنا کسی نہ کسی طرح پیٹ بھرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔
عشق گیسو میں ہو گئے ہیں فقیر
یہ سبب ہے جو مانگ کھاتے ہیں اسیر لکھنوی
داغ اب فاقہ مست بن بیٹھے
مانگ کھانے کے ہیں ہزار طریق داغ

مانگ کھلنا :- منگیتر لڑکی یا لڑکے کے رشتے سے رشتہ نہ رہنا۔ بیاہی عورت کا مرجانا (نور اللغات)
قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مانگ کے لانا :- کسی سے طلب کرکے لے آنا عاریتاً لانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
عمر دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں ظفر دہلوی

مانگ لینا :- عاریتاً لینا، استعار لینا، ادھار لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف ۔ تمہاری سائیکل خراب ہے تو خادم سے سائیکل مانگ لو۔ نخاس تک تو جانا ہی ہے وہ دے دیں گے۔

مانگ لینا :- لے لینا، استدعا کرکے لینا، طلب کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
کسی کے سامنے کب ہاتھ بڑھنے دیتا ہوں
تجھی سے میں تو سر دست مانگ لیتا ہوں عشق

مان گمان :- کبر و ناز، غرور و نخوت، تمکنت۔ (فرہنگ آصفیہ و لغات النساء)
قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مانگ موتیوں سے بھرنا :- مانگ میں موتیوں کی لڑی لگا دینا، مانگ میں موتی پرونا، اردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔
بھری موتیوں سے یہ بس اس کی مانگ
بہت دل لئے اس کی چوٹی نے مانگ میر حسن

مانگ میں آگ لگنا :- مانگ اجڑنا، سہاگ اجڑنا، عورت کا بیوہ ہونا، شوہر کا مرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قریب بمتروک۔
مانگ میں آگ لگی کوکھ جلی یوں جھلسی
خود پشیمان کو کرتی ہوں پشیمان عبث جان صاحب

مانگ میں سیندور بھرنا :- عورت کا اپنی مانگ میں سیندور لگانا جو سہاگ کی علامت ہے اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
ابرو کمان، مانگ میں سیندور بھر کے رات
عالم دکھا دیا مجھے تیرے شباب کا شعور
محل صرف ۔ شاخ میں سرخ پھول کا رنگ جوبن دکھاتا، زلف سنبل سے مانگ میں شاہد چمن کی سیندور بھرا نظر آتا۔ (طلسم ہوش ربا)

مانگ میں صندل بھرنا :- انگلی سے مانگ میں صندل کی لکیر کھینچنا جو سہاگ کی علامت ہے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
ع بھرتی ہے حور مانگ میں صندل بھرے ہوئے تعشق
قول فیصل ۔ اسی جگہ صندل سے مانگ بھرنا بھی عورتوں کی زبان ہے۔
مانو نے نیکنام کی کھیتی ہری رہے
صندل سے مانگ بچوں سے گودی بھری رہے انیس

مانگ میں موتی بھرنا :- مانگ میں موتیوں کی لڑی لگانا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان
ٹھیلوں میں ہیں جو نقش پڑے ان کا عکس اگر

ع کہکشاں کی مانگ میں موتی بھرا آسماں ذوق

قول فیصل۔ اسی محل پر مانگ موتیوں سے بھرنا بھی رائج ہے۔

ع تری مانگ موتیوں سے یہ غضب بھری ہوئی ہو قدر

مؤلف نور اللغات نے "مانگ میں سیندور بھرنا، مانگ میں صندل بھرنا، اور مانگ میں موتی بھرنا یہ تینوں صورتیں ایک ساتھ لکھی ہیں اور لکھا ہے "عورتیں مانگ میں کبھی سیندور، کبھی صندل بھرتی ہیں اور کبھی مانگ کی جگہ موتی کی لڑیاں آویزاں کرتی ہیں" مگر اب علاوہ سیندور کے سب طریقے متروک ہیں۔ صرف اہل ہنود عورتوں میں سیندور مانگ میں بھرا جاتا ہے۔

مانگنا:- کسی چیز کا سوال کرنا، کوئی چیز طلب کرنا، کچھ چاہنا۔ اردو مصدر فصیح، رائج

ع دوست رہتے نہیں جا کے صلہ مانگے قدر

بس یہی اس کے قصیدے کا صلہ ہے ممکن قدر بلگرامی

مانگنا:- نسبت کی درخواست کرنا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب عورتیں اس جگہ منگنی بولتی ہیں

مانگنا:- دعا کرنا، التجا کرنا، دعا کے واسطے ہاتھ اٹھانا۔ اردو، فصیح، رائج۔

ع ابوالائمہ کی والدہ کا کلیجہ ہاتھوں بڑھا خوشی سے

کبھی جو مانگی تھی گود میں ہو زبان پر وہ دعا نہیں ہے نجم لکھنوی

قول فیصل۔ اس جگہ دعا مانگنا بھی زبانوں پر ہے

مانگنا:- ادھار چاہنا، قرض طلب کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تمہارے پاس روپے نہیں ہیں تو بھائی صاحب سے مانگ کے کپڑے آج اس مہینے میں دے دینا۔

قول فیصل۔ دیے ہوئے قرضے یا چیز کو واپس لینا، تقاضا کرنے کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

مانگ نکالنا:- سر کے بالوں کے بیچ میں سیدھی لکیر نکالنا، پٹیوں کے بیچ میں سیدھی لکیر نکالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع نکالتے ہیں وہ مانگ اور دل یہ کہتا ہے

نکل رہی ہے سڑک ہر بلا کے آنے کی اسیر

ع نکالتے ہیں اسی وقت وہ بھی مانگ اپنی

اندھیری رات میں جب کہکشاں نکلتی ہو داغ

مانگ نکلوانا:- مانگ نکالنا کا متعدی المتعدی۔ سر کے بالوں کے بیچ میں سیدھی لکیر نکلوانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع مانگ غیروں سے کیوں نکلوائی

آ گیا الفت جناب میں فرق رشک

مان گون:- (اصل مان گمان) چاؤ چوچلا، ناز و نیاز، ارمان، نازبرداری (۲) حسرت، آدر، مان مہت۔ (لغات النساء)

قول فیصل۔ آؤ بھگت، منت مراد، خیال دیکھ بھال کے معنوں میں عورتیں بولتی ہیں۔ جیسے سسرال والے خواہ مخواہ اعتراض کرتے ہیں الگوں نے اپنی لڑکی کا بہت مان گون کیا۔

مان گون رکھنا:- حسب خواہش مراد بر لانا، ارمان پورا کرنا، دل رکھنا، ناز اٹھانا، نازبرداری کرنا جیسے ماں باپ ہر طرح اپنی بیٹی کا مان گون رکھتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ مان گون کرنا بولتے ہیں

مان گھٹانا:- غرہ ڈھانا، غرور توڑنا۔ گھمنڈ توڑنا۔ جیسے پہلی منلانی کا مان گھٹانے کو دوسری بلائی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مان ٹھٹنا:- غرور ڈھینا، تمکنت دور ہونا، دماغ جھڑنا، ہندی فعل لازم۔

(فرہنگ آصفیہ و لغات النساء)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مانگے:- مانگے سے، مانگنے پر۔ اردو، غیر فصیح رائج

محل صرف۔ وہ لڑکا جس طرح اپنے ماں باپ کو ستاتا ہے دیکھنا اس کو مانگے بھیک نہ ملے گی۔

مانگے:- مستعار، ادھار، عاریت۔ اردو رائج

محل صرف۔ تمہیں اگر چھپڑی کرنا ہے تو کل کر لو پتیلا مانگے کا ہے جو پکانا ہے پکا لو پرسوں واپس کرنا ہے

مانگیا:- وہ کنکوا جس میں مانگ سی بنی ہوتی ہے۔ دیکھو مانگدار (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ مانگدار کہتے ہیں۔

مانگے پر تانگا، بڑھیا کی برات:- کوئی بات درست نہیں، خود محتاج ہیں اور ادھر ادھر سے کام نکال لیتے ہیں۔ جب کوئی شخص ایک چیز خود مانگ کر لایا ہو اور دوسرا اس سے وہی چیز مانگ کر کام نکالے تو کہتے ہیں۔ ہندی کہاوت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ ہندی کہاوت نہیں۔ اردو کہاوت یا مثل ہے اور عورتوں کی خاص زبان ہے۔

مانگے تانگے:- مستعار لے کر، ادھار لے کر، مانگ تانگ کر۔ جیسے مانگے تانگے کام چلے تو بیاہ کرے بلا۔ ہندی تابع فعل (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی عورتوں کی زبان ہے۔ اسی جگہ مانگ مونگ کے بھی بولتی ہیں۔ جیسے غریب کسی نہ کسی طرح ادھر ادھر سے مانگ مونگ کے لائی اور لڑکی کو بیاہ دیا۔

مانگے تانگے ٹکڑے بازار میں ڈکارے

دوسروں کی امداد پر اظہار شیخی۔ (عام بازاری زبان)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

ماننگے تانگے کا:- مانگا ہوا، کسی سے لیا ہوا۔ کسی سے مانگا ہوا، عاریتاً لیا ہوا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

ماننگے تانگے کام چلے تو بیاہ کرے بلا پیچزادہ:- جب مانگے تانگے کام نکل جائے تو پھر کیوں اپنے سر بکھیڑا لے (عام بازاری زبان)

(خزینۃ الامثال)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔

ماننگے تانگے کی:- مانگی ہوئی، عاریتاً لی ہوئی اردو مونث، عورتوں کی زبان۔

سر پہ احسان رہے پاؤں چھپا ابذا سے
مانگے تانگے کی نہ زنہار سواری دیکھنا شعور

مانگے جانا:- کسی شے کا کہیں عاریتاً جانا، دوسری جگہ کسی چیز کا مانگ کر جانا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم میری بات کا یقین نہیں مانتیں ہیں قسم کھا کے کہتی ہوں کہ بڑی سیڑھی مانگے گئی ہے آجائے گی تو تم کو بھجوا دوں گی۔

مانگے جانچے:- عاریتاً لے کر، قرض لیکر ادھار لے کر۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

مانگے جانچے کام کب تک دنیا میں یارب چلے
رحم کر تو ورنہ دنیا سے مسلماں اب چلے قدوائی شوق

مانگے دینا:- عاریتاً دینا۔ مستعار دینا، ادھار دینا۔ ہندی فعل متعدی۔

(نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مانگے کا:- عاریتاً لیا ہوا، مستعار لیا ہوا، وقتی لیا ہوا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

طاقت طفیل روح ہے بے طاقتی ہے خوب
نادان کو غرور ہے مانگے کے زور پر رشک

مانگے کا تانگا بڑھیا کی برات:- پرائی چیز پر شیخی مارنے والے کے حق میں بولتے ہیں۔ ہندی کہاوت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ اردو مثل ہے اور خاص عورتوں کی زبان ہے۔

مانگے کی:- مستعار لی ہوئی۔ عاریتاً لی ہوئی وقتی طور پر لی ہوئی۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان

چیز مانگے کی ہو اچھی بھی تو کس مصرف کی
ہو برا بھی مگر اپنا ہو تو مال اچھا ہے امیر

مانگے موت نہ ملنا:- (کنایتہً) انتہا سے زیادہ پریشانی اور تکلیف و مصیبت ہونا۔ حد سے زیادہ الجھنوں اور پریشانیوں میں ہونا کے محل پر۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ باجی مجھ کو لڑکوں نے اس قدر ستا رکھا ہے کہ جان سے عاجز ہوں مانگے موت نہیں ملتی۔

قول فیصل۔ اسی جگہ مانگے موت نہیں آتی بھی زبانوں پر ہے۔

مان لینا:- راضی ہو جانا، اقرار کر لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں نے آپ کا فیصلہ تو مان لیا لیکن دوسروں سے منوانا آپ کا کام ہے

مان لینا ۲:- قبول کر لینا، تسلیم کر لینا، منظور کرنا، قائل ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مان لیا خدائی بھر نظر دل پہ خاک ہو گئی

مذہب اہل ذوق میں شرح نیاز اور ہے محشر لکھنوی

ماں مارے اور ماں ہی ماں پکارے:- اپنے لاکھ سختی کریں لیکن ان کی محبت اور ان کا خیال دل سے نہیں جاتا۔ اپنوں کا ظلم بھی ناگوار نہیں ہوتا ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

ماں ماں:- (نون غنہ کے ساتھ) وہ عورت جس کو عورتوں کے کاروبار کے واسطے نوکر رکھتے ہیں۔ (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ موجودہ دور میں بغیر ہر دو نون غنہ ہی زبانوں پر ہے اور ماما صرف کھانا پکانے والی عورت کو کہتے ہیں۔

ماں ماں پچڑ پال:- روٹیاں جوڑ کر عورتیں امیروں کے محل سے اپنے فرزندوں کے واسطے بھیجتی ہیں۔ (سرمایہ زبان اردو)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

ماتمنت:- شور و غل، ہنگامہ، دھوم دھام، چیخ پکار، شور شر، قیامت۔ اردو مونث، عورتوں کی زبان (تکمیل الاستقلال)

قول فیصل۔ اس کا صرف مچانا کے ساتھ ہے۔

دیکھنا گھر اگر نہ جاؤں گی
کیسی پھر ماتمنت مچاؤں گی شوق

اسی جگہ ماتا منت مچانا بھی کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

جب وہاں بھی پتا نہ پائیں گے
کہو کیا ماتا منت مچائیں گے شوق

مان مرجانا:- تکبر نہ رہنا، گھمنڈ جاتا رہنا شیخی جھڑنا۔ غرور ڈھینا

(نوراللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مان مرجانا:۲ دل مرجانا، امنگ نہ رہنا دل ٹوٹ جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مان مرجانا:۳ عاجز ہوجانا، سہارا بھی نہ رہنا۔ جو امر باعث فخر ہو وہ جاتا رہنا۔
(نور اللغات؛ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ عورتیں "موئی مرنا" بولتی ہیں جس کے معنی دبنا، دھونس کھانا، پچکنا ہوتے ہیں جیسے یوں تو محلے بھر سے وہ لڑا کرتی ہیں لیکن بڑی خالہ اماں سے ان کی موئی مرتی ہے۔

مان مرگئی پیاسی بیٹے کا نام جمنا:۔ ماں باپ تو غربت میں مرگئے۔ بیٹا اپنے تئیں امیر کہتا ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ماں مرے موسی جیئے:۔ ماں اور خالہ کی محبت میں کوئی فرق نہیں۔ اردو مثل عورتوں کی زبان۔

مان منتا:۔ منت۔ اردو، عوام کی زبان متروک۔

محل صرف۔ سہروں پر پھول چڑھے تھے یا کالی کلکتے والی کے مندر پر پجاری جمع تھے۔ پھول مان منتا کے چڑھے تھے (طلسم ہوش ربا)

مان مہت:۱ (نون مغنونہ) عزت قدر و منزلت کو کہتے ہیں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

ماننا:۱ تسلیم کرنا، قبول کرنا، منظور کرنا اردو، فصیح، رائج

مانو نہ مانو جان جہاں اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں (داغ)

شاید ابھی وہ دیکھ کے آئے ہیں آئینہ
کہتے ہیں مانتا ہوں تمہاری نظر کو میں (جلیل)
(قرار اللغات)

ماننا:۲ قیاس کرنا، فرض کرنا، ٹھہرانا (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں مان لینا ہی مستعمل ہے۔

ماننا:۳ پروا کرنا، خاطر میں لانا، سمجھنا گننا۔ اردو، فصیح، رائج۔

چار آئینہ و خود کو کب مانتی تھی وہ
مغفر کو حباب لب جو جانتی تھی وہ (انیس)

ماننا:۴ تعظیم و تکریم کرنا، بڑا ماننا ادب کرنا، عزت کرنا، قدر و منزلت کرنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

مجھے مانتے سب ایسا کہ عدو بھی سجدہ کرتے
در یار کعبہ بنتا جو مرا مزار ہوتا (داغ)

ماننا:۵ لحاظ کرنا، پاسداری کرنا، پاس خاطر کرنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ وہ بہت سعید بچہ ہے ہم کو بہت مانتا ہے۔ خدا اس کو زندہ رکھے۔

ماننا:۶ رضا مند ہونا، راضی ہونا، خوش ہونا، اردو فصیح، رائج۔

محل صرف۔ صاحبزادی کو جب دیکھو بغیر بلائے چلی آتی ہیں وہی مثل ہے مان نہ مان میں تیرا مہمان۔

ماننا:۷ کسی کے ہنر یا کمال کا اقرار کرنا، کسی کی بڑائی اور استادی کا قائل ہوجانا اردو، فصیح، رائج۔

جاہل ہوں لیکن اہل ہنر مانتے ہیں سب
گمنام ہوں مگر مجھے پہچانتے ہیں سب (ظرافت)

ماننا:۸ پرستش کرنا، اعتقاد رکھنا تسلیم کرلینا۔ دیوی، دیوتا، پیر، پیغمبر یا خدا پر اعتقاد رکھنا۔ اردو فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بہت سے ایسے ہیں جو بظاہر تو خدا کو نہیں مانتے لیکن کبھی کبھی ان کو بھی اس کی قدرت کا قائل ہونا ہی پڑتا ہے۔

ماننا:۹ بزرگوں کی روح کے واسطے کچھ دینے کا عہد کرنا، کسی اہم کام کے لئے کسی نذر و نیاز وغیرہ کا عہد کرنا۔ مراد پوری ہونے پر اس کو پورا کریں گے۔ اردو فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ نذر، نیاز، منت، کونڈے، روزے، نماز وغیرہ کے ساتھ ملا کر بولتے ہیں۔

ماننا:۱۰ اقرار کرنا، اقبال کرنا، مقر ہونا۔ اردو، فصیح، رائج۔

ارے صوفی علیؑ کا نام لے اور فنا ہوجا
تو سچے دل سے پھر مانیں ترا عشق خدا ہم بھی (بحشر لکھنوی)

ماننا:۱۱ تابع ہونا، مطیع ہونا، کہا کرنا حکم بجا لانا۔ اردو فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تمہارے لڑکے میں بہت بڑی خوبی ہے کہ بڑے جس بات کو کہہ دیتے ہیں مانتا ہے حیل حجت نہیں کرتا۔

ماننا:۱۲ خیال کرنا، اثر قبول کرنا، اثر لینا۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ گرمیوں میں گھوڑوں کی زبانیں باہر نکل آتی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ گرمی بہت مانتا ہے۔

ماننا:۱۳ منانا، رچانا، عمل میں لانا

جیسے نم جنم اشٹمی کب مانوگے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ منانا ہی بولتے ہیں۔

ماننا: ۱۴ خیال کرنا، جاننا، محسوس کرنا اردو، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ برا ماننا، بھلا ماننا کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

ماننا: ۱۵ بہ سبب ہاتھ پاؤں کے ضرب رسیدہ ہونے کے چلنے یا اور کاموں میں کسی کے جی چرانے سے بیشتر گھوڑے کے لئے مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:- "یہ مفہوم گھوڑے تک اور صرف گھوڑے تک محدود ہے۔ مثلاً کیا بات ہے، چلنے میں گھوڑا مانتا ہے۔"

مؤلف تائید کرتا ہے اس اضافہ کے ساتھ کہ یہ سلوتریوں کی اصطلاح ہے

ماں نارنگی باپ کولا، بیٹا روشن الدولہ:- ماں کچھ باپ کچھ۔ ماں کسی خاندان کی، باپ کسی خاندان کا۔ جب کسی کا خاندان برا ہوتا ہے اور بیٹا اپنے کو بہت اونچا اور بڑا سمجھتا ہے تو کہتے ہیں۔ اردو مثل۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

مانند:- (بفتح سوم) (حرف تشبیہ) نظیر مثل، مشابہ، ہو بہو، بعینہ۔ فارسی مذکر فصیح رائج

آئینہ قدرت کا کبھی کچھ نہیں دیتا جواب
پوچھتے ہیں آپ کا جب کوئی مانند ہم محشر لکھنوی

قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ بفتح نون اول، مشابہ بمثل صحیح بکسر نون اول کہنا غلطی ہے۔

عالی اللہ یکے بے مثل دانند
کہ خوانند ش خداوندان خداوند نظامی

حیاتش راکہ بودی موئے مانند
بہ پشمیں ریسماں دادند پیوند جامی

عوام مانند بکسر اول بھی بولتے ہیں جو غلط ہے۔

ماں نہ ماں میں تیرا مہمان:- خواہ مخواہ کسی امر میں دخل دینا، کسی کے یہاں بے بلائے چلے جانا۔ اردو مثل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ٹھیک کر دی یا وہی مثل اس آن
ماں نہ ماں میں ترا مہمان (عروج اللغت)

قول فیصل۔ شعر میں ماں نہ ماں نظم کر دیا ہے لیکن زبانوں پر ماں نہ ماں الخ ہی ہے۔

مانے جوگ:- قابل اعتماد، قابل پذیرا لائق اعتماد، معتمد۔ ہندی صفت، اہل ہنود کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مانو:- (ماننا سے صیغۂ امر) تسلیم کرو، قبول کرو، منظور کرو، تعمیل کرو۔ اردو، فصیح، رائج

مانو نہ مانو جان جہاں اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں داغ

مانو: ۲ فرض کرو، جانو، سمجھو۔ اردو فصیح رائج محل صرف۔ سنو یقین مانو، وحدت عین کثرت اور کثرت عین وحدت ہے۔ عالم مشاہدہ میں ایک مثال اس کی دیتا ہوں جس سے اگر تم سمجھے ہو کہ یہ مسئلہ نظری ہے بدیہی ہو جائے۔ (فسانۂ آزاد)

مانو تو اللہ نہیں تو پتھر:- اعتقاد ہی سے کسی کی عزت و حرمت کی جاتی ہے بلا اعتقاد کچھ نہیں۔ ہندی مثل۔ (نور اللغات و فیروز اللغات جدید اردو)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ مانو تو بت (یا) دیوتا نہیں تو پتھر بولتے ہیں۔

مانوس:- خوگر، انس کیا ہوا، مالوف، مائل، راغب پسند، ہلا ہوا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

حلال ہونے کو صیاد سے محبت کی
قضا جو آئی تو مانوس میں عدو سے ہوا شرف

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا، ہونا، ہو جانا اور ہو لینا وغیرہ کے ساتھ ہے جیسے:-

"لوگ اس طرز اجنبی سے کسی قدر مانوس و خوگر ہولیں تو اپنا انتظام کریں۔ (ہو لینا) (توبۃ النصوح)

مانوس اعتبار کرم کیوں کیا مجھے
اب ہر خطائے شوق اسی کا جواب ہے جگر مراد آبادی (کرنا)

خلوت دوست میں تکلیف بھی ہے راحت نفس
طپش قلب کا مانوس صدا ہو جانا محشر لکھنوی (ہو جانا)

مانو نہ مانو:- تم کو ماننے نہ ماننے کا اختیار ہے تمہارا جو دل چاہے کرو، اردو صرف۔ فصیح، رائج

سرگوشی زنیب سے یہ رد نہیں ہے خوب
مانو نہ مانو ہم نے خبردار کر دیا شعور

ماں وہی ڈومنی باپ پوت براتی:- بے سروسامانی کی حالت میں کوئی کسی کا ساتھ نہیں دیتا سب کام خود ہی انجام دینا ہوتے ہیں۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مانیوں بیٹھنا:- (نون غنہ کے ساتھ) دولھن دولھا کا ابتدائے عروسی میں لباس عروسی پہن کر اپنے اپنے گھر میں بیٹھنا۔ (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

مانی ۱ - ایک مشہور و معروف رومی مصور اور نقاش کا نام - فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

جسے دیکھ کر ہوئے مانی کو حیرت
وہ تصویر رنگیں بیاں کھینچتے ہیں — انیس

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ -
"ایک مشہور رومی نقاش کا نام جو جھوٹا نبوت کا دعویٰ کرتا اور نقاشی اپنا معجزہ قرار دے کر لوگوں کو اپنی طرف رجوع کیا کرتا تھا - کتاب ارژنگ اسی کی تصنیف ہے - بعض کے نزدیک اردشیر کے زمانے میں بعض کی رائے میں بہرام شاہ کے وقت میں بعد از حضرت عیسیٰ اس شخص نے ظہور کیا - چنانچہ بہرام شاہ بن ہرمز شاہ نے دعوائے پیغمبری کے سبب اسے قتل کر دیا۔"
بہزاد بھی ایک مشہور و معروف مصور تھا - اس بنا پر مانی و بہزاد ملا کر بھی زبانوں پر ہے۔

بازالنقش مانی و بہزاد سرو جو
تنہائی حسینؑ کی تصویر کھینچ دو — تعشق

مانی ۲ (دایہ بچہ کی خادمہ) مونث -
گھر میں جو عورت دارو غہ کا کام کرتی ہے اس کو مانی یا مانی جی کہتے ہیں - ہندی، مونث -
(نور اللغات)

"بچے کو پالنے والی عورت، بچے کو رکھنے اور کپڑا پہنانے والی عورت - بچہ کی خادمہ، آیا، دایہ - اردو اسم مونث بیگمات قلعہ کی زبان -
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - لکھنؤ کی یہ زبان نہیں -

مانی ۳ وہ چھوٹی سی سودا خدار لکڑی جو چکی کی کیلی میں جاتی ہے جس سے چکی کا پاٹ بہ آسانی گھومتا ہے - اردو مونث عوام کی زبان -

مانی ۴ تسلیم کی گئی، مانی ہوئی بات، یقینی، وہ بات جو تسلیم شدہ ہو - اردو صفت، فصیح، رائج۔

تم نہ شب کو آؤ گے یہ ہے یقین آیا ہوا
تم نہ مانو گے مری یہ بات ہے مانی ہوئی — داغ

مانیانکہ (دہرہ دونون غنہ) منکہ کی جمع ہم سب اردو، رائج۔

قول فیصل - عام طور سے پرو نوٹ یا دستاویز یا سرخط وغیرہ میں جہاں کئی کاتب اور پرونوٹ اور دستاویز لکھنے والے کئی ہوں تو اس جگہ لکھتے ہیں اور اگر ایک ہو تو منکہ کہتے ہیں۔

مانیٹر - کلاس کا لڑکا جو درجہ یا کلاس میں ضبط و نظم قائم کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہو، وہ لڑکا جو کلاس میں سب سے اچھا، ہوشیار، معقول و سنجیدہ ہو - انگریزی مذکر، رائج۔

قول فیصل - اسی کو کلاس ماسٹر بھی کہتے ہیں۔

مانی ہوئی - تسلیم شدہ، تجربہ شدہ، اردو صفت، فصیح، رائج۔

تم نہ شب کو آؤ گے یہ ہے یقین آیا ہوا
تم نہ مانو گے مری یہ بات ہے مانی ہوئی — داغ

ماوا ۱ جائے پناہ، گھر، ٹھکانا، جائے بازگشت، امن کی جگہ، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ع چھوڑے تھے گرگ منزل و ماوائے کربلا — انیس

قول فیصل - اس کا املا عام طور سے ماوی بھی ہے

نقیروں کا ملجا غریبوں کا ماوی
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ — حالی

ماوا ۲ مادہ، اصل، جوہر - اردو مذکر، رائج

قول فیصل - مرغی یا کبوتری وغیرہ کے پاس کے مقام کے قریب ایسے مادہ کا جمع ہو جانا جس میں انڈا بن جانے کی صلاحیت ہو۔

ماوا ۳ بغیر جما ہوا دودھ، کھویا (نور اللغات)

قول فیصل - یہ گھوسیوں اور دیہاتیوں کی اصطلاح ہے۔

ماوا ۴ مانڈی، کلف، کانجی (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ماوا ۵ سرشت، خمیر (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ماوا ۶ - صندل کا ست، روح صندل اردو مذکر۔ (عطاروں کی اصطلاح)

ماوا نکالنا - نشاستہ نکالنا - ہندی فعل متعدی - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ماوا نکالنا ۲ مار مار کر کچومر نکالنا، بھرکس کرنا، خوب پیٹنا جیسے میرے ہتھے چڑھے تو مارتے مارتے ماوا نکال دوں گا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ماوجب ۱ وہ جس کا کرنا واجب ہو، جو واجب ہو، واجبی - عربی صفت، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ماوجب ۲ سلام دعا - اردو مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

قول فیصل - جب کوئی خط لکھتا ہے تو تتمہ پر مکتوب الیہ کو لکھتا ہے کہ گھر میں سب کو ماوجب یعنی جو سلام کے لائق ہوں ان کو سلام جو دعا کے لائق ہوں ان کو دعا

ماؤ مجنوں ہم سبق بودیم در دیوان عشق
او بصحرا رفت و ما در کوچہا رسوا شدیم

ہم اور مجنوں عشق کے مدرسے میں ایک ہی سبق پڑھتے تھے وہ تو جنگل کو چلا گیا اور ہم گلیوں میں

رسوا ہوئے۔ یعنی ہمارا عشق مجنوں کے عشق سے کم نہیں صرف اتنا فرق ہے کہ ہم نے مجنوں کی طرح شہر کو چھوڑ کر جنگل میں رہنا اختیار کیا۔
(فرہنگ اثال)

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ کمی کے ساتھ بولتا ہے۔

ماورا:۔ (حرف استثناد) بجز، سوا، اس کے علاوہ، علاوہ بریں۔ عربی، فصیح، رائج۔

اس کو پھر کیا کہے گی سب خلقت
ماورا اس کے اے قمر طلعت (گلشن عشق)

قول فیصل۔ ترکیب کے ساتھ ماورائے عقل وغیرہ بھی ہے۔

ماورائے سرحد منزل ہے شاید کوئے دوست
ہم نے جو چھانی نہ ہو ایسی کوئی منزل نہیں فانی

ماوراء النہر:۔ ملک توران سے مراد ہوتی ہے جو ایران سے دو دریا جیحون کی دوسری طرف واقع ہے۔ عربی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ وہاں کے رہنے والے کو ماوراء النہری کہتے ہیں۔

ماوّل:۔ (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مفتوح) تاویل کیا ہوا۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ماہ:۔[1] ماس، مہینہ، ایک چاند کے دیکھنے سے دوسرے چاند کے دیکھنے تک کا وقفہ جو کبھی ۲۹ اور کبھی ۳۰ روز کا ہوتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ چاند کی قید نہیں سورج کے حساب سے بھی ماہ کا شمار ہوتا ہے جو عیسوی سال کہلاتا ہے یعنی انگریزی مہینے جنوری، فروری وغیرہ جیسے "ادھر کئی ماہ سے تم نے کوئی خط نہیں بھیجا اسلئے دل پریشان ہے۔ ماہ محرم ماہ رجب وغیرہ کی ترکیب سے بھی رائج ہے۔

دہم ماہ محرم کو قیامت آئی
شب عاشور گئی صبح شہادت آئی رشید لکھنوی

ترکیب کے ساتھ اسی جگہ مہ بھی رائج ہے۔

جو ہوا چاند ترے سبزۂ خط کو دیکھا
اس برس ماہ کوئی جز مہ شعبان نہ ہوا ناسخ

ماہ:۔[2] چاند، قمر، ماہتاب۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

عالم فطرت میں چمکا سب کے پہلے کس کا نور
انجم و ماہ و کواکب کی ضیا سے پوچھئے محشر لکھنوی

دل میں شوق رخ روشن نہ چھپے گا مومن
ماہ پردے میں کتاں کے کوئی پنہاں ہوگا مومن

ماہ انور:۔ (باضافت) چمکدار چاند، نورانی چاند، بہت زیادہ روشن چاند، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

سرمۂ چشم کلیم اللہ جس کا جلوہ ہے
ہم کو تاریکی شب میں ماہ انور مل گیا محشر لکھنوی

قول فیصل۔ اسی جگہ مہ انور بھی مستعمل ہے۔

وہ پیمبر کہ جس کے در حق میں کہتے تھے اکثر
بس اب لللہ بلو تنی مہ انور سے باز آئے محشر لکھنوی

ماہانہ:۔ ماہیانہ، ماہواری، فارسی، مذکر۔

دے کردہ بوسہ مہ رخسار کہتے ہیں
بس لیجئے یہ آپ کا ماہانہ ہوگیا قدر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:۔ "صحیح ماہانہ۔ ماہیانہ عامیانہ زبان ہے۔"

مؤلف کے نزدیک ماہیانہ لکھنؤ کے عوام بھی نہیں بولتے۔

جس طرح شعر میں نظم ہوا ہے یہ فصیح نہیں ہے اب ماہانہ صرفہ، ماہانہ آمدنی، ماہانہ تنخواہ یعنی مہینے بھر کی یا مہینے بھر کا کے معنوں میں بولتے ہیں۔

ماہ بماہ:۔ ہر مہینے، ماہوار، مہینے کے مہینے ہر مہینے پر۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ڈیوڑھا دونا کرایہ ماہ بماہ لو۔ ایسا کرایہ دار نہیں پاؤگی۔ (بنات النعش)

ماہ پارہ:۔ چاند کا ٹکڑا۔ مجازاً خوبصورت معشوق، دلدار، صاحب جمال، حسین۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

ہماری آنکھوں میں اندھیر اک زمانہ ہے
ڈرو خدا سے یہ کیسے ہو ماہ پارے تم سحر

قول فیصل۔ شعر میں جس طرح نظم ہوا ہے یہ اردو ترکیب ہے۔ اسی جگہ مہ پارہ بھی مستعمل، فصیح، رائج ہے۔

ماہ پیکر:۔ (بلا اضافت) چاند کے سے جسم والا، خوبصورتی کا مجسمہ، نہایت خوبصورت حسین، فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

جہاں میں خنجر ہیں ماہ پیکر نہ تیرے وحشی ہیں ہے ہیں گل
نہ ہو جو تجھ کو یہ بات باور دلیل ہے چاک آستیں کا اسیر

ماہتاب:۔[1] چاندنی، چاند کی روشنی، نور ماہ۔ فارسی ترکیب، متروک۔

رخ صبیح جو ساقی کا پر تو افگن ہے
دکھا رہی ہے ہمیں سیر ماہتاب شراب اسیر

قول فیصل۔ اسیر نے نظم کر دیا۔ لیکن عام طور سے چاندنی کے معنوں میں مستعمل نہیں ہے۔

ماہتاب:۔[2] چاند، قمر، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ایک خسرو کج کلاہ و گیتی پناہ نے اپنی بیگم سے کہا بندے آفتاب و چندے ماہتاب تھی سوتے وقت کہا کہ ہمیں صبح صادق سے پہلے جگا دینا۔ (فسانۂ آزاد)

میں ارد سیاہ کہاں اور ماہتاب کہاں
زبانِ ذرہ کہاں وصفِ آفتاب کہاں ۔ عشق

ماہتاب[3] :- گنجفے کا وزیر ۔ اردو ، گنجفہ کھیلنے والوں کی اصطلاح ۔

ع روشن کبھی نہ گنجفے کا ماہتاب ہو ۔ رند

ماہتاب[4] :- ایک قسم کی آتش بازی ۔ اردو مونث ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر مہتاب ہے جیسے سرخ قندیل پر یاقوت احمر ہیرا کھائے ۔ چراغاں کی قطار پر مہتاب پروانہ ہو جائے ۔ (فسانہ آزاد)

ماہتاب[5] :- توپ کے فلیتے میں آگ دینا ۔ اردو مصدر ، متروک

اڑنا بھی اپنا توپ کے منہ پر کروں قبول
ہم اپنے ہاتھ سے جو کبھی ماہتاب دو ۔ شعور

ماہتابی :- ایک قسم کا تربوز ۔ دیورب کی زبان ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

ماہتابی[2] :- ایک قسم کا چکوترہ ، اردو مونث ، رائج ۔

قولِ فیصل ۔ اس محل پر مہتابی بھی کہتے ہیں جیسے :- کہیں انار کی قطار ، کہیں لکھوٹ کی بہار ادھر انبہ لذیذ و شیریں دم امرود دھلائے بے دود چکوتروں اور مہتابیوں سے ٹہنیاں جھکی پڑتی تھیں ، نارنگی اور میٹھے شاخوں پر لدے تھے ۔ (فسانہ آزاد)

ماہتابی[3] :- ایک قسم کا کپڑا جس پر اجرام فلکیہ کی سنہری یا روپہلی شکلیں منقش ہوتی ہیں ۔ فارسی (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

ماہتابی[4] :- ایک قسم کی آتشبازی جس کے چھوٹنے سے چاند جیسی روشنی ہو جاتی ہے ۔ فارسی مونث قلیل الاستعمال ۔

قولِ فیصل ۔ اسی محل پر مہتاب یا مہتابی کہتے ہیں ۔

ماہتابی[5] :- عمارت کو چک جو سیر مہتاب کے واسطے لب حوض بنائی جائے ۔ فارسی ۔

ماہتابی پہ نہ چڑھتے تھے کبھی شام و پگاہ
بلکہ خورشید نے دیکھا نہ تھا سایہ اے ماہ ۔ انیس

چاندنی نے شب تجھ بن روپ یہ بنایا تھا
مجھ کو ماہتابی پر دھوپ میں بٹھایا تھا ۔ ذوق
(نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ :- " لکھنؤ میں عموماً مہتابی کہتے ہیں ۔ وہ کھلی ہوئی جگہ جو مکان کی بالائی چھت پر ہوتی ہے نہ کہ لب حوض انیس کے شعر میں بھی یہی مفہوم ہے ۔ مہتابی پر علی الصباح اندھیرے منہ یا سرِ شام دونوں وقت ملتے چڑھنے سے احتراز کی یہ وجہ تھی کہ جن یا پری کا سایہ نہ ہو جائے یہ خطرہ کھلی ہوئی بلند جگہ میں ہوگا نہ کہ لب حوض عمارت کو چک میں ۔ یہ بھی دھیان رہے کہ حوض کے کنارے کوئی عمارت نہیں بنائی جاتی باغ یا محل میں نہر کے کنارے البتہ بیٹھنے اور سیر کرنے کے لئے چھوٹی چھوٹی برجیاں بنی ہوتی ہیں ۔ ان کو ماہتابی یا مہتابی کوئی نہیں کہتا ۔"

مؤلف کے نزدیک مہتابی عمارت کے اس حصے کو کہتے ہیں کہ زینے پر چڑھ کے جس درجہ میں جا پائے اور وہ درجہ بڑی چھت سے ملا ہوا ہو اس کے ذریعے سے چھت پر جایا جاتا ہے ۔

ماہ جبیں :- چاند کی ایسی پیشانی رکھنے والا جس کی پیشانی چاند کی سی ہو مجازاً حسین خوبصورت معشوق ۔ فارسی ترکیب صفت ، فصیح ، رائج ۔

قولِ فیصل ۔ اسی جگہ مہ جبیں بھی مستعمل ہے ۔

یہ لفظ ہے روئے مہ جبیں کا کہ ہو جلی چاند چودھویں کا
جو حلقہ ہو زلف عنبریں کا وہ ایک نافہ ہو مشک چیں کا ۔ ناسخ

اس کی فارسی جمع مہ جبیناں ہے ۔

جیسے :- ڈولیوں پہ ڈولیاں اور فنس پر فنسیں چلی آتی ہیں مہ جبیناں ماہر و تماش بینوں کی بدولت گل چھرّے اڑاتی ہیں ۔ (فسانہ آزاد)

ماہ جبیں کی اردو جمع ماہ جبینوں ہے ۔

کھلے حسینوں کے سر عشق میرے ماتم میں
گندھیں نہ ماہ جبینوں کی چوٹیاں برسوں ۔ عشق

اس جگہ مہ جبینوں بھی رائج ہے جیسے :- میاں آزاد اور ان کے دوست بسنت کی بہار پریوں کے نکھار مہ جبینوں کے سنگار ، میووں کے انبار ، بادہ نوشوں کی تکرار ، نسیم مشک بیز و عنبر بار زرد زرد لباس عطر کی بوباس ، دکانوں کی بناوٹ ...... دیکھ کر چلے کھڑے ہوئے ۔ (فسانہ آزاد)

ماہ جلالی :- بعض کے نزدیک ماہ فروردین (مارچ) سے مراد ہے کیونکہ اس مہینے میں آفتاب کو شرف ہوتا ہے ۔ فارسی ترکیب ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

ماہ چاردہ :- مہ چاردہ ، چودھویں رات کا چاند ، بدر کامل ، پورا چاند ، فارسی ترکیب مذکر ۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ۔

ہم چشم اس سے کیا کوئی صاحب جمال ہو
وہ ماہ چاردہ ہے اگر تم ہلال ہو ۔ امیر

قولِ فیصل ۔ اسی جگہ مہ چاردہ بھی زبانوں پر ہے ۔

ماہ چہار ہفتہ:- چاند جو بعد ۲۸ روز کے بہت باریک ہو جاتا ہے (کنایۃً) معدوم شے۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ماہ خانگی:- (کنایۃً) محبوب، فارسی، مذکر۔

اے ماہ خانگی ترے برقع کو دیکھ کر
تہہ کی سفید باف فلک نے ردائے صبح (نور اللغات) مصحفیؔ

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے "نہ نظماً نہ نثراً"۔

ماہ در عقرب:- چاند کا برج عقرب میں آنا۔ نیک کام کرنا ایسے موقع پر ممنوع ہے فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ: "اول تو مستعمل قمر در عقرب ہے نہ کہ ماہ در عقرب۔ نیک کام کرنا ایسے موقع پر ممنوع ہے کیا فرض کر لیا جائے کہ فعل شنیع اس موقع پر جائز ہے۔ میں سنتا آیا تھا کہ کسی نئے کام کا آغاز جب قمر برج عقرب میں ہو منحوس ہے نہ کہ نیک کام ممنوع ہے"۔ مؤلف صاحب فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

ماہِ دو ہفتہ:- (باضافت) مجازاً چودھویں رات کا چاند۔ فارسی ترکیب صفت قلیل الاستعمال۔

ع اس ماہ دو ہفتہ کا اجالا نہ رہے گا انیسؔ

ماہر:- (بکسر سوم) کامل فن، مہارت رکھنے والا، کسی کام میں استاد، تیز فہم، ہنرمند، صاحب شعور۔ عربی اسم فاعل فصیح، رائج۔

محل صراحت۔ تدبیر الدولہ منشی مظفر علی خاں اسیرؔ لکھنوی اصناف سخن پر قادر، علم عروض کے ماہر بڑے شاعر غرّا، سخندان بے ہمتا۔ اگلے شاعروں میں اب یہی تو باقی رہ گئے ہیں۔ (فسانہ آزاد)

ماہر:- (۲) واقف، آگاہ، جاننے والا، عربی صفت، متروک۔

اس قرینے سے یہ ہوا ظاہر
راز سے ان کے ہو یہی ماہر (ذریب عشق)

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف تھا

لامسہ کے دو اثر ہیں ظاہر
چاہیئے دونوں سے ہو تو ماہر (درا رسوا)

ماہر:- (۳) مولوی سید مہدی حسین ماہرؔ کا تخلص

قول فیصل۔ آپ لکھنؤ کے مشہور و معروف خانوادہ یعنی خاندان اجتہاد کی ایک اعلیٰ فرد تھے اس خاندان میں جہاں جاویدؔ، فاخرؔ ذاکرؔ، حسینؔ و خورشیدؔ رحمہم اللہ نے اپنے کمال فن و شاعری کا لوہا منوایا وہاں اس خاندان کی فرد فرید ایک ہستی یہ بھی ہے جس کا سلسلہ نسب حضرت غفرانمآب رح سے ملتا ہے۔ آپ زبدۃ العلما مولانا سید علی حسین صاحب کے فرزند تھے اور سید العلماء ملکین مکان مولانا سید حسین صاحب قبلہ کے پوتے تھے جو غفرانمآب کے فرزند تھے۔

آپ کا سکہ تمام شعراء عہد کے دلوں پر بیٹھا ہوا تھا۔ غزل گوئی میں ایک خاص رنگ کے مالک تھے۔ اکثر وہ مشاعرے جن میں بڑے بڑے اساتذہ شریک ہوتے تھے چند شعر پڑھ کے لوٹ لئے آپ کی نازک خیالی اور ندرت تخیل ضرب المثل تھی آپ کا ایک دیوان بھی طبع ہو چکا ہے آپ مرثیہ گویوں کی صف میں ایک لاجواب مداح مان لیے گئے تھے آپ کے بہت بڑے بڑے مرثیہ دشمنان زبان و ادب کے پاس صندوقچوں میں بند ہیں۔

حضرت سید میرزا صاحب تعشقؔ سے خاص تعلقات تھے موصوف حضرت ماہرؔ کو بڑی عزت کی نظر سے دیکھتے تھے اور خوش گوئی کے ایسے قائل تھے کہ اکثر رطب اللسان رہتے تھے۔

آپ رؤسائے شہر میں شمار کئے جاتے تھے۔ آپ کی دولت کا سب سے بڑا حصہ عزائے سید الشہدا علیہ السلام میں صرف ہوا۔ آپ کے مجالس و محافل کا اہتمام و انتظام اور خوش آئینی زبان زد خلائق ہے ایک عمارت جو اپنی نوعیت کی انوکھی عمارت تھی خود اپنے بنائے ہوئے نقشہ سے بنوائی تھی جو بعد میں مشہور خطاط مرزا محمد جواد صاحب نے نظامی پریس کے لیے خرید لی۔ آپ بہت اچھے مصور بھی تھے اور ایک سے ایک اعلیٰ مرقع ان کی یادگار ہیں۔

آپ کے دو صاحبزادے تھے (۱) جناب سید نظیر حسین عرف بڑے صاحب (۲) سید عابد حسین عرف چھوٹے صاحب آپ کی دو صاحبزادیاں تھیں جس میں سے ایک کی شادی جناب مولوی لڈن صاحب خورشید کے ساتھ ہوئی۔ دوسری کی شادی جناب چھنگا صاحب حسین کے ساتھ ہوئی اتفاق سے دونوں داماد خاندانی خوش گو شاعر تھے بالخصوص مولوی لڈن صاحب خورشید جن کا اساتذۂ عہد میں شمار ہوتا تھا، علم عروض میں خاص مہارت تھی۔

حضرت ماہر کا انتقال غالباً ۱۹۰۲ء میں ہوا

اور اما مباڑہ غفراں مآب میں اندر کے درجے میں دفن ہوئے۔

آپ کا دیوان غزلیات ۱۳۱۳ھ میں طبع ہوا تاریخی نام خزینۂ خیال ہے۔

نمونۂ کلام یہ ہے :۔

مجھ میں ہوش اتنے کہاں تھے کہ سمجھتا کھو کر
درد اٹھا تو میں سمجھا کہ مرا دل آیا

ہر اک فصل میں داغ الم رہے تازہ
مرے چمن میں سدا موسم بہار رہا

کی آئینہ پہ دڑ کے زلیخا نے بھی نظر
یوسفؑ کو حسن جب سر بازار لے گیا

خاک جس طرح جلا کر گئے دل لوگوں نے
ہم سے تو شمع بھی اس طرح جلائی نہ گئی

داغ دل نزع میں کیوں کر ضیا دیتے ہیں
غنید کے وقت تو شمعوں کو بجھا دیتے ہیں

یہ سخت جان سو گئے ہیں اتفاق سے
مرنے کا عاشقوں پہ عبث اتہام ہے

ماہ رُخ :۔ معشوق جس کا چہرہ مثل چاند کے ہو۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

کوئی ماہ رخ ہے کوئی گلبدن ہے
غرض حسن ہی حسن سارا چمن ہے — لاادلم

ماہ رُخ :۔ ۲ شیرازی سفید رنگ کا کبوتر۔ (لکھنؤ)

قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ماہرِ فن :۔ کسی فن میں مہارت رکھنے والا کسی فن میں پوری واقفیت رکھنے والا، کامل فن فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

کتنا دشوار ہے یہ طرز سخن
وہی سمجھیں گے جو ہیں ماہر فن — مرزا رسوا

ماہر نہ ہونا :۔ انجان ہونا، لاعلم ہونا، ناواقف ہونا۔ اردو مصدر، قریب بمتروک۔

ع میں اس سے ہوں اور مجھ سے ہو یہ، تو نہیں ماہر — انیس

ماہ رو :۔ چاند جیسے چہرے والا (مجازاً) معشوق حسین، خوبصورت۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

جب سے سنا دہن ترا اے ماہرو نہیں
سب چپ ہیں اب کسی کی کوئی گفتگو نہیں — رشید لکھنوی

ماہِ روزہ :۔ ماہ صیام، روزوں کا مہینہ فارسی مذکر۔ متروک۔

تنخانہ بند ہو تو کاٹیں گے حلق اپنا
آئے تو ماہ روزہ تلوار دیکھ لیں گے — قدر

قول فیصل۔ اس جگہ عام طور سے ماہ صیام یا مہ صیام ہی بولتے ہیں۔

ماہ سے تا ماہی :۔ آسمان سے زمین تک اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

جو کچھ ہو ماہ سے تا ماہی اس کو سازد ہے
ہمیشہ زیر نگین شہ حجاز رہے عشق

قول فیصل۔ انیسؔ نے ماہ سے تا سکن ماہی بھی ضرورت شعری کی بنا پر نظم کیا ہے۔

ع ہو ایک زباں ماہ سے تا سکن ماہی — انیسؔ

عام طور سے "ماہ سے تا ماہی" ہی مستعمل ہے۔

ماہ سیما :۔ چاند جیسی پیشانی والا۔ مجازاً محبوب معشوق، بہت خوبصورت حسین۔ فارسی ترکیب

قلیل الاستعمال۔

ماہِ شعبان :۔ شعبان کا مہینہ، ماہ رجب کے بعد کا مہینہ جس کی چودھویں تاریخ شب برات ہوتی ہے۔ فارسی ترکیب، رائج۔

ماہ شعبان نظر آجائے جو میخواروں کو
چاہیے پہلے نظر سبزۂ مینا کی طرف — اسیر

ماہِ صیام (باضافت) روزوں کا مہینہ، ماہ رمضان المبارک وہ مہینہ جس میں مسلمانوں پر روزے رکھنا واجب ہیں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ مہ صیام بھی مستعمل ہے۔

زمانہ دشمن عشرت کا اس قدر قاتل
مہ صیام کو دیکھے نہ کوئی بے شمشیر — ذوقؔ

ماہ طلعت :۔ (بلا اضافت) ماہ رخ، ماہرو چاند جیسے چہرے والا۔ فارسی ترکیب، صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی جگہ ضرورتاً مہ طلعت (بلا اضافت) بھی مستعمل ہے۔

ماہِ عزا :۔ (باضافت) محرم کا مہینہ عزاداری امام حسینؑ کا مہینہ، ماہ محرم، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

عشرۂ ماہ عزا نالہ کشی میں گذرے
سال بھر شہؑ کے غلاموں کو خوشی میں گذرے — انیسؔ

ماہِ کامل :۔ (باضافت) پورا چاند، چودھویں کا چاند۔ فارسی ترکیب صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

اجر اس کا پائے گا اے نور پیکر ایک دن
ماہ کامل بن کے چمکے گا فلک پر ایک دن — عزیز لکھنوی

قول فیصل۔ اسی جگہ مہ کامل بھی مستعمل ہے۔

زخم جگری پہ مہ کامل کی وہ چشمک
وہ اشک فشانی مری وہ تاروں بھری رات — محشر لکھنوی

ماہ کنعاں :- کنعاں کا چاند، حضرت یوسف علیہ السلام سے مراد ہے۔ فارسی ترکیب مذکر، فصیح، رائج۔

قدم رکھیں جہاں، ذرے وہاں کے یوں چمک اٹھیں
کہ جن کے روبرو ہو گرد عارض ماہ کنعاں کا
محشر لکھنوی

قول فیصل۔ اسی جگہ ماہ مصر بھی مستعمل ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

اف ری خلوص بندگی بندہ بنا ہے ماہ مصر
عالم امتیاز میں شان ایاز اور ہے محشر لکھنوی

مہ مصر بھی کہا گیا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

دھوم ہر شہر میں ہے شہرے ہیں بازاروں میں ہے
یہ مہ مصر بھی اک اس کے خریداروں میں ناظم

ماہ لقا :- (بلا اضافت وکسر چہارم) جو دیکھنے میں مثل چاند کے ہو۔ (مجازاً) محبوب، معشوق۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

دیکھا اک ماہ لقا آفت ہوش
سامنے میرے کھڑی ہو خاموش مرزا آسو

قول فیصل۔ اسی جگہ مہ لقا بھی مستعمل ہے
مہ لقا عورتوں کا نام بھی ہوتا ہے۔

ماہ مبیں :- (با ضافت) روشن چاند، واضح وظاہر چاند۔ فارسی ترکیب صفت فصیح، رائج۔

قدرت شق القمر دکھلائے اشارہ دوست کا
دور دل میں صورت ماہ مبیں ہو جائے گی محشر

قول فیصل۔ اسی جگہ مہ مبیں بھی کہہ دیتے ہیں

ماہ منیر (با ضافت) چمکنے والا چاند (کنایۃً) حسین معشوق، محبوب۔ فارسی ترکیب صفت فصیح، رائج۔

سامنے وہ کھڑی تھی ماہ منیر چپ کھڑا تھا میں صورت تصویر (زہر عشق)

قول فیصل۔ اسی جگہ مہ منیر بھی مستعمل ہے۔

ماہ نخشب :- وہ چاند جو حکیم ابن عطا معروف بہ مقنع نے اجزائے سیمابی کی ترکیب سے بنا کر روشن کیا تھا۔ نخشب ماوراء النہر کے ایک شہر کا نام ہے جہاں یہ چاند بنایا گیا تھا۔

نور کا باعث تعلق ہے دل بیتاب کا
یار مثل ماہ نخشب چاند ہے سیماب کا رشک
(نور اللغات)

"وہ چاند جو حکیم ابن عطا معروف بہ مقنع نے چند اجزائے سیمابی کی ترکیب سے بنا کر روشن کیا تھا۔ یہ چاند چار مہینے تک رات کو اس کنوئیں سے جو کوہ سیام کے دامن میں واقع تھا نکلا کرتا تھا اور چار فرسنگ تک اس کی روشنی پہنچا کرتی تھی۔ ماہ نخشب اس وجہ سے کہتے ہیں کہ نخشب ماوراء النہر کے ایک شہر کا نام ہے جہاں یہ چاند بنایا گیا تھا ماوراء النہر سمرقند سے تین روز کے راستے پر ہے اور وہاں سے نخشب دو فرسنگ کے فاصلے پر ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ماہ نخشب کو ماہ مقنع بھی کہتے ہیں۔ ناسخ نے سہواً ماہ مقنع (بغیر تشدید) بھی کہا ہے۔

عز و اوج دور وزہ عبث ہے تجھ کو اے اسفل
میں مثل ماہ گردوں ہوں تو مثل ماہ مقنع ہے
ناسخ

صاحب نور اللغات و فرہنگ آصفیہ کی یہ تحقیق کہ ماہ نخشب یعنی وہ چاند جو حکیم ابن عطا معروف بہ مقنع نے بنایا تھا غلط ہے۔

یہ چاند در اصل عطا ابن مُقنع نے بنایا تھا۔ ابن مقنع اس کی کنیت تھی۔ اس چاند کو ماہ مقنع بھی کہتے ہیں اگرچہ بنایا ہوا ابن مقنع کا تھا اور یہ اسی قبیل سے ہے جیسے کہتے ہیں منصور کو سولی پر چڑھایا حالانکہ جس نے انا الحق کہا تھا اور جس کو سولی پر چڑھایا تھا وہ اصل میں حسین بن منصور تھا۔ ماہ نخشب کی جگہ مہ نخشب بھی ضرورت شعری کی بنا پر استعمال کرتے ہیں۔

کیا چمک خال کی ہو واہ لب چاہ ذقن
چاہ نخشب سے یہ گویا مہ نخشب نکلا اسیر

ماہ نو :- (با ضافت) نیا چاند، ہلال۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

پیک فرخ فالی، اے منزل شناس، اے ماہ نو
لے یہ نامہ لے مرا تو قاصد ایام ہے لکھنوی

ماہ نیم شبی :- کنایۃً معشوق۔ فارسی ترکیب صفت۔ قلیل الاستعمال

کبھی کبھی تو یہ تمیز ہو گئی مشکل
نظر کے سامنے تم ہو کہ ماہ نیم شبی آرزو لکھنوی

ماہ نیم ماہ :- چودھویں رات کا چاند فارسی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے کہنے کو کہہ بھی سکتے ہیں۔

ماہو :- کنسلائی۔ ایک برساتی کیڑے کا نام، مہندی بونٹ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر کنسلائی ہے

ماہ و اختر :- چاند اور ستارے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کس طرح دل کا کنول کھلتا ہے صبح و شام ہجر
بھیگتی راتوں میں تو ماہ و اختر دیکھ لو محشر لکھنوی

قول فیصل۔ اسی جگہ ماہ و انجم بھی مستعمل ہے۔

آسماں پر ماہ و انجم اور چراغاں اس طرف محشر
دو جہاں میں آج پھیلی ہے علی کی روشنی لکھنوی

ماہوار:۔ ماہانہ، ماہواری، ہر مہینے کا، ماہ بماہ
مشاہرہ، تنخواہ۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ گرانی کا یہ عالم ہے کہ جس جگہ دس روپیہ
ماہوار ملتا تھا اب اسی جگہ دو سو روپئے ماہوار
دیا جاتا ہے۔

ماہواری:۔ ماہانہ، مہینے کا، پورے مہینے کا
پورے مہینے کی تنخواہ، فارسی مونث، قلیل الاستعمال
محل صرف۔ مس۔ ہندوستان کیسا ملک ہے؟
صاحب۔ واہ کیا پوچھنا اول تو ارزانی بہت، خرچ
نہیں ہے دوسرے کوٹھیاں اور بنگلے سستے کرایے
پر لے تیسرے نوکر چاکر چار چار یا پانچ پانچ روپیہ
ماہواری کے جتنے چاہو نوکر رکھ لو۔ (فسانۂ آزاد)

ماہواری:۔ ایام حیض، زمانۂ حیض۔ اردو
مونث، عورتوں کی زبان۔
قول فیصل۔ اس کی مدت تین دن سے کم نہیں
ہوتی اور دس دن سے زیادہ نہیں ابتدا میں جسے
دو مہینے تک جتنے دن خون آتا ہے تو عمر بھر وہی
مدت رہتی ہے۔
مثلاً کسی کو پہلی مرتبہ سات دن آیا اور دوسرے
ماہ میں دوسری مرتبہ پھر سات دن آیا تو عمر بھر
سات دنوں کو ماہواری ایام سمجھے گی اور ما بقی
دنوں کو استحاضہ۔ اور اسی کو ایام بھی کہتے ہیں۔

ماہواری سے ہونا:۔ عورت کا حیض
سے ہونا۔ اردو مصرف، عوام کی زبان۔
قول فیصل۔ اسی جگہ مہینے یا ایام سے ہونا
بھی رائج ہے۔

ماہ و سال:۔ ہمیشہ، مدام۔ فارسی ترکیب
فصیح، رائج۔

غم ماضی نہ حال رہتا ہے
نہ غم ماہ و سال رہتا ہے
کوئی لمحہ ہو کوئی ساعت ہو
بس تمہارا خیال رہتا ہے لااعلم

ماہوش:۔ چاند سا محبوب، چاند کی طرح
خوبصورت (کنایتہً) محبوب، مستوفی حسین و خوبصورت
فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔
ع رو رو کے سو گئے ہیں صغیران ماہوش انیس
(فرہنگ انیس)
قول فیصل۔ اسی جگہ مہوش بھی مستعمل ہے۔

نہیں معلوم کہ اے داغ ہو تو کس دھن میں
نہ تلاش بت مہوش نہ سر جام شراب داغ

اس کی جمع مہوشان ہے۔ جیسے اتنے میں دوپہر کی
توپ دغی، جلسہ برخاست، ناچ رنگ بند......
حضار جلسہ نے بقچہ سنبھالا مہوشان زہرہ جبین
نازنین بصد ناز و کرشمہ ڈولیوں میں جلوہ گر ہوئیں
چلئے سناٹا ہو گیا۔ (فسانۂ آزاد)

ماہوں:۔ ایک کیڑے کا نام جو کپاس کو کھا
جاتا ہے۔ ہندی مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ماہی:۔ مچھلی، حوت۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

کبھی کنارے پر آئے وہ صورت ماہی
کھلی جو آنکھ ہوئی زندگی سے آگاہی عشق

قول فیصل۔ اس کی فارسی جمع "ماہیان" بھی
ترکیب اضافی کے ساتھ مستعمل ہے جیسے ماہیان آب
ماہیان بحر وغیرہ
کسی کی ماہیان بحر کو یہ التجائیں ہیں
تمھیں کہہ آؤ جا کے میرا حال دشت پیمائی محشر لکھنوی

ماہی:۔ وہ مچھلی جس کی نسبت بیشتر یہ خیال
تھا کہ زمین اس کی پیٹھ پر رکھی ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ اس کو مچھلی بھی کہتے ہیں۔

ماہی:۔ ایک برج کا نام جسے مچھلی کا ہم شکل
سمجھتے ہیں۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ آسمان کے بارہ برجوں میں سے
ایک برج کا نام ہے عام طور سے 'برج حوت' کی
ترکیب سے مستعمل ہے۔ حوت، عربی میں مچھلی کو کہتے ہیں۔

ماہی بے آب:۔ (کنایتہً) کمال بے تاب
وہ جس کو کہیں پر یا کسی جگہ قرار نہ ہو نیز
وہ جو شدید درد و تکلیف میں مبتلا ہو۔ فارسی
ترکیب صفت، فصیح، رائج۔
ع بے چین دل تھا ماہی بے آب کی طرح مشہور

ماہی پشت:۔ گنبدی، محدب، قبہ دار
وہ چیز جو درمیان سے اونچی اور آس پاس سے نیچی
ہو۔ بڑا ٹیلا (نور اللغات)
قول فیصل۔ بڑا ٹیلا، کے معنوں میں نہیں بولتے
محدب اور قبہ دار کے معنوں میں کمی کے ساتھ بولتے ہیں

ماہی پشت:۔ ایک قسم کا کارچوبی کام جو
پشت ماہی سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس کو ماہی پشت کا
جال بھی کہتے ہیں۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

پاؤں پاکیزہ کفش ماہی پشت
قد و قامت عجیب چال پہ ہے رنگین

ماہیت:۔ کسی شے کی حقیقت، اصلیت، کیفیت
مادہ، اصل، جوہر۔ عربی مصدر جعلی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

فائدہ کیا جو ہر اک علم کی جانی تعریف
فائدہ کیا جو ہر اک فن کی کھلی ماہیت ذوق

جو چیز زیر آسماں ہو عیاں کریں؛ ماہیت اس کے لال کی جلدی بیاں کریں مونس

قول فیصل ۔ عام طور سے بغیر تشدید زبانوں پر ہے۔
ماہیّت کی اصل ما ہی ہے لفظی معنی اس کے (کیا ہے یہ) اس پر (تا) بڑھا کر مصدر بنا لیا ہے یہ مصدر جعلی ہے یہ مصدر اہل منطق و حکمت کا بنایا ہوا ہے۔

ماہی توا:۔ ایک قسم کا توا جس میں مچھلی اور ٹکیوں کے کباب تلتے ہیں اور اس کے چاروں طرف اونچے کنارے ہوتے ہیں جو عموماً تانبے کا ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

ماہی جال کی کنگنیاں:۔ ایک قسم کی کنگنیاں جن پر مچھلیاں بنی ہوتی تھیں۔ اردو، قریب بمتروک۔
محل صرف ۔ چھمی جان ۔ دو شنبہ کو تڑکے سے بانے کی کنگنیاں لڑیں گی ۔ ابھی بنارس سے بانا منگایا ہے واللہ ماہی جال کی کنگنیاں ایسی سدھی ہیں کہ ہر دم قابو میں ۔ موڑو، غوطہ دو کھینچو ۔ (فسانہ آزاد)

ماہی خوار:۔ مچھلی کھانے والا، بگلا، بوتیار فارسی مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر بگلا ہی ہے

ماہی دنداں:۔ ایک خاص قسم کی مچھلی کا دانت جس سے تلوار کے قبضے بناتے ہیں۔ مذکر
قول فیصل ۔ اب عام طور سے اس کا رواج نہیں ہے۔

ماہی زریں:۔ ایک قسم کی مچھلی ہے جو ریت میں ہوتی ہے ۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ سقنقور ہے ۔ ماہی زیر زمیں، ماہی زریں فارسی
قول فیصل ۔ عام طور سے اس کو ریگ ماہی (بغیر اضافت) کہتے ہیں ۔ اسی کو ماہی سقنقور بھی کہتے ہیں
صاحب نور اللغات نے اس کو ماہی زیر زمیں بھی لکھا ہے اور مثال میں داغ کا شعر پیش کیا ہے لیکن داغ کے شعر سے اس مچھلی کے معنی پیدا ہوتے ہیں جس پر زمین قائم ہے۔

ماہی زیر زمیں بھی جو لگائے غوطہ
نہ طے اس کو ترے بحر سخاوت کی تھاہ — داغ

ماہی فروش:۔ مچھلی والا، مچھلی بیچنے والا فارسی مذکر، رائج۔

ماہی گیر:۔ مچھلیاں پکڑنے والا، مچھیرا، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

ماہی ماہی را خورد ماہی گیر ہر دو را خورد:۔ ہر زبردست کے لئے ایک زبردست ہے فارسی مثل، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ماہی مراتب:۔ وہ اعزازی نشان جو بہ شکل سیّارات بادشاہوں کی سواری کے آگے آگے ہاتھیوں پر چلتے ہیں۔ اردو مذکر رائج

آگے ماہی مراتب اور پرچم
جلوہ گر برق وش نشان علم — قلق

قول فیصل ۔ اصل میں یہ سات شکلیں باعتبار سیّارات بہ تفصیل ذیل ہوا کرتی ہیں ۔
۱ ہیکل آفتاب یعنی سورج کا نشان ۲ نشان پنجہ ۳ نشان میزان ۴ اژدہا پیکر ۵ سورج مکھی ۶ مچھلی ۷ گولہ یعنی کرہ۔

ماء:۔ ۱ پانی، آب، عربی مذکر تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال،
قول فیصل ۔ اردو میں تنہا زبانوں پر نہیں ہے۔

ماء:۔ ۲ عرق، رس۔ (نور اللغات)
قول فیصل ۔ تنہا نہیں بولتے ۔ ماء الحیات ماء الرجال وغیرہ کی ترکیبوں کے ساتھ تعلیمیافتہ طبقہ بولتا ہے۔

ماء الجبن:۔ وہ پانی جو دودھ کو پھاڑ کر سفیدی جدا کرنے کے بعد رہ جاتا ہے۔ عربی ترکیب، حکما کی اصطلاح
قول فیصل ۔ عام طور سے بکری کے دودھ کو پھاڑ کر بناتے ہیں اور امراض حادّہ (گرم امراض) میں مریض کو استعمال کرایا جاتا ہے عورتیں اسی کو مال جوبن، کہتی ہیں ۔

ماء الحیات:۔ ۱ آب حیات، حیات بخش پانی ۔ عربی ترکیب، مذکر ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ماء الحیات:۔ ۲ ایک مرکب دوا جس میں شہد، سہاگا گھی ہوتا ہے اور اس مرکب کو دھات کے کشتہ میں ملا کر آگ پر رکھتے ہیں جس سے دھات اصلی حالت پر آجاتی ہے عربی ترکیب مذکر کیمیا گروں کی اصطلاح۔

مژدۂ جاں بخش صحت ہو ترا ماء الحیات
جس سے جوں سیماب کشتہ مردہ دل زندہ ہوا — ذوق

ماء الشباب:۔ وہ آب و تاب جو جوان کے چہرے پر ہوتی ہے ۔ عربی، مذکر (نور اللغات)
قول فیصل ۔ اردو سے اس کا تعلق نہیں ۔

ماء اللحم:۔ گوشت کا عرق جو کشید کر کے نکالا جائے ۔ گوشت کی یخنی جو بذریعہ کشید نکالی جاتی ہے ۔ عربی ترکیب مذکر، حکماء کی اصطلاح ۔

تم اب ہونے لگے ہو کچھ توانا
دیا ہے اس نے ماء اللحم اچھا — نسیم (قران السعدین)

قول فیصل ۔ یہ دو آتشہ و سہ آتشہ بھی ہوتا ہے جو بہت زیادہ مقوی ہوتا ہے ۔

ماء الورد:۔ گلاب کا عرق ۔ عربی ترکیب

مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

مائدہ :- دسترخوان جس پر کھانا چنا ہوا ہو۔ عربی
مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

دل حسرت زدہ تھا مائدۂ لذت درد
کام یاروں کا بقدر لب و دنداں نکلا غالب

مائدہ :- قرآن مجید کے ایک سورے کا نام عربی
مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

تجھے معلوم ہے احوال سارا
کہ جن پر مائدہ تونے اتارا (معراج المتقین)

قول فیصل۔ عام طور سے سورہ کے ساتھ ہی اس
کا استعمال ہے یعنی سورۂ مائدہ۔

مائع :- ہر رقیق شے، بہنے والی چیز، سیّال۔
عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مائل :- متوجہ، راغب۔ عربی صفت فصیح، رائج

گو ابھی کم سن ہے پھر بھی اتنی مستعد ہو
قوم کا سچ کھولنے پر مائل امداد ہو صفی

مائل :- میلان رکھنے والا، عربی صفت فصیح، رائج
محل صرف۔ تمہارا لڑکا مائل بہ عیسائیت ہوتا جاتا
ہے اس کی نگرانی کرو ورنہ وہ عیسائی ہو جائیگا۔

مائل :- عاشق، خمیدہ، جھکا ہوا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مائل :- ڈھلوان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مائل :- تھوڑا سا لئے ہوئے، کسی قدر،
جیسے سرخی مائل، سیاہی مائل (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے، سرخی مائل
سیاہی مائل وغیرہ کی ترکیب سے ہی
مستعمل ہے۔

مائل کرنا :- متوجہ کرنا، آمادہ کرنا، رجوع کرنا
راغب کرنا، توجہ دلانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مائل کرنا :- جھکانا، ڈھلانا، خمیدہ کرنا، خم کرنا
سلامی کرنا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں
پر نہیں ہے۔

مائل ہونا :- راغب ہونا، متوجہ ہونا، رجوع
ہونا، رغبت کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہے جہاں حرص و ہوا پہ مائل
شاذ و نادر ہیں خدا پہ مائل مرزا رسوا

اے دل بے خبر اے خانہ خراب
صبح ہوتی ہو نہ ہو مائل خواب مرزا رسوا

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت۔ مائل ہو جانا
بھی فصیح و رائج ہے جیسے۔ بختیارک نے خداوند
سے کہا کہ اکبر اس پر مائل ہو گیا ہے۔
(طلسم ہوش ربا)

کہہ رہا ہے منظر اسرار وحدت کا ورود
مائل سجدہ زمانے کی زمیں ہو جائیگی محشر لکھنوی

ماءِ معین :- (بااضافت) جاری پانی، صاف
اور پاک پانی۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

جوش زن چشمۂ رحمت سے کہیں ماءِ معین
کہیں طوبیٰ، کہیں کوثر، کہیں فردوس بریں محسن

ماؤشما :- ہر کس و ناکس، معمولی لوگوں کی
جگہ۔ فارسی۔

فقرہ۔ ہرچند اساتذہ کے اشعار کے مقابلے
پر عوام کے سخن کا ذکر کر دو بلکہ ماؤشما
کے ہنر کو بھی ان کے عیوب کے سامنے ظاہر کرنا
بے جا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ عام طور سے ہمہ شما کی ترکیب
سے بولتے ہیں۔

ماؤطین :- مٹی، پانی، مجازاً آدمی کا پتلا۔
عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان
قلیل الاستعمال۔

عشق اگر صورت گر آدم ہوا صبح ازل
حسن کی شرکت میاں ماؤطیں ہو جائے گی محشر لکھنوی

ماؤف :- وہ جس کو صدمہ پہنچا ہے، کمزور
عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

فکر دنیا سے ہیں از بس ماؤف
ان کی ہمت ہو اسی پر موقوف مرزا رسوا

قول فیصل۔ عام طور سے عضو کی صفت میں
مستعمل ہے۔

ماؤمن :- خود پسندی، خود ستائی۔ فارسی مونث
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

اللہ رے عجب و ماؤمن و نخوت و غرور
کیا کیا نہیں سرشت بت بد سرشت میں رشک

ماؤمن :- ایرے غیرے۔ مذکر

کہتا ہے کون ہم سے کہ تم ماؤمن کو دو ڈپٹی نذیر احمد
جو کچھ کہ تم کو دینا ہے اس انجمن کو دو (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ عام طور سے ہمہ شما
زبانوں پر ہے۔

مائی :- ماں۔ اردو مونث عوام کی زبان (قلیل الاستعمال)

بادام بھی اے رشک گردو دیکھے جدا اپنے باپ کو
مائی کہے تجھے حلال ایک ہے اور حرام دو سودا

قول فیصل۔ فقرا، مائی بابا کی ترکیب سے
بول دیتے ہیں۔

مائی :- ضعیفہ، بڑھیا۔ اردو مونث، رائج
قول فیصل۔ عام طور سے بھیک مانگنے والے اور

عوام بولدیتے ہیں جیسے مائی سڑک کے کنارے چلئے ایسا نہ ہو کچل جایئے۔

مائی ۱:۔ مارے منسوب۔ آبی وہ جس کا تعلق پانی سے ہو۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے بخارات مائی استسقا، مائی وغیرہ کی ترکیبوں سے بولدیتے ہیں۔ اس کی جمع مائیات بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان پر ہے۔

مائی باپ۱:۔ والدین، مادر و پدر۔ اردو دیہاتیوں کی زبان۔

مائی باپ۲:۔ خداوند نعمت، ولی نعمت، حاکم سردار، ان داتا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ جہلا بڑے لوگوں کے لئے کہتے ہیں کہ آپ ہمارے مائی باپ ہیں۔

مائی کالال:۔ اپنی ماں کا پیارا بیٹا۔ ماں کا لاڈلا بیٹا ۲ بہادر، سورما۔ ہندی اسم مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ جاہل عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

مائیوں بٹھانا:۔ ہندوستان میں شادی کی ایک رسم جس میں دلھن کو زرد کپڑے پہنا کر شادی سے چند روز بیشتر کسی ایسی جگہ بٹھاتے ہیں جہاں بجز اس کی ہم سنوں کے اور کوئی نہیں جاتا۔

میرا ارادہ تھا کہ پورے مہینے بھر مائیوں بٹھاؤں گی

(بنات النعش)　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس محل پر مانجھے بٹھانا ہی بولتے ہیں۔

مائیوں بیٹھنا:۔ (نون غنہ) کے ساتھ دولھا دلھن کا ابتدائے شادی عروسی میں لباس عروسی پہن کر اپنے گھر میں بیٹھنا۔

(سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ۔ "میں نے آج تک دولھا کو مائیوں بیٹھتے نہیں سنا وہ تو مانجھے کے زرد کپڑے پہنے اور ہاتھ میں کنگنا باندھے اکڑتا پھرتا ہے۔ دلھن مائیوں بیٹھتی ہے میرا شعر ہے۔

غنچہ ہے جیسے مائیوں بیٹھی کوئی دلھن
شائستگی کی حد نہیں رکھی بہار نے　　اثر

لکھنؤ تائید کرتا ہے قدیم زمانہ میں دلھن کے لئے عام طور سے عورتیں بولتی تھیں۔

گوہر کی بیٹی مائیوں بیٹھی ہے لال خال
کنگنا ہے موتیوں کا کلائی کے واسطے　جان صاحب

موجودہ دور میں مانجھے بیٹھنا ہی عام طور سے زبانوں پر ہے۔

مائیوں بیٹھنا ۲:۔ (کنایۃً) گھر سے باہر نکلنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس جگہ مانجھے بیٹھنا طنزاً بولتے ہیں اور مرد کے لئے بھی کہدیتے ہیں جیسے تم تو جیسے مانجھے بیٹھے ہو گھر سے نکلتے ہی نہیں۔

مائیں:۔ ایک درخت کے پھل کا نام جو مازو سے مشابہ ہے۔ فارسی میں اس کو گز مازج عربی میں ثمرۃ الطرفا کہتے ہیں۔ اول درجہ میں گرم ہے دوم میں خشک ہے بعض کے نزدیک دوم میں بارد و یابس۔ دوسری چھوٹی مائیں جسے عربی میں ثمرۃ الاثل کہتے ہیں (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ اطباء کی اصطلاح ہے۔

مایا:۔ دنیا، دھوکا، موہوم (مثل) دُبدھا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

مایحتاج:۔ وہ چیز جس کی انسان کو ضرورت پڑتی ہے۔ ضروریات، عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ در اصل یہ مایحتاج الیہ تھا یعنی جس کی طرف احتیاج ہوتی ہے۔

مایرید:۔ جو کچھ خدا چاہتا ہے، جو کچھ ارادہ کرتا ہے۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مائع:۔ رقیق شے، بہنے والی چیز، عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مایقرا:۔ ایسی تحریر جس کو آدمی دقت سے پڑھ سکے۔ اس کا استعمال خط و کتابت کے ساتھ ہے۔ اور کسی چیز کے ساتھ نہیں، عربی صفت۔　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

ماینطق عن الھوی:۔ یہ (رسول) بات ہی نہیں کرتے اپنی خواہش سے عربی فقرہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ یہ ٹکڑا آیت النجم کا ہے جو جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نازل ہوئی ہے پوری آیت یہ ہے۔

مَا یَنطِقُ عَنِ الھَویٰ اِن ھُوَ اِلّا وَحیٌ یُّوحیٰ۔

(یعنی پیغمبر تو اپنی خواہش نفس سے کچھ بولتے ہی نہیں جب تک وحی نہ نازل ہو یعنی ان کا قول حسب فرمان الٰہی ہوتا ہے۔

اسی جگہ صرف ماینطق بھی زبانوں پر ہے)

مایوس:۔ ناامید، بے توقع، بے آس، ناکام نامراد۔ فارسی صفت فصیح، رائج۔

مایوس جو شاہنشۂ ابرار کو دیکھا
لشکر کی طرف دیکھ کے تلوار کو دیکھا　　تعشق

قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ
بمعنی نومید عربی میں نہیں آیا ہے بلکہ اس معنی میں
آئِس آیا ہے اور مایوس وہ جس سے امید
منقطع ہوگئی ہو" لہٰذا یہ فارسی ہے۔ اس کی
جمع مایوسان ہے۔

نقصد مایوسان بصلت کیا کریں فریاد کا
آسماں پر جائے گا نالہ دل ناشاد کا دانش لکھنوی

اس کی اردو جمع مایوسوں ہے۔

مایوس کرنا:- ناامید کرنا، آس توڑنا، دل توڑنا
ناکام کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ورم سے قلب تمہارے مدام ہیں مایوس
کریں گے سینوں میں داغ ہوں انھیں مایوس عشق

مایوس نہ ہو کوئی زمانے میں خدا سے
ہونے کے لئے غیب سے سامان بہت ہیں حضور آصف

مایوس ہونا:- ناامید ہونا، دل برداشتہ
ہونا، رنجیدہ ہونا، ناکام ہونا، نامراد ہونا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

امید شفا بھی نہیں بیمار کو تیرے
اللہ سے مایوس ہوا بھی نہیں جاتا صدق جائسی

قول فیصل: اس کا صرف نہ ہونا کے ساتھ
بھی ہے۔

مایوس نہ ہو کوئی زمانے میں خدا سے
ہونے کے لئے غیب سے سامان بہت ہیں حضور آصف

مایوسی:- (سر واؤ مروف) شکستہ دلی، ناکامی
ناامیدی۔ فارسی صفت، مونث، فصیح، رائج
محل صرف۔ اللہ والے ہمیشہ اپنے خدا پر بھروسہ
کرتے ہیں اور ان کو مایوسی نہیں ہوتی۔

قول فیصل۔ مایوسی پیدا ہونا، مایوسی چھانا
مایوسی ہونا، مایوسی نہ ہونا اس کے صرف ہیں
اور فصیح و رائج ہیں۔
اس کی جمع مایوسیاں اور مایوسیوں ہے۔ یہ بھی
فصیح و رائج ہے۔

مایوسیوں کے اشک ٹپکتے تھے خاک پہ
سر کو اٹھا اٹھا کے پٹکتے تھے خاک پر مولف

مایہ:- ہر چیز کا مادّہ، خصوصاً مادّہ اونٹ کا
(نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مایہ:- متاع، ہر چیز نیز (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مایہ:- سرمایہ، پونجی، جمع، بضاعت۔ فارسی
مذکر، فصیح، رائج۔

مایہ ہوتی نہیں، سکا تمہیں اس کی بضاعت
چھوٹے نے یہ جعفر سے کہا تھام کے رقت انیس

ترے دزد خانے مایہ صبر و خرد لوٹا
تری برق نگہ نے خرمن تاب و تواں پھونکا داغ

قول فیصل۔ اب تنہا اس کا استعمال زبانوں پر
کم ہے۔ ترکیب کے ساتھ بولتے ہیں جیسے سرمایہ،
بے مایہ۔ نیر نے مونث نظم کیا ہے۔ ترجیح تذکیر
کو ہے۔

خدا نے دی ہے تو کھائے کھلا جا۔
نہ کام آئے گی عقبیٰ میں یہ مایا نیر

مایہ:- جوہر، دستگاہ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں عام طور سے ان معنوں
میں نہیں بولتے۔

مایہ:- مادّہ، ہیولیٰ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے
زبانوں پر نہیں ہے۔

مایہ:- مال دولت۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج

قول فیصل۔ عورتیں مایہ بساط کی ترکیب سے
جب بولتی ہیں تو مونث بولتی ہیں
جیسے ان کی مایہ بساط کیا ہے جو شادی کا پیام دے
رہے ہیں میں اپنے گھر میں ہرگز شادی نہ کروں گی

مایہ تیرے تین نام پرسا، پرسو، پرسرام:-
دولت سے خواہ مخواہ آدمی کا مرتبہ بڑھ جاتا اور
نام اچھا ہو جاتا ہے۔ (عام بازاری زبان)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مایۂ حیات:- سرمایۂ زندگی، زندگی کی بضاعت
فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

کیا کہئے تیرے واسطے اے مایۂ حیات
کیا کیا عزیز اپنے بنتیں یار پرائے نیر

قول فیصل۔ اب سرمایہ حیات کی ترکیب سے
بولتے ہیں۔

مایہ دار:- مالدار، پونجی والا، دولت مند،
دھنی۔ فارسی ترکیب صفت۔ قلیل الاستعمال

موتی ہیں آج بحر میں یا میری کلک میں
مشہور ہیں جہان میں یہ مایہ دار دو عارف

قول فیصل۔ اب اس جگہ مالدار یا سرمایہ دار
زبانوں پر ہے۔

ع سرمایہ دار اجر رسالت ہیں فاطمہؑ لاعلم

مایہ داری:- مالدار ہونا۔ فارسی مونث
متروک۔

مایہ داری بلائے مبرم ہے
پھل سے ہوتا ہے سنگسار درخت رشک

قول فیصل۔ اب اس محل پر سرمایہ داری یا
مالداری بولتے ہیں۔

مایۂ ناز:- (کنایۃً) معشوق۔ فارسی۔
ہوش کا اسکے میں کشتہ ہوں کہ وہ تم ناز شب کو گھر میرا در غیر پہ جانا نہ رہا
(نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مایۂ ناز :- فخر و ناز کا سبب، سبب فخر اور باعث عزت و مباہات۔ فارسی ترکیب صفت فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ سن کے کہ سید آل رضا ایڈوکیٹ کا کراچی میں یکم مارچ ۱۹۷۸ء کو انتقال ہوگیا بہت افسوس ہوا ایک مایۂ ناز ہستی تھی کہ جو اٹھ گئی۔ خدا غریق رحمت کرے۔

مآب :- (بفتح اول) جائے بازگشت، پلٹنے کی جگہ، مرجع، وہ جگہ جہاں آدمی پلٹ کر جائے عربی، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ رسالتمآب شریعت مآب، عفت مآب، خبث مآب، فردوس مآب، عفرانمآب وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔

مآت :- (بکسر اول) کئی سو۔ سیکڑوں، مأة بمعنی سو کی جمع۔ عربی، مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

مآثر :- اچھے آثار و علامات۔ اچھے کام، نشانات نشان مکان کا جس کے آثار باقی ہوں۔ عربی، مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقہ کی زبان قلیل الاستعمال۔

مآل :- مرجع، جائے بازگشت، لوٹنے کی جگہ۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مآل :- انجام کار، نتیجہ، ثمرہ، پھل، خاتمہ، آخر۔ عربی، مذکر۔ فصیح، رائج۔

مآل سوچ کے اکثر حجاب اٹھا نہ سکا
دعا میں بھی مجھے داور حجاب آتا ہے — عشق

قول فیصل۔ مآل نیک، مآل بد اور نیک مآل، اور بد مآل کی ترکیبوں سے بھی رائج ہے۔

مآل اچھا ہونا :- نتیجہ اچھا ہونا۔ انجام بہتر ہونا۔ خاتمہ بخیر ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

روسیاہی خط عارض کی مٹی پر ہیں
کیا قیامت ہو کہ کافر کا مآل اچھا ہے — داغ

قطرہ دریا میں جو مل جائے تو دریا ہو جائے
کام اچھا ہے وہ جس کا کہ مآل اچھا ہے — غالب

مآل اندیش :- انجام بیں، دور اندیش کسی بات کے انجام کو سوچنے والا۔ فارسی ترکیب صفت، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ دور اندیشی اور انجام بینی کے معنوں میں مآل اندیشی بھی بولتے ہیں۔ جیسے میں نے مآل اندیشی کر کے پارسال گاؤں لیا تھا پٹی داروں نے تسلط نہیں بیٹھنے دیا۔
(توبتہ النصوح)

مآل ایک ہونا :- ایک انجام ہونا۔ ایک جیسا انجام ہونا۔ نتیجہ ایک ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیر و حرم بچشم حقیقت نہیں جدا
یعنی مآل سبحہ و زنار ایک ہے — مصحفی

مآل بیں :- انجام کی فکر رکھنے والا عقلمند نتیجہ کو پیش نظر رکھنے والا۔ فارسی ترکیب، صفت قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس کی جمع مآل بینوں ہے۔
ع لحد کی خاک دی سر مآل بینوں کو — انیس

مآل دیکھنا :- انجام دیکھنا۔ نتیجہ دیکھنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

فغان آتش مزاج کھینچی، جلایا فرو گنہ کو ہم نے
جہاں سے خلد بریں پہونچے مآل حب علیؑ کو دیکھا
محشر لکھنوی

مآل سوچنا :- انجام سوچنا، انجام کی فکر کرنا۔ نتیجہ پر نظر رکھنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

انسان پہلے سوچ تو لے بات کا مآل
کہتی ہوں صاف اب یہ نہ غصہ نہ کچھ ملال — تعشق

مآل کار :- (باضافت) کام کا انجام۔ عمل کا نتیجہ۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

کچھ فکر مآل کار ہیہات نہیں
اندیشہ مابقی و مافات نہیں
کیا صبح و مسا زیست کٹی جاتی ہے
مقراض حیات میں یہ دن رات نہیں — رباعی بحر

مآل کار :- ازروئے نتیجہ، نتیجتہً، آخر کو۔ انجام کار۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

گل خزاں ہوں گے بلبلیں تہ دام
کیا برا ہے مآل کار چمن — صبا

مآل کرنا :- امام حسینؑ کی مجلس میں، اہل مجلس کا زیادتی کے ساتھ گریہ کرنا۔ اردو صرف، رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ مآل مجلس بھی بولتے ہیں اور یہ بھی معناً اردو ہی ہے۔

مآل کار سجھانا :- انجام کی طرف متوجہ کرنا۔ نتیجہ کی طرف توجہ دلانا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

مآل کار سجھایا قصور نے ہمکو
یہ ناخن بال لگا ہمکو اس دفینے سے — درد

مآل کی خبر رکھنا :- انجام سے باخبر رہنا نتیجہ کا خیال رہنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

چل جلد اگر قصد سفر رکھتا ہے
تو کچھ بھی مآل کی خبر رکھتا ہے
راحت دنیا میں کس نے پائی ہے انیس
جو سر رکھتا ہے وہ درد سر رکھتا ہے — انیس

مآل معلوم ہونا :- نتیجہ معلوم ہونا۔ انجام سے

باخبر ہونا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

آل ہستی موہوم معلوم
عزیز اس شغل لا حاصل میں کیا ہو — عزیز لکھنوی

مباح:- (بضم اول) جائز۔ روا، حلال و درست، مسنون شریعت کے موافق، عربی، مذکر۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ازبسکہ باتفاق علما ہر شخص کو ہر زبان میں دعا مانگنا مباح ہے۔

تیری شمشیر کو ہے خون عدو روز مباح
یہ غلط ہے کہ سے دن ہوتا کہ مردار حلال — ذوق

مباحث:- (بفتح اول وکسر چہارم) جمع بحث کی۔ بحث کے مقامات۔ بحثیں۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اہل فارس مباحث بمعنی بحث استعمال کرتے ہیں۔

مباحثہ:- (بضم اول وفتح چہارم) تکرار، بحث، مناظرہ، جواب و سوال، باہم گر بحث کرنا، ایک کا دوسرے سے بحث کرنا۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مباحثہ کرنا:- بحث کرنا، مناظرہ کرنا، باہم تکرار کرنا۔ اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس جگہ عام طور سے بحث کرنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

مباح رکھنا:- جائز رکھنا، روا رکھنا، درست تصور کرنا، حلال جاننا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

مباح کرنا:- جائز کرنا، حلال جاننا، درست تصور کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مباح ہونا بھی فصیح و رائج ہے۔

مبادا:- (بفتح اول) ایسا نہ ہو، خدا نہ کرے، خدانخواستہ، کبھی۔ فارسی۔ فصیح، رائج۔

جنوں بے سروساماں کی زینت دیکھنے والے
مبادا فرق آئے عشق کی تدبیر منزل میں — عزیز لکھنوی

ہم نے اس بت میں جو دیکھا ہے نہیں کہہ سکتے
کہ مبادا کہیں سن پائیں شریعت والے — ظفر

قول فیصل۔ بضم اول بھی زبانوں پر ہے جو غلط ہے۔

مبادرت:- (بضم اول وفتح چہارم وپنجم) جلدی، شتابی، تیزی، سرعت، تعجیل، عجلت۔ عربی مصدر، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کرنا نہ مبادرت تم اتنی
کرنے لگے تم یہ وہ تعدی تھا — (نیرانی امجد)

مبادرت:- سبقت، ابتدا۔ عربی مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مبادرت:- دلیری، جرأت، چالاکی، چستی، بے باکی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مبادرت کرنا:- سبقت کرنا، پیش کرنا، دلیری کرنا، جرأت کرنا، چستی یا چالاکی کو عمل میں لانا، اردو فعل متعدی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو میں صرف جلدی کرنا، سرعت دکھانا کے معنوں میں بولتے ہیں۔

مبادلہ:- (بضم اول وفتح چہارم وپنجم) بدلہ، عوض، باہم بدل کرنا، آپس میں کسی شے کا تبادلہ کرنا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہ درد تنگ رہے گا نہ رنج یاس وفا
عدو سے کیجے ناظم مبادلہ دل کا — ناظم

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔

مبادی:- (بفتح اول) مبدا کی جمع، ابتدائی امور، شروع میں سکھانے کی باتیں، اصل بنیاد، ابتدا۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مبادی العلوم:- شروع کی باتیں جن پر علوم کا جاننا موقوف ہو۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مبادی عالیہ:- فرشتے اور عقول عشرہ عربی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مبارز:- (بضم اول وکسر چہارم) جنگی بہادر، لڑنے کے لئے مقابلے پر آنے والا، آگے بڑھ کر لڑنے والا سپاہی، بہادر، دلاور، کسی کے مقابلے پر جنگ کے لئے نکلنے والا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

پہلے بیان جرأت حسب و نسب کیا
پھر معرکے میں بڑھ کے مبارز طلب کیا — میر ضمیر

مبارزت:- (بضم اول وفتح چہارم وپنجم) لڑائی کے واسطے صف سے باہر آنا، کارزار، جنگ، لڑائی۔ عربی مصدر، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

دیکھا ہے مبارزت ان کی
اور کرنا معاونت ان کی — ناظم

مبارز طلب ہونا:- جنگ کے لئے مقابل کو طلب کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مرحب کفر سے پھر مبارز طلب
زور فاتح خیبر دکھا دیجے — لا اعلم

قول فیصل۔ اسی جگہ مبارز طلبی اور مبارز طلب کرنا بھی رائج و فصیح ہے۔

مبارک:- (بضم اول وفتح چہارم)

برکت دیا گیا، منحوس کا عکس، برکت شدہ، باعث برکت۔ بابرکت، عربی صفت، فصیح، رائج۔

ہو مبارک جہاد کو جانا
اور سلامت پلٹ کے پھر آنا — ادیب

مبارک: ۔ یعنی بابرکت تعظیماً استعمال ہوتا ہے۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ صاحب خانہ نے ایک عجیب بدوائے ولیم باسے جھڑک دیا۔ اے واہ بڑے خوش تمیز ہو۔ حضرت مبارک کی طرف پشت سیدھے بیٹھے ہو ادبیت کے ساتھ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل ۔ اسم مبارک، علم مبارک، موئے مبارک وغیرہ کی ترکیبوں سے برتتے ہیں۔

مبارک: ۔ خوش قسمت، خوش نصیب، بھاگوان فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ آج امام حسینؑ کی ولادت کی تاریخ ہے اور تمہارے یہاں لڑکا پیدا ہوا۔ انشاء اللہ بہت مبارک بچہ ہوگا۔

مبارک: ۔ نیک، سعید، سعد، موافق، لائق مسعود، عربی صفت، فصیح، رائج۔

اے جواں بخت مبارک ترے سر پر سہرا
آج ہے یمن و سعادت کا ترے سر سہرا — ذوق

قول فیصل ۔ کسی کے یہاں ولادت ہونے یا کسی دوسری خوشی کے موقع پر بھی لوگ کہتے ہیں مبارک ہو، خدا مبارک کرے۔

پیدا جو ہوا کوئی طرحدار
جس جس نے سنا کہا مبارک — شعور

مبارک: ۔ مژدہ خوشخبری، تہنیت طنزاً منحوس کی جگہ۔

یہ دل ہے تو جاں نہیں سلامت
ہے ذات شریف کیا مبارک — شعور
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ صرف اردو ہے اور قلیل الاستعمال ہے

مبارک: ۔ مبارک ہو، خدا مبارک کرے اردو صرف، فصیح، رائج۔

آج قرص ماہ کل شق ہوگا شعبان کا دہن
لو مبارک ہم کو ابن عم حیدر مل گیا — محشر لکھنوی

مبارکباد: ۔ تہنیت، خوشخبری، مژدہ، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

عید سے کچھ کم نہ تھا ماتم ترے ناشاد کا
ہر جانب گرم تھا ہر سمت ہنگامہ مبارکباد کا — دہلوی

بھر دیں عالم میں آوازیں مبارکباد کی ایسی
کہ شق ہونا بہت آساں ہوا کسریٰ کے ایوان کا — محشر لکھنوی

مبارکباد: ۔ دعائے خیر

آکے بیٹھا دل میں جس دم تیر یار
درد نے اٹھ کر مبارکباد دی — اختر
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس شعر میں بھی تہنیت اور مژدہ ہی کے معنی ہیں۔

مبارکباد: ۔ مبارک ہو، خدا مبارک کرے، خدا برکت دے، برکت نصیب ہو، سعید ہو، نیک ہو، سازگار رہو۔ فارسی، فصیح، رائج۔

مبارکباد محشر میں کبھی آنحضرت کی امت میں
گنہ ہے اب اگر دل کو کبھی ہو خوف عصیاں کا — محشر لکھنوی

مبارکباد دینا: ۔ شادی کی تہنیت دینا۔ مبارک ہو کہنا۔ کسی کی خوشی میں اس سے کہنا کہ تم کو مبارک ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میرے گھر بھی ٹھہرے چلتے ایک دن آجائے گا
وہ مبارکباد اب کی یار ہر جائی ملا — مومن دہلوی

کھلی جو آنکھ تو یوسف نے دی مبارکباد
یہ کس کا خواب میں زانو پہ اپنے سر دیکھا — شرف لکھنوی

مبارکباد کہنا: ۔ تہنیت دینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مبارکبادی: ۔ تہنیت، خوشخبری، مژدہ۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

غم جاوید نے دی مجھ کو مبارکبادی
جب سنا یہ کہ انہیں شیوۂ بیداد آیا — داغ

ملک الموت نے دی ہنس کے مبارکبادی
دم ہوا راہ ترے زانو پہ جو لے جاں نکلا — صبا

مبارکبادی دینا: ۔ تہنیت پیش کرنا، مبارکباد دینا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ہم تجھے دیتے ہیں نوشاہ مبارکبادی
کرے مقبول یہ اللہ مبارکبادی — داغ

مبارکبادی گانا: ۔ شادی کے گیت گانا، شادیانہ گانا، اردو صرف، عوام کی زبان قلیل الاستعمال۔

مبارک دم: ۔ جس کا دم بابرکت ہو۔ متبرک آدمی۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس جگہ مبارک قدم زبانوں پر ہے۔

مبارک سلامت: ۔ باہم ایک دوسرے کو شادی کی تہنیت انہیں لفظوں سے دیتے ہیں۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کہی سب نے آپس میں با صد مسرت
مبارک سلامت، مبارک سلامت — فانی

قول فیصل ۔ اختر شاہ اودھ نے مبارک و سلامت بھی کہا ہے جو اور بھی کم ہے۔

بشاش ہر ایک ماہ طلعت
کہہ کر مبارک و سلامت — اختر شاہ اودھ

مبارک سلامت ہونا :- مبارکبادی جانا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

خدا کی جو سب پر عنایت ہوئی
بہت سی مبارک سلامت ہوئی　　صبا

مبارک قدم :- وہ شخص جس کا آنا باعث برکت ہو۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

مبارک کرنا :- (بصورت دعا) دعائے بقا اللہ مبارک کرے، اللہ راس لائے۔ دعائیہ فقرہ اردو، فصیح، رائج۔

ع عہدہ علم کا ان کو مبارک کرے خدا۔　　انیس

مبارک نہاد :- صاحب برکت، بابرکت، نیک طبع۔ فارسی ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ شیخ مبارک نہاد سنتے ہی جاں بحق تسلیم ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون عاشقی خالہ جی کا گھر نہیں ہے۔　　(فسانۂ آزاد)

مبارک ہو :- کلمۂ دعا، خدا نیک کرے راس آئے، جب کسی دوست کو کوئی چیز ملتی ہے یا کوئی خوشی حاصل ہوتی ہے یا شادی ہوتی ہے تو بطریق دعا یہ کلمہ کہتے ہیں، مبارکباد دینے کا ایک کلمہ۔ اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

اے تجھ کو مبارک ہو بہار آئی رجب کی
عالم میں ہوئی رحمت معبود کی برسات　　مختر لکھنوی

مبارک ہونا :- خوب ہونا، خجستہ کام ہونا، باعث مسرت ہونا، نیک ہونا، مژدہ ہونا، باعث برکت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع یہ صبح ہے وہ صبح مبارک ہے جس کی شام　　انیس

مبارکی :- مبارکبادی، تہنیت، فارسی مونث، قلیل الاستعمال۔

مبارکی :- دعائے خیر۔ فارسی مونث قلیل الاستعمال۔

مبارکی :- نیکی۔　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

مبارکی :- سعادت۔　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مبارکی :- ایک مرض کا نام جس سے نیند بہت آتی ہے۔ (لکھنؤ)　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔ "فیلن یا پلیٹس میں بھی اس مبارک مرض کا ذکر نہیں"

مولف بھی تائید کرتا ہے۔

مباشرت :- (بضم اول و بفتح چہارم و پنجم) جماع کرنا، مجامعت کرنا، صحبت، ہمبستری عربی مونث، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

میری اس سے مباشرت نہ ہوئی
حیف اس سے مجامعت نہ ہوئی　　نشتر

(قران السعدین)

قول فیصل۔ کرنا ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

مباف :- (موباف کا مخفف) وہ کپڑے کی دھجی یا پٹی جو عورتیں کنگھی کرکے چوٹی کے آخر میں گوندھ لیتی ہیں تاکہ چوٹی کھل نہ سکے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

وہ کنگھی وہ چوٹی گندھی صاف صاف
کناری کا پیچھے چمکتا مباف　　میر حسن

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر موباف ہے، موباف کے معنی ہوئے بالوں کا جوڑ دینے والا۔

مبالغ :- (عربی بفتح اول و کسر چہارم) مذکر مبلغ بمعنی مال کی جمع، روپے، رقمیں، نقدی، مذکر۔　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُبالغہ :- (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) یعنی کسی امر کو شدت وصف میں اس حد تک پہنچا دینا کہ اس حد تک اس کا پہنچنا محال ہو یا بعید ہو تاکہ سننے والے کو یہ گمان نہ رہے کہ اس وصف کا اب کوئی مرتبہ باقی ہے کسی کی مدح یا ذم میں ایسی زیادتی کرنا جو خلاف عقل ہو۔ عربی مذکر۔ اصطلاح علم بدیع۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ صنعت مبالغہ کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) تبلیغ (۲) اغراق (۳) غلو۔

تبلیغ :- اسے کہتے ہیں کہ ادعا یعنی کسی امر کا انتہا تک پہنچا دینا عقل و عادت کے نزدیک ممکن ہو۔

ع وعدہ شام پہ کی ہم نے غرض جاگ کے صبح
وہ اسی وقت نہ آتے اگر آنا ہوتا　　شہیدی

یہ بات عقل عادت کی رو سے ممکن ہے کہ عاشق اپنے معشوق کے انتظار میں رات بھر جاگے۔

دم مصاف ترے دشمنوں کے لشکر میں
صدائے نوحہ و شیون ہے شور غلغل و کوس　　مومن

یعنی یہ ممکن ہے کہ لڑائی کے وقت ایک سمت کے لشکر کو ہزیمت ہو اور بہت سی فوج ماری جائے اور رونا پیٹنا مچے۔

اغراق :- اسے کہتے ہیں یعنی مبالغہ قریب العقل لیکن عادت سے بعید ہو۔

گرگ نے دور عدل میں اس کے
سیکھ لی راہ و رسم چوپانی　　مومن

ممکن ہے کہ بھیڑیا گوسفند وغیرہ کو نہ مارے اور محافظت کرے مگر عادۃً یہ بات محال ہے۔

غلو: ایسے مبالغے کو کہتے ہیں کہ خلاف قیاس و بدیہی البطلان اور عقل و عادت دونوں کے نزدیک ممتنع اور محال ہو۔ مبالغہ کی یہ قسم نامقبول ہے۔

برق پہونچے نہ کبھی دوڑ میں ہمراہ رکاب
گرد کی طرح رہے سائے کے پیچھے سر سر — امیر

برق و ہوا کا گھوڑے سے رہ جانا عادت و عقل دونوں کے نزدیک محال ہے۔

بہر صورت مبالغہ غلو محسنات بدیعی میں سے ہیں ہاں جبکہ مقبول ہو جائے اور یہ اس صورت میں مقبول ہوتا ہے کہ جب کوئی ایسا لفظ ذکر کریں جس سے وہ مقرون بصحت ہو جائے اور امکان کی صورت پیدا ہو۔

اس گلشن ہستی میں عجب دید ہے لیکن
جب چشم کھلی گل کی تو موسم ہے خزاں کا — سودا

مقصود بیاں اس امر کا بیان ہے کہ بہار اس گلشن دنیا کی آنکھ کھولنے کے عرصہ میں جاتی رہتی ہے۔ اور یہ قرین صحت کے نہیں ہو سکتا ہے کس لئے ایک ساری فصل کا عرصہ قلیل میں بسر ہو جانا نہ باعتبار عادت کے ممکن ہے اور نہ عقل میں آتا ہے۔ لیکن جب آنکھ کھلنا گل کی طرف منسوب کیا تو وہ امر صحت سے مقرون ہو گیا کیونکہ گل کھلنے کے بعد ٹوٹ کر گر پڑتا ہے اور یہ امر اس کے واسطے خزاں ہے۔

مبالغہ: حد سے بڑھ کر خلاف واقعہ تعریف یا برائی کرنا۔ عربی لفظ، اردو حرف، فصیح، رائج۔

حال دل میر اس کے وہ بولے
اس میں تھوڑا مبالغہ بھی ہے — میر

مبالغہ کرنا: بڑھا کر بیان کرنا۔ اصل کے خلاف کہنا، اصل واقعہ سے کچھ بڑھا کے کہنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

یہ وصف میں کیا شعرا نے مبالغہ
نقطہ دہان تنگ، کمر بال ہو گئی — امیر

مبالغے سے کام لینا: گفتگو میں مبالغہ کرنا۔ اصل واقعے سے بات کو بڑھا کے بیان کرنا۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

عمل صرفہ۔ تم سے ہزار بار سمجھایا کہ جو واقعہ ہو ٹھیک ٹھیک بیان کیا کرو۔ تمہاری عادت ہے کہ ہمیشہ مبالغے سے کام لیتے رہو۔

مبانی: (بفتح اول) مبنے بالفتح کی جمع بنیادیں، اصول۔ عربی مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مباہات: (بضم اول) فخر کرنا، بڑائی کرنا، ناز کرنا۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

اے بنت اسد تم کو یہ مولود مبارک ہے
جو مادر گیتی کے لئے جنۂ مباہات — محشر لکھنوی

قول فیصل۔ کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

مت سگ یار سے دعوائے مساوات کرو
اس کنے بیٹھنے پاؤ تو مباہات کرو — میر حسن

زیادہ تر فخر و مباہات کی ترکیب کے ساتھ بولتے ہیں۔

وہ رات، وہ مرتبہ پیغامبری کا
جبریل امیں کو سبب فخر و مباہات — محشر لکھنوی

مباہلہ: (بضم اول و چہارم و پنجم) ایک دوسرے کو نفرین کرنا، ایک دوسرے کے حق میں دعائے بد کرنا۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ نجران کے عیسائیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مباہلہ ہوا، خداوند عالم کی طرف سے رسول کو حکم ہوا کہ تم ان سے مباہلہ کرو اس لئے کہ یہ مذہب اسلام کے حق ہونے کی دلیلیں پا کے بھی کٹھ حجتی کر رہے ہیں اس لئے ان سے کہو کہ اگر یہ سچے ہیں تو مباہلہ کر لیں۔ اور یہ آیت نازل ہوئی کہ اے رسول نصرانیوں سے کہو کہ تم اپنے بچوں کو لاؤ ہم اپنے بچوں کو لائیں تم اپنی عورتوں کو لاؤ ہم اپنی عورتوں کو لائیں تم اپنے نفسوں کو لاؤ ہم اپنے نفسوں کو لائیں اور ایک دوسرے سے مباہلہ کر کے جھوٹوں پر خدا کی لعنت قرار دیں۔ چنانچہ رسول خدا مباہلہ کے لئے اس شان سے چلے کہ آگے آگے خود گود میں چھوٹے نواسے سید الشہدا حضرت امام حسینؑ اور بڑے نواسے حضرت امام حسنؑ کی انگلی پکڑے (بیٹوں کی جگہ) عورتوں کی جگہ صرف جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا برقع میں نہاں اور نفسوں کی جگہ صرف حضرت علی مرتضیٰؑ جو جناب سیدہ کے پیچھے تھے۔ جب رسولؐ میدان مباہلہ میں پہونچے تو نصرانیوں کا سب سے بڑا عالم ان معصوموں کے نورانی چہروں کو دیکھ کر کہنے لگا۔ اے میری قوم والو رسولؐ اپنے ساتھ ایسی ہستیاں لائے ہیں اور ایسے چہرے ہمارے سامنے ہیں کہ اگر یہ کہدیں تو پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں لہذا ان سے مباہلہ کرنا مناسب نہیں ہماری تباہی کا باعث ہو جائے گا نصرانی ہیبت زدہ ہو گئے اور جزیہ دینا قبول کیا۔ رسول کامیاب واپس ہوئے۔

مبتدا: (بالضم و فتح سوم) جملۂ اسمیہ کا پہلا جز جس کی بابت کچھ کہا جائے۔ خبر کا عکس، عربی مذکر اصطلاح علم نحو۔ تعلیمیافتہ طبقہ کی زبان۔

دل آنا مبتدا ہے جان سے لیگی خبر اس کی
رہے گی ابتدائے عشق اک دن انتہا ہو کر — منیر

مبتدا: شروع کلام کی ابتدا۔ آغاز۔ عربی

مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

منطقۃ البروج میں آپکا دورشل شمس
نور کا مبتدا کہیں، نور کا منتہا کہیں محشر لکھنوی

مبتدا و خبر:۔ مسند و مسند الیہ جملہ اسمیہ کے دونوں جزء پہلے جز کو مبتدا دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، اصطلاح علم نحو۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ جملہ اسمیہ کے پہلے جز کو مبتدا اور دوسرے جز کو خبر کہتے ہیں جیسے زید کھڑا ہے۔ اس میں زید مبتدا ہے۔ اور کھڑا ہے اسکی خبر ہے۔

مبتدا و خبر:۔ ۲ ابتدا، انتہا۔ اول آخر۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

مبتدا و خبر ندارد:۔ وہ بات جس کا سرپیر نہ ہو بے سروپا بات، لغو اور بیہودہ بات۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مبتدع:۔ (بالضم و فتح سوم وکسر چہارم) بدعت کرنے والا۔ دین میں نئی بات نکالنے والا۔ عربی، صیغہ اسم فاعل، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عام طور سے اس جگہ بدعتی زبانوں پر ہے۔

مبتدی:۔ عربی بالضم و فتح سوم وکسر چہارم) نوآموز، ابتدا کرنیوالا۔ شروع کرنے والا۔ منتہی کا عکس۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

مبتذل:۔ (بالضم و فتح سوم وکسر چہارم) عام روزمرہ کی چیز۔ ذلیل، حقیر، کمینہ۔ ابتذال رکھنے والا۔ عربی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

تنویر روئے یار کہاں حسن گل کہاں
کیوں پاس پیش آفتاب نہ ہو مبتذل چراغ رشک

قول فیصل۔ رشک نے دل اور متصل کے قوافی کے ساتھ کہا ہے۔

عام طور سے تعلیم یافتہ طبقہ مبتذل (بفتح چہارم) بولتا ہے۔

مبتلا:۔ (عربی بالضم و فتح سوم) گرفتار، پکڑا ہوا، بلا میں گرفتار، آزمایا ہوا۔ عربی اسم مفعول، فصیح، رائج۔

ہیں مبتلائے درد و غم و یاس کیا کروں
تم تو جہاں سے جاتے ہو عباس کیا کروں مؤلف

مبتلا:۔ ۲ ماخوذ، پھنسا ہوا، الجھا ہوا گھرا ہوا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل مثال۔ وہ بیچارہ برسوں سے مختلف قسم کی پریشانیوں اور بیماریوں میں مبتلا ہے خدا اس کو ان سب سے نجات دے۔

مبتلا:۔ ۳ مفتوں، شیدا، دل دادہ، عاشق۔ فارسی صفت قلیل الاستعمال

سوائے ذات خداوندی کا عاشق ہوں
نہ مبتلائے بتوں ہوں نہ مبتلائے کمر رشک

مبتلا:۔ مصروف، مشغول۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مبتلا کرنا:۔ پھنسا لینا۔ عاشق کر لینا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

کیا پیار کی نگاہوں نے فتنہ بپا کیا
الفت جتا جتا کے ہمیں مبتلا کیا امیر

مبتلا ہونا:۔ پھنسنا، گرفتار ہونا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

شکوۂ جور کیا میں نے جو ان سے تو کہا
مبتلا آپ بھلا اور کہیں کیوں نہ ہوئے معروف

قول فیصل۔ شعر میں جس طرح نظم ہوا یہ بہت کم ہے اسی جگہ آفت میں مبتلا ہونا، زحمت میں مبتلا ہونا مصیبت میں مبتلا ہونا وغیرہ کی صورتوں سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

مبتلا ہونا:۔ الجھنا، اٹکنا، عاشق ہونا فریفتہ ہونا۔ اردو مصرف، تقریب بہ متروک

جو ہوا عالم میں ان سنگیں دلوں پہ مبتلا
ہم نے یہ دیکھا ہمیشہ ان کے دن بھاری رہے معروف

مبتلائے آفت:۔ مصیبت میں پھنسا ہوا۔ آفت زدہ۔ مصیبت کا مارا۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ مبتلائے بلا یا مبتلائے مصیبت بھی بولتے ہیں۔

مبتلائے عشق:۔ عشق میں گرفتار، عاشق دلدادہ و شیدا۔ فریفتہ۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

مبحث:۔ (بفتح اول سوم) بحث، جائے بحث عربی، مذکر، تعلیمیافتہ طبقہ کی زبان۔

پہلے ماخذ اس کا تو دیجے بتا
پھر سنیں گے ہم بھی مبحث آپکا اکبر

(قران السعدین)

مبدا:۔ شروع ہونیکی جگہ۔ ظاہر ہونیکی جگہ۔ عربی، اسم ظرف، مذکر، تعلیمیافتہ طبقہ کی زبان۔

توفیق کا مبدا ہے توجہ کوئی دم کر
گمنام کو اعجاز بیانوں میں رقم کر انیس

مبدع:۔ (بضم اول وکسر سوم) آپ ہی آپ کسی چیز کا پیدا کرنے والا۔ بے مادہ بنانے والا۔ عربی صفت مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مُبدّل:۔ (بضم اول و فتح دوم تشدید سوم مفتوح)

تبدیل شدہ، بدلا ہوا۔ متغیر، عربی صفت، اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

ضعف سے گریہ مبدل بہ دم سرد ہوا
باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا غالبؔ

قول فیصل۔ ہونا اور کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

(ہونا کے ساتھ) جیسے مس کے چہرے کا رنگ متغیر ہوگیا۔ سفیدی سرخی سے اور سرخی سفیدی سے کئی بار مبدّل ہوئی اور کسی قدر تیکھی ہوکر پوچھا کہ کیا کہا۔ آخر یہ کون لفظ کہا۔ (فسانۂ آزاد)

(کرنا) جیسے۔ وہ اسی کو بڑا عروج سمجھتے ہیں کہ تمام عمر کی آمدنی ایک برات کی نذر کردیں دو گھڑی کی واہ واہ اس کے بعد حال تباہ ہیہات ذی باشد شادی کو غم سے مبدل کرنا کون دانائی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

مُبدَّل:۔ وہ اسم جس کے بعد ایک اسم اس کا بدل واقع ہو اور معنی میں جو مقصود مبدل منہ سے ہے وہی بدل سے ہوتا ہے مثلاً۔ زید تیرا بھائی آیا۔ زید مبدّل منہ اور بھائی اس کا بدل ہے۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

مُبدءِ فیاض:۔ فرہنگ آنند راج میں بحوالۂ غیاث اللغات لکھا ہے:۔

"مُبدءِ فیاض عربی بالضم وکسر سوم وکسر ہمزہ بمعنی آغاز کنندہ بسیار فیض رساں و ازیں مراد حق تعالٰی باشد"

مؤلف کی رائے میں اس معنی میں اول تو مبدء کے معنی مکمل نہیں دوسرے فیاض کی ترکیب صحیح نہیں ہوتی اور مبدء کی ہمزہ کا کسرہ بے قاعدہ معلوم ہوتا ہے۔ مؤلف کی رائے میں مبدءِ فیاض فارسی ترکیب ہے مَبدء، بمعنی سرچشمہ، فیاض بمعنی جوئے پر آب ہے۔ مبدءِ فیاض کے معنی مجازاً بمعنی خدائے تعالٰی صحیح ہوتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مولف مہذب اللغات تائید کرتا ہے اب اس جگہ مَبدء بفتح اول بولتے ہیں۔

مُبدِی:۔ خدائے تعالٰی کا نام۔ عربی مذکر قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عام طور سے یا مُبدِیٔ کی ترکیب سے بول دیتے ہیں۔

مُبذِّر:۔ (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مکسور) اسراف کرنے والا، فضول خرچ، بے جا خرچ کرنے والا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مبذول:۔ خرچ کیا گیا، مصروف، عربی صفت۔

فقرہ۔ آپ کی توجہ مبذول ہوئی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں متوجہ کے معنوں میں مبذول بولتے ہیں اور توجہ کے ساتھ ہی بولتے ہیں جو تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ہے جیسے جناب کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ آپ نے صلح کرکے نقصان اٹھایا جو آپ کو نہیں چاہیئے تھا۔

مُبرّا:۔ پاک، دور، بری، صاف، آزاد منزہ۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ خدائے تعالٰی کی ذات تمام عیوب سے مبرا ہے اور ہر برائی سے پاک ہے۔

قول فیصل۔ اسی جگہ منزّہ و مبرّا ملا کے بھی بولتے ہیں اور یہ بھی تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ہے۔

مُبرّا:۔ معصوم، بے قصور، بے عیب، بیگناہ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مبرّا سے معصوم مراد نہیں لیتے معصوم بول کے مبرّا عن الخطا مراد لیتے ہیں۔

مُبرِّد:۔ (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مکسور) سرد کرنے والا۔ ٹھنڈا کرنے والا۔ صیغۂ اسم فاعل تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ یہ حکماء کی خاص اصطلاح ہے۔

مبرّد:۔ عربی (بفتح حرف سوم مشدد) ایک مشہور فن نحو کے ماہر کا نام۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُبَرِّدات:۔ (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مکسور) وہ دوائیں جن کی تاثیر سرد ہو۔ ٹھنڈک پہونچانے والی ادویہ۔ عربی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مَبرَز:۔ (بفتح اول وسوم) جائے براز۔ مقعد۔ پیخانہ نکلنے کی جگہ۔ پیخانہ کا مقام، دبر، گون، عربی مذکر اسم ظرف، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُبرَم:۔ (بضم اول وفتح سوم) مضبوط۔ مستحکم۔ استوار، سخت، ضرور، لابد۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عام طور سے نہ ٹلنے والی موت کے معنوں میں قضائے مُبرم کی ترکیب سے زبانوں پر ہے اور یہ بھی تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ہے۔

چشم نرگس کی مسیحائی پہ عشاق نثار
پھیر دے ایک اشارے میں قضائے مبرم
محشر لکھنوی

مبرم:۔ وہ قضا جس سے بچنا ممکن نہ ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا مبرم بول کے قضائے مبرم مراد نہیں لیتے بلکہ ایسے محل پر قضائے مبرم ہی بولتے ہیں۔

مبرَ نام فرداکہ فرداکہ دید:- (بفتح اول و دوم) کل کا نام نہ لو، کل کس نے دیکھی ہے یعنی آنے والے زمانے کا کیا اعتبار جو کچھ کرنا ہو آج ہی کر ڈالو۔ کل کے لئے کوئی کام اٹھا نہ رکھو۔ (فرہنگ، امثال)

قول فیصل۔ تعلیمیافتہ طبقہ کبھی کبھی کے ساتھ بول دیتا ہے۔

مبرور:- (بفتح اول و واو معروف) نیکی کیا گیا، پاک، مقدس، مغفور، مرحوم۔ گناہوں سے بری عربی صفت، اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان محل صرف۔ رند کا رندانہ کلام قابل صاد ہے، خواجہ وزیر کو شہنشاہ قلمرو خوش بیانی کہنا عین صداقت ہے میرزا رجب علی بیگ سرور مبرور کی تربت کو خدا عنبریں کرے واللہ وہ نثر دلپذیر و بے نظیر لکھی کہ قلم توڑ دیے۔ ایک ایک سطر گنجینہ معانی ہے ایک ایک فقرہ کان نکتہ دانی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ مغفور و مبرور کی ترکیب سے بھی تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

مبرور ۲:- مقبول، جیسے حج مبرور (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مُبرہن:- (بضم اول و فتح دوم و سکون سوم و فتح چہارم صحیح) مضبوط دلائل سے ثابت و مدلل۔ عربی صفت، اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

ے فروغ ناکساں تنویر کرم شب چراغ
علم ہو یا کب دعوائے مبرہن چاہیئے رنگ

قول فیصل۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ بضم میم و فتح با و سکون را۔ ثابت کیا گیا، معتبر مستند۔ ظاہر، روشن۔ بسکون با و فتح را غلط ہے اس لئے کہ یہ برہنہ بروزن ترجمہ و دحرجہ سے اسم مفعول رباعی مجرد (مُبعثر) کے وزن پر ہے

یاس عذر با کسے بغلط گر بیاں کنم
صد لاف در میانہ مبرہن دراوروم — عرفی

مبسوط:- (بفتح اول واو معروف) پھیلا ہوا کشادہ۔ فراخ۔ عربی صفت، اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقہ کی زبان۔

مبشّر:- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مکسور) بشارت دینے والا۔ خوشخبری سنانے والا مژدہ رساں، عربی صفت اسم فاعل۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مبشَّر ۲:- (بہ تشدید حرف سوم مفتوح) جس کی بشارت دی گئی ہو۔ صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں عام طور سے زبانوں پر نہیں

مبصِّر:- دیکھنے والا، بینا، بینائی والا، صاحب بصارت، بصارت رکھنے والا۔ عربی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مبصّر ۲:- پرکھنے والا، صراف، کھرا کھوٹا دیکھنے والا، جوہری، نگاہ باز۔ عربی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

ابرو کو اس کے دیکھ کے حیران رہ گئے
تھی جن مبصروں کو کہ تلوار کی نگاہ — مصحفی

مُبصّر ۳:- نقد و تبصرہ کرنے والا، صاحب نظر، وسیع النظر، عربی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کی جمع مبصرین بھی رائج ہے۔

مبصر بہی:- بہی پرتالنے والا۔ بہی جانچنے والا۔ (ڈکاؤن) (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مُبطِل:- (بضم اول کسر سوم) باطل کرنے والا۔ توڑ دینے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ مبطل صوم، مبطل صلوٰۃ وغیرہ کی ترکیبوں میں بولتے ہیں۔

اس کی عربی جمع مبطلات ہے، اور یہ بھی مبطلات صوم یا روزہ وغیرہ کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

مبعوث:- (بفتح اول و واو معروف) بھیجا گیا۔ پیدا کیا گیا۔ اٹھایا گیا۔ عربی صفت اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا استعمال ختمی مرتبت کے نام کے ساتھ زیادہ ہے۔

جیسے جب ہمارے رسول صلعم مبعوث بہ رسالت ہوئے تمام دنیا کو نور ہدایت سے روشن و منور کیا۔

مبعوث ہونا:- نبی کا بھیجا جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ آنحضرت کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں جیسے آنحضرت جب مبعوث بہ رسالت ہوئے تو حضرت علی نے آپ کی ہر طرح مدد فرمائی۔

مَبغوض:- (بفتح اول و واو معروف) بغض کیا گیا۔ دشمن رکھا گیا۔ قابل نفرت۔ عربی صفت اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مبغوض ترین:- سب سے زیادہ قابل نفرت۔ فارسی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مُبکی:- (بضم اول) رلانے والا۔ گریہ لانے والا۔ عربی صفت۔ اسم فاعل بفصیح، رائج۔

محلِ صرفہ۔ تم نے غضب کیا اگر چند بند مبلغ اور پڑھ دیتے تو منبر پر قیامت برپا کر دیتے۔

مُبَلِّغ :۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مکسور) تبلیغ کرنے والا۔ اچھی باتیں بتانے والا اور بری باتوں سے روکنے والا۔ دین اور مذہب کی باتیں پھیلانے والا۔ عربی صیغہ اسم فاعل۔ فصیح رائج۔

محلِ صرفہ۔ عموماً مبلّغ کے لیے اس کی ضرورت ہے کہ وہ خود بھی اچھی باتوں پر عامل اور بری باتوں کا تارک ہو۔ ورنہ اس کو تبلیغ سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

قولِ فیصل۔ اس کی جمع مبلغین زبانوں پر ہے۔

مَبْلَغ :۔ (بفتح اول و سوم) حد و نہایت، دسترس، دستگاہ، انتہا۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ عام طور سے مبلغ علم کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔ جیسے مجھے خوب معلوم ہے کہ مولانا کا مبلغ علم کیا ہے اور وہ اپنے کو کیا ظاہر کرتے ہیں۔

مُبْلِغ :۔ (بضم اول و کسر سوم) جرف، کل، پورے۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔

محلِ صرفہ۔ تم نے بڑا غضب کیا کہ مبلغ چار سو روپے کا پرونوٹ مہاجن کو لکھا اور شرح سود نہیں لکھی بغیر سود کے پرونوٹ ناجائز ہے۔

قولِ فیصل۔ مبلغ (بضم اول و فتح سوم) زر نقد کی صفت کے طور بھی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

مبنی :۔ جس پر کسی چیز کی بنیاد رکھی گئی ہو۔ بنا کیا گیا، بنیاد، بنا کی جگہ۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرفہ۔ ہمیشہ جس کو تم مکسور پڑھتے ہو وہ مبنی بفتح ہے اور اس کی حرکت بدل نہیں سکتی۔

مبنی :۔ ۲ منحصر، انحصار، موقوف۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرفہ۔ مولانا جائداد کی تقسیم کا فیصلہ آپ ہی پر مبنی ہے آپ شرعی حیثیت سے اس کا فیصلہ کر دیجئے کسی کو کوئی عذر نہ ہوگا۔

مبنی :۔ ۳ وہ لفظ جس کے حرف آخر میں اختلاف عامل سے تغیر نہ ہو۔ عربی اصطلاح علم صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَبْنیٰ :۔ (بالفتح و فتح سوم و در آخر الف بصورت یا) کسی چیز کی بنیاد، عربی مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ اس کی عربی جمع مبانی ہے۔

مبنی ہونا :۔ کسی بات کا کسی بات پر منحصر ہونا، موقوف ہونا، کسی بات کی کسی بات پر بنا ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

مُبْہَم :۔ (بضم اول و فتح سوم) مشتبہ، شکوک، گول بات، وہ کلام جس کا مطلب صاف نہ ہو، جس میں ابہام پایا جائے، مذبذب۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

مبہوت :۔ حیران، متحیر، ہکا بکا، بھونچکا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

لب جان بخش نے مبہوت بنایا اے رشک
معجزہ سمجھے جسے ہو گیا جادو اس کو

قولِ فیصل۔ بنانا، کرنا، ہونا وغیرہ کیساتھ اسکا صرفہ ہے دیوانہ مخمور سرشار کے معنوں میں بھی عورتیں بولتی ہیں۔

نہ فکر روزی نے خواہش ثروت
ہوا زر گر پسر کو دیکھ مبہوت

مُبَہّی :۔ (بضم اول فتح دوم و تشدید سوم) قوت باہ بڑھانے والا۔ قوت مردانگی میں اضافہ کرنے والا۔ جس سے قوت باہ میں اضافہ ہو۔ عربی صفت، اسم فاعل تعلیمیافتہ طبقہ کی زبان۔

قولِ فیصل۔ عام طور سے یہ حکماء کی اصطلاح ہے اس کی جمع مبہیات ہے اور یہ قلیل الاستعمال ہے۔

مَبِیع :۔ (بفتح اول و یائے معروف) خرید کی ہوئی شے۔ بکا ہوا اسباب، عربی صفت، مذکر تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ مونث کے لئے مبیعہ بولتے ہیں۔

مُبِین :۔ (بضم اول و یائے معروف) صریح۔ آشکار۔ ظاہر۔ کھلا ہوا۔ روشن۔ عربی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ ہر مبین۔ ماہ مبین قرآن مبین۔ امام مبین وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔

قدرت شق القمر دکھلائے اشارہ دوست کا
درد دل میں صورت ماہ مبیں ہو جائے گی (محشر لکھنوی)

اہل باطل میں یہ تاریخ وصال حسن عشق
باعث معراج قرآن مبیں ہو جائے گی (محشر لکھنوی)

میان :۔ ناپ، پیمائش، نپان۔ مقدار، پیمانہ ہندی مونث، دہلی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نپان بولتے ہیں۔

میانا :۔ پیمانہ۔ ناپنے کی چیز۔ مقیاس۔ جیسے جوتی کا میانا بھیجو اور اس کے موافق بنا لاؤ۔ ہندی مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اس جگہ پیمانہ بولتے ہیں۔ اور جوتی یا جوتے کیلئے ناپ بولتے ہیں جیسے پہلے ناپ تو لے لو پھر جوتا بنانا۔

میپانا :۔ ۲ نپوانا۔ پیمائش کرانا۔ ناپ کرانا ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ نپوانا ہی اہل لکھنؤ بولتے ہیں۔

میائی ہونا:۔ اندازہ کیا جانا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نپائی ہونا بولتے ہیں اور پیمائش ہونا بھی بولتے ہیں۔

میت:۔ پیمائش، ناپ، مقیاس، ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

میتنا:۔ ناپا جانا، پیمائش ہونا، گز یا جریب سے اندازہ کیا جانا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ نپنا یا پیمائش ہونا ہی اہل لکھنؤ بولتے ہیں۔

میتوانا:۔ ناپ کرانا، پیمائش کرانا، نپوانا ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نپوانا ہی بولتے ہیں۔

مت: (بالفتح) نفی کا کلمہ۔ لا، نہ، نہیں، اردو، متروک

میرے تغیر حال پہ مت جا
اتفاقات ہیں زمانے کے میرؔ

مت:۔ طرز، انداز، وضع۔ اردو، مونث، متروک

غصے میں آ گئی ہے یہ مت
کہ ہوتی ہو ہر وقت کی مصلحت شوقؔ

مت:۔ سمجھ، بوجھ، فہم، ہوش، ادراک فہم و فراست، عقل، زیرکی، ہوشیاری۔ اردو مونث متروک۔

حق کی آواز جہاں جاتی تھی
مت کردوں کی بدل جاتی تھی حالیؔ

قول فیصل۔ مت جانا، مت الٹنا، مت پھرنا اس کے صرف ہیں۔

اے جان لڑکپن کی تری مت نہیں جاتی
ہاں سچ ہے کہ بگڑی ہوئی عادت نہیں جاتی نسیمؔ

الٹی ہے مت ان کی سمجھے بوسہ ہی ملے گا
آتش حرکت قابل دشنام کئے جا آتشؔ

الٹی تقدیر مری قسمت اغیار پھری
ہائے کیسی تری مت اے بت عیار پھری صباؔ

مت:۔ رائے (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مت:۔ مذہب، ملت، دھرم، عقیدہ اعتقاد، یقین۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

متابعت:۔ (بالضم اول و فتح چہارم و پنجم) پیروی تقلید۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

اچھے مت کی محافظت ہے ضرور
اور سلف کی متابعت ہے ضرور ماہؔ

متابعت:۔ فرماں برداری، تابعداری اطاعت، بجا آوری حکم۔ عربی مونث فصیح، رائج

اے شیخ رند ہوں میں جنت تو اپنی ہی ہے
بتلا دے کیا ملے گا تیری متابعت سے صبرؔ
(معاون الشعراء)

متاثر:۔ (بالضم اول و فتح دوم و سوم و تشدید چہارم مکسور) کارگر، اثر پذیر، اثر قبول کرنے والا، عربی صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے جیسے آج کی آپ کی تقریر نے مجھے کافی متاثر کیا۔ اور بہت سے لوگ تو ایسا متاثر ہوئے کہ کچھ نہ پوچھئے۔

متاثر:۔ دل پر اثر کرنے والا، رقت انگیز دل میں بیٹھنے والا، دل گداز، جگر سوز۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے

متاخر:۔ (بالضم اول و فتح دوم و سوم و تشدید چہارم مکسور) پیچھے آنے والا، بعد میں آنے والا، مقدم کا عکس۔ عربی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

جو تھے متقدم، متوسط، متاخر
ذات ان کی ہوئی شاعری کی بانی تعمیر (عبرۃ الغافلین)

متاخرین:۔ پچھلے زمانے کے لوگ، پچھلے زمانے والے، آخر کے زمانے والے، زمانۂ حال والے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ تمام شعرائے متقدمین و متاخرین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ بحالت عطف و اضافت اعلان نون جائز نہیں ہے۔

متاس:۔ (بضم اول) پیشاب کرنے کی حاجت احتیاج بول۔ اردو مونث، بازاری زبان۔

متاسا:۔ وہ شخص جسے پیشاب کرنے کی سخت حاجت ہو۔ ہندی، صفت، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ پست طبقہ بول دیتا ہے اور تانیث کے لئے متاسی بولتے ہیں

متاسف:۔ (بضم اول و فتح دوم و سوم و تشدید چہارم مکسور) افسوس کرنے والا، پچھتانے والا، عربی صفت، صیغہ اسم فاعل، فصیح، رائج

متاس لگنا:۔ پیشاب لگنا، موتنے کی حاجت ہونا۔ اردو صرف، پست طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

متاع:۔ مال و دولت، پونجی، تجارت کا سرمایہ۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

متاع جو اس دخرد لٹ گئی
عناں صبر و آرام کی چھٹ گئی آخر (شاہ اودھ)

کسی متاع پہ ایسی کہیں نہ لوٹ پڑے
حسین دل پہ مرے ہر طرف سے ٹوٹ پڑے (تسلیم لکھنوی)

قول فیصل ۔ بصورت تذکیر بھی نظم ہوا ہے ۔

کی گہر ریزی ہمارے آبلوں نے ٹوٹ کر
تھا متاع عمر جو وقف بیاباں ہو گیا (نسیم لکھنوی)

متاع نیک ہر دکاں کہ باشد :۔ اچھا مال کسی دکان کا ہو ۔ یعنی ہم کو اچھی چیز چاہیے جہاں سے ملے ۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل ۔ فارسی کی یہ مثل تعلیمیافتہ طبقہ کبھی کبھی بولدیتا ہے

متاعی :۔ (بضم اول) وہ عورت جس سے متعہ کیا گیا ہو ۔ متعہ شدہ بیوی ۔ مقررہ مدت کی بیوی ۔ اردو صفت ، مونث ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

نکاحی بیوی کو نے نکالا ۔ متاعی رنڈی کو گھر میں ڈالا
بنایا صاحب (مسباڑہ) خدا کی مسجد کو تم نے ڈھاکر (جان صاحب)

متاع جمع کن شاید کہ غارت گر شود پیدا :۔ مال جمع کر شاید لوٹنے والا پیدا ہو ۔ یعنی انسان کو چاہیے کہ کوئی کمال حاصل کرے پھر قدرداں بھی مل جائیں گے ۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل ۔ کبھی کبھی تعلیمیافتہ طبقہ بولدیتا ہے

مت الٹنا :۔ عقل جاتی رہنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مت الٹی ہونا :۔ عقل جاتی رہنا ، عقل ماری جانا ۔ اردو صرف ، قریب بمتروک ۔

الٹی ہے مت ان کی تجھے بوسہ ہی ملے گا رب
آتش حرکت قابل دشنام کیے جا (آتش)

متالی :۔ گھوڑوں کے پیشاب کرنے کی جگہ وہ جگہ جو گھوڑے کے پیشاب کرنے کیلئے مخصوص ہو ۔ گھوڑے کے موتنے کی جگہ ۔ اردو مونث قلیل الاستعمال ۔

سڑتے تھے پھول جوش تھا گندہ بہار کا
کچھ کم متالی سے روش بوستاں نہ تھی (چرکین)

قول فیصل ۔ اس محل پر اب متہری زیادہ بولتے ہیں ۔

متالی :۔ کوڑا ، کرکٹ ، آخور طویلہ کی وہ گھاس جس پر گھوڑوں نے موتا ہو ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس جگہ متہری گھاس بولتے ہیں ۔

متامل :۔ (بضم اول و فتح سوم و تشدید چہارم مکسور) تامل کرنے والا ۔ غور کرنے والا سوچنے والا ۔ عربی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال ۔

محل صرفہ ۔ تکیہ اور دری کا نام سن کر تو کلیم بہت چکرایا اور ابھی جواب دینے میں متامل تھا کہ اندر سے آواز آئی ۔ مرزا زبردست بیگ کی کیفا یہ مردوا کہیں چل نہ دے ۔ دوڑ کر تکیہ دری تو اس سے لیلو ۔ (توبۃ النصوح)

متانا :۔ بچہ کو پیشاب کرانا ۔ اردو فعل عوام اور عورتوں کی زبان ۔

متانا :۔ مثانہ ، پھکنا ، پیشاب رہنے کی جگہ ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں اس جگہ مثانہ ہی بولتے ہیں ۔

متانا :۔ ذکر ، پیشاب گاہ ۔ پہاڑی لوگ اسے موتنا کہتے ہیں ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

متانت :۔ سنجیدگی ۔ تہذیب ، رکھ رکھاؤ فارسی مونث ، فصیح ، رائج ۔

برا حال ہے میرا ہنگام رحلت
غضب ڈھا رہی ہے متانت کسی کی (منیر)
(معاون الشعراء)

محل صرفہ ۔ دیکھنے کے قابل یہ امر ہے کہ ہونہار نوجوان نے اپنے علوم و فنون ... عادات و اطوار ، متانت و سخاوت سے ... عمدہ نقش بادشاہ کے دل پر بٹھائے ہوں گے ۔ (دربار اکبری)

متانت ہے بہت کم بولنے میں
خموشی دوپہر ہو ، دو گھڑی بات (بحر)

قول فیصل ۔ عربی میں اس کے معنی مضبوطی ، استواری ، استحکام ، پختگی ہیں جیسے متانت کلام وغیرہ

متانت :۔ خیالات کی آراستگی اور درستی ۔ زبان کا بیہودہ الفاظ اور خیالات سے پاک ہونا ۔ فارسی ، مونث ، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ۔

محل صرفہ ۔ قرآن کی تحریر میں اعلیٰ درجہ کی متانت ہے ۔ تہذیب کا دامن کسی سطر میں نہیں چھوٹتا ۔

متانی :۔ اصطبل میں گھوڑے کے پیشاب کرنے کی جگہ ۔ ہندی ، مونث ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا ۔

متانی :۔ گھوڑے کا پیشاب ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

متاہل :۔ بیوی بچوں والا، اہل و عیال والا۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

متبادر :۔ (بضم اول و فتح دوم و کسر پنجم) ذہن میں جلد آجانے والا، سبقت لے جانے والا عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

متبادلہ :۔ دو خطوط متوازی پر جب تیسرا خط آکر گرے تو اس خط کے دونوں طرف کے داخلی زاویے متبادلہ کہلاتے ہیں بشرطیکہ متصلہ نہوں (اصطلاح اقلیدس) عربی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ اصطلاح عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

متباعد :۔ ایک کا دوسرے سے بُعد رکھنا، دوری والے، دور والے، عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

متکافی، متزاید حرکات
متباین، متباعد حالات — مرزا رسوا

متباین :۔ باہم دو ایسے مخالف جو ایک دوسرے پر صادق نہ آسکیں، متناقض، عربی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

متکافی، متزاید حرکات
متباین متباعد حالات — مرزا رسوا

متباین :۔ (علم حساب) وہ عدد جن کے اجزائے ضربی نہ بن سکیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

متبحر :۔ (بضم اول و فتح دوم و سوم و تشدید چہارم مکسور) وہ جس کے پاس مثل دریا کے بہت علم ہو، بہت زیادہ علم رکھنے والا، بہت زیادہ جاننے والا عربی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عالم متبحر کی ترکیب کے ساتھ ہی زیادہ بولتے ہیں۔ جیسے آج وہ تمام یورپ میں محقق اکمل فاضل اجل سمجھے جاتے ہیں اور ہزاروں آدمی اس عالم متبحر کی تحقیق دقیق سے فیض پاتے ہیں (فسانہ آزاد)

متبدل :۔ (بضم اول و فتح دوم و سوم و تشدید چہارم مکسور) تبدیل ہونا کی جگہ، بدل جانا عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ سید متقی کے وعظ سے سید حاضر کے خیالات دفعتہً اس قدر متبدل ہوگئے تھے کہ دونوں بھائیوں میں التیام کا ہونا محال تھا۔ (محصنات)

مت بدلنا :۔ سمجھ کا کچھ سے کچھ ہو جانا طرز بدلنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

رندھ گئی جوکہ خفا دل کی طبیعت بدلی
پھر بہار آئی ہوا جوشِ جنوں مت بدلی — اوج

متبرک :۔ (بضم اول و فتح دوم و سوم و تشدید چہارم مفتوح) برکت والا، مقدس، پاک، صاف، منزہ، مبرا، عربی صفت، فصیح، رائج

محل صرف۔ تمہیں اگر دعا مانگنا ہے تو متبرک مقامات پر جاکے دعا مانگو تاکہ فوراً قبول ہو جائے۔

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر کسرہ دال متبرک ہے جو ان معنوں میں غلط ہے۔

متبرک ۲ :۔ معزز، بزرگ، قابل تعظیم، فرشتہ خصلت، ملکی صفات، فرشتہ خو۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ کسی کے ساتھ متبرک شخصیت کی ترکیب سے بول دیتے ہیں۔

متبسم :۔ مسکرانے والا، آہستہ ہنسنے والا، تبسم کرنیوالا زیر لب مسکرانیوالا۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

متبسم :۔ کھلا ہوا، شگفتہ۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

متبع :۔ (بضم اول و تشدید دوم مفتوح و کسر سوم) پیروی کرنے والا، تقلید کرنے والا، تابع، اتباع کرنیوالا۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کی جمع متبعین ہے۔

متبنّیٰ :۔ لے پالک، پالا ہوا، گود لیا ہوا، فرزندی میں لیا ہوا۔ بیٹا بنایا ہوا۔ عربی صفت۔ مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

متبنّیٰ کرنا :۔ گود لینا، بیٹا بنانا، فرزندی میں لینا۔ اردو صرف، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ بندہ کو جمعدار صاحب مرحوم و مغفور نے متبنّیٰ کیا تھا اور اپنا جانشین کرکے مرے تھے سب کے کل روساء اس سے واقف اور آگاہ ہیں (توبۃ النصوح)

متبوع :۔ پیروی کیا گیا، پیشوا، اتباع کیا گیا۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مت پلٹنا :۔ رائے تبدیل ہونا، سمجھ الٹی ہو جانا۔ اردو صرف، قریب بمتروک۔

مت پلٹی کچھ ایسی اس قمر کی
مطلق نہ کسی کو بھی خبر کی — ناسخ

مت پوچھو :۔ اکراہ و رغبت دونوں حالتوں میں مستعمل ہے ایسا اچھا ہے کہ قابل بیان نہیں تعریف سے باہر ہے قابل بیان نہیں (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب قریب بمتروک ہے اس جگہ نہ پوچھو ہی بولتے ہیں۔

ع یہ نہ پوچھو کہ دل پہ کیا گذری — لا اعلم

مت پھرنا :۔ رائے بدلنا، رائے قائم نہ رہنا، رائے پلٹنا، عقل ماری جانا۔ اردو صرف، قریب بمتروک۔

الٹی تقدیر مری قسمت اغیار پھری، ذہے کیسی تری مت آیت عباد پھری — صبا

قول فیصل ۔ اسی جگہ مت پلٹنا بھی بولتے تھے بصورت متعدی مت پھیرنا کبھی زبانوں پر تھا جیسے اس موئے فرنگی کا پڑھایا آیا تھا کہ بچے کی مت پھیر دی۔ (ابن الوقت)

مت جاتی رہنا :۔ عقل ماری جانا، عقل جاتی رہنا، کچھ سمجھ میں نہ آنا۔ اردو مصدر، قریب متروک

پر یہ رہ رہ کے آتی ہے حیرت
جاتی تیری رہی تھی تب کیوں مت (دہشت گلزار)

متجاوز :۔ (بضم اول و فتح دوم و کسر پنجم) اپنی حد سے گزر جانیوالا، تجاوز کر جانے والا۔ عربی صفت، صیغہ اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل ۔ حد کے ساتھ ہی اس لفظ کا استعمال ہے جیسے کسی کو اپنی حد سے متجاوز نہ ہونا چاہیے یا انسان کو حد سے تجاوز نہ کرنا چاہیے۔

متجسس :۔ جستجو کرنے والا، تلاش کرنے والا، ڈھونڈنے والا، تجسس کرنے والا، عربی صفت۔ اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

متجلی :۔ چمکدار، روشن، آشکارا، ظاہر، عربی صفت، اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہر جا متجلی ہے وہی پردۂ غفلت
اے [illegible] دیر و حرم اٹھ نہیں سکتا (شاہ نصیر)

متحجر :۔ (بفتح جیم) ورم یا پھوڑا وغیرہ جو مثل پتھر کے سخت ہو جائے۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل ۔ یہ حکما کی خاص اصطلاح ہے اسی جگہ تحجر بھی حکما کی زبانوں پر ہے جیسے ورم جگر میں تحجر پیدا ہو گیا ہے تم کو چاہیے کہ اس کے علاج کرو۔

متحد :۔ اتحاد رکھنے والا، متفق، ملا ہوا، اتحاد کیا گیا، ایک کیا گیا، شمول، مخلوط۔ عربی صفت، فصیح، رائج

وہ طفل کہ جو متحد ذات نبوت
وہ طفل جو اعجاز نما مظہر آیات (محشر لکھنوی)

متحد الخیال :۔ کسی کے خیالات اور نظریات میں یکسانیت رکھنے والا، کسی کا ہم خیال۔ عربی ترکیب صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

متحد البطن :۔ ایک پیٹ، ایک بطن سے پیدا ہونے والے حقیقی بچے۔ عربی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل ۔ اس کے برعکس مختلف البطن زبانوں پر زیادہ ہے

متحد المفہوم :۔ وہ جس کا مطلب ایک ہو۔ عربی ترکیب صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف ۔ توحید اور معرفت الہی متحد المفہوم ہیں۔

متحد بالذات :۔ حقیقت اور ذات میں ایک ہونا۔ عربی ترکیب صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

متحد بالذات تھے یوں احمد مرسل سے آپ
نقش آئینہ میں جیسے صورت سے ہو جوہر ملکیب (محشر لکھنوی)

متحرک :۔ حرکت کرنیوالا، چلتا ہوا، رواں دواں، جاری۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

جس میں لاکھوں متحرک اجسام
ہیں اک دائرے پہ ہیں گردش میں مدام (مرزا رسوا)

متحرک [۲] :۔ وہ حرف جو زبر یا زیر یا پیش رکھتا ہے، وہ حرف جس پر زبر، زیر یا پیش ہو۔ عربی اصطلاح علم نحو

محل صرف ۔ تمہیں نہیں معلوم پڑھے لکھے لوگ بھی دھوکا کھاتے ہیں اور بجائے عَرَق کے عَرْق بول دیتے ہیں۔ درانحالیکہ رے متحرک ہے ساکن نہیں ہے۔

متحقق :۔ (بضم اول و فتح دوم و سوم و تشدید چہارم مکسور) تحقیق کرنے والا، کسی خبر کا صحیح اور درست کرنے والا۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

قول فیصل ۔ عام طور سے اس محل پر محقق زبانوں پر ہے

متحقق [۲] :۔ (بہ تائے چہارم مفتوح) تحقیق کیا گیا، ٹھیک، درست اور صحیح خبر، مصدقہ، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

متحلی :۔ آراستہ ہونیوالا، زیور پہننے والا۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

متحمل :۔ (بضم اول و فتح دوم و سوم و تشدید چہارم مکسور) بردبار، مستقل مزاج، صابر، ثابت قدم، برداشت کرنیوالا، تحمل کرنیوالا۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج

دل نہ کی ظلم کی برداشت میں کامل ایسا
ذبح ہونے میں نہ تڑپا متحمل ایسا (شرف)

قول فیصل ۔ بصورت نفی اس کا استعمال زیادہ ہے

ذوق دل سوختہ دیوان لکھے اپنا کیا خاک
متحمل نہیں گرمی سخن کا کاغذ (ذوق)

غم خوار اور غصہ پی جانیوالے کے معنوں میں "متحمل المزاج" بھی تعلیمیافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

متحیر :۔ (بضم اول و فتح دوم و سوم و تشدید چہارم مفتوح) حیرت زدہ، حواس باختہ، ہکا بکا، حیران، متعجب، مبہوت، عربی صفت، اسم مفعول، فصیح، رائج۔

متحیرہ :۔ ذیل کے پانچ تارے خمسۂ متحیرہ کہلاتے ہیں: عطارد، زہرہ، مریخ، زحل، مشتری (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ علم ہیئت کی خاص اصطلاح ہے اور عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

متخاصم :۔ باہم خصومت کرنے والا، جھگڑالو، باہم لڑنے والا، باہم دشمنی رکھنے والا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

متخاصمین :- (بضم اول و فتح دوم کسر چہارم و فتح پنجم) متخاصم کا تثنیہ، مدعی اور مدعا علیہ طرفین جو جھگڑا کریں۔ باہم مخالف فریقین، عربی تثنیہ۔ تعلیمیافتہ طبقہ کی زبان۔

متخلخل :- وہ عورت جو پاؤں میں خلخال پہنے ہو۔ عربی صفت، (نور اللغات)

قول فیصل۔ تعلیمیافتہ طبقہ بہت کمی کے ساتھ بولدیتا ہے۔

متخلخل :- پولا اندر سے خالی۔ جو ٹھوس نہ ہو۔ اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عورتیں اس محل پر ڈھیلا خلخل بولتی ہیں۔ تنہا خلخل بھی بولتی ہیں۔

متخلخل :- ڈھیلا۔ ڈھیلا ڈھالا۔ جیسے یہ انگرکھا تو متخلخل ہو گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ایسے محل پر عورتیں ڈھیلا خلخل بولتی ہیں جو اردو ہے۔

متخلص :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید چہارم مفتوح) رہائی پائے ہوئے۔ چھٹکارا پائے ہوئے۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقہ کی زبان۔

متخلص :- (بتشدید لام مکسور) تخلص رکھنے والا موسوم، عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ تعلیمیافتہ طبقہ المتخلص بہ فلاں کی ترکیب سے بولدیتا ہے جیسے میر ببر علی المتخلص بہ انیس، مرزا سلامت علی المتخلص بہ دبیر۔ تخلص اس نام کو کہتے ہیں جو شعراء عام طور سے کلام کے مقطع میں استعمال کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کس کا کلام ہے۔ جیسے

غالب ندیم دوست سے آتی ہے بوئے دوست
مشغول حق ہوں بندگی بوتراب میں ۔ غالب

بعض بعض شعرا، اپنی زندگی میں اپنا دوسرا تخلص بھی مخصوص کر لیتے ہیں جیسے یاس یگانہ اسد اور غالب۔

متخلل :- خلل انداز۔ خلل پیدا کرنے والا عربی صفت۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

متخیّل :- خیال کیا گیا، موہوم۔ عربی صفت تعلیمیافتہ طبقہ کی زبان، قلیل الاستعمال۔

متخیلہ :- (بفتح یائے مشدد) خیال کی گئی، خیال کیا گیا۔ عربی صفت، مونث، تعلیمیافتہ طبقہ کی زبان۔

متخیلہ :- (بضم اول و فتح دوم و یائے سوم مشدد مکسور) ایک دماغی قوت کا نام جس کے سبب سے انسان غیر حاضر چیزوں کا نقش دل میں بناتا ہے۔ وہم۔ خیال۔ قیاس۔ قوت خیال قوت، متصورہ۔ عربی مذکر تعلیمیافتہ طبقہ کی زبان قلیل الاستعمال۔

محل صحیفہ۔ اب متخیلہ نے ان کو اگلے پچھلے تصورات سے گڈمڈ کر کے ایک نئے پیرائے میں سامنے کھڑا کیا۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل۔ زیادہ تر قوت متخیلہ کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

متدارک :- (بضم اول و فتح دوم و کسر پنجم) علم عروض کی بحروں میں سے ایک بحر کا نام عربی مونث، عروضیوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اسکے لغوی معنی: ملنے والے کے ہیں چونکہ یہ بحر خلیل ابن احمد کے بعد اخفش نے نکالی ہے خلیل کی بحروں میں مل گئی ہے اس لئے اس کا نام متدارک رکھا گیا اسی کو رکض الخیل اور غریب بھی کہتے ہیں۔ اس بحر میں یہ زحاف بہت آتے ہیں۔ خبن، قطع، تسکین۔ حذف اسکے ارکان اصلی یہ ہیں۔ فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن آٹھ بار جیسا کہ اسی بحر متدارک سالم میں میر کا مطلع ہے۔

بے نشاں ضعف سے ہے تن زار تک
میرے جانے میں باقی ہیں تا تار تک۔ میر

متداول :- (بفتح پنجم) مروج۔ ہاتھ در ہاتھ پہونچی ہوئی چیز۔ دست بدست پھری ہوئی چیز۔ عربی صفت۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ بصورت صفت متداولہ (بفتح پنجم) بھی تعلیمیافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔ جیسے علوم متداولہ۔

متدیّن :- (بکسر یائے مشدد) مومن۔ ایماندار دیندار۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ متدین اور متشرع کی ترکیب سے بھی بولدیتے ہیں۔

متدیّن :- امین، امانت دار، معاملہ اور بات کا سچا اور پورا۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مت دینا :- نصیحت کرنا۔ رائے دینا۔ عقل کی بات بتانا۔ مشورہ دینا۔ تدبیر بتانا، صلاح دینا۔ ہندی۔ فعل متعدی۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

متذبذب :- (بضم اول و فتح دوم وسوم و کسر پنجم) تذبذب میں پڑنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

متذکرہ :- (بضم اول و فتح دوم سوم و تشدید چہارم مفتوح و

(فتح پنجم) مذکورہ۔ ذکر کیا گیا۔ بیان کیا گیا۔ عربی صفت، مونث، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ اس جگہ مذکورہ زبانوں پر زیادہ ہے۔

متذکرۂ بالا:۔ مرقومہ بالا۔ جسکا ذکر اوپر کیا گیا ہو۔ فارسی ترکیب صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس جگہ مذکورۂ بالا زبانوں پر زیادہ ہے۔

مترہ:۔ وہ لڑکا جو کھیل میں سردار بنایا جائے سرگروہ۔ غنیمہ۔ کپتان۔ ہندی، مذکر۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ فیروز اللغات اردو جدید نے اس لفظ کو بسکون حرف دوم لکھا ہے بہرحال اس لفظ کا اردو زبان سے کوئی تعلق نہیں ہے نہ اہل لکھنؤ بولتے ہیں۔

مُترادِف:۔ (بضم اول و فتح دوم و کسر پنجم) ہم ردیف۔ ہم معنی۔ دو ایسے لفظ جس کے معنی ایک ہوں۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقہ کی زبان

ایک معنی کے دو لفظ مترادف تھے دو
ایک مضمون کے تھے دو فقرے مگر مستحکم (ذوق)

قول فیصل۔ اس کی جمع مترادفات بھی تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ہے۔

مترتب:۔ (بفتح چہارم) ترتیب دیا ہوا۔ درست کیا ہوا۔ ترتیب پذیر۔ اثر انداز۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحیفہ۔ خوف کا نتیجہ اور ہراس کا اثر جو نفوس پر مترتب رہا۔ قصے کے پڑھنے سے ظاہر ہوگا۔
(توبۃ النصوح)

مُترجَم:۔ (بفتح چہارم) ترجمہ کی گئی۔ ترجمہ کیا گیا۔ ترجمہ کیا ہوا ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی کو جہلا مترجم (بتشدید جیم مفتوح) بھی بولتے ہیں۔

مترجِم:۔ (بضم اول و فتح دوم و کسر چہارم) ترجمہ کرنے والا۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کرنے والا۔ ترجمان۔ ترجمہ نویس عربی صفت، اسم فاعل۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

محل صحیفہ۔ آغا صاحب بہت سی انگریزی کتابوں کے مترجم ہیں اور یہ کمال ہے کہ بہت سلیس اردو میں ترجمہ کیا ہے۔

قول فیصل۔ جہلا اسی کو مترجم (بتشدید جیم مکسور) بھی بولتے ہیں۔ مترجم کی جگہ ترجمان بھی زبانوں پر ہے۔

مترجمہ:۔ (بفتح چہارم) ترجمہ کی ہوئی۔ ترجمہ کی گئی۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحیفہ۔ یوں تو قرآن مجید کے بہت سے ترجمہ ہوئے ہیں لیکن حافظ فرمان علی صاحب کا مترجمہ قرآن اہل علم کے نزدیک مستند ہے

متردد:۔ (بضم اول و فتح دوم سوم و تشدید چہارم مکسور) فکرمند۔ متفکر۔ پس و پیش کرنے والا۔ تردد کرنے والا۔ مضطرب۔ پریشان۔ عربی صفت، اسم فاعل۔ تعلیمیافتہ طبقہ کی زبان۔

آصف اس وقت میاں کچھ متردد ہے تو
آج سچ بولو گھر میں ترے مہماں ہے کون
(نواب آصف الدولہ)

مترس از بلائے کہ شب در میان است:۔ اس مصیبت کی فکر میں پریشان نہیں ہونا چاہیے جو ابھی آئی نہیں ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

قول فیصل لفظی ترجمہ اس کا یہ ہوا۔ ایسی بلا سے نہ ڈرو جس کے بیچ میں رات ہو۔ یعنی جس کے آنے میں ایک رات کا وقفہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ کسی مصیبت کے آنے سے پہلے صرف اس کے خیال سے خوف زدہ نہ ہونا چاہیے ممکن ہے کہ کوئی وجہ ایسی پیدا ہو جائے جو اس کو روک دے۔

مترسل:۔ (بتشدید حرف چہارم) خط بھیجنے والا۔ عربی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مترش:۔ ڈاڑھی منڈوانے والا۔ یہ لفظ عربی دان فارسی دانوں نے بنایا ہے۔ صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مترشح:۔ (بضم اول و فتح دوم و سوم و کسر چہارم مشدد) ٹپکنے والا۔ ظاہر۔ عیاں۔ آشکار۔ عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محل صحیفہ آپ کے بیان سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ آپ غالب کو ایک فنکار نہیں مانتے ہیں۔

مترصد:۔ (بتشدید حرف چہارم) امیدوار۔ منتظر۔ متوقع۔ آس رکھنے والا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تھا میں مترصدی امید کا آقا ذرے کو دیا مرتبہ خورشید کا آقا (انیس)

مترقب:۔ (بتشدید حرف چہارم) منتظر۔ امیدوار۔ امید رکھنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

مترقَّب:۔ (بفتح قاف مشدد) انتظار کیا گیا۔ امید کیا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مترقبہ:۔ (بفتح چہارم مشدد) امید کی ہوئی شے عربی صفت مونث، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل نعمت غیر مترقبہ کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

مترنم:۔ (بتشدید حرف چہارم) گانے والا۔

خوش الحانی سے گانے والا ، عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ مترنم، ترنم کا اسم فاعل ہے اردو میں ترنم نے معنی خوش الحانی، دھن، لہجہ اور تحت اللفظ کا عکس ہیں جیسے آپ تو ہمیشہ سادہ طریقے سے پڑھتے تھے آج غزل ترنم میں پڑھ دی۔ آپ کی آواز تو بہت عمدہ ہے۔

متروک¹ :- (بفتح اول و واؤ معروف) چھوڑا گیا۔ وہ مال جو مردے کی وراثت میں باقی رہے۔ عربی صفت، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پہ "متروکہ" اور "ترکہ" ہے۔

متروک² :- ترک کیا ہوا، ترک کردہ شدہ چھوڑا ہوا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بہت سے ایسے الفاظ تھے کہ جو عہد میر تقی میر میں رائج تھے مگر اب موجودہ دور میں وہ متروک ہوگئے ہیں۔

متروکات :- ترک کی ہوئی چیزیں، ترک کئے ہوئے الفاظ و محاورات وغیرہ۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جناب سید حسین میرزا صاحب عشق کے متروکات میں یوں تو بہت سی چیزیں ہیں منجملہ ان کے تلک، ہیجن، جوبن، بن، اندی بھینا، چھاتی وغیرہ ہیں۔

متروکہ :- وہ مال جو مرنے والا دنیا سے چھوڑ کے جائے، مردے کا چھوڑا ہوا مال، ترکہ، عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ نواب شمشیر الدولہ بہادر کے بعد ان کی اولاد نے جس بری طرح ان کے متروکہ کو اڑایا ہے وہ ناقابل بیان ہے۔

قول فیصل۔ تانیث کے ساتھ متروک کو متروکہ بولنے میں کلام ہے لیکن چونکہ عام طور سے زبانوں پر ہے اس لئے اس کو اردو بھی کہا جا سکتا ہے اگر اموال متروکہ کی ترکیب سے بولیں تو صحیح ہو جائے گا اس لئے کہ اموال جمع ہے اور عربی میں جمع حکم تانیث میں ہے اور اموال موصوف ہے اور متروکہ اس کی صفت ہے اور موصوف و صفت میں مطابقت ضروری ہے لیکن مال متروکہ یا جائداد متروکہ عربی اصول سے صحیح نہیں ہے یہ فارسی ترکیب ہے۔

متزائد :- بڑھنے والا، زیادہ ہونے والا زائد ہونے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

سکانی متزائد حرکات
متباعد، متباعد حالات مرزا رسوا

متزلزل :- (بکسر پنجم) جنبش کرنے والا ڈگمگانے والا، کانپنے والا، لرزاں، لڑکھڑانے والا تھرتھرانے والا۔ غیر مستقل، عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ان کا ارادہ متزلزل اور عزم ناپائدار ہو۔ (توبۃ النصوح)

وہ بہادر کہ جس کی ہیبت سے
متزلزل ہے تربت بہرام محشر لکھنوی

متساوی :- (بضم اول و فتح دوم) باہم، برابر ایک دوسرے کے مساوی ہم وزن ہم مقدار۔ عربی صفت اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ مساوی اس جگہ زبانوں پر زیادہ ہے

متسلِّط :- (بکسر لام مشدد) غلبہ پانے والا، قبضہ کرنے والا، غالب ہونے والا، قابض عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

متسلَّط :- (بفتح لام مشدد) وہ شخص جس پر غلبہ پائیں، مقرر کیا ہوا وہ جس پر قابو پا لیا ہو۔ عربی، اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس جگہ مُسلّط زبانوں پر زیادہ ہے

متشابہ¹ :- (بضم اول و فتح دوم و کسر پنجم) ہمشکل، ایک صورت کے، ہم صورت، نظیر مقابل، برابر کا۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گوکہ عالم میں ہیں سب جزئیات
متشابہ ہیں مگر ان کے صفات مرزا رسوا

قول فیصل۔ اس محل پر مشابہ زیادہ بولتے ہیں

متشابہ² :- مشتبہ، مشکوک۔ جس کے معنی میں کچھ شبہ ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ مشتبہ زبانوں پر زیادہ ہے

متشابہ :- بھول چوک، شبہ، وہ سہو جو قرآن شریف کے حافظ کو ہوتا ہے یعنی وہ ایک مقام کی آیت کی جگہ دوسری آیت پڑھنے لگتا ہے (لگنا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل۔ بھول چوک اور مشکوک کے معنوں میں تو عام طور سے زبانوں پہ نہیں ہے لیکن وہ شبہ جو حافظ قرآن کو ہو اس معنی میں حضرات اہل سنت کی خاص اصطلاح ہے۔

مُتَشَابِہ :- ۱۲ وہ حروف جو ایک شکل کے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ وہ حروف جو ایک شکل کے نہیں بلکہ ایک آواز کے ہوں ان حروف کے لئے متشبہ الصوت کی ترکیب سے بولتے ہیں اور یہ علم تجوید کی اصطلاح ہے۔ متشبہ الصوت حروف کے معنی ہیں وہ حروف جن کی آواز ایک دوسرے سے ملتی ہے جیسے ا، ع۔ ہ، ح۔ ہ۔ ت، ط، ص، س، ث، ز، ذ، ض، ظ

مُتَشَابِہَات :- (بضم اول و فتح دوم و کسر پنجم) قرآن مجید کی وہ آیتیں جن کے معنی مخفی اور پوشیدہ ہیں۔ وہ آیتیں جن کے معنی خدا رسول اور ائمہ اطہار علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا واحد متشابہ ہے اور متشابہ آیت کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

مُتَشَاعِر :- (بکسر پنجم) جو شخص شاعر نہ ہو اور اپنے کو شاعر جتاوے۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُتَشَدِّد :- تشدد کرنے والا، سختی کرنے والا عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ ان میں جو متشدد فی المذہب تھے انھوں نے ایک رہبانیت ایجاد کی تھی۔

مُتَشَرِّع :- (بہ تشدید چہارم مکسور) پابند شریعت، پارسا، پرہیزگار، دیندار، شریعت کے احکام کا پابند۔ عربی صفت، اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ مگر اب دیکھئے گا کہ یہ جوان صالح اور متشرع اور متقی بنیں گے کہ اپنے ہم عمروں کے لئے نمونہ ہوں گے (توبۃ النصوح)

مُتَشَکِّر :- شکر ادا کرنے والا، شکر گذار، شکریہ ادا کرنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو کشمیر سے اچھے قسم کے بادام دو ڈھائی سیر مجھے روانہ کر دیں میں آپ کا ممنون اور متشکر ہوں گا۔

قول فیصل۔ ممنون و متشکر کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے۔ عموماً لوگ غلطی سے متشکر کی جگہ خطوط وغیرہ میں متشکور لکھ دیتے ہیں جو فاش غلطی ہے۔ چنانچہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی لائبریری کے شعبۂ مخطوطات میں مولانا شبلی کا ایک خط باقاعدہ چوکھٹے میں لگا ہوا ہے جس میں مولانا نے خط کے تتمہ پر متشکر کی جگہ متشکور لکھا ہے جس کو مؤلف نے خود پڑھا ہے۔

مُتَشَکِّل :- شکل اختیار کرنے والا، کوئی صورت اختیار کرنے والا۔ عربی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُتَشَکِّک :- شک میں پڑنے والا۔ عربی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ زبانوں پر شکی زیادہ ہے اور شکی مزاج بھی بول دیتے ہیں بعض لوگ شکی المزاج بھی بول دیتے ہیں جو غلط ہے۔

مُتَصَادِم :- ٹکرا جانے والا، لڑ جانے والا عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ آج قومی آواز میں تھا کہ منگلسرا کے راستے میں دو گاڑیاں آپس میں متصادم ہوگئیں کہ کافی جان و مال کا نقصان ہوا۔

مُتَصَاعِد :- صعود کرنے والا، اوپر چڑھنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُتَصَدِّع :- تکلیف دینے والا، دردسر کرنے والا، تکلیف دہندہ (نور اللغات)

قول فیصل۔ زمانۂ قدیم میں خطوں میں اس کا استعمال تھا۔ اب بہت کم ہے۔ متصدع اردو والوں نے بنا لیا ہے صحیح اس جگہ مُصَدِّع ہے۔

مُتَصَدِّی :- (بضم اول و فتح دوم و سوم تشدید چہارم مکسور) پیشکار، دیوان، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ متصدی، محرر، منشی، اہل قلم کے صاحبزادوں کی تو گھٹی ہی میں نوکری ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اب اس جگہ عام طور سے مُصَدِّی زبانوں پر ہے۔

مُتَصَدِّی :- ۲ کسی کام کا ذمہ دار کفیل (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مُتَصَدِّی :- ۳ مہتمم، کوشش کرنے والا انتظام کرنے والا، منتظم۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُتَصَدِّی :- ۴ کاتب، محرر، منشی دبیر، نقل نویس، کاپی کرنے والا۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گلگون لالہ گرکہیں بے داغ رہ گیا
چیر بیٹ گے پیٹ ہر متصدی کا بار بار سودا

قول فیصل۔ اب اس جگہ مُصَدّی زبانوں پر زیادہ ہے

مُتَصَدّی :- محاسب، حساب داں، جمع خرچ نویس، پٹواری (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر بھی مُصَدّی ہی زبانوں پر زیادہ ہے۔

مُتَصَدّی :- نائب، گماشتہ، منیم، ایجنٹ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ بھی مُصَدّی ہی زبانوں پر ہے

مُتَصَرِّف :- (بضم اول و فتح دوم و سوم و تشدید چہارم مکسور) قابض، تصرف کرنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل فصیح، رائج

مُتَصَرَّفہ :- (بضم اول و فتح دوم و سوم و چہارم مشدد) مقبوضہ۔ جو چیز تصرف میں آ گئی ہو عربی صفت مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مُتَصَعَّف :- (تشدید دوم مفتوح و فتح سوم) تعریف کیا گیا۔ جس کے ساتھ کوئی وصف لگا ہو۔ موصوف۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُتَصِف :- (بہ تشدید دوم مفتوح و کسر سوم) صفت رکھنے والا، صاحب صفت، وصف رکھنے والا، خوبیاں رکھنے والا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
محل صرف۔ کل ایک بہت بڑی ہستی کا انتقال ہو گیا جو متصف بہ اوصاف حمیدہ تھی۔ خدا غریق رحمت کرے۔

مُتَّصِل :- پاس، نزدیک، قریب برابر، ملنے والا، متواتر، لگاتار، پے در پے اتصال رکھنے والا۔ عربی صفت۔ فصیح، رائج

ع روتی تھیں متصل مگر آنکھیں ادھر کو تھیں تعشق

رونے کے سلسلے میں بھی اشک متصل
رشتہ تھا ایک اور کئی موتی پرو لئے جاوید لکھنوی

مُتَصَنِّع :- (بتشدید حرف چہارم مکسور) بناوٹ کرنے والا، تصنع کرنے والا، تصنع سے کام لینے والا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مُتَصَوِّر :- (بتشدید چہارم مکسور) تصور کرنے والا۔ دماغ میں نقشہ کھینچنے والا، عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

مُتَصَوَّر :- (بہ تشدید حرف چہارم مفتوح) تصور کیا گیا، خیال کیا گیا، سوچا ہوا اسم مفعول عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مُتَضاد :- (بضم اول و فتح دوم) منافی، برعکس، خلاف، الٹا، متباین متناقض۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جمع ہیں اس میں صفات متضاد
ہے مرید آپ ہی اور آپ مراد مرزا رسوا

مُتَضاد :- ایک صنعت کا نام جس میں مخالف اور متضاد معانی کے الفاظ لائے جاتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے اس کو صنعت تضاد کہتے ہیں۔ جیسے

کچھ نئی بات کو بات نہیں
ایک ہاں ہو تو پانچ سات نہیں ناسخ

مُتَضَرِّع :- (بضم اول و فتح دوم و سوم و تشدید چہارم مکسور) زاری کرنے والا، گڑگڑانے والا (کنایۃً) عاجزی کرنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُتَضَمِّن :- (بکسر حرف چہارم) شامل مشتمل، داخل، مشمولہ، مندرج۔ عربی صفت۔ اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مُتَظَلِّم :- دادخواہ، فریادی۔ عربی صفت اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

مُتَعارِض :- خبر یا کوئی اور چیز جو ایک دوسرے کے مخالف ہو۔ عربی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے اس جگہ معارض زبانوں پر ہے۔

مُتَعارِف :- (بکسر پنجم) معروف، مشہور آپس میں تعارف رکھنے والا، جان پہچان والا عربی صفت، اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مُتَعارَف :- (بفتح پنجم) باہم تعارف کیا گیا، پہچانا گیا۔ عربی صفت، اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُتَعارَفہ :- (بفتح پنجم) مشہور و معروف، مشہورہ۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ بحیثیت صفت بولتے ہیں جیسے علوم متعارفہ وغیرہ۔

مُتَعاقِب :- (بکسر پنجم) تعاقب کرنے والا۔ پیچھے دوڑنے والا، عقب میں آنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُتَعاقِب :- جانشین، ولی عہد، اولاد (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

متعاقِد :۔ (بکسر پنجم) آپس میں عہد و پیمان کرنے والا ۔ عربی صفت ، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

متعاقدین :۔ متعاقد کا تثنیہ ، فریقین ، باہم معاہدہ کرنے والے ۔ عربی صفت ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

متعال :۔ اصل میں متعالی ، تعالی سے اسم فاعل تھا ہمزی پر ثقیل تھا اس کو ساقط کیا ی کو حذف کیا اور آخر میں وقف کر دیا ۔ تنوین بھی ساقط ہو گئی متعال رہا) عالی ، بزرگ برتر ، بلند ۔ خدا کے واسطے مستعمل ہے عربی صفت ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ ایزد متعال ، یا خدائے متعال کی ترکیب سے بحیثیت صفت تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے ۔

مُتَعالی :۔ خدائے تعالیٰ کا نام (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

متعجِّب :۔ (بکسر چہارم) تعجب کرنے والا حیران ، متحیر ، دنگ ۔ عربی صفت ، اسم فاعل ، فصیح ، رائج ۔

متعدِّد :۔ (بکسر چہارم) گنے ہوئے چند تھوڑے ، گنتی کے ۔ عربی صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

متعدد :۲ بہت ، کئی ، بہت سے عربی صفت ، فصیح ، رائج ۔

بعض کہتے ہیں کہ ہے ایک ہی ذات
اور اس کے متعدد ہیں صفات (زرار سعد)

قول فیصل ۔ متعدد بار ، متعدد مرتبہ کی ترکیب سے زبانوں پر ہے ۔

متعدد :۳ متفرق ، جدا جدا ، مختلف (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

متعدّی :۔ حد سے تجاوز کرنے والا ۔ حد سے بڑھ جانے والا ۔ عربی صفت اصطلاح فقہ ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

متعدی یہ ہوا لازم ہے
کہ یہ تعریف فعل جازم ہے (دہشت گلزار)

متعدی :۲ اڑ کر لگنے والی بیماری ، وہ بیماری جس کے جراثیم اڑ کے دوسرے تک پہنچ کے دوسرے کو بھی مرض میں مبتلا کر دیں ۔ عربی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل ۔ عورتیں اسی کو چھوت کی بیماری کہتی ہیں ۔ تعلیمیافتہ طبقہ اسی جگہ امراض ساریہ بھی بولتا ہے ۔ متعدی امراض دق ، ہیضہ جذام ، طاعون وغیرہ مراد ہوتے ہیں ۔

متعدّی :۔ وہ فعل جو فاعل کے ساتھ مفعول کو بھی چاہے ۔ اصطلاح علم صرف ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ عام طور سے فعل متعدی کی ترکیب سے بولتے ہیں ۔

فعل لازم ۔ وہ فعل ہے کہ اپنے فاعل پر ختم ہو جائے اور مفعول کو نہ چاہے جیسے نفیس آیا اور فعل متعدی وہ ہے کہ اس میں فاعل کے ساتھ مفعول کی بھی ضرورت ہو جیسے زید نے عمرو کو مارا

متعذّر :۔ (بکسر حرف چہارم) دشوار مشکل ، محال کے قریب ۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل تعذر فیہ ۔ لڑکے جب تک کمسن ہیں تربیت پذیر ہیں اور بڑے ہوئے پیچھے ان کی اصلاح مشکل یا متعذر بلکہ محال ہو جاتی ہے (توبۃ النصوح)

متعرِّض :۔ (بکسر چہارم) روکنے والا ، مخالفت کرنے والا ، تعارض کرنے والا ، مانع ، مزاحم ، آڑے آنے والا ۔ عربی صفت ۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے ایک معنی اعتراض کرنے والا بھی لکھے ہیں مگر ان معنی میں اس محل پر عام طور سے معترض زبانوں پر ہے ۔

متعسّر :۔ دشوار ، مشکل ، امکان کے قریب ۔ عربی صفت ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

متعصِّب :۔ سخت دل ، تعصب کرنے والا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے کٹر پن کے معنی میں بولتے ہیں یعنی وہ کہ جو اپنے مذہب کے علاوہ دوسرے مذہب یا مذہب والوں سے عداوت رکھے ۔

متعفِّف :۔ (بکسر چہارم) متقی ، پارسا عفت والا ۔ عربی صفت ، اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ۔

متعفِّن :۔ (بکسر حرف چہارم) سڑا ہوا بدبودار ، عفونت رکھنے والا ۔ عربی صفت اسم فاعل تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ۔

محل صرف۔ تم بہت دن سے اپنے پیٹ کا علاج کر رہے ہو لیکن جب بھی تمہیں اجابت ہوتی ہے انتہائی متعفن ہوتی ہے۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔

متعفن :۲ مہلک، فاسد (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

متعلق :۔ تعلق رکھنے والا، لگاؤ رکھنے والا عربی صفت، فصیح، رائج۔

متعلق :۲ شامل، منسلک، متضمن، مشمول عربی صفت، فصیح، رائج۔

متعلق :۳ رشتہ دار، قرابت دار۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ جمع کے ساتھ اس کا صرف ہے اور وہ بھی تمام رشتہ دار اور قرابت دار مراد نہیں ہوتے بلکہ صرف اہل خانہ مراد ہوتے ہیں۔

متعلق :۴ ماتحت، تابع، وابستہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے ان معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے اس جگہ تعلق بولتے ہیں جیسے آپ کس محکمہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ وابستگی و سپردگی کے معنوں میں متعلق بولدیتے ہیں جیسے یہ کام ہم سے متعلق نہیں ہو جس سے متعلق ہو اس سے کہیئے۔

متعلق :۵ بارے، معاملے میں، سلسلے میں عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ چونکہ آپ اچھی طرح واقف ہیں اس لئے ان کے خاندان کے متعلق کچھ دریافت کرنا ہے امید ہے کہ آپ بتا دیں گے۔

متعلقات :۔ وہ چیزیں جو کسی دوسری چیز سے وابستہ ہوں۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

متعلق کرنا :۔ ملانا، لگانا، ملحق کرنا، شامل کرنا، پیوستہ کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

متعلق کرنا :۲ جوڑنا، چسپاں کرنا، ساتھ لگانا، لٹکانا، منتھی کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے ان معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے۔

متعلق کرنا :۔ سپرد کرنا، سونپنا، ذمہ کرنا، حوالہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مجھے امید ہے کہ میں نے جو کام آپ سے متعلق کیا ہے اس کو آپ ضرور انجام دیدیں گے۔

قول فیصل۔ متعلق ہونا کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے جیسے۔ جو امور آپ کی ذات سے متعلق ہیں ان کو آپ خود ہی انجام دیں تو بہتر ہوگا۔

متعلقین :۔ (بہ تشدید چہارم مکسور) گھر کے لوگ، اہل خانہ، بیوی بچے وغیرہ عربی مذکر، جمع، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ایسا بے ہنگام مرنا نہ صرف میرے لئے بلکہ میرے تمام متعلقین اور وابستگان کے لئے موجب زیان و نقصان ہے۔ (توبتہ النصوح)

قول فیصل۔ لفظ عربی ہے لیکن اردو میں اس کا استعمال بہت ہے لہذا ان معنوں میں اس کو اردو بھی کہا جا سکتا ہے۔

متعلم :۔ تعلیم پانے والا، تعلیم حاصل کرنے والا طالب علم، شاگرد۔ عربی صفت، اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کی جمع متعلمین ہے اور یہ بھی تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

متعہ :۔ (بضم اول و فتح دوم و سوم) ایک قسم کا مدتی نکاح۔ وہ نکاح جس میں مدت مقرر ہو۔ عربی مذکر، شیعوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ جاننا چاہیئے کہ متعہ کرنا زن مسلمہ یا اہل کتاب یعنی یہودیہ اور نصرانیہ سے درست ہے بنا بر مشہور اور احوط ترک ہے لیکن وہ اگر اپنے مذہب قدیم پر باقی ہو اور منکر صانع یا ضروریات مذہب اہل کتاب ہوں تو البتہ ان سے ہرگز جائز نہیں اور زن بت پرست اور ناصبیہ اور خارجیہ سے بھی درست نہیں مگر اہل کتاب کو بھی منع کرے اکل نجاسات اور شرب خمر وغیرہ سے اور نہ جانے دے ان کو ان کے معابد میں کبھی کنیز سے بغیر اس کے آقا کی اجازت کے متعہ درست نہیں۔ زن زانیہ اور فاحشہ سے بھی متعہ جائز نہیں ہے۔ مدت کی کوئی قید نہیں ہے مہر بھی لازم ہے جو چیز مالیت رکھتی ہو اور غیر مشروع نہ ہو وہ مقرر کی جائے مگر کمی و زیادتی کی قید نہیں ہے۔

متعہد :۱ (بہ تشدید چہارم مکسور) ذمہ دار کام، مشغول عہد و اقرار کرنے والا عربی صفت اسم فاعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

متعہد :۲ ہم عصر، ہم عہد، ایک زمانے کے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل - اس جگہ ہم عصر اور ہم عہد ہی زبانوں پر ہے -

مُتَعَہَّد :- (بتشدید چہارم مفتوح) جس سے عہد کیا گیا ہو - (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

مُتَعَیَّن :- (بتشدید چہارم مفتوح) مقرر کیا ہوا، تعین کیا ہوا، کسی کام پر لگایا گیا - عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان -

قولِ فیصل - کرنا ہونا کے ساتھ صرف ہے اس جگہ "مُعَیَّن" زبانوں پر زیادہ ہے -

اسی جگہ عورتیں عوام اور پولیس والے تعینات بھی بولتے ہیں جو تعیناتی کا بگڑا ہوا ہے -

جیسے تم تو جان پر ہر وقت تعینات رہتے ہو -

اسی جگہ عورتیں تیئں بھی بولتی ہیں -

متعین کرنا :- مقرر کرنا، کام پر لگانا نامزد کرنا، تعینات کرنا - اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

محلِ صرف - ہم نے تین آدمی اسٹیشن پر متعین کر دیے ہیں تاکہ آنے والوں کو زحمت نہ ہو -

قولِ فیصل - اس جگہ معیّن کرنا عام طور سے زبانوں پر ہے -

متعین کرنا :- ۲ تاریخ مقرر کرنا - (نور اللغات)

قولِ فیصل - تنہا نہیں تاریخ وغیرہ کے ساتھ ہی بولیں گے - اس جگہ بھی معین زبانوں پر زیادہ ہے -

متعینہ :- تاریخ مقرر کرنا - عربی صفت مونث - (نور اللغات)

قولِ فیصل - متعینہ کے معنی مقررہ یا مقرر کی ہوئی نہ کہ تاریخ مقرر کرنا - اس جگہ بھی معیّنہ ہی زبانوں پر ہے جیسے تاریخ معینہ، وقت معینہ وغیرہ -

مُتَعَیَّن ہونا :- مقرر ہونا، نوکر ہونا، کام پر لگنا، تعینات ہونا، نامزد ہونا، ملازم ہونا، مامور ہونا - اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قولِ فیصل - اس جگہ بھی معین کرنا ہی زبانوں پر زیادہ ہے -

مُتَغَایِر :- (بکسر پنجم) الگ، جدا ایک دوسرے کے خلاف - عربی صفت - اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

قولِ فیصل - اس جگہ زبانوں پر مغائر زیادہ ہے

مُتَغَیِّر :- (بتشدید چہارم مکسور) بدلنے والا ایک حال سے دوسرے حال میں آ جانے والا، بے ثبات، غیر مستقل - عربی صفت، اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

مُتَغَیَّر :- (بتشدید چہارم مفتوح) تغیر کیا گیا، بدلا ہوا - عربی صفت - اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی زبان -

قولِ فیصل - اس کا صرف چہرہ، رنگ، رُخ وغیرہ کے ساتھ ہے - جیسے، تم نے بھی غضب کر دیا - ان کے سامنے گالی بک دی مارے غصے کے ان کا چہرہ "متغیر" ہو گیا -

مُتَفَاوِت :- (بکسر پنجم) فرق رکھنے والا، بعید، جدا، مختلف، دور - عربی اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

مُتَفَائِل :- فال لینے والا - عربی صفت اسم فاعل، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان -

قولِ فیصل - اس جگہ واؤ کے ساتھ متفاول لکھنا یا کہنا غلط ہے -

مُتَفَتِّش :- ڈھونڈھنے والا، تفتیش کرنیوالا عربی صفت (نور اللغات - اعظم اللغات)

قولِ فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

مُتَفَحِّص :- (بتشدید چہارم مکسور) ڈھونڈھنے والا، تلاش کرنے والا، جستجو کرنے والا، تجسس کرنے والا، تگ و دو کرنیوالا عربی صفت - اسم فاعل، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال -

مُتَفَرِّد :- (بتشدید چہارم مکسور) تنہا، یگانہ، یکتا - عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان -

ع نفی کثرت میں بلا شک متفرد ہیں ہم رشکہ

مُتَفَرِّع :- (بتشدید چہارم مکسور) کسی چیز سے شاخ کے باہر نکلنے والا - عربی صفت اسم فاعل - تعلیمیافتہ طبقے کی زبان -

محلِ صرف - سنت کا کوئی مسئلہ قرآن کی کسی اصل پر متفرع ہوتا ہو - (الحقوق والفرائض)

مُتَفَرِّق :- (بتشدید چہارم مکسور) جدا جدا الگ الگ، پراگندہ، علیحدہ علیحدہ، منتشر، بکھرا ہوا - عربی صفت - فصیح، رائج -

محلِ صرف - کل سب احباب ایک جگہ جمع ہوتے تھے، عیش و عشرت کی محفل جمتی تھی تقسیم پاکستان اور ہندوستان سے سب دوست متفرق ہو گئے - کوئی کہیں کوئی کہیں -

متفرقات :- مختلف چیزیں، اشیائے مختلفہ، متعدد چیزیں - عربی مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

متفرقات :- ۲ حساب کی مختلف رقمیں

رقوم مختلفہ۔ عربی مذکر، محاسبین کی اصطلاح
قول فیصل۔ پرانے زمانے میں حساب لکھنے
والے جب معینہ اور مقررہ چیزیں لکھتے تھے اور
مدیں قائم کرتے تھے تو ایک مد آخر میں متفرق کی
بھی قائم کرتے جس کے ذیل میں ان چیزوں کا
اندراج ہوتا تھا۔ اب بھی پرانے طریقے پر حساب
لکھنے والے متفرق کی مد قائم کرتے ہیں اور اس
کے ذیل میں ان چیزوں کا اندراج کرتے
ہیں جو غیر معینہ اور مقررہ ہیں۔

متفرقات ۲: زمین کے جدا جدا اور مختلف
حصے جو ایک گاؤں اور املاک میں شامل ہوں
(نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

متفرق کرنا:۔ جدا کرنا، پراگندہ کرنا، تتر بتر
کرنا، منتشر کرنا، بکھیرنا، پھیلانا، الگ کرنا۔ اردو
مصدر، فصیح، رائج۔

متفق:۔ بضم اول تشدید دوم مفتوح و کسر سوم
اتفاق کرنے والا، ملا ہوا، شامل۔ عربی صفت
فصیح، رائج۔

متفق ۲: رضامند، راضی، عربی صفت
فصیح، رائج۔

متفق ۳: ہم خیال، ہم صلاح، ہم مشورہ
ایک دل، ایک رائے، ایک زبان عربی
صفت، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ آپ کی تحریک کی دنیا مخالف ہو
لیکن میں پوری طرح متفق ہوں مجھے کوئی
اختلاف نہیں ہے
قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا
صرف ہے۔

متفق الرائے:۔ ہم رائے، ہم صلاح
ہم مشورہ، ایک رائے، عربی صفت، تعلیمیافتہ
طبقے کی زبان۔

متفق اللفظ:۔ ایک زبان ہو کر، بلا
اختلاف، عربی صفت، تعلیمیافتہ طبقے کی
زبان، قلیل الاستعمال۔

ہے راویوں نے متفق اللفظ یہ لکھا
یعنی چڑھے جو حضرتؑ خیبر پہ مرتضیٰؑ — وحید

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ صرف ہے اور
یہ بھی کم ہے۔

ہیں متفق اللفظ وہ اس بات کے اوپر
ان داعیوں کے سب کی جو صائب ہیں اندر — (عنبر الفانی)

اس جگہ عام طور سے بالاتفاق اور متفقہ طور
پر زبانوں پر ہے۔

متفق علیہ:۔ بضم اول و تشدید دوم
مفتوح و فتح سوم) جس پر اتفاق ہو، سب کی
رائے اور مرضی کے موافق، جس پر سب اتفاق
کرتے ہوں۔ جس پر کسی کو کوئی اختلاف نہ ہو
عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل صرف۔ کچھ حدیثیں شان حضرت علیؑ
میں آنحضرتؐ کی ایسی ہیں کہ جو متفق علیہ ہیں
اور بین الفریقین کوئی اختلاف نہیں ہے جیسے
انا مدینۃ العلم و علیٌ بابہا۔

متفقہ:۔ بکسر سوم) بالاتفاق،
بلا اختلاف۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان۔
قول فیصل۔ متفقہ طور، متفقہ طریقہ، متفقہ
رائے وغیرہ کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

متفق ہونا:۔ موافق ہونا۔ ہم زبان ہونا
ہم خیال ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ بصورت نفی متفق نہ ہونا بھی
مستعمل ہے۔ جیسے میں آپ کی رائے سے
ذرہ برابر متفق نہیں ہوں کہ جمہوریت کے
مقابلے میں شاہی حکومت اچھی ہے۔

متفکر:۔ بہ تشدید چہارم مکسور)
فکرمند، مغموم، اداس، جس کو فکر ہو
عربی صفت، فصیح، رائج۔

متفکر تھے بہت بادشہ عرش نشیں
سر جھکائے ہوئے خاموش تھے سجدے کے قریں — ادیب

متفنن:۔ بکسر چہارم) بہت سے فنون کا
جاننے والا۔ عربی صیغہ اسم فاعل تعلیمیافتہ
طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

متفنّی:۔ بضم اول و فتح دوم و سوم و تشدید
چہارم مکسور) مکار، فریبی، عیار، دھوکے باز
بدسرشت، برا، خراب، جس میں جملہ خرابیاں
ہوں۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔
محل صرف۔ وہ کبھی بھائیوں میں میل ہونے
دے گا بڑا متفنی ہے ادھر کی ادھر لگایا
کرتا ہے۔

متقابل:۔ باہم مقابلہ کرنے والا
عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان،
قلیل الاستعمال

متقابل ہے مقابل میرا
رک گیا دیکھ روانی میری — غالب

قول فیصل۔ اب اس جگہ تقابل ہی زبانوں
پر ہے

متقارب:۔ بکسر پنجم) عروض کی ایک
بحر کا نام۔ عربی مونث، اصطلاح علم عروض۔

قول فیصل - اسی کو بحر تقارب بھی کہتے ہیں اور تقارب و متقارب اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں وتد اور سبب نزدیک ہیں کیونکہ لغت میں تقارب تفاعل کے وزن پر باہم نزدیک ہونے کے معنی میں ہے اور متقارب ایک دوسرے سے نزدیک ہونے والے کو کہتے ہیں۔

عروض و ضرب اس بحر کے سالم یا مقصور یا محذوف ہر طرح مستعمل ہوتے ہیں اس کو شعرائے فارسی نے بہت استعمال کیا ہے اور شعرائے ریختہ بھی اس کو پسند کرتے ہیں اس کے زحاف چھ ہیں قبض، قصر، حذف، ثلم، ثرم، بتر - اس کے سالم ارکان یہ ہیں

فعولن فعولن فعولن فعولن

بحر متقارب مثمن سالم کی مثال یہ ہے -

سنی تھی کسی سے جو بحر تقارب
اسے کر لیا گھنگروؤں کا تقاضن (?)
کہ توڑے ہے اپنے سبق پر یہ کھٹکو (?)
فعولن، فعولن، فعولن، فعولن — انشا

شعراء نے متقارب مثمن سالم کو مضاعف بھی استعمال کیا ہے۔

تمنا نہیں ہے کہ امداد دل کو تپش کا صلہ ہو کہ سر دلی ہو
یہی حق ہو قاتل اگر حق ولائے بسمل ترے پاؤں کی جاں چھڑی ہو (?)
ذوقی دہلوی

متقاضی :- تقاضہ کرنے والا، مانگنے والا، طلب کرنے والا، تقاضہ خواہ، عربی صفت اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہردم متقاضی ہیں یہ اس فوج کے سردار ہے
طاقت نہیں لڑنے کی تو رکھ دیجئے تلوار — انیس

قول فیصل - چاہئے اور موقع محل گنجائش کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جیسے نہ اس وقت میں گنجائش ہے نہ وقت متقاضی ہے کہ میں کچھ تفصیل سے عرض کر سکوں انشاء اللہ پھر حاضر ہوں گا۔

متقاطر :- قطرہ قطرہ ٹپکنے والا عربی صفت (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

متقاطع :- (بکسر ۔ بجزم) ایک دوسرے کو کاٹنے والا، قطع کرنے والا - عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

متقدم :- آگے بڑھنے والا، پیش ہونے والا، اگلا، پہلے کا، پرانا، پہلے زمانہ کا - عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

جو تھے متقدم، متوسط، متأخر
ذات ان کی ہوئی شاعری کی بانی قیر (?) (مخزن الغافلین)

قول فیصل - بصورت جمع متقدمین زبانوں پر زیادہ ہے اساتذہ متاخرین و متقدمین کا رجحان ہے کہ حروف اصلی کا گرانا جائز نہیں ہے

متقی :- پرہیزگار، خدا ترس، خدا شناس، گناہوں سے بچنے والا، زاہد، عابد، پارسا، اللہ سے ڈرنے والا عربی صفت، فصیح، رائج

زینب کی خوشی تھی کہ میں دشت میں بیکار (?)
ہیں دونوں پسر متقی دعا بدو دیندار — ادب

قول فیصل - اس کی اردو جمع متقیوں ہے

مجھ گنہگار کو دے اپنی حضوری میں جگہ
متقیوں کو مبارک رہے جنت تیری — شرف

اس کی عربی جمع متقین ہے جیسے امام المتقین اور متقیان فارسی جمع ہے جیسے مولانائے متقیان وغیرہ۔

متکبر :- (بضم اول و فتح دوم و سوم و تشدید چہارم مکسور) مغرور، تکبر کرنے والا، خود پسند، اپنے کو بڑا سمجھنے والا - عربی صفت، اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - یوں تو بہت سے لوگ متکبر ہیں لیکن تمہارے چچا سے زیادہ کسی کو متکبر نہیں دیکھا کسی سے بھی سیدھے منہ بات نہیں کرتے۔

قول فیصل - مغرور متکبر کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں اس کی عربی جمع متکبرین ہے

متکبر :- بزرگ منش، کمال بزرگی والا، خداوند عالم کا نام - عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مت کر ساس برائی تیرے بھی آگے جائی :- بدی کا نتیجہ بدی ہی ہوتا ہے - جیسا تو پرائی بیٹی کے ساتھ کرے گی ویسا ہی کوئی تیری بیٹی کے ساتھ کرے گا۔

عورتوں کی کہاوت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

متکفل :- ضامن، کفیل، ذمہ دار، کفالت کرنے والا - عربی صفت، اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - نہ تو اس کے بیٹے میں کوئی اتنا ہے کہ اس کا متکفل ہو نہ بیٹوں میں کوئی اس قابل ہے کہ گھر کو سنبھال لے۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل - اس جگہ زبانوں پر کفیل زیادہ ہے

متکلف :- رنج و مشقت برداشت کرنے والا، تکلیف برداشت کرنے والا - عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل ۔ اس جگہ مُکلِّف ، تکلیف دینے
والے کے معنی ہیں اور مُکلَّف ، جس کو تکلیف
دی جائے ، جس پر تکلیف شرعی عائد ہوتی ہیں
مُتَکلِّم :- (بضم اول و فتح دوم وسوم و تشدید
چہارم مکسور) کلام کرنے والا ، بات کرنیوالا
بولنے والا ، تقریر کرنے والا ۔ عربی صفت مذکر
فصیح ، رائج ۔

قول فیصل ۔ اس کی عربی جمع متکلمین ہے ۔ خدا
کے ناموں میں سے ایک نام بھی متکلم ہے ۔
متکلم :- علم کلام جاننے والا ، وہ جو مذہب
کو عقلی دلیلوں سے ثابت کرے ۔ عربی صفت
مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

کبھی تھا عقل یہ مذہب مرا مانند حکیم
کبھی مثل متکلم مجھے پاس ملت (ذوق)

قول فیصل ۔ اس کی عربی جمع متکلمین ہے ۔
مت کھو جانا :- عقل زائل ہو جانا ، عقل
جاتی رہنا ۔ اردو صرف ، عورتوں کی زبان
قریب بہ متروک ۔

سمجھ اڑ گئی میری مت کھو گئی
میں اس گھر میں آ کے سٹرن ہو گئی (شوق قدوائی)

قول فیصل ۔ اس کی متعدی صورت مت
کھو دینا بھی کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے ۔
مُتَلاشی :- (بضم اول و فتح دوم)
تلاش کرنے والا ، ڈھونڈھنے والا ۔ اردو صفت
غیر فصیح ، رائج ۔

کوہ و صحرا و بیاباں میں پھرا کرتا ہے
متلاشی وہ ترا آب رواں ہو کہ جو تھا آتش

قول فیصل ۔ "تلاش" ترکی لفظ ہے جو فارسی
اردو میں مستعمل ہے اس سے اردو والوں نے
بطور عربی متلاشی بمعنی "تلاش کنندہ" اسم فاعل بنا
لیا ہے جو غلط محض ہے ۔ عربی میں "تلاشی" نیست و
نابود ہونا ، فنا ہونا ، ہلاک ہونا ہے ۔ تلاشی فانی
کے معنی میں آیا ہے ۔
مُتَلاطِم :- موجزن ، تلاطم میں مبتلا ، دریا
کا طوفانی کیفیت میں ہونا ۔ عربی صفت تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ بحر متلاطم ، دریائے متلاطم کی ترکیب
سے بولتے ہیں ۔ اس کا مصدر تلاطم ہے جس
کے معنی ہیں دریا میں طوفانی کیفیت پیدا ہونا ۔

یقیں تلاطم امواج سے کہ اب ڈوبے
جو میرے ساتھ تھے کشتی میں سب کے سب ڈوبے (عشق)

مُتلانا :- قے کرنے کو جی چاہنا ۔ ہندی
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر اس کا صرف
جی کے ساتھ ہے یعنی جی متلانا ، کسی کے ساتھ
طبیعت متلانا بھی زبانوں پر ہے ۔
مُتَلَذِّذ :- (بکسر چہارم مشدد) لذت
اٹھانے والا ، ذائقہ چکھنے والا ، لطف اٹھانیوالا
عربی صفت ، اسم فاعل ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
محل صرف ۔ کیوں کر اس کو حسن سے متلذذ ہونے
کی اس وقت بالکل اہلیت ہی نہ تھی (مصنف)
مُتَلَوِّن :- (بضم اول و دوم وسوم و تشدید
چہارم مکسور) وہ شخص جس کے مزاج میں ثبات
نہ ہو ، مختلف ڈھنگ اختیار کرنے والا ، متغیر
تغیر پذیر ۔ عربی صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
مُتَلَوِّن المزاج :- غیر مستقل مزاج ،
وہ شخص جس کا مزاج وقتاً فوقتاً بدلتا رہے
وہ جس کے مزاج میں یکسانیت نہ پائی جائے ،
عربی ترکیب صفت ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے
تلون مزاج لکھا ہے مگر تعلیم یافتہ طبقہ
متلون المزاج ہی بولتا ہے ۔
مَتلی :- (بالفتح) طبیعت کا مالش
کرنا ، غثیان ، ابکائی ، جی کا متلانا ۔ اردو
مونث ، غیر فصیح ، رائج ۔
متلی ہونا :- قے کرنے کو جی چاہنا ، ایسی
کیفیت پیدا ہونا جس سے قے ہو ۔ اردو صرف
غیر فصیح ، رائج ۔
مُتَمادی :- دراز ، لمبا ، طویل ، بعید
عربی صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
قلیل الاستعمال ۔
مت مار دینا :- عقل زائل کر دینا ۔

فقرہ ۔ خدا نے ان کی ایسی مت ماردی
ہے کہ وہ اپنے برے اعمال کو اچھا سمجھتے ہیں
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب یہ صرف قریب بہ متروک ہے
مت ماری پڑنا :- عقل زائل ہونا
عقل جاتی رہنا ۔ اردو صرف ، عورتوں کی
زبان قریب بہ متروک ۔

محل صرف ۔ لیکن مسلمانوں کی کچھ ایسی مت
ماری پڑی کہ یہ لگے انگریزوں سے بدگمانی کرنے
(دریائے صادقہ)
مت ماری جانا :- عقل ماری جانا
بے وقوف بننا ، عقل زائل ہونا ، عقل جاتی
رہنا ۔ اردو صرف ، عورتوں کی زبان قریب بہ متروک

کل زنانی کیا کہوں کیا میری مت ماری گئی
لے گیا رنگین مجھے دے کر بنولا و غبند (رنگین)

متمتّع :- (بضم اول فتح دوم وسوم وتشدید چہارم مکسور) فائدہ اٹھانے والا، مستفید (فائدہ حاصل کرنے والا۔ عربی صفت صیغہ اسم فاعل، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

متمتّع :- حج کا عمرہ کرنے والا (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اردو میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

متمرّد :- (بتشدید چہارم مکسور) نافرمان، سرکش، باغی، بگڑا ہوا۔ عربی صفت فصیح رائج

تمرد سے جفا کار ہے ہم کو آرہے تو — تعشق

متملّق :- (بتشدید چہارم مکسور) خوشامدی، ہاں میں ہاں ملانے والا، تملق کرنے والا، چاپلوسی کرنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

متمکّن :- جگہ پکڑنے والا، قرار پکڑنے والا عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل ۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے (متمکن ہونا) جیسے، وہ مجرا کر کے کرسی پر متمکن ہوئی۔ (طلسم ہوش ربا)

متمّم :- (بکسر سوم) تمام کرنے والا، پورا کرنے والا، کامل کرنے والا۔ عربی صفت صیغہ اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

متمنّی :- (بضم اول فتح دوم وسوم وتشدید چہارم مکسور) تمنا کرنے والا، آرزو رکھنے والا، خواہش کرنے والا، آرزومند۔ عربی صفت صیغہ اسم فاعل، فصیح، رائج۔

نجات الٰہی کا اگر ہو متمنی
محتاجوں کو دے سیکڑوں شوق کی خیرات (محشر لکھنوی)

متمنّی ہونا :- تمنا رکھنا، حسرت رکھنا، آرزومند ہونا۔ اردو مصرف فصیح، رائج۔

ع مولا کی مدد کا متمنی ہو یہ دلگیر (انیس)

متموّج :- موجزن، لہریں مارنے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

متموّل :- (بکسر چہارم) دولت مند، مالدار، امیر۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

ہے بہت بیہم بدن ایسا ہمارا اے رشک
پر چاہے مفلس بھی تو مر دستول ہو جائے (رشک)

متمیّز :- (بضم اول وفتح دوم) جدا ہونے والا، الگ ہونے والا، تمیز کرنے والا، عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

متن :- (بفتح اول) کتاب کی اصل عبارت جس کی شرح کی جائے، شرح و حاشیہ کا عکس عربی مذکر۔ فصیح، رائج۔

تیری صورت سے کھلے معنی ماحصل و دل
انبیا شرح مفصل ہیں تو متن مجمل (محسن کاکوروی)

متن :- درمیان، وسط۔ درمیانی حصہ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

متن :- شال، رضائی، لحاف وغیرہ کا حصہ جو حاشیہ کے بیچ میں ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

گذشتہ عیش کی مجموعہ عالم میں تقلیس ہیں
پرانی شال کا شاید کہ ہو متن اس دوسالہ میں (میر)

قول فیصل ۔ دوپلی ٹوپی میں بھی متن اور گوٹ ہوتی ہے

متنا :- (بالفتح) نیشکر کی ایک قسم۔ ہندی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

متنا :- (بالضم) وہ بچہ جو بستر پر پیشاب کر دیا کرے۔ زیادہ موتنے والا۔ اردو مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف ۔ دنیا کے بچوں سے الگ تمہارے بچے کو دیکھا جو سب سے زیادہ متنا ہے اور پاؤں پر بیٹھنے کی عادت نہیں۔

قول فیصل ۔ مونث کے لئے متنی زبانوں پر ہے

متنازع :- (بضم اول) جھگڑا کیا گیا۔ وہ چیز جس پر جھگڑا ہو۔ نزاع کیا گیا۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر متنازعہ ہے جیسے امور متنازعہ۔

متنازع :- (بکسر پنجم) ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی کرنے والا، باہمدگر لڑنے والا، نزاع کرنے والا۔ عربی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

متنازع فیہ :- وہ جس میں نزاع ہو عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف ۔ بہادر شاہ کے آخری عہد میں منصب ولی عہدی متنازع فیہ تھا (ابن الوقت)

متناسب :- (بضم اول وکسر پنجم) تناسب رکھنے والا، باہم نسبت رکھنے والا، مناسبت رکھنے والا۔ عربی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

متناسب جو ہوں سخن اتباع
اس سے حاصل ہو تجھے ذوق سماع (رزار)

متنافی :- نفی کرنے والا، ایک دوسرے کے مخالف۔ عربی صفت تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ اسی طرح طباق ایک صنعت معنوی ہے جس میں متقابل و متنافی چیزوں کو جمع کرتے ہیں۔ (شرح دیوان غالب از نظم طباطبائی)

متناقص:۔ (بضم اول و کسر پنجم) نقص رکھنے والا، کم، ناقص، ناتمام۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ اس جگہ عام طور سے زبانوں پر ناقص ہی ہے

متناقض:۔ (بکسر پنجم) نقض رکھنے والا مخالف ایک دوسرے کا عکس ضد، برعکس الٹا، متباین، منافی۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

متناہی:۔ (بضم اول) حد کو پہنچا ہوا، انتہا کو پہنچا ہوا، انتہا کا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ بصورت نفی غیر متناہی یا لا متناہی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے

متنبّہ:۔ (بضم اول و فتح دوم و سوم و تشدید چہارم مکسور) خبردار، چوکس، ہوشیار، آگاہ واقف، مطلع۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

متنبہ کرنا:۔ جتانا، خبردار کرنا۔ ہوشیار کرنا، آگاہ کرنا۔ اردو مصرف فصیح، رائج

محل صرف۔ میں آپ کو ہزار بار متنبہ کر چکا ہوں لیکن آپ نہیں مانتے۔ بعد میں مجھ سے کچھ نہ کہیے گا۔

قول فیصل متنبہ ہونا بھی زبانوں پر ہے۔

متنبّی:۔ نبوت کا دعویٰ کرنے والا عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان تلیل الاستعمال

قول فیصل۔ عربی ادب کی ایک مشہور کتاب کا نام بھی ہے جس میں نظمیں وغیرہ ہیں اور یہ کتاب مختلف جگہ عربی کے تعلیمی کورس میں بھی داخل ہے۔

مُتَنْجَن:۔ (بضم اول و فتح دوم و چہارم) ایک قسم کا میٹھا پلاؤ جس میں ترشی بھی پڑتی ہے۔ وہ مزعفر جس میں گوشت بھی ڈالا جائے فارسی، مذکر، رائج۔

قابوں میں متنجن و مزعفر
ہوں سے شام جان معطر (مثنوی دار الاذکار)

مُتَنَزِّہ:۔ عیب سے دور ہونے والا۔ عربی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ فاعلیت کے معنوں میں اس جگہ منزِّہ (بکسر سوم مشدد) اور مفعولیت کے معنوں میں منزَّہ (تشدید بر سوم مفتوح) بولتے ہیں مبرا منزّہ کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے اور یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

متنعّم:۔ (بتشدید چہارم مکسور) نازو نعمت میں آرام و چین میں رہنے والا عربی صفت اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُتَنَفِّر:۔ (بضم اول و تشدید چہارم مفتوح) اظہار نفرت کرنیوالا۔ بیزار، کراہت کرنے والا عربی صفت، بصیغہ اسم فاعل، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آخر کیا بات ہے تم نفیس سے بہت متنفر رہتے ہو وجہ آج تک سمجھ میں نہ آئی۔

قول فیصل۔ متنفر رہنا، کرنا اور ہونا اس کے مصرف ہیں

مُتَنَفِّس:۔ (بضم اول و تشدید چہارم مکسور) جاندار، سانس لینے والا، روح انسانی رکھنے والا، نفس رکھنے والا۔ عربی صفت، بصیغہ اسم فاعل، فصیح، رائج۔

متنفس بمعنی انسان، آدمی، بشر، نفر، فرد۔ عربی صفت، مذکر، فصیح، رائج

محل صرف۔ تم مجھ پر بیکار اعتراض کر رہے ہو کوئی متنفس ایسا نہ ہوگا جس کو صدمہ نہ پہنچا ہو۔

مُتَنَوِّع:۔ (بضم اول و تشدید چہارم مکسور) نوع نوع اور طرح طرح کا ہونے والا قسم قسم کا ہونے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

متواتر:۔ (بضم اول و کسر پنجم) یکے بعد دیگرے۔ لگاتار، مسلسل، سلسلہ وار، پے در پے علی الاتصال، بالتواتر، تواتر کے ساتھ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں نے مولانا کی خدمت میں متواتر عرضداشت کی لیکن آج تک جواب باصواب سے محروم رہا خدا معلوم مولانا مجھ سے کیوں ناراض ہیں۔

متواترہ:۔ (بضم اول و فتح دوم و پنجم) ایسی حدیث جو ہر سلسلہ میں اس مرتبہ اعتبار پر ہو کہ اس میں جھوٹ کے لگاؤ کا امکان باقی نہ رہے۔ عربی صفت علم حدیث کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ حدیث متواتر کی دو قسمیں ہیں (۱) متواتر لفظی (۲) متواتر معنوی۔ حدیث متواتر وہ ہے جو اپنے تمام سلسلوں میں بعینہ نقل ہوئی ہو جیسے انما الاعمال بالنیات اور متواتر معنوی میں صرف مفہوم یعنی ہر حدیث کے ایک ہوں لیکن الفاظ مختلف ہوں گے زیادہ تر حدیث متواتر کی ترکیب سے ہی بولتے ہیں۔

مُتَوازی :۔ ایک دوسرے سے برابر فاصلے پر آنے والا، باہم برابر ہونے والا عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

متوازی :۲ علم اقلیدس میں جو خطوط ایک سطح میں ہوں اور ان خطوط کو دونوں طرف خواہ کتنی ہی دور بڑھائیں مگر آپس میں نہ ملیں خطوط متوازی کہتے ہیں (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ خطوط متوازی کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔

مُتَواضِع :۔ (بکسر پنجم) تواضع کرنیوالا، عاجزی کرنے والا، خاطر مدارات کرنیوالا، منکسر مزاج۔ عربی صفت، اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَتوالا :۔ مخمور، نشے میں چور، وہ جو شراب کے نشے میں مست ہو، مدہوش ہو۔ اردو صفت مذکر، فصیح، رائج۔

شراب عشق کا متوالا گھر سے جھومتا نکلا
نگاہ و دل کی ہشیاری و غفلت دیکھتے جاؤ (محشر لکھنوی)

قولِ فیصل۔ اس کی جمع متوالے ہے۔

پی کے خمخانہ معراج کے متوالے چلے
دیکھنے والو نہ مدہوش ذرا ہو جانا (محشر لکھنوی)

تانیث کے لیے متوالی زبانوں پر ہے۔

جھوم جھوم آتی ہے متوالی گھٹا
ہے سیہ مست آج کی کالی گھٹا (ناسخ)

متوالا :۔ وہ گول بڑا پتھر جس کو دشمن کے دفع کرنے کے لیے دیوار حصار اور دیوار قلعہ سے لڑھکاتے ہیں (کتابیہ) بڑا گول پتھر۔ مذکر

سبکدوش خوب آج متوالے لگانا چاہیے
محتسب آتا تو ہے دوڑ کے تندیر کو (ناسخ)

(نور اللغات وسرمایۂ زبان اردو)

قولِ فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

متوالا ہونا :۔ مست ہونا، مخمور ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مُتَوالی :۔ (بضم اول و فتح دوم) پے در پے آنے والا، بار بار آنے والا، عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان پر اس جگہ توالی ہے جیسے توالی حرکات یعنی پے در پے حرکتوں کا آنا یا توالی اضافات بار بار اضافتوں کا کسی شعر میں آنا۔

مُتَوالی :۲ وہ عدد جو بار بار آئے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

متوالی کوڈول :۔ ایک قسم کی کودوں جس میں کیفیت آ جاتی ہے اور اس کا کھانیوالا باؤلا ہو جاتا ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

متوالے کی بڑ :۔ شرابی کی سی گفتگو جس کا سر پیر کوئی نہ ہو

اگر دل نہ چاہے تو متوالوں کی بڑ سمجھ کر چھوڑ دیں
(اودھ پنچ) (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل۔ اب اس محل پر مجذوب کی بڑ عام طور سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

مُتَوَجِّہ :۔ (بکسر چہارم) توجہ کرنے والا راغب، مخاطب۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

سنتے ہی شکوہ دل کے منہ کو لیکے آ پہنچے شتاب
متوجہ ہوا یں خود کہ وہ تھا کار ثواب (میر انیس)

قولِ فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت متوجہ ہو جانا بھی فصیح و رائج ہے۔ جب وہ بھی چپ ہو گیا اور احباب بھی اس طرف متوجہ ہو گئے (امراؤ جان ادا)

متوجہ :۲ مہربان، نظر عنایت رکھنے والا۔ عربی صفت، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ اس کا صرف کرنا ہونا کے ساتھ ہے۔

مُتَوَحِّش :۔ وحشت میں ڈالنے والا، خوفناک۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قولِ فیصل۔ اس جگہ زیادہ تر وحشتناک ہی زبانوں پر ہے۔

مُتَوَحِّش :۔ وحشت میں پڑنے والا، نفرت کرنے والا، بھاگنے والا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُتَوَرِّع :۔ (بضم اول و تشدید چہارم مکسور) پارسا، پرہیزگار، زاہد، صاحب زہد و ورع عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مُتَوَہِّم :۔ سوچنے والا، وہم رکھنے والا، عربی صفت، صیغہ اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مُتوڑا :۔ (بضم اول و واؤ مجہول) وہ بچہ جو فرش خواب پر سوتے میں پیشاب کر دے۔ اردو صفت مذکر، عورتوں کی زبان۔

قولِ فیصل۔ مونث کے لیے متوڑی زبانوں پر کم

مُتَوَسِّط :۔ (بتشدید چہارم مکسور) بیچ کا، درمیانی، میانہ، اوسط درجے کا، عربی صفت، فصیح، رائج۔

جو تھے متقدم، متوسط، متاخر
ذات ان کی ہوئی شاعری کی بانی تعمیر (دعبرۃ الغافلین)

قولِ فیصل۔ اس کی جمع متوسطین بھی زبانوں پر ہے اوسط درجے کی آمدنی والوں کے لیے متوسط طبقے کے لوگ بھی بولدیتے ہیں جیسے نہ مزدور پیشہ اس زمانے میں پریشان ہیں نہ امیر لوگ۔ پریشانی در اصل

متوسط طبقے کے لوگوں کو ہے۔

متوسط: ۲ معمولی، بُرا نہ بھلا، رسمی۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس جگہ "اوسط درجہ کا" زبانوں پر زیادہ ہے۔

متوسط: ۳ درمیانی، جوان، ادھیڑ عمر کے۔ عربی صفت، قلیل الاستعمال۔

ع اور جو متوسط ہیں وہ ضیدِ رکھیں جہاں — انیس

قول فیصل۔ خاص طور سے ان معنی میں زبانوں پر نہیں ہے موقع اور محل کے اعتبار سے صرف کر دیا ہے۔

متوسط الحال: وہ جس کی حالت اوسط درجے کی ہو۔ وہ جس کی آمدنی محدود ہو۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ کوئی متوسط الحال ہے کوئی نہایت غریب ہے۔ (دربات النعش)

متوسطین: جمع متوسط کی، متوسط لوگ، اوسط درجے کے لوگ، درمیانی حیثیت کے لوگ۔ عربی جمع، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

متوسل: وسیلہ ڈھونڈھنے والا، ذریعے ڈھونڈھنے والا، وسیلہ رکھنے والا۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ اس کی جمع متوسلین بولتے ہیں

متوسلان: متوسل کی جمع۔ توسل رکھنے والا، وسیلہ رکھنے والا۔ فارسی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ مسیح الملک کو لازم تھا کہ متوسلان شاہی کی دل جوئی اور مظلوموں کی داد رسی کرتے (دربات النعش)

متوطّن: کسی جگہ کو وطن قرار دینے والا، رہنے والا، اصلی باشندہ، ساکن، مقیم، مکین۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

ہے متوطن وہ لعیب روم کا
دیر پر رکھتا ہے بستی ہی از بوم کا سودا

متوفّی: وفات پایا ہوا، مرا ہوا، جہان سے گذرا ہوا، وفات یافتہ، مردہ۔ عربی صفت۔ اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ متوفی کی جگہ متوفی کہنا سخت غلطی ہے۔ کیونکہ متوفی کے معنی ہیں وفات دینے والا، مارنے والا۔

متوفی آنجہانی: بعض مسلمان ہندوؤں کو متوفی آنجہانی (مسلمانوں کو مغفور مرحوم) لکھا کرتے ہیں۔ (دلدار اللغات)

قول فیصل۔ غیر مسلم حضرات کے لئے اس جگہ صرف آنجہانی بولتے ہیں۔ آنجہانی پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان بھی ہمارے یہاں کے سرپرستوں میں تھے

متوقّع: توقع رکھنے والا، امید رکھنے والا، آس رکھنے والا، امیدوار۔ عربی صفت، اسم فاعل، فصیح، رائج

محلِ صرف۔ میں جس چیز کا آپ سے متوقع تھا وہ ظہور میں نہیں آئی عمر بھر اس کا افسوس رہے گا۔

متوقّف: توقف کرنے والا، ٹھہرنے والا، دیر کرنے والا۔ تساہل کرنے والا۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ واقف کے معنوں میں بھی بولتے تھے مگر عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

جیسے ہم از راہ سے متوقف تھی کہ سر کا ماتھے پر پسینہ رگا دیا۔ (طلسم ہوشربا)

متوکّل: توکل پر رہنے والا، صابر، بھروسہ کرنے والا، خدا پر توکل کرنے والا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

متوکّلاً علی اللہ: خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عوام اس جگہ توکّل علی اللہ اور متوکل علی اللہ بھی تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

متولّد: (بتشدید چہارم مکسور) پیدا ہونے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

متولّی: ۱ انتظام کرنے والا، مہتمم، منصرم، نگران کار۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

متولی: ۲ جائداد وقف کا منتظم، ٹرسٹی۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ کسی زمانے میں وقف میاں دار علی خاں کے متولی میاں غنی تھے، لیکن پھر ان سے تولیت علیحدہ کر لی گئی اور بورڈ بن گیا۔

قول فیصل۔ متولی بنانا، متولی کرنا، متولی ہونا وغیرہ اس کے صرف ہیں۔

متوہّم: (بتشدید حرف چہارم مکسور) وہم کرنے والا، وسواسی۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

متوہّم: (بتشدید حرف چہارم) وہم کیا گیا، وہ شے جس پر وہم ہو۔ عربی صفت اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس کی جمع متوہات ہے

متھا:۔ ماتھا، پیشانی۔ اردو مذکر

عورتوں اور دیہاتیوں کی زبان۔

متھا چھوُل:۔ معمولی صاحب سلامت

کی جگہ مستعمل ہے۔ ہندی، مونث۔

"کوئی ایسا تھا ملاقات کے ارادے سے

گیا تھا خدا گواہ ہے صرف متھا چھول وہ بھی

اپنے سر کا چھیدا اتارنے کے لئے"۔ (ابن الوقت)

(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔ اہل لکھنؤ

نہیں بولتے۔

متھصائی:۔ (بالفتح) وہ لکڑی جس

سے دودھ متھتے ہیں۔ بلونی، دہی بلونے کا

ایک اوزار کا نام جسے متھنی بھی کہتے ہیں ہندی

مونث۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے اس جگہ

متھنی زبانوں پر زیادہ ہے۔

مُتَہاوِن:۔ سستی کرنے والا، خوار

حقیر۔ عربی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ قلیل الاستعمال ہے۔

متھرا:۔ (از مت بمعنی کشتن) وہ

جگہ جہاں بہت سے رکھشس مارے گئے ہوں

کرشن کی جائے ولادت، کنھیا جی کی جنم بھوم

برج کے ایک مشہور شہر کا نام جو ضلع آگرہ

میں واقع اور ہندوؤں کا مشہور تیرتھ دریائے

جمنا کے کنارے پر بسا ہے۔ سنسکرت، مذکر

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اردو میں صرف ایک شہر کے

معنوں میں زبانوں پہ ہے۔

متھرا: سکندا بیشتر، چاکو چھری

کے لئے مستعمل ہے۔ مونث کے لئے متھری ہندی

صفت، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

متھرا کا چوبا ہے:۔ بہت موٹا ہے

(محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بعض عوام اور جاہل بول

دیتے ہیں۔ عام طور سے زبانوں پہ نہیں ہے۔

مُتَہری:۔ (بالضم اول و فتح دوم)

وہ جگہ جو گھوڑوں کے اصطبل میں پیشاب

کرنے کے واسطے بناتے ہیں۔ اردو، مونث،

سلوتریوں کی اصطلاح۔

مُتَّہِم:۔ (بکسر سوم) کسی پہ تہمت لگانے والا

اتہام لگانے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ مُتَّہِم، مُتَّہَم کی

جگہ بول دیتے ہیں جیسے نہ تم مخالف پارٹی

کا ساتھ دیتے اور نہ متہم ہوتے۔

مُتَّہَم:۔ (بتشدید دوم مفتوح و فتح سوم)

وہ شخص جس پہ تہمت لگائی گئی ہو۔ بدنام۔

عربی مذکر، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ دنیا میں اگر انسان چاہتا ہے کہ

میں متہم نہ ہوں تو ہمیشہ پارٹی بندی سے

دور رہے۔

مُتَّہَم کرنا:۔ الزام لگانا، اردو صرف

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ

بھی ہے۔

مِتھُن:۔ آسمان کے تیسرے برج کا نام

جسے جوزا بھی کہتے ہیں۔ اس برج میں ۲۵ مئی

کے قریب آفتاب داخل ہوتا ہے۔ ہندی

مذکر، جوتشیوں اور نجومیوں کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اس جگہ عام طور سے زبانوں

پر برج جوزا ہے۔

مُتَنَھَن:۔ (بفتحتین) ایسی متلی جس میں

ابکائی نہ آئے۔ وہ ہیجانی کیفیت جو بڑھے تو

قے آجاتی ہے۔ اردو صفت، مونث، عوام

اور عورتوں کی زبان۔

متھنا:۔ سکہ نکالنے کے واسطے دہی کو متھنی

یا کسی اور آلہ سے گھیپنا۔ اردو صرف، رائج

متھنا:۔ (کنایۃً) دل میں کسی بات

کو بار بار سوچنا۔ کسی بات کو کھود کھود کر پوچھنا

عورتوں کی زبان (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

متھنی:۔ بلونی۔ وہ لکڑی جس سے دہی

متھتے ہیں۔ اردو، مونث، رائج۔

مت ہونا:۔ سمجھ ہونا۔ عقل ہونا۔

اردو صرف، قریب بہ متروک

یہ داغ ہماری نہیں سنتا نہیں سنتا
ایسی بھی دلی نہ بری مت ہو کسی کی — داغ

متی:۔ حضرت عیسیٰ کے ایک حواری

کا نام جن کی انجیل مشہور ہے۔ عبرانی

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جو بادی ہیں کرتے ہیں گبر دستی
اور آپ جو ابزد ہیں تھی — نوزنامہ ۱۸۹۵ء

متی:۔ تاریخ، تتھ (چڑھانا، ڈالنا

کے ساتھ) ہندی مونث، ہندوؤں کی زبان

(نور اللغات)

سود کی تاریخ۔ وہ تاریخ جس سے سود لگایا جائے روپیہ ادا کرنے کا وقفہ جیسے اس ہنڈی میں دس دن کی متی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ یہ مہاجنوں کی اصطلاح ہے لیکن لکھنؤ کے مہاجن شاید ہی بولتے ہوں۔

متی :۔ سود، کمیشن کا روپیہ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

متیقن :۔ بضم اول وفتح دوم و سوم و تشدید چہارم مکسور یقین کرنے والا عربی اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

متیقن :۔ بضم اول وتشدید چہارم مفتوح وہ امر جس کا یقین ہو۔ وہ بات جس کا یقین ہو عربی صفت، اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ میں نے آپ سے کتنی ہی مرتبہ کہا کہ یہ امر متیقن ہے کہ آپ کا وظیفہ جاری ہوگیا۔ مگر آپ اس پر یقین نہیں کرتے۔

متی کاٹا :۔ وہ حساب جس کے موافق مدت معینہ کا سود ہنڈی پر لیتے ہیں (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے

متی کاٹنا :۔ کمیشن کا روپیہ وضع کرنا سود وضع کرنا۔ (نور اللغات وفرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

متین :۔ (بالفتح) مضبوط، استوار، مستحکم عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ حبل المتین اور حبلِ متین کی ترکیبیں بھی زبانوں پر ہے۔

برہمن کو ہو مبارک جنبشِ زنجیر دیر
ہم کو حبل المتیں مجھ کو خدا سے مل گیا ۔ نشتر لکھنوی
گھر میں بیٹھے رہے اور حبلِ متیں کر پایا
پھینک دیں توڑ کے زنار بتان کعبہ ۔ نشتر لکھنوی

متین :۔ (بالفتح) خدائے تعالیٰ کا نام اور رسولِ خدا کا بھی نام ہے۔ امام غزالی کہتے ہیں قوت دلالت کرتی ہے قدرت کاملہ بالغہ پر اور متانت شدت قوت پر۔ خدائے تعالیٰ قوی ہے اس لئے کہ قدرت کاملہ بالغہ رکھتا ہے متین ہے اس لئے کہ شدید القوت ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ خداوند عالم کا نام ہے لیکن رسول خدا کے لئے اس نام کی شہرت نہیں ہے۔ نہ عام طور سے کہتے ہیں۔

متین :۔ ٹھوس، پُر (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

متین :۔ مستقل مزاج، سنجیدہ۔ عربی صفت فصیح، رائج۔

متین :۔ دقیق، مشکل جیسے متین عبارت (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اس طرح عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

متی وار :۔ تاریخوار، تاریخ کے بموجب (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مٹسٹا :۔ کھجور کی وہ لکڑی جس سے سینڈھی ہلائی جاتی ہے۔ (دکنی لغت)

قولِ فیصل۔ اردو زبان سے اس کا تعلق نہیں

مٹاپا :۔ (بضم اول) فربہی، تنومندی تیاری۔ اردو صفت مذکر۔ غیر فصیح، رائج۔

مٹاپا سرا باہنکل جائے گا
اپنا عدد دار چل جائے گا ۔ سید احمد دہلوی

مٹاپا چڑھنا :۔ تیاری آنا، فربہ ہونا جسم کا پھول جانا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ آج کل کیا کھا رہے ہو، بہت مٹاپا چڑھ رہا ہے خدا نظر بد سے بچائے۔

مٹانا :۔ (بکسر اول) معدوم کرنا، نیست ونابود کرنا، کسی چیز کے موجودہ نشانات کو ختم کرنا بے نشان کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کسی کے مٹانے سے مٹتا ہے کوئی
ترے کوچے میں نقش بیدار ہوں میں ۔ ناسخ

قولِ فیصل۔ کسی کی دولت ختم ہو جانے، دولت نہ رہنے اور امیر سے غریب بنا دینے کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

بنا دیا جسے چاہا مٹا دیا یا لک
کسی کو دخل تری مصلحت میں کیا ما لک ۔ عشق

مار ڈالنا، فنا کرنا، ختم کرنا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

ہم یہاں آئے ہیں جانے کے لیے
کیا بنایا تھا مٹانے کے لئے ۔ مرزا رسوا

کچھ نہ رکھنا، تباہ و برباد کر دینا، اڑا دینا فضول خرچی میں دولت اڑا دینے کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔ جیسے :۔ نولاکھ روپیے اور جائداد باپ نے چھوڑی تھی گھر بیٹھے بیٹھے صاحبزادے نے جوئے اور رنڈی بازی میں سب مٹا دی۔

اسی جگہ مٹا دینا بھی زبانوں پر ہے۔

دوست نے دل کو توڑ کے نقش وفا مٹا دیا
سمجھے تھے ہم جسے خلیل کعبہ اسی نے ڈھا دیا
آرزو لکھنوی

مٹانا :۔ زائل کرنا، کھرچنا، چھیلنا

محو کرنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

ازل سے یاں خطِ قسمت کی جا ہے نقشِ قدم
مٹے ہوئے کو مقدر مٹائے گا پھر کیا (امانت)

مٹانا :۔ ۳۔ اپنے کو تباہ و برباد کرنا، کسی کی محبت میں اپنے کو برباد کر لینا، کہیں کا نہ رکھنا۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف۔ اللہ نے سب کچھ دیا تھا لیکن دشمنوں کے پیچھے اپنے کو مٹا دیا اور اب پریشان ہے تو کوئی دوست نہیں دکھائی دیتا۔

مٹاؤ :۔ (پ او معروف) مٹانے والا، تباہ و برباد کرنے والا۔ اردو، صفت، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف۔ صاحبزادے نے رفتہ رفتہ سب چیزیں گھر کی بیچ ڈالیں۔ ایسا مٹاؤ تو ہم نے آج تک نہ دیکھا۔

مٹا ہوا ہونا :۔ فریفتہ ہونا، کسی پر عاشق ہونا، کسی کی محبت میں گرفتار ہونا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

کس کس ادا سے اس کو جلاتے ہیں رات دن
وہ جانتے ہیں داغ ہو ہم پر مٹا ہوا (داغ)

قولِ فیصل۔ اسی جگہ مٹے ہوئے ہونا بھی ہے یعنی عاشق ہونا لیکن اب قریب بہ متروک ہے اور عورتوں کی زبان ہے۔

وہ بھلا مانتے کہاں تھے مگر
تھے زیادہ مٹے ہوئے اس پر (انجم)

مُٹائی :۔ (بالضم اول) فربہی، تیاری، جسامت، موٹاپن، موٹا ہونا۔ اردو، صفت، مونث، عورتوں کی زبان۔

مٹائی چھانا :۔ بے فکری، بے پروائی کے محل پر چربی چھانا۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف۔ پہلے تو رکنے والے خود دوڑ کے آتے تھے اب ایسی مٹائی چھائی ہے کہ اب بلاؤ تو نہیں آتے بیٹھے رہتے ہیں۔

مٹائے نہ مٹنا :۔ مٹانے سے بھی نہ مٹنا، کسی طرح نہ مٹنا، کسی طرح ختم نہ ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

زاہد کی کبھی حرص مٹائے نہ مٹے گی
چاہے گا ملے کچھ مجھے جنت کے سوا اور (حضور نظام آصف)

مٹ بھیڑ، مُٹھ بھیڑ :۔ (ہندی میں مٹھ بھیڑ، منڈ بھیڑ) مقابلہ، آمنا سامنا، دوبدو جانا، آپس میں گتھ جانا، لڑنا۔

رستہ میں بھی تھمتا نہیں زاہد کا وظیفہ
مٹ بھیڑ الٰہی کسی مئے خوار سے ہو جائے (داغ)

(نور اللغات) "آمنا سامنا، مقابلہ، بھیٹ کے مقابلہ و مجادلہ"

(بعض پرانے شاعروں نے اس کو مٹھ بھیڑ اور بعض نے منہ بھیڑ اپنے اشعار میں باندھ دیا ہے اور اکثر کی پیروی کر کے فیلن جیسے لغت تراشوں نے بھی غلطی کھائی ہے بلکہ اس کے مترجموں نے بھی نظیر اکبرآبادی کے شعر کو دیکھ کر اس طرف زور دیا ہے لیکن یہ محض غلط ہے اگر علمِ زبان کے قاعدے سے دیکھا جائے تو صاف ثابت ہے کہ لفظ ابتدا میں مونڈ بھیٹ تھا مونڈ بمعنی سر اور بھیٹ بمعنی ملنا مونڈ سے واؤ گر کر منڈ ہو گیا اور منڈ سے نون گر کر مڈ ہو گیا چونکہ ڈال اور ٹے کا ہندی میں باہم بدل ہے جیسے کانڈا اور کانٹا ڈنڈی اور ٹونڈی۔ اڈا اور اٹا، کھاٹ اور ٹھاٹ وغیرہ پس مڈ کا مٹ بن گیا نہ کہ مٹھ علیٰ ہذا القیاس۔ بھیٹ سے بھیڑ ہو گیا کیونکہ ٹ اور ڑ کا بھی اسی طرح باہم بدل پایا جاتا ہے جیسے ہٹتال کا ہڑتال، چھڑانا، چھٹانا۔ لہٰذا اس لفظ کے مرکب معنی دو مختلف سروں کا ملنا یا ٹکرانا ہوئے۔

بازار گلی اور کوچوں میں ہر ساعت ریل پیل ہوتی
تھی چاہ نظر بھر دیکھنے کی جس جاگہ مٹھ بھیڑ ہوتی (نظیر اکبرآبادی)

(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ عوام لکھنؤ مڈ بھیڑ بولتے ہیں اتفاقیہ ملاقات کے معنوں میں بھی مٹ بھیڑ کہا گیا ہے جو دہلی کی زبان ہے۔

مٹ بھیڑ بھی سودا سے یہ کل ہو چکی گو شیخ
شیخی بھی تھی جو ان میں وہ سب ہو گئی آخر (سودا)

پس توبہ اگر مٹ بھیڑ ہو جاتی ہے رستہ میں
سلام اک جھک کے کرتا ہے وہیں پیر مغاں مجھ کو (داغ)

لیکن لکھنؤ میں اس جگہ بھی مڈ بھیڑ ہی بولتے ہیں جیسے۔ بزرگوار دو لی ہی دال ہیں) اچھے بھیڈ ھب آدمی سے مڈ بھیڑ ہوئی ہاری مانتا ہے نہ جیتی، اپنی ہی سی کہے جاتا ہے۔ (فسانہ آزاد)

مٹ جانا :۔ تباہ و برباد ہو جانا، بے نشان ہو جانا، معدوم ہو جانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ع مٹ گئے خود غم سرور کے مٹانے والے (لا اعلم)

مٹ جانا :۔ ۲۔ عاشق ہو جانا، فریفتہ ہو جانا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

مٹ جانا :۔ محو ہو جانا، زائل ہو جانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تم اگر چاہتے ہو کہ پتھر پر سے حروف مٹ جائیں تو سیڑول سے رگڑ دو۔

مٹ جانا :۔ نثار ہو جانا، جان دیدینا، مر جانا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

آج مٹ جائیے دلدار پر یوں علاج دردِ فرقت ہم کریا (فراز)

مٹ جانا :- دور ہونا، ختم ہونا، جاتا رہنا
اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ مجھے ان سے شکایتیں ضرور
تھیں لیکن جب وہ میرے گھر پر تعزیت کے لیے
آگئے تو میرے گلے شکوے مٹ گئے۔

مٹر :- (بفتحتین) ایک قسم کا گول غلہ جو
پھلیوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اردو مذکر، رائج
قول فیصل۔ دیہاتی اور پست طبقے کی عورتیں
اسی جگہ مٹرا بول دیتی ہیں۔ مٹر کے دانے اگر چھوٹے
ہوتے ہیں تو اس کو مٹری کہتے ہیں۔

مٹرالا یا مٹریلی :- جس طرح جو چنے ملا کر
بیجھڑ کہتے ہیں اسی طرح مٹر اور جو کو مٹرالا
بولتے ہیں۔ ہندی مذکر، پورب کی زبان
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مٹر پکانا :- پریشانی یا دقت میں پڑ جانا
پورب کی زبان۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

مٹر پلاؤ :- ایک قسم کا پلاؤ جس میں
مٹر کے ہرے دانے گلا کے اس میں چاول
ڈال کے پکاتے ہیں۔ اردو مذکر رائج

مٹر سی آنکھیں :- چھوٹی چھوٹی آنکھیں
ننھے ننھے دیدے۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ انھوں
نے اسی جگہ مٹر سے دیدے بھی لکھا ہے۔
چرا نکیاں دیکھو کوئی لونڈی کی ہماری
مٹکاتی ہے کیا کیا موئی دیدے یہ مٹر سے (نازنین)
لیکن لکھنؤ میں کسی طرح نہیں بولتے۔

مٹر کی پھلی :- وہ ہری پھلی جس میں مٹر کے
دانے ہوتے ہیں۔ اردو مونث، رائج۔
قول فیصل۔ عام طور سے جمع کے ساتھ مٹر
کی پھلیاں زبانوں پر ہے۔ صرف پھلیاں بول
کے بھی مٹر کی پھلیاں مراد لیتے ہیں جیسے کل چار
روپے کلو پھلیاں بازار میں مل رہی تھیں لیکن
میری خریدنے کی ہمت نہ ہوئی۔
مٹر کی پھلیوں کے دانوں کی جگہ صرف پھلیوں
کے دانے بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے خالی قیمہ نہ
پکاؤ تھوڑے سے پھلیوں کے دانے بھی ڈال دو
تو صبح تک سالن ہو جائے گا۔

مٹر کی دال :- خشک مٹر کے دانوں کی
نکالی ہوئی دال۔ اردو مونث، رائج۔
محل صرف۔ گرمیوں میں ہم کو چاولوں کے ساتھ مٹر کی
دال بہت اچھی لگتی ہے۔

مٹر گشت :- بے فائدہ مارا مارا پھرنا
آوارہ گردی، کوچہ گردی، ہرزہ گردی۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ چہل قدمی، سیر و تفریح کے لیے
ٹہلنا کے معنوں میں زبانوں پر تھا جواب متروک
ہے۔ کرنا وغیرہ کے ساتھ صرف تھا۔
دل کبھی اس کو کبھی اس کو دیا کرتے ہیں
(کرنا) چوک میں رند مٹر گشت کیا کرتے ہیں (صفدر)
(کرنا کے ساتھ) غلام نے ایک دلبر میوہ فروش
ستمگار دستکوش کی دوکان سے کئی خوشے خریدے
اور مٹر گشت کرتے ہوئے خراماں خراماں آقا
کے پاس لے گیا۔ (فسانہ آزاد)

مٹر گشتی :- سیر و تفریح کرنا، ٹہلنا، چہل
قدمی، بے مقصد گھومنا۔ اردو صفت،
مونث، رائج۔
محل صرف۔ میاں آزاد سیلانی آدمی سیر سپاٹے
پر ادھار کھائے ہوئے مٹر گشتی کی دھن جو سمائی
تو ریل کے انجن کی طرح چل کھڑے ہوئے اور سوچے
کہ چل کے حرم لکھنؤ کا دیکھیں۔ (فسانہ آزاد)

مٹر مٹر :- چھوٹے بچوں کے جلد جلد کام
کرنے اور دیکھنے کے لیے مستعمل ہے۔ ہندی
عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ
"بچہ مٹر مٹر چلتا ہے نہ کہ اس طرح دیکھتا یا
کرتا ہے۔"
مولف تائید کرتا ہے۔

مٹر مٹر دیکھنا :- چھوٹے بچے کا نگاہ تعجب
یا حیرت سے نظر کرنا۔ چپکے پڑے ہوئے ادھر
ادھر دیکھنا۔ ہندی فعل متعدی۔
"بچے کا بھولی طرح خاموش بیٹھے دیکھنا۔"
(دہلی کا ایک قدیم لغت)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مٹری :- (بالضم) چھوٹی ٹھمری۔ ٹھمری
کے ساتھ بول چال میں ہے۔ ہندی۔
(نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مٹک :- مٹکنا کا حاصل مصدر۔ ناز
نخرہ، چوچلا، عشوہ گری، کرشمہ سازی
اردو مونث، عوام کی زبان۔

مٹکا :- ایک قسم کا بڑا گھڑا، خم کلاں،
اردو مذکر، رائج۔
بہار آئی ہو جاری فیض ساقی کا ز خم شراب ہو یارب سبیل کا (امیر)
اس مٹھے پن پہ بیٹھے کس قدر میاں سنیچ جی
تو ندتم ان کی نہ سمجھو یہ مٹکا داب کا (انشاء)

قولِ فیصل۔ مٹکا عام طور سے مٹی یا تانبے کا ہوتا ہے۔ دیگ مٹکا لاکے کبھی بولتے ہیں۔

مٹکانا:۔ گھمانا، پھیرنا، چمکانا، گردش دینا، حرکت دینا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مثل مصرف۔ تمھاری لڑکی بہت شوخ اور تیز ہے اس کا کام آنکھ لڑانا اور آنکھیں مٹکانا ہے اس کا کوئی انتظام کرو۔

قولِ فیصل۔ ہاتھ نچانا وغیرہ کے معنوں میں ہاتھ مٹکانا بھی زبانوں پر ہے جیسے وہ ہمیشہ ہاتھ مٹکا کے باتیں کرتی ہے۔

مٹکانا:۔ کوئی لباس زیب تن کرکے کوئی چیز پہن کر اترانا۔ جیسے سب سے پہلے تم ہیں کپڑے پہن کر مٹکا پھرتی ہیں۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

مٹکانا:۔ استہزاء، کسی کے ساتھ تمسخر آمیز حرکتیں کرنا، کسی کو بے وقوف بنانا، کسی کو چٹکیوں پر اڑانا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مثل مصرف۔ تم بہت برا کرتی ہو اپنے پرائے ہر ایک کو مٹکایا کرتی ہو تمہارا یہ مٹکانا ایک دن رنگ لائے گا۔

مٹکانا:۔ بھاؤ بتانا، نرت کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ ان معنوں میں مٹکنا زبانوں پر ہے۔

مٹک چال:۔ ناز و نخرے کی چال۔ مونث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مٹک چٹک:۔ (بفتح اول و چہارم) خاص انداز کے ساتھ باتیں کرنے میں سر اور اعضا کو حرکت دینا۔ کسی کی تمسخر آمیز حرکتیں۔ چم و خم۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قولِ فیصل۔ اس جگہ چٹک مٹک زبانوں پر زیادہ ہے۔

چٹک مٹک ہونا:۔ ناز و انداز ہونا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

یہ سر ہے آنکھوں میں دانتوں میں یہ مسی کیا ہو
مٹک چٹک نہ ہو جب تک تو لطف ہی کیا ہو

قولِ فیصل۔ اس جگہ چٹک مٹک ہونا زبانوں پر زیادہ ہے۔

مٹک کے چلنا:۔ ناز سے اٹھلاتے ہوئے چلنا، خاص ادا سے اٹھلا کے چلنا، تھرک کے چلنا، کولھوں کو مٹکا کے چلنا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مٹکنا:۔ سر یا اعضا کو حرکت دینا۔ تعجب، غصہ، خوشی اور تمسخر سے سر یا اعضا کو حرکت دینا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

مٹکنا:۔ اترانا۔ جیسے تم بہت مٹکتے ہو۔ (لغات اردو)

قولِ فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے۔

مٹکنا:۔ زنانہ حرکتیں کرنا، معشوقانہ ادا دکھانا، تمسخر آمیز حرکتیں کرنا۔ معشوقوں کے ناز و ادا کرنے پر بھی اس کا اطلاق کرتے ہیں۔ اردو، عوام کی زبان۔

ریختی
بڑھ کے بڑھاپے میں مٹکتا ہے بوا
جان صاحب کی ابھی دیکھ حماقت نہ گئی
جان صاحب
گھر اپنے ٹھلکتی مٹکتی چلی
کہ بے نشہ کے بہکتی چلی
شوق

مُٹکنا:۔ (بالضم و فتح سوم) چھوٹا اور خوبصورت۔ ہندی صفت، عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بضم اول و سوم لکھا ہے اور معنی دیے ہیں میانہ، چھوٹا، پستہ، متوسط، چھوٹا اور بہت خوبصورت۔ ہندی صفت، بیگمات قلعہ کی زبان۔

لیکن لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

مُٹکنا سا باغ:۔ چھوٹا سا نہایت خوشنما اور گنجان باغ، باغیچہ، چمن۔

آ خری ہے چہار شنبہ چلو دادا واں جس جگہ
مٹکنا سا باغ ہو اور سنتی سنتی کیا رایں
رنگین دہلوی
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُٹکنا سا قد:۔ چھوٹا سا قد، میانہ اور موزوں قد، قد موزوں۔ اردو مذکر، عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مٹکنیا:۔ مٹی کا آبخورہ۔ کوزہ۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔

مٹکو:۔ (بالفتح و تشدید سوم) ناز نخرہ کرنے والی اور مٹک مٹک کر چلنے والی عورت، وہ عورت جو ہمیشہ ناز سے اترا کر چلے، وہ عورت جو ہاتھ نچا نچا کر اور آنکھیں مٹکا مٹکا کر باتیں کرے۔ اردو صفت، مونث، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ اس جگہ کسی کے ساتھ مٹکو جان بھی عورتیں کہہ دیتی ہیں۔

مٹکی:۔ چھوٹا گھڑا، مٹلیا، چھوٹا مٹکا۔ اردو، مونث، رائج۔

قول فیصل۔ مٹی کے علاوہ مٹکی چاندی، سونے اور تانبے کی بھی ہوتی ہے اس کی جمع مٹکیاں اور مٹکیوں ہے۔

چاندی سونے کی مٹکیاں عمداً
ان پہ مینا ہر ایک رنگ کا تھا (گلشن عشق)

مٹکی (ث) شراب کا گھڑا، خم شراب۔
(نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ خصوصیت کے ساتھ اس کو مٹکی نہیں کہتے۔

مٹکی (ث) دہی جمانے کا برتن، وہ مٹی کا برتن جس میں دہی بلوتے ہیں۔ اردو مونث، عوام اور دیہاتیوں کی زبان۔

مٹ کے کوئی کام کرنا:- نہایت محنت اور مشقت سے کوئی کام کرنا۔
(نوراللغات و سرمایہ زبان اردو)

قول فیصل۔ اب یہ صرف قریب بمتروک ہے۔

مٹ گیا:- دعائے بد، اجڑا، خانہ خراب ہوا۔ (فقرہ) مٹ گیا روز آ آ کر بگڑ دل ستاتا ہے۔ مونث کے لئے مٹ گئی۔
(نوراللغات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے اور بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔ اس جگہ نواکھنت اب زبانوں پر زیادہ ہے۔ دکن کی عورتیں اس جگہ ماٹی ملا بولتی ہیں۔

مٹکل (س بضم اول وفتح دوم) موٹے جسم کا، بھدا، کمال تنومند، بھدیلا، موٹے کی تصغیر بالتحقیر۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی جگہ مٹلا بھی زبانوں پر ہے اور تانیث کے لئے مٹکلی کہتے ہیں عورت کے لئے۔

مٹلو (بواؤ مجہول) بھی زبانوں پر ہے۔

مٹ مٹ جانا:- صدقے ہو جانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

چاہا کچھ اس ادا سے اس ستم ایجاد کی جانب
ہری رفتار پر مٹ مٹ گیا نقش قدم پیر دل

مٹ مرو:- (مرد بفتح اول و دوم) شکم سیر مغرور (مستمر) دی کی بگڑی ہوئی شکل (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اس جگہ عورتیں مٹ مردا بولتی ہیں

مٹ مروی:- اپنا فائدہ مقصود ہونے پر بھی کام میں سستی اور کاہلی کرنا۔ عام بازاری زبان (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ عوام اور عورتوں کی زبان ہے

مٹنا:- ناپید ہونا، معدوم ہونا، محو ہونا، بے نشان ہونا، نیست و نابود ہونا، فنا ہونا۔ اردو، فصیح، رائج۔

نہ گور سکندر نہ ہے قبر دارا
مٹے ناموں کے نشاں کیسے کیسے آتش

مٹنا (ل) زائل ہونا، محو ہونا، ختم ہونا، باقی نہ رہنا۔ اردو، فصیح، رائج

قول فیصل۔ بصورت متعدی مٹانا بھی زبانوں پر ہے۔

مٹا پائے نشان تربت ہر ایک سے اب یہ کہہ رہے ہیں
چراغ کوئی کہاں جلائے کہیں نشان مزار بھی ہے
(للہ اعلم)

مٹنا (ل) تباہ ہونا، برباد ہونا، خاک میں ملنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

ع مٹ گئے آل محمدؐ کے مٹانے والے (للہ اعلم)

قول فیصل۔ بصورت متعدی مٹانا، مٹا دینا بھی زبانوں پر ہے۔

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے اقبال

مٹنا (ل) عاشق ہونا، فریفتہ ہونا (کنایۃً) مستعد ہونا، آمادہ ہونا اور کسی امر میں بہت محنت اور مشقت کرنا۔

کس کس طرح سے اس کو جلاتے ہیں پہ شادنی۔
وہ جانتے ہیں داغ ہے ہم پر مٹا ہوا داغ

اپنا سا حال جان کے تو سب کا واعظا
بیٹھا ہے کیوں مٹا ہوا جنت کے نام پر (مولف فرہنگ آصفیہ)
(نوراللغات)

قول فیصل۔ یہ اشعار مٹا ہونا کے ہیں بہر حال اب ان معنوں میں بہت کم بولتے ہیں۔

منہ پھیرے عاشقوں نے حسینوں کو دیکھ کے
مٹتے تھے نامدار نگینوں کو دیکھ کے شاد لکھنوی

مٹنا (ل) منسوخ ہونا، رد ہونا (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مٹنا (ل) فرو ہونا، بجھنا، کم ہونا، جاتا رہنا۔ اردو، قلیل الاستعمال

مٹی نہ سوزش دل اشک کے بہانے سے
یہ آگ وہ ہے کہ بجھتی نہیں بجھانے سے برکت

مٹن چاپ:- پسندا۔ انگریزی، مذکر (ذ)
محل مصنف۔ ابن الوقت نے پوچھا کہ آج کھانے میں کیا کیا ہے۔
باورچی۔ سوپ، مٹن چاپ، کٹلس، اسٹو وغیرہ (ابن الوقت)

مٹوانا:- مٹانا کا متعدی المتعدی، برباد کرانا، فارغ کرانا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل فقرہ- میں نے دعوت کا اہتمام کیا اور تم دعوہ کر گئے ٹال کے، یہاں سب کھانا مٹوایا آخر یہ کونسی حرکت تھی۔

مِٹونی :- (بکسر اول و فتح دوم) مٹانا، برباد کرنا، ضائع کرنا۔ اردو صفت مؤنث عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم ناحق بگڑتی ہو انہوں نے آٹا پتلا کر دیا ان کا کام ہی ہر چیز کی مٹونی ہے

مَٹھ :- (بالفتح) دھرم شالہ، بت خانہ بتکدہ، خانقاہ۔ اردو مذکر، غیر فصیح، رائج

گرچہ برسوں سے نہیں جلوہ فزائی تیری
اب بھی دھندلا سا دیا ہے ترے مٹھ میں روشن سرور

مٹھ :۲ ہندو فقیروں کی جھونپڑی، کٹی اردو مذکر، عوام کی زبان۔

مٹھ :۳ مذہبی مدرسہ، پاٹ شالہ۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مٹھ :۴ ماٹھ یعنی ظرف کا مخفف، بڑا مٹکا، مٹی کا حوض، حوضہ، نیل۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مِٹھ :- (بکسر اول) میٹھا کا مخفف، شیریں میٹھا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا زبانوں پر نہیں ہے۔

مُٹھ :- (بضم اول) موٹھ کا مخفف، مشت مکا، گھونسا، ضرب دست (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مٹھ :۲ مٹھی، پنجہ، چنگل، بکٹا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ تنہا زبانوں پر نہیں ہے۔

مٹھ :۳ قبضہ، دست، گرفت، پکڑ
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ موٹھ قبضہ کے معنوں میں بولتے ہیں۔

مٹھ :۴ مٹھلا، جلق، ہتھ رس۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مٹھا :- (بروزن دوا) پتلا دہی جو مسکہ نکل جانے کے بعد بچ رہتا ہے۔ ہندی مذکر۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بفتح اول و تشدید دوم بولتے ہیں خود صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی اسی طرح لکھا ہے ملاحظہ ہو۔

مٹّھا۔ متھا ہوا دہی، پتلا دہی جو مسکہ نکالنے کے بعد رہ جاتا ہے۔ دوغ، ماست۔

مَٹّھا :- (تشدید دوم) سست، ڈھیلا وہ گھوڑا جو چلنے میں سست ہو اور تیز رفتار نہ ہو۔ ہندی صفت مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ گھوڑے کی کوئی خصوصیت نہیں وہ انسان جو باتیں کرنے میں بہت زبان چبا کے بولے اور کام کرنے میں بھی کاہل اور سست ہو اس کو بھی کہتے ہیں یہ عوام کی زبان ہے۔

مٹھا :۲ غبی، کند ذہن، موٹی عقل کا اردو صفت، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ سونے سے انسان کاہل اور غبی اور مٹھا اور کند ہو جاتا ہے۔
(نیابت النحش)

مٹھا :۳ کند دھار کا۔ اردو، صفت عوام اور عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

سخت جانوں پر وہ خنجر چل کے مٹھا ہو گیا
جان شیریں دیکھیے کیا دل ہی گھٹا ہو گیا شاد

مُٹّھا :- (بضم اول و تشدید دوم) مٹھی بھر مٹھی، چنگل۔ اردو صفت مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ صاحبزادی بڑی بے تکلف ہیں۔ حصہ تقسیم ہو رہا تھا سینی میں مٹھا مار کے نکہارے لئے ہوئے چلی گئیں۔

مٹھا :۲ بنڈل، چند چیزیں جن کو لپیٹ کر یکجا کیا گیا ہو، چھوٹا گٹھا، گڈا۔ اردو صفت مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ کمان کے چلے چڑھائے اور ہاتھ میں تیروں کا مٹھا لئے خانہ کعبہ میں آئے (اجتہاد)

بیچ میں اس کے ایک بنگلا تھا
وہیں مٹھے سرکی کے خس سے چھایا تھا (گلشن عشق)

مٹھا :۳ قبضہ، دستہ، موٹھ، گرفت۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ موٹھ بولتے ہیں۔

مٹھا :۴ ہل کا وہ حصہ جس جگہ سے اسے پکڑے رہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُٹّھا :- ندافوں کا وہ چوبی اوزار جسے تانت پر مار مار کر روئی دھنکتے ہیں۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ روئی دھنکنے والوں کی اصطلاح ہے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مٹھا :۶ ایک قسم کا گندہ پھرا جس کو کسی کر بازوؤں پر رکھتے ہیں تاکہ بازو موٹے اور خوشنما معلوم ہوں۔ یہ پیشہ ورزش کرنے

والوں اور جوان عورتوں اور معشوقوں کا ہے۔
(نور اللغات، سرمایۂ زبانِ اردو)
قولِ فیصل۔ اب اس کا استعمال قریب بہ ترک ہے اس کا صرف باندھنا کے ساتھ تھا۔
مٹھاپن:۔ سستی، کاہلی، کند ذہنی۔ اردو صفت، مذکر، عوام کی زبان۔
محلِ صرف۔ لاکھ کوشش کی صاحبزادے میں پھرتیلا پن پیدا ہو جائے لیکن ان کا مٹھاپن نہیں جاتا۔
مٹھار مٹھار کر باتیں کرنا:۔ مزے لے کر باتیں کرنا، تمکنت کے ساتھ بولنا، چبا چبا کر باتیں کرنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔
محلِ صرف۔ بیگم صاحب آج شادی کی بات چیت کے لئے تشریف لائی تھیں کیسی مٹھار مٹھار کے باتیں کر رہی تھیں میں نے صاف جواب دے دیا۔
مٹھارنا:۔ (بالفتح) گول کرنا، مدور بنانا، سن پیدا کرنا، آٹے کو لوچ دینا، کنّی دینا۔ ہندی
(نور اللغات)
قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔
مٹھارنا:۔ بنا بنا کر باتیں کرنا، باتیں بنانا، مزے لے کر باتیں کرنا، باتیں بگھارنا۔ اردو عورتوں کی زبان۔
مٹھارنا:۔ پھیلانا، چوڑا کرنا۔
(نور اللغات)
قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔
مٹھارنا:۔ مفصل بیان کرنا، شرح کرنا، تفسیر کرنا۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔
مٹھارنا:۔ آٹے کو لوچ دینا، لیس پیدا کرنا، کنّی دینا۔ (فرہنگِ آصفیہ)
قولِ فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔
مٹھارنا:۔ پھسلانا، بہلانا۔ خاص ادا سے باتیں بنا کے اپنا مطلب نکالنا۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔
محلِ صرف۔ ہم کو یہاں بھیجا اور وہاں آپ ایک گوری چٹی چھوکری کو مٹھار رہے ہیں۔
(سیر کہسار)
قولِ فیصل۔ تکرار مٹھار مٹھار کے بھی زبانوں پر ہے۔
جیسے "ہم کو معلوم ہو گیا تھا کہ یہ نہر بڑی کٹھنی ہے میں نے آخر کار خوب مٹھار مٹھار کے علیحدہ لے جا کے پوچھا۔
(سیر کہسار)
مٹھارنا:۔ ہر تیز چیز کی تیزی کو کند کرنا۔ لکھنؤ کی زبان۔
(نور اللغات)
قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔
مٹھاس (بکسر اوّل):۔ شیرینی، حلاوت، میٹھاپن کسی چیز کا میٹھاپن۔ اردو صفت مونث، عوام کی زبان۔

> اور دور اپنے قیاس کہاں
> جان شیریں میں یہ مٹھاس کہاں — غالب

> بوسہ لیا تھا خواب میں مدت ہوئی اسے
> اب تک لبوں میں ان کے لبوں کی مٹھاس ہے

قولِ فیصل۔ اصل شیرینی کو بھی کہتے ہیں، جیسے کھانے کے بعد منہ میٹھا کرنے کے لیے کچھ مٹھاس میں ہو تو رکھ دو۔ مرچیں بہت ہیں۔
مٹھائی:۔ شیرینی۔ اردو مونث، رائج

قولِ فیصل۔ لڈو، پیڑا، برفی، گلاب جامن، دربہشت، امرتی، بالوشاہی وغیرہ کو مٹھائی کہتے ہیں۔ لیکن زردہ، کھیر، حلوا، متنجن، گڑ وغیرہ پر مٹھائی کا اطلاق نہیں ہوتا بلکہ اس جگہ مٹھاس بولتے ہیں۔ عوام اور دیہاتی گڑ کو بھی مٹھائی کہہ دیتے ہیں۔
مٹھائی:۔ میٹھاپن، مٹھاس، حلاوت، شیرینی۔ اردو صفت مونث، قلیل الاستعمال

> حسرتِ بوسہ سے ہونٹوں کو چباتا ہوں میں
> زہر بنتی ہے مٹھائی مرے دانتوں کے تلے — آتش

قولِ فیصل۔ اب اس محل پر زیادہ تر مٹھاس بولتے ہیں۔
مٹھائی آنا:۔ شادی کی تقریب کے سلسلے میں استخارہ کے بعد لڑکے والوں کی طرف سے لڑکی والوں کے یہاں مٹھائی بھیجنا۔ اردو صرف، رائج۔
محلِ صرف۔ تمہیں اب تک یہ بھی نہیں معلوم کہ لڑکے والوں کی طرف سے مٹھائی آتی ہے اور لڑکی والوں کی طرف سے ترکاری۔ ہر غریب و رئیس کے یہاں یہ رسم جاری ہے۔
قولِ فیصل۔ مٹھائی جانا، مٹھائی بھیجنا وغیرہ اس کے خاص صرف ہیں۔
مٹھائی بٹنا:۔ کسی تقریب کے موقع پر شیرینی تقسیم ہونا۔ اردو صرف، رائج۔
مٹھائی ملنا:۔ (کنایۃً) نعمت ملنا، فائدہ ہونا۔ اردو صرف، رائج۔
قولِ فیصل۔ بیشتر سلب کیا تھا اس کا استعمال ہے

> بوسے کا اس لب شیریں کے زباں نام نہ لے
> جان جاتی ہے مٹھائی نہیں کچھ ملتی ہے — آتش

قول فیصل - اسی جگہ لڈو پیڑے بٹنا بھی زبانوں پر ہے - جیسے وہاں جو تم روز روز دوڑ کے جاتے ہو تو کیا وہاں لڈو پیڑے بٹتے ہیں -

مٹھائی چڑھانا :- متبرک جگہوں قبروں اور مزاروں وغیرہ پر مٹھائی چڑھانا اردو صرف ، رائج -

مٹھائی چڑھنا :- قبروں ، متبرک جگہوں مزاروں وغیرہ پر مٹھائی چڑھنا ، نذر کرنا ، اردو صرف ، رائج -

زیارت گاہ عالم ہے مزار اے وادیٔ وحشت
پس مردن مٹھائی چڑھتی ہے طوق وسلاسل پہ (شعور)

مٹھائی سے منہ بھر دینا :- دل خوش کر دینا ، کسی کام کے ہو جانے پر خوشی میں کسی کو مٹھائی کھلانا - اردو صرف ، عوام کی زبان

مٹھائی کھٹائی :- کھٹی میٹھی چیزیں یا میٹھی اور نمکین خوش ذائقہ چیزیں - اردو صرف عوام کی زبان -

محل صرف ، خوانچے والے مٹھائی کھٹائی لیے پھرتے تھے (طلسم فصاحت)

مٹھائی کھلوانا :- کسی بات پر خوش ہو کے کسی کو مٹھائی کھلانا - کسی کامیابی پر مٹھائی کھلوانا - اردو صرف عوام کی زبان -

محل صرف - اسی بات پر مٹھائی نہیں کھلواتے شگون کی دوکان کی مٹھائی -
(فسانہ آزاد)

مٹھائی کی ڈلی :- مٹھائی کا ٹکڑا -
اردو صفت ، رائج -

قول فیصل - برفی کی ڈلی ہوتی ہے - گڑ کے چھوٹے ٹکڑے کو ڈلی کہتے ہیں - مصری اور قند کی بھی ڈلی کہلاتی ہے دوسری مٹھائیوں کے لیے ڈلی کا استعمال نہیں ہے - بصورت جمع مٹھائی کی ڈلیاں بھی بولتے ہیں -

تیل پانی کے اچھے اچھے اچار
رکھ دیں ڈلیاں مٹھائی کی دو چار (بینظیر)

مٹھ بولا یا مٹھ بولنا :- شیریں کلام ، میٹھی میٹھی باتیں کرنے والا -

جیسے - جہاں بالک تہاں پھیکنا
جہاں گورس تہاں گھوڑا
جہاں راجہ مٹھ بولنا بسیں گھنیرے لوگ
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

مٹھ دھاری :- سجادہ نشین ، زاہد جوگی ، قلندر ، منی ، مہنت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

مٹھر ہے :- سست اور کاہل ہے -
(محاورات ہندوستان)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مٹھری :- (بالضم) میٹھی ، نمکین ، تلی ہوئی خستہ ٹکیہ - ایک قسم کا سلونا نہال -
(نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے میدے کی بسکٹ کی ٹکیہ کو مٹھری کہتے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اس جگہ علی گڑھ کی ٹکیاں زبانوں پر زیادہ ہے -

مٹھریاں :- (بالضم اول) وہ ہچکیاں جو دودھ پیتے بچوں کو فطری طور پر انتڑیوں میں دودھ کی گنجائش پیدا ہونے کے واسطے آتی ہیں - آنا کے ساتھ - ہندی مؤنث (نور اللغات)

مٹھریاں - (بکسر اول) وہ ہچکیاں جو دودھ پیتے بچوں کو فطری طور پر انتڑیوں میں دودھ کی گنجائش پیدا ہونے کے واسطے آتی ہیں -
(لغات النسا)

قول فیصل - لکھنؤ میں مٹھیاں (بکسر اول) کہتے ہیں -

مٹھلونا :- (مٹھ مخفف میٹھا کا - لون نمک) کم نمک کا پھیکا جس میں سلونا پن کے بجائے کچھ میٹھا پن ہو - ہندی -

کھانے میں ذرا نمک زیادہ ہو گیا یا مٹھلونا رہ گیا بس اسی روز جانو کہ گھر میں فاقہ ہوا -
(توبۃ النصوح) (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں بفتح لام بولتے ہیں -
اب کسی صورت سے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے -

مٹھ مارنا :- (بالضم اول) مٹھولے مارنا ، جلق زنی کرنا - پنجاب کی زبان - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عوام لکھنؤ اس جگہ مٹھی مارنا بولتے ہیں -

مٹھ مرد :- مضبوط آدمی ، قوی ہیکل ، زبردست ، سنگ ملا ، زور آور ، سخت ، کڑا
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے بلکہ بیٹھے بیٹھے حرام کی کھانے والے ، بغیر محنت ومشقت کھانے والے کے معنوں میں مٹے مرد عورتیں بولتی ہیں -

مٹھ مردا :- چور ، دزد ، رہزن ، ڈکیت ، لیٹرا ، جلاد ، حرامی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مِٹھُّوْ :۔ (بکسر اول وتشدید دوم واؤ معروف) طوطا۔ ایک قسم کا پرندہ جس کے پر سبز اور چونچ لال ہوتی ہے۔ اردو مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب سرمایۂ زبان اردو لکھتے ہیں کہ :۔

"اس طوطے کو کہتے ہیں جو خوب بولتا ہو اور خوب باتیں کرتا ہو۔"

لیکن ان معنوں کی خصوصیت نہیں ہر طوطے کو مٹھو کہتے ہیں اس کو میاں مٹھو اور مٹھو بیٹے بھی کہتے ہیں۔ مجازاً چھوٹے اور پیارے بچے کے لئے بھی بولتے ہیں۔

مٹھو :۔ خم، دراز، گولی، ہندی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مٹھوس :۔ (بفتح اول وضم دوم وواؤ مجہول) بڑا ٹھسکا۔ اردو مذکر۔ عوام کی زبان۔

اس کے سلے سے جب وہ دور ہٹا
سر سے گر کر مٹھوس ٹوٹ گیا عزیز

(قرآن السعدین)

مٹھوس :۔ وہ شخص جو ساکت ہو اور اپنے دل کا حال کسی سے نہ کہے۔ ہندی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ۔

"لکھنؤ میں گون مٹھون کہتے ہیں (بالضم و واؤ معروف) یا گھُوس مٹھوس (بواؤ مجہول)"

یہ عورتوں کی زبان ہے۔

مٹھوس :۔ خ مجہول (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُٹھُوسا :۔ (بفتح اول وواؤ معروف) وہ شخص جو کسی فکر یا رنج سے خاموش رہے اور کسی سے بات چیت نہ کرے۔ لیکن اطفال کی نسبت زیادہ بولتے ہیں۔

بعض لوگوں نے گھُنّے آدمی کو بھی لکھا ہے جو خاموش رہے اور اپنے دل کا حال کسی سے نہ کہے۔ ہندی، مذکر۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ لکھنؤ کی عورتوں کی زبان ہے اور معنی ہیں کہ وہ شخص جو کسی غم یا فکر کی وجہ سے خاموش رہے اور کسی سے اپنا حال دل بیان نہ کرے اور غم لئے پڑا رہے مونث کے لئے مٹھوسی بولتے ہیں۔

مٹھوساپن :۔ مٹھوس ہونا، غم و رنج و فکر سے خاموش رہنا کسی سے اپنا حال نہ بیان کرنا اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

اس مٹھوسے پن پہ میٹھے کس قدر ہیں شیخ جی
آوند تم ان کی نہ سمجھو ہے یہ مٹکا راب کا الشاہ

مُٹھولا :۔ جلق، مشت زنی۔ ہندی مذکر، ہندوؤں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مٹھولے لگانا، مٹھولے مارنا :۔ جلق لگانا، ہاتھ کی استعانت سے منی نکالنا

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ سرمایۂ زبان اردو مٹھولے مارنا کی تائید کرتے ہیں۔"

لیکن اب لکھنؤ میں کسی صورت سے نہیں بولتے۔

مِٹھی :۔ (بکسر اول) بچوں کا پیار ہندی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُٹھی :۔ (بضم اول وتشدید دوم) مشت چنگل، بند ہاتھ۔ اردو مونث، فصیح، رائج

کرتے ہو اگر پسند بیچ
مٹھی میں کر دو بند بیچ صفی لکھنوی

صبا بن گئی چور بادی چمن میں
کہ غنچے کی مٹھی جو زر سے بھری ہے داغ

قول فیصل۔ اس کی جمع مٹھیوں اور مٹھیاں ہے

مٹھیوں میں خاک لیکر دوست آئے وقت دفن
زندگی بھر کی محبت کا صلہ دینے لگے ثاقب لکھنوی

دیکھ کر بیتر کہے جاتے تھے
مٹھیاں باندھے ٹھہرٹھہر اتے تھے تعشق

مٹھی :۔ ایک مشت کے برابر مقدار، مٹھی بھر، بمقدار یک کف۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ایک مٹھی آٹا دو پیسے راہ خدا میں دے دو خدا تمہارے مال میں برکت دیگا

مٹھی :۔ گرفت، پکڑ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مٹھی :۔ بند ہاتھ کی مقدار جو ناپنے میں آتی ہے۔ اردو مونث، رائج۔

محل صرف۔ وہ اپنے کو بہت لمبا سمجھتے ہیں لیکن ہم سے ایک دو مٹھی ہی اونچے ہوں گے۔

مٹھی :۔ وہ مٹھی بھر غلہ جو بصورت خیرات نکالتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پہ نہیں ہے۔

مٹھی :۔ بندھا ہوا جوڑا۔ اردو مونث، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

گرہ میں دیکھئے گیسو کی یا جوڑے کی مٹھی میں
نہ سمجھے میں مراد دل ہے نہ پہلو میں مرادل ہے امیر

قول فیصل۔ "جوڑے کی مٹھی" ملا ہی کے بولینگے۔
مٹھیا ۱: (بضم اول) ہل کی موٹھ، ہل کا دستہ۔ ہندی مونث۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پہ نہیں ہے۔
مٹھیا ۲: کمان کی وہ جگہ جہاں ہاتھ رہتا ہے، قبضۂ کمان۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پہ نہیں ہے۔
مٹھیا ۳: موٹھ، قبضہ، چوب دستی کی موٹھ۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر موٹھ ہے۔
مٹھیا ۴: وہ قلم نما شئے جس میں آری کی سوئی لگائی جاتی ہے۔ اردو مونث، زردوزوں کی اصطلاح۔
مٹھیا ۵: گڑ کی بٹی، گڑ کا پنڈا۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پہ نہیں ہے
مٹھیا ۶: ایک قسم کا زیور جو قلم کے مثل ہوتا ہے اور اس میں تعویذ رکھ کر بازو پر باندھتی ہیں۔ اردو مونث، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔
قول فیصل۔ اس کی جمع مٹھیاں ہے۔
مٹھیا قلم: چھوٹا قلم جو مٹھی سے چھوٹا ہو، مذکر۔
(رفقہ کرہ) مٹھیا قلم سے استاد کو گالی پڑتی ہے (نور اللغات)
" وہ قلم جو مٹھی بھر سے زیادہ بھی نہ ہو چھوٹا قلم جس سے لکھنا منحوس خیال کرتے ہیں اور استاد سمجھتے ہیں کہ گالی پڑتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ قلم مذکر ہے نہ کہ مونث۔ خوشنویسوں

کی یہ خاص اصطلاح ہے اور اب قلیل الاستعمال ہے۔
مٹھیانا: ہاتھ میں پکڑنا، مٹھی میں لینا، موٹھ کرنا بٹیر کا۔ جیسے وہ دن بھر بٹیروں کو مٹھیاتا ہے۔ (نور اللغات، لغات اردو)
قول فیصل۔ موٹھ کرنا اس جگہ زبانوں پہ ہے۔
مٹھیانا ۲: قبضہ میں لانا، مٹھی میں لینا، ہتھیانا، پورب کی زبان۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
مٹھیانا ۳: دوسرے کے استادہ عضو تناسل کو مٹھی سے حظ نفس حاصل کرنے کے لئے نیچے سے اوپر تک ہلکے ہلکے دبانا۔ اردو بازاری زبان۔
مٹھیاں باندھنا: دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ہتھیلی سے ملا کے بند کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دیکھ کے خون سہم جاتے تھے
مٹھیاں باندھے تھرتھراتے تھے (تعشق)

مٹھیاں بھرنا: چپی کرنا، پاؤں دبانا، مکیاں لگانا۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)
قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔
مٹھی باندھنا: ہاتھ کا پنجہ بند کرنا، ہاتھ بند کرنا، انگلیاں بند کرنا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

ہمراہ تاج و تخت نہ طبل و نشاں گئے
ہاں مٹھی باندھے آئے کھلے ہاتھوں گئے (اوج)

مٹھی باندھے: مٹھی بند کئے ہوئے، مٹھی میں کچھ لئے ہوئے بند مٹھی۔

نا کوئی سنگ آیا ہے نا کوئی سنگ جائے
مٹھی باندھے آیا ہے ہاتھ پسارے جائے (اردو دہلی)
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔
مٹھی بند ہونا: دل مغموم، ہاتھ میں کچھ چھپا ہوا ہونا۔

کھولو تو ہاتھ دیکھیں تو کیوں مٹھی بند ہے
دل لے گیا اڑا کے جو دزد حنا نہیں
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ معنی نمبر ۲ کی کوئی خصوصیت نہیں اس کے معنی صرف مٹھی بندھی ہونا ہی ہیں۔
مٹھی بھر: جتنا ایک مٹھی میں آ جائے بمقدار یک کف دست، ایک مشت کی مقدار کے برابر۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔
قول فیصل۔ تھوڑے اور کم کے معنوں میں بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے اتنے بڑے مجمع کا مٹھی بھر آدمی کیا مقابلہ کرتے۔ اچھا کیا کہ صلح کر لی۔
مٹھی بھر کی جان: کمسن بچہ کے واسطے مستعمل ہے۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے مستعمل نہیں اس جگہ "ننھی سی جان" زبانوں پر ہے جو عورتوں کی زبان ہے۔
مٹھی بھرنا: مٹھیاں بھرنا، چپی کرنا، پاؤں دبانا، بدن کی مالش کرنا، مکی مارنا۔

کہیے تو مٹھی بھروں کہیے تو کلی ماروں
لیک کی سے ہو آرام سو اٹھی میں — عورت

لٹیا ڈوبا تان کے شبنم کا جب وہ گل
دو مٹھیاں نسیم چمن آ کے بھر گئی — شعور
(نور اللغات)

قول فیصل - اب یہ صرف متروک ہے۔

مٹھی کھلی ہونا :- (کنایۃً) سوال کرنا

عزت کی گر ہوس ہے تو اپنا بھرم نہ کھو
موتی کی آبرو ہے جو مٹھی کھلی نہیں — شاد
(نور اللغات)

قول فیصل - اب ان معنوں میں قریب متروک ہے۔

مٹھی گرمانا :- ہاتھ میں رقم آنا، روپیہ قبضے میں آنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

شیخ کے بے مایہ ہونے کا اگر رکھے خیال
برہمن کی نذر طلب مٹھی بھی گرمایا کرے — ظفر علیخاں

مٹھی گرم کرنا :- رشوت دینا، نقد بھرائی دینا، کسی کے ہاتھ میں بطور رشوت نقدی دینا، کسی کی مٹھی میں نقدی دینا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

قول فیصل - اب اس جگہ جیب گرم کرنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

جیب میں بہت سے روپیے ہونے کے معنی میں جیب گرم ہونا بھی بولتے ہیں۔

مٹھی گرم کرنا :- ناجائز فائدہ اٹھانا
عوام ان معنی میں ہاتھ گرم کرنا بولتے ہیں
(نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے اس محل پر جیب گرم کرنا زبانوں پر ہے۔

مٹھی مٹھی :- مٹھی بھر، ایک ایک مٹھی تھوڑے تھوڑے۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف - چار پیسے کے چنے منگائے مٹھی مٹھی سب نے کھائے۔ (ادیالی)

مٹھی ملنا :- رشوت پہنچنا۔ اردو صرف متروک۔

گھٹے ہم سے جیلر تو بن جائے بات
ملے اس سے مٹھی تو چل جائے گات — شوق قدوائی

مٹھی میں :- (کنایۃً) قبضے میں، قابو میں۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل - اس کا صرف ہونا، رہنا کے ساتھ ہے۔

اللہ اللہ بتوں کو ہے یہ دست قدرت
ہو دل ان کی مٹھی میں رہی ساری خدائی کیونکر — داغ

مٹھی میں آنا :- قابو میں آنا، قبضے میں آنا، کسی پر قابو پا جانا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مٹھی میں دل لینا :- کسی کے دل کو اپنے قابو میں کر لینا، کسی کو اپنے اختیار میں کر لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

مٹھی میں کر لیا نہ ہو زد خانے دل
ڈھونڈے کا حال ہو وہی جو حال چور کا — راسخ

مٹھی میں دھرا ہونا :- پاس موجود ہونا کی جگہ، بہت پاس ہونا، نزدیک ہونا، تیار ہونا، ہاتھ میں ہونا، مٹھی میں ہونا، لے بیٹھا ہونا۔

لو دینے والے ہوتے ہیں ایسے ہی تو سخی
مٹھی میں کیا دھری تھی کہ چپکے سے سونپ دی — ناظم

مٹھی میں کیا دھری تھی کہ چپکے سے سونپ دی
جان عزیز و پیش کش نامہ بر غلط — ناظم
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مٹھی میں دینا :- کسی کے ہاتھ میں دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے اس محل پر ہاتھ میں دینا زبانوں پر ہے جیسے یہ روپے تم اپنی ماں کے ہاتھ میں دینا اور کہہ دینا کہ گن لیجیے۔

مٹھی میں رکھنا :- قابو میں رکھنا، قبضے میں رکھنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

دل مرا مٹھی میں رکھتے ہو تمہارے ہاتھ سے
چھوٹ کر کھو کر اسے دزد حنا لے جائیگا — ہنس

مٹھی میں طاق ہونا :- ستاروں میں قاعدہ ہے کہ اگر طاق ہوتا ہے تو کام کی اجازت معلوم ہوتی ہے۔

استخارہ دیکھتے ہیں میرے گھر آنے پر آج
مانگتا ہوں میں دعا مٹھی میں ان کی طاق ہو — عاشق
(نور اللغات)

قول فیصل - یہ صرف اس طرح متروک ہے۔

مٹھی میں کرنا :- کسی پر قابو جمانا، کسی کا دل اپنے قابو میں کرنا، کسی کو اپنے قابو میں کر لینا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف - انھوں نے دعا تعویذ کر کے میاں کو اپنی مٹھی میں کر لیا ہے اب وہ بیوی کے علاوہ کسی کی سنتے ہی نہیں۔

قول فیصل - اسی جگہ مٹھی میں لے لینا بھی زبانوں پر ہے اور دل کے ساتھ اس کا صرف زیادہ ہے

مٹھی میں ہوا بند کرنا:- ناممکن کام کے انجام دہی کا خیال کرنا، کارِ عبث۔

ہوا ہوں کر سکے کیا مشت خس بند
ابھی اڑ جاؤں رہ جائے قفس بند ناسخ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ مثال کا محاورہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بہر حال اب متروک ہے۔

مٹھی میں ہوا کو تھامنا:- ناممکن کام کو انجام دینا، کسی کام کا محال ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

محل صرف۔ تیر اس کا سامنا مٹھی میں ہوا کا تھامنا۔ اس کی چاہ نے اچھے اچھے شہزادوں کو کنوئیں جھنکائے۔ (سروش سخن)

انسان و پری کا سامنا کیا
مٹھی میں ہوا کا تھامنا کیا (گلزار نسیم)

مٹھی میں ہونا:- قابو میں ہونا، قبضے میں ہونا، کسی پر کلی اختیار ہونا۔ اردو مصدر عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ ہماری، میری، تمہاری، ان کی، آپ کی وغیرہ کا اضافہ کر کے بولتے ہیں۔

کر دیا رنگ حنائے دل اسیر
آپ کی مٹھی میں ہے صیاد کیا داغ

مٹھیوں:- کثرت ظاہر کرنے کے لئے بہت سی، بہت۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مہندی لگا کے ہاتھ وہ اپنے کرے جو بند
ہو دل کیوں نہ مٹھیوں نہ خاک پڑے آفتاب پہ شعور

مٹھی ہونا:- بندھی ہوئی اجابت ہونا دستوں کا بند ہو جانا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان

قول فیصل۔ اس کا صرف پیٹ کے ساتھ ہی

محل صرف۔ ایک مہینے سے تو پیچش دست آ رہے تھے ڈاکٹر رفیق صاحب کی دوا سے پیٹ مٹھی ہو گیا۔

مٹی:- (بکسر اول وتشدید دوم) خاک، تراب، عناصر اربعہ میں سے ایک عنصر۔ اردو مونث فصیح، رائج۔

داغ میں گل جنت کی بو ہے دم غسل
شگفتہ مجھ کو دریو تراب کی مٹی امیر

قول فیصل۔ مٹی (بفتح اول) غیر فصیح ہے۔

مٹی:- ۲ گیلی مٹی، کیچڑ، گارا، دلدل۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کی کوئی خصوصیت نہیں خشک مٹی بھی مٹی ہے اور گیلی مٹی بھی مٹی ہے۔

مٹی:- ۳ دنیا، کرۂ ارض (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مٹی:- ۴ گرد، غبار، دھول، ریت، ریگ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

ہوا پہ اڑ گئی نام آوروں کی مٹی تک
نشان تربت افراسیاب کیا ہو گا عشق

مٹی:- ۵ خاک آلود، گرد آلود، میلا آلودہ۔ اردو مونث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ دو ہی دن میں تم نے نئے کپڑے مٹی کر دیئے کپڑے پہننے کی تم کو تمیز ہی نہیں ہے۔

مٹی:- ۶ راکھ، خاکستر، کشتہ کرنا ہونا کے ساتھ) جیسے پارے کی مٹی

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مٹی:- ۷ خمیر، سرشت، مادہ۔ اردو مونث فصیح، رائج۔

اے آسمان کیا مری مٹی پہیں کی ہے
ہوتا نہیں جو کوچۂ قاتل سے دل اچاٹ ذوق لکھنوی

کعبے کی ہے ہوس کبھی کوئے بتاں کی ہے
مجھ کو خبر نہیں مری مٹی کہاں کی ہے داغ

مٹی:- ۸ میت، لاش، نعش، جسم مردہ اردو مونث۔ حضرات اہل ہنود اور عوام اہلسنت کی اصطلاح۔

محل صرف۔ مولوی عبد الجبار صاحب کی مٹی میں غفور میاں چلو گے کہ نہیں۔ ظہر کے بعد اٹھے گی۔

قول فیصل۔ موت کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جیسے کل ہمارے محلے میں مٹی ہو گئی اس لئے ہم نہ آ سکے۔

مٹی:- ۹ صندل کی تہہ جو عطر کے واسطے دی جاتی ہے۔ اردو مونث عطر سازوں کی خاص اصطلاح۔

مٹی:- ۱۰ بیکار، بے فائدہ، بے رونق۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

خ مٹی ہے سلطنت جو ملے کائنات کی انیس

مٹی:- ۱۱ کنایہ ہے اس شخص سے جو مردہ دل اور افسردہ طبیعت ہو۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مٹی ۱۲ ۔ مزاج، طبیعت ۔ اردو مونث
عوام اور عورتوں کی زبان۔
قول فیصل۔ ٹھنڈی کے ساتھ ہی بولتے ہیں
جیسے اس نے تم کو پچاسوں گالیاں دیں، برا بھلا کہا لیکن تم بھی عجیب ٹھنڈی مٹی کے آدمی ہو کہ پلٹ کے کوئی جواب بھی نہ دیا۔

مٹی ۱۳ : وہ تین تین مٹھی خاک جو مردے کو دفن کرنے کے بعد اس کی قبر میں تمام حاضرین ڈالتے ہیں۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

مٹی نہ پائی دست احبا کی یا نصیب
مارا فلک نے کر کے غریب الوطن مجھے رند

مٹی ۱۴ : کنایتہً۔ بیکار شے، بے اثر، بے قیمت
اردو مونث، قلیل الاستعمال

وہ اس زمیں سے نکلا وہ درسحانی اور
کہ جس کے آگے مخالف کا ہو سخن مٹی جرأت

مٹی ۱۵ ٹھنڈا، سرد، صفت۔ جیسے
دھرے دھرے کوئلا مٹی ہوگیا (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مٹیا :۔ (بالفتح) مٹی کا ایک چھوٹا ظرف جس میں دودھ دہی گھی وغیرہ رکھتے ہیں۔ اردو مونث، گھوسیوں اور اہیروں کی اصطلاح۔ قلیل الاستعمال۔
قول فیصل۔ زیادہ تر زبانوں پر ملتی ہے۔

مٹیا پچوس :۔ (بالفتح) نہایت بوڑھا اور ناتواں جس کی مٹی یعنی جسم پھوس کی مانند پھس پھسا ہوگیا ہو، بوڑھا پھوس، کمزور، ازحد ناتواں، نہایت ضعیف، مفلس، قلاش۔
ہندی صفت (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اس جگہ لکھنؤ میں بوڑھا پھوس کہتے ہیں۔

مٹیا پھوس :۔ نکما، بے کار (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مٹیا پھوس صاحب :۔ (ظرافتاً)
بوڑھا انگریز یا کرسٹان، وہ فلا بوڑھا انگریز مفلس انگریز۔ اردو اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مٹیا کھٹس :۔ مٹی کی طرح ایک جگہ پڑا رہنے والا، کاہل، سست، کام چور، کم رو، سست رفتار۔ ہندی صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مٹی اٹھنا :۔ (کنایتہً) مرجانا۔

مل گئے مٹی میں اٹھی بھی جہاں سے مٹی
خاک کرتے تھے خاک ہوئے خاک میں مل کر شرف
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب ان معنوں میں متروک ہے
میت اٹھانے کے معنوں میں اہل ہنود و عوام اہلسنت بول دیتے ہیں۔

مٹیار :۔ (بالفتح) وہ آراضی جس میں ریگ نہ ہو اور اعلیٰ درجے کی ہو۔ ہندی مونث
(نور اللغات)
قول فیصل۔ یہ دیہاتیوں کی خاص زبان ہے

مٹی اڑانا :۔ (کنایتہً) کہیں بار بار آنا جانا، خاک اڑانا۔

مٹی اڑائی ہم نے ترے در کی اس قدر
قسمت کے بدلے خاک ہے گردوں کے خوان میں عاشق
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس جگہ خاک چھاننا اور خاک اڑانا بولتے ہیں۔

مٹی اڑنا :۔ خاک اڑنا، غبار کا اڑنا، منتشر ہونا، غبار اڑنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہوا یہ اڑ گئی وہ آدمیوں کی مٹی تک
نشان تربت افراسیاب کیا ہوگا مستی لکھنوی

مٹیا سانپ :۔ (بالفتح) بھورے رنگ کا سانپ، وہ سانپ جس پر کالی کالی رنگ کی چتیاں ہوں۔ ہندی مذکر
(نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مٹیالا ۔ (بالفتح) بھورا، مٹی کے رنگ کا اردو صفت مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

مٹیالا ۲ :۔ مٹی کا، مٹی کا بنا ہوا
گلی۔ جیسے گھر گھر مٹیالے چولھے ہیں یعنی سب کا ایک حال ہے۔ ہندی مذکر (نور اللغات)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اس جگہ "مٹی کے" بولتے ہیں۔

مٹیا محل :۔ چکنی مٹی کا بنا ہوا مکان۔ دہلی کے ایک محلہ کا نام جس کی نسبت مشہور ہے کہ شاہجہانی امراء نے جب دہلی کو بنوانا شروع کیا تو چند روز کے واسطے عارضی رہنے کو یہاں کچی مٹی کے مکانات بنوائے تھے اور بعض کا قول ہے کہ خود بادشاہ نے یہاں رہنے کے واسطے قلعہ تیار ہونے سے پیشتر اپنے کچے محل بنوائے تھے۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مٹیا میل کرنا :۔ تباہ کرنا، برباد کرنا
اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان، متروک۔

کہو کیونکر منڈھے چڑھے یہ بیل
کردیا سب چیز مٹیا میں میر

قول فیصل۔ ہوا کے ساتھ اس کا صرف تھا۔ جیسے اگر اس کے دستخط نہ ہوئے تو ساری کارروائی مٹیا میل ہو جائے گی (میر گہار)
عوام اور عورتیں اب اس جگہ ملیا میٹ (دبیائے بھول) بولتی ہیں۔

مٹھیانا:۔ سن کر کالا جانا، گرا پن کرنا۔ اغماض کرنا، سوں کھینچنا، چپ نا دھنا، چراغ گل ہو جانا، بجھ جانا، بجھنا۔ ہندی فعل لازم، پورب کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

مٹی برباد کرنا:۔ ذلیل و خوار کرنا، بدنام کرنا، رسوا کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

آباد ہی حضرت دل ان سے لقین ہے
یہ خوب ری مٹی مری برباد کریا گے — داغ

مٹی برباد ہونا:۔ بدنام ہونا، رسوا ہونا، ذلیل و خوار ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

غیر کا خون بہانا مری تربت پہ ضرور
لے آبرو دار کی مٹی کہیں برباد نہ ہو — داغ

مٹی پانا:۔ دفن ہونا، دفن کیا جانا، قبر نصیب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوں بدنصیب مر کے بھی مٹی نہ پاؤں گا
بیر امید وار ہے تو گور کن عبث — رند

مٹی بڑے ملنے پہ، فنا ہو کے بہت سے
اردو صرف، قلیل الاستعمال
مٹی پہ بھی دنا ہی کی مہک ہے ضبط دل میں

یہ مرجھانے میں خوشبو کھلا ہوتا تو کیا ہوتا شرف

مٹی پر لڑنا:۔ زمین پر جھگڑا کرنا، زمین پر جھگڑنا۔ (فرہنگ آصفیہ، دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مٹی پکڑنا:۔ جگہ پکڑنا، جم جانا، مقام کرنا، ڈٹ جانا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک

فنا ہو کہ کبھی کوئے یار سے اٹھانا تھا لازم
ہمیں مٹی پکڑ کے پشتہ دیوار ہونا تھا بحر

قول فیصل۔ اب اس محل پر زمین پکڑنا بولتے ہیں جو زیادہ تر پہلوانوں کی اصطلاح ہے جیسے کلو پہلوان میں یہ خاص بات تھی کہ نیچے آنے کے بعد اس طرح زمین پکڑ لیتا تھا کہ مخالف پہلوان کتنے ہی گھسے لگائے وہ چت نہ ہوتے تھے جو کچھ پڑا دھسا تانے کے لئے بھی اس کا استعمال ہے

مٹی پکڑے سونا ہوتا ہے:۔ ایسا صاحب اقبال ہے کہ اگر مٹی پر بھی ہاتھ ڈالتا ہے تو وہ سونا جیسا فائدہ دیتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اس جگہ مٹی کو ہاتھ لگا دوں تو سونا ہو جائے۔ بولتے ہیں۔

جس کا ممکن نہ ہو تقدیر میں ہونا ہو جائے
ہاتھ مٹی کو لگا دوں تو وہ سونا ہو جائے — مولف

مٹی پلید کرنا:۔ ذلیل و رسوا کرنا، برا حال کرنا، درگت کرنا، خستہ حال کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ بہت اکڑتا تھا امراؤ مرزا کا نے مقدمہ چلا کر سزا کرادی اور سزا کرا کے اس کی مٹی پلید کر دی۔

مٹی پلید کرنا:۔ ۲۔ ستانا، دق کرنا، ہنسی اڑانا، حیران کرنا، جینا دشوار کرنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مٹی پلید کرنا:۔ لاش نہ اٹھانا، تجہیز و تکفین نہ کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مٹی پلید ہونا:۔ مٹی خراب ہونا، مٹی خوار ہونا، ذلیل ہونا، بے عزت ہونا، برباد ہونا، نہایت دکھ میں ہونا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

مٹی تھوپنا:۔ پلستر کرنا، کہگل کرنا، کسی چیز پر مٹی لگانا۔ اردو صرف، دیہاتیوں اور عوام کی زبان۔

مٹی ٹھکانے لگانا:۔ اچھی طرح دفن و کفن کرنا۔ مردے کی تجہیز و تکفین کو حسب قاعدہ انجام دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

لگا دیتا کوئی مٹی ٹھکانے
ریاض اک آرزو مردہ پڑی ہے — ریاض خیرآبادی

مٹی ٹھکانے لگنا:۔ میت کا دفن کر دیا جانا، اطمینان کے ساتھ حسب رسم و قاعدہ تجہیز و تکفین ہونا، مٹی سدارت ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

ہے جو کام ٹھکانے لگے مری مٹی
کہ چار دن کسی تو بہ شکن کے کام آئے — شوق قدوائی

دریار آئے ٹھکانے لگے مٹی میری
دوش پر اپنے صبا بار لیے پھرتی ہے — آتش

قول فیصل۔ دہلی میں اس جگہ مٹی ٹھکانے لگ جانا بھی مستعمل ہے۔

دلی ششکر مر کر لگ گئی مٹی ٹھکانے سے
ٹ کہ کشش تیر قاتل کے لئے میں تو دنگل ہوں ناسخ

مٹی چھوئے تو سونا ہوتا ہے:- صاحب اقبال اور نصیب ور شخص کی نسبت یہ کہا کرتے ہیں۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ یہ صرف قلیل الاستعمال ہے

مٹی خراب رہنا:- پریشان رہنا سرگردان رہنا، برباد رہنا - اردو صرف فصیح، رائج۔

ناسخ رہے جو دور کسی جلوہ گاہ سے
مٹی رہی خراب ہمارے غبار کی ناسخ

خراب ہی رہی مٹی تراب جاں میری
ٹ کسی نے قدر نہ کی زیر آسمان میری جالنفاب

مٹی خراب رہنا:- بے عزتی ہونا رسوائی ہونا، ندامت ہونا، شرمندگی ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

رہے نہ حشر میں مٹی خراب اختر کی
وہ پاک باطن سے بھر کے بوتراب سے شراب اختر

مٹی خراب کرنا:- مردے کی تجہیز و تکفین اچھی طرح نہ کرنا، میت کو اچھی طرح نہ اٹھانا اردو صرف، فصیح، رائج۔

کی پس از مرگ فلک نے مری مٹی بھی خراب
گور بھی دی مجھے اس نے نہ کفن مجھکو دیا رند

مٹی خراب کرنا:- رسوا کرنا، ذلیل کرنا، بدنام کرنا، برا درجہ کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

جوہر تھے مجھ میں سب ملکوتی خصال کے
انساں بنا کے کیوں مری مٹی خراب کی
مہدی علی ذکی

زمیں پہ خاک اڑی ہو کہاں کہاں میری
خراب کرتا ہے مٹی یہ آسماں میری امانت

مٹی خراب کرنا:- ستانا، تکلیف دینا اردو صرف، فصیح، رائج۔

بنتا جو جام بادہ تو پیتا میں رند شاد
سبحہ بنا کے کیوں مری مٹی خراب کی ناسخ

مٹی خراب کرنا:- احمق بنانا، ہنسی اڑانا، خاکہ اڑانا، مسخرہ بنانا۔

کی مری مٹی عزیزوں نے خراب
ہائے لاکر خانۂ خمار میں تمکین

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مٹی خراب کرنا:- دکھانا، برباد کرنا تباہ کرنا، آوارہ و پریشان کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

کہیں سبحہ کہیں ساغر ہی کہیں خم ہے
ہر ایک طرح فلک نے خراب کی مٹی اسیر

یوں تو برباد تو شباب نہ کر
مٹی ماں باپ کی خراب نہ کر زہر عشق

مٹی خراب کرنا:- ستیاناس کرنا بگاڑنا، کسی چیز کو خراب کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

نالے کا ساتھ اشک نہ دیتے تو خوب تھا
دونوں نے مل کے اور بھی مٹی خراب کی جلیل

مٹی خراب ہونا:- میت کا اچھی طرح نہ اٹھایا جانا، قاعدے سے تجہیز و تکفین نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شہید عشق کی مٹی بہت خراب ہوئی

نہ پوچھے کا مرا مردہ ہوا نہ مرگھٹ کا صبا

مٹی خراب ہونا:- پریشانی، ذلت و خواری میں کسی کا مبتلا ہو جانا، بدنام ہونا خوار ہونا، ذلیل ہونا، رسوا ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

دل کے سبب سے جسم کی مٹی ہوئی خراب
آئی بلا صدف پہ نکل کے گہر کے ساتھ صبا

خراب مٹی نہ ہو کسی کی کوئی نہ مردہ و درد بتاں ہو
جدا ہو اشاخ سے جو پتہ غبار خاطر ہوا چمن کا آتش

مٹی خراب ہونا:- درگت ہونا، برا حال ہونا، برا درجہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یادوں کو کیا دے گردش میں ہے مٹی خراب
کاسۂ سر میں ہے عالم کوزہ گر کے چاک کا نظم

اک بت بنایا خاک سے اس کی کلال نے
بنا ہو کے بعد مرگ بھی مٹی خراب ہے صبا

مٹی خراب ہونا:- برباد ہونا، خرابی بربادی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

برباد ہو رہے ہو کچھ آتش تمہیں نہیں
مٹی خراب اپنی بھی ہے اس دیار میں آتش

اس خانہ خراب لہی دے دوغ
مٹی ہو خراب آرزو کی داغ

مٹی خراب ہونا:- آوارہ ہونا، پریشان ہونا، سرگردان ہونا، خراب و خستہ ہونا آوارگی و پریشانی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تنہا نہ آسمان کی مٹی خراب ہے
عالم ہوا کہ جہان کی مٹی خراب ہے مصحفی

کیوں نہ مٹی خراب ہو اپنی
اس خرابات کی بنا ہیں ہم — معروف دہلوی

مٹی خراب ہونا :- قدر نہ ہونا ، بے قدری ہونا ، پوچھا نہ جانا ، قدر نہ ہونا ۔ اردو صرف فصیح ، رائج ۔

اے رشک جز غبار پریشاں نہیں ہو خاک
مٹی ہوئی خراب رہا کانپور میں — رشک

زلال نوش ہوں میں مست دور میں پیسے کو — آتش
رہے گی درد کی مٹی خراب شیشے میں

مٹی خوار کرنا :- ذلیل کرنا ، رسوا کرنا ، خوار کرنا ۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال

اگر انسان قانع ہو غنی ہو وے دو عالم سے
ہوا و حرص لیکن اس کی مٹی خوار کرتے ہیں — ذوق

اس کوچے میں ظالم تو مجھے لے تو چلا ہے
اے عشق کہیں خوار نہ ہو میری مٹی — مصحفی

مٹی خوار کرنا :- ستانا ، دق کرنا ، حیران کرنا ، تکلیف دینا ، ناک میں دم کرنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ ان معنوں میں اس طرح سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

مٹی خوار کرنا :- ہنسی اڑانا ، خاک اڑانا ، احمق بنانا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مٹی خوار کرنا :- تجہیز و تکفین اچھی طرح نہ کرنا ۔ گور گڑھا نہ کرنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مٹی خوار کرنا :- تباہ کرنا ، برباد کرنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس جگہ مٹی پلید کرنا زبانوں پر ہے جو عوام کی زبان ہے ۔

مٹی خوار کرنا :- کسی چیز کو خراب کرنا ، بگاڑنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اس جگہ ستیاناس کرنا یا مٹی پلید کرنا ہی بولتے ہیں ۔

مٹی خوار ہونا :- تباہ برباد ہونا ، ذلیل ہونا ، دقت ہونا ، ضیق ہونا ، مشکل ہونا ۔ اردو فعل لازم ، قریب بہ متروک ۔

دل ادھر سینے میں تڑپے جی ادھر بیزار ہے
کیا کہیں اب تو بہت مٹی ہماری خوار ہے — نظیر

مٹی دلوانا :- مٹی دینے کا متعدی ، دفن کرانا ، تجہیز و تکفین کرانا ۔ اردو صرف عوام کی زبان ، قلیل الاستعمال

میت سے شرف کی تم للہ نہ برہم ہو
مٹی اسے دلوا دو تشہیر سے کیا حاصل — شرف

مٹی دینا :- دفن کرنا ، دفنانا ، میت کو قبر میں اتارنے کے بعد اعزا اور حاضرین کا تھوڑی تھوڑی مٹی لے کر قبر میں ڈالنا اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

اجاڑ کو نہ آیا رحم میری ناتوانی پر
کہ مٹی دے کے نا حق باجوڑ الا گیر زندہ — اکبر

محل صرف ۔ باپ نے قضا کی ان کو مٹی دے کے آیا تو رشتہ کی ایک خالہ نے بھی ان کو جان بحق پایا ۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل ۔ بصورت نفی مٹی نہ دینا بھی مستعمل ہے

مٹی نہ دیجئے ہمیں اچھا نہ دیجئے
اچھا ملا کے خاک میں احسان جائیے — امیر مینائی

مٹی نہ دی مزار تلک آ گئے اس پہ بھی
کہتے ہیں لوگ خاک میں اس نے ملا دیا — مومن

حضرت عشق نے مٹی نہ دے جانا بھی کہا ہے یعنی مٹی نہ دے کے جانا ۔

کی ذرا دو حزیں نے پئے تسلیم بتقریر
مٹی بھی ہمیں دے نہ گئے حضرت شبیر — عشق

مستحب یہ ہے کہ مٹھی میں خاک لے کے ڈالنے کے بجائے پشت دست کی طرف سے انگلیوں سے مٹی ڈالیں ۔

مٹی ڈالنا :- خاک کا کسی جگہ ڈالنا جب کسی کی کوئی چیز جاتی رہتی ہے تو وہ جب قدر آدمیوں پر شبہ ہوتا ہے ان سے کہتا ہے کہ سب مل کر ایک جگہ تھوڑی تھوڑی سی مٹی ڈال آؤ ۔ اس میں اگر کوئی ہماری چیز بھی ڈال دے گا تو اس کا پردہ ڈھکا رہے گا پس اس طریقہ کا نام بھی مٹی ڈالنا ہو گیا دہلی کی زبان ۔

کسی نے کچھ تو چرایا ہے رشک مہ تیرا
جو شب کو ڈالتے ہیں اہل انجمن مٹی — نفیس
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ طریقہ دہلی تک محدود ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مٹی ڈالنا :- کسی ہوئی عبارت کی روشنائی خشک کرنے کے لئے مٹی یا بالو ڈالنا تاکہ وہ گیلے حروف کی روشنائی جذب کرے ۔ اردو صرف ، رائج ۔

رے پہ کیا خفا ہو اپنے تو داس کو مٹی دو
کہ مٹی دفتر عالم میں ڈالیں حرف پر تم پر — شاد لکھنوی

قول فیصل ۔ کاتب حضرات اور مہاجن وغیرہ یہ طریقہ اپناتے ہیں ۔

مٹی ڈالنا :- (کنایتہ) چھپانا ، پردہ پوشی کرنا ، درگزر کرنا ، لعنت بھیجنا ۔ اس جگہ لکھنؤ میں خاک ڈالنا مستعمل ہے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل - اہل لکھنؤ کمی کے ساتھ اب خاک ڈالنا ہی بول دیتے ہیں۔

مٹی ڈلوانا :- مٹی ڈالنا کا متعدی (دہلی) چور کا پتہ لگانے کے لئے مشتبہ اشخاص سے کسی خاص مقام پر مٹی ڈلواتے ہیں تاکہ چور مسروقہ مال کو مٹی میں ملا کر رکھ دے اور تہمت سے بری رہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل - یہ خاص دہلی کا طریقہ تھا لکھنؤ میں رائج نہیں۔

مٹی ڈھونا :- مٹی اٹھانے کی مزدوری کرنا مٹی کو ٹوکری میں بھر کر سر پر لاد کے ایک جگہ سے دوسری جگہ پر پھینکنا۔ اردو مصرف، عوام کی زبان۔

کچھ خاک اڑانے سے نہیں ملے گا آتش
بیکار یہ مٹی کا ہے ڈھونا مرے دل کو — آتش

تبر نے سخت مصیبت اٹھائی منفعت کا مرنا
کے معنوں میں بھی کہاں جواب نہیں بولتے۔

اب جان جسم خاک سے تنگ آگئی بہت
کب تک اس ایک ٹوکری مٹی کو ڈھوئیے — تیر

مٹی ڈھے جانا :- جسم کی سکت باقی رہنا، بدن قابو میں نہ رہنا، مرنے کے دن قریب آجانا، جسم کا گوشت مرجانا، جسم کا دم نکل جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مٹی سوارت کرنا :- مٹی ٹھکانے لگانا آرام سے مرکے قاعدے سے تجہیز و تکفین وغیرہ ہونا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

بنا کر خاک کا پتلا کیا خاک
سوارت کی مری مٹی تو کیا کی — شاد

قول فیصل - اس کا لازم، مٹی سوارت ہونا بھی مستعمل ہے، یعنی قاعدے سے دفن و کفن ہو جانا۔

میری جاں تم اگر سلامت ہو
تو تو مٹی مری سوارت ہو — (عروج الغت)

مٹی سے گھی نکالتا ہے :- انتہائی کنجوس ہے، بخیل ہے (فرہنگ اثر) یہ مقولہ انتہائی بخیل شخص کی نسبت کہا کرتے ہیں۔ (گنجینہ اقوال و امثال و محاورات ہندوستان)

قول فیصل - عام طور سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مٹی سے مٹی مل جانا :- میت کا پیوند خاک ہونا۔

مٹی سے مٹی میری جو تربت میں مل گئی
جو کچھ کہ تھی مراد محبت میں مل گئی — ذوق
(نور اللغات)

قول فیصل - یہ دہلی کی زبان ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مٹی عزیز کرنا :- کنایہ ہے کسی مردے کے دفن میں شریک ہونے اور اپنے ہاتھ سے دفن کرنے سے۔ اردو مصرف، عوام کی زبان۔

قبول خاطر مردم ہو قوتیا کی طرح
عزیز تیری کریں شیخ و برہمن مٹی — آتش

قول فیصل - زمین کا میت کو بخوشی قبول کرنے کے معنوں میں فصیح و رائج ہے۔

مٹی مری عزیز اگر وہ زمیں کرے
پھر خلد میں بلائے تو بندہ نہیں کرے — مرزا دبیر

قول فیصل - نفی کے ساتھ (مٹی عزیز نہ کرنا) بھی مستعمل ہے۔

زمین نے بھی نہ مٹی عزیز کی میری
تری نظر سے جو ہم اے فلک خراب ہوئے — صبا

مٹی عزیز کرنا :- مٹی خراب کرنا (چونکہ بعض اوقات فال بد کی بجائے بھی الفاظ نیک مستعمل ہوتے ہیں اس وجہ سے اس معنی میں یہ محاورہ مروج ہو گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مٹی عزیز ہونا :- پسند خاطر ہونا، قبول خاطر ہونا، دل سے پسند ہونا۔ اردو مصرف فصیح، رائج۔

عطر کھنچوا کے لگاؤ گے بدن میں اپنے
ہوگی ایسی مری مٹی تمھیں اے یار عزیز — شرف

مٹی عزیز ہونا :- اپنے عزیز و اقارب کے ہاتھوں سے دفن کیا جانا، مٹی ٹھکانے لگنا اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

اس کے خنجر سے ہماری ہوگی مٹی عزیز
ہوں سفید خلق میں جو کشتہ فولاد تھا بھوپال — دولہ صاحب

مٹی کا برتن :- ظرف گلی، مٹی کا بنا ہوا ظرف۔ اردو مصرف، مذکر، رائج۔

مٹی کا پتلا :- خاکی جسم، جسم خاکی، قالب خاکی۔ مجازاً انسان، آدمی۔ اردو، مذکر فصیح، رائج۔

مزاج عاشق پرسوز کو جو آگ کرتا تھا
تو اس مٹی کے پتلے میں دم آتش فشاں کرتا — داغ

قول فیصل - اسی جگہ کمی کے ساتھ (اتی) صورت بھی زبانوں پر ہے۔ اب عام طور سے خاک کا پتلا کہتے ہیں

مٹی کا کھوا، مٹی کا دھوندا :- کنایۃً بھدا کم عقل نا سمجھ، ہندی صفت، مذکر۔

(فقیرو) ہندوستانی رئیس اکثر مٹی کے لھوے ہیں جن کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ وہ اوروں کے ہوتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل - یہ عورتوں کی زبان ہے - لیکن کبھی کے ساتھ مستعمل ہے۔

مٹی کا تیل:- ایک قسم کا تیل جو زمین سے نکلتا ہے اور لیمپ، لالٹین وغیرہ میں جلایا جاتا ہے یہ آگ فوراً پکڑ لیتا ہے - کیروسین آئل - اردو - مذکر، رائج -

قول فیصل - اسٹوپ وغیرہ میں اسی کو استعمال کرتے ہیں -

مٹی کا عطر:- ایک مشہور عطر کا نام، عطر گل، ایک قسم کا عطر جس کا جزو اعظم ملتانی یا پنڈول مٹی ہے - اردو، فصیح، رائج -

باغ فردوس میں کبھو بوئے وطن یاد رہی
عطر مٹی کا دم مرگ سنگھا دو مجھکو — داغ

عطر مٹی کا جو ملتے تھے
کبھی دھوپ میں نکلتے تھے — (زہر عشق)

مٹی کا گھروندا:- بے ثبات (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - یہ عوام کی زبان ہے۔

مٹی کا گھڑا بھی ٹھونک بجا کر لیتے ہیں:- ہر چیز اگرچہ کیسی ہی کم قیمت کیوں نہ ہو پوری احتیاط اور دیکھ بھال کر کے لینا چاہئے ہے مستعمل - (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ دلکھنؤ میں کہتے ہیں کہ دمڑی کی ہانڈی بھی ٹھونک بجا کر لیتے ہیں۔

مؤلف کے نزدیک دونوں صورتیں عورتیں بولتی ہیں -

مٹی کا لانا:- تقدیر کا اس جگہ دفن ہونے کے لئے لانا جہاں کا خمیر ہے یا جہاں دفن ہونا ہے اردو، صرف، عوام اور عورتوں کی زبان -

خاک اس سے عشق نے چھنوائی تھی
دشت میں مجنوں کو مٹی لائی تھی — داغ

مٹی کا مادھو:- بے وقوف آدمی - اردو، مذکر، قلیل الاستعمال -

مٹی کر دینا:- خراب کر دینا، بگاڑنا، خاک میں ملانا، خاک کی طرح بے وقعت کرنا اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

ہر دم غبار خاطر اہل دول بڑھا
مٹی کیا فقیر کا رتبہ سوال نے — عاشق

اظہار کر کے اس نے کدورت کا وقت دید
مٹی تمام شربت دیدار کر دیا — تجلی

مٹی کر دینا:- میلا کرنا، مٹی کے رنگ کا کر دینا - اردو، صرف، عورتوں کی زبان، محل استعمال - ابھی کل ہی تم نے کپڑے بدلے تھے - آج دن بھر میں کھیل کھیل کر مٹی کر دیئے۔

قول فیصل - اسی جگہ میلا کرنا کے معنی میں گو کرنا بھی عورتوں کی زبانوں پر ہے زیادہ تر میلے کو گو کرنا بولتی ہیں۔

مٹی کر دینا:- بے لطف کرنا، کھانا ٹھنڈا کر دینا - اردو، صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

مٹی کر دینا:- برباد کرنا، لٹانا جیسے روپیہ مٹی کر دینا - (نور اللغات)

قول فیصل - اس جگہ روپیہ پانی کی طرح بہانا بولتے ہیں -

مٹی کے برابر:- کنایۃً کمال بے وقعت، اردو، صرف، قلیل الاستعمال -

گرے اکسیر مٹی کے برابر ہے اسے
قیصر سلطانی کی جسکو خاک در ملتی نہیں — مشعود

مٹی کی ٹکیاں:- وہ ٹکیاں پنڈول کی جس کو عوام عورتیں حمل کے زمانے میں کھاتی ہیں - (نور اللغات)

قول فیصل - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ عام طور سے مٹی کے لکوڑے کو توڑ کے کھاتی ہیں -

مٹی کی مورت:- مٹی کا بنا ہوا پتلا، قالب خاکی - مجازاً انسان - آدمی، اردو، مونث، قلیل الاستعمال -

سیت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی تو کیا
سرخ و سفید مٹی کی مورت ہوئی تو کیا — ذوق

قول فیصل - بصورت جمع مٹی کی مورتیں بھی مستعمل ہے۔

دنیا جو ہے خاکداں تو ہم تم
گویا مٹی کی مورتیں ہیں — صبا

مٹی کی مورت:- دکھانے کا بھولا بھالا جس میں شوخی نہ ہو - مرادِ بے وقوف آدمی، اردو، مونث، قلیل الاستعمال -

مٹی کی مورت اس سے تو اے داغ خوب ہو
معشوق کیا جو شوخ نہ ہو بوش گو نہ ہو — داغ

مٹی کے مول:- بہت ارزاں، نہایت سستا، نہایت سستا، کوڑیوں کے مول - اردو، صرف، عوام اور عورتوں کی زبان -

دے دیا دل یار کو مٹی کے مول
مفت میں یوسف کا سودا ہو گیا — شاہ لکھنوی

قول فیصل - اسی جگہ بصورت جمع مٹی کے مولوں بھی رائج ہے -

بیٹھا گرد ہو کو صورت ساغر جم دل
مٹی کے بھی سو مول وہ مرا جام نہ لیجے — منیر

"مٹی کے مول بھی نہ پوچھنا" بھی بولتے ہیں —

مٹی کے مول بھی تو کوئی پوچھتا نہیں
بگڑی ہوئی ہے آج کل غم سے ہوا دل — اعظم

اب عوام اور عورتیں "گو کے مول" بولتی ہیں۔ بہت چھنگے کے معنوں میں عورتیں "آگ کے مول" بولتی ہیں۔

مٹی کے مول بیچ ڈالنا :- نہایت سستا فروخت کر دینا، نہایت ارزاں یا سستا دے ڈالنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ اس جگہ گو کے مول بیچ ڈالنا یا بیچنا زبانوں پر زیادہ ہے۔

مٹی کے مہادیو :- مٹی کے مادھو کا ترجمہ، کم عقل، بیوقوف، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مٹی کی نہ چھوڑنا :- مٹی کی بھی صورت ملے تو نہ چھوڑنا چاہیے۔ اردو صرف، بازاری زبان۔

بت اعجب دام رہے سنو نہ ہو ڈھیلے
مٹی کی بھی نہ چھوڑ جو ان میں چھوڑیے — خادم لکھنوی

قول فیصل۔ مٹی کی ملا بھی داغ نے کہا ہے —

حوروں کا انتظار کرے کون حشر تک
مٹی کی بھی ملے تو روا ہے شباب میں — داغ

مٹی لے ڈالنا :- (کنایۃً) بار بار آنا جانا، کسی کام کے لئے کہیں دوڑ دوڑ کے جانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

ساقیا چاٹ لگی چاہیے پیمانے کی
ہم تو لے ڈالیں گے مٹی ترے میخانے کی — داغ

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ خاک لے ڈالنا بولتے ہیں۔

مٹی مانگنا :- احباب سے اپنی میت کے دفن میں شریک ہونے اور مٹی دینے کی تمنا کرنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

خاک میں بھی جو ملوں میں تو کبھی صحرا میں
ہم سے مٹی بھی نہ اے گبر و مسلماں مانگیں — آتش

مٹی کا مٹی ہے سونا سونا ہے :- کم قیمت نے اپنی جگہ کم قیمت ہے اور قیمتی چیز قیمتی چیز ہی ہے۔ اردو مقولہ، رائج۔

ترکیب ذکلف لاکھ کرو فطرت کہیں چھپتی ہو کہیں
جو مٹی ہے وہ مٹی ہے جو سونا ہے وہ سونا ہے — اکبر الہ آبادی

مٹی ملوانا :- مٹی دی جانا، وقت دفن مٹی دی جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دنیا میں اعتبار ہے کیا مال و جاہ کو
مٹی گدا کے ہاتھ سے ملتی ہے شاہ کو — دبیر

مٹی میں اٹنا :- مٹی میں بھرنا، خاک آلودہ ہونا، خاک میں اٹنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس جگہ خاک میں اٹنا، گرد میں اٹنا، غبار میں اٹنا وغیرہ بھی زبانوں پر ہے اور فصیح ہے۔

خاک اڑائی گل نے یہ کس کے جنون عشق میں
آتی ہے جو اٹی ہوئی باد صبا غبار میں — سوختہ

مٹی میں رگنا :- ملتانی مٹی میں رگنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تعلق زیب و زینت سے نہیں کچھ خاکساروں کو
شتر گربہ مٹی میں رنگتے ہیں جو پیراہن بناتے ہیں — محبوب

مٹی میں سننا :- گیلی مٹی لگ جانا، گیلی مٹی جسم یا کپڑوں میں لگ جانا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مٹی میں لوٹنا :- خاک پر لوٹنا، زمین پر کروٹیں بدلنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف: تمہارے لڑکے کے کپڑے مٹی میں لوٹنے سے میلے ہوتے ہیں۔ ہم نے منع کیا لیکن وہ مانا نہیں۔

مٹی میں مٹی ملانا :- میت کو پیوند خاک کرنا، میت دفن کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

آلی کا دکھ اپنے نہیں خیال آتا
ملا یا کرتے ہیں مٹی میں ٹکو کن مٹی — آتش

مٹی میں مٹی ملنا :- فنا ہونا، جسم کا خاک میں ملنا، خاک کے ساتھ خاک ہو جانا، مر کر خاک ہو جانا، جسم کا خاک ہو جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

منعم! مٹی میں مل جائے گی مٹی ایک دن
قصر سنگیں سے نہیں خانۂ تن پتھر کے — میر کلو عرش

مٹی میں ملانا :- خاک میں ملانا، مٹانا، ناپید کرنا، بے نشان کرنا، زمین کا پیوند کرنا، دفن کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

نسیم اعدا سے شکوہ کیا ہے مرگ
ہمیں یاروں نے مٹی میں ملایا — نسیم دہلوی

قول فیصل۔ اس جگہ خاک میں ملانا عام طور سے زبانوں پر ہے۔

خاک میں مجھ کو ملانے آ گئے
دوستوں کی یوں نگاہیں پھر گئیں — جاوید لکھنوی

مٹی میں ملانا: ہ۲ بے مزہ کرنا، بے لطف کرنا، کرکرا کرنا۔ جیسے ساری خوشی مٹی میں ملا دی۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مذکورۂ بالا صورت سے قلیل الاستعمال ہے اس جگہ خاک میں ملانا عام طور سے زبانوں پر ہے۔

مٹی میں ملانا: ہ۳ ضائع کرنا، برباد کرنا، گنوانا، تباہ کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

میں تو خود خاک کا پتلا یوں ہی تھا
قضا نے اور مٹی میں ملایا — شاد

ع مٹی میں ملاتے ہیں جواہر کو سخن کے — انیس

مٹی میں مل جانا: ہ۱ خاک میں مل جانا، خاک ہو جانا، جسم کا خاک بن جانا اردو صرف، عوام کی زبان۔

مٹی میں مل جانا: ہ۲ بگڑ جانا، خراب ہو جانا، ستیاناس ہونا۔ کنایۃً تباہ و برباد ہو جانا، مٹ جانا، برباد ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

اک تو کدورتوں سے یونہیں غبار تھا
مرقد میں جا کے اور بھی مٹی میں مل گیا — داغ

یہ دیکھتے ہو جو کاسۂ سر غرور غفلت سے کل تھا مملو
یہی بدن ناز سے پلا تھا جو آج مٹی میں مل رہا ہے
اکبر الہ آبادی

مٹی ہونا: ہ۱ خاک میں ملنا، راکھ ہونا، خاکستر ہونا، خاک ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

مٹی ہونا: ہ۲ (کنایۃً) بوسیدہ ہو جانا، بیکار ہونا، گلنا، سڑنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

خدا کے واسطے اے آسماں حوالے کر
دھرے دھرے نہ کہیں ہو مرا کفن مٹی — آتش

مٹی ہونا: خراب ہونا، بیکار ہونا، کام کا نہ رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

ہزار تار زلف منگائی نہ آپ نے
مٹی دھرے دھرے ہوئے نافۂ غزال کے — اسیر

مٹی ہونا: ہ۳ آب و تاب نہ رہنا، بے رونق ہو جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

بالوں میں جیب کر کرن پھول ان کا مٹی ہو گیا
افعیٔ گیسو کے پھن میں لگ کے گل میں خاک ہے — منیر

رتبہ سنبل کو ہم پہنچا خس و خاشاک کا
پیش زلف یار مٹی مشک و عنبر ہو گیا — آتش

مٹی ہونا: ہ۴ میلا ہونا، خراب ہونا اردو صرف، قلیل الاستعمال

کیا میں جمعیت محشر میں پہن کر جاؤں
اک کفن تھا سو وہ مٹی ہوا میلا ہو کر — شرف

مٹی ہونا: ہ۵ (کنایۃً) شرمندہ ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

ترے گلے میں وہ چمپا کلی ہے سونے کی
کہ جس کو دیکھ کے سورج کی ہو کرن مٹی — نظیر

مٹی ہونا: ہ۶ طبیعت کا افسردہ ہونا کنایہ ہے کسی کے مرنے دلی اور افسردہ طبیعت ہو جانے سے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

مٹی ہونا: ہ۷ کھانے کا رکھے رکھے ٹھنڈا اور بدمزہ ہو جانا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ کب سے کھانا نکلا رکھا ہے تم کو بلواتے رہے، ورنہ تم نہ آئے سب کھانا مٹی ہو گیا

مٹی ہونا: ۔ (کنایۃً) دفن ہونا، خاک میں ملنا، زمین کا پیوند ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

تربت ہماری دیکھ کے ہم پر نہ ہو جیے
مٹی یہیں کی تھی جو یہاں آ کے مر لیے — شرف

مُثاب: (بضم اول) اجر کے لائق، صلہ کے قابل، ثواب دیا گیا۔ عربی، صفت فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مولانا سبط حسن صاحب قبلہ کی مجلس میں خاص بات یہ تھی کہ مصائب میں لوگ مثاب ہوتے تھے۔

قول فیصل۔ "ماجور و مثاب" کی ترکیب کے ساتھ بھی بولتے ہیں جیسے مومنین سے گزارش ہے کہ مجلس میں شرکت فرما کے ماجور و مثاب ہوں۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ بھی ہے جیسے آج مولانا اطہر صاحب نے ایک فاتحہ خوانی کی مجلس پڑھی اور لوگوں کو کافی مثاب کیا۔

مِثال: (بکسر اول) مانند، شبیہ، تمثیل، مشابہت، شباہت، نظیر۔ عربی، مونث، فصیح، رائج

دی جو تیرے پیارے پیارے رخ و گیسو سے مثال
سفر ہو پیارا صبح کا گیسو ہو پیارا شام کا — ناسخ

اس رخ کو جب آئینہ کہوں کیا
یہ تو ہے مثال در بدر کی — اسیر

قول فیصل۔ نظیر نے مذکر نظم کیا ہے مگر عام طور سے زبانوں پر مونث ہی ہے

ع عقیق و سیم و زر و سنگ کے مثال لگا — نظیر

اٹھا کے آئینہ دکھلا دیا اسے میں نے
نہ سر بھی عارض گلگوں کی جب مثال مجھے — [illegible]

اس کی جمع مثالیں اور مثالوں ہے۔

(مثالیں) اولاد کو اپنے کردار ناسزا کی بری مثالیں دکھانا اور ان سے یہ توقع رکھنا کہ یہ لوگ بڑے ہوکر... صالح اور نیک وضع ہونگے

(توبۃ النصوح)

مثال :۔ ۲ نمونہ، بانگی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مثال :۔ ۳ طرح، صورت۔ عربی صفت، مونث۔ فصیح، رائج۔

مثال داماں اوکنواں فلک پہ سب نے نشاں دیکھے
بڑھا جو ہنگام جوش وصلت کمال جذبات دلنشیں کا
محشر لکھنوی

مثال :۔ ۴ وہ معاملہ جو بطور نظیر پیش کیا جائے۔ جواب، عربی مونث، فصیح، رائج

محل صرف۔ معرکۂ کربلا کی مثال نہ دنیا اب تک پیش کر سکی ہے نہ پیش کر سکے گی۔

مثال :۔ ۵ حکایت، کہانی۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مثال :۔ ۶ ایک عالم کا نام جو اسی عالم ظاہری میں پایا جاتا ہو اس کی مثال اسی عالم میں موجود ہے اور اس کو عالم مثال کہتے ہیں عالم خواب۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عالم مثال کی ترکیب سے بولتے ہیں لیکن بہت کمی کے ساتھ۔

مثال :۔ ۷ سند جو پیر کی طرف سے خلیفہ کو دی جاتی ہے۔ حکمنامہ قاضی کا۔ فرمان بادشاہی، پروانہ، حکم، مونث

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

مثال :۔ ۸ کہاوت، مثل، بیان۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس جگہ مثل زبانوں پر ہے۔

مثال دینا :۔ شباہت ظاہر کرنا، تمثیل دینا، جواب پیش کرنا، تشبیہ دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وہی جو تیرے پیارے پیارے رخ و گیسو سے مثال
منہ ہے پیارا صبح کا گیسو ہے پیارا شام کا
ناسخ

قول فیصل۔ اسی جگہ مثال پیش کرنا بھی بولتے ہیں۔

مثالی :۔ مثل، مثال والا۔ عربی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

بعض جوہر کو مثالی سمجھے
عالم حسن کو خیالی سمجھے
مرزا رسوا

مثانہ :۔ (بالفتح) وہ تھیلی جس کے اندر پیشاب رہتا ہے۔ پیشاب کی تھیلی، کیسہ بول عربی مذکر فصیح رائج۔

مثانی :۔ (بالفتح) سورۂ الحمد، سورۂ فاتحہ عربی، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ عام طور سے سبع مثانی کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔ اس سورہ میں مع بسم اللہ کے سات آیتیں ہیں اور یہ سورہ دو بار نازل ہوا۔ ایک مرتبہ مکے میں ایک مرتبہ مدینے میں اس لئے اس کو سبع مثانی کہتے ہیں۔

مثبت :۔ (بضم اول و فتح سوم) وہ جو منفی نہ ہو۔ جس میں فعل کا ہونا پایا جائے جس میں اثبات فعل ہو۔ عربی صفت، مذکر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ فعل مثبت اس وقت تک رہیگا جب تک اس پر لائے نافیہ یا مائے نافیہ نہ داخل کیا جائے اور اگر داخل کردیں تو وہ جملہ منفیہ ہوجائے گا۔

قول فیصل۔ مثبت و منفی ملاکے بھی بولتے ہیں۔

مثبت :۔ ثبت کیا گیا۔ لکھا گیا۔ مرقوم شدہ نوشتہ شدہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

مثبت :۔ ۲ مصدقہ۔ تصدیق کیا گیا۔ ثابت کیا گیا۔ قائم کیا گیا۔ عربی اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کبھی ثابت مرے نزدیک فلک کی گردش
وہ کبھی مثبت مرے نزدیک زمیں کی حرکت
ذوق

مثبتہ :۔ ثبت کیا گیا، لکھا گیا (۲) چھاپا گیا، مہر کیا گیا، نشان لگایا گیا، اسٹامپ لگایا گیا۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ کبھی کبھی تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

مثقال :۔ ساڑھے چار ماشہ کا وزن۔ عربی مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

نگینے تھے کنگن میں اس کے جڑے
وہ سب وزن میں تین مثقال تھے
نعیم

(قرآن السعدین)

مثقال :۔ سونے کے ایک سکہ کا نام جو عرب میں رائج ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مثل :۔ مانند، مشابہ، موافق، برابر ویسا ہی، جیسا، ہمشکل، یکساں، نظیر، عدیل عربی، مذکر۔ فصیح، رائج۔

ہوا زیب مسند احمدی : وہ جہاں کا رہبر و رہنما
کوئی مثل اس کا جو ڈھونڈھیے تو ملا کون دکھا نہیں
محشر لکھنوی

ع فیض اپنا مثل ابر کرم عام کر گئے　　انیس

مِثل :- ہمسر ، ہم رتبہ ، تمام صفتوں میں برابر ، ہمینہ ، جواب ۔ عربی مذکر فصیح ، رائج ۔

دیا حسرت کا ساتھ اگر دل جبر نے پکار اٹھا
کوئی مثل بابِ علم کا ہے یہاں کون دکھا نہیں　محشر لکھنوی

قول فیصل ۔ رکھا ہوا ہے ساقط اس کا صرف ہے ۔

شجاعت میں کرم میں عدل میں صورت میں سیرت میں
دکھا کر آخری مثل اپنے جد امجد صلی اللہ

مَثَل :- (اردو) قسم وار کاغذات کا مجموعہ جو ایک جگہ ترتیب کیا جائے اور جن کا تعلق کسی مقدمے یا کسی خاص معاملے سے ہو اس معنی میں املا سین سے ہو گیا ہے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ :-

(چونکہ اس لفظ کا اطلاق ان کاغذات پر کیا جاتا ہے جو باہم متعلق اور ایک ہی مقدمہ یا معاملہ سے متعلق ہوں لہذا ثائے مثلثہ سے لکھنا چاہیے جو لوگ سوال کو اس کا ماخذ خیال کر کے سین مہملہ سے لکھتے ہیں اور اس کو اصل میں مسئلہ خیال کرتے ہیں وہ محض غلطی پر ہیں)

مولف تائید کرتا ہے ۔

مَثَل :- (بفتحتین) کہاوت ۔ خاص اصطلاح عربی ، مونث ، فصیح ، رائج ۔

دکھلا دیا جو بندہ یا بندہ مثل سچ ہے

تا خم غدیر آیا سنتا ہوا وحشت میں　محشر لکھنوی

قول فیصل ۔ اس کی عربی جمع امثال اور مثلیں ہے اور اردو میں مثلوں اور مثلیں جمع ہے ۔

مثل :- مانند ، ہمسر

سرعت میں ماہ سے ہے مثل اس کا راہوار
کرتا ہے چاروں نعلوں سے پیدا ہلال چار　قدر

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اب ان معنوں میں نہیں بولتے ۔ اس جگہ مثل و مانند بولتے ہیں

مَثَلاً :- (بفتحتین) جیسے یعنی گویا جس طرح اردو میں مثل ۔ عربی ، فصیح ، رائج ۔

بحر اخضر میں جو دیدے کوئی غوطہ مثلاً
ہو زمرد سے کہیں اخگر آتش افضل　منیر

قول فیصل ۔ اس کی اصلی "مثلث مثلاً" تھی

مُثَلَّث :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید چہارم مفتوح) وہ سطح جو تین خطوط مستقیم سے محاط ہو ۔ تین ضلعوں کی شکل ۔ عربی مذکر اصطلاح علم اقلیدس ۔

قول فیصل ۔ اس کے لغوی معنی سہ کردہ شدہ یعنی "تین کیا ہوا" ہیں ۔

مثلث :- تین تین مصرعوں کا بند عربی مذکر ، شعرا کی اصطلاح قریب بمتروک

ہمارے گھر کا تھا شاید کوئی شاعر
کیا خوب کہا نظم مثلث سہ دری کا　اکبر

مثلث :- سہ گوشہ ، تین کونوں والا عربی صفت مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

مثلث :- وہ علم جس میں مثلث بنا کر سطح پیمائش کی جاتی ہے زاویوں کی پیمائش کا علم ۔　(نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مثلث :- علم عروض کے وزن کا نام جس میں تین رکن ہوتے ہیں عربی مذکر اصطلاح علم عروض ۔

مثلث :- ایک خوشبو کا نام جس کے سہ گوشہ قرص ہوتے ہیں اور وہ مشک صندل کافور ان تین ہی چیزوں سے تیار کی جاتی ہے ۔　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مثلث :- شراب سہ آتشہ ۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا

مثلث :- ایک نقش کا نام جس میں نو خانے ہوتے ہیں ۔

"علم تعویذات کی ایک شکل کا نام جس کے سہ در سہ کل نو خانے ہوتے ہیں اور اسے مربع کی نسبت زیادہ موثر خیال کرتے ہیں ۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ یہ رمالوں کی اصطلاح ہے

مثلث حاد الزاویہ :- وہ مثلث جس کے سب زاویے حادے ہوں عربی اسم مذکر علم اقلیدس کی اصطلاح ۔

مثلث قائم الزاویہ :- وہ مثلث جس میں ایک زاویہ قائمہ ہو ۔ عربی ، مذکر علم اقلیدس کی اصطلاح ۔

مثلث متساوی الاضلاع :- وہ مثلث جس کے تینوں ضلعے آپس میں برابر ہوں ۔ عربی مذکر ، اصطلاح علم اقلیدس ۔

مُثلّث مُتساوِی السّاقین :- وہ مثلث جس کے دو ضلعے آپس میں برابر ہوں۔ دو بھجُ برابر تکھونٹ۔ عربی مذکر اصطلاح علم اقلیدس۔

مثلث مُختلِفُ الاَضلاع :- وہ مثلث جس کے تینوں ضلعے آپس میں نا برابر ہوں۔ عربی مذکر۔ اصطلاح اقلیدس

مثلث مُنفرِجُ الزّاویہ :- وہ مثلث جس میں ایک زاویہ منفرجہ ہو۔ عربی، مذکر اصطلاح علم اقلیدس۔

مُثلّثی :- تکونیا۔ جیسے مثلثی شیشہ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثل کو اصل کر دکھایا :- جو بات محض کہنے کی تھی، زبانی جمع خرچ تھا اس کو اپنے افعال سے ثابت کر دیا۔ اردو مثل عورتوں کی زبان۔

محل صرف بھئی بے شک تم نے مثل کو اصل کر دکھایا!   دامادکاجان (آداب)

قول فیصل۔ اس مثل میں لفظ اصل بفتحتین زبانوں پر ہے۔

مُثلا :- وہ شخص جس کی شکل بنی ہوئی ہو۔ سزا یافتہ (۲) پرانا مجرم، باغی چور یا بدمعاش۔ اسی کو شلی چور اچکا یا شلی بدمعاش بھی کہتے ہیں۔   دلّو داللغات

قول فیصل۔ اس جگہ ہٹری ششمہ زبانوں پر ہے۔

مثل مرتب کرنا :- مقدمے کے کاغذات ترتیب وار لگانا، مقدمے کی روئداد کو ترتیب دینا۔ اردو صرف، رائج۔

قول فیصل۔ اس جگہ مسل دسین مہملہ سے بھی لکھنے لگے ہیں۔

وہ مثل مرتب ہونا بھی بولتے ہیں۔

مُثمِر :- (بضم اول وکسر سوم) پھل دینے والا، فائدہ مند پھل رکھنے والا۔ عربی صفت وصیغہ اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُثمّن :- (بضم اول وفتح دوم وتشدید سوم مفتوح) ہشت پہلو، آٹھ ضلعوں کا، آٹھ حصے کیا گیا عربی صفت مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ مثمن برج وغیرہ کی ترکیب سے بول دیتے ہیں۔

مثمن :-۲ آٹھ ضلعوں کی شکل۔ عربی مذکر، اصطلاح علم اقلیدس۔

مثمن :-۳ وہ بیت جس میں آٹھ رکن ہوں ہشت رکنی بحر۔ عربی مذکر اصطلاح علم عروض

نگین ہشت پہلو پہ کیا نقش اس نے نام اپنا
ہما موزوں وہ آخر جو کہ ناموزوں مثمن تھا   فائز

قول فیصل۔ کوئی بحر جس کے ایک مصرع کے چار رکن ہوں جب اس میں دوسرا مصرع بھی ملایا جائے گا تو وہ بحر ہشت رکنی ہو جائیگی بحر کے دونوں مصرعوں کا اعتبار کرتے ہوئے ارکان کا شمار کیا جاتا ہے۔ اگر ایک مصرع کے چار رکن ہوں گے تو دونوں مصرعوں کو ملا کے بحر مثمن کہلائے گی مثمن کی مثال میں یہ مطلع ہے جو بحر رجز میں ہے اور چار چار بار دونوں مصرعوں میں مستفعلن ہے۔

جب مشک بھر کر نہر سے عباسؑ غازی گھر چلے
حمزہ چلے جعفر چلے ہمراہ پیغمبر چلے   میر ضمیر

مَثنَوی :- (بفتح اول وسوم) لغوی معنی منسوب بہ مثنیٰ، دو دو کیا گیا۔ اصطلاحی معنی وہ صنف شاعری جس میں ہر بیت کے دو قافیہ جدا اور بیت کے دونوں مصرعوں میں قافیے ہوں گویا سب مطلع ہی مطلعے ہوں۔ عربی مذکر۔ اصطلاح علم شاعری

قبل اس کے جو مثنوی کہے ہے
وہ عشق سے سب بھری ہوئی ہے   شاہ اودھ اختر

قول فیصل۔ چونکہ مثنوی کی بیتوں میں ہر ایک بیت کے دو قافیے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں لہذا ابیات مختلف القوافی کو مثنوی کہنے لگے۔ ایک مثنوی کل ایک ہی وزن میں ہوتی ہے اور وہ بحر ہزج رمل، خفیف، سریع، متقارب، متدارک کے علاوہ اور بحروں میں بھی کہی جاتی ہے اس کے اشعار کی کوئی تعداد معین نہیں ہے۔ اردو مثنویاں زیادہ تر بحر خفیف میں کہی گئی ہیں مثلاً:—

جس محلے میں تھا ہمارا گھر
وہیں رہتے تھے ایک سوداگر   (زہر عشق)

اردو میں بہت سی مثنویاں کہی گئی ہیں جیسے زہر عشق، فریب عشق، لذت عشق، بہار عشق یہ چاروں مثنویاں حکیم نواب مرزا شوق لکھنوی کی ہیں۔

اور بھی مثنویاں ہیں جیسے سحر البیان، گلزار نسیم طلسم الفت، زلیخائے اردو، مثنوی دار الافکار مثنوی یوسف زلیخا وغیرہ وغیرہ۔ اس کی جمع مثنویوں اور مثنویاں ہے۔

خوب کھر کھوج کھو چکی ہیں یہاں
اس طرح کی نگوڑی مثنویاں   منیر

مثنوی : ۔ مولانا روم کی مشہور نظم کی کتاب (نور اللغات)

قول فیصل۔ مثنوی بول کے یہ معنی مراد نہیں لیتے بلکہ مثنوی مولانا روم ہی زبانوں پر ہے۔

مثنیٰ : (DUPLICATE) دوسری نقل، نقل مطابق اصل۔ عربی، مذکر، رائج۔

جو مجھے اس بت نے لکھ بھیجا وہ پورا ہو گیا
نامہ گویا خط قسمت کا مثنیٰ ہو گیا — رشک

مثنیٰ : ۔ ثمن، پروانہ طلبی، وہ ثمن جس میں عرضی دعوے کی نقل لگی ہوتی ہے اردو، مذکر، رائج۔

مثنیٰ : ۔ تثنیہ، دوسرا، دو کیا گیا۔ عربی مذکر، رائج۔

محل صرف۔ یاد رکھو جب کبھی کوئی نئی کتاب شروع کیا کرو تو اس کا مثنیٰ دن ناغہ نہ کیا کرو۔

مثنیٰ منہ :۔ منقول عنہ، جس سے نقل کی گئی ہو۔ اصل۔ عربی مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

مُجادِل :۔ (بضم اول) لڑنے والا جھگڑنے والا۔ جدال کرنے والا۔ عربی صفت اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مجادلہ :۔ (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) لڑائی جنگ، ہنگامہ، پیکار، باہم۔ گرجنگ کرنا۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

مجادلہ : ۔ دشمنی، عداوت، خصومت منازعت، نزاع۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مذکورہ بالا معنوں میں عام طور سے نہیں بولتے۔

مجادلہ : ۔ حجت، تکرار، مباحثہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے ان معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی جھگڑا، ٹنٹا، قضیہ، بکھیڑا مناقشہ بھی لکھے ہیں مگر عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مجاذیب :۔ مجذوب کی جمع۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مجاریہ :۔ نافذہ، مجریہ، مروجہ، اجرا یافتہ، جاری شدہ، رواں شدہ، پاس شدہ عربی صفت، مونث، قانون کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اگر صرف عدالت سے اس کا تعلق رکھا جائے اور صرف وہ احکامات مراد لیے جائیں جو حکومت سے جاری ہوں تو اردو بھی کہا جا سکتا ہے۔

مُجاز :۔ (بضم اول) اجازت دیا گیا، اجازت یافتہ، اختیار دیا گیا، مختار، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دل کی بری کبھی کو سمجھ لیں پیامبر
کیا دخل دیں کہ اس کے نہیں ہیں مجاز ہم — داغ

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بفتح اول مجاز ہے۔ جیسے عدالت مجاز، حاکم مجاز وغیرہ۔

مجاز :۔ (بفتح اول) گزرنے کی جگہ، راہ عربی صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

مجاز :۔ حقیقت کا عکس، جو حقیقت نہ ہو۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

اگر بیان حقیقت نہ ہو مجاز کے ساتھ
تو شعر لغو ہے آسی کلام ناکارہ — آسی سکندر پوری

مجاز : ۔ وہ کلمہ جو اپنے حقیقی معنی کے خلاف ناکارہ مستعمل ہو۔ مگر اس کے حقیقی موضوع معنی متروک نہ ہو گئے ہوں بلکہ معنی موضوع اور غیر موضوع لہ میں مشابہت یا ظرفیت یا سببیت وغیرہ کا علاقہ پایا جائے یا یوں سمجھو جب کسی لفظ کو اس معنی میں استعمال کرتے ہیں جس کے واسطے وہ لفظ بنایا گیا ہے تو اس کو حقیقت کہتے ہیں اور اس معنی کو حقیقی جیسے دست کے معنی ہاتھ اور جب ایسے معنی میں استعمال کرتے ہیں جس کے واسطے وہ لفظ بنایا نہیں گیا تو مجاز کہتے ہیں اور اس معنی کو مجازی جیسے دست بمعنی غلبہ، قابو۔

مگر یہ ضرور ہے کہ حقیقی و مجازی معنی میں کوئی علاقہ و مناسبت ضرور ہو پس اگر وہ علاقہ تشبیہ سے متعلق ہے تو اسے استعارہ کہیں گے جیسے شیر کہنا اور بہادر آدمی سے مراد لینا۔ اور اگر تشبیہ کے علاوہ کوئی اور علاقہ ہوگا تو مجاز مرسل کہیں گے۔ جیسے دست کے معنی قدرت کے لیے جائیں کہ اس میں علاقہ سبب اور مسبب کا ہے اسی طرح لازم کہکر ملزوم، ظرف کہکر مظروف اور کل کہہ کر جزو اور کسی کا ذکر کر کے صاحب سے مراد لینی۔ اسی کو ہمارے ایک کرم فرما اپنی تصنیف میں اس طرح لکھتے ہیں:۔

"مجاز کا مضاف اور مضاف الیہ کی ترکیب اضافی سے بننا ظاہر ہے پس جب کسی جملے میں ترکیب اضافی واقع ہو اور اس کے مضاف

کی قوت اصلی حقیقی کو ترک کریں یعنی مضاف کی رعایت سے کچھ غرض نہ رکھیں اور معنی بیان کرنے میں فقط مضاف الیہ کا کام رہ جائے یعنی اگر مضاف کو نکال بھی ڈالیں تو بھی جملہ بے معنی نہ ہو سکے۔ پس ایسے مضاف کو مجاز کہتے ہیں مثلاً ہم تیغ ابرو پر عاشق ہیں اس سے یہ مراد نہیں کہ ہم تیغ پر عاشق ہیں بلکہ تیغ جو مضاف ہے اس کی قوت اصلی حقیقی سے کچھ غرض نہ رہی۔ فقط برائے نام ہے اگر غرض ہے تو ابرو سے غرض ہے جو مضاف الیہ ہے یعنی متکلم کا عشق ابرو پر ثابت ہوتا ہے۔ اس حالت میں لفظ تیغ مجاز ہے۔

مجاز کی دو قسمیں ہیں۔ ایک استعارہ، دوسری مجاز مرسل جب مضاف سے مضاف الیہ کو کچھ تشبیہ کا لگاؤ ہو جیسے گل رخسار یا تیغ ابرو یا مار زلف یا جام چشم تو اس مضاف کو استعارہ کہتے ہیں۔ یہاں رخسار کو پھول سے ابرو کو تیغ سے، زلف کو سانپ سے اور آنکھ کو پیالے سے تشبیہ کامل ہے۔ پس گل، تیغ، مار، جام یہ چاروں الفاظ استعارہ ہیں۔ اگر مضاف اور مضاف الیہ سے کچھ تشبیہ کا لگاؤ نہ ہو اور دونوں میں باہم کسی قدر نسبت ہو، جیسے چشم دولت، ابر کرم، باغ دانش، یا چمن الطاف تو اس مضاف کو مجاز مرسل کہتے ہیں۔

یہاں دولت کی صورت آنکھ کی مثل نہیں، کرم کی شکل بادل کی مانند نہیں، دانش کی تشبیہ باغ سے نہیں، الطاف کی صورت کچھ چمن ایسی نہیں ہے جو ان چاروں کی اپنے اپنے مضاف سے تشبیہ ہو سکے۔ پس ایسے مضاف یعنی چشم، ابر، باغ و چمن چاروں مجاز مرسل کہلائیں گے۔

تنبیہ:- استعارہ اور مجاز مرسل بالکل بیکار بھی نہیں ہوتے ان کا اثر ان کے افعال یا ان کی خبر سے ثابت ہوا کرتا ہے۔ جیسے تیغ ابرو نے ہم کو قتل کیا اگرچہ قتل کرنے کا فعل یہاں ابرو سے متعلق ہے مگر ابرو بھول کے چند بال ہیں ان سے قتل انسان کیونکر ہو سکے لہذا تیغ کا لفظ گویا مستعار مانگ کر لفظ ابرو کے ماقبل لگا دیا تاکہ قتل کا فعل اس سے بخوبی ثابت ہو سکے علیٰ ہذا القیاس

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ علم بیان کی اصطلاح ہے اور تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

مِجاز:- (بکسر اول) مزاج، طبیعت اردو مذکر، جہلا کی زبان۔

محل صرف۔ کئی دن سے آپ کو نہیں دیکھا تھا کہیے آپ کا کیا مجاز ہے۔ علاج کر رہے تھے کچھ فائدہ ہوا۔

مَجازاً:- (بفتح اول) فرضاً، مراداً، ازروئے مجاز، عربی تمیز۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مجازاً:- قانوناً، حسب قانون، جوازاً ازروئے شرع۔ عربی، تابع فعل (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُجازات:- (بضم اول) نیکی یا بدی کا بدلہ دینا، عوض دینا، جزا دینا۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مجازات محبت کا نہ جانے حشر کیا ہوگا
ستم پر ان کو نازش ہو تو خواہاں تضلّم کی
محشر لکھنوی

مجاز سماعت:- سننے اور منظور کرنے کا اختیار رکھنے والا۔ عربی صفت۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مجاز مرسل:- علم بیان میں اس مجاز سے مراد ہے جس میں سبب سے مسبب، ظرف سے مظروف، کل سے جز وغیرہ مراد لے سکتے ہیں۔ مجازی اور حقیقی معنوں میں تشبیہ کا علاقہ ہے تو استعارہ کہیں گے اور اگر تشبیہ کے سوا اور کوئی علاقہ ہو تو مجاز مرسل، عربی الفاظ فارسی ترکیب، علم بیان کی اصطلاح۔

مُجاز ہونا:- (بضم اول) با اختیار ہونا مختار ہونا، کسی امر کا اختیار رکھنا، ازروئے شرع یا قانون با اختیار ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ انھوں نے صاحب مجسٹریٹ اور صاحب سول سرجن سے بطور خود دریافت کیا کہ میں ایسا حکم دینے کا مجاز ہوں یا نہیں

(فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بفتح اول ہے۔

مَجازی:- (بفتح اول) غیر اصلی غیر حقیقی۔ عربی صفت، فصیح، رائج

آئینہ اسرار حقیقی و مجازی سے
دونوں ہی پہ زینت گیسوئے خیالات
محشر لکھنوی

مجازی:- فرض کیا ہوا، فرضی، مرادی عربی صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مجازی معنی کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

مجازی:- نقلی، ساختہ، جعلی،

مصنوعی۔　　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مَجَال :- (بالفتح) قدرت، طاقت بساط، حوصلہ، بس، مقدور۔ عربی صفت مؤنث، فصیح، رائج۔

مجال کیا جو کہے گل سے حال دل بلبل
ہلی زبان کہ چلایا باغباں خاموش　　بحر

قول فیصل۔ ہونا اور نہ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

(ہونا) ہر ایک تو ہو بدن پر مری زباں گویا
مجال ہو جو ترے آگے گفتگو کی مجھے　　ظفر

(نہ ہونا) اشاد شمہ سے ہو مجھے پر خاش کا خیال
یہ تاب، یہ مجال یہ طاقت نہیں مجھے　　غالب

مجال دینا :- حوصلہ دینا، قوت و طاقت دینا، حوصلہ دینا، فرصت دینا اردو صرف، قریب بہ متروک۔

وہ آکے خواب میں تسکین اضطراب تو دے
ولے مجھے تپش دل مجال خواب تو دے　　غالب

مجال رکھنا :- تاب و طاقت رکھنا حوصلہ رکھنا، مقدور رکھنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

مدح حاضر میں پڑھوں اس کے وہ مطلع جس سے
ہمسری کی نہ رکھے مطلع خورشید مجال　　ذوق

مَجَالِس :- مجلس کی جمع وہ جگہیں جہاں لوگ آکے بیٹھیں عربی جمع مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مذکر ہے اور دہلی میں مونث۔

مَجَالِس :- مجلس کی جمع، ذکر امام حسینؑ کے اجتماع، بزم عزائے حسینؑ وہ بزم جس میں شہدائے کربلا کے فضائل و مصائب بیان ہوں۔ اردو مذکر، فصیح، رائج

محل صرف۔ مزار شہید ثالث آگرہ کے سالانہ مجالس کا سلسلہ ۱۳ ؍ نومبر ۱۹۷۶ء سے شروع ہوگا اور ۱۷ ؍ نومبر کو ختم ہوگا۔

قول فیصل۔ اسی جگہ مجالس غم، مجالس عزا بھی بولتے ہیں جیسے کیوں نہ ہو مجالس عزا کی دھوم دھام ہے لکھنؤ کا محرم الحرام ہے لکھنؤ کی سوزخوانی، لکھنؤ کی خوش بیانی لکھنؤ کی عزاداری، لکھنؤ کی سوگواری از شام تا دم مشہور ہر مرز و بوم ہے۔　　(فسانہ آزاد)

اس کی اردو جمع مجلسوں بھی رائج و فصیح ہے جیسے نواب باقر حسین خاں بہادر اور داروغہ میر واجد علی صاحب مرحوم ... کی مجلسوں میں گئے۔ ماتمداران جناب سید الشہداء علیہ تحیۃ والثناء اور زائرین مصائب خامس آل عبا کی اشکباری اور گریہ و زاری سے یقین کامل ہو گیا کہ ماتمداری لکھنؤ پر ختم ہے　　(فسانہ آزاد)

مُجَالَسَت :- (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) باہم مل کر بیٹھنا، ہم نشینی، مل جل کر بیٹھنا عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مجال ہونا :- قوت ہونا، طاقت ہونا حوصلہ و مقدور ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

مجال عرض ہو کیونکر حجاب آتا ہے
دعا میں بھی مجھے داور حجاب آتا ہے　　عشق

قول فیصل۔ بصورت نفی بھی مستعمل ہے۔

نہ ہو حضور میں حاضر کوئی مجال نہیں
جگہ ملے گی نہ میدان کربلا میں کہیں　　عشق

مَجَامِع :- مجمع کی جمع۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُجَامَعَت :- (بضم اول و فتح سوم و چہارم) صحبت، ہم بستری، مباشرت، ہم خوابی عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے عوام بکسر حرف سوم بولتے ہیں جو صحیح نہیں۔ مفاعلہ کے وزن پر سارے الفاظ بفتح حرف چہارم صحیح ہیں۔

جیسے۔ محاربہ، محاسبہ، مراقبہ مباحثہ، معالجہ، مصافحہ، مجاہدہ، مشاہدہ، محاصرہ، معاہدہ، مشاہرہ، مشاعرہ، مناظرہ، موازنہ، مطالعہ، مناقشہ، معارضہ، مغالطہ، ملاحظہ، مرافعہ، معانقہ، مضائقہ، مبادلہ، مباہلہ، مجادلہ مراسلہ، مقابلہ، مکالمہ، مشافہہ و مواجہہ وغیرہ۔

اسی طرح بااظہار تا۔ مخاطبت، مصاحبت مقاربت، معاقبت، مناسبت، موانست مواظبت، ممازجت، مصالحت، مناکحت معاودت، مباودت، مباعدت، مباشرت متابعت، مسافرت، مشاورت، معاشرت مفاخرت، منافرت، مہاجرت، مجالست مجانست، مخالطت، محافظت، متابعت مجامعت، مدافعت، مراجعت، مسارعت، مطاوعت، ملائمت، منازعت، مخالفت مرافقت، مصادقت، مطابقت، مفارقت منافقت، موافقت، مشارکت، مداخلت مراسلت، مواصلت، مخاصمت، مزاحمت مکالمت، ملائمت، مباینت، مداہنت، مراہنت، مفارقت وغیرہ جو فارسی اردو زبان میں مستعمل ہیں

مُجالست:۔ (بضم اول و فتح سوم و چہارم) ہم جنس ہونا، ہم جنسی، ہم قومی، عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مَجانین:۔ (بفتح اول) مجنون کی جمع۔ دیوانے یا پاگل۔ عربی جمع مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُجاوِر: ۔ (بضم اول و کسر چہارم) پاس رہنے والا، پڑوسی، جوار میں رہنے والا، ہمسایہ، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مجاوِر: ۔ درگاہوں اور متبرک مقامات کا خادم، حافظ درگاہ یا معبد کا محافظ، جاروب کش، اردو مذکر، فصیح، رائج۔

ہوئے ہیں ہم داغ کھا کے آخر زہے سوز جگر کا کام
لحد یہ طاؤس ہیں مجاور، مزار بھی لالہ زار ہے
(امیر مینائی)

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ صرف ہے۔
مرقد قیس کا مجاور تھا، تربت کوہ کن کا زائر تھا۔ "تعلق" ترکیب کے ساتھ مجاور قبر رسولؐ یا مجاور قبر حسینؑ کہنا درست نہیں ہے۔

مجاور بننا:۔ درگاہوں اور مقدس مقامات کا خادم ہونا، درگاہوں روضوں کربلاؤں اور مزاروں کی نگرانی اور صفائی کرنے والا بننا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہاں جائیں گے اڑ کر یہ پری رو میرے جانوں سے
مجاور میں بنوں گا جا کے درگاہ سلیماں کا امیر

مُجاوَرَت:۔ (بضم اول و فتح سوم و چہارم) ہمسائگی، پڑوسی ہونا، عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

آئے دن کی مزاحمت ہے نئی الم
ہائے کیونکر مجاورت اس کی (قران السعدین)

مُجاوِری:۔ مجاور کا عہدہ، مجاور ہونا اردو مونث، فصیح، رائج۔

مُجاہِد: ۔ (بضم اول و کسر چہارم) ساعی، کوشش کرنے والا، جدوجہد کرنیوالا عربی صفت، مذکر۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

مجاہد: ۔ کافروں سے جہاد کرنیوالا کافروں سے لڑنے والا، غازی، بہادر دلیر عربی صفت مذکر۔ فصیح، رائج۔

بنا کے شکل مجاہد کی لے چلے شبیرؑ
الٹ دیا علی اصغرؑ کی آستینوں کو (رشید لکھنوی)

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع مجاہدین ہے اور مجاہدین آزادی، مجاہدین قوم وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی رائج ہے اس کی اردو جمع مجاہدوں ہے۔

مُجاہَدہ:۔ (بضم اول و فتح سوم و چہارم) جانفشانی، نفس کشی، محنت، مشقت، ریاضت عربی مذکر۔

(دفتر ۹) شاہ صاحب نے برسوں مجاہدہ کیا (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

مجاہَدہ ۔ کافروں سے جنگ کرنا جہاد کرنا۔ عربی مونث تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

مَجبُور:۔ ناچار، تنگ، بے بس، جبر کیا گیا، مختار کا عکس۔ عربی صفت صیغہ اسم مفعول فصیح، رائج

کریں کیا کہ دل بھی تو مجبور ہے
زمیں سخت ہے آسماں دور ہے (میر)

زندگی ہے اپنے قبضے میں نہ اپنے بس میں موت
آدمی مجبور ہے اور کس قدر مجبور ہے
(امیر امیٹھوی)

مجبور: ۔ مجبور ہو کر کی جگہ، مجبوراً عربی قلیل الاستعمال۔

مجبور میرے دل کو بھی نفرت سی ہو گئی۔ داغ
نقش وفا جہان سے اب کالعدم ہوا

گئے وہ دن کہ پہروں بیٹھ کر مجبور سنتے تھے
اثر کے رنگ میں ڈوبی ہوئی غمخوار کی باتیں (محشر لکھنوی)

قول فیصل۔ اس جگہ جبراً یا مجبوراً زبان پر زیادہ ہے۔

مجبوراً:۔ تنگ کر، جبر سے عاجز ہو کر بے اختیاری کی حالت میں۔ اردو سے جبر با کراہ، عربی صفت فصیح، رائج۔

(حل صرف۔ میرا دل نہیں چاہتا مگر میں مجبوراً اس کو ملازم رکھے ہوئے ہوں اس لئے کہ کوئی دوسرا ممکن نہیں ہے۔

مجبور کرنا:۔ ناچار کرنا، تنگ کرنا بے بس کرنا، دباؤ ڈالنا، زور ڈالنا، عاجز کرنا، ستانا۔ اردو صرف فصیح، رائج

دلبر کے فدا کہنے پہ جو کرتا تھا مجبور
وہ نفس تھا تعلیم کن دفتر بدعات (محشر لکھنوی)

مجبور ہونا:۔ تنگ آنا، عاجز آنا بے بس ہونا، ہارنا تھکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غضب ہے آدمی کے واسطے مجبور ہو جانا
زمیں کا سخت ہونا آسماں کا دور ہو جانا

شاد عظیم آبادی

ہوا کمال ہی مجبور میں نے کی منّت
کہا کہ آہ نہیں ہو بیان کی طاقت — عشق

مجبوری :- عاجزی، بے بسی، ناچاری
فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

بہت ہی حوصلہ فرسا ہوئی مجبوری
تم آپ آ نہ سکے اور میں بلا نہ سکا — وحشت کلکتوی

قول فیصل۔ اس کی جمع مجبوریاں اور مجبوریوں ہو۔

مری مجبوریاں کیا پوچھتے ہو
کہ جینے کے لیے مجبور ہوں میں — حفیظ جالندھری

زمانہ ہنس رہا ہو اور میں رو بھی نہیں سکتا
یہ حالت اس قدر مجبوریوں کی زندگانی ہو — سحر امروہوی

مُجتبیٰ :- منتخب، چنا ہوا، برگزیدہ، پسندیدہ، چھانٹا ہوا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مُجتبیٰ :- پیغمبر خدا (صلعم) کا لقب۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

مجتبیٰ آپ ہیں مصطفےٰ آپ ہیں
اولِ نقشِ کلکِ قضا آپ ہیں — لا اعلم

قول فیصل۔ احمد مجتبیٰ کی ترکیب سے زبانوں پہ زیادہ ہے۔
حضرت محمد مصطفےٰ کے بڑے نواسے حضرت امام حسنؑ کے لیے بحیثیت صفت بھی اس لقب کو استعمال کرتے ہیں اور حسن مجتبیٰ کہتے ہیں یہ شیعوں کی خاص اصطلاح ہے۔

بعد ان کے آئی یہ حسن مجتبیٰ کے پاس
پہنچی ہے رفتہ رفتہ شہ کربلا کے پاس — تعشق

مُجتَث :- (بضم اول و فتح سوم) علم عروض کی ایک بحر کا نام۔ عربی مونث، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا مصدر اجتثاث ہو اور اجتثاث کے معنی جڑ سے اکھاڑنے کے ہیں چونکہ اس بحر کے مسدس کو بحر خفیف سے نکالا ہے اس لئے مجتث بضم میم و سکون جیم و فتح تائے فوقانی و سکون تائے مثلث نام رکھا ہے گویا بحر مجتث بحر خفیف ہے کہ جڑ سے اکھاڑی ہوئی ہے۔

پس مجتث مثمن مس تفع لن فاعلاتن، مس تفع فاعلاتن دو بار ہے اور مجتث مسدس میں مس تفع لن مقدم ہے۔ دو فاعلاتن پر اور بحر خفیف میں مس تفع لن دو فاعلاتن کے بیچ میں ہے گویا بحر خفیف کے مس تفع لن کو بیچ میں سے اکھاڑ کر اور اول میں رکھ کر مجتث مسدس کو حاصل کرلیا ہے یہاں سے معلوم ہوا کہ مجتث اصل میں مسدس کا نام ہے۔ لیکن مثمن کو مجازاً کہتے ہیں اور اس بحر کو شعرائے عرب مسدس اور مربع استعمال کرتے ہیں اور فصحائے عجم مثمن کے سوا نہیں لاتے۔

پوشیدہ نہ رہے کہ اس بحر میں رکن مس تفع لن منفصل کی سین اور نون میں معاقبہ ہے یعنی معاً گرانا دونوں کا جائز نہیں اور اس بحر میں زحاف طے نہ آسکے گا اس لئے کہ طے اسے کہتے ہیں کہ دو سبب سے کہ رکن اول میں بے فاصلہ واقع ہوئے ہوں چوتھا ساکن گرا دیا جائے اور اس بحر میں مس تفع لن منفصل ہے جس میں دو سبب خفیف کے درمیان ایک وتد مفروق ہے اور اس بحر میں نو زحاف آتے ہیں
خبن، قصر، حذف، کف، ربع، جحف
تشبیع، تشعیث، شکل۔
ان میں سے مس تفع لن کا ایک زحاف خبن ہو باقی سب زحاف فاعلاتن کے ہیں اور قطع اگر اس بحر میں آئے گا تو فاعلاتن میں آئے گا نہ کہ مس تفع لن میں۔

اردو میں یہ بحر سالم رائج نہیں صرف مثمن کی مزاحفہ بحریں رائج ہیں۔ مرثیہ گویان لکھنؤ نے جو چار بحریں اپنے لئے مخصوص کی ہیں۔ اس میں سے ایک بحر مجتث بھی ہے۔

(۱) بحر مضارع (کھینچے اے قلم مرقع صحرائے کربلا)
وزن۔ مفعول، فاعلات مفاعیل فاعلن

(۲) بحر رمل (دسج ہو دنیا میں نسب بحر بلا ہوتی ہے)
وزن۔ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

(۳) بحر ہزج (دیبو مجھے سب کہتے ہیں جو آئے گئے ہیں)
وزن۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعولان

(۴) بحر مجتث (طوج اے مرے پروردگار دے مجھ کو)
وزن۔ مفاعلن، فعلاتن، مفاعلن، فعلن

گو ان چار بحروں کی قید نہیں بعض خاندانوں نے ان بحروں کے علاوہ بھی دیگر بحروں میں طبع آزمائی کی ہو۔ مثلاً حضرت عشق نے بحر متقارب میں مرثیہ کہا ہے۔

ع دستاروں کی آمد ہو کالی گھٹا میں
وزن۔ فعولن فعولن فعولن فعولان

بحر خفیف میں بھی مرثیہ کہا ہے۔
مطلع عشق تاج سر فصاحت ہے۔
وزن۔ فاعلاتن مفاعلن فعلن۔

سید میرزا صاحب تعشق نے بھی بحر خفیف میں مرثیہ کہا ہے۔
مطلع۔ ماں سے اصغر وداع ہوتے ہیں
وزن۔ فاعلاتن مفاعلن فعلان

بحر مجتث میں میر انیس نے طبع آزمائی کم کی ہے

اور حضرت نفیس علیہ الرحمہ نے بہت زیادہ مرثیے لکھے ہیں۔

مُجتَمِع :- (بالفتح و فتح سوم و کسر چہارم) اکٹھا ہونے والا، جمع ہونے والا۔ عربی صفت صیغۂ اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُجتَمَع :- (بفتح چہارم) اکٹھا کیا گیا، جمع کیا گیا جمع، موجود، عربی صیغۂ اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بر پا ہے شور گھاٹ پہ ہیں مجتمع سوار
نزدیک ہے کہ ڈال دیں دریا میں راہوار — تعشق

مُجتَمِعاً :- (بضم اول و کسر چہارم) مجموعی حالت میں۔ بالاجتماع، از روئے اجتماع۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ تم بیکار پریشان ہو خدا رحم کرے گا۔ سردست کل حالات فرداً فرداً نہیں تو مجتمعاً ضرور بہتر ہیں۔

مُجتَنِب :- (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) علیحدگی اختیار کرنے والا، پرہیز کرنے والا اجتناب کرنے والا۔ عربی صفت، صیغۂ اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُجتَہِد [۱] :- (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) کوشش کرنے والا، جد و جہد کرنے والا، سعی کرنے والا۔ عربی صفت، صیغۂ اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُجتَہِد [۲] :- ٹھیک اور عمدہ راستہ نکالنے والا، راہ صواب پیدا کرنے والا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُجتَہِد [۳] :- امامیہ مذہب کا فقیہ، پیشوائے مذہب اہل شیعہ، امامیہ مذہب کا وہ عالم جو درجۂ اجتہاد پر پہنچ گیا ہو۔ عربی مذکر، اسم فاعل، شیعوں کی خاص اصطلاح۔

صدائیں دل سے دیتے ہیں بندگان علم و فن
خدا کی ہیں یہ مجتہد وحید روزگار ہے
محشر لکھنوی

قول فیصل۔ فقہ کی اصطلاح میں مجتہد اس عالم کو کہتے ہیں جو قرآن مجید اور احادیث پر اتنا عبور رکھتا ہو کہ وہ احکام شرعیہ کا قرآن و حدیث کی روشنی میں صحیح استنباط کر کے فتویٰ دے خود مجتہد پر کسی کی تقلید حرام ہوتی ہے مجتہد کے فتاویٰ پر عمل کرنے والے کو مقلد کہتے ہیں۔ مجتہد کو مقلَّد (بتشدید سوم مفتوح) کہتے ہیں۔

تعظیماً مجتہد العصر اور مجتہد العصر والزمان کی ترکیبوں سے بھی بولتے ہیں جیسے وہی ثریا بیگم اب اتنا بی نکاح کرتے ہوئے شرماتی ہیں یہ وہی ثریا بیگم شوخ ہیں جو نواب سنجر سطوت صاحب کے ہمراہ ہاتھی پر سوار ہو کر جنگل میں شیر کے شکار کے لئے گئی تھیں اور آج حضرت مجتہد العصر والزمان کے سامنے ہوں کرنے سے انکار ہے۔ (فسانۂ آزاد)

عوام اور عام عورتیں اس کے لئے جو عراق سند اجتہاد کے لیے گیا ہو تو کہتے ہیں وہ مجتہدی پڑھنے گئے ہیں یعنی اجتہاد کا علم سیکھنے گئے ہیں۔

مُجتَہِد [۴] :- وہ شخص جو کسی فن میں اتنی مہارت اور عبور رکھتا ہو کہ اس کی بات حرف آخر سمجھی جائے اور گویا اس کو اس فن میں حق اجتہاد حاصل ہو گیا ہو۔ کامل، ماہر۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ مجتہد فن اس محل پر زبانوں پر زیادہ ہے۔ جیسے نظم طباطبائی مرحوم اپنے وقت کے شاعری میں مجتہد فن تھے۔

مَجد :- (بالفتح) بزرگی، عظمت، بڑائی عربی صفت، مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ مجد (بزرگی) یا ذوالمجد والکرم کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

مُجَدِّد :- (بضم اول و فتح دوم تشدید سوم مکسور) تجدید کرنے والا، پرانے کو نیا کرنے والا ایجاد کرنے والا، کوئی کام از سر نو کرنے والا۔ عربی صفت، صیغۂ اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُجَدَّد [۲] :- (بضم اول و فتح دوم و سوم مشدد) از سر نو پیدا کیا گیا۔ عربی صیغۂ اسم مفعول تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مقابل میں ترے حرف آئے خوبان نگاریں پر
ادا و ناز میں موجد ہے تو طرز مجدد کا — محسن

مُجَدَّداً :- (بضم اول و فتح دوم و کسر چہارم مشدد) از سر نو، نئے سرے سے۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُجَدِّدِ وقت :- وہ ولی کامل جو ہر سو برس کے بعد شروع صدی میں پیدا ہوتا ہے صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ حضرات اہلسنت کی خاص اصطلاح ہے۔

مَجذُوب :- جذب کیا گیا، کھینچا گیا عربی صفت، صیغۂ اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مَجذُوب [۲] :- صاحب جذبہ، خدا کی محبت میں

غرق، یادِ الٰہی میں محو۔ ایک قسم فقیروں کی جو اکثر بے سرو پا باتیں کیا کرتے ہیں۔ عربی صفت۔ اصطلاح علمِ تصوف۔

دور سے آتے ہوئے مجھ کو جو دیکھا ناسخ
سالکِ دشتِ جنوں بولے وہ مجذوب آیا — ناسخ

مجذوب :- ۳ (مجازاً) دیوانہ، پاگل، سڑی، سودائی، مست، بیہوش، بے خبر، آپے سے باہر۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جوش میں مجذوب کو سوجھتا کچھ بھی نہیں
ابھرتا ہے ہر سانس میں شدتِ وحشت کا دم — محشر لکھنوی

مجذوب کی بڑ :- بے معنی باتیں، بے سرو پا باتیں، بحیثیت اسم، مونث۔

کہتا ہے یہ کیا اپنی سمجھ میں نہیں آتا
ناصح کی بھی جو بات ہے مجذوب کی بڑ ہے — داغ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "مجذوب کے معنی ہیں وہ شخص جو یادِ الٰہی میں محو اور ظاہری قیود سے آزاد ہو۔ اس کی باتوں میں اتنی تہیں ہوتی ہیں کہ اصل مدعا تک رسائی دشوار ہوتی ہے کوئی کچھ مطلب نکالتا ہے کوئی کچھ۔

اس کے برعکس ایک سڑی پاگل یاوہ گو ایسی باتیں کیا کرتا ہے جن کا سر پیر کچھ نہیں ہوتا۔ داغ کے شعر میں بھی مجذوب کا متذکرہ بالا مفہوم مضمر ہے وہ نہیں کہتا کہ ناصح کی باتیں بے معنی ہوتی ہیں بلکہ مجذوب کی بڑ کی طرح سمجھ میں نہیں آتیں آتش کا شعر اس پر مزید روشنی ڈالتا ہے۔

سمجھ لیتا ہے مطلب اپنے اپنے طور پر سامع
اثر رکھتی ہے آتش کی غزل مجذوب کی بڑ کا — آتش

مؤلف صاحب فرہنگ اثر سے اختلاف کرتا ہے۔ مجذوب کی بڑ کے معنی وہی بے سرو پا اور بے معنی باتیں ہیں جو اصولاً صحیح نہ ہوں۔

مجذورہ :- مربع۔ کسی عدد کو فی نفسہ ضرب دینے سے جو حاصل ضرب پیدا ہوا سے مجذور یا اس عدد کا مربع کہتے ہیں اور اس عدد کو جذر۔ فی نفسہ ضرب کھایا ہوا جیسے چار کا مجذور سولہ۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ علم حساب کی اصطلاح اور عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مجذوم :- کوڑھی، جذامی۔ وہ شخص جس کا جسم آتشکی مادے سے بگڑ گیا ہو اور ٹپک ٹپک کر گرے۔ عربی صفت اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے ایک معنی مبروص بھی لکھے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے مبروص وہ ہے جس کو سفید داغ کی بیماری ہو۔

مجرا :- (بالفتح) جاری ہونے کی جگہ عربی مذکر۔ اسم ظرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُجرا :- ۱ رواں کرنا، رواں کرنے کی جگہ رواں کیا گیا۔ جاری کیا گیا۔ فارسی میں ہر وہ چیز جو بہت سی چیزوں سے شمار میں آئے عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں کسی معنی میں نہیں بولتے

مجرا :- ۲ کٹوتی، منہائی، محسوب کیا گیا منہا کیا گیا۔ اردو صفت، مذکر غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اپنی تنخواہ کے پہلے تم سو روپے مجرا کر لو۔ پھر حساب جوڑو تو ٹھیک آجائے گا

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہے۔ بھئی بھوسے کہہ دو کہ اس کے پانچ روپے اس میں مجرا ہو گئے۔

مجرا :- ۳ ادب کے ساتھ کسی کو سلام کرنا، آداب، بندگی، کورنش، سلام، تسلیمات ملاقات امرا۔ اردو متروک۔

سوز کچھ سخت بنائے آتا ہے
آج مجرے کا پھر جواب ہوا — میر سوز دہلوی

محل صرف۔ یہاں امراء وزراء ارکین سلطنت اور مشیران ابہت حاضر تھے ان کا مجرا و سلام ہوا (طلسم ہوش ربا)

آج دربار کی برخاست ہوئی ہر چند اسیر
کل وہ نکلیں گے تو مجرا مرا اوّل ہوگا — اسیر

مجرا :- ۴ ناچنا گانا، رقص و سرود، طبلے اور سارنگیے وغیرہ کے ساتھ رنڈی کا ناچنا گانا۔ اردو مذکر، رائج۔

محل صرف۔ وہاں کوئی مجرا تو ہے نہیں بے تکلف صحبت ہے چلی چلیے۔ (امراؤ جان ادا)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے معنی لکھے ہیں کہ رقاصوں اور مطربوں کا بیٹھ کر شادیوں کی محفل میں گانا۔"

صاحب فرہنگ اثر نے اس پہ اعتراض کیا ہے کہ:۔

"بیٹھ کر کی قید غلط رقص اور بیٹھ کر مجرا رنڈی کا رقص ہے مجرا دیکھنا اس کا صرف ہے۔

بحر اگر چمکا ستارہ عیش کا
لائی گردوں کا مجرا دیکھیے — بحر

مجرا :- ۵ باریابی، بادشاہوں یا امرا کا

سلام۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

حاضر سلام کو ہے شب قدر شام سے
ہر صبح دم حضور میں مجرا ہو عید کا — منیر

مجرا[۶] :- مرثیہ۔ سلام وغیرہ جس کے مطلع یا اول شعر میں لفظ مجرا یا سلام لاتے تھے۔ اردو، مذکر، قریب بہ متروک۔

قول فیصل۔ اسی جگہ مجرئی سے بھی ابتدا کرتے تھے مگر انیس نے دوسرے مصرعے میں استعمال کیا ہے۔

غیر کی مدح کروں شہ کا ثنا خواں ہو کر
مجرئی اپنی ہوا کھوؤں سلیماں ہو کر — انیس

مجرا بجا لانا :- سلام کرنا، کورنش بجا لانا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

وزیر مملکت آئے امیر مملکت آئے
ہر اک آداب گہ پہ باادب مجرا بجا لایا — امیر

مجرا پانا :- روپیہ وصول پانا، بھر پانا، چڑھا ہوا روپیہ لینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مجرا پانا :- [۲] باریابی پانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ صرف اب قریب بمتروک ہے۔

مجرا دینا :- حساب میں لگا دینا، وضع کر دینا، حساب میں محسوب کر دینا، کاٹ دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔ جیسے ایک ہزار آٹھ سو میں دو سو روپے ہم نے مجرا دے دیئے باقی وصول کر لیئے۔

مجرا عرض کرنا :- لکھنؤ والوں کا بڑا مودب سلام۔

بارے قریب جا کر اس پیر مرد کو مجرا عرض کرتا ہوں کہکر اپنی طرف متوجہ کیا۔ (توبۃ النصوح)
(نور اللغات)

قول فیصل۔ منی لکھتے ہیں کہ لکھنؤ والوں کا بڑا مودب سلام۔ اور شال پیش کی ہے دہلی کی۔ بہر حال لکھنؤ میں عام طور سے زبانوں پر تھا۔ اب قریب بمتروک ہے۔

مجرا عرض ہے :- آداب بجا لاتا ہوں، سلام عرض کرتا ہوں۔ اردو صرف، قریب بمتروک۔

محل صرف۔ حبیب لبیب۔ (چھمی جان) یا حضرت مجرا عرض ہے۔ اس خوش گوئی اور بیہودگی کے قربان۔ ماشاءاللہ کس آن سے.... پرانی صحبتوں کا مرقع کھینچ دیا۔ (فسانہ آزاد)

مجرا کرنا :- وضع کرنا، کاٹ لینا، منہا کرنا، دام وضع کرنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تم کو سو روپے پیشگی دیئے تھے اُن میں دس دن تم نے کام کیا دس دن کی رقم مجرا کر کے باقی مجھے دے دو۔

مجرا کرنا :- [۲] آداب بجا لانا، سلام کرنا، کورنش بجا لانا۔ اردو صرف، قریب بمتروک۔

محل صرف۔ سلیمان کو مجرا کیا۔ خداوند کو سجدہ کرکے دست بستہ سارا ماجرا معرض بیان میں لایا۔ (طلسم ہوش ربا)

ملا نام خدا وہ مرتبہ تجھ کو حسین ہو کر
فلک کرتا ہے مجرا تیری چوکھٹ کو زمیں ہو کر — امیر

مجرا کرنا :- [۳] طوائف کا سازندوں کے ساتھ ناچنا گانا، رقص کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

ارادہ تھا یہی مدت سے میرا
کریں یہ سامنے حضرت کے مجرا — جرأت

محل صرف۔ نہیں مجرا کرنے لگی۔ دو کمسن عورتیں سارنگی لیئے تھیں۔ ایک طبلہ بجا رہی تھی ایک مجیرے کی جوڑی۔ (فسانہ آزاد)

مجرا گاہ :- وہ مقررہ جگہ جہاں سے بادشاہ کو سلام کیا جاتا تھا۔ اردو صفت، مذکر، متروک۔

محل صرف۔ یکایک ہرکارے.... خدمت سلطان میں آ کر پہنچے.... آ کر مجرا گاہ پہ سے شہنشاہ کو مجرا کیا اور زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیا۔ (طلسم ہوش ربا)

مجرا لینا :- حساب میں لگا لینا، محسوب کر لینا، کاٹ لینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

مجرا لینا :- سلام لینا، سلام قبول کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

ع رو کے مجرا تو لیا اور نہ کہا برخوردار — دبیر

مجرا ہونا :- وصول ہونا، وضع ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ تمہاری ساری تنخواہ پچھلے قرضے میں مجرا ہو گئی اس ماہ میں تم کو ایک پیسہ بھی نہیں ملے گا۔

مجرا ہونا :- [۲] ناچ گانا ہونا، رقص سرود ہونا، خوشی کی محفلوں میں طوائف کا سازندوں کے ساتھ ناچنا گانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ بصورت جمع مجرے ہونا بھی بولتے ہیں۔ جیسے ایک جانب خیمہ ہائے زرنگار دبہ تکلف تمام آراستہ اس میں کسبیاں خوش رو.... پھولوں کے زیوروں سے لدی ہوئی عروس شب اول بنی ہوئی کہ مجرے ہو رہے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

مجرے کرنا بھی بولتے ہیں۔

مجرائی :۔ مجرا بجالانے والا، سلام کرنے والا، وہ شخص جو اپنے خداوند نعمت کا آداب بجالایا ہو۔ اردو مذکر، متروک۔

قول فیصل۔ اسی محل پر مجری بھی بولتے تھے۔

غیر کی مدح کروں شہ کا ثنا خواں ہو کر
مجری اپنی ہوا کھوؤں سلیماں ہو کر
انیس

مجرائی :۲ وہ لوگ جو صرف سلام کرنے کی تنخواہ پاتے تھے۔ درباری، امیروں کا درباردار اور سلام کرنے والا۔ اردو صفت، متروک۔

ہیں اگر حاضر نہیں ہوتا حضوری ہیں تو کیا
دم میں مجرائی وہاں میری خبر ہونے کو ہے
میر

قول فیصل۔ اسی جگہ مجری زبانوں پر زیادہ ہے

مجرائی :۔ گھاٹ، جمع پالگان ہنہائی کی گمی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مجرائے آب :۔ (بالفتح) پانی جاری ہونے کی جگہ، پانی بہنے کی جگہ۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مجرب :۔ (بضم اول و فتح دوم و سوم مشدد مفتوح) آزمایا گیا، آزمودہ، تجربہ کیا گیا، ہمارگرہ، تیر بہدف، موثر۔ عربی صفت اسم مفعول، فصیح، رائج۔

علی علی کہو اگر غلو ہیں کہیں نصیری نہ بن کے جلنا
علی علی کہو کہ وقت مشکل عمل مجرب ہے جانبری کا
محشر لکھنوی

قول فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ اس شکل کی صورت میں بھی بول دیتا ہے یعنی من جرب المجرب حلت بہ الندامتہ۔ یعنی جس نے آزمائے ہوئے کو آزمایا اس کو شرمندگی حاصل ہوئی۔

مجربات :۔ تجربہ کی ہوئی چیزیں۔ آزمائے ہوئے نسخے۔ آزمائی ہوئی دوائیں، آزمائے ہوئے علاج عربی جمع، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مجربات اکبری، مجربات بوعلی سینا وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔

مجرب نسخہ :۔ آزمایا ہوا نسخہ، آزمودہ نسخہ وہ نسخہ جسے کئی مرتبہ تجربہ کیا جا چکا ہو۔ اردو ترکیب، رائج۔

سوا تیرے خط مشکیں کے کوئی
مجرب نسخہ سودا نہ پایا
ذوق

قول فیصل۔ مجرب دوا کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے۔

مجرد (بضم اول و فتح دوم و سوم مشدد مفتوح) تنہا، اکیلا، وہ شے جو مادہ سے پاک ہو۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مجرد :۲ ناکتخدا، بن بیاہا، آزاد، غیر شادی شدہ مرد۔ عربی صفت، مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ تم نے خیال نہیں کیا مرزا صاحب جن کے یہاں تم پان برابر کھاتے ہو تقریباً پچاس برس کے ہیں اور ابھی تک مجرد ہیں۔

قول فیصل۔ اسی جگہ عوام اور عورتیں بن بیاہا اور بن بیاہے بولتی ہیں۔

مجرد :۳ وہ شخص جو دنیا سے الگ ہو گیا ہو، تارک الدنیا، دنیاوی لذات کو چھوڑ دینے والا۔ عربی صفت، مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مجرد :۴ غیر محسوس، غیر مادی وجود، وجود بے جسم، وہ شے جو مادے سے پاک ہو عربی صفت مذکر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کی جمع مجردات ہے۔

مجردات :۔ ملائکہ، ارواح، عقول عشرہ عربی مذکر، فلاسفہ کی اصطلاح، قلیل الاستعمال

مجرد رہنا :۔ آزاد رہنا، بن بیاہا رہنا، شادی نہ کرنا۔ اردو مصدر، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ شادی کے بعد بھی مباشرت نہ کرنے اور عورت سے دور رہنے کے معنوں میں بھی زبانوں پر ہے جیسے زوار پہلوان باوجود شادی ہونے کے دس برس مجرد رہ کے پہلوانی کرتے رہے۔

مجرد سب سے اعلیٰ ہے نہ سسرا ہے نہ سالا ہے :۔ مجرد سب جھگڑوں سے پاک اور بری ہوتا ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ یہ عوام کی زبان ہے لیکن قلیل الاستعمال ہے۔

مجردی :۔ تجرد، تنہائی، آزادی، عورت سے دوری، عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مجرم :۔ (بضم اول و کسر سوم) جرم کرنے والا، قصوردار، خطا دار، گنہگار، عربی مذکر، صیغہ اسم فاعل، فصیح، رائج۔

زمانے میں نہ یہ مجرم پناہ میں ہوگا
سفر ضرور ہے کیا حال راہ میں ہوگا
میر عشق

قول فیصل۔ تانیث کے لئے بقاعدہ عربی "مجرمہ" مستعمل ہے جو قلیل الاستعمال ہے جیسے۔ ساحرنے یہ سمجھ کر کہ یہاں سے لشکر اسلامیاں قریب ہے مبادا اس مجرمہ کو قتل نہ کر سکوں .... شاہ ماہر کے اپنی زمین حکومت میں آیا۔
(طلسم ہوشربا)

مجرم کی عربی جمع مجرمین ہے اور فارسی جمع مجرمان ہے۔

مجرم اشتہاری:۔ وہ مجرم جس کی گرفتاری کی بابت اشتہار ہوچکا ہو۔ فارسی ترکیب قانون کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ اس جگہ اشتہاری مجرم عام طور سے زبانوں پر ہے۔

مجرم ٹھہرانا:۔ الزام ثابت کرنا، قصوروار ٹھہرانا، قابل بازپرس یا سزا قرار دینا اردو مصدر، قانون کی اصطلاح

قول فیصل۔ اسی جگہ مجرم قرار دینا بھی بولتے ہیں

مجرم عادی:۔ وہ مجرم جو بار بار کوئی جرم کرے، پیشہ ور جرم کرنے والا، فارسی ترکیب قانون کی اصطلاح۔

قول فیصل۔ عام طور سے عادی مجرم کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

مجرم فراری:۔ (قانون) بھاگا ہوا مجرم۔ مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

مجرم ہونا:۔ خطاوار ہونا، قصوروار ہونا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بہرحال میں نے جرم کیا اور مجرم ہوں وہ بھی اتفاقی مجرم آپ مجھے جو سزا دینا چاہیں دے سکتے ہیں۔

مجروح:۔ (بفتح اول و واؤ معروف) زخمی، گھائل وہ شخص جس کے زخم لگا ہو چوٹ کھایا ہوا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

آپ دیکھے جائیے میرے دل مجروح کو
زخم میں اتری ہوئی تلوار رہنے دیجیے — رجا دیدہ کھنوی

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے جو فصیح و رائج ہے۔

مجروح ہوئے آج علی گھر میں خدا کے
چلاتے ہیں جبریل امیں خاک اڑا کے — لاعلم

مجروح:۔ وہ بیان جو ناقابل قبول ہو۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مجروح:۔ تخلص حضرت میر مہدی حسین صاحب خلف الصدق جناب میر حسن صاحب یادگار دہلوی جو فی زماننا اساتذہ دہلی کی ایک چراغ سحری روح پرفتوح اور خاندانی شاعر ہیں۔ آپ ہی نے سب سے زیادہ جناب اسداللہ خاں غالب علیہ الرحمہ کی صحبت اور اصلاح سے فیض پایا ہے حضرت غالب کو آپ پر بڑا ناز تھا۔ اردوئے معلی میں آپ کے نام کے خط جابجا ہیں۔ اسی انشائے غالب کا دیباچہ بھی آپ ہی کا لکھا ہوا ہے۔ ریاست الور سے تحصیلداری کی پنشن پاتے اور اسی میں گزر فرماتے تھے۔ نمونہ اشعار

حرف تم اپنی نزاکت پہ نہ لانا ہرگز
ہاتھ بیداد و ستم سے نہ اٹھانا ہرگز
تم بھی چوری کو نفیس ہو نہ کہو گے اچھا
اب ہمیں دیکھ کے آنکھیں نہ چرانا ہرگز
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے میر مہدی مجروح کے نام سے مشہور ہیں۔

مجری:۔ وہ ناچنے والا جو بیٹھ کر گائے

باری باری سے جو پری ہے
راجہ اندر کی مجرئی ہے — نسیم (نوراللغات)

قول فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

مجری:۔ سلام کرنے والا۔ اردو مذکر، قریب بہ متروک۔

جس مجری کو عشق امام حجاز ہے
اس کے لیے ازل سے در خلد باز ہے — ضمیر

مجری مرنے کا غم تشنہ کو نہ جینے کا تھا
قلق اصغر کے مگر پانی نہ پینے کا تھا — انیس

مجرے کو جھکنا:۔ سلامی دینا، سلام کرنا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک

ع مجرے کو جھک گئے رفقا ہاندھ کر پرے — انیس

قول فیصل۔ اسی جگہ مجرے کو خم ہونا بھی بولتے تھے۔

کیواں قریب ہے کہ بنے لشکر علم
مجرے کو دور سے فلک ہفتم سر ہوا خم — اوج

مجزا:۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم) جزو جزو الگ کیا گیا۔ ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا۔ عربی اسم مفعول، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

تار گیسو کا تصور باعث شیرازہ ہے
دفتر خاطر مجزا تھا مجلد ہو گیا — امیر

مجسٹریٹ:۔ Magistrate

فوجداری کا حاکم۔ فوجداری معاملات کے مقدمات کا فیصلہ کرنے والا۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ سٹی مجسٹریٹ، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا ضلع مجسٹریٹ، اسپیشل مجسٹریٹ، آنریری مجسٹریٹ کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

مجسٹریٹی:۔ مجسٹریٹ کا عہدہ، مجسٹریٹ کی اسامی۔ اردو مونث، رائج۔

مجسٹریٹی:۔ اختیار۔ حکومت (نوراللغات)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے جیسے آپ کی مجسٹریٹی یہاں نہیں چلے گی۔

اس جگہ گورزی بالاٹ صاحبی زبانوں پر زیادہ ہے

مِجَسطی :- (بکسر اول و فتح دوم) یونانی زبان میں حکیم بطلیموس کی ترتیب دی ہوئی کتاب کا نام۔ جس کا فارسی ترجمہ محقق طوسی نے کیا۔ یونانی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کبھی کرتا تھا مجسطی پہ حواشی تحریر
کبھی کرتا تھا اشارات شفا کی صحت — ذوق

قول فیصل۔ یونانی زبان میں اس لفظ کے معنی ترتیب کے ہیں۔

صاحب برہان قاطع نے لکھا ہے کہ ایک کتاب کا نام ہے جو اقلیدس حکیم یونانی کی تصنیف ہے لیکن یہ غلط محض ہے کیونکہ مجسطی حکیم بطلیموس قلوذی کی تصنیف ہے نہ کہ اقلیدس کی۔

صاحب فرہنگ ناصری نے برہان پر اعتراض کیا ہے لیکن خود اس کے اعراب غلط لکھے ہیں۔ یعنی (بکسر اول و فتح ثانی) صحیح نام اور اعراب وغیرہ حسب ذیل ہیں۔

مَجِسطی بفتح میم وکسر جیم و مِجِسطی بکسر میم وجیم) ایک کتاب کا نام جس کو بطلیوس قلوذی نے ۱۴۸ھ میں تالیف کیا اس میں علم ہیئت و ریاضی کے دقیق مباحث مندرج ہیں یونانی میں (میجالی سنتا کسیس) کے نام تھا۔ عربوں نے میجاکسیس۔ بنایا بعد ازاں مجسطی ہوگیا۔ خلیفہ مامون کے عہد ۸۲۷ء میں حنین بن اسحاق نے اس کا عربی ترجمہ کیا۔ حجاج بن یوسف و ثابت بن قرہ نے اس کی تجرید کی بعد میں محقق طوسی نے ترجمہ کی اصلاح کی۔ الفضل بن حاتم تبریزی نے شرح لکھی اور محمد بن جابر البتانی نے اختصار کیا۔ (قاموس الاغلاط)

مُجَسَّم :- (بضم اول و فتح دوم و سوم مشدد) جسم رکھنے والا، وہ چیز جس میں طول و عرض و عمق ہو، عربی صفت فصیح، رائج۔

محل صرف۔ لیجئے آغا باقر کے امام باڑے میں کھٹ سے داخل۔ او ہو ہو ہو۔ خدا کی قدرت مجسّم نظر آتی ہے۔ واہ میاں باقر کیوں نہ ہو نام کر گئے چکا چوند کا عالم ہے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ اس کی جمع مجسّمات ہے۔

مُجَسَّم :- سراپا، سر سے پاؤں تک۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

ایک ایک ہر دو زور میں عالم فریب تھا
ہر کوئی سر تا سر مجسّم فریب تھا — اوج

کیا رخ اپنے مرکز کی طرف حسن مجسم نے
یہ قدرت ناظران بزم وحدت دیکھتے جاؤ — محشر لکھنوی

مُجَسَّمَہ :- کسی جسم کی نقل جو پتھر لوہے یا کسی اور دھات سے بنائی جائے۔ عربی صفت مذکر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آج کل کیفی اعظمی کا مجسمہ ان کی زندگی میں ہی تیار کیا جا رہا ہے۔

مجھکو :- مجھ کو کا مخفف، میرے تئیں، مجھے مرا، مارا۔ ہندی صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب عام طور سے مجھ کو (ہا ہندی) کے ساتھ ہی لکھتے اور بولتے ہیں۔

مجکو پاتا ہے تو تلوار کو نہیں پاتا :- چھری کو نہیں پاتا زیادہ بولتے ہیں۔ یعنی دشمن جان ہے کیا کرے کہ بس نہیں چلتا۔ ہندی محاورہ۔

اللہ یہ دشمن ہے اے شوخ تو میرا اب
جب مجھکو تو پاتا ہے تلوار نہیں پاتا — انشا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے مجھ کو پاتا ہے تو چھری کو نہیں پاتا، چھری کو پاتا ہے تو مجھ کو نہیں پاتا۔ عوام اور عورتیں بولتی ہیں۔

مجکو پیٹے :- میرا ماتم کرے، ہے ہے کرے ہمیں کھائے، ہمارا جنازہ دیکھے۔ ہندی قسم، عورتوں کی زبان۔

میں کہا دل میں درد ہے میرے
ہنس کے بولا کہ چل خدا نہ کرے
پھر جو کچھ دھیان آگیا تو کہا
مجکو پیٹے اگر دوا نہ کرے — تاباں (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ میں بغیر (ہا) نہیں بولتے مجھ کو پیٹے عورتیں بولتی ہیں۔

مُجَلّا :- جلا کیا ہوا، چمکایا ہوا، روشن صاف، ظاہر، آشکارا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ قدیم سے اس کا املا مجلّٰی ہے اب مندرجہ بالا طریقہ سے بھی لکھنے لگے ہیں۔

مُجَلَّد :- جلد بندی کیا ہوا، جلد باندھا ہوا وہ کتاب جس کی جلد سازی کی گئی ہو عربی صفت اسم مفعول فصیح، رائج۔

تار گیسو کا تصوّر باعث شیرازہ ہے
دفتر خاطر مجزا تھا مجلّد ہوگیا — اسیر

قول فیصل۔ بصورت نفی غیر مجلد بھی بولتے ہیں

مُجَلَّد :- کتاب، جلد، نسخہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں زبانوں پر نہیں ہے اس جگہ جلد یا نسخہ بولتے ہیں۔

مَجالِس :- (بفتح اول وکسر سوم) بیٹھنے کی جگہ، جائے جلوس، جلسہ، وہ مقام جہاں

لوگ جمع ہوں۔ عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

منت ہے دیدۂ چشم میں اس دل کباب کی
ہو عین کعبہ میں مجلس شراب کی رشک

مجلِس :۔ ۲ (بفتح اول و کسر سوم) وہ لوگ جو بغرض عزائے سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام ایک جگہ جمع ہوں اور اس میں ذکر فضائل و مصائب شہدائے کربلا ہو۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جناب سے استدعا ہے کہ پرسوں غریب خانے پر مجلس ہوگی۔ وقت کی پابندی کے ساتھ شرکت فرمائیں۔

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے معنی لکھے ہیں کہ شہدائے کربلا کے ماتم اور فاتحہ کا مجمع۔

صاحب فرہنگ آصفیہ نے معنی لکھے ہیں کہ انجمن عزائے سید الشہداء حضرت امام حسینؑ۔

صاحب سرمایۂ زبان اردو حضرت جلال لکھنوی نے لکھا ہے کہ۔

"اصطلاح میں اہل ہند کی امام حسینؑ کی بزم عزا کو کہتے ہیں"

مولف تائید کرتا ہے کیونکہ اکثر و بیشتر یوں بھی بولتے ہیں کہ "ناظم صاحب کے امامباڑے سے پوری مجلس اٹھ کے مدرسۂ ناظمیہ آگئی۔"

ظاہر ہے کہ یہاں مراد جگہ سے نہیں بلکہ صرف مجمع سے ہے۔ بعض حضرات انھیں معنوں میں ترکیب سے بھی بولتے ہیں جو قابل غور ہے احتیاط لازم ہے اس لئے کہ عربی اور فارسی میں ان معنوں میں استعمال نہیں ملتا ہے۔ اس کی جمع مجلسیں اور مجلسوں ہے۔ اور عربی جمع مجالس بھی رائج ہو۔

مجلس اور محفل کا فرق یہ ہے کہ مجلس اس مجمع کے لئے مستعمل ہے جو بغرض عزاداری امام حسینؑ جمع ہو۔ اور محفل اس مجمع کے لئے جو کسی خوشی و مسرت کے سلسلے میں جمع ہو یا کسی خوشی کی تقریب میں ہو جیسے عیدین اور ذکر ولادت حضرت ختمی مرتبت اور ائمہ اطہار علیہم السلام میں ہو۔

مجلس :۔ ۳ وہ ذکر، بیان یا تقریر جو عزائے حسینؑ کے سلسلے میں ہو اور شہدائے کربلا علیہم السلام کے فضائل اور مصائب کا ذکر ہو۔ اردو مونث۔ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کل ناظم صاحب کے امامباڑے میں مولانا سید مظفر حسین صاحب قبلہ طاہر جرولی نے پورے تین گھنٹے بہت کامیاب مجلس پڑھی۔

مجلس :۔ ۴ بزم، سوسائٹی، کمیٹی، انجمن، بورڈ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مجلس مشاورت، مجلس استقبالیہ، مجلس وزراء وغیرہ کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

مجلِس افروز :۔ (بلا اضافت) مجلس کو رونق دینے والا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

ع مجلس افروز ہو مذکور وفاداری حر انیس

مجلس آراستہ کرنا :۔ بزم سجانا، بہت اہتمام کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

تم اگر آؤ تو وہ آراستہ مجلس کر دوں
گل رہے کشمیر میں باقی نہ مے شیراز میں امیر

قول فیصل۔ زیادہ تر اس جگہ بزم اور محفل آراستہ کرنا بولتے ہیں۔

مجلس برہم ہونا :۔ صف بندی میں فرق آنا نشست کا انتظام بے قاعدہ ہو جانا۔ اردو مصدر، ترک یہ متروک۔

کیا بادہ کشوں مجلس رفتے ہوگئی برہم
اترے ابھی قطرے نہیں دو چار گلے میں ناسخ

قول فیصل۔ بصورت جمع مجلسیں برہم ہونا بھی بولتے تھے۔

مجلسوں کی مجلسیں برہم ہوئیں
لوگ وے پل مارتے کیدھر گئے میر

مجلس بھری ہونا :۔ پوری محفل، پورا مجمع کل حاضرین بزم۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

امیر اس بدگماں کے کان تک پہنچے تو پھر کیا ہو
بھری مجلس میں کہتے ہو کہ ہم خالی نہیں رہتے امیر

قول فیصل۔ زیادہ تر اس جگہ بھری محفل میں، بھرے مجمع میں بولتے ہیں۔ جیسے کل اس نے مجھ سے بھرے مجمع میں ایک ایسا سوال پوچھ لیا جو میں نہیں جانتا تھا بہت شرمندگی ہوئی۔

اگر "بھری مجلس میں" بولیں گے تو اس سے عام معنی مراد نہ ہوں گے بلکہ صرف سید الشہداء حضرت امام علیہ السلام کی عزا سے متعلق ہوں گے۔ جیسے تم نے کل یہ کیا کیا کہ بھری مجلس میں اس سے روپیوں کا تقاضہ کر لیا بے چارہ شرم سے پانی پانی ہو گیا۔

مجلس پٹوانا :۔ مجلس میں تہلکہ ڈالنا۔

کہانی مرے درد کی کچھ نہ تھی
مگر ساری مجلس کو پٹوا گئی امیر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کا صرف شاعر نے عام مجمع کے لئے کیا ہے لیکن صرف جناب سید الشہداء کی مجلس کے لئے ہے جیسے مولانا سبط حسن صاحب قبلہ نے ایسی مجلس پڑھی کہ مجلس کو پٹوا دیا گھر تک لوگ روتے ہوئے گئے۔

مجلسِ حیراں :۔ (باضافت) ایک قسم کی

نہایت عمدہ مسّی۔ اردو مونث، قریب بمتروک

کسی کی مجلس جیراں کی حسرت میں ہوں آوارہ
گل نرگس سے مطلب کیا مجھے سوسن سے مطلب کیا شرف

مجلس خانہ:- وہ جگہ جہاں مجلس کے لوگ جمع ہوتے ہیں، مجلس جمع ہونے کا مقام دربار، دیوان عام۔ (نور اللغات)

کسی بزرگ کے آستانے کا وہ مقام جہاں بیٹھ کر مشائخ لوگ قوالی سنتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مجلس خانہ:- امام حسینؑ کے ماتم کی مجلسیں ہونے کا مقام (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ امام باڑہ، حسینیہ وغیرہ بولتے ہیں۔

مجلس شوریٰ:- وہ مجلس جس میں انتظام کے متعلق صلاح و مشورہ کیا جائے۔ مجلس مشاورت فارسی ترکیب، صفت فصیح، رائج۔

مثال انشاء اللہ مجلس شوریٰ میں جس کو لوگ کمیٹی منتظم ریاست کہتے ہیں آپ کے استحقاق پیش کر دیے جائیں گے۔ (توبۃ النصوح)

مجلس کرنا:- جلسہ کرنا، لوگوں کو جمع کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام معنوں میں مستعمل نہیں ہے صرف ذکر فضائل و مصائب شہدائے کربلا میں لوگوں کو جمع کرنا کے معنوں میں بولتے ہیں۔

مجلس کرنا:- عزائے سید الشہداء و شہدائے کربلا کے سلسلہ میں لوگوں کو جمع کر کے فضائل و مصائب شہدائے کربلا کے بیان کرنا۔ اردو مصدر فصیح، رائج محل صرف۔ اگر تمہیں مجلس کرنا ہے تو مدرسہ ناظمیہ میں مجلس کی بنا کرو وہاں سنکھوں کا کافی انتظام ہے۔ موسم کافی گرم ہے۔

قول فیصل۔ عام اس سے کہ مرثیہ پڑھا جائے یا حدیث خوانی ہو یا سوز خوانی اس کو مجلس ہی کہتے ہیں۔ اس کے مختلف صرف ہیں جیسے مجلس خوب چلی یعنی بہت واہ واہ ہوئی۔ مجلس نہ چلنا یعنی مجلس میں بہت کم تعریف ہوئی یا بالکل نہیں ہوئی۔ مجلس کٹھن ہونا، مجلس کا میاب ہونا، مجلس ختم ہونا، مجلس شروع ہونا، مجلس شروع کرنا یا شروع کرانا، مجلس پڑھنا یا پڑھوانا وغیرہ جیسے آج کی مجلس تم مرزا محمد اطہر صاحب سے پڑھوا لو کل ہم پڑھ دیں گے۔

مجلس کی رونق:- مسخرا، عورتوں کی زبان صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ محفل یا جلسہ کی رونق کہہ دیں گے وہ بھی خصوصیت کے ساتھ نہیں مجلس کی رونق بولتے ہی نہیں۔

مجلس گرم ہونا:- مجلس میں رونق آنا، مجلس والوں پر رقت طاری ہونا۔ اردو مصدر، قریب بمتروک

بیا افسانہ کہہ واعظ تو شاید گرم ہو مجلس
قیامت تو پرانا حال ہے روز جدائی کا امیر

مجلس میں شیخ شیلنٹے مینج:- یہ دونوں ان دو نقالوں پر خرابی ہی پیدا کرتے ہیں۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مجلس نویس:- بزم کے حالات لکھنے والا زندگی کے واقعات لکھنے والا۔ فارسی ترکیب قریب بہ متروک

مجلس نویس کس کے ہیں یہ کاتب عمل
لکھ لکھ کے بھیجتے جو ہیں حال آسمان پر امیر

مجلسی:- وہ شخص جو شریک جلسہ ہو وہ شخص جو شریک مجلس ہو، اہل مجلس۔ عربی مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ بزم عزائے سید الشہداء میں شریک ہونے والے کے لئے جب بولیں گے تو یہ لفظ مخصا اردو ہو جائے گا۔

مجلسی:- (بفتح اول و کسر سوم) محمد باقر بن محمد تقی کا لقب۔ عربی۔

قول فیصل۔ صاحب نجوم السماء لکھتے ہیں کہ آپ کی ولادت ۱۰۳۷ھ میں ہوئی "جامع کتاب بحار الانوار" سے آپ کا سن ولادت نکلتا ہے۔

آپ کا شمار شیعوں کے اعاظم و اکابر علماء و محدثین اور ثقات فقہاء و مجتہدین میں ہوتا ہے۔ آپ اپنے عہد میں زہد و رشاد و تقویٰ، عظمت و جلالت قدر اور مدارج اجتہاد و مراتب احتیاط و کمالات علوم میں ایک امتیازی شان اور حیثیت کے مالک تھے نہ صرف عجم بلکہ عرب میں بھی آپ کو خصوصی عزت و عظمت حاصل تھی۔

آپ کے تصنیفات و تالیفات کی تعداد ساٹھ عدد ہے اگر بحار الانوار جس کی ۲۵ جلدیں ہیں اور حیات القلوب جس کی تین جلدیں ہیں ایک ایک کتاب شمار کریں۔

شیخ یوسف بحرانی۔ "لؤلؤۃ البحرین" میں آپ کے وصف میں لکھتے ہیں نہ علامہ مجلسی کے زمانہ میں نہ ان کے قبل اور نہ ان کے بعد کوئی ایسا عالم گزرا ہے کہ جس نے ان کی طرح اور ان کے مثل اپنے تصنیفات و تالیفات سے ترویج دین اور احیائے سنت رسولؐ اس طرح کی ہو۔

آپ مجلسی دار السلطنت اصفہان میں شیخ الاسلام تھے اور دینی اور دنیوی دونوں حکومتیں کر رہے تھے امام جمعہ و جماعت بھی تھے ۔

علامہ مجلسی کو بہت سے اعاظم و اکابر علماء سے اجازۂ روایت احادیث حاصل تھا جیسے شیخ عبد اللہ بن جابر عاملی ، فاضل جلیل سید شرف الدین علی بن حجۃ اللہ الحسینی شوشتانی آپ کے اساتذہ میں جناب ملا حسن علی بن ملا عبد اللہ شوستری ، سید الکملا امیر رفیع الدین نائینی ۔ ملا محسن کاشانی ، سید محمد مومن استرآبادی شیخ علی بن شیخ محمد بن شیخ حسن بن شہید ثانی وغیرہ ہیں ۔

آپ کے تصنیفات و تالیفات میں سب سے اہم اور عظیم کتاب بحار الانوار ہے کہ جو پچیس جلدوں پر مشتمل ہے اور مذہب امامیہ میں ابھی تک ایسی کتاب جو جامع احادیث متاخرین و متقدمین ہو نہیں چھپی ۔

(لیکن چودھویں صدی ہجری کے ایک عظیم عالم صدر المحققین حجۃ الاسلام مولانا سید محمد سعید صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان طاب ثراہ آل صاحب عبقات متوفی ۱۳۸۷ھ "مسانید العصمۃ" کی ۴۸ جلدیں لکھ کے علامہ مجلسی سے بڑھ گئے ہیں)

بحار الانوار کی پچیس جلدوں میں الگ الگ موضوعات ہیں جیسے کتاب العلم والعقل، کتاب التوحید کتاب العدل والمعاد، کتاب الاحتجاجات المناظرات کتاب قصص الانبیاء علیہم السلام کتاب تاریخ احوال نبینا صلی اللہ علیہ و آلہ، کتاب الامامت جوامع احوال الائمہ ع ۔ کتاب تاریخ امیر المومنین فضائلہ و احوالہ و کتاب تاریخ فاطمہ و الحسن و الحسین جمیع ائمہ اطہار، کتاب الغیبۃ و احوال الحجۃ القائم عج کتاب السماء و العالم فی احوال العرش و الکرسی و الافلاک و العناصر و الموالید و الملائکۃ و الجن و الانس و الوحوش و الطیور وغیرہم ۔

آپ کے دیگر تصانیف و تالیفات میں مرآۃ العقول جو آل رسول کے احادیث کی شرح میں ہے ۔ کتاب ملاذ الاخیار یعنی شرح تہذیب الاخبار مصنفہ شیخ الطائفہ ابو جعفر طوسی ۔ کتاب شرح چہل حدیث ۔ کتاب فوائد طریفہ و رسالہ وجیزہ در علم رجال ، رسالہ اعتقادیہ ، رسالہ اوزان و مقادیر شرعیہ ، رسالہ شکیات نماز ، کتاب عین الحیات در ترجمۂ احادیث و مواعظ آنحضرت کہ جو حضرت ابوذر سے ارشاد فرمائے تھے) و مشکوٰۃ الانوار ، حلیۃ المتقین اس کا موضوع سورہائے قرآنی اور ادعیہ کے خواص و اثرات ہے

حیاۃ القلوب ۔ اس کی تین جلدیں ہیں ، پہلی جلد میں انبیائے گزشتگان اور ان کے ہمعصر بادشاہوں کی تاریخ ہے ۔

کتاب تحفۃ الزائر ، کتاب جلاء العیون مقیاس المصابیح ، ربیع الاسابیع ، زاد المعاد ، رسالہ رجعت ، طریق النجاۃ ، رسالہ جنائز ، رسالہ کبیرہ در اعمال حج) رسالہ مفاتیح الغیب رسالۂ زکوٰۃ ، رسالہ کفارات ، رسالہ نماز شب ، رسالہ در تحقیق معنی بدئ ، رسالہ جبر و تفویض ، رسالہ صواعق الیہود و کتاب حق الیقین وغیرہ یہ کتاب علامہ کی آخری تصنیف ہے ۔

آپ کی وفات ۲۷ رمضان المبارک ۱۱۱۱ھ میں ہوئی آپ عام طور سے علامہ مجلسی کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں ۔

مولانا ازہری نے آپ کی تاریخ کہی ۔

ازہری گفت سال تاریخش
باقر علم شد روان بجناں
۱۱۱۱ھ

مُجَلَّہ :- (بالفتح و تشدید لام مفتوح) کتاب رسالہ ، موقت رسالہ ۔ عربی مذکر ، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ بضم میم مُجلّہ یا بہ کسرِ میم مِجلّہ کہنا غلطی ہے ۔ اس کی جمع مجلات ہے ۔

مُجَلِّی :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم) روشن کرنے والا، صاف کرنے والا، جلا کرنے والا ، جلا دینے والا ۔ عربی صفت ، اسم فاعل ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال

مُجَلّٰی :- (بضم اول و فتح دوم تشدید سوم و الف بمعنی) جلا دیا گیا ، صاف ، روشن آشکارا ۔ عربی صفت ۔ اسم مفعول ، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ۔

مِجْمَر :- (بکسر اول و فتح سوم) وہ ظرف جس میں خوشبو کی چیزیں جلاتے ہیں ، اگر سوز عود دان ۔ عربی مونث ۔ اسم ظرف تعلیمیافتہ طبقے کی زبان ۔

طلائی مشک و عنبر سوز اگر سوز
صبح مجمر میں تھیں محفل افروز (سراج المضامین)

قول فیصل ۔ انگیٹھی کے معنوں میں عام طور سے زبانوں پر ہے ۔

وہ آیا شب کو جو سرما میں یہ گھبرایا
طلائی شمع تو مجمر میں اور لگن میں آگ (رند)

دہلی میں یہ لفظ مذکر استعمال ہوتا ہے ۔

سینے میں ہر داغ اخگر ہوگیا
دیکھ جس کو سرد مجمر ہوگیا — داغ

مجمع: (بفتح اول وسوم) جمع ہونے کی جگہ وہ جگہ جہاں کسی مقصد سے لوگ جمع ہوں۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔

وہی تھے مجمع علم وفضائل
وہی تھے مرجع خاص افاضل (معراج المضامین)

مجمع بمعنی ہجوم، بھیڑ، انبوہ، کثرت لوگ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

تشنہ کاموں کا یہ مجمع تھا کہ ملتی نہ تھی راہ
سقے بھر بھر کے کٹوروں کو یہ کہتے تھے کہ آہ — انیس

قول فیصل۔ جائے جمع کے معنی میں یہ لفظ عربی ہے اور اس مجمع کے معنی میں جو جمع ہو اس معنی میں اردو ہے۔ اس میں بڑے بڑے اساتذہ نے دھوکا کھایا ہے۔ مجمع بمعنی انبوہ کثیر یہ اہل ہند کی اصطلاح ہے۔ حضرت داغ نے ترکیب سے مجمع کثیر کے معنوں میں ترکیب سے استعمال کرکے دھوکا کھایا ہے۔

کہاں رہ کے توبہ نباہوں الٰہی
کہ جنت میں بھی مجمع حور نکلا — داغ

حضرت محشر لکھنوی نے بھی بترکیب نظم کرکے دھوکا کھایا ہے۔

محرومئ تقدیر نے رکھا نہ کہیں کا
لپٹا رہا دامن سے مرے مجمع آفات — محشر لکھنوی

حضرت عشق لکھنوی اس مسئلے میں محتاط تھے انھوں نے اس لفظ کو ترکیب کے ساتھ مجمع کثیر کے معنوں میں کہیں یہ استعمال نہیں کیا فرماتے تھے کہ یہ ساختۂ اہل ہند ہے لہٰذا اردو ہے تو ترکیب کے ساتھ استعمال صحیح نہیں ہوسکتا۔

مجمع اعدا، مجمع عام، مجمع کثیر وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے جو صحیح نہیں ہے جیسے —

میاں آزاد ... سوچے کہ جیل کے محرم لکھنؤ کا دیکھ لیں۔ دیکھتے کیا ہیں کہ گھر گھر شیون وشین گھر گھر بکا وبین۔ گریہ وزاری، اشکباری، جم غفیر، مجمع کثیر۔ (فسانۂ آزاد)

مجمع اخلاق: — اخلاق کا مجموعہ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ زیادہ تر اس جگہ مجموعۂ اخلاق مجموعۂ صفات کی ترکیبوں سے بولتے ہیں اسی جگہ مجسمہ اخلاق بھی زبانوں پر ہے۔

مجمع البحرین: — وہ جگہ جہاں دو سمندر یا دو دریا ملے ہوں۔ دریاؤں کا ملاپ، وہ جگہ جہاں فارس اور روم کے سمندر ملے ہیں۔ عربی ترکیب، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان

دریگانہ دریائے مجمع البحرین
بخوں طپیدۂ کرب وبلا امام حسین علیہ السلام

مجمع البحرین: بمعنی وہ مقام جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خضر کی باہم ملاقات ہوئی تھی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "بعض کے نزدیک حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کی ملاقات ہی علم کے دو دریاؤں کا ملنا تھا"

ان معنوں میں کسی طرح زبانوں پر نہیں ہے

مجمع الجزائر: — کئی اکٹھے جزیرے، بہت سے جزائر۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مجمع پھٹنا: — کسی سبب سے مجمع یکایک منتشر ہونا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

مثل صفحہ۔ بڑے جذبات کے ساتھ لوگ حکومت کی مخالفت میں جمع ہوئے تھے کہ گورنر صاحب بہادر گھوڑے پر بیٹھ کے پہنچے خوف سے مجمع پھٹنے لگا۔ گورنر صاحب گھوڑا نکال لے گئے۔

قول فیصل۔ اسی جگہ مجمع کائی کی طرح پھٹنا بھی بولتے ہیں۔

مجمع چھٹنا: — بھیڑ چھٹنا، مجمع کم ہونا۔ پہلے سے جمع لوگوں کا کہیں سے تھوڑا تھوڑا جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

خم کے خم صاف ہوئے اور تھکا ساقی بھی
نہ چھٹا نام خدا مجمع رنداں اب تک — قدر

مجمع خلاف قانون: — قانون کے خلاف ہنگامہ، اژدہام، ناجائز مجمع پانچ یا زیادہ اشخاص کی جماعت جو کسی امر خلاف قانون کے لئے جمع ہو۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ قانون کی اصطلاح ہے۔ اس کا استعمال دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے سلسلے میں ہوتا ہے۔

مجمع عام: — عام لوگوں کا ہجوم، عوام کی بھیڑ، ہنگامۂ عام۔ عام مجمع، کثیر مجمع۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

مُجمَل: — (بضم اول وفتح سوم) اجمال کیا گیا، جو تفصیل کا محتاج ہو، خلاصہ اختصار سرسری مفصل کا عکس۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

وہ کہتے ہیں ابھی تک معنی خلوت بھی مجمل ہیں
میں کہتا ہوں بنوت آئینہ جوہر امانت ہے — محشر لکھنوی

تعریف یہ مجمل ہے داماد پیمبر کی علیہ السلام

مُجمَلاً: — (بضم اول وفتح سوم) اجمالاً

مجملاً:- از روئے اجمال، بالاختصار۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ہر سخن کو نہ اس نے طول دیا
مجملاً حال کچھ بیان کیا — تلق

رہبری طریق عشق کا کام نہیں ہر ایک کا
خضر نے مجملاً اگر کوئی پتا دیا تو کیا — محشر لکھنوی

مجمل حساب:- وہ حساب جو تفصیل کے ساتھ نہ ہو، حساب کا گوشوارہ، خلاصۂ حساب (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مجموع:- جمع کیا گیا، جمع، تمام، سب، میزان کل۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

امر خارج کہ ہے مجموع صفات
ہم کو معلوم نہیں اس کی ذات — مرزا رسوا

مجموعہ:- (بفتح اول و واو معروف و فتح نجم) اکٹھا کیا ہوا، جمع کیا گیا۔ فارسی مذکر فصیح، رائج۔

نگاہیں چند ازل کے روز تو نے مجھ پہ ڈالی تھیں
انھیں کا ایک مجموعہ ہو جواب مستقل دل ہے — عزیز لکھنوی

شیرازہ بہم جب گھڑی بار نفس ٹوٹا
پریشاں ہو گیا مجموعہ اپنے چار عنصر کا — اسیر

مجموعہ[۲]:- جلد، ذخیرہ، خزانہ، مخزن فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

محشر میں بند دفتر عصیاں ہوا اگر
مجموعۂ حواس پریشان رہ گیا — منیر

ہو تنگا نوں سے سی ہو یہ صفت جوڑے کی
خوب مجموعہ ہے اجزائے پریشانی کا — اسیر

قول فیصل۔ کلیات کے معنوں میں بھی مجموعہ بولتے ہیں جیسے مجموعۂ قصائد، مجموعۂ غزلیات وغیرہ۔

مجموعہ[۳]:- پشتارہ، بنڈل، گٹھا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مجموعہ[۴]:- وہ عطر جس میں بہت سے عطر یا مختلف خوشبوئیں ملی ہوں۔ اردو، مذکر، رائج۔

عطر مٹی کا رکھے خاک بسر تجھ کو سوا
کردے مجموعہ پریشانی خاطر کو سوا — اثاثہ

قول فیصل۔ زیادہ تر مجموعے کا عطر اور عطر مجموعہ کہتے ہیں۔

ع مجموعے کا عطر اسے گی تر آنکھ کو لگا دے — رشک

محل ضرب۔ مجموعے کا عطر پریشاں خاطروں کے لیے بہت خوشتر (طلسم ہوش ربا)

مجموعہ[۵]:- حاصل، جمع (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ مجموعی کہہ دیتے ہیں۔

مجموعہ تعزیرات ہند:- وہ قانون جس میں ہندوستان کی سزاؤں وغیرہ کا بیان ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ قانون اور پولیس کی اصطلاح ہے

مجموعۂ قوانین:- قوانین کا ذخیرہ، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مجموعی:- کل، تمام، پورا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل ضرب۔ مجموعی حیثیت سے تو وہ عمدہ آدمی ہیں۔ یوں کوئی خرابی ہو بھی تو آخر بشر ہی ہیں فرشتے تو ہیں نہیں۔

مجموعی قیمت:- کل مالیت، اجتماعی قیمت اردو ترکیب صفت، رائج۔

قول فیصل۔ ان تینوں کتابوں اور چھڈ کا پہول کی مجموعی قیمت جوڑ کے بتا دیجئے۔

مجموعی نمبر:- کل نمبر، کل حاصل شدہ اردو صفت، فصیح، رائج

مجنوں[۱]:- پاگل، دیوانہ، باولا، سڑی سودائی، خبطی، مخبوط الحواس۔ عربی اسم مفعول، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع مجانین ہے اور اردو جمع مجنونوں ہے۔

مجنوں[۲]:- قیس عامری کا لقب جو لیلیٰ کا عاشق تھا عشق کی دیوانگی کے سبب مجنوں نام ہو گیا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ایک تھا مجنوں عاشق لیلیٰ دیوانے یہاں موت ہوئی
اور اگر تفصیل سے پوچھو یہ قصہ طولانی ہے — فراق گورکھپوری

نجد سے جانب لیلیٰ جو ہوا آتی ہے
دل مجنوں کے دھڑکنے کی صدا آتی ہے — تعشق

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ:-

مجنوں (بنون غنہ) قیس عامری جو لیلائے عامرہ کا عاشق تھا چنانچہ اس کا قصہ یہ ہے:
مجنوں کا نام قیس تھا مگر عشق کی دیوانگی کے سبب مجنوں مجنوں کہا کرتے تھے یہ کوئی ایسا ویسا آدمی نہ تھا بلکہ ح بن فراخم عامری جو قبیلہ بنی عامر کا رئیس و سردار مانا جاتا تھا اس کا باپ تھا اور یہ نجد واقع عرب کا باشندہ تھا اس کی قسمت میں ریاست کے بجائے عشق کی وراثت آئی یہ آگ اس کے پڑوس سے اٹھ کر سر بن بھی جس کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ مجنوں ابھی سات ہی برس کا تھا

کہ اس کے گھر چند مہمان آئے چونکہ لیلیٰ اور قیس دونوں کے گھر پاس پاس تھے اور دونوں گھرانوں میں کمال ارتباط و اتحاد تھا۔ اس وجہ سے قیس کی ماں نے اسے لیلیٰ کے گھر بھیجا کہ اس کی ماں سے چھاچھ کی ہانڈی بھر والا جب قیس اس کے گھر میں گیا تو لیلیٰ کی ماں نے اپنی لڑکی سے کہا کہ بیٹی کوٹھری میں سے ہنڈا لا کے قیس کی ہانڈی بھر دے جب وہ ہنڈا لے کر آئی اور اس کی ہانڈی میں چھاچھ ڈالنے لگی تو اس نے ہانڈی کو نیچے رکھ دیا اور اس کی بھولی بھولی صورت اور الھڑپن کو تکنے لگا۔ اس نے بھی ٹکٹکی باندھ دی اور دونوں اس کھیل میں ایسے محو ہو گئے کہ ہانڈی چھاچھ بھر کر چھلک چلی گئی مگر وہ ڈالے ہی چلی گئی۔ یہاں تک کہ چھاچھ کا ہنڈا خالی ہو گیا مگر انھیں محویت سے فرصت نہ ہوئی۔ لیلیٰ کی ماں نے یہ دیکھ کر کہا کہ لڑکی دیوانی تو نہیں ہو گئی کہ ساری چھاچھ انڈیل کر زمین پر دریا بہا دیا اور ابھی تک دونوں میں سے ایک کو بھی خبر نہیں یہ سنتے ہی دونوں شرما گئے مجنوں بھری ہانڈی لے اپنے گھر چلا آیا۔ لیلیٰ دوڑ کر کوٹھری میں چھپ گئی بڑھیا تاڑ گئی کہ خدا خیر کرے بچپن کی لگی بری ہوتی ہے ایسا نہ ہو کہ یہ کھیل کچھ گل کھلائے اس نے لیلیٰ کو پکارا وہ بڑی دیر کے بعد نیچی آنکھیں کیے ہوئے کوٹھری سے باہر نکلی۔

یہ نیچی نیچی نظریں کیا کیا نہ رنگ لائیں
انداز بھی غضب ہے ظالم تری حیا کا

لیلیٰ کی ماں نے مجنوں کا گھر میں آنا جانا بند کر دیا اور لڑکی سے کہا اگر تو نے کبھی اس سے بات کی تو تو ہی جانے گی مگر عشق خانہ خراب دونوں کے دلوں میں گھر کر چکا تھا ادھر لیلیٰ کو چٹک تھی ادھر مجنوں کو لٹک ہو گئی۔

سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسینوں پر
ہمیں تو موت ہی آئی شباب کے بدلے

مگر مجنوں غریب نے تو ابھی ہوش ہی نہیں سنبھالا تھا کہ بیچارے پہ محبت کا آسمان ٹوٹ پڑا چنانچہ وہ خود اپنے ایک شعر میں کہتا ہے کہ میں لیلیٰ پر اس وقت عاشق ہوا کہ وہ بھولی بھولی اور ننھی سی اور میں سات برس کا لڑکا تھا مجھے انگنا بہ سہ کبھی نہیں لگا تھا کہ عشق نے مار لیا۔

لیلائے عامریہ:۔ بنت عامر بھی ایک عزت دار اور پاکدامن نیک بخت لڑکی تھی۔ ہاں طبیعت کی چلبلی اور پرلے درجے کی شوخ ضرور تھی۔ قیس بھی عشق کے زمانے سے پیشتر بڑا اچھا غیرت دار، صورت شکل کا اچھا اور ایک طرحدار لڑکا تھا۔ ہمیشہ خوش پوشاک رہتا اور عمدہ سے عمدہ لباس پہنا کرتا تھا ایک دن اسی سج دھج سے ایک خوبصورت سانڈنی پر سوار ہو کر گھر سے نکلا راستہ میں ایک ایسی جگہ سے گزرا کہ جہاں اسی قبیلے کی کریمہ نامی ایک لڑکی اپنی ہجولیوں سے بیٹھی باتیں کر رہی تھی اور اس کی سہیلی لیلیٰ بھی وہاں موجود تھی سہیلے قیس کی دلربا ادا اور اس کی بانکی وضع کا جادو ان پہ چل گیا سب نے مل کر کہا کہ قیس ہم سے باتیں نہیں کرتے آؤ دیکھو کس مزے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ یہ تو خدا سے چاہتے ہی تھے جھٹ ناقے سے اتر پڑے اور یہاں تک مزے میں آئے کہ غلام کو وہی اونٹنی ذبح کر کے کباب بنا ڈالنے کا حکم دیا اور سب نے مل کر انھیں چٹ کیا۔ تمام دن اسی شغل میں گزار دیا۔ ادھر ادھر کی وہ گپیں اڑائیں کہ آسمان زمین کے قلابے ملا دیے جھٹ پٹا ہو چلا تھا کہ اتنے میں منازل نام ایک نوجوان کہ وہ بھی بنی عامر ہی کے قبیلے کا تھا آنکلا۔ سب کی سب لڑکیاں قیس کو چھوڑ کر اس کی باتوں میں جا گتھیں۔ قیس کو یہ حرکت نہایت ہی ناگوار گزری۔ یہ جھنجھلا کر اٹھ کھڑا ہوا اور اس مضمون کا شعر پڑھتا ہوا چل دیا "واں میں نے اپنی اونٹنی اسی لئے ذبح کی تھی کہ میرے عیش میں منازل شریک و مخل ہو اور اس کی صورت دیکھتے ہی سب کی سب چھن چھن کرتی ہوئی اس کے پاس دوڑ جائیں اور مجھے گھنگھروؤں کی یہ آواز صدائے صور ہو جائے"

بھر بھر کے جو دیتے ہیں وہ جام اور کسی کو
لے لے کے مزے پیتے ہیں یاں خون جگر اور

اس جلسہ کی اور سب باتیں تو دل لگی ہی میں ڈل گئیں مگر لیلیٰ کے دل پر قیس کے حسن و جمال نے اپنا سکہ جما لیا قیس کو اس بات کی خبر بھی نہ ہوئی اور لیلیٰ اس کی اندرونی محبت میں اندر ہی اندر لوٹ پوٹ ہو گئی یہ تو چلا آیا مگر لیلیٰ کی رات جس ادھیڑ بن میں تارے گنتے گزری اسے کوئی اسی معصوم کے دل سے پوچھے۔

کہوں کس سے میں کہ کیا ہے شب غم بری بلا ہے
مجھے کیا برا تھا مرنا اگر ایک بار ہوتا

میاں قیس بھی کل کے مزے کو یاد کر کے دوسرے دن اسی ٹھاٹ پہ پھر ایک اور اونٹنی پہ سوار ہو کے کل سے بھی زیادہ بن ٹھن بنی عامر کے خیموں میں چکر لگانے لگے منڈلاتے منڈلاتے کہاں پہنچے کہ لیلیٰ کے خیمے کے پاس۔ اس وقت لیلیٰ بھی اپنی دو ایک سہیلیوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی دل بہلا رہی

تھی اس نے اسے دیکھ کر اپنی اونٹنی ٹھہرائی اور سب سے صاحب سلامت کی لیلیٰ کی ہمجولیوں نے اپنی سہیلی کا اشارہ پاکر قیس سے کہا کہ آپ بھی آیئے اور دم بھر بیٹھ کر لطف صحبت اٹھایئے جب یہ اتر کر آبیٹھے تو ان میں سے ایک بولی کہ کیوں جی ایک ایسی لڑکی سے تمہارا باتیں کرنے کو جی چاہتا ہے جو تمہیں چھوڑ کے نہ منازل کی طرف متوجہ ہو اور نہ کسی اور کی جانب دیکھے ۔ قیس نے کہا ہاں ہاں بی خدا کی قسم میں بھی یہی چاہتا ہوں لیلیٰ ایک عقلمند لڑکی تھی اس نے اس بات کا اندازہ شروع کیا کہ آیا میرے دل کی حالت اور طاقت نے قیس کے دل پر بھی کچھ اپنا اثر کیا ہے یا نہیں اس کی ہمجولیاں تو قیس سے باتیں کرتی تھیں اور یہ انھیں کاٹ کر کسی اور کا ذکر چھیڑ چھیڑ دیتی تھی اور ساتھ ہی کن انکھیوں سے دیکھتی بھی جاتی تھی کہ اس کا اثر قیس پر کیا ہوتا ہے ۔

نکلے گی بھلا کس طرح یہ دل سے ہمارے
گھر کرتی ہے حبیب حبیب کے جو رفتار محبت
لیلیٰ عشق کے غماز دونوں کی آنکھوں سے ناز و انداز
کے سوال و جواب کرتے جاتے تھے ۔

میانِ عاشق و معشوق رمزیست
کراماً کاتبیں را ہم خبر نیست

عشق کی جڑ جب دونوں دلوں میں جگہ پکڑ رہی تھی کہ لیلیٰ نے ایک بہت سخت امتحان کیا وہ کیا تھا کہ جب اتفاق سے بنی عامر کے قبیلے کا ایک اور لڑکا آ گیا ۔ لیلیٰ نے قیس کے چھیڑنے اور اسے جلانے کے لئے اس لڑکے کو الگ لے جا کر دیر تک کانا پھوسی کی ۔

وائے ناکامی مجنوں سیہ بخت زبوں
جسے لیلیٰ بھی یہ کہتی ہو کہ سودائی ہے ۔

جب بہت عرصہ ہو گیا تو اسے رخصت کر کے چلی آئی اور قیس کی صورت دیکھنے لگی کیا دیکھتی ہے کہ قیس کا تو عجب حال ہے غصہ کے مارے چہرہ تمتمایا ہوا ہے اور شدت غیرت سے یہ عالم ہے کہ ایک رنگ آتا ہے اور ایک جاتا ہے ۔ لیلیٰ کے دل میں تو عشق کی آگ بھڑک ہی رہی تھی ضبط نہ کر سکی اور از خود رفتہ ہو کر یہ دو شعر زبان پر لائی جس کا خلاصہ یہ ہے ۔ ہم دونوں کے دلوں میں عشق جوش مار رہا ہے اور دونوں نے ایک دوسرے کے دل میں گھر کر لیا ہے ۔

من تو شدم تو من شدی من جاں شدم تو تن شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اک حشر بپا تھا دم اظہار محبت
رفتار قیامت ہوئی گفتار محبت

یہ اشعار سنتے ہی قیس کے رہے سہے ہوش جاتے رہے تڑا تڑا کھا کر بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا ۔ لیلیٰ کی ہمجولیاں گھبرا کر اے ہے کیا ہوا ۔ اے ہے کیا ہوا کہتی ہوئی دوڑیں کسی نے منہ پر پانی چھڑکا کسی نے گلاب کا عطر سنگھایا ، کوئی کیوڑا لے دوڑی کسی نے تلوے سہلائے ، کسی نے کانوں میں تیل ڈالا جب جا کر ذرا ہوش آیا ۔ غرض قیس و لیلیٰ کے عشق کی یہی ابتدا اور یہی درس عشق کا مدرسہ تھا ۔ نہ کہ وہ مکتب جو عام لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے

مقفل کے مدرسے سے اٹھ عشق کے میکدہ میں آئے
جام فنا و بیخودی اب تو پیا جو ہو سو ہو

اسی محبت نے دونوں کے دلوں کو گرفتارِ الفت کر دیا ۔ لیلیٰ چونکہ گھر کی بیٹھنے والی اور ایک سنجیدہ شریف طینت لڑکی تھی ۔ اس نے دل پر ہزار کوفت اٹھائی مگر ننگ خاندان کے لحاظ سے قدم باہر نہ نکالا ۔ لیکن قیس پر یہ اثر ہوا کہ وہ اپنا آپ رقیب بن کر ماں باپ ، عزیز اور اقارب گھر بار سب کو چھوڑ چھاڑ کر صحرا نورد ہو گیا ۔ قبیلہ عامر کے فرودگاہ کے آس پاس جو ریت کے ٹیلے تھے انھیں میں پڑا رہتا اور رات دن ہائے لیلیٰ ہائے لیلیٰ پکارا کرتا عریانی کا لباس پہنا ننگ خاندان سے ننگا ہوا

تن کی عریانی سے بہتر نہیں دنیا میں لباس
یہ وہ جامہ ہے کہ جس کا نہیں الٹا سیدھا

کھانا پینا چھوڑا ۔ جو نا فلہ ادھر سے نکلتا اسے ننگا دھڑنگا اور بھوکا پیاسا پاتا گھبرا دن ریگستان ہی میں رہتا تھا مگر لیلیٰ کی کشش نے وادی نجد کو مرکز بنا دیا تھا جہاں بنی عامر کے قبیلے کا مسکن اور ٹھکانا تھا ۔ وہیں قیس کا رہنا اور چکر لگانا کوئی راہ گیر سر راہ مل جائے اسی کے ہاتھ لیلیٰ کو پیغام محبت بھیجتا اگر کوئی اس سے بات چیت کرتا تو مطلق جواب نہ دیتا ہاں اگر کوئی لیلیٰ کا ذکر چھیڑ دیتا تو پھر مجنوں سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا اس وقت باتیں بھی ٹھکانے کی کرنے لگتا ۔ اس زمانے میں اسلامی حکومت کا قاعدہ تھا کہ جس طرح کفار سے جزیہ لیا کرتے اسی طرح مسلمانوں سے بھی وصول کیا کرتے تھے جس سے مراد زکوٰۃ ہے ۔ اس ٹیکس کو ایک سرکاری عہدیدار وصول کیا کرتا تھا ان دنوں میں نوفل بن مساحق نام ایک شخص بنی عامر سے زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور تھا ۔ جب نوفل ادھر سے گزرا تو مجنوں کو ریگستان میں آہ و بکا کرتے دیکھ کر لوگوں سے پوچھنے لگا کہ کون ہے اور کیوں روتا ہے ؟ لوگوں نے اس کا سارا حال کہہ سنایا ۔ نوفل کو اس

کے حالِ زار پر ترس آیا اور پاس جا کر حال پوچھنے لگا اس کے ساتھیوں نے کہا کہ جب تک لیلیٰ کا ذکر نہ چھیڑو گے یہ بات نہیں کرنے کا۔ نوفل نے مجنوں کے سامنے آکر لیلیٰ کا ذکر چھیڑا۔ مجنوں فوراً مخاطب ہوگیا۔ نوفل سے خوب باتیں کیں۔ اور نہایت تڑپتے ہوئے آپ بیتی اشعار سنائے نوفل نے کہا اچھا آپ کی مرضی ہے کہ میں لیلیٰ کے ساتھ آپ کی شادی کرا دوں۔ مجنوں کی اس سے زیادہ تمنا ہی کیا تھی کہا ہاں۔ مگر یہ کیونکر ممکن ہے نوفل نے کہا کپڑے پہنو اور میرے ساتھ ہو لو۔ غرض نوفل نے اسے کپڑے پہنائے اور اپنے ہمراہ لے کر بنی عامر کے قبیلہ کی طرف روانہ ہوا۔

جب بنی عامر کو اس امر کی اطلاع ہوئی تو سب کے سب ہتھیار باندھ کر لڑنے مرنے کو مستعد ہوگئے اور نوفل سے کہا قسم ہے خدا کی یہ ہرگز ہرگز نہ ہوگا کہ مجنوں ہمارے گھروں میں قدم رکھے۔ پہلے تو نوفل نے سب کو دھمکایا اور اپنی طرف سے لڑائی کی تیاری دکھائی مگر جب دیکھا کہ بنی عامر جان دینے تک پر آمادہ ہیں تو مجنوں کی طرف مخاطب ہو کے فرمایا کہ بھئی میرے نزدیک تمہارا ناکام ہی واپس جانا صدہا آدمیوں کے مارے جانے سے بہتر ہے لہٰذا میں مجبور ہوں اور تم کو اجازت دیتا ہوں کہ جدھر جی چاہے ادھر چلے جاؤ۔ نوفل کی یہ تقریر سن کر مجنوں نہایت برہم ہوا اور غضب آلودہ لہجے میں کچھ اشعار پڑھتا ہوا انھیں ریگستانی ٹیلوں پر جا بیٹھا۔ جب یہاں تک نوبت پہنچی اور لیلیٰ کے باپ کو کسی طرح رحم نہ آیا تو مجنوں کے والد نے اپنے اعزا، اور اقربا کو جمع کیا لیلیٰ کے

باپ کے پاس لے گیا اور درخواست کی کہ خدا کے واسطے اب تو اس دیوانے باؤلے مجنوں کے حال پر رحم کھاؤ جس قدر مہر منظور ہو بندھوا لو بلکہ اسی وقت پرکھا لو مگر مجنوں کے ساتھ لیلیٰ کا عقد کر دو۔ اس درخواست نے رحم کے بجائے لیلیٰ کے باپ کو اور بھی بھڑکا دیا اس نے کہا میری جو رسوائی ہوئی ہے وہ تھوڑی نہیں ہے جو اب اور بھی زیادہ رسوائی کو اپنے سر تھوپوں میں قسم کھاتا ہوں کہ چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے مگر لیلیٰ کا نکاح مجنوں کے ساتھ ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ ادھر مجنوں کے رشتہ دار مایوس ہو کر واپس آئے ادھر لیلیٰ کے باپ نے اپنی قوم کے ایک شخص کے ساتھ لیلیٰ کا عقد کر دیا اس خبر کے پھیلنے سے مجنوں کی مایوسیاں اور بھی زیادہ ہوگئیں حتیٰ کہ ریگستان میں کبھی ماہی بے آب کی طرح چین نہ پڑا اور جا بجا مارا مارا پھرا۔ مجنوں کی یہ حالت دیکھ کر اس کے بھائی بندوں سے کسی طرح خاموش نہ بیٹھا جاتا تھا آخر کار سب نے مل کر مجنوں کے باپ سے کہا اب تو اس کی حالت کسی طرح نہیں دیکھی جاتی اب کی دفعہ ایامِ حج میں اسے ساتھ لے جا کر حج کراؤ اور وہاں درگاہِ الٰہی میں دعا مانگو شاید قبول ہو جائے اور یہ اس بلا سے نجات پائے چنانچہ مجنوں مارے باندھے اپنے باپ کے ساتھ مکہ تشریف گیا۔ بعد فراغتِ حج شب کو میدانِ منیٰ میں جب تمام حاجی جمع ہوئے تو کسی عورت نے دوسری عورت کو کہ اس کا نام بھی لیلیٰ تھا پکارا اس آواز نے مجنوں کے سینے میں پھر آگ بھڑکا دی اس نام کو سنتے ہی ایک ایسی چیخ ماری کہ

لوگوں کو خیال ہوگیا کہ شاید اس چیخ کے ساتھ ہی اس کا دم بھی نکل گیا مجنوں نعرہ مارتے ہی غش کھا کے زمین پر گر پڑا تمام رات بیہوش پڑا رہا صبح کو ہوش آیا تو آنکھ کھولی اور اپنے جذبات دل کے نغموں سے غزل خوانی شروع کر دی۔ باپ نے جان لیا کہ اب اس مرض کے لئے کوئی علاج کارگر نہیں۔

مجھ سے مریض کو طبیب اپنے تو ہاتھ نہ لگا
اس کو خدا پہ چھوڑ دے بہر خدا جو ہو سو ہو

جو چارہ گر آیا مری بالیں پہ یہ بولا
اللہ کو سونپا تجھے بیمارِ محبت

پس وہاں سے واپس لے آیا یہاں پہنچتے ہی وہی مجنوں تھا اور وہی اس کا نجد کا ریگستانی ٹیلا۔

کہتے ہیں کہ مجنوں صحرائے نجد میں پھرتے پھرتے ایک دفعہ لیلیٰ کے خاوند سے جا ملا اسے پہچان کر درد پر درد اشعار پڑھے جن کا یہ مضمون تھا کہ "مجھے اپنے خدا کی قسم سچ سچ بتا کہ کبھی صبح سے پہلے تو نے لیلیٰ کو اپنے گلے سے لگایا ہے یا اس کے منہ کا بوسہ لیا ہے۔ کبھی تیرے جسم پر اس کی زلفیں لہرائی ہیں" یہ اشعار سن کر اس کا خاوند شرم سے پسینے پسینے ہو گیا اور ندامت کے لہجے میں کہا کہ اگر قسمیہ پوچھتا ہے تو ہاں ایسا ہوا ہے۔ یہ جملہ سنتے ہی مجنوں طیش میں آیا اور لپک کر دونوں ہاتھوں میں دو دہکتے ہوئے انگارے اٹھا لیے گوشت چرچرا کر جلنے کی آواز لیلیٰ کے خاوند کے کانوں تک آئی اور اس نے حیرت سے دیکھا کہ انگاروں کے ساتھ مجنوں کی ہتھیلیوں کی کھال چربی کی طرح بہہ کر گر پڑی چنانچہ وہ گھبرا کے اٹھ کھڑا ہوا۔

بوسے دیے غیروں کو ہمیں اتنا نہ پوچھا
بیٹھا ہے کوئی اور کبھی حقدارِ محبت

مجنوں کے اشعار بہت ہیں اور ہر شعر سے اس کی از خود رفتگی اور پاک محبت کی بُو آتی ہے آخرش اس کی یہ کیفیت ہو گئی کہ انسان سے کچھ تعلق نہ رکھا حیوانات سے یہاں تک ربط بڑھا یا کہ وحوشِ صحرا اس کو اپنا دوست سمجھنے لگے۔ یہ ان میں پھرا کرتا تھا اور وہ بھاگنا کیسا کہ بھڑکتے بھی نہ تھے مجنوں کو سب سے زیادہ انس ہرنیوں سے تھا۔ اسے ان کی آنکھوں سے معشوقیت برستی ہوئی معلوم ہوتی تھی وہ اکثر ہرنیوں کو تصویرِ لیلیٰ کہا کرتا تھا بلکہ اپنے ایک شعر میں تو صحرا کی ہرنیوں کی طرف مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے ہرنیو! مجھے خدا کے لئے بتاؤ کہ لیلیٰ تم میں سے ہو کہ آدمیوں میں سے" کہتے ہیں کہ مجنوں انھیں جنون انگیز ولولوں میں جنگل و صحرا اور کوہ و بیابان کی خاک اڑاتا پھرتا تھا کہ لیلیٰ اس کے غم میں کڑھتے کڑھتے مر گئی۔ لوگوں نے دفن کر دیا اور اس کو خبر بھی نہ ہوئی۔ دو چار روز بعد جب اس کے گوش گزار ہوا کہ لیلیٰ مر گئی تو بنی عامر کے قبرستان کی طرف پہنچا اور لوگوں سے پوچھا کہ لیلیٰ کی قبر کہاں ہے۔ لوگوں نے اس خوف سے کہ کہیں یہ بھی نہ مر جائے قبر بتانے میں تامل کیا۔ مجنوں نے قبروں کی مٹی اٹھا کر سونگھنی شروع کی جب لیلیٰ کی قبر کی مٹی ہاتھ آئی تو اسے سونگھ کر یہ یہ شعر پڑھا — "لوگ چاہتے ہیں کہ اس کے عاشق سے اس کی قبر چھپائیں مگر خود اس کی قبر کی مٹی بتا رہی ہے کہ یہ اس کی قبر ہے۔ یہی شعر پڑھتے پڑھتے گرا اور مر گیا۔

لیکن معتبر ذریعوں سے جو معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ مجنوں ریگستانی تودوں پر پھرتے پھرتے وہیں مرا ہوا ملا اس کی موت کے وقت کوئی شخص موجود نہ تھا۔ ایک وادی میں جہاں پتھر کی چٹانیں بکثرت تھیں اس کی لاش پڑی ہوئی ملی۔ جس شخص کی نظر پہلے پہل اس کی لاش پر پڑی وہ قبیلہ بنی عامر کا ایک شخص تھا جو کسی ضرورت سے اس وادی میں ہو کر گزرا تھا۔

غضب روئے آج ہم سنسان ہامون دیکھ کر
یاد آیا ہم کو مجنوں بید مجنوں دیکھ کر

مجنوں کی لاش دیکھتے ہی وہ بنی عامر میں آیا اور مجنوں کے اعزہ کو اس کے مرنے کا پیغام سنایا بنی عامر کے لوگ روتے پیٹتے اس مقام پر آ پہنچے اور اس کی لاش کو غسل دے کر کفنا دفنا دیا۔

بیاباں مرگ ہے مجنوں خاک آلودہ تن کس کا
سیئے ہے سوزنِ خارِ مغیلاں تو کفن کس کا

لوگوں کا بیان ہے کہ بنی عامر کو کسی نے کبھی اسقدر روتے اور ماتم کرتے کبھی نہیں دیکھا تھا جس قدر کہ وہ مجنوں کی تجہیز و تکفین کے وقت رو پیٹ رہے تھے۔ ایک عام ماتم اور کہرام تھا جس میں عورتیں اور مرد سب شریک تھے یہاں تک کہ بچے بھی اپنی باریک اور سریلی آوازوں سے ہائے مجنوں ہائے مجنوں پکار رہے تھے۔

ہوئے مر کے ہم جو رسوا ہوئے کیوں نہ غرقِ دریا
نہ کبھی جنازہ اٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا

لیکن یہ امر یقینی معلوم ہوتا ہے کہ لیلیٰ مجنوں سے پہلے ہی گزر گئی تھی۔ مجنوں ۸۰ھ میں مرا ہو جب کہ خلفائے بنی امیہ کا دور دورہ تھا اور ان کی سطوت و جبروت کا چار دانگ عالم میں ڈنکا بج رہا تھا۔

بخاکِ مرقدِ مجنوں گزشتم و دیدم
کہ آشنا بہ تمنائے آشنا خفتہ ست

درحقیقت:—

تھی وہ مجنوں کے دم ہی تک رونق
خاک اڑتی ہے اب بیاباں میں

یہ وہی مجنوں ہے جس کے جوشِ عشق کے متعلق اسلامی دنیا میں بڑے بڑے افسانے گھڑے گئے ہیں جیسے شعرا نے کہیں محملِ لیلیٰ کے ساتھ دوڑایا ہے کہیں صحرائے نجد کا دیوانہ بنایا ہے۔ کبھی اس کی تصویر اڑتے ہوئے بگولوں میں دکھائی ہے۔ کبھی مجنوں کا خون نکلوانے کو لیلیٰ کی فصد کھلوائی ہے عورتوں کا مسئلہ ہے کہ لیلیٰ مجنوں کی شادی میں وہ شریک ہوگا جس کی ڈاڑھی پر کبھی استرا نہ پھرا ہوگا۔

نوٹ:— یہ دھوکا ہے کہ مجنوں حضرت امام حسن علیہ السلام کا رضاعی بھائی تھا وہ ایک اور قیس بن ذریح قبیلۂ کنانہ میں سے تھا جو بنی کعب کی ایک بیٹی لبنیٰ بنت حباب پر عاشق تھا اور جناب امام حسن علیہ السلام نے سفارش کر کے اس کی معشوقہ کے ماں باپ کو راضی کر دیا تھا عقد کے بعد جب کچھ عرصہ تک اولاد نہ ہوئی تو ذریح کم بخت کل قیس کا دوسرا نکاح کر دیا جس کے سبب اس کی معشوقہ کو چھوڑنا پڑا اور ایک ہی غم میں دونوں کو تڑپ تڑپ کر مرنا پڑا۔

ہوتا ہے برا ہائے یہ آزارِ محبت
بچتا ہی نہیں کوئی بھی بیمارِ محبت

(فرہنگ آصفیہ)

مجنول:— شیدا، مفتوں، عاشق، دل دادہ۔ عربی صفت، مذکر قلیل الاستعمال۔

جل ہی جائے گا اگر گور پہ مجنوں کی ترے
بید مجنوں کے سوا کوئی نہال اور لگا ظفر

مجنول ہے: نہایت دبلا پتلا اور کمزور آدمی، سوکھا ہوا، نقاہت آدمی۔ اردو صفت، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مجنول ہے: ایک درخت کا نام جس کی شاخیں جھکی ہوئی ہوتی ہیں اور اسے بید مجنوں بھی کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بید مجنوں ہے

جل ہی جائے گا اگر گور پہ مجنوں کی ترے
بید مجنوں کے سوا کوئی نہال اور لگا ظفر

مجنول بنانا:۔ دیوانہ بنانا، سودائی بنانا، پاگل بنانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہیں دیوانہ سا پھرتا ہوں تو وحشی بن کے کہتے ہیں
اسے مجنوں بنایا ہے کسی لیلیٰ شمائل نے
دیا شنکر نسیم

قول فیصل۔ اس جگہ پاگل بنانا، دیوانہ بنانا بھی زبانوں پر ہے۔

ع پیاس انسان کو دیوانہ بنا دیتی ہے آل رضا

مجنول کا ٹیلا:۔ نواح شاہجہاں آباد یعنی دہلی میں ایک پہاڑ کا ٹکڑا ہے جو اس نام سے مشہور ہو گیا ہے۔ شاید وہاں اس نام کا کوئی فقیر آ کر رہا ہو۔

بید سا کانپتا تھا وقت مرگ
بستر کو رکھیے مجنوں ٹیلے پر میر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مجنول کر دینا:۔ پاگل کر دینا، خبطی کر دینا، دیوانہ بنا دینا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال

شوخیٔ چشم بتاں نے کر دیا مجنوں مجھے
دیدۂ آہو ہے ہر حلقہ مری زنجیر کا راسخ

قول فیصل۔ اس جگہ پاگل کر دینا زبانوں پر زیادہ ہے۔

مجوّز ہے:۔ (بضم اول و فتح دوم تشدید سوم مکسور) تجویز کرنے والا، رائے دینے والا، فیصلہ دینے والا۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مجوّز ہے:۔ جائز رکھنے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

مجوّز ہے: اصرار کرنے والا، مصر، اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مجوّزانِ قانون:۔ قانون بنانے والے، واضعان قانون، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مجوّزہ:۔ (بضم اول و فتح دوم تشدید سوم مفتوح) تجویز شدہ، تجویز کیا گیا، معینہ، مقررہ۔ عربی صفت۔ اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ حالت صفت میں مجوّزہ بولتے ہیں جیسے قوانین مجوزہ وغیرہ۔

مجوس:۔ (بالفتح و واؤ معروف) مجوسی کی جمع۔ آتش پرست، زردشت کا پیرو، آتش پرست کی قوم جو زردشت کی تابع ہو۔ عربی جمع، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا واحد مجوسی ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کو نہ جانے کیا سمجھ کے فارسی لکھا ہے۔ بہر حال یہ لفظ عربی ہے۔

مجوسا:۔ لکڑی جو چھت کے نیچے کھڑی کرتے ہیں۔ اردو مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ قبروں میں بھی مجوسے لگائے اور لگائے جاتے ہیں تاکہ وہ بڑی دھنیاں جو قبر میں لگائی گئی ہیں وہ گرنے نہ پائیں۔

مجوسی:۔ (مجوس کا واحد) آتش پرست، زردشت کا پیرو جو آگ کی پرستش کرتا تھا وہ جو چاند اور سورج کی پرستش کرتا ہے۔ عربی مذکر، رائج۔

خلاف قوم تھا شاہ مجوسی
ع اطاعت ملا سے پر کرنا تھی اگلی (الف لیلہ نو منظوم)

مجوّف:۔ (بضم اول و فتح دوم تشدید سوم مفتوح) اندر سے خالی، کھوکھلا، پولا، جوف کیا گیا۔ عربی صفت۔ اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مجھ:۔ ایک کلمہ ہے جو اپنے نفس پر اطلاق کیا جاتا ہے۔ اپنی ذات کا خطاب۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پروردگار عالم میدان حشر میں جہاں سب کو بخشا وہاں مجھ گنہگار کو بھی معاف کر دینا۔

مجھ پر:۔ میرے اوپر۔ اردو روزمرہ قریب بمعنی کرتے ہیں

ع مجھ پر حوالے کرتے ہیں گر شاہ خوش خصال انیس

قول فیصل۔ حضرت انیس نے جس طرح نظم فرمایا ہے اس جگہ اب میرے یا مجھ کو بولتے ہیں جیسے یہ کام آپ میرے حوالے کر دیجیے یا یہ کام مجھ کو حوالے یا سپرد کر دیجیے۔

یوں مجھ پر بھی مختلف طریقوں سے بولتے ہیں جیسے۔ یہ کام آپ مجھ پر چھوڑ دیجیے، مجھ پر بھروسہ کیجیے۔ آپ کا غصہ مجھ پر بے وجہ ہے وغیرہ یہ سب

سب صورتوں سے فصیح و رائج ہے۔

مجھ جیسا:— میرا ایسا، مجھ سا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ یوں تو آپ کو سیکڑوں لوگ ملیں گے مگر مجھ جیسا شاید آپ کو روئے زمین پر نہ ملے۔

قول فیصل۔ اسی جگہ مجھ سا بھی بولتے ہیں۔

مجھ جیسے کو:— میرے تئیں، مجھے، مجھ کو اردو صرف، فصیح رائج۔

محل صرف۔ یہ آپ کی عنایت ہے کہ مجھ جیسے کو اتنے عظیم عہدہ پر سرفراز فرمایا۔

مجھ سے:— میری ذات سے۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

وہ مجھ سے پوچھتے ہیں تم کو ہم سے کتنی الفت ہے
میں کہتا ہوں دل بیتاب میں جتنی کہ قدرت ہے
محشر لکھنوی

مجھ سے:— مجھ جیسے، میرے سے، میرے ایسے۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

ع مجھ سے دیوانے کی تصویر تو لیلے لیلی　　سید احمد دہلوی

مجھ کو:— مجھے، میرے تئیں، میری ذات کو اردو صرف، فصیح، رائج۔

بجھ گئی اک آہ میں شمع حیات
مجھ کو دم سرد نے ٹھنڈا کیا　　مومن

وہ کہتے ہیں دکھا دو شکل مجھ کو برق آفت کی
میں کہتا ہوں حجاب حسن میں پنہاں یہ صورت ہے
محشر لکھنوی

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں بغیر ہا "مجکو" لکھتے اور پڑھتے تھے

مجھ کو پاتا ہے تو تلوار کو نہیں پاتا۔

مجھ کو پاتا ہے تو چھری کو نہیں پاتا۔

جان کا دشمن ہے کچھ اختیار نہیں چلتا۔

تیز ہر دم یہ زباں تھی کہ لگاتے تھے چھری
مجھ کو پاتے تھے اگر وہ تو نہ پاتے تھے چھری　　ناظم

اللہ یہ دشمن ہوا اے شوخ تو میرا اب
جب مجھ کو تو پاتا ہے تلوار نہیں پاتا　　انشار

قول فیصل۔ اب عام طور سے مجھ کو پاتا ہے تو چھری کو نہیں پاتا اور چھری کو پاتا ہے تو مجھ کو نہیں پاتا، عوام اور عورتیں بولتی ہیں۔

مجھ کو پیٹے:— ایک قسم کی قسم ہے، میرا ماتم کرے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

ع مجھ کو پیٹے اگر دوا نہ کرے　　تاباں

قول فیصل۔ اسی جگہ مجھے روئے، میرا مردہ پیٹے میری حاضری کھائے بھی عورتیں بولتی ہیں۔

مجھلا:— جھمیلا، بکھیڑا، کسی معاملہ کا دشوار ہو جانا۔ مذکر۔ پورب کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مجھ میں:— میرے میں، میری ذات میں میرے اندر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یوں آپ کا جیسا حکم ہو میں مہینہ بھر سے بیمار ہوں مجھ میں اتنا دم نہیں کہ شادی میں آسکوں۔

ع مجھ میں اور ان میں زمین آسمان کا فرق ہو　　زیبا

مجھ میں آیا:— میں ذمہ دار ہوں، میں ضامن ہوں۔ عوام دہلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

مجہول:— (بفتح اول و واو معروف) نامعلوم غیر معلوم، جس کا علم نہ ہو، عربی صفت، فصیح رائج

ناہر ہو حسب اور نسب بھی مرا مجہول
تحقیر کو ننگ اس سے ہو جو ہو تری توقیر　　(دفتر الغافلین)

قول فیصل۔ مجہول النسب کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے۔

مجہول: (۲) وہ فعل جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے فعل مجہول کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے یا معروف و مجہول کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

مجہول: (۳) سست، کاہل، آرام طلب، نکما، حیلہ جو، بہانہ ڈھونڈھنے والا۔ اردو صفت عوام اور عورتوں کی زبان۔

دم میں تو خوش ہیں آپ دم میں ملول
دم میں چالاک دم میں کچھ مجہول　　تلق

مانگنا اہنائے دنیا سے ہو ننگ اے آسمان
اس میں میں مجہول ہوں اتنا تجھے معلوم ہو　　رشک

نہ کر تو دیر کار نیک میں کیا جانے کیا ہوگا
اگر اس کام میں کچھ دیر اے مجہول کھینچے گا　　ظفر

مجہول: (۴) جبر و مقابلہ نامعلوم رقم۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مجہول: (۵) وہ یا اور واؤ جو اعلان کے ساتھ نہ پڑھے جاسکیں۔ وہ یا اور واؤ جو بھرپور نہ پڑھیں۔ عربی صفت۔ تعلیمیافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ واؤ مجہول یا یائے مجہول کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

واؤ مجہول کی مثال۔ گور، زور۔ گورا وغیرہ ہے۔ اور یائے مجہول کی مثال۔ دینے، لینے، سیراب اس کے برعکس واؤ معروف یا یائے معروف دونوں حرف با علان اور زور دے کر پڑھے جاتے ہیں

جیسے - خوَر، سوراخ یا قرینہ، سفینہ، جبن وغیرہ

مجھولا :- (بفتح اول و واو مجہول) وسطی درمیانی، منجھلا، میانہ، متوسط جیسے مجھولا درجہ یا ازاربند۔ ہندی مذکر (اہل دہلی ایک نون زیادہ کر کے منجھولا بولتے ہیں اور یہی صحیح ہے)

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - دہلی کی خصوصیت نہیں اہل لکھنؤ بھی باضافہ نون غنہ منجھولا ہی بولتے ہیں۔ معماروں کی اصطلاح میں منجھولا اس کرنی کو بھی کہتے ہیں جو نہ بہت بڑی ہو اور نہ بہت چھوٹی۔

منجھولا کی جگہ منجھلا زبانوں پر زیادہ ہے اور معنی ہیں وہ جو دوسرے نمبر پر ہو۔ جیسے نواب صاحب کا منجھلا لڑکا بہت سیدھا اور شریف ہے۔

مجھولا :- بڑا دیگچہ، چھوٹی دیگ۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مجہولُ النّسَب :- وہ شخص جس کا نسب معلوم نہ ہو۔ وہ شخص جس کے نسب نسب اور اصل و نسل میں شبہ ہو۔ عربی ترکیب صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

آن میں اوج حسب کو پہنچے مجہول النسب
خاک ذلت پر گرے ہیں ذلیل ابن فلاں — سودا

منجھولی :- وسطی، منجھلی، درمیانی، ہندی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ :-

"اہل دہلی ایک نون زیادہ کر کے منجھولی بولتے ہیں دہلی کی قید نہیں اہل لکھنؤ بھی منجھولی ہی بولتے ہیں اسی جگہ منجھلی بھی بولتے ہیں، یعنی وہ لڑکی جو دوسرے نمبر پر ہو۔ جیسے یہ سول خالہ جان کی منجھلی لڑکی کا بانجھا ہے۔

مجھولی :- ایک قسم کی چھوٹی بہلی۔ اردو صفت۔ قریب بہ متروک۔

ہار بیٹھے ہیں جوئے کو دیکھ کر ہم نقد دل
چل گئی چلتی ہوئی جالیں مجھولی آپ کی — راسخ

تصور میں مرے کیا کیا پری مضمون پھرتے ہیں
مری نازک خیالی ان حسینوں کی مجھولی ہے — امیر

مجھے :- مجھ کو، میری ذات کے واسطے، میرے میرا - اردو، فصیح، رائج۔

مجھے بھی فکر کہ تا شاہ کس طرح جاؤں
وہاں گزر نہیں اللہ کس طرح جاؤں — میر عشق

مجھی :- مجھ ہی کا مخفف - اردو فصیح، رائج

مجھی کو ناز سے دیکھا جلا جو پروانہ
تم ایک بزم میں مردم شناس بیٹھے ہو — تعشق

قول فیصل - مجھی سے، مجھی پر وغیرہ کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

درازیٔ شب ہجراں زلف یار کلیم
مجھی سے پوچھ کہ کاٹوں ہوں رات آنکھوں میں — سودا

مجھی پر چھری تیز ہے ناصحا
کبھی اس کو جا کر نصیحت نہ کی — امیر مینائی

مجھے اندر نہ تجھے ٹھور :- مجھے تیرے بغیر اور تجھے میرے بغیر چین نہیں نہ تو مجھ کو ہی تیرا سا ملے گا اور نہ تجھ کو ہی دوسری جگہ پسند آئے گی۔ ہندی کہاوت۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مجھے تو کبیر دیں بھاوے :- خواہ مخواہ کسی فن میں اپنی مہارت جتانا۔

(محاورات ہندوستان)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مجھی سے :- میری طرح، مجھ جیسے، میرے ایسے - اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دل لگا کر آپ بھی غالب مجھی سے ہو گئے
عشق سے آئے تھے مانع میرزا صاحب مجھے — غالب

مجھی کو کھو دیا :- تباہ و برباد کر دیا۔

(محاورات ہندوستان)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مجھے کوئی نہ مارے میں سب کو مار آؤں :- کم ہمتی اور نامردی کا کام

(محاورات ہندوستان)

قول فیصل - اب یہ قلیل الاستعمال ہے۔

مجھیلا :- جھگڑا، ٹنٹا، تصفیہ - اردو مذکر۔ متروک۔

ہوتا نہیں ہے یار کا جور و ستم تمام
ہو جائیں کاش اس ہی میں ہم تمام — مصحفی

مجھیلا پڑنا :- جھیلا پڑنا، تصفیہ کا طول پکڑنا، کسی مقدمہ یا معاملہ کا پیچ در پیچ ہونا اردو مصدر، متروک۔

کبھی صبا سے کبھی شانہ سے کشاکش ہے
پڑا ہے زلف سے اس کی مجھیلا کیا دل کا — میر ممنون

مجھے منہ نہ دکھا :- میرے سامنے مت آ مجھ سے اپنی صورت پرے رکھ۔ کلمۂ تنفر۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - یہ کوئی خاص صرف نہیں، یہ مجھے منہ نہ دکھا، مجھے شکل نہ دکھا۔ کسی طرح بھی بول سکتے ہیں۔

مجی :- مرزا کا بگڑا ہوا لفظ ہے۔ جو عورتیں پیار سے قوم مغل کے لڑکے کو کہتی ہیں

مثلاً:-

(چھوٹے مرزا) نام خدا ہیں (یہی) ایڑی دیکھوں
میرا مجی ہشیار رہا۔ بیٹھنے اور چڑھنے کا شعور ہوا۔
(دختر مہیلی) (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ لفظ دہلی تک مخصوص ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُجِیب¹ :- (بالضم اول و یائے معروف) جواب دینے والا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مجیب² :- قبول کرنے والا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مجیب³ :- خدائے تعالیٰ کا نام ہے۔ کیونکہ جو شخص خدا کو بلاتا ہے وہ اسے جواب دیتا ہے اور دعا قبول کرتا ہے، سوال کو رد نہیں کرتا۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ خدا کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک اسم ہے یا مجیب کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

مجیب⁴ :- اجابت لانے والی دوا۔ عربی صفت۔ اطبا و حکما کی اصطلاح۔

مُجِیبُ الدَّعوات :- دعائیں قبول کرنے والا، صفت پروردگار عالم۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ دعاؤں میں یا مجیب الدعوات کہہ کے خطاب کرتے ہیں۔

مجیٹھ :- ایک قسم کی سرخ لکڑی جس کے سرخ رنگ سے کپڑے رنگے جاتے ہیں۔ ہندی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مجیدہ :- (بالفتح اول و یائے معروف) بزرگی رکھنے والا، صاحب مجد۔ عربی صفت مذکر صیغہ اسم فاعل، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عام طور سے کلام مجید، قرآن مجید وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے۔

مجید² :- خداوند عالم کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک اسم۔ خدا کا نام۔ عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ لوگوں کے نام کی صورت سے زبانوں پر ہے جیسے عبدالمجید، محمد مجید، مجید الحسن وغیرہ

مجیرا :- (بالفتح و یائے معروف) پیتل کی بنی ہوئی دو چھوٹی چھوٹی کٹوریاں جو طبلے کے ساتھ تال دینے کے واسطے دونوں ہاتھوں سے بجاتے ہیں۔ چھوٹے جھانجھ اردو، مذکر۔ رائج۔

محل صرف۔ ہمیں مجرا کرنے لگی۔ دو کمسن عورتیں سارنگی لئے تھیں ایک طبلہ بجا رہی تھی ایک مجیرے کی جوڑی۔ (فسانۂ آزاد)

بھر گئی اس میں جو کچھ نالاں کی خاک
شیشۂ ساعت مجیرا ہو گیا اسیر

مُچّا :- (بالضم اول و تشدید دوم) گوشت کا بڑا ٹکڑا جس میں ہڈی نہ ہو۔ مضغۂ گوشت اردو صفت مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تمہارے بھائی نے رات کو غضب کیا دعوت میں پلاؤ کی قاب سے پورا مچا نکال کے اپنی پلیٹ میں رکھ لیا سب لوگ حیرت سے دیکھ رہے تھے اور ہنس رہے تھے۔

قول فیصل۔ اس کی جمع مچے زبانوں پر ہے۔

مَچامَچ :- (بالفتح اول و چہارم) لبریز، کھچاکھچ بھرپور، لبالب۔ ہندی مونث، عہد سلف کی زبان۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ اس جگہ زبانوں پر کھچاکھچ ہے۔

مچاک مچ :- چارپائی کے چوں چوں کرنے کی آواز (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ چرچوں زبانوں پر ہے۔

پڑوسن کی چرپائی چرچوں جو بولی
خدا کی قسم تم بہت یاد آئے — مشہور

مَچان :- (بالفتح) وہ لکڑیاں یا تختے جو دیواروں میں اونچی جگہ اسباب وغیرہ رکھنے کے لئے لگا دیتے ہیں۔ اردو مذکر رائج۔

آہوں سے میرے گرنے نہ پائے گا آسماں
تھے سو لگا ہیں ٹھیکیاں اک مچان میں — جالب

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے اسی جگہ مچانا بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مچان اب لکڑی کے بجائے سیمنٹ اور لوہے وغیرہ سے بھی بنا دیا جاتا ہے۔

مچان، مچانا² :- وہ لکڑیاں یا تختے جو باغ یا کھیت میں اونچی جگہ پھل اور کاشت کی محافظت کے لئے لگا دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ مچان کہتے ہیں۔ حفاظت کرنے والا اس مچان پر بیٹھ کے یا لیٹ کے رات بھر نگرانی کرتا ہے اور یہ لفظ مذکر ہے اس کا صرف باندھنے کے ساتھ ہے۔

مچان مچانا :- وہ لکڑیاں یا تختے جو درخت میں اونچے پر باندھے جاتے ہیں اور شیر کے شکاری اس پر بیٹھ کے شکار کھیلتے ہیں۔
(نور اللغات)

خبر دار نے شیر کی دی خبر
مچان ان کے اوپر بندھے دیکھ کر — صبا

قول فیصل ۔ نور اللغات کے مولف نے اس
جگہ مچانا بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مچان مچانا :- لکڑی کی تھونیوں پر
بینڈی سی بینڈی لکڑیاں باندھ کر شاخوں سے
ملی ہوئی ایک جگہ بنا دیتے ہیں تاکہ اس ذریعہ
سے تعلیم لیں اور اس کو مچانا کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس کو بھی مچان ہی
کہتے ہیں ۔

مچانا :- کرنا، عمل میں لانا، برپا کرنا۔ اردو
فعل ۔ غیر فصیح، رائج ۔

قول فیصل ۔ تنہا نہیں ۔ شور مچانا، غل مچانا
ہنگامہ مچانا، دنگا مچانا، اندھیر مچانا وغیرہ کی
ترکیبوں سے بولتے ہیں۔ جیسے بیمار کی حالت
خراب ہے انگنائی میں بچوں سے کہہ دو کہ
شور مچانا موقوف کریں ورنہ میں سب کو باہر
نکال دوں گا ۔

مچانا :- گاڑی میں بیل یا گھوڑے جوتنا ۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ خاص دیہاتیوں کی زبان ہے ۔

مچبّر :- (اس کی ترکیب غلط ہے صحیح
چبر ہے) چرب کیا گیا، عوام کی زبان ۔
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مچرس :- (بضم اول و فتح سوم) کنجوس
زیادہ کفایت شعار۔ حد سے زیادہ خسیس
اردو، صفت، عوام کی زبان ۔

مچرس :- (سنسکرت میں مچرس ہے)
ایک جانور کا نام جس کی دم بڑی ہوتی ہے ۔
ہندی مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مچرّوس :- ایک دوا کا نام
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مچ رہنا :- ہار جانا، شکست کھانا
عاجز ہو جانا ۔ اردو مصدر، متروک

ہم چشم میری چشم سے ہونے کو بار ہا
جھڑیاں لگا لگا کے تو برسات مچ رہی ۔ سودا

مچک :- لچک، لرزش ۔ ہندی مونث
پورب کی زبان ۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مچکا :- ارزانی، سستاپن ۔ ہندی مذکر
ہنود و عوام کی زبان (پڑنا کھانا کے ساتھ)
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ عوام کی زبان ہے ۔

مچکا :- ۲ فرق، تفاوت، وقفہ، ڈھیل
جیسے چار روز کا مچکا پڑ گیا ۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مچکا پڑنا یا کھا جانا :- بازار کا مندا
پڑ جانا، سستا ہو جانا، قدر گھٹ جانا ۔
۲ آمد کا کم ہو جانا، کسی چیز کی آمدنی کا رک
جانا ۔ (۳) وقفہ پڑ جانا ۔ ڈھیل پڑ جانا ۔
(فرہنگ آصفیہ و دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل ۔ معنی ۱ اور ۲ میں عوام بول
دیتے ہیں معنی ۳ میں زبانوں پر نہیں ہے ۔

مچکانا :- لچکانا، جھکانا، جنبش دینا، ہلانا
لرزاں کرنا ۔ ہندی، عوام کی زبان ۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مچکانا :- ۲ دبا کر، آنکھ مارنا، جلدی جلدی
آنکھیں کھولنا اور بند کرنا، جھپکانا، پلک مارنا
عوام اور عورتوں کی زبان ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مچکنا :- لرزنا، تھرانا، کانپنا، لچکنا
۲ چارپائی کا چوں چوں کرنا ۔ ہندی ۔ عوام
کی زبان ۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کسی طرح نہیں بولتے ۔

مچلا :- مگرا، گھنا، ڈھیٹ، ضدی
ہٹی ۔ نٹ کھٹ، شوخ ۔ جیسے :-
سو گماڑی نہ ایک جھگڑا سو سوتے نہ ایک مچلا
ہندی صفت ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مچلاپن :- ضد، ہٹ، اڑ، مگراپن،
گھنا پن، ڈھٹائی ۔ ہندی، صفت ۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

مچلانا :- ضد دلانا، بچے کو نہ مچلاؤ ۔
(لغات اردو)

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

مچلانا :- متلانا، مالش کرنا، ابکائی آنا
قے آنا، قے کی حاجت ہونا ۔ جیسے جی مچلاتا
ہندی ۔ اہل ہنود کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اس جگہ جی متلانا ہی زبانوں پر ہے ۔

مچلانا :- مگرانا، مگراپن کرنا، ٹال مٹول
کرنا، بہانہ کرنا، حیلہ حوالہ کرنا ۔ اردو فعل، دہلی کی زبان

برق چمک رہی ہو ساقی ابر ہے آیا ہوا
جام مے دے تو کدھر جاتا ہے مچلایا ہوا ۔ انشا

مچلانا :- ضد کرنا، اڑنا، اصرار کرنا - اردو فعل - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ اس جگہ مچلنا بولتے ہیں -

مچلائی :- ڈھٹائی، ڈھیٹ پن، ضد، ہٹ، شوخی - ہندی مونث - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے -

مچل پڑنا :- ضد پر آجانا، ہٹ پہ آجانا، اڑ جانا، بپھر جانا، لوٹ جانا -

رہتا نہیں ہے آنکھ سے آنسو ترے لئے
دیکھی جو اچھی شے تو یہ لڑکا مچل پڑا — میر

ہوا ایک طفل اشک تو کچھ زور چل سکے
روکیں کسے کسے کہ ہزاروں مچل پڑے — نسیم دہلوی

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ اس جگہ مچل جانا بولتے ہیں -

مچل جانا :- بپھر جانا، لوٹ جانا، ضد پر آجانا، ضد کر بیٹھنا، اڑ جانا، کسی چیز کے لینے کی ضد کرنا - اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان -

روئے خوش حشر میں بھی گر نظر آئے گا تو میں
سامنے داور محشر کے مچل جاؤں گا — مصحفی

گلی سے یار کی ہم اٹھ کے چل چکے تھے مگر
مچل گیا دل پر اضطراب رستے میں — داغ

مچلکا :- (بضم اول و فتح دوم) مجرموں کا عہد نامہ، تحریری قول و قرار، کسی کام کے نہ کرنے کا عہد و اقرار جو مجرم کی طرف سے ہو - اردو مذکر - پولیس اور کچہری کی اصطلاح -

دکھلاتا ہوں زنت میں کشش آہ رسا کی
آتا ہے ابھی اڑ کے کچہری سے مچلکا — سحر

مچلکا دینا :- کسی کام کے نہ کرنے کا اقرار نامہ کسی حاکم کو لکھ کر دینا - اردو صرف، عدالت فوجداری کی اصطلاح -

میں نہ ملنے کو لکھوں یار سے لاحول ولا
جان دوں اپنی مگر دوں نہ مچلکا اپنا — برق

کہ مچلکا نہ اپنا دیجیے آپ
اپنی رادھا کو یاد کیجیے آپ — شوق

مچلکا کرنا :- تحریری اقرار نامہ اور عہد کرنا - اردو صرف، دہلی کی زبان -

کس نے کیا ہے تم سے مچلکا کہ داد دو
ٹک کان ہی رکھا کرو فریاد کی طرف — میر

مچلکا لکھنا :- کسی کام یا بات کے نہ کرنے کا تحریری اقرار کرنا، اقرار نامہ یا تحریر کرنا - اردو صرف - عدالت فوجداری کی اصطلاح -

قول فیصل - لکھانا یا لکھوا لینا بھی بول دیتے ہیں -

افسوس ہم نے خط غلامی دیا اسے
لکھوا لیا نہ اس سے مچلکا رقیب کا — بحر

مچلکا لینا :- اقرار نامہ لینا، حاکم کا کسی مجرم سے آئندہ جرم نہ کرنے کا اقرار نامہ لکھوا لینا - اردو صرف، عدالت فوجداری کی اصطلاح -

ایک عاشق ہو تو فریاد کروں حاکم سے
کون لے سارے زمانے سے مچلکا ان کا — برق

مچلکا نکلنا :- مچلکا لینے کا حکم صادر ہونا - اردو صرف، قلیل الاستعمال -

پھر وہی آمد و شد ہو گئی ان کی گھر گھر
پھر کچہری سے نکلتا ہے مچلکا دیکھیں — رند

مچلکا ہونا :- اقرار نامہ ہونا جرم نہ کرنے کا حاکم سے تحریری اقرار کرنا - اردو صرف، عدالت فوجداری کی اصطلاح -

دے صبا یہ بھی لکھا تقدیر کا
ہم سے اور ان سے مچلکا ہو گیا — صبا

مچل مچل کے :- ضد کر کے، ہٹ کر کے، مچل کے - اردو صرف، عوام کی زبان -

ہر اک اشارہ ہے کل ایماں ہر اک کنایہ تمام عرفاں
مچل مچل کے کنار مادر میں بھولی بھولی ادائیں ہیں یہ — محشر لکھنوی

مچلنا :- (بفتح اول و دوم) ضد پہ آنا، ہٹ کرنا، اصرار کرنا، بپھرنا، ضد کر کے کہیں سے نہ اٹھنا یا نہ جانا، کمسنی میں بچے کا ضد کرنا - اردو فعل - عوام کی زبان -

دل یہ کہتا ہے کہ لو ساتھ نہ لے چل مجھ کو
ورنہ میں جا کے وہاں دیکھ مچل جاؤں گا — ذوق

سوجھی تدبیر نہ تقدیر کو بہلانے کی
جب مجھے قتل پہ عاشق کے مچلتے دیکھا — سودا

قول فیصل - شعرا نے اس کا صرف بڑوں اور سن رسیدہ لوگوں کے لئے بھی کیا ہے مگر اس کا صرف بچوں سے مخصوص ہے -

کمسنی ہے تو ضد یں بھی ہیں نرالی ان کی
اس پہ مچلے ہیں کہ ہم درد جگر دیکھیں گے — مشہور

کوئے جاناں میں ہے دل جیسا گیا قابو سے
ہم نے بچے کو بھی ایسا نہ مچلتے دیکھا — ذوق

مچلنا :- ٹال مٹول کرنا، تجاہل عارفانہ کرنا، گرا ین کرنا، جان کر انجان بننا - جیسے کیا مچلے پڑے ہیں گویا سچ مچ سوتے ہیں - (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اس جگہ بنے پڑے ہونا بولتے ہیں -

مچلنا :- یہ رونا، بلکنا، اشک بہانا - اردو صرف، رائج -

مچلنا :- یہ سوتے میں ہاتھ پاؤں کو خاص ادا سے حرکت دے کے کروٹ لینا، نئی نئی آوازیں نکالنا، سوتے میں ایک قسم کی انگڑائی لینا -

اردو صرف، قلیل الاستعمال

وہ سوتے ہیں مچلے کچھ اس آن سے
کہ قربان ہو جائے سو جان سے شوق

مچلنا :- ۲ کسی چیز کے دینے کی ہٹ کرنا مطلق انکار کرنا۔

بے کے دل کہتے ہو کیوں دیں اسے چلنے کیلیے
مل گیا خوب بہانا یہ مچلنے کے لیے داغ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ مچلنا صرف ضد کرنا ہے چاہے کوئی کچھ لینے کے لئے مچلے اور ضد کرے یا کوئی کچھ نہ دینے کے لئے مچل جائے اور ضد کرے بہرحال یہ کوئی خاص صرف نہیں ہے۔

مچلی :- شوخ، ڈھیٹ، ضدن، حیلہ باز، گھنی، نگری، سست، کاہل ہندی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مچھیائی کھاٹ نکلے :- عورتوں کے اس کوسنے میں مندرجہ بالا مفہوم ہے یعنی جوان موٹا تازہ ہٹا کٹا مر جائے لاش اتنی بھاری ہو کہ جس کھاٹ (چارپائی) پر ڈال کر اٹھائی جائے وہ بوجھ سے لچکے اور چرچرائے مچھیائی کی جگہ مچکنی بھی ہے۔

نصیب سیدھا اگر ہے پیرا مچکتی نکلے گی کھاٹ اکی
وہ سکھ نہ پائے گی جس نے بھیجا ہے الٹی سیپٹ نہیں کٹ ھاکر
عباس صاحب (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب زیادہ تر اس جگہ مچلچلاتی لاش نکلے عورتیں بولتی ہیں۔

مچھیانا :- پر شہوت اور مست ہونا، مرد خواہ عورت کا بہ سبب جوانی کے مچکنا مستی کے جوش میں آنا، ستانا، گرمانا۔

مچھیائی میں کبھی یا تو کبھی زناخی تو ہی کہہ رنگین
ہے میانی کس کی اچھی اور کس ہو بھری دلوی

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:- اس کے ایک معنی بوجھ سے لچکنا یا چرچرانا بھی ہیں لیکن اب لکھنؤ میں کسی معنی میں نہیں بولتے۔

مچھیا کے لپٹنا :- مستی کے جوش میں کلیجی کے پاکلیجی باندھ کے چمٹ جانا، مزے میں دانت پیس کر لپٹنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

مچھیاہٹ :- شہوت یا مستی کا زور عاشق کی بوس و کنار کے واسطے کمال خواہش زور شہوت، ہندی، مونث۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں۔

مچنا :- (بالکسر) مندنا، بند ہونا، ہندی جیسے آنکھ مچنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ کو چنا زبانوں پر ہے جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے جیسے ڈر کے مارے میں نے آنکھیں موند لیں۔

مَچنا :- (بالفتح) مچانا کا لازم عمل میں آنا ہونا، کیا جانا۔ اردو فعل، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ غل، شور دھوم، ہنگامہ، آفت وغیرہ کے اضافہ کے ساتھ بولتے ہیں جیسے گھنٹہ بھر سے یہ کیسا شور مچ رہا ہے۔ ذرا باہر جا کے دیکھو اس کا متعدی المتعدی مچوانا بھی مستعمل ہے۔

مچنگڑ :- (مچا کی تصغیر بالتحقیر) موٹا مچا سا، نہایت موٹی روٹی جیسے کیسا ہی وچیلا آٹا ہو دے دیکھو مچنگڑ پکا آگے رکھ دیوے

(سگھڑ سہیلی) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مچوانا :- (بالکسر) مچنا کا متعدی المتعدی بند کرانا، مندوانا، جیسے آنکھیں مچوانا۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عوام لکھنؤ اور عورتیں اس جگہ مُچوانا (بالضم) بولتی ہیں وہ بھی بہت کمی کے ساتھ۔

مچولیا :- آنکھیں بند کرنا تنہا مستعمل نہیں ہے۔ آنکھ مچولیا کی ترکیب سے مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس جگہ لکھنؤ میں آنکھ مچولی بولتے ہیں جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

مچھ :- بڑی مچھلی، مچھلی کی تذکیر۔ ہندی مذکر

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مچھ :- ۲ وشنو کا پانچواں اوتار جو مچھلی کی صورت میں ظاہر ہوا تھا۔ ہندی مذکر۔

(نور اللغات)

"وشنو کا پانچواں اوتار جس نے پہلے چھوٹی سی مچھلی کی صورت میں ظاہر ہو کر ستیا ورت رشی کو جو مسیح سے تین ہزار برس پہلے ہوا ہے عام طوفان کے آنے کی خبر دی اور چاروں وید وں کے کشتی میں رکھ لینے کی ہدایت کی تاکہ وہ ان کو بچا لے۔ اول اول یہ مچھلی ایسی چھوٹی تھی کہ ستیا ورت نے اشنان کرتے وقت اسے اپنے ہاتھ میں اٹھا لیا تھا لیکن پھر اس قدر بڑی ہو گئی

تھی کہ اس نے تمام سمندر پہ پھیل کر اپنے سینگ سے کشتی کو سنبھال لیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مچھر ۔ ایک چھوٹے پردار زہریلے کیڑے کا نام جو ڈنک مارتا ہے۔ پشہ۔ ایک نیشدار چھوٹے سے اڑنے والے کیڑے کا نام جو اکثر جسم کا خون پیتا اور بھن بھن کرکے اڑتا ہے۔ اردو مذکر، رائج۔

کیوں نہ نوک قلم رہے ششدر
گھس گیا اس کی ناک میں مچھر (انشا)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے دائے ہندی سے مچھڑ بھی لکھا ہے جو کوئی نہیں بولتا۔ اس کا ڈنک ہاتھی کی سونڈ کی طرح اور جسم ہاتھی سے مشابہ ہوتا ہے۔

مچھر :۔ (کنایۃً) سنی، اہلسنت حضرات۔ اردو مذکر، جاہل اور بے پڑھے شیعوں کی اصطلاح

قول فیصل۔ جاہل اور بے پڑھے سنی شیعوں کو کھٹمل کہتے ہیں۔

مچھر دانی :۔ ایک قسم کی کپڑے کی جالی دار پوشش جس کو مچھروں سے محفوظ رہنے کے لئے پلنگ یا مسہری پہ لگاتے ہیں۔ اردو مونث، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا طول و عرض مسہری یا پلنگ کے برابر ہوتا ہے۔

مچھر کی جھول :۔ نہایت ادنی اور کم قیمت چیز، کم قدر اور ناچیز شے، خفیف چیز، حقیر چیز۔ مونث (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مچھر کی جھول کا چور :۔ ادنی درجہ کی چیز چرانے والا، اچکا، اٹھائی گیرا۔ اردو مذکر، دہلی کی زبان۔

ہو جو کتوال تو وہ مانے زور
یہ تو مچھر کی جھول کا ہے چور (سودا)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس جگہ ٹٹیا چور کہتے ہیں۔

مچھر نگا :۔ ایک آبی پرند کا نام جو اکثر مچھلیاں پکڑ پکڑ کر کھاتا ہے۔ دام چیٹر یا ماہی گیر۔ ہندی مذکر، پورب کی زبان۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ عام طور سے کرِ ملا کہتے ہیں۔ یہ سرخ رنگ کا ایک پرندہ ہے جس کی چونچ لمبی اور سینہ سفید ہوتا ہے

مچھلی :۔ (بالفتح) ماہی، حوت، سمک۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

دریا کی موج سر لب ساحل سسکتی تھی
مچھلی ہر اک اچھل کے زمیں پر پھڑکتی تھی (لونس)

قول فیصل۔ اس کی جمع مچھلیاں اور مچھلیوں سے

دل کی اکھاڑی دھواں سانس جہاں لیتی ہیں
مچھلیاں نہر کی اف ان کی صدا دیتی ہیں (رشید لکھنوی)

مچھلی :۔ انسان کے بازو کا گوشت جو کسی قدر ابھرا ہوا ہوتا ہے۔ اردو وصفت مونث فصیح، رائج۔

ہماری آنکھوں سے دریائے اشک جاری ہے
خیال ہے ترے بازو کی یار مچھلی کا (ناسخ)

قول فیصل۔ اس کی جمع مچھلیاں بھی زبانوں پر ہے۔

دل یا جگر کو روکوں اللہ ری بے قراری
تن کیا تڑپ رہی ہیں بازو کی مچھلیاں تک (شاد)

صاحب سرمایۂ زبان اردو لکھتے ہیں کہ انسان کے بازو اور ساعد اور کف دست کے اندر کے گوشت کو بھی کہتے ہیں۔

لیکن اب اہل لکھنؤ صرف بازو کے ابھرے ہوئے گوشت کے لئے بولتے ہیں۔

گائے بھینس اور بکری کے گوشت ساق کے لئے بھی اس لفظ کا استعمال ہے مگر اب اس جگہ ادلہ کا گوشت زبانوں پر زیادہ ہے۔

مچھلی :۔ انسان کی ہتھیلی کا اندرونی گوشت۔ اردو مونث، قریب بہ متروک۔

دونوں حنائی ہاتھ دکھا کے نہیں آگے
مچھلی کف صنم کیا سمندر سے کم نہیں (ناسخ)

بوٹی بوٹی ہے پھڑکتی واہ رے شوخی تری
دست رنگیں کی کبھی مچھلی کو قرار اک دم نہیں (دریا)

مچھلی :۔ مچھلی کی صورت کا طلائی زیور جسے عورتیں کان میں پہنتی ہیں۔ اردو مونث قلیل الاستعمال۔

بو سے لیتی ہو ترے بالے کی مچھلی اے صنم
ہے ہمارے دل میں عالم ماہی بے آب کا (ناسخ)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "محاورۂ حال میں اسی کو مگر بھی کہتے ہیں" لیکن لکھنؤ میں مگر کوئی نہیں بولتا۔ اس کی جمع مچھلیاں ہے۔

عیسیٰ نفس جہاں کے کھنچ کو ہیں مسیحا
زندہ ہوئیں نہ اک تری کانوں کی مچھلیاں تک (ناسخ)

مچھلی :۔ ناک میں پہننے کا بلاق، جو مچھلی کی صورت کا ہوتا ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب نہ اس کا استعمال ہے نہ بولتے ہیں۔

مچھلی ۶ بچوں کا کھیل، ایک مچھلی کی شکل بالوں میں پروتے اور اس کو سجاتے ہیں۔

جب سے لوٹا کھیلنے کا تار اے طفل حسین
بال کی ایک ایک مچھلی ماہی بے آب ہے رشک
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب نہ یہ کھیل ہوتا ہے نہ کوئی بولتا ہے۔

مچھلی ۷ جو سکّے میں بناتے ہیں۔

آبرو پائے زر سکوک آکر ہاتھ ہیں
اے بتو سکّے کی مچھلی ماہی بے آب ہے رشک
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب نہ سکّے میں مچھلی بنتی ہے نہ کوئی بولتا ہے۔

مچھلی ۸ مچھلی کی صورت بناتے اور اس کو پیپر ویٹ کی جگہ کاغذ پر رکھتے ہیں تاکہ کاغذ ہوا سے نہ اڑے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مچھلی کی صورت کی قید نہیں، وہ مختلف صورتوں کا بنتا ہے اور اسے خاص طور سے مچھلی نہیں کہتے۔

مچھلی ۹ چاندی کی چھوٹی چھوٹی مچھلیاں بنا کر جھنبر کی زنجیر میں لگاتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں کی بھی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔

مچھلی ۱۰ وہ گوشت جو رانوں کے جوڑ میں ہوتا ہے۔ اردو مونث، عوام کی زبان۔

دو سبو جیسے سر پر جن میں مئے حسن بھری
دم بھڑک جائے اگر رانوں کی دیکھے مچھلی بحر

مچھلی ۱۱ چھوٹا سا بہت خوشنما مچھلی کی شکل کا سفید کیڑا جو عام طور سے کاغذ میں پیدا ہوتا ہے اردو مونث، رائج۔

قول فیصل۔ جس طرح کیڑا کتابوں کو خراب کرتا ہے اور چاٹ جاتا ہے اسی طرح مچھلی بھی کتاب میں جا بجا سوراخ کرتی اور کتاب کو چھلنی کر دیتی ہے۔

مچھلی ۱۲ ایک قسم کا پتنگ جو مچھلی کی شکل کا ہوتا ہے۔

کیا کیا ہوا میں آئی ہیں زیور کی جھونک سے
مچھلی اڑا رہے ہیں وہ بالی کی ڈور پر بحر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس کو تکل کہتے ہیں

مچھلی ۱۳ بادشاہوں کے نشانوں میں بھی مچھلی بناتے ہیں۔

لینے میں دل لیا مسلم آہ سے مرا
دکھا دیجو کباب کو مچھلی نشان کی (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مچھلیاں پڑنا:۔ (کنایۃً) ورزش سے باعث ڈنڑوں پر تیاری ہو کر گوشت کا ابھر آنا کثرت یا ورزش کے باعث بازوؤں یا رانوں کا بھر جانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

مچھلی پکڑنا:۔ مچھلی کا شکار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بصورت جمع مچھلیاں پکڑنا بھی بول دیتے ہیں۔

مچھلی پکڑنے کا کانٹا:۔ بنسی ایک طرح کا لوہے کا آنکڑا جس میں چارہ لگا کر مچھلی پکڑتے ہیں۔ اردو مذکر، عوام کی زبان۔

مچھلی تو نہیں کہ سڑ جائے گی:۔ اکثر اوقات بیٹی کی شادی کی نسبت بولتے ہیں یعنی ایسی جلدی کیا پڑی ہے کہیں اچھا بر ملے گا کر دیں گے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

مچھلی سا:۔ مثل مچھلی کے، مچھلی کی طرح اردو صفت، فصیح، رائج۔

ہفتم سے ہوا بند جو پانی شہر میں یہ
مچھلی سے تڑپنے لگے اطفال زمیں پر انیس

مچھلی کا بجرا:۔ وہ بجرا جو مچھلی کی صورت کا بناتے ہیں۔

سیر دریا کا تجھے ہو شوق تیرے شوق میں
اے پری مچھلی کا بجرا ماہی بے آب ہے رشک
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

مچھلی کا پتہ:۔ بازدے ماہی، مچھلی کا پتہ اردو مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

مچھلی کا تیل:۔ ایک خاص قسم کی مچھلی کے کلیجے کا تیل۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ یہ امراض سینہ، سل دق وغیرہ میں بہت مفید ہے۔

انگریزی میں اسے کاڈ لیور آئل کہتے ہیں۔

مچھلی کا چارا:۔ وہ چیز جس کو کانٹے میں لگا کر مچھلی کا شکار کرتے ہیں۔

لگائے کانٹے میں ٹکڑا کوئی مرے دل کا
جو چارہ چاہیے اے گلعذار مچھلی کا ناسخ
(نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زمین میں پیدا ہونے والے کیچوؤں کا چارہ استعمال کرتے ہیں۔

مچھلی کا کانڑا :- ایک قسم کی دوخت جو چادرہ یا کھیس پر کرتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مچھلی کا کانٹا :- استخوان ماہی، خار ماہی مچھلی کی ہڈیاں پسلیاں۔ اردو مذکر، رائج۔

پلکیں ہیں تیری یاد دل بیقرار کو
مچھلی کا کانٹا جانتا ہوں خار خار کو
(راسخ)

مچھلی کا کھانا ہرتوا سے کھونا :- بمجبوری ناگوار کام کرنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مچھلی کھانا :- عورتیں چاول پکا کر ایک طباق میں رکھتی اور ایک پیالے میں شوربا دار مچھلی پکا کر رکھتی ہیں اور چاولوں کے طباق پر مچھلی کے کباب رکھتی اور بہ نیاز حضرت سلیمان اس کو کھاتی اور تقسیم کرتی ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مراد آنے پر عورتیں یہ نذر دلاتی ہیں اور شیعہ عورتیں حضرت رسول خدا کی نذر دلاتی ہیں۔

مچھلی کے بھی پتا ہوتا ہے :- بیکس غریب کو بھی بعض وقت غصہ آجاتا ہے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ بہت کمی کے ساتھ اب زبانوں پر ہے۔

مچھلی کے جائے (بچہ) کو تیرنا کون سکھاتا ہے :- آبائی کام سے ہر ایک بخوبی ماہر ہوتا ہے۔ عورتوں کی مثل (نور اللغات)

قول فیصل۔ کمی کے ساتھ مچھلی کے جائے کی بجائے بولتی ہیں۔ زیادہ تر مچھلی کے بچے کو کس نے پیرنا سکھایا زبانوں پر ہے یعنی لائق خود ہوشیار ہوتے ہیں ان کو تعلیم کی ضرورت نہیں ہوتی۔

مچھلی کی طرح تڑپنا :- بے چین ہونا، نہایت تڑپنا کسی درد یا تکلیف کی وجہ سے کمال بے قرار اور بےکل ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دن اور رات چین نہ تھی مچھلی کی طرح تڑپتے تھے۔ (کھشانی)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں چین مذکر ہے اور دہلی میں مونث ہے۔ اس جگہ ماہی بے آب بھی بولتے ہیں۔

وہ پیاس کی شدت تھی کہ جیتا نہ بچے
پانی کے لئے ماہی بے آب بنے تھے
(ادیب)

مچھلی مچھلی کتنا پانی :- ایک تیا۔ لڑکیاں اور لڑکے کھیلتی ہیں۔ (نور اللغات)

جب بچہ پیٹ کے کھیل ریگنے لگتا ہے اور آگے بڑھنے کا قصد کرتا ہے تو اس کا دل بڑھانے کو کہتے ہیں۔ بچوں کا ایک کھیل بھی ہے ہم نے ایک غزل میں کہا دیا۔

کیا مزا چاہت کا بدلے ہے
مچھلی مچھلی کتنا پانی
(اثر)

(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ عورتوں کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

مچھلی والا :- ماہی گیر، مچھلی بیچنے والا ماہی فروش۔ اردو مذکر، رائج۔

مچھندر :- (بضم اول فتح دوم) بڑی بڑی مونچھوں والا۔ مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

لستر جبڑوں کے کو فرحاد میں سب کہتے ہیں
گورکھ، گوپی چند مچھندر یہ آپ ہی تھا ایک مرد

مچھندر :- چوہا، موش (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مچھندر :- بیہودہ آدمی، مسخرا، بدہیئت، بدوضع اور داڑھی آدمی

دیکھو کل ان کی طرف منھ رہا ٹوہ بولے
خوبی قسمت کی ہیں ہم پہ مچھندر عاشق
(انشا)

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مچھوا :- مچھلیاں پکڑنے والا، ماہی فروش، ماہی گیر، پورب کی زبان۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ مچھیرا کہتے ہیں۔

مچھوا :- چھوٹی کشتی۔ ڈونگا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مچھی :- (بالفتح وتشدید دوم) ماہی، مچھلی ہندی مونث۔ عوام کی زبان۔ پورب کی زبان

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب عام طور سے مچھلی ہی زبانوں پر ہے۔

مچھی :- بوسہ، پیار۔ اردو مونث بازاری زبان۔

ارے کتا بی منھ کی اک مچھی دو گا تا جان دوں
میں ہاتھ دھو کے ہوں آئی چوتھے قرآن دو (جان صاحب)

قول فیصل۔ اس کی جمع مچھیاں ہے اور دینا اور لینا کے ساتھ صرف ہے جیسے اللہ ری کوئے آئے جو مچھیاں لے گئی اور مچھیاں دے گئی۔

(کامنی۔ از سرشار)

بصورت مصدر مچھی دینا بھی بولتے ہیں۔

مچھیانا :- لگاتار پیار کرنا، برابر بوسے لئے جانا

اردو صرف ، بازاری زبان ۔

چمّیاں لینا :۔ بوسے لینا ، پیار کرنا ، دہن یا رخسار کو چومنا ۔ اردو صرف ، بازاری زبان

لب وہ نازک کہ جان دے دیجے
دہن ایسا کہ چمّیاں لیجے (بہار عشق)

ہاتھ گردن میں ڈال کر باہم
چمیاں لیں ہزار ہا اسہم (قلق)

قول فیصل ۔ چمّی در اصل وہ بوسہ ہے جس کی تحرک جنسی خواہش ہو ۔ بصورت واحد چمّی لینا بھی بولتے ہیں ۔

چھچھی بھوَن :۔ بادشاہوں یا راجاؤں یا امراء کے محلوں کا وہ تالاب جس میں چھوٹی چھوٹی مچھلیاں چھوڑی جاتی ہیں ۔

مانگا جو میں نے بوسہ ان سے چمن کے اندر
بولا کہ یاں نہیں چل چھچھی بھون کے اندر (افشا)

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب یہ صرف قلیل الاستعمال ہے ۔

چھپّیل :۔ بڑی بڑی مونچھوں والا ، ہندی صفت مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ یہ لکھنؤ کے عوام کی زبان ہے ۔

چھچھی چھچھّول :۔ بوسہ بازی ، ایک کا دوسرے کو پیار کرنا ، باہمدیگر بوسہ بازی کرنا اردو صرف ، بازاری زبان ۔

قول فیصل ۔ چھچی چھولا بھی اس جگہ مستعمل ہے اور یہ بھی بازاری زبان ہے ۔

محابا :۔ (بالضم اول) ڈر ، خوف ، ہراس فارسی مذکر قلیل الاستعمال

محابا کیا ہے میں ضامن ادھر دیکھ
شہیدان نگہ کا خوں بہا کیا (غالب)

قول فیصل ۔ اردو میں عام طور سے "بے محابا" (بیخوف) کی ترکیب سے زبانوں پر ہے ۔

صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ محابا مفاعلت کے وزن پر محابات تھا ۔ فارسی والوں نے سنی مدارات کے حذف کر کے استعمال کیا اس کا مادہ حبو ، حبا ، نزدیک ہونا ہے ۔

محابا کے لغوی معنی باہم نزدیک کرنا آپس میں سلوک کرنا ہیں ۔ محابا بمعنی فروگذاشت اعانت صلح ، نگہداشت ، لحاظ ، سلوک دریغ مستعمل ہے ۔

بہار عجم میں محابا بضم اول بمعنی معاوضہ کرنا اور بخشش ہے ۔ صاحب صراح نے محابات کے معنی میں لکھا ہے :۔

محابا کردن ۔ دریغ کردن : فروگذاشت کردن در معاملہ "

مُحاذ :۔ (بالضم) سامنے ، مقابل ، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

محل صرف ۔ کشمیری محلہ پولیس چوکی کے محاذ میں جو سبزہ ان پڑا ہے وہ ایک نواب صاحب کا ہے اور وہ اس کو فروخت کرنا چاہتے ہیں تم لے لو ۔

محاذ :۔ فوج کا سب سے آگے کا حصہ قلب لشکر ، مورچہ ۔ عربی مذکر فصیح ، رائج

مُحاذات :۔ مقابلہ کرنا ، روبرو ہونا ایک چیز کا دوسری چیز کے برابر کرنا ۔ عربی مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ، قلیل الاستعمال ۔

محاذ جنگ :۔ لڑائی کا مقام ، فرنٹ وہ مقام جہاں ہر دو متحارب ملکوں کی فوجیں جنگ کے لئے آمنے سامنے کھڑی ہوں میدان جنگ فارسی ترکیب ، فصیح ، رائج ۔

قول فیصل ۔ زیادہ تر زبانوں پر بفتح اول ہے جو غلط ہے ۔

محاذ قائم کرنا :۔ کسی کے خلاف مورچہ بندی کرنا ، کسی کی مخالفت میں مقابل آنا ۔ اردو صرف فصیح ، رائج ۔

مُحاذی :۔ برابر ہونے والا مقابل روبرو ، برابر ، آمنے سامنے ۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مُحاربہ :۔ (بضم اول و فتح سوم و چہارم) لڑائی ، جنگ ، معرکہ ، مجادلہ ۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ جنگ کرنا ، کارزار ، عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ اس کی جمع محاربات ہے ، جو قلیل الاستعمال ہے ۔

محارِم :۔ (بالفتح و کسر چہارم) جمع محرم کی رازدار ، پردہ دار ، پوشیدہ باتیں جاننے والے رازداں ۔ عربی مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال ۔

محارب :۔ جمع محراب کی ، محرابیں عربی مونث ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ عام طور سے تعلیمیافتہ طبقہ میں بولتے ہیں

مُحاسِب :۔ (بالضم و کسر چہارم) علم حساب سے واقف ، حساب داں ، علم سیاق و سباق کا جاننے والا ۔ علم ریاضی کا جاننے والا عربی صفت ، فصیح ، رائج ۔

محاسب :۔ حساب کرنے والا ، جانچ پڑتال کرنے والا ، اکاؤنٹنٹ ، عربی صفت فصیح ، رائج ۔

مُحاسبہ :- (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) حساب شمار، کسی سے حساب لینا یا کرنا، باز پرس، پوچھ گچھ۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محاسبہ میں ہمارے لگائی اتنی دیر
خدائی بھر کا تو اب تک حساب ہو جاتا ۔ شرت

محاسبہ :- بڑے حساب کے متعلق پوچھ گچھ، مواخذہ اخراجات۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ تم سے ایک ایک پائی کا محاسبہ ہوگا اسی لئے کہتے ہیں کہ جو خرچ ہو وہ لکھ لو۔

محاسبہ طلب ہونا :- حساب طلب کیا جانا۔ حساب مانگا جانا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محاسبہ کرنا :- حساب طلب کرنا۔ روپیہ کی پوچھ گچھ کرنا۔ حساب مانگنا، مطالبہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محاسبہ لینا :- پرسش کرنا، حساب کتاب لینا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

دنیا کا مجھ سے لے گا کوئی کیا محاسبہ
میر اشمار کیا ہے میں ہوں کس حساب میں ۔ شرف

محاسن :- (بالفتح و کسر چہارم) خوبیاں، نیکیاں، خصائل، اچھی عادتیں، اچھائیاں، بھلائیاں، خصائل۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ محاسن، حُسن کی جمع خلاف قیاس بنائی ہے۔

محاسن :- بڑے مردوں کی داڑھی، ریش۔ عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کی جمع محاسنوں ہے۔

شانے محاسنوں میں کئے سب نے بے ہراس ۔ انیس

مُحاصِر :- (بضم اول و کسر چہارم) محاصرہ کرنے والا، حصار کرنے والا، گھیرنے والا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مُحاصَرہ :- (بضم اول و فتح سوم و چہارم) گھیرا ڈالنا، چاروں طرف سے بند کر دینا، قلعہ بندی کر کے گھیر لینا، ناکہ بندی کرنا، انحصار کرنا۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔

اس میں کیا آئیں حسرت و ارماں
پاس کا ہے محاصرہ دل پر ۔ منیر

محاصرہ اٹھانا :- ناکہ بندی چھوڑ دینا، گھیرا اٹھانا، افواج محاصرہ کو بلا لینا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محاصرہ کرنا :- ہر طرف سے گھیر لینا، ناکہ بندی کرنا، حصار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یزیدی فوج نے کربلا میں حضرت امام حسین علیہ السلام کا ایسا محاصرہ کیا تھا کہ کوئی راہ ان کے لیے کھلی نہ تھی۔

محاصرہ ہونا :- ناکہ بندی ہونا، گھیرا ڈالنا، کسی کو چاروں طرف سے گھیرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس میں کیا آئیں حسرت و ارماں
پاس کا ہے محاصرہ دل پر ۔ منیر

محاصرے میں آجانا :- چاروں طرف سے گھر جانا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محاصرین :- محاصرہ کرنے والے لوگ، گھیرنے والے، گھیرا ڈالنے والے ناکہ بندی کرنے والے۔ عربی مذکر، قلیل الاستعمال

مَحاصِیل :- (بفتح اول و کسر چہارم) پیداوار کا محصول، خراج، مال گزاری۔ عربی جمع مذکر، قلیل الاستعمال۔

اقلیم سرکشی کا محاصیل غرور ہے
محصول کفر و شرک کا حاصل غرور ہے ۔ اوج

محاصیل :- بڑے حاصل، آمدنی، نفع، پھل، نتیجہ۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قبر پہ پھول چڑھانے کو وہ قاتل آیا
باغ حسرت کی ریاضت کا محاصل آیا ۔ شرت

محل صرف۔ غرض ساری زندگی میں ۲۰ یا ۲۵ برس کام کاج کے دن ہیں مگر کتنے کام، کتنی ضرورتیں، خدا کی پرستش، مذہب کی تلاش ... مردوں کا رونا، جدائی کا ماتم ... آبرو کا تحفظ ناموس کا پاس، مال کی نگہداشت، محاصل کا اصراف۔ (توبۃ النصوح)

محاصیل خام :- غیر مستقل آمدنی، نکاسی جس میں مالگزاری بھی شامل ہو، کچی آمدنی۔ مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُحاط :- (بضم اول) گھیر اگیا، احاطہ کیا گیا گھری ہوئی۔ عربی صفت، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُحافِظ :- حفاظت کرنے والا، نگراں، چوکیدار، پاسبان، دربان۔ عربی صفت فصیح، رائج۔

گردوں سکے ہے بیں بجھتر کہ ہے دشمن دنیا،
تم کو فرش پہ آرام محافظ ہے خدا ۔ مولف

محافظ :- بڑے مربی، سرپرست، ولی۔ عربی صفت

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محافظ :۳ وہ سپاہی جو کراچیوں پر رہتے ہیں، کراچی کا چوکیدار۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

محافظت :۔ (بالضم اول و فتح چہارم و پنجم) حفاظت، پاسبانی، رکھوالی، نگرانی عربی، مونث، فصیح، رائج۔

جس پہ تیری نظر ہو غارت گر
اس سے ہو کیا محافظت دل کی — نسیم

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بکسر چہارم ہے جو غلط ہے۔

محافظت :۲ سرپرستی، اہتمام۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

محافظ تن :۔ محافظ ذات، وہ سپاہی جو امرا یا معززین کی جان کے محافظ ہوتے اور ہر وقت ساتھ رہتے ہیں۔ باڈی گارڈ عربی فارسی الفاظ، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے اس جگہ باڈی گارڈ ہی بولتے ہیں۔

محافظ حقیقی :۔ اصلی حفاظت کرنے والا مراد خداوند عالم۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب صفت مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ تعلیم یافتہ طبقہ حافظ حقیقی بھی بولتا ہے۔

محافظ خانہ :۔ وہ دفتر جس میں فیصلہ شدہ مثلیں اور کاغذات رکھتے ہیں، مثلوں کا دفتر۔ وہ مکان یا کمرہ جس میں عدالت کے متعلق کاغذات رہتے ہیں۔ فارسی ترکیب عدالت کی اصطلاح

محافظ دفتر :۔ مثلوں کی حفاظت رکھنے والا، نگراں دفتر، ریکارڈ کیپر (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

محافظ محبس :۔ داروغہ جیل، جیل خانہ کا داروغہ۔ عربی مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب عام طور سے جیلر کہتے ہیں۔

محافل :۔ (بالفتح و کسر چہارم) محفل کی جمع، خوشی کے تقریبات، وہ تقریبیں جو خوشی و مسرت کے موقع پر ہوں۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ چہاردہ معصومین اور بزرگان دین کی ولادت کے سلسلے میں جو اجتماع ہوں اور ان میں فضائل کی نظمیں اور قصائد پڑھے جائیں اور مقرر تقریر کرے اس کو بھی محافل کہتے ہیں۔ بصورت واحد محفل بھی مستعمل ہے اور یہ شیعوں کی خاص اصطلاح ہے۔ جیسے تیرہ رجب کے سلسلے میں پرسوں میر صاحب کے گھر پر محفل ہے اولاً چند شعرائے کرام منظوم خراج عقیدت پیش کریں گے بعد کو طاہر میاں بیان فرمائیں گے۔

محافہ :۔ (بالضم اول و فتح چہارم) وہ پردے دار سواری جس میں عورتیں بیٹھتی ہیں اور کہار اسے اٹھا کر چلتے ہیں۔ ڈولا، ڈولی، پالکی، فنس۔ فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہو ساتھ سواری کے ہمدم اہل وطن کا
آگے میں ہوں اور پیچھے محافہ ہو دلہن کا — انجم

قول فیصل۔ خاص طور سے اس کا صرف دلہن کے ڈولے کے لئے ہوتا تھا۔

جلدی سواریاں ہوں کہ عرصہ سوا ہوا
ڈیوڑھی پہ ہے دلہن کا محافہ لگا ہوا — مونس

محاق :۔ (بالکسر) چاند کا گھٹنا۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ یہ لفظ بکسر اول و فتح اول و بالضم اول تینوں طرح صحیح ہے۔

محاق :۲ چاند کے گھٹنے کے دن، جن کی ابتدا پندرھویں رات سے ہوتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ تنہا نہیں، ایام محاق کی ترکیب سے تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

محاق :۳ ماہ قمری کے وہ آخر دن جن میں چاند نظر نہیں آتا، چاند کی آخری راتیں جس میں چاند چھپ جاتا ہے۔

وہ رخ چاند سا محاق کدورت میں آ گیا
مہر جمال پہ وہ ظلمت میں آ گیا — اسیر
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب ایام محاق کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

محاکات :۔ (بالضم) باہم حکایت کرنا آپس میں بات چیت کرنا۔ آپس کی بات چیت، شاعری میں واقعات کی صورت گری عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تخئیل بے نظیر محاکات لاجواب — مونس

قول فیصل۔ زبانوں پر زیادہ تر بالفتح ہے

محاکمہ :۔ کسی بات کے فیصلے کے لئے حاکم کے پاس جانا۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محاکمہ :۲ دعوی، فیصلہ، الفاظ طلبی

(فقرہ) اس کا محاکمہ دشوار تھا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

محاکمہ محاکمات: منصف بن کر جھگڑا نپٹانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مَحال :- (بفتح اول) محل کی جمع۔ مقامات، مکانات، منازل، اترنے کی جگہیں۔ عربی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اصل اس کی محالل تھی لام کو لام میں ادغام کر دیا گیا تو محال ہو گیا۔

محال :- وہ رقبہ آراضی کا جس میں متعدد پٹیاں ہوں، اور جس پر مالگزاری علیحدہ تشخیص ہو۔ اسی معنی بطور مفرد مستعمل ہو۔

(فقرہ) چار پٹیوں کا علیحدہ محال بن گیا ہے (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ کاشتکاری اور بندوبست کی اصطلاح ہے۔

مُحال :- (بضم اول) غیر ممکن، ناممکن، نہ ہو سکنے والی بات۔ عربی صفت، فصیح، رائج

قدرت ممکن و محال کہتی ہے ان کو دیکھ کر
صاحب معجزہ یہ ہیں شعبدہ باز اور ہے
محشر لکھنوی

مِحال :- دشوار، مشکل، کٹھن، سخت، دقت طلب، عربی صفت۔ فصیح، رائج۔

جذب دعا سے ممکن ہو گیا کار محال بھی
دیو کو محبوب کیا محبوب کا دل گیا — محشر لکھنوی

محال :- شہد کی مکھیوں کا چھتا (یہ لفظ اس معنی میں غلط مستعمل ہو گیا ہے کیونکہ وہ کوئی ہندی لفظ ہے جس کے معنی شہد کا چھتا ہے اس کے متعلق اور بھی جتنے لفظ ہیں وہ ہیم سے پائے جاتے ہیں مثلاً پہاڑ میں شہد کی مکھی کو ماکھی کہتے ہیں۔ دیس میں مو آ۔ اسی طرح مارواڑ میں شہد کے چھتے کو مہوک، سنسکرت میں شہد کو مدھو۔ چھتے کو مدھوکرم یا مدھوکوکھ کہتے ہیں (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

محالات :- محال کی جمع، وہ باتیں جن کا ہونا سخت مشکل ہو، مشکلات، دشواریاں، ناممکنات، غیر ممکن باتیں، غیر ممکن چیزیں۔ عربی مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جتنے اضداد تھے آپس میں وہ سب شامل تھے
جتنے ممکن تھے محالات میں سب داخل تھے — شہید لکھنوی

محالِ عادی :- وہ امر جس کا ہونا عادتاً ناممکن ہو۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محالِ مطلق : قطعاً محال۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

مُحالِ عقلی :- وہ امر جو از روئے عقل ناممکن ہو۔ فارسی ترکیب صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

وہ محال عقل تھا ہوا کہ نصیریوں نے خدا کہا
تری معرفت کے جو رمز ہیں وہ نہاں ہیں پر بھی عیاں نہیں
محشر لکھنوی

قول فیصل۔ اس جگہ زیادہ تر زبانوں پر محال عقلی ہے اور یہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

محال عقلی فضیلتوں پہ ہم ایسے بندے تو دم بخود ہیں
خدا نصیری نے کیوں کہا تھا حقیقت اس کی خدا ہی جانے — محشر

محال ہونا :- ناممکن ہونا، دشوار ہونا، غیر ممکن ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محال تھا کہ گزر جائے اس طرف سے بشر
سیاہ شام بھلا روکتی مجھے کیوں کر — شفیق

مَحامِد :- (بفتح اول و کسر چہارم) اوصاف حمیدہ، نیک خصلتیں، اچھائیاں، خصائل پسندیدہ، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ فضائل و محامد کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے جیسے فضائل و محامد محمد و آل محمد کا احاطہ ناممکن ہے۔

محاورات :- محاورہ کی جمع۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ حق یوں ہے کہ لکھنؤ کا مسلم فضل، لکھنؤ کے محاورات، فقرات دلنشیں، خوش بیانی، طرز غزل خوانی المشہود فی المشارق والمغارب ہے۔ (فسانہ آزاد)

مُحاوَرہ :- (بضم اول و فتح چہارم و پنجم) وہ کلمہ یا کلام جسے چند ثقات نے لغوی معنی کی مناسبت یا غیر مناسبت سے کسی خاص معنی کے لئے مخصوص کر لیا ہو۔ عربی۔ مذکر فصیح رائج۔

روز مرے نے دی سخن کو جِلا
شوخ و رنگیں محاورہ ایسا — قلق

قول فیصل۔ کوئی زبان ایسی نہیں ہے کہ جس میں محاورات کا کثرت سے استعمال نہ ہو چنانچہ اردو زبان میں اس کا استعمال کافی ہے۔ محاورہ کی تعریف اردو زبان میں یہ ہے کہ الفاظ کچھ کہہ رہے ہوں اور معنی کچھ نکل رہے ہوں۔ "میرا دل ان کی

طرف سے پھٹ گیا یعنی نفرت ہو گئی۔ اسی طرح آنکھیں آنا۔ یعنی آشوب چشم ہونا۔ بظاہر آنکھیں موجود ہیں یا جیسے حیوان سے کل جاندار مقصود ہیں مگر محاورے میں غیر ذوی العقول پر اس کا اطلاق ہوتا ہے اور ذوی العقول کو انسان کہتے ہیں

محاورہ: عادت، مشق، مہارت، ربط اردو صفت، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔ محل صرف۔ تم مجھ سے بیکار فرمائش کرتی ہو کئی برس سے میں نے سوئی ہاتھ میں نہیں لی ہے ہتھ کٹی بنانے کا محاورہ اب مجھ میں نہیں رہا۔

محاورہ پڑنا: روزمرہ کی عادت ہو جانا مشق ہو جانا، لپکا پڑ جانا۔ اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

محاورہ ڈالنا: عادت ڈالنا، مشق ڈالنا، مہارت پیدا کرنا، کسی بات کا عادی بنانا، مشق بہم پہنچانا، ربط ڈالنا۔ اردو فعل متعدی۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

مُحِبّ: (بضم اول وکسر دوم) محبت رکھنے والا، یار، دوست، مشفق، شفیق، دوستی رکھنے والا، پیار رکھنے والا۔ عربی مذکر فصیح، رائج۔

مجھ کو محب سمجھ کے محبّین شبیہ کا
کرتا ہے شاد خاتمہ نیک بھی یہ نوکر کا (دیبیناری)

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہو۔ جو کوئی ان کا محب اس کو خدا بھی دوست رکھتا ہے
نہیں پوشیدہ رتبہ بوذر و مقداد و سلماں کا
محشر لکھنوی

عربی جمع محبین ہے اور اس کی فارسی جمع محبان ہے

محبان علیؑ کی موت صبح عید ہے گویا
ہنسی ہونٹوں پہ وقت نزع چہرے پہ بحالی ہے محشر لکھنوی

اس کی اردو جمع محبوں ہے۔

صدقہ بنا علیؑ کے ہے ہو اوج محبوں کا
سب نور کی کرسی پہ بیٹھیں گے قیامت میں محشر لکھنوی

مَحَبَّت: (بفتح اول صحیح وبضم اول غلط ہے) پیار، چاہ، دوستی، یارانہ، اخلاص، ملاپ دل لگاؤ۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

اس قدر نایاب دنیا میں محبت ہو گئی
چشمہ آب بقا، چشم مروت ہو گئی تعشق

قول فیصل۔ اس کی جمع محبتوں اور محبتیں ہے جیسے آپ کی محبتوں کا جتنا بھی شکریہ ادا ہو وہ کم ہے۔

بیان کروں اب ان کی محبتیں ان کی
غلام سے کبھی نہ ہوں گی ادا شفقتیں ان کی عشق

یہ لفظ میم کے ضمہ یعنی پیش سے مُحبت غلط ہے اس لئے کہ ثلاثی مجرد سے مصدر کبھی بضم اول نہیں آیا ہے

محبت: عشق، لگن، لَو، عربی مونث، فصیح، رائج۔

ستم ہو جائے تمہید کرم ایسا بھی ہوتا ہے
محبت میں بتا اے ضبط غم ایسا بھی ہوتا ہے حسرت موہانی

گزر گئی وہ سب جب محبت تو اک ایسا بھی وقت آیا
کہ کوئی بیٹھا ہوا ہے پاس ہی اور کسی کو خبر نہیں ہو
جمیل مظہری

محبت نامہ: از روئے نسبت بعنوان محبت محبت والا، محبت آمیز، فارسی صفت، فصیح (رائج)

یہ مجھتا نہ معاذ اللہ تھا دلیل عقد باطنی محشر لکھنوی
بھولا درنہ تیرے خلاف میں کبھی احکام ادا نامہ محبت کا

محبت اُچھلنا: محبت کا جوش مارنا، دوستی کا ولولہ پیدا ہونا، ماننا اچھلنا، جوش محبت ہونا جیسے بھائی کی وہ محبت اچھلی کہ اچھائی برائی کی خبر نہ رہی، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

محبت آمیز: محبت بھری، پیار سے ملی ہوئی، محبت کی، کبتانہ، الفت آمیز فارسی صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔ محبت آمیز باتیں گفتگو وغیرہ کے ساتھ بولتے ہیں۔

محبت آنا: الفت کا جوش ہونا، محبت پیدا ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔ محل صرف۔ یوں تو تم مہینوں نہیں دکھائی دیتے تھے آج کہاں کی محبت آئی جو دکھائی دے گئے۔

محبت بڑھانا: دوستی بڑھانا، الفت عشق بڑھانا، ربط ضبط پیدا کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

کیوں محبت بڑھائی تھی تم سے
ہم گنہگار بے گناہ ہو تم آتش

محبت بڑھنا: محبت میں زیادتی ہونا، الفت میں زیادتی ہونا۔ عشق بڑھنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

بڑھی جتنی محبت باطنی احساس بڑھتے ہیں
نگاہوں سے سمجھ لیتے ہیں دل کا مدعا ہم بھی محشر لکھنوی

محبت بھول جانا: محبت کو بھلا دینا، پیار نہ رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

انسوس ہے کہ مجھ کو وہ یار بھول جاوے
وہ رسم وہ محبت وہ پیار بھول جاوے
شاہ مبارک آبرو

محبت پر نازاں ہونا :- محبت پر فخر کرنا، عشق اور دوستی پر ناز کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

زمانے کی محبت پر نہ ہو اے ہم نشیں نازاں
سنائیں گے تجھے فرصت میں قصے آشنائی کے
چکبست

محبت پیدا کرنا :- عشق پیدا کرنا، الفت پیدا کرنا، محبتانہ ربط ضبط بڑھانا، محبت کرنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

سحر تک شام سے جلتی ہیں لاتیں وصل کی شب میں
محبت کی ہے کس گستاخ کس بیباک سے پیدا آتش

محبت ترک کرنا :- محبت چھوڑنا، محبت نہ رہنا، عشق نہ رہنا، دوستی و پیار نہ رہنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دنیا کی چیزیں چھوٹ جاتی ہیں لیکن سچی محبت کو ترک کرنا دشوار ہے۔

قول فیصل۔ ترک محبت اور ترک محبت کرنا بھی زبانوں پر ہے۔

مجال ترک محبت نہ ایک بار ہوئی
خیال ترک محبت تو بار بار آیا فرحت کلکتوی

جنون محبت یہاں تک تو پہنچا
کہ ترک محبت کیا چاہتا ہوں جگر مراد آبادی

محبت جتانا :- اظہار محبت کرنا، اظہار عشق کرنا، دوستی جتانا، اردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

کچھ جتاؤں جو محبت تو کہے ہے کہ تجھے
دیکھ تو کیسے جھکاتا ہوں محبت کے مزے ذوق

محبت رکھنا :- دوستی رکھنا، پیار کرنا چاہنا، محبت ہونا، خلوص ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جو اپنے دل میں رسول و آل رسول کی محبت رکھتے ہیں ان سے خدا خوش اور راضی ہوتا ہے۔

محبت کا آغاز :- ابتدائے محبت، ابتدائے عشق، شروع محبت، محبت کی شروعات۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محبت کا آغاز انجام ہے کیا
نہ اس کی خبر ہے نہ اس کی خبر ہے لا اعلم

قول فیصل۔ اسی جگہ آغاز محبت فارسی ترکیب کے ساتھ بھی فصیح و رائج ہے۔

محبت کا اثر :- تاثیر محبت، اثر عشق، چاہت کا رد عمل۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محبت کا تم سے اثر کیا کہیں
نظر مل گئی دل دھڑکنے لگا اسیر

محبت کا اظہار کرنا :- اظہار عشق کرنا، محبت ظاہر کرنا، دوستی ظاہر کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم نے ان پر محبت کا اظہار تو کر دیا لیکن یہ نہ سوچا کہ اس کا اثر اچھا ہوگا کہ خراب۔

قول فیصل۔ اس جگہ اظہار محبت کرنا بھی بولتے ہیں۔

سیہ کہ کبھی چھیڑوں بھی تم منہ نہ لگانا
کر دے گا ابھی غیروں میں اظہار محبت سید احمد دہلوی

محبت کا اظہار ہونا :- محبت کا ظاہر ہونا، اظہار عشق ہونا، خلوص و دوستی کا ظاہر ہونا اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی محل پر اظہار محبت ہونا بھی بولتے ہیں۔

بام پر آنے لگے وہ سامنا ہونے لگا
اب تو اظہار محبت برملا ہونے لگا حسرت موہانی

کترا کے نکل جاتے ہیں رستے میں بھی مل کر
کیوں ہم سے ہوا ہائے رے اظہار محبت
سید احمد دہلوی

محبت کا اقرار :- اقرار محبت، محبت ہونے کا اظہار۔ اردو، فصیح، رائج۔

محبت کے اقرار سے شرم کب تک
اگر سامنا ہو تو مجبور کر دوں اختر شیرانی

قول فیصل۔ اس کا صرف کر دینا، کرنا، ہونا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

اگر تو محبت کا اقرار کر دے
تو اختر دو عالم سے انکار کر دے اختر اورینوی

اسی جگہ اقرار محبت بھی بولتے ہیں اور بلحاظ معنی نفی انکار محبت کہتے ہیں

ہیں قتل پہ راضی مگر اس بات کے دشمن
اقرار محبت ہے نہ انکار محبت سید احمد دہلوی

محبت کا انجام :- محبت کا نتیجہ، نتیجہ عشق، اختتام محبت۔ اردو صفت فصیح، رائج۔

نہ جانے محبت کا انجام کیا ہے
میں اب ہر تسلی سے گھبرا رہا ہوں احسان دانش

قول فیصل۔ اسی جگہ انجام محبت بولتے ہیں
ع معلوم جو ہوتا ہمیں انجام محبت ذوق

محبت کا بازار :- بازار محبت، بحالت دنیا اردو ترکیب صفت مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس جگہ بازار محبت بھی زبانوں پر ہے۔

بازار محبت میں کمی کرتی ہے تقدیر
بن بن کے بگڑ جاتا ہے سودا مرے دل کا — تسلیم

محبت کا بندہ:۔ بندۂ محبت، محبت کا غلام۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محبت کا تری بندہ ہر اک کو اے صنم پایا
ہے اہر گردن شاہ و گدا دونوں کو خم پایا — آتش

قول فیصل۔ اس جگہ بندۂ محبت بھی بولتے ہیں۔

محبت کا بھوکا:۔ محبت کا آرزومند، محبت کا خواہشمند، طلبگار محبت، محبت چاہنے والا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

الٰہی تو یہ کھا کھا نہ جائے ایک کو ایک
کہ ہے تمہاری محبت کا اک جہان بھوکا — راسخ

قول فیصل۔ اسی جگہ تشنۂ محبت، تشنہ کام محبت یا تشنہ کام الفت بھی بولتے ہیں۔

محبت کا بیمار:۔ وہ جو کسی کی محبت میں مبتلا ہو (مجازاً) عاشق۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی محل پر بیمار محبت بھی بولتے ہیں

اب تو بیمار محبت تیرے
قابل غور ہوئے جاتے ہیں — داغ

بیرخ ظالم فروزبار عزرائیل بھی
شمع بالیں کیا میں بیمار محبت مانگتا — آتش

محبت کا جوش:۔ محبت کا ولولہ، ولولۂ عشق، جوش الفت۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

نہ کھانے کی سدھ اور نہ پینے کا ہوش
بھرا دل میں اس کے محبت کا جوش — میر حسن

قول فیصل۔ اسی جگہ جوش محبت بھی مستعمل و فصیح ہے۔

کب تک اے جوش محبت تو رلائے گا مجھے
ایک دن دامن ہو سوکھا ماتم فریاد کا — دانش لکھنوی

جوش الفت کی ترکیب سے کبھی بول دیتے ہیں۔

جوش الفت سے نہ اپنے میں کبھی آئے دل
منقلب حال ہوا ایسا کہ الٹ جائے دل — تعشق

محبت کا حوصلہ:۔ محبت کی ہمت، قوت محبت، حوصلۂ عشق۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

کسی کو پھر نہ ہوا حوصلہ محبت کا
وفا کی رسم اک ایسی نکال دی میں نے — فرکلکتوی

محبت کا درد:۔ درد محبت، درد عشق، محبت کی تکلیف، وہ ہلکی سی کسک جو کسی سے محبت کے سبب دل میں ہوتی ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ درد محبت بھی بولتے ہیں

کیا قیس اندازۂ درد محبت ہو گیا
چشم بد دور اب ستم ڈھانے سوا ہونے لگے — فانی

آمیر درد محبت بہت ستاتا ہے
غنیمت جان کے بیکس خیال کر کے مجھے — امیر مینائی

محبت کا دم بھرنا:۔ عشق ظاہر کرنا، کسی کی دوستی اور محبت کا دعویٰ کرنا، عشق جتانا، محبت کا اقرار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بے اختیار منہ سے نکل گیا۔ مقام جنت نشان ہے دل چاہتا ہے آنکھوں کو فرش کریں۔ سبزۂ خوابیدہ کی محبت کا دم بھریں (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ اسی جگہ الفت کا دم بھرنا بھی زبانوں پر ہے یہ بھی فصیح ہے۔

نزع میں کہتا تھا مرشدت تنفس کی نہیں
دل مرا دم بھر رہا ہے الفت شبیرؑ کا — تعشق

محبت کا دم مارنا:۔ عاشقی کا دعویٰ کرنا، دعویٰ الفت کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

محبت کا راز:۔ راز محبت۔ اردو ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ فارسی ترکیب کے ساتھ راز محبت بھی بولتے ہیں۔

کیا مرے افشائے راز محبت
تراکشتۂ عشق مدفوں نہ ہوگا — دانش لکھنوی

محبت کا گرفتار:۔ وہ جو کسی کی محبت میں الجھا ہو، وہ جو کسی کے عشق میں مبتلا ہو۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ گرفتار محبت بھی بولتے ہیں

گرفتار محبت ہوں اسیر دام محنت ہوں
میں سودائے جہاں آرزو ہوں یعنی حسرت کی حسرت ہوں — مولوی

محبت کامل ہونا:۔ محبت پوری ہونا، سچی محبت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نیند سی آگئی کم ہو گئی بیتابی دل
آئی آواز کہ ہے تجھ کو محبت کامل — تعشق

محبت کا نام نہ ہونا:۔ بالکل محبت نہ ہونا، نام کو محبت نہ ہونا، ذرا بھی محبت نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آپ کے دل میں محبت کا اگر نام نہیں
خوش رہو خوش رہو بندے کو بھی کچھ کام نہیں — امیر مینائی

محبت کرنا:۔ پیار کرنا، چاہنا، الفت رکھنا، محبت رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل کے ساتھ تو ہی حقیقت کی نہیں جاتی
محبت خود سے ہوتی ہے محبت کی نہیں جاتی — مولف

قول فیصل۔ بصورت نفی محبت نہ کرنا بھی فصیح و رائج ہے۔

ادا دہی سے جو محبت نہیں کرتے
ہرگز وہ ادا اجر رسالت نہیں کرتے — مؤلف

محبت کل:۔ سب سے بڑا محبت کرنے کا مرتبہ صوفیوں کی اصطلاح میں۔ ایک مرتبہ کا نام جس میں آدمی سب کو دوست ہی دوست خیال کرتا اور صلح کل پر رہتا ہے۔
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ یہ صوفیوں کی خاص اصطلاح ہے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

محبت کم کرنا:۔ کسی کی محبت میں کمی کرنا، کسی کو کم چاہنا، جتنی محبت تھی اس میں کمی کر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہیں ملتے نہ ملئے خیر کوئی مر نہ جائے گا
خدا کا شکر ہے پہلے محبت آپ نے کم کی — آغا شاعر دہلوی

قول فیصل۔ محبت کم ہو جانا، محبت کم ہونا بھی زبانوں پر ہے۔

محبت کی انتہا:۔ انتہائے محبت، محبت کی حد آخر۔ اردو صفت، مونث، فصیح، رائج۔

کہیں یہ اپنی محبت کی انتہا تو نہیں
بہت دنوں سے تری یاد بھی نہیں آئی — احمد راہی

قول فیصل۔ اسی جگہ انتہائے محبت بھی کہتے ہیں۔

دفعتاً غدیر خم کے قریب آ گئے رسول
طے کر کے انتہائے محبت کی منزلیں — ماتم

محبت کی بو:۔ خوشبوئے محبت، بوئے الفت، عشق۔ اردو ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

یونہی لپٹے رہو میرے گلے سے
محبت کی چلی آتی ہے بو آج — تعشق

قول فیصل۔ اسی جگہ بوئے محبت کی ترکیب سے بھی زبانوں پر ہے۔

ذبح کرنے میں پڑیں چھینٹیں جو میرے خون کی
آپ کی پوشاک میں بوئے محبت آ گئی — لکھنوی

محبت کی دنیا:۔ دنیائے محبت۔ اردو ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

محبت کی دنیا میں سب کچھ حسیں ہو
محبت نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہو — حفیظ جالندھری

قول فیصل۔ اسی جگہ دنیائے محبت بھی کہتے ہیں۔

اک وہم کی نقاشی ہر مرحلۂ دل ہے
دنیائے محبت میں ابھی سے نہ منزل ہے — دل شاہجہانپوری

محبت کی روداد:۔ حال محبت، کیفیت محبت، محبت کا قصہ۔ اردو ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اسی جگہ روداد محبت بھی زبانوں پر ہے۔

خوشی سے بھی تو بار زندگی اٹھ نہیں سکتا
بہت غمناک روداد محبت ہوتی جاتی ہے — روش صدیقی

محبت کی روداد کی جگہ عشق کی روداد بھی بولتے ہیں۔

دفعتہً ان کی نگاہ التفات
عشق کی سب سے بڑی روداد ہے — ناطق لکھنوی

محبت کے فسانے:۔ محبت کی داستانیں، محبت کے واقعات۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

فسانے اپنی محبت کے سچ ہیں پر کچھ کچھ
بڑھا بھی دیتے ہیں ہم زیب داستاں کیلئے — شیفتہ

قول فیصل۔ اسی جگہ محبت کے افسانے، افسانۂ محبت وغیرہ بھی بولتے ہیں۔

محبت کی گرمی:۔ گرمی محبت، سوز محبت، محبت کی زیادتی۔ اردو ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

محبت کی گرمی بھی کیا چیز ہے
مری زندگی کیا سے کیا ہو گئی — اکبر الہ آبادی

محبت کی گفتگو:۔ محبتانہ باتیں، محبت بھری باتیں، پیار محبت کی باتیں، عشق کی گفتگو۔ اردو ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

اب کہاں گفتگو محبت کی
ایسی باتیں ہوئے زمانہ ہوا — ناطق گلاوٹھی

قول فیصل۔ اسی جگہ گفتار محبت بھی بولتے ہیں

کی خوب درستی مرے اخلاق کی تم نے
گالی کو سمجھنے لگا گفتار محبت — سید احمد دہلوی

اسی جگہ محبت کی باتیں بھی بولتے ہیں۔

بے خانماں نہیں ہیں کہ ہو دل میں اسکے گھر
باتیں ہیں دلبروں کی محبت کی رات بھر — امیر مینائی

محبت کی نگاہ:۔ محبت کی نظر، پیار کی نظر، نظر التفات، توجہ کی نظر۔ اردو ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

نہ وہ چشم لطف نہ محبت کی نگاہ
دل کو دل سے تھی جو رہ وہ کوئی نہیں — امیر

پیار کی آنکھ رہی اب نہ محبت کی نگاہ
واہ کیا رنگ زمانے کا ہے سبحان اللہ — امیر

قول فیصل۔ محبت کی نگہ بھی ضرورتاً کہہ دیتے ہیں

محبت کی نگہ سے لطف ہر اک رنگ میں پایا
تماشا تھا جو دیکھا چشم بلبل سے گلستاں کر — آتش

نگاہ محبت کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔

حسرت: تری نگاہ محبت نے کیا کہوں
محفل میں ان سے رات ستم اٹھا ہر یکی حسرت

محبت کی نظر، الفت کی نظر، نظر محبت، چشم محبت، چشم الفت وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی بولتے ہیں

لطف کی نگاہ بھی زبانوں پر ہے۔

مدت کے بعد اس نے جو کی لطف کی نگاہ
جی خوش تو ہو گیا مگر آنسو نکل پڑے شفیق لکھنوی

نگاہ الفت کی ترکیب سے مستعمل ہے

ستم ہی کرنا، جفا ہی کرنا، نگاہ الفت کبھی نہ کرنا
تمہیں قسم ہے ہمارے سر کی ہمارے حق میں کمی نہ کرنا
داغ دہلوی

محبت کی نگاہیں نہ چھپنا :۔ محبت کی نظریں نہ چھپنا، محبت اور پیار نہ چھپنا
اردو، مصرف، فصیح، راسخ

ہزاروں بار کوشش کر چکا ہوں
نہیں چھپتی محبت کی نگاہیں آسی الدنی

محبت کی نظر یا نظریں نہ چھپنا بھی بولتے ہیں۔

محبت میں :۔ عشق میں، پیار میں، دوستی میں، محبت۔ اردو ترکیب، فصیح، راسخ۔

محبت میں اک ایسا وقت بھی آتا ہے انساں پہ
ستاروں کی چمک سے چوٹ پڑتی ہے رگ جاں پہ
سیماب اکبر آبادی

محبت نامہ :۔ دوست کا خط، محبت بھرا خط، والا نامہ، خلوص و محبت سے پُر خط۔ فارسی ترکیب، صفت، مذکر، فصیح، راسخ

بھیجا ہے جو میرے لئے یہ محبت نامہ
لکھنا نہ جواب میں عنایت نامہ　　راسخ

محبت نایاب ہونا :۔ محبت کا نہ پایا جانا، محبت نہ ہونا، محبت کا مفقود ہو جانا۔ اردو مصرف، فصیح، راسخ۔

اس قدر نایاب دنیا میں محبت ہو گئی
چشمۂ آب بقا چشم مروت ہو گئی　　نعشق

محبت نہ ہونا :۔ الفت نہ ہونا، پیار نہ ہونا، عشق نہ ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، راسخ

محبت کی دنیا میں سب کچھ حسیں ہے
محبت نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے　　حفیظ جالندھری

قول فیصل۔ محبت نہ رہنا بھی بولتے ہیں یہ بھی فصیح ہے

اظہار حال پر بھی قدرت نہیں رہی
ان کو یہ وہم ہے کہ محبت نہیں رہی　　شکیل بدایونی

محبت ہونا :۔ عشق ہونا، پیار ہونا، چاہ ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، راسخ۔

اپنی رحمت سے کوئی پوچھے تو جرم کے گناہ
ہے محبت اسے شبیر سے تو ہی آگاہ　　نعشق

قول فیصل۔ محبت ہو جانا بھی زبانوں پر ہے اور فصیح و راسخ ہے۔

اے تعشق رنج تھا جب تک کہ ہم تھے دور دور
پیاسا ہوتے ہی پھر باہم محبت ہو گئی　　تعشق

محبتی :۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) محبت والا، محبت کرنے والا، چاہنے والا، مخلص، خلوص رکھنے والا۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ بھائی تمہارا بچہ بڑا ایک سے خلوص سے ملتا ہے بڑا محبتی ہے خدا نظر بد سے بچائے۔

قول فیصل۔ محبتی آدمی، محبتی لوگ، محبتی لڑکا وغیرہ کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

محبس :۔ (بفتح اول و کسر سوم) جیلخانہ، قیدخانہ، زنداں، جائے حبس، جیل۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

چاہتا ہی نہیں ہے سیر کو جی
محبس اپنا تو گھر ہی اپنا ہے　　عاشق

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بفتح اول و سوم ہے۔

محبوب :۔ (بفتح اول و واؤ معروف) دوست، عزیز جس سے محبت کی جائے، پیارا۔ عربی مذکر، فصیح، راسخ۔

شوق پابوس میں ہر موج ہے صدقے گرداب
کون محبوب نہانے لب دریا آیا　　تسلیم

محبوبہ :۔ معشوقہ، دلدار، منظور نظر۔ عربی، مذکر، فصیح، راسخ۔

جان بھی محبوبہ کی اور دل جگر محبوب کا
عشق کامل ہو تو پھر دیکھو اثر محبوب کا　　محشر لکھنوی

قول فیصل۔ اس کی تانیث محبوبہ ہے۔

محبوب الٰہی :۔ (باضافت) خدا کا پیارا، حضرت نظام الدین صاحب کا لقب جن کا مزار دہلی میں مرجع خاص و عام ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر آنحضرت کے لئے ہے۔

محبوب الٰہی جو گئے عرش بریں پر
معصوم بجز ذات علی تھا نہ زمیں پر　　ادیب

محبوب حق :۔ حق کا محبوب، مراد آنحضرت۔ فارسی ترکیب، فصیح، راسخ۔

محبوب خدا :۔ (باضافت) آنحضرت سے مراد ہے یعنی حضرت محمد مصطفی صلعم
فارسی ترکیب، فصیح، راسخ۔

وہ رات کہ جس رات میں محبوب خدا سے
ظاہر ہوئے عالم پہ ہزاروں ہی کرامات محشر لکھنوی

محبوبِ داور:- (باضافت) محبوب خدا مراد آنحضرتؐ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ایک تو کیا اب موافق ہو گئے ساتوں فلک
اٹھ گئی رسم ستم محبوب داور مل گیا محشر لکھنوی

محبوبِ کبریا:- دنیا میں آنحضرتؐ سے ذات والا صفات حضرت محمد مصطفیٰؐ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

امیر دنیا و دیں علیؑ ہے وزیر محبوب کبریا کا
گدائے سلطان چشم تھا ہر نہ باطن گدا انھیں کا محشر لکھنوی

محبوبہ:- معشوقہ، پیاری، جس سے محبت کی جائے۔ عربی مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کہو بھئی آج کل تمہاری محبوبہ کا کیا حال ہے۔ کچھ پریشان سے نظر آ رہے ہو۔

محبوبی:- (بالفتح و واو معروف) محبوب ہونا، محبوب والا، محبوب سے منسوب۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

طور محبوبی کے خفتے تھے بتائے ہم نے
ناز بردار بنے ناز اٹھائے ہم نے امیر مینائی

قول فیصل۔ ناز محبوبی، حسن محبوبی، کی ترکیبوں سے بھی بولتے ہیں۔

یہ فصل دو کماں کیا چیز ہے اک ناز محبوبی ہے
کہ پنہاں جنبش ابرو میں قدرت دیکھتے جاؤ محشر لکھنوی

خدائی بھر کا سرمایہ نثار حسن محبوبی
نگاہ بندہ پرور کی عنایت دیکھتے جاؤ محشر لکھنوی

اسی جگہ محبوبیت بھی زبانوں پر ہے۔

محبوبیت کی شان نہیں ہے ستمگری
محبوب ہو کے آپ دل آزار کیوں ہوئے داغ

محبوبِ یزداں:- مراد آنحضرتؐ، ذات مبارک جناب محمد مصطفیٰؐ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

الفت محبوب یزداں جب یکیں ہو جائے گی
قوت جذب دلی ردوح الامیں ہو جائے گی محشر لکھنوی

محبوس:- قیدی، قید کیا گیا، قیدی بنایا گیا، اسیر، مقید۔ عربی صفت مذکر، فصیح، رائج۔

آدمی کو موت کے آنے کی لازم ہے خوشی
عید ہے جب روز چھٹکارا ہوا محبوس کا آتش

قول فیصل۔ محبوس بلا، محبوس الم، محبوس ستم وغیرہ کی ترکیبوں سے بھی بولتے ہیں۔

غرض کرنا کہ یہ بیکس نے کہا ہے آنتا
تھا لڑکپن میں کبھی گستاخ یہ محبوس بلا تعشق

ٹھی جوڑے ہوئے ہاتھوں کو وہ محبوس الم
رخ سے بالوں کو ہٹا کے کہا اے شاہ امم انیس

محبوس ستم عابد مغموم کبھی ہو گا انیس

اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

محتاج:- (بالضم اول) ضرورت مند، خواہش مند، حاجتمند، آرزومند، متمنی، صاحب احتیاج۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

یوں ملے گا ہمیں کیا سرو قدوں سے عاشق
سرو ہوتے ہیں ہمیشہ سے ثمر کے محتاج عاشق

بندہ ہے ترا مصحفی خستہ کو یارب
محتاج طبیبوں کی نہ کر چارہ گری کا مصحفی

محتاج:- تنگدست، مفلس، غریب، زدہ حال، دست نگر، تہی دست، نادار۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

جب ذلیل ہوں میں اور کچھ عجب محتاج
کرے گا کیا کسی محتاج سے طلب محتاج مصحفی

محتاج:- طلب گار، خواہاں۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس نے مدرسہ میں تعلیم پائی ہے اور وہ صرف توجہ کا محتاج ہے۔ (توجہ انفعو)

محتاج:- لنگڑا، لولا، اندھا۔ وہ شخص جس کے عضو میں نقص آ گیا ہو، ناقص الخلقت (اردو)

کس طرح حرف تسلی یہ کروڑ باندھے
یہ سمجھ خود میں دہن اور کمر کے محتاج عاشق

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ خصوصیت سے ان معنوں میں نہیں بولتے بلکہ اندھے محتاج کی ترکیب سے بھیک مانگنے والے کو کہتے ہیں جیسے اندھے محتاج کو ایک پیسہ دے دو۔

محتاج:- پابند، منحصر، موقوف۔ (دالبتہ)۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

دنیا میں کب انسان کی حاجت نکلی
حسرت ہی رہی کوئی نہ حسرت نکلی
جیتے تھے قیامت کی توقع پہ ہم
خود وقت کی محتاج قیامت نکلی داغ

محتاجِ الیہ:- وہ شخص جس کا کوئی دست نگر ہو۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ سب لوگ ایک حالت کے ہوں ایک محتاج ہو تو دوسرا محتاج الیہ۔

(درد پائے صادقہ)

محتاج خانہ:- وہ جگہ جہاں غریبوں کو روٹی ملتی ہے۔

غریب خانہ، وہ جگہ جہاں قحط زدہ یا مفلس یا لاوارث وغیرہ رہتے ہیں اور پرورش پاتے ہیں۔ اردو اسم مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ وہ جگہ جہاں غریبوں کو کھانا وغیرہ تقسیم ہوتا ہے۔ اہل لکھنؤ لنگر خانہ کہتے ہیں اور جہاں مفلس لوگ پرورش پاتے ہیں اس کو خیرات خانہ کہتے ہیں محلہ ڈوریہ گنج پرانے لکھنؤ میں آج بھی نصیر الدین حیدر شاہ اودھ کا قائم کیا ہوا خیرات خانہ موجود ہے جس میں بلا قید مذہب و ملت محتاج اور لاوارث لوگ مفت میں رہتے ہیں اور ان کی کفالت ہوتی ہے۔

محتاج کرنا:۔ غریب اور مفلس کرنا، مفلس بنانا، دست نگر بنانا۔ نادار بنانا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

محل فقرہ۔ بری عادتوں نے ان کو ایک ایک پیسہ کے لئے محتاج کر دیا۔ سب دولت عیاشی میں اڑا دی۔

محتاج کرنا:۔ کسی عضو کا بیکار اور معطل کرنا، اپاہج بنانا، مجبور کر دینا۔ اردو مصدر، فصیح و رائج۔

محتاجگی:۔ ناچاری، مجبوری، حاجت، ضرورتمندی۔ اردو مونث، شعرائے اودھ کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ مفلسی اور غریبی، تنگدستی کے معنوں میں بھی زبانوں پر ہے۔

محتاج ہونا:۔ حاجتمند ہونا، ضرورتمند ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محتاج جب ہوئے تو پیری نے کہا
چلئے اب چوبدار مرگ آیا ہے انیسؔ

قول فیصل۔ دست نگر اور مفلس ہونا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

تر انفیر کسی کا بھلا ہے کب محتاج
غنی فقط ہے تری ذات سب کے سب محتاج نسیمؔ

محتاج ہونا:۔ اپاہج ہونا، مجبور ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل مصرف۔ جب سے خان صاحب پر فالج گرا ہے بیچارے چلنے پھرنے کو محتاج ہو گئے رات دن پڑے رہتے ہیں۔

محتاجی:۔ مجبوری، ناچاری۔ فارسی مونث فصیح، رائج۔

محتاجی:۔ ضرورت، حاجت، غرض۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل مصرف۔ وہ علم عروض سے ناواقف ہیں شاعری میں ان کو کسی ایسے کی محتاجی ضرور ہے جو علم عروض سے واقف ہو۔

محتاجی:۔ تنگدستی، افلاس، غریبی۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

ہر کام عاشقی کو ہوتا ہے پر طول
شاہی کا سماں باندھا محتاجی غربت میں مخترؔ لکھنوی

محتاط:۔ (بضم اول) وہ شخص جو بہت احتیاط رکھے، احتیاط کرنے والا، ہوشیار صاحب احتیاط۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل مصرف۔ ولید بن عقبہ تھا تو صحابی گروہ میں کچھ ایسا محتاط اور پاکباز نہ تھا۔ (اجتہاد)

محتال:۔ (بضم اول) فریبی، حیلہ گر، مکار، عربی صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ تانیث کے لئے محتالہ تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

محتجب:۔ (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) پوشیدہ، پنہاں، عربی صفت، اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محترز:۔ (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) پرہیز کرنے والا، اپنے تئیں بچانے والا دامن کشاں۔ عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محترفہ:۔ (بضم و فتح سوم و کسر چہارم و فتح پنجم) باب افتعال سے صیغہ اسم فاعل واحد مونث کا ہے یہ لفظ اصل میں صفت ہے اور اس کا موصوف فرقہ یا جماعت محذوف ہے اس وجہ سے لفظ محترفہ کے جمع کے معنی دیتا ہے، پیشہ ور لوگ، کاریگر، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔ اس جگہ اہل حرفہ بولتے ہیں۔

محترفہ:۔ وہ ٹیکس جو اہل حرفہ پر لگایا جائے اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

محترم:۔ (بالضم و فتح سوم و چہارم) عزت کیا گیا، حرمت کیا گیا، صاحب احترام معزز، بزرگ، واجب التعظیم۔ عربی صفت اسم مفعول، فصیح، رائج۔

کی عنایت جو سائل کو انگشتری
اک بڑے محترم دیکھتے رہ گئے دل کی بھڑاس

قول فیصل۔ محترم و مکرم، معزز و محترم، معظم و محترم وغیرہ کی ترکیبوں سے بول دیتے ہیں۔ محترم المقام کی ترکیب سے بھی کسی کے ساتھ بول دیتے ہیں۔

تانیث کے لئے محترمہ زبانوں پر ہے۔

مُحتَسِب :۔ (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) شرع کے خلاف، باتوں کی مخالفت کرنے والا حاکم۔ عربی مذکر، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

دروازہ میکدہ کا نہ کر بند محتسب
ظالم خدا سے ڈر کہ در توبہ باز ہے — ذوق

توڑتا ہے جو کوئی جام بلا نوشوں کا
محتسب اس کے لئے کاسۂ سر دیتا ہے — ناسخ

قول فیصل۔ محاسب اور حساب لینے والے کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

مُحتَسِبانہ :۔ حساب کتاب والا، محاسبے والا۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ باپ اپنی اولاد کے ساتھ اپنا برتاؤ محتسبانہ طور کا نہیں رکھتا (تربیۃ النفوس)

محتسب را اندرون خانہ چہ کار :۔ کسی کو اندرونی معاملات میں دخل دینے کا حق نہیں ہے یعنی کسی کو کسی کے اندرونی معاملات حالات یا راز معلوم کرنے سے کیا مطلب۔ فارسی، مثل، تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

حال دل کا سمجھنا ہے دشوار
محتسب را درون خانہ چہ کار — قدر

محتسب گر مے خورد معذور دارد مست را :۔ اگر محتسب شراب پیتا ہے تو مست کو معذور سمجھتا ہے یعنی جو لوگ جرموں کے انسداد اور مجرموں کی سرزنش کے لئے مقرر کئے گئے ہیں اگر وہ خود ہی جرم کرنے لگیں گے تو مجرموں کے ساتھ نرمی اور ان کے جرموں سے چشم پوشی کریں گے۔ محتسب اس عہدہ دار کو کہتے ہیں جو قانون کے خلاف چلنے پر لوگوں سے باز پرس کرنا اور ان کو سزا دیتا ہے۔ (فرہنگ اشعال)

قول فیصل۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔

مُحتَشِم :۔ (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) احتشام والا، جاہ و جلال والا، صاحب حشم خدم۔ عربی صفت، اسم فاعل تعلیمیافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ بفتح چہارم "محتشَم" بھی تعلیمیافتہ طبقہ بول دیتا ہے اور محترم و محتشَم کی ترکیب سے بھی بول دیتے ہیں۔

مُحتَکِر :۔ (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) وہ غلہ فروش جو غلہ کو گرانی کی امید پر بند رکھے۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال۔

مُحتَلِم :۔ (بضم اول و فتح سوم و کسر چہارم) وہ شخص جس کو احتلام ہو جائے، وہ شخص جب کہ سوتے میں انزال منی ہو جائے۔ عربی صفت مذکر، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مُحتَمَل :۔ (بضم اول و فتح سوم و چہارم) احتمال کیا گیا۔ گمان کیا گیا، مشتبہ۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مُحتَوِی :۔ (بضم اول و فتح سوم) شامل، محیط ہونے والا، گھیر لینے والا۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَحجُوب :۔ (بفتح اول و واو معروف) پوشیدہ، مخفی، چھپا ہوا، پردے میں۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

محجوب :۔ وہ جو کسی کی میراث پانے سے محروم ہو، میراث سے محروم رہنے والا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔ محل صرف، شرع کی رو سے اگر بیٹا موجود ہو تو پوتا محجوب ہو جاتا ہے اور اس کو میراث نہیں ملتی۔

قول فیصل۔ محجوب الارث کی ترکیب سے بھی تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

محجوب :۔ شرمندہ، منفعل، خجل، نادم۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محجوب کرنہ جرم فغاں پر لطف کیا
شرم تجھ سے کوئی گنہگار مر گیا — داغ

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا اور کرنا کے ساتھ ہے۔

گنہگار ہوں محجوب و ناتواں ہوں میں
دکھو نا مجھ کو — عشق
ترے ہی کے نواسے کا نام خواں ہوں میں

بولیں خفت سے کہ دیکھو مجھے محجوب کیا
ذکر نا تھا مجھ کو ان باتوں سے ہم کہیں کا رکھا — رشید لکھنوی

مَحجُوبُ الاِرث :۔ جو قابل وراثت نہ ہو، جو وراثت سے خارج کر دیا گیا ہو۔ عربی صفت، تعلیم طبقے کی زبان۔

مُحَدَّب :۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مفتوح) قبہ دار، ابھرا ہوا، ماہی پشت۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

مُحَدِّث :۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مکسور) علم حدیث جاننے والا، احادیث سے واقف، راوی حدیث۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ شیعوں کی اصطلاح میں محدث اس شخص کو کہتے ہیں جو ذکر فضائل و مصائب سید الشہدا اور اہلبیت رسول و رسول کی شان میں حدیثیں بیان کرنے والا۔ اسی کو

وحشت خوان بھی کہتے ہیں۔

محشلہ :- (بضم اول و کسر سوم) نئی بات کرنے والا، نئی بات نکالنے والا، عربی صفت، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ بفتح چہارم محشلہ کے معنی ہیں نیا پیدا کیا گیا۔ وہ شخص جس کا رشتہ کسی وجہ سے ٹوٹ جائے یہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

محدود :- حد کیا گیا، احاطہ کیا گیا، محصور، مقید، حد بندی کیا گیا۔ گھرا ہوا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تمہارے مکان کے سامنے جو تمہاری آراضی ہے اس کو محدود کر لو ورنہ دشمن لگے ہوئے ہیں قبضہ کر لیں گے اس کا صرف کرنا ہونا کے ساتھ ہے۔

محذوف :- حذف کیا گیا، علیحدہ کیا گیا یا الگ کیا گیا، نکالا گیا، گرا گیا۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محذوف : (۲) (علم عروض کی اصطلاح)، وہ رکن جس کے سبب خفیف ہو یا جس کے دو حرف گرا دیے جائیں۔ مذکر۔

" وہ لفظ یا حرف جو گرا دیا گیا ہو "

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ علم صرف و نحو اور علم عروض کی یہ اصطلاح ہے۔

محراب :- (بالکسر) لغوی معنی ہتھیار، فارسی شعرا ابرو کو محراب سے تشبیہ دیتے ہیں وہ قوس نما طاق جو مسجد میں بنا ہوتا ہے مسجد میں امام کے کھڑے ہونے کی جگہ عربی، فصیح، رائج

محراب جبیں تھی بارگزیدہ کی سی حالت
اللہ رے ترا خوف دم وقت عبادت
محشر لکھنوی

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی ہیں ہتھیار اوزار۔ چونکہ یہ شیطان کی لڑائی کا ایک آلہ ہے اسی وجہ سے محراب نام رکھا گیا۔

محراب و منبر کی ترکیب سے بھی بولتے ہیں۔

کیوں خدا ئی ہے نہ ہو وحدت پرستی کو عروج
اہل دین کو ملا محراب و منبر مل گیا
محشر لکھنوی

شعراء ابروئے معشوق کو محراب سے تشبیہ دیتے ہیں۔

ترک شمشیاں سے ثواب حج کعبہ لے گیا
بابِ ذابح سے میاں جب ابرو ہو گئی
بشیر

محراب (۲) حافظ جو کلام مجید تراویح میں پڑھتا ہے۔ اس کو بھی محراب کہتے ہیں (اردو میں سنانا، سننا کے ساتھ)

(فقرہ) حافظ جی نے چار محرابیں سنائی ہیں۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ حضرات اہلسنت کی خاص اصطلاح ہے۔ حافظ ہو جانے کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جیسے ماشاء اللہ سے عبدالسلام صاحب کا بچہ عبدالغفور بہت جلدی اس قابل ہو گیا کہ محراب سنانے لگا۔

محراب : (۳) شاہی خلوت گاہ، خلوت خانہ، حجرہ، فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

محراب و طاق، طاقچہ، ڈاٹ اردو مونث، رائج۔

قول فیصل۔ اس کی جمع محاریب اور محرابیں ہے۔

محراب :- ابرو، کمان کے مانند، قوس نما گول۔ اردو صفت، رائج۔

محل صرف۔ اس کمرے میں تم جتنے طاق بنانا سب محرابدار بنانا۔ اس سے شان پیدا ہو جائے گی۔

محرابگہ : مسجد میں سجدہ کرنے کی جگہ فارسی مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

محرابی :- مسجد۔ فارسی مونث۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

محرابی (۲) ایک قسم کی شمشیر (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

محرر :- (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مکسور) لکھنے والا، تحریر کرنے والا، کاتب، راقم، منشی عربی مذکر۔ اسم فاعل، فصیح، رائج۔

محرر :- وکیل کے ساتھ کام کرنے والا منشی فائلوں کا درست کرنے اور ترتیب دینے والا کچہری کے متفرق کام انجام دینے والا۔ اردو مذکر، رائج۔

قول فیصل۔ تھانوں میں بھی ہیڈ محرر کا عہدہ ہوتا ہے جو رپورٹوں کا اندراج کرتا ہے اور متفرق کام اور چیزوں کو رجسٹر میں اندراج کرتا ہے پولیس والوں کی آمد اور روانگی وغیرہ لکھتا ہے

محرران فلک :- ساتوں سیارے فارسی مذکر۔ نجومیوں کی اصطلاح۔

محررہ :- لکھا ہوا، مرقومہ، تحریر شدہ عربی صفت، مونث، رائج۔

مصل میرشیخ رحیم الدین خط نستعلیق میں کمال رکھتے تھے۔ ایک رات میں لکھی وہ کتاب محررہ ۱۲۱۷ھ موجود ہے۔

(قدیم شہرہ ہنر مندان اودھ)

محرری :۔ لکھنے کا کام، محرر کا پیشہ، منشی گیری، کار تحریر کا عہدہ۔ اردو مونث، رائج۔

محرّف :۔ (بضم اول و فتح دوم و تشدید سوم مکسور) تحریف کرنے والا، ترچھا اور کج کرنے والا۔ عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ تحریف کے معنی عام طور سے کسی کتاب میں اپنی طرف سے کچھ گھٹا یا بڑھا ناہیں قرآن کے لئے بھی اس کا استعمال ہے اور تحریف قرآن کی ترکیب سے زبانوں پر ہے تعلیم یافتہ طبقہ تحریف فی القرآن کی ترکیب سے بولتا ہے۔

محرّف :۔ (بہ تشدید سوم مفتوح) ٹیڑھا، کج تحریف کیا گیا، الٹا، راستی سے پھیر اگیا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محرِق :۔ (بضم اول و کسر سوم) جلانے والا خاکستر کرنے والا۔ عربی صفت مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محرقہ :۔ جلا دینے والی شے جلانے والی عربی صفت مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ عام طور تپ محرقہ کی ترکیب سے بولتے ہیں جیسے اگر مریض کو تپ محرقہ نہ ہوتی تو علاج کارگر ہوتا اور مریض بچ جاتا۔

محرِّک :۔ حرکت دینے والا، تحریک کرنیوالا عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ موجودہ دور میں جلسوں وغیرہ میں کسی تجویز یا تحریک کے پیش کرنے والے کو بھی محرک کہتے ہیں۔ جیسے اس تجویز کے محرک آپ ہیں میں اس کی تائید کئے دیتا ہوں۔ محرک کی تجویز کی تائید کرنے والے کو موید کہتے ہیں۔

محرک :۔ ۲ ابھارنے والا، اکسانے والا بھڑکانے والا۔　　　(نور اللغات)

قول فیصل۔ ان معنوں میں عام طور سے نہیں بولتے ابھارنے والے کے معنوں میں تحریک خزلہ کی ترکیب کے ساتھ اس کا استعمال ہے۔

مُحرِم :۔ (بضم اول و کسر سوم) احرام باندھنے والا۔ عربی صفت مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مَحرَم :۔ (بفتح اول و سوم) ایسا قریبی رشتہ دار جس سے نکاح جائز نہ ہو۔ وہ جس سے پردہ ضروری نہ ہو۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ مردوں میں باپ، بھائی، چچا، ماموں، دادا، نانا اور عورتوں میں ماں، نانی، دادی، پھوپی، خالہ، بھانجی، وہ جو باپ کی مدخولہ ہو۔ محرم ہیں۔

اس کے برعکس کو نامحرم کہتے ہیں جس کے معنی یہ ہوئے، وہ جس سے پردہ کرنا واجب ہو۔

محرم :۔ ۲ ہمراز، راز دار، واقف اسرار دمساز، ہمدم، واقف الحال، واقف کار عربی صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

محرم نہیں ہے تو ہی نواہائے راز کا
یاں ورنہ جو حجاب ہے پردہ ہے ساز کا　　غالب

محرم :۔ ۳ شناس، واقف، جان پہچان، صوفی آشنا۔ عربی مذکر، متروک۔

اس سے بہانے جونہی یہ آج کہا
مجھ سے بند کھلوا لو بند محرم بھی
کھل کے دشنام پہ دیا یہ جواب　　نصیر
میں تو تجھ سے نہیں ہوں محرم بھی　　دہلوی

اب تک حرم وصل سے محرم نہ ہوئے ہم
کعبہ میں حجاب در و دیوار غضب ہے　　مصحفی

محرم :۔ ۴ انگیا، کرتی، سینہ بند۔ اردو مونث رائج۔

مجھ سا محرم تری محرم کا نہ ہوگا کوئی
بے تجھ کھولیے بند اور د کر باندھے　　رند

وہ اٹھا پائی رات کو کی مجھ سے چاند خاں
محرم کتاں کی تم نے مرے تار تار کی　　عالم ظہیر

قول فیصل۔ بعض اساتذہ نے فارسی ترکیب سے بھی استعمال کیا ہے جو غلط ہے۔

کسی کی محرم آب رواں جو یاد آئی
حباب کے جو برابر کبھی حباب آیا　　آتش

چونکہ اس کا پردہ عورت پر مرد سے واجب ہے اور یہ کپڑا گویا محرم راز ہے اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔

تمت بالخیر